

قاموس الفقہ

جلد سوم

اُردو زبان میں مَشرَبِ مَحْفُوظِہِ والی فقہ اسلامی کی پہلی انسائیکلو پیڈیا، جس میں فقہی اصطلاحات، حُرُوفِ تِجَہ کی ترتیب سے فقہی احکام، حسبِ ضرورت احکام شریعت کی مصلح اور معاینہ بین اسلام کے شبہات کے رد پر روشنی ڈالنے والی گئی ہے اور مذاہبِ اربعہ کو ان کے اصل مآخذ سے نقل کیا گیا ہے۔ نیز جدید مسائل اور اصولِ مباحث پر خصوصی توجہ دی گئی ہے ہر بات مستند حوالہ کے ساتھ ذیل اور ماسلو مجھے عالمِ فہمین۔

تالیف

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

زمزم پبلشرز

قاموس الفقهاء

جلد سوم

قاموس الفقہ

جلد سوم

اردو زبان میں فہرست مجملے والی فقہ اسلامی کی پہلی انسائیکلو پیڈیا، جس میں فقہی اصطلاحات، فرقہ بندی کی ترتیب سے فقہ و احکام، حسب ضرورت احکام شریعت کی تفصیل اور معاہدین اسلام کے شبہات کے رد پر روشنی ڈالی گئی ہے اور مذاہب ربیعہ کو ان کے اصل بافقہ سے متعلق کیا گیا ہے۔ نیز جدید مسائل اور معمولی مباحث پر مختصر جواب دیئے گئے ہیں۔ ہر باب مشتمل کوالہ کے مترادف اور اسلوب نگاہ بیان دی گئی ہے۔

تالیف

مولانا خالد سیف (رحمہ اللہ)

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس شہید آزاد بازار، لاہور

۱۰۵	مسابقت	۹۲
۱۰۵	ذمہ کی صفہ اور کی رعایت	۹۳
۱۰۶	شرک لاکھ	۹۳
۱۰۶	انسانی پہلو کی رعایت	۹۴
۱۰۶	در جہانم اور سزاؤں کی قسمیں	۹۵
۱۰۶	طہارہ (غالب)	۹۵
۱۰۶	در حدود انصاف اور تعویض میں فرق	۹۵
۱۰۷	جہاد کا پرچار	۹۶
۱۰۷	در قطع یرم کے لئے طریق کار	۹۶
۱۰۷	کفر و دقت (موزے کے دو مخالف)	۹۷
۱۰۸	در جہاد پر مکتبہ	۹۷
۱۰۸	در دقت پر مکتبہ کے نئے فرائض	۹۷
۱۰۸	جہاد (ایک خاص قسم کی پام بھلی)	۹۷
۱۰۸	جہاد	۹۸
۱۰۹	در مہاجرت منوی مظلوم ہے یا مصوری؟	۹۸
۱۱۰	در جہاد کے شرعی احکام	۹۹
۱۱۰	جہاد (اعجاز سے غریب اثر و ثقت)	۹۹
۱۱۱	جہاد	۱۰۰
۱۱۱	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۰
۱۱۲	جہاد (مہاجر کی)	۱۰۱
۱۱۲	در آداب	۱۰۱
۱۱۳	جہاد (مہاجر کی)	۱۰۲
۱۱۳	در اخلاقی احکام	۱۰۲
۱۱۳	جہاد	۱۰۲
۱۱۳	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۲
۱۱۴	جہاد (مہاجر کی)	۱۰۳
۱۱۴	در اخلاقی احکام	۱۰۳
۱۱۵	جہاد	۱۰۳
۱۱۵	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۳
۱۱۶	جہاد	۱۰۴
۱۱۶	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۴
۱۱۷	جہاد	۱۰۴
۱۱۷	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۴
۱۱۸	جہاد	۱۰۵
۱۱۸	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۵
۱۱۹	جہاد	۱۰۵
۱۱۹	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۵
۱۲۰	جہاد	۱۰۵
۱۲۰	در جہاد میں اخلاقی احکام	۱۰۵

۶۲	د قافون جنگ کی تہ تیغ	۱۳۸	قلعہ منڈت
۶۱۲	د جہد قادی دھاتی	۱۵۱	د رنہ ہزار کی دین
۶۱۳	د جہد کے چند فکری نکات	۱۵۱	د جہد کی بعض صورتیں اور "فوج"
۱۶۳	جہد کا علم	۱۵۲	خبر (رنگ)
۱۶۳	زراعت کو بگاڑی	۱۵۲	د جانور کے ذریعہ نقصان
۱۶۴	جن کی جائزہ ضروری ہے	۱۵۳	د جانور پر فدی
۱۶۴	پہاؤں سے بچاؤ کرنا	۱۵۳	د آتش زنی کا نقصان
۱۶۴	سیر کے وقت	۱۵۳	د نقصان پہنچانے کی ایک خاص صورت "سحاب"
۱۶۴	جنگ سے پہلے دھوکے	۱۵۴	جنگ (امریکی فوجی ایسا نام مقرر)
۱۶۴	جن کا قتل یا زخم	۱۵۵	اکادمی جہد کا منہم
۶۵	جہد	۱۵۵	جھوٹا (بگڑا ہوا)
۶۵	د جہد کے دو جہد کی زمین	۱۵۵	د حیوانات و مساحات
۶۵	جھیل (آب حیات)	۱۵۵	د جہد سے متعلق ہیں
۶۶	د اوقات کے ذریعہ جن کا کام	۱۵۶	د دین و حقیقت
۶۶	د جن کا عمل	۱۵۶	د جنات کی قسمیں
۶۶	د مرقع الجہد و عمر جہد	۱۵۶	د جنات کے حسب تاریخ
۱۶۶	د دار الحرب میں جہد	۱۵۶	د جنات کے مختلف اندازوں کی حکام
۱۶۶	د جہد کی چھ قسمیں	۱۵۸	جھین (زیر عمل ہوا)
۱۶۶	د جنات کے مختلف قسموں کے اصول	۱۵۹	د جہد سے نسب
۱۶۹	د شوق کے لئے ایک جن کا کام	۱۵۹	د دار الحیات
۱۶۹	د جہد سے مراد	۱۵۹	د حیات و وفات
۱۶۹	د دوسری صورت	۱۶۰	د اسکا
۱۶۹	د تیسری صورت	۱۶۰	د فلسفہ ارتقاء
۱۶۹	د چوتھی صورت	۱۶۰	جہد (خیر جہد سے)
۶۹	د جہد کے سبب ہونے کے لئے دینی اصول	۱۶	د جہد سے پہلے
۷۰	جہد	۱۶	جہد
۷۰	د اصول فکری اسلام کا	۱۶۱	د جہد کا اعلیٰ تصور

۱۸۳	○ در لطیفوں کا اشتہار	۱۷۱	○ حلقہ دوست
۱۸۵	○ جن کو حرکت کی وجہ نہ ہو	۱۷۲	○ عجائباتِ اسلامیہ
۱۸۵	○ علم سر پہنچ	۱۷۳	○ عجائباتِ اسلامیہ کے اشتہار کی دلیل
۱۸۵	○ کلیات (پچھلے کا)	۱۷۳	○ مزارعہ (زرکاری یا ایک خاص صورت)
۱۸۶	○ مژدہ کی حالت میں	۱۷۴	○ ہارسنگ کا قانون
۱۸۶	○ (حالتِ احرام میں)	۱۷۴	○ عائین (پیشاب دینے والا)
۱۸۶	○ مختضب (میراث کی اصطلاح)	۱۷۴	○ ایسے شخص کی مالاز
۱۸۷	○ در مجبہ متفقان	۱۷۴	○ حاکم
۱۸۷	○ در مجبہ فرمان	۱۷۵	○ احکام شرعی میں شخص کا مقام
۱۸۸	○ در مجبہ فرمان کے قاعدے	۱۷۵	○ محسن
۱۸۹	○ در جیم پورے کی میراث کا مسئلہ	۱۷۶	○ (قدیر کرنے کی ضرورت)
۱۸۹	○ ج	۱۷۶	○ کن خیالوں پر قید کیا جائے گا؟
۱۸۹	○ در ای کی فریضہ	۱۷۷	○ (ذین کی وجہ سے قید)
۱۹۰	○ در ای کی حکمت و معلومت	۱۷۸	○ در مجبور (فقداری) کے احکام
۱۹۱	○ (ادواتِ ج)	۱۷۸	○ مخاب (مردہ)
۱۹۲	○ (امیقات)	۱۷۹	○ مخاب سے مراد
۱۹۲	○ (انعامِ ج)	۱۷۹	○ (انسانی سے پردہ کا ثبوت)
۱۹۳	○ (قرآن)	۱۸۰	○ کیا چہرہ و عظم کباب میں داخل ہے؟
۱۹۳	○ (تجسس)	۱۸۱	○ (مستحقین کے دوا کی)
۱۹۴	○ (کون سا علاج نقصان ہے؟)	۱۸۲	○ (مختلف کے ذکر)
۱۹۵	○ (شرائطِ درج)	۱۸۳	○ (موجودہ حالات کا تقاضا)
۱۹۶	○ (امکانِ ج)	۱۸۴	○ (مخاب کے بعد بدلت)
۱۹۷	○ (طوائفِ ریاضت)	۱۸۴	○ (مجنون سے پردہ)
۱۹۸	○ (مناجاتِ ج)	۱۸۴	○ غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ
۱۹۸	○ (نسل)	۱۸۴	○ محرم رشتہ داروں سے پردہ
۱۹۸	○ (توقیفِ حروف)	۱۸۴	○ شوہر کا حکم
۱۹۹	○ (زنی حار)		

۲۱۳	د شے سے نقش مضمر نے کام	۲۱۱	د عشق بصر
۲۱۴	د حدیث نقش	۲۱۱	د طوائف صدر
۲۱۵	د نیکوئے عشق انہماقی راہیں	۲۱۰	د رنج کی منتیں
۲۱۵	د نیکوئے عشق غریبی دکاں	۲۱۰	د طوائف ندر
۲۱۵	د عشق و دل آویز دلی	۲۱۰	د دلی
۲۱۵	د لعل شمع آفتاب	۲۱۰	د کوہِ بخت
۲۱۵	تیم جنت اور قہر کا کرنی	۲۱۱	د رنج بیکار دے ناہمیں
۲۱۶	د بہترین نادر	۲۱۱	د (۱۰۱)
۲۱۶	د موتوں کو بھڑ	۲۱۳	د کھجور کا پتہ
۲۱۷	د شرم کا کاساں	۲۱۳	د تاج کی بھولی کیفیت
۲۱۷	د عشق بقدرے، یہ بیک بکھر ہندو عریہ سب	۲۱۳	د رنج و دل کے دکاں
۲۱۷	سنگ میں پہلی بھولی پرکھ تعالٰی	۲۱۳	د صمتِ نازک
۲۱۷	د انصاف کے کٹہر	۲۱۵	د رنج و غم غم نے دکاں
۲۱۷	د صمت حدیث کے دکاں	۲۱۵	د آرزو کی موت پر جانے؟
۲۱۸	حدیث	۲۱۵	شعیر
۲۱۸	د حدیثِ قرینہ	۲۱۶	د نر کے سہ سدا اور اسباب
۲۱۸	د حدیث کے شریکِ اعظم	۲۱۶	د سچ
۲۱۸	د لطیف حدیث کی تریں پر فرق	۲۱۸	د انجور کے سروے
۲۱۸	د حدیث میں تاہم	۲۱۸	د مٹی پہ گھر، گھر؟
۲۱۹	د بیکار کی آہ	۲۱۹	د رشتہ اور عادت کی فرق
۲۲۲	د حدیث کی بات ہے	۲۱۹	مجراسور
۲۲۲	د حدیث کا حکم	۲۱۹	حدیث (رضائی مسرور ہے)
۲۲۳	د حدیث کی موی	۲۱۹	د عقلِ اسلمی
۲۲۳	د حدیث کا کلمہ، چہ؟	۲۱۹	د سبیلین سے فروزا عمارت
۲۲۳	د حدیث کی شریعت کی ایک نوٹ راجیت	۲۱۹	د کھانا و فنی بھوکھ، کر، نہیں
۲۲۳	شہادت کی بات ہے حدیث کا خلاف ہوگا	۲۱۹	د خون سے نقشِ بغور کے دکاں

۳۰۶	○ جہاز اور ثقافت	۲۹۹	○ جنت کے لئے ارادہ ضروری نہیں
۳۰۹	○ اسلام کا اصلاحی مقصد	۲۹۹	○ فعل یا ترک کا ذکر کتاب
۳۱۰	○ کچھ جاہلیت کی بڑی لگلا	۲۹۹	○ کتاب
۳۱۰	○ کے	۲۹۹	○ کتاب کہہ دیا جائے؟
۳۱۰	○ کھوکھلا اصطلاحی معنی	۳۰۰	○ متعدد امور خداوندی کے زیرِ رحم
۳۱۰	○ کلمہ کا ثبوت	۳۰۰	○ کے
۳۱۲	○ احناف میں مرد و انقیاد	۳۰۰	○ مال کی خیریت
۳۱۳	○ احناف کا طریق عمل	۳۰۰	○ مال کا ثبوت
۳۱۳	○ اہل حق کی تہذیبات پر ایک نظر	۳۰۰	○ زمانہ اور شرائط
۳۱۳	○ نیز ان	۳۰۱	○ ضروری احکام
۳۱۵	○ کئی نذرانہ — انسان کی عظمت کا تقاضا	۳۰۲	○ حلال کہ قسم ہو جائے؟
۳۱۵	○ جانوروں کے ساتھ میں سلوک	۳۰۲	○ کب مفروضہ سے رجوع کرے گا؟
۳۱۶	○ چاروں کا نظام	۳۰۲	○ رجوع کرنے سے متعلق شرطیں
۳۱۶	○ کام لینے میں احتیاط	۳۰۳	○ کس مال سے دین وصول کیا جائے؟
۳۱۶	○ احتیاط اور حرام جانور	۳۰۳	○ نہ
۳۱۸	○ جانور کی قریح اور روست	۳۰۳	○ حیات سے متعلق احکام
۳۱۹	○ دو مختلف جنس کے جانوروں کا اختلاط	۳۰۴	○ جنین میں حیات کا آغاز
۳۱۹	○ این جانوروں کی حالت اور مسماہرہ نرالی	۳۰۴	○ نہ
۳۲۱	○ نہ (انگوشی)	۳۰۴	○ کس سے کفر
۳۲۱	○ ناسخ مہرک	۳۰۴	○ نیکو کی حد
۳۲۱	○ ناسخ مہرک کی تشدد کی	۳۰۵	○ نیکو و نیکس کے مشترک احکام
۳۲۲	○ خواہش کا نیکوئی پر مشا	۳۰۵	○ نماز اور روزہ
۳۲۲	○ انگوشی پہننے کا حکم اور اس کا نذرانہ	۳۰۶	○ مسجد میں وقت کو اس سے مراد
۳۲۳	○ کس چیز کی نیکوئی ہو؟	۳۰۶	○ طواف
۳۲۳	○ نیکوئی کیلئے؟	۳۰۶	○ عوارض قرآن
۳۲۳	○ کس بات اور اس کی میں نیکوئی جائے؟	۳۰۷	○ قرآن مجید پڑھنا اور ادا کرنا

۳۳۳	خطے بعض احکام سبقت دیا:	۳۳۶	اپنے جانور کی قربانی
۳۳۴	تختِ اربابِ تقدیر کا کارزار	۳۳۷	غیر (ایک عام پڑا)
۳۳۴	۱۔ انارکلی	۳۳۷	مردان کے لئے بھی ہمارے
۳۳۴	۲۔ اراکین	۳۳۷	خسوف (گھبراہٹ)
۳۳۴	۳۔ زونہ آسمانی	۳۳۷	عقوبتِ ملی
۳۳۴	۴۔ چغندر	۳۳۷	کھول اور خسوف
۳۳۴	۵۔ طاق میں	۳۳۷	زورِ فصول کی حرکت
۳۳۴	۶۔ سلطنت میں	۳۳۸	خسوف
۳۳۴	۷۔ نیت میں	۳۳۸	فصول سے مراد
۳۳۴	۸۔ حقوقِ عامہ میں	۳۳۸	ناز میں فصول کا سفر
۳۳۵	ظہر	۳۳۸	جھبی (آواز)
۳۳۵	۹۔ ابراہیم علیہ السلام پر	۳۳۸	فصول سے مراد
۳۳۵	۱۰۔ ظہرِ بعدِ وقت	۳۳۸	نہج کے مقام
۳۳۶	۱۱۔ تقدیر	۳۳۸	۱۲۔ حضورِ نبی سے تفریق کا حق
۳۳۷	۱۳۔ مضامین	۳۳۹	۱۴۔ تائیدِ قرآنی
۳۳۷	۱۵۔ بادشاہت	۳۳۹	جھاب
۳۳۸	۱۶۔ شیش	۳۳۹	تولی میں
۳۳۹	۱۷۔ شہادت	۳۳۹	۱۸۔ خدایہ کا حکم
۳۳۹	۱۹۔ ظہر کے درمیان تیرہ سوچ	۳۳۹	۲۰۔ خطبہ کا رنگ
۳۳۹	۲۱۔ مزامنہ کا نام اور ان کے احکامات	۳۳۹	۲۲۔ مشورہ اور ہے بزرگ
۳۴۰	۲۳۔ قرب	۳۴۰	۲۴۔ معمولِ نبوی ﷺ
۳۴۱	۲۵۔ ظہر کے لئے نیکوئے جہد	۳۴۲	ظہر و ات (بڑی)
۳۴۱	۲۶۔ اگر کوئی دس ارمان بھی شرع میں	۳۴۲	۲۷۔ طبع میں رکاوٹ
۳۴۱	۲۸۔ خطبہ میری	۳۴۲	خطبہ
۳۴۱	۲۹۔ ظہرِ وقت	۳۴۲	۳۰۔ خطبہ کا ذکر
۳۴۲	۳۱۔ تعمیرِ مکتبہ کی سہ ماہی	۳۴۲	۳۱۔ خطبہ کا ذکر

۳۷۷	نظمی مدخل	۳۷۹	د. غوث مجید؟
۳۷۷	د. نظام	۳۷۹	د. جب غوث عمار کے نظم میں ہے؟
۳۷۸	د. نقیہار حسن	۳۸۰	د. جب غوث عمار کے نظم میں نہیں؟
۳۷۸	د. ناصر نظام	۳۸۰	د. غیر غوث کے ساتھ تہائی
۳۷۸	صف کی ترتیب	۳۸۱	ضد قی (دعوائی مدخل)
۳۷۸	کلن	۳۸۱	مردوں کے لئے دعوائی عصی کہانت
۳۷۸	ارام	۳۸۱	پڑے اور جسم کا نظم
۳۷۸	دعیم اور زجرات	۳۸۱	ضلیہ (ایک قسم شراب)
۳۷۸	غیر غوث کے ساتھ غوث	۳۸۱	غلام شراب
۳۷۸	بلال غوث	۳۸۲	سہر (انگوری شراب)
۳۷۸	سہر (خار)	۳۸۲	شراب کی ممانعت ادا کی ہو چکی
۳۷۸	چراغ اور صوف	۳۸۲	د. غوث کی حقیقت
۳۷۸	نوعیہ و فروغ	۳۸۳	خبر کا مسئلہ
۳۷۸	سور کے بال	۳۸۳	مجموعہ مسئلہ
۳۷۹	غوان (کہنے کا چلی میر)	۳۸۳	د. شراب کی ہوا
۳۷۹	غوان سے مراد	۳۸۳	بھگت وغیرہ کا
۳۷۹	غوان پر آٹا کھانا	۳۸۳	سزا دہی کرنے کی کیفیت
۳۷۹	غوان (ملاؤ غوث)	۳۸۵	د. شراب ہمارے دور فروخت کرتا
۳۷۹	غوث اور ملاؤ غوث	۳۸۵	د. غوث کا نام
۳۸۰	د. نماز غوث کا طریقہ	۳۸۵	غوث (دعوت)
۳۸۱	د. حلقہ اور شرابی ساک	۳۸۶	د. نماز کا شرعی اثر
۳۸۱	غوث	۳۸۶	د. نماز کا
۳۸۱	غوثی اور اصطلاحی معنی	۳۸۶	د. کفن میں غوث اور اس کی تقدیر
۳۸۲	د. خیال و شراب	۳۸۷	د. غوث کا شراب
۳۸۲	د. غوثی غوثی کا نام	۳۸۷	غوث
۳۸۲	غوثیت گردہ ماہان کی کلیتہ	۳۸۷	غوثی سے مراد

۳۱۳	نہم مکلفہ نکر	۳۹۷	شواہخ مکلفہ نکر
۳۱۴	خنیہ مکلفہ نکر	۳۹۷	زنی نہمہ برائیاں پر کی شواہی کا مثل
۳۱۵	ز انہماکی زعام	۳۹۹	دخاچہ
۳۱۵	موزہ نکر کی کا ختم انہماکی	۴۰۸	عرفی کا علم
۳۱۵	دخوت	۴۰۸	نبی - ست نور مرئی کا علم
۳۱۵	اسلام کا برتری پر پندر	۴۰۸	دخوان
۳۱۶	جہاد سے صلہ دعوت	۴۰۸	قبائلی
۳۱۶	کھانے کی دعوت	۴۰۸	قبائلی نے عربین (ایم) ہم پر مستحق
۳۱۷	ز مسلمان کی دعوت	۴۰۸	عربین کے دینی
۳۱۷	ز نبی دعوت سے مشغول	۴۰۸	تائید پر اسٹ کے اعلیٰ
۳۱۹	ز غیر مسلمان کی دعوت	۴۰۹	ز روز میں تہ خودی
۳۱۹	ز مسلمان کی دعوت کے نقصان ضروری ہدایت	۴۰۹	نکار و واجب سے کام نہ
۳۲۰	دخوتی	۴۰۹	دوریم و دینار
۳۲۰	نوعی مثل	۴۰۹	مقداد میں دینی زمین سے دور نہ ہونا کی اہمیت
۳۲۰	مصلحتی مثل	۴۰۹	دوریم کی مقدار
۳۲۰	مختلف ترغیبیں	۴۰۹	دوریم پر بھگوان کا دوری
۳۲۰	دعوتی کا مکتب	۴۱۰	موجوہ و دکان شہر - ہم دو بار دین مقداد
۳۲۰	ز دعوتی کیج سے مکتب شہر میں	۴۱۰	دخاوا
۳۲۱	نائب شخص کے خلاف دعوت	۴۱۰	دعوت اور شہر کی مکتب
۳۲۲	ز دینی لہر دینی مکتب ضمیمہ	۴۱۰	مسلم شہر آج کا قصور
۳۲۳	دعوت اور دعوت کی شہادت کے سبب سے مختلف قبول	۴۱۰	ز: کا مکتب آداب
۳۲۳	دعوت کی نوع	۴۱۱	ز: دعوت میں زعام
۳۲۶	ز دعوتی سمجھ اور دعوتی فائدہ	۴۱۱	ز: دعوت کے سماجی فائدہ
۳۲۷	ز: دعوتی کا علم	۴۱۲	ز: مکتبہ شہر آج
۳۲۷	دینی مکتب کا نام دعوتی اجتماع	۴۱۲	ز: دعوت اور شہر کے دینداران
۳۲۷	ز: دعوتی کی مسات ضمیمہ	۴۱۲	ز: دعوت میں غیر عربی زبان میں دعوت
۳۲۷	دخوت	۴۱۳	ز: دعوت کے دعوت
۳۲۷	دعوت بنانے کا علم	۴۱۳	

۲۲۲	ایک قبر میں لگی کھڑکی	۲۲۶	نہایت
۲۲۳	۱۔ مسلمانوں میں نہ نین کا طریقہ	۲۲۶	دعا کا ایک لغوی حق
۲۲۴	۲۔ مقامِ نہ نین	۲۲۶	مظہر میں کیا مباحث
۲۲۴	نکاحات میں نہ نین	۲۲۷	۳۔ واقعہ کے شرعی اصول
۲۲۴	مسلمانوں کے قبرستان	۲۲۷	بہتر ضرورت طاقت کا استنوں
۲۲۴	خاندان کے لوگ ایک جگہ	۲۲۷	۴۔ واقعہ کا حکم
۲۲۴	شہداء کا دل	۲۲۷	جان و مال کی مباحث
۲۲۴	فقیہ کو درود ادا نہ جانا	۲۲۸	حزبِ آمیزگی و مباحث
۲۲۴	۵۔ قبر میں نہ نین کے بارے میں	۲۲۸	۵۔ کیا واقعہ کتبہ میں جانا چاہیے
۲۲۴	مسلمانوں کے قبرستان میں غیر مسلم	۲۲۸	واقعہ میں اگلے اور بچے کا حق
۲۲۴	غیر مسلم کے قبرستان میں مسلمان کی نہ نین	۲۲۸	چاہو بھلا
۲۲۵	۶۔ نہ نین کے بعد	۲۲۸	۷۔ شرعی احکام
۲۲۵	مٹی والے کا طریقہ	۲۲۹	واقعہ کے دائرے کا انکشاف جائے
۲۲۵	نہ نین کے بعد دعا	۲۲۹	مباحثہ کے دائرے کا انکشاف جائے
۲۲۵	سورہ قمر کی ابتدائی اور آخری آیات پر دعا	۲۳۰	نہایت
۲۲۵	نہایت	۲۳۰	اسلامی حکم کی مباحث
۲۲۵	دلیل سے مراد	۲۳۰	نہ نین، لغوی اور شرعی مباحث
۲۲۵	دلیل کی دو قسمیں	۲۳۱	اسلامی طریقہ نہ نین پر شہداء کی گزارش
۲۲۶	بہت	۲۳۱	۸۔ فقیہ قبر میں کی طرح: درجہ ۲
۲۲۶	نہایت (خون)	۲۳۱	ظنی فقہ فقہ
۲۲۶	۹۔ خون — پاک اور ناپاک	۲۳۱	دوسرا فقہ فقہ
۲۲۶	۱۰۔ غیر مسلموں	۲۳۲	۹۔ نہ نین کی دعا
۲۲۶	شہداء کا خون	۲۳۲	۱۰۔ شرعی ضروری مسائل
۲۲۶	مٹی کا خون	۲۳۲	قبر میں کتنے لوگ آتے ہیں؟
۲۲۶	۱۱۔ مطہر و منو	۲۳۲	خواتین کی قبر میں فائزے دینے
۲۲۶	نہایت (آئینہ)	۲۳۲	مردوں کے لئے حکم
۲۲۶	آئینہ کا حکم	۲۳۲	فقیہ فقہ زراعت کی دعا

۳۶۸	نہ ہر اہل کے شعور میں دھکام	۳۵۳	زبان کو تھکا دیا ہوا
۳۶۹	تھکا	۳۵۴	کراہی کی طرف بھاگا
۳۷۰	تجربہ	۳۵۵	کراہی بگڑ جوتے
۳۷۱	مراقت	۳۵۶	چراغ کب کالا جائے؟
۳۷۲	سودا کی پٹائی	۳۵۷	دراخت کو کہا ہے، اچھا تو پیرا ہو
۳۷۳	کمان کی بہت اور توئی کی بڑی	۳۵۸	ازید سے بھول کر نہیں
۳۷۴	دگر بازوں کی توئی میں موت بھی ہو	۳۵۹	جوت، جوت
۳۷۵	زُنب	۳۶۰	زبان کا لٹکا دینے کے لئے طرہیں
۳۷۶	لفظی سنی	۳۶۱	پیدا کر کے زور رکھا دین
۳۷۷	لفظی سلاطین	۳۶۲	مشرکین کو دقت دینا ہی
۳۷۸	دھاکام، خصوصاً سبوت	۳۶۳	لو کتاب سے مراد
۳۷۹	زور، انسان کی شخصیت کے لئے	۳۶۴	لو کتاب کا تیر کب جاتا ہے؟
۳۸۰	پچھلے اکلے کا رتھ کی آواز	۳۶۵	شروع کا نقطہ نظر
۳۸۱	زور کب ختم ہوتا ہے؟	۳۶۶	اکیس کی دہائی
۳۸۲	قتلہ کا نقطہ نظر	۳۶۷	کتاب کی رائے کوئی ہے
۳۸۳	منیہ کی رائے	۳۶۸	جن کا رویہ طرز ہے
۳۸۴	زُنب (زور)	۳۶۹	زور کا پیرا ہوا کلام
۳۸۵	مرد و رزم، دونوں کے لئے سزا کا اشتہار	۳۷۰	نہ لڑ پائے، نہ جیتے
۳۸۶	سوتے کی انگلی	۳۷۱	نہ لڑا، نہ لڑا، نہ لڑا، نہ لڑا
۳۸۷	نابالغ لڑکوں کو (۱) پانا	۳۷۲	اٹھ سے پہلے کوئی مروت
۳۸۸	سوتا کا رشتہ	۳۷۳	زور منجھنی پر
۳۸۹	سوتے کے قلم اور زور کی آواز کے پڑنے	۳۷۴	زُنب
۳۹۰	مصحف قرآن پر لکھی غزل	۳۷۵	دور خیر سے مراد
۳۹۱	زور کی پرستش کے کاہلی	۳۷۶	اگر کیا تو عذر
۳۹۲	سوتا کے طلاق	۳۷۷	نقلمند ہے تو
۳۹۳	راجب	۳۷۸	زُنب (زور)
۳۹۴	جنگ یا جنگی حالت کی مراد	۳۷۹	مرد و رزم کے لئے قرآن کی روایات و تعلیم

۴۵۱	محمد اور مصلوبی کا فرق نہیں	۴۶۵	اگر غوث شریک جنگ یا شریک سازش ہو؟
۴۵۱	دکن سے استقامت	۴۶۵	دہا (سور)
۴۵۲	اموال، لایہ کی گمانہ سے خرید و فروخت	۴۶۵	نقوی معنی
۴۵۱	اگر قطع ہی ممکن ہو؟	۴۶۵	اصطلاح شریع میں
۴۵۲	زنا	۴۶۵	د. سود کی حرمت
۴۵۲	نقوی معنی	۴۶۵	ادھار
۴۵۲	اصطلاحی تعریف	۴۶۵	آیات
۴۵۳	د. طلاق رجعی	۴۶۶	احادیث
۴۵۳	طلاق مفصل	۴۶۶	محبوب کی اقبالیہ
۴۵۳	د. رجعت کا ثبوت	۴۶۸	سود کی علت
۴۵۳	د. رجعت کا طریقہ	۴۶۹	جنس سے مراد
۴۵۳	بجز طریقہ	۴۶۹	قد سے مراد
۴۵۳	فصل کے ذریعہ رجعت	۴۶۹	دہا کا معنی
۴۵۴	د. دوسرے فقہاء کی آراء	۴۶۹	دہا فیہ
۴۵۴	د. رجعت کی بوجہ کی غرضیں	۴۶۹	جنس کا نقطہ نظر
۴۵۵	د. رجعت کی بابت اختلاف	۴۶۹	جنس اور قدرتی طبع کے بارے میں
۴۵۵	محدث گذرنے کے حلقہ اختلاف	۴۶۹	محبوب کا نقطہ نظر
۴۵۵	زنا	۴۶۹	نوافل کا مسئلہ
۴۵۵	رجیم یا اجماع	۴۶۹	ماتلہ کا مسئلہ
۴۵۶	د. کس قسم کے زانیہ، مجرم کیا جائے	۴۶۹	مالک کی دلیل
۴۵۶	د. رجعت کے طریقہ	۴۶۹	دارالقول
۴۵۶	دارالاسلام میں عی. جمعیہ سزا	۴۷۰	تہاراتی سود
۴۵۶	زنا	۴۷۱	دارالکرب میں سود
۴۵۷	نقوی معنی	۴۷۱	داد چاہیے اور بیس کی آپس میں خرید و فروخت
۴۵۷	اصطلاحی معنی	۴۷۱	ایک شہادہ اس کا جواب
۴۵۷	د. طلاق کے اعتبار سے پیار قسمیں		
۴۵۷	اپنی وجہ		

۱۶۰	منہ سے مراد	۱۶۷	داسم راہ
۱۶۰	منہ کو کب مانی جلا کر جانے؟	۱۶۷	رخصت کوڑی کی بھی قسم
۱۶۰	منہ سے مراد	۱۶۷	داسم کی قسم
۱۶۱	منہ کے تھوڑے	۱۶۷	۱) کام کے اعتبار سے رخصت
۱۶۱	رشتہ	۱۶۷	میں
۱۶۱	نہی مٹی	۱۶۷	۲) رخصت کا وقت
۱۶۱	اسطلاح لکھو	۱۶۸	فصل اور رزق کا اعتبار
۱۶۱	۱) رشتہ لینا کریم ہے	۱۶۸	رخصت پر عمل خالص مستحب
۱۶۲	۲) رشتہ دینے کا فخر	۱۶۸	رخصت پر عمل مستحب
۱۶۲	قاضی کے لئے ہیں	۱۶۸	۳) رخصت و تکلیف کی ساری صورتیں
۱۶۲	رضا	۱۶۸	اسعد
۱۶۳	رضا اور اعتبار کی فرق	۱۶۸	تقیہ
۱۶۳	رضائی حقیقت	۱۶۸	دوا
۱۶۳	رضائے بغیر منفقہ نے دے دے سواطات	۱۶۸	تقدیم
۱۶۳	۱) اکلہ خدا کے ذرا خ	۱۶۸	تاخیر
۱۶۳	فصل سے اکلہ اور نہ مندی	۱۶۸	زبانی
۱۶۳	اشکار سے رضا کا اکلہ	۱۶۸	تجلیہ
۱۶۳	نکرو مٹی اکلہ نہ دے	۱۶۸	۱) رخصت کے حساب
۱۶۳	نکوت حکم رضا	۱۶۹	رسول
۱۶۳	رضاعت	۱۶۹	نہی مٹی
۱۶۳	نہی مٹی	۱۶۹	۱) دوسرا رسول کا فرق
۱۶۳	رضاعت حرمت ناز کا سبب	۱۶۹	قاصد کے دین کا
۱۶۳	۱) رضاعتی مقدار	۱۶۹	قاصد خوراک کا ناکرے
۱۶۴	کب رضاعت کا سبب تک پہنچا یا رخصت ہے؟	۱۶۹	قاصد کا مہر پر بندہ
۱۶۴	ظہر و روز کا فخر	۱۶۹	رشد
۱۶۵	روز و رات کا فخر	۱۶۹	(شعور یا محی)
۱۶۵	۱) رضاعتی حد	۱۶۹	اہلیت کے اعتبار سے پادار

پیش لفظ

”قاموس الفقہ“

ایک تاریخ ساز، علمی اور دینی عقیم نئی افادی خدمت!

”قرآن کریم“ دین اور آخرت کے خالق حکام کامل پر مشتمل، وہ جامع قرین ”متن“ ہے کہ جس کی شرح مستند، سنت رسول اللہ ﷺ ہے، پھر سنت رسول اللہ ﷺ انجین اسلامی کا ”مستوری متن“ بنی جاتی ہے۔ جس کی شرح مستبر کا نام ”مجمع الفقہ“ ہے اور اس میں شرح فقہاء نے کتاب و سنت سے اخذ اصول و تنقیط کے تحت ”اذن اجتہاد“ صاف فرما کر قانون اسلامی کو وہ دستیں بخش دیں کہ جن سے تقریباً تمام اقوام عالم اس سے فہم بکرتے آئے ہیں، جس پر امام محمد بن الحسن اصبہانی کی فقہی کے مساکل اصول پر وہ دن فرمودہ ہے مگر کہ آراء کتب (جامع مسنن، جامع کبیر، بر صغیر، بر کبیر، ذیاد، ادب اور اصول) میں صرف ایک کتاب ”جامع صغیر“ بڑھ کر ایک بیرونی عام کا یہ قول: ”والله جل جلالہ ما جہدت بہ الا اعداء“ کے تحت شاید عدل کی حیثیت رکھتا ہے کہ۔

ہذا کتاب محمد کم الاصل، فیکل کل کتاب محمد کم الاکبر

دین کا قانون اسلامی میں ”اذن اجتہاد“ کا ذکر ہے، حضرت مساذ بن جبل رضی اللہ عنہ جیسے متقی الزمان، عقیم فکر اور وسیع العلم، صحابی رسول ﷺ، اس وقت بنے کہ جب ان کوئی کریم ﷺ نے مین کا گورنر بنا کر روانہ فرماتے وقت پوچھا کہ اسے سزاؤ! تم قرین آہ و مساکل و احداثات میں فیصلے کیسے کرو گے؟ اصول نے جہاں عرض کیا کہ کتاب اللہ سے، باپ نے فرمایا: اگر اس میں مداد نہ ملے تو؟ عرض کیا کہ سنت رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: اگر اس میں کسی نتیجے تک نہ پہنچ سکو تو؟ عرض کیا کہ: ”اصحہ بر احوال ولا الد“ (پھر میں اجتہاد سے اپنی رائے قائم کروں گا، جس میں تا بعد از ان (اصول کتاب و سنت کو ملحوظ رکھنے میں) کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

اس جواب پر رسول اللہ ﷺ نے غیر معمولی مسرت و خوشی ظاہر فرما کر قانون اسلامی کے لئے وہ اجتہادی، اور استنباطی و متنبی صلا فرمائی کہ ان کے بغیر کوئی قانون جہد حق، تو لی اور ایمانی عدوتوں ملحدہ توں پر مشتمل زبانوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

دین کا قانون میں کتاب و سنت کی مہارات، ماہریت، مدد لا لاء اور اقتضا آتے کو ملحوظ رکھ کر اجتہاد استنباط و استدلال کے ذریعہ قانونی نصائح کی تخریج کی یہ مہارت، انسانیت پر، اللہ رب العزت کا بواسطہ قائم اجتہاد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہدی احسان عقیم ہے کہ جو انسان کی تشری اور مدد، پسند نفرت پر فرمایا گیا ہے جس نے قانون اسلامی کو، جہد حق، توفیق، مساکل شرعی، معیشی کا نظریاتی، اجتماعی اور ملان

الاقوامی اور جاہلی امور کے تمام دواثر حیات پر محیط بنا دیا ہے اور اسلام نے اپنے تمام قوانین، خواہ ملائکہ و مہارات سے متعلق ہوں یا معاملات و تجارت سے متعلق ہوں یا انگریزیت و جہانیت سے، ان سب کا محور بنی نظریہ صحت، صرف اور صرف تو حید و الٰہی کو قرار دیا ہے۔ اس لئے آغاز اسلام کے وقت سے کہ شرک میں نہائی غلو کے ماحول میں حق تعالیٰ نے "ہو ابھمہ ویک اللہ علی خلق الاناس من ہنی" کے ذریعہ حیدر الٰہی کی اس عظیم حقیقت پر عمل دیکھ کر یہ کہہ سکتا تھا کہ "آج کل کے ساری پر اسور فرمایا، بیخبر شرک میں اختیار شدت والے مشرکین نے" "بھل الاکھد بھنا و اسدا" "کہہ کر کڑواہ جہالت اعلیٰ و تعجب تو کیا، لیکن اللہ رب العزت کے لئے اس تو حید مطلق کو کسی محتوی و عمل یا خیال پر رو کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

اسلام کی بے نہایت علمی و مستحق کے اس مہدائندہ الٰہی سنت، رسول اللہ سے، کتاب اللہ کی مرادات ربانی کے افہام و تفہیم میں انہماک نے لاکھوں اقرب علی علم پر علم تعمیر کو عاقبت دکھا دیا اور نتیجتاً اس علم عظیم نے بے شمار مہل درجہ طے کئے، مسلمان اسلام نے سنت رسول اللہ کے ذریعہ اس تعمیر کی راہ کو غیر مستحیر بنا کر ختم کرنے کے لئے اپنے خود ساختہ کلمات کا ذکر جو حدیث رسول بنا کر پھیلنے میں اپنی تمام تر عیب کا دھندلکا شوشل کو بے دریغ استعمال کیا، اس قدر عظیم کی سرکوبی کے لئے تو فیض الٰہی، با کمال ارباب اعظم محمد میں کرام کرم اللہ نے صحیح روایات حدیث کو ان خلافی موضوع روایات سے ممتاز کرنے کی جانب توجہ فرمائی، جس کے لئے کتاب و سنت کی روشنی میں برج و تختہ الٰہی کے دو حیرت ناک اصول مندرجہ فرمائے گئے اس میں جو ان پر اب موضوع روایات کا صحیح روایات میں خلاصہ کا انکار انگریزوں سے دور ہو گیا ہے، محمد میں کرام ان اسلامی جملہ نے اس دوسرے اور میں "فہم حدیث" کو اہل علم کی تمام تر توجہات کا سرکوبی موضوع عاید، جس کے نتیجہ میں علم حدیث کے بے شمار فی الواقع کی تدوین سے، دو ایک مستحق عظیم میں کراچی کی مقام نصرت پر چٹکا فرمایا۔

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی مستحکم، اور دینی و ترقی پذیر و محدودیت ہی تھی کہ جو عرب و عجم کے غیر مسلموں کو دینِ نصرت و اسلام کی جانب کھینچنے کا ذریعہ دست و پہلی ہی تھی، لیکن غیر مستحکم اسباب و ادا ان کو چھوڑ کر متعدد دین اسلام کے دائرے میں آتے والے انگریز و طغوت، اپنے سابقہ ادا ان کے غیر اسلامی عقائد و رسوم کے کچھ نہ کچھ انکار و نفیات کے کراسلام میں داخل ہوئے، جن کی وجہ سے اسلامی عقائد تو حید، رسالت، نبوت، اور بدست بند الموت و غیرہ، اور اسلامی فقہیت، عبادات و معاملات، تجارتات اور حقوق و غیرہ کے بارے میں حلقہ شرک و شہادت کا ایک وسیع جاہلی گھبراہٹ شروع ہو گیا۔

اس فتنے کے سد باب کے لئے شہیت ربانی نے حضرات فقہاء کرام و علم عظیم مظاہر بنا کر موقوف فرمایا اور انھوں نے کتاب و سنت سے ماخوذ فہمیں اور ناقابل شکست دلائل و براہین کے ساتھ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط اسلامی علم و زندگی کو قانونی اور انسانی صورت میں، درجہ پہلی اور دین فرما کر ہمیشہ کے لئے اس قدر کو مقیم فرمایا۔

کتاب و سنت سے ان قانونی دفعات کے ملل انتہا کے لئے جس میں اصل، تابع اور شعور وسیع کی ضرورت تھی اس سے حق خدائی نے فقہاء کرام کو حصہ وافر عطا فرمایا، لیکن اصل و شعور انسانی کو کلمات، احکامات اور نظم و آفرینی کی جو منافیت قدرت فراموش نے ملاحظہ فرمائی ہے، اس کی بنیاد پر اختلاف آراء ایک ایسی ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس سے فقہاء کرام بھی مستثنیٰ نہیں رہے، لیکن ان تخلصین کا یہ اختلاف

مجاوے روایت: "اختلاف اعلیٰ وجہ راسخا" (میرزا اُست کا اختلاف ایک وسیع معنی رحمت ہے)، اہل اسلام کے لئے ہم نے وسیع باب رحمت کھلنے کا ذریعہ بن گیا۔

باطنی کے تعبیر کی اور حدیثی اور میں کو ترجیح صرف دین منزل میں اللہ رہا اور وہ اپنی کاسلہ میں غفرت انسانی کے مطابق ہونے کے باوجود باہمی معنی باقاعدہ اور بلند مقام پر کہ عقل انسانی اس میں سرحد نہ پہنچ سکتا تھا۔ بزرگ، اختلاف اجتہاد کی راہ سے مسئلہ قوانین کے کو ان کے سامنے والوں کو ان کے بارے میں ناخوشی دلائی جہاں کرنے سے اور نہ سنے دلوں کو ان کے ترویج کی دھمکی دینا کرنے سے دور رہنا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے معنی اجتہاد سے مسئلہ قوانین کے جن کا اصطلاحی نام "علم فقہ" ہے وہ مکمل خطا و سواب ہونے کی وجہ سے قاضی ترجیح تو دیتا ہے، لیکن قاضی تعلق قطعاً نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ قاضی تعلق ہونے کا حق صرف دین منزل کا ہے کہ جو رہا موصوبہ ہی سواب ہوتا، اور مکمل خطا قطعاً نہیں ہو، اور صورت دیگر ممکن خطا اور غیر مکمل خطا دلوں کی تبادلی لازم آئے گی، کہ جو نہ عقلاً درست ہے اور نہ صحیح ہے۔

اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی قابل ذکر ہے کہ تعلقی باصول حاصل کرنے والے مذاہب فقہیہ کے فقہین نے بہر قضا خانے وقت یا بعد از قضا خانہ اپنے اپنے مذاہب فقہی کو ترجیح دے رہے ہیں رکھنے کے بجائے تعلیقی حیثیت دے کر اس کو دین منزل کے اہم وجہ قرار دیا ہے، جس کا علمی نتیجہ صرف یہی نہیں ہوا کہ دین کی جانب وہ حوائی اختلافات جس کی تعلیقی حیثیت پر ہونا چاہئے تھا، وہ مذاہب فقہیہ کی طرف سے عقل ہو گیا بلکہ یہ بھی ہوا کہ اس معقول طریقہ عمل نے ملت میں ان کے اختلاف کو وسیع سے وسیع تر کر دیا، پھر اس کا موصوبہ طرز طریقہ نے قدم قدم پر جو خطا و مسلکی رکاب بھر چکی وہ مذاہب سے مستفاد ہوتے ہیں، ان کو فقہی مذاہب کا درجہ دے کر تعلیقی حیثیت دے دی گئی، نتیجہ اس مسلکی کتاب فقہ کی کثرت تولید نے ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک فقہ رکھنے والی اُمت کا مزاج و تقاضا غلط بنا دیا کہ نہ وحدت اُمت یہ لفظ ہے معنی ہی کر رہ گیا، ان حالات نے حق تعلق کو صرف دین منزل کے لئے مختص کرنے کو اور مذاہب فقہیہ اور مسلکی کتاب فقہیہ کو صرف ترجیحاً حد و حد میں محدود کر دینے کو موقع کی انتہائی اہم ضرورت پیدا کیا ہے۔

اس مقصد اہم کے لئے "علم فقہ" کی ترجیحی حیثیت کو حوائی سطح پر پوری قوت سے واضح کرنے کے لئے ہر ایک پر اہم ضرورت تھی کہ فقہاء کرام کی وضاحت کو دو فقہی اصطلاحات کی تادیب کی جائے، اس سے جہاں عظیم علمی مفاد و ایجاب علم کے لئے متیقن ہے، وہیں اسی مقصد سے عظیم مفاد بھی بڑی حد تک متوقع ہے کہ فقہاء کرام کا مختلف الادوار و مسقطات کے لئے اصطلاحی وضع کرنا بذات خود اس حقیقت کے انکشاف کا اہم ذریعہ بن جاتا ہے کہ مجتہد فی مسائل و قوانین، کتاب و سنت کی طرف حق اور قلمی نہیں، بلکہ مکمل خطا و موصوبہ ہیں، اس لئے ان کے بے شمار باہمی تفریق کو واضح کرنے کے لئے مستحقاً بغیر انتہاء اصطلاحات وضع کرنا، گزیر بن گیا، مگر یہ کہ قرآن و حدیث کی بحیثیت اور ہدایت باہمی معنی تھی ہے کہ وہ اپنی ہیئت کے کائنات میں کسی مادیہ کے ضرورت سے متنبہ نہیں ہیں، بلکہ بذات خود ہیئت ہیں، اختلاف اجماع اور قیاس سے وہی مسائل مجتہد فیہ کے کہ یہ دونوں باہمی لحاظ تفریقی ہیں کہ ان کی ہیئت کا اثبات کتاب و سنت کی تادیب پر موقوف ہے، اس کے بغیر ان میں شان ہیئت پر مبنی نہیں ہوتی۔

حاصل یہ کہ دین منزل جیسے مجوز تشریح پہنچی ہیں اور رجحان کی فقہی مسائل، عمومی طور پر وہاں تک تفریح پر دائر ہوتے ہیں، جن میں اختلاف کا زیر ہے اور اس پر فقہاء کے باہمی استدلالی اور استنباطی اختلافات شہد مل جاتے ہیں۔

”اصول الفقہ“ کی مختصر عہدات میں محترم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے غیر معمولی نقی نظر اور وسعت مطالعہ کے بعد یہ قیمتی سرمایہ صرف ذوق محقق رکھنے والے علماء کرام ہی کے لئے نہیں، بلکہ معصوم محترم کی فہم رہنے والے مسلمان کے لئے بھی اس ذخیرہ قیمتی کو اس لئے انتہائی اہم بنادیا کہ ایسے طرف اس مؤثر کتاب سے مسائل و مضامین بھیجے، بڑی اقلیت بھی حاصل ہوگی اور دوسری جانب ”دین منزل، نقطہ دون“ اور ”مسئلہ مروج“ کے مابین شکوک سے اجمل ہو جائے، اور صحیح اسلامی فرق مراتب کا دینی نقطہ نظر ہی صرف روشن ہو کر سامنے نہیں آئے گا، بلکہ امید ہے کہ اس اہم ترین نقطہ نظر کو زبردست ترویج و تقویت بھی اس مؤثر تصنیف کے اور میراث مالک تعالیٰ میرے لئے ملے گی۔

دین، مذہب، مذہب کے شرعی فرق کو واضح کرنے والے اصول، حالت بھیجے کے غیر متحرک و مگر اہم ترین موضوعات، معصوم محترم کی دینی رسائی اور پھر اس کے واقعی حق کی ادائیگی، ”مسئلہ مروج، نقطہ دون، سیف اللہ“ کا صدقات صرف قراد اعلیٰ ہی ہے، بلکہ موضوع تصنیف اور نفس تصنیف کا علم من اللہ ہونا بھی قیمتی محسوس ہوتا ہے۔

میں ”مکرم قلب ذہن“ کو ہوں کہ حق تعالیٰ تصنیف کو قبولیت عامہ اور مقبولیت عامہ فرماتے، مدح و تحسین صاحب تصنیف کے لئے ذخیرہ آخرت فرمائے اور ملت اسلامیہ کو دین و دنیا کے تمام امور میں اسلام کے فرق مراتب کے بنیادی اصول و پیرایہ امت کے ساتھ کھٹنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

عزری تجسیم مذکورہ و عائشہ راقمہ العارف کے علم پر بے ساندہ صورت شہری اختیار کر گئیں جو کارکن کی ”آمین“ کے یقین پر نہ، کی جا رہی ہیں

آفتاب دین حق کی اسے ضیاء علم و فن ! حق نے بٹاتا ہے تجھے اسلاف کا ذاتی ظن
حق لہذا حق مگر ہے، تیری تصنیف حیف اس پر شاید کل میں گئے یہ ذہن، یہ دین
حق از اخلاص سے باطل رہے گا رنجوں
ان کے پتھان کھتے ہی نہیں ملے گا جنس

محمد سالم
(مستقیم اور معلوم و مقبول و مند)

۱۱/۱۱/۱۳۳۳ھ

۳۱/۱۲/۲۰۱۰ء

شجرت

ثابت قدمی کے معنی ہیں، میں تو ثابت قدمی کے بہت سے مواقع ہیں، لیکن خصوصیت سے قرآن مجید میں اور کتب قدس میں جہاد میں ثابت قدمی کا ذکر مبالغہ آرائی سے درج ہے:

وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلْتُمْ فَاغْلِبُوا

وَالْأَكْثَرُ وَاللَّهُ كَثِيرٌ يَغْلِبُ الْمُتَّقِينَ (انفال: ۱۶۰)

اے اہل ایمان! جس کی فوج سے تمہاری فوج بڑھ ہو

تو ثابت قدم رہو اور غلبہ کو فوج بڑھ کر دلائیے کہ

تم کامیاب رہو کہ تم کا ہر گھم

قرآن مجید نے اس مسئلے میں اصول دیا ہے کہ ایک

مسلمان کا مقابلہ مردود کافر سے ہو مثلاً سو سو کے مقابلہ بڑا

دو ہزار کے مقابلہ ہو تو اس کے لئے اگر فرار اختیار کرنا چاہے

نہیں، لیکن ممکن ہو تو مائتہ صبرہ پہلو، مائتین دان

لیکن ممکن ہو تو مائتہ پہلو، مائتین یا مائتہ (نیل: ۱۶۰) یاں

اگر جنگی چاروں کے تحت پیچھے ہٹنا پڑے، یا فوج کی کوئی کمی ہو

اور فوج سے لڑنے کی غرض سے پیچھے کی طرف آجائے تو مفسد

نہیں، بَلَا تَحْزَنُوا لِقَاءِ الْوَعْدِ أَتَىٰ عَلَى الْكَافِرِينَ (نیل: ۱۶۱)

ناز آؤ گھم کی کوئی فوج زیادہ ہو، مسیح ہو یاں، دج

کے اس سے پس نہ ہو تو پیچھے ہٹنے کی محتاجی ہے، اور اس نما

مجاہد کی عمر بچھڑائی اس روایت سے ہوئی ہے، اس میں بھی

کی طرف فوجی ہم میں کیا ہوا ایک مسلمان فوجی دستہ جب

تکست خوردہ ہو رہا تھا اس آقا و اہل کوٹوں نے چھوٹی کے ساتھ

کہا کہ ”ہم فرار شدہ لوگ ہیں“ انھیں اللہ عزوجل نے اس کے جواب میں فرمایا: بَلْ أَنْتُمْ الْعَاكِفُونَ بِالْحُنُوفِ
ہم گھمے لوگ نہیں، بلکہ پلٹ کر گھم کرنے والے ہو (۱۶۱) پھر
یوں اس آپ ﷺ نے فرما دیا، دینی کی خدمت میں کی، اس لئے کہ
ان کے اندر بڑے مقابلہ لشکر سے متعلق پندرہویں ہوگی۔

شجرت نسب

اسلام میں چونکہ محنت و عصمت کو بڑی اہمیت حاصل ہے،
اس لئے اس میں بات ہے کہ نسب اور نسل کی حفاظت اور اختلاط
شکوک سے اس کو بچانے کی بڑی چوڑی کٹی گئی ہے اور دنیا کے
بارے میں اسلام کے تحت رہنے والوں پر غیر مذکورہ کی اس
جو بیگناہی ہے، اس لئے کہ اسلام میں شجرت نسب کے مسئلہ پر
حق اور تفصیل بحث کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی
ہے کہ حجتی الشہود کسی مسلمان مرد و عورت کی طرف دنیا کی نسبت
کرنے سے بچا جائے اور کسی کو وہ الزام نہیں ملے جس میں اختلاط کی
ہو۔

نکاح صحیح میں شجرت نسب

اسلام میں شجرت نسب کے چار طریقے ہیں: نکاح صحیح،
نکاح کا مسودہ، بائعہ و نکاح۔

- نکاح صحیح سے مراد یہ ہے کہ مرد کے کسی عورت سے نکاح کیا
ہو اور اس میں نکاح کی تمام شرطوں کی رعایت ہو۔ اس
کے بعد اس عورت کو جو بچہ پیدا ہو اس کا نسب اس کے
شوہر سے ثابت ہوگا، بشرطیکہ میں بائعہ نہ ہو جائے۔

ہونے والے بچہ کا نسب ثابت ہو گا۔ (۱۲)
 نکاح کا سہ کے بعد قاضی تعزین کو اسے ضرورت بطور
 نواہیک دوسرے سے ملا ہوگی اختیار کر لیں، جب بھی عادی
 کے بعد مدت تکل میں بچہ پیدا ہو تو نسب اس سے ثابت ہو گا۔

دلی بالمشہہ میں ثبوت نسب

۳- ثبوت نسب کا تیسرا طریقہ ”دلی بالمشہہ“ ہے، دلی بالمشہہ
 سے مراد یہ ہے کہ کسی مرد نے کسی انجمنی عورت کو اپنا بیوی
 سمجھ کر غلط فہمی میں دلی کر لی ہو، غلطی بائن کے بعد مدت
 میں دلی کر لی اور حلاقہ درجی پر قیاس کر کے اس کا خیال ہو
 کہ غلطی بائن کے بعد بھی وہی جائز ہوگی، اس کے چودہ ماہ
 بعد بچہ پیدا ہو تو نسب ثابت ہو گا۔ (۱۳)

باندی کے بچہ کا نسب

۴- ثبوت نسب کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ جس عورت کو بچہ
 پیدا ہوا ہے وہ اس کی باندی ہو، اگر عام باندی ہے تو اس
 وقت نسب ثابت ہو گا، جب کہ اس کو اقرب ہو کہ وہ اس کا
 بچہ ہے اور اگر ”مولدہ“ (یعنی دھڑائی و قمار کے بغیر نسب
 ثابت ہو جانے کا)۔ (۱۴)

نسب ثابت کرنے کے طریقے

بقیہ دوسرے تین میں سے بچہ کا نسب ثابت ہوتا ہے۔

۱- ثبوت نہ ہو گا، یہاں اگر خود مرد دھڑائی کرے کہ وہ اس کا بچہ
 ہے تو نسب ثابت ہو گا، اگر سمجھا جائے گا کہ اس نے مدت
 میں مشہہ غلطی کی یا پراس سے دلی کر لیا ہو گا۔
 ۲- ضرورت کو پیدا ہونے والے بچہ کا نسب بھی شوہر
 متوفی سے ثابت ہو گا، بشرطیکہ وفات سے ۱۲ سال کے
 اندر وفات ہو۔ (۱۵)

۳- ہمیں یہ سب احتیاط کے اس مسئلہ پر ہے کہ زیادہ سے
 زیادہ مدت تکل دوسری ہے، دوسرے فقہاء کو اس سے اختلاف
 ہے، اس اختلاف مدت کے مطابق ان کے یہاں احکام ہوں
 گئے (مدت تکل کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ”مکمل“)

نکاح کا سہ میں ثبوت نسب

۵- ثبوت نسب کا دوسرا طریقہ ”نکاح کا سہ“ ہے، ”نکاح“ یعنی
 ”نکاح کریم“ میں تمام شرائط نکاح کی رعایت نہ کی گئی ہو،
 انکی عورت کو بچہ پیدا ہو تو بھی ثبوت نسب کے لئے وہی
 شرطیں ہیں جو نکاح صحیح کی صورت میں ہیں، البتہ اولیہ
 کے نزدیک مرد و عورت کی ظہرت سے چودہ ماہ میں پیدا
 ہونے والے بچہ کا نسب ثابت ہو گا، امام ابو حنیفہ اور
 امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نکاح صحیح کی طرح نکاح کا سہ
 سے چودہ ماہ میں بچہ پیدا ہوا اس کا نسب ثابت ہو گا اور امام
 محمدؒ کے نزدیک اس کی حالت سے چودہ ماہ کی مدت پر پیدا

(۱) منابع الصالح ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴،

عورت کی شہادت اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہوگی کہ بھی بچہ اس عورت کو تولد ہوا ہے۔ مطلقہ جو طلاق کی عدت گزار رہی ہے، وہ عدت اس کو ولادت ہوئی تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اب بھی ایسی عورت کی گواہی کافی ہے۔ اس لئے کہ عدت باقی رہنے کی وجہ سے وہ اپنی اس مرد کا لڑائی ہے، اب ضرورت صرف مولود کی تعیین کی ہے اور اس کے لئے یہ عورت کی قاضی گفایت کرتی ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اب دوسرا ویک مرد اور دوسری عورتوں کی گواہی ضروری ہوگی۔ (۱)

فحشین

”فحشین“ کے معنی مومن اور گڑھے کے بیرون بعض اہل غلط و صلب (۲)

گڑھے میں عورتوں پر مسیح کی اجازت

فقہی کتابوں میں ”مسح علی الفحشین“ کے ذیل میں ”فحشین“ کا لفظ آتا ہے، جن عورتوں پر مسیح کی اجازت دی گئی ہے، اصل میں ان کو بے قیاسے کا ہونا چاہئے یا کم از کم اس طرح ہونا ان میں ”پلارے“ کی فحشین گئی ہو (مجلدین اور مصلحتین) (۳) امام ابو حنیفہ و امام محمد نے اس کے علاوہ ایسے عورتوں کو بھی مس کے لئے کافی قرار دیا ہے، جو ”فحشین“ یعنی کافی گڑھے اور مومنہ ہوں اور اس کی حد یہ ہے کہ اس میں اتنی عداوت اور خفا

ہو کہ کسی چیز سے ہاتھ ملے بغیر بھی از خود بیٹھتی ہو، گار ہے، نیز سوزے سے بچے کو حصہ رکھائی نہ دے، گو کہ امام ابو حنیفہ بھی رائے ہے کہ اس عورت سے ہر جگہ مس نہیں کیا جاسکتا، مگر حنفی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی رائے پر ہے اور بھی رائے شافعی و حنبلیہ کیا ہے (۴) اس طرح ہر ایک چیزوں کا یا دن کا سوز و گداز نہیں۔ (۵)

ناتینوں کے سوزوں کا حکم

ہمارے زمانہ کے تلبیس و خیرہ کے سوزوں پر مسح درست نہ ہوگا، کہا جاتا ہے اس لئے مشہور نہیں کہ اس کو کہیں کر بغیر جوتے کے ایک درمیل تک چلا جائے اور یہ بھی ان شرطوں میں سے ہے، اگر مس چار ہونے کے لئے ضروری ہیں، دوسرے یہ خود بخود رکنا نہیں رہتا، بلکہ اس کو اتنا تنگ روکے رکھتا ہے کہ سرے پر اکثر اوقات احتیاج نہیں ہوتا ہے کہ پاؤں نظر آتے ہیں اور صرف گار حاد تک جواب دہ رہتا ہے، البتہ منہ یا منہ کے سوزوں اور ہاتھ پر مسح جائز ہوگا اس لئے کہ تقیہ کی متولید کرنے کے مطابق ان کا شمار ”فحشین“ میں ہے۔

بخاری

عورت کے ”فحشین“ کو کہتے ہیں، اس کے سوزے کے لئے ”نہ وہ“ کا لفظ بولا جاتا ہے۔

پستان اعطاء ستر میں ہے

چونکہ یہ عورت کے عیسیٰ اعطاء میں سے ہے، اس کے

(۱) معارج الصالح ۹۲

(۲) فقہ الاسلامی وادلتہ ۳۹۱

(۳) حلیۃ الایضاح ۱۰۲، باب ۱۰۲، المسح علی الفحش

(۴) خلاصۃ المفاری ۶۹، الفتری الہدیہ ۱۹، ص المسح علی الفحش

حضور ﷺ نے اسے تناول فرمایا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر آپ ﷺ کا جب سے محبوب کھانا تھا، (۱) شروع آپ ﷺ کو اس قدر پیش قدمی کہ ایک بار حضرت عائشہ کی تمام خواتین پر فضیلت اور برتری کے اظہار کے لئے فرمایا کہ حضرت عائشہ اسی طرح تمام عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں جس طرح زید تمام لڑکوں پر۔ (۲)

تقباں

اڑو سے سانپ کو کہتے ہیں۔

ورنہ ہونے کی وجہ سے اس کا کھانا حرام ہے، امام ابوحنیفہ کے علاوہ امام شافعی اور امام احمد نے بھی اس کو حرام قرار دیا ہے، البتہ امام مالک نے یہ شرط ذبح طلال قرار دے ہے (۱) و بافت کے بعد (جس کا طریقہ ”باب“ کے ذیلی میں ذکر کیا گیا ہے اور جس کی تفصیل خود ”وہافت“ میں آئے گی) اس کا چلوا استعمال کیا جاسکتا ہے، (۲) چونکہ شریعت کی نگاہ میں یہ ناپاک ہے اس لئے اس کے جسم سے ناکھینا تل بھی ناپاک ہے، فقہ حنفی اور مالکی اور اسی وقت اس کا استعمال روا ہوگا، جب شدید ضرورت ہو اور اس کا کوئی قبال یا تو سوجھو نہ ہو، یا اس کی تفصیل دیکھو۔

سوائے شہر کے کسی بالغ یا معتمد آدمی کے سامنے اس کا کھانا جائز نہیں، باپ، بیٹے اور دوسرے کرم پرستہ رول کے لئے بھی فقہاء نے اس شرط پر اجازت دی ہے کہ شہر سے پیدا ہونے کا کوئی حدیث نہ ہو، ہاں کچھ مسلمین ہو۔ (۳)

پستان کی دیت

رومی چھاتی کر کوئی شخص کاٹ دے تو ”مکومت عدل“ واجب ہوگی، جس کی اس کے معاملے پر جو اخراجات آسکتے ہیں وہ ادا کرنے ہوں گے، اس کے برخلاف عورت کا پستان کاٹ دینے کی صورت میں ”خون بیا“ (دیت) واجب ہوگا، یعنی اگر دونوں پستان کاٹ دیئے جائیں تو ان کا کرنا ہوگا، اگر ایک آدمی کے قتل کا عذاب ہو تو ہے، اس لئے کہ پستان کاٹ دینے کی صورت میں اس کے جسم کی ایک خاص قیمت کی چوری مفقوت (دودھ چلائے) مفقود ہو کر رہ جائے گی اور اس کی صورت میں پوری دیت واجب ہو کر پڑتی ہے، ورنہ اگر ایک ہی پستان کاٹا تو اس کا ”دعائا ان“ یعنی (دیت) ملو اگر فی ہونگی۔ (۴)

فرید

ایک خاص قسم کے کھانے کو کہتے ہیں، جس میں روٹی گوشت اور لکڑی، غذائی اشیاء کو باہم ملا کر دیا جاتا ہے، اس

(۱) حواشی سابقہ، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸،

ہے، اور مردے سے متصوّد بناتا ہے۔ ہے چھا۔ ہے ہنس۔ ہے معاشرہ میں آدمی خلیفہ اور سبہ ہون بھجھا جاتا ہے، مشنارہ میں کھانا کھڑے ہو کر پیشاب کرے، انگوں کے درمیان برہنہ سر رہنا، ننگے پاؤں چلنا، زنا کرنا، سیاہ نقاب لگانا، ہر سب لوگوں کے ساتھ سبہ گفتگو باتیں کرنا، غیرہذا، دو تمام باتیں جس کی وجہ سے "عہدالت" کا "ضبط حفظ" کے مستعد ہونے کا قسم لگایا جاتا ہے، شہادت کے لئے بھی کفار ہیں اور ان سے شکایت بخروج ہوتی ہے، چنانچہ فی حدالت کو حاکم کرنے والی چیزیں پانچ ہیں: کذب، کذب سے قسم ہونا، فحش و بدعت اور جہالت، اسی طرح پانچ چیزیں "منہ راوی" کو حاکم کرتی ہیں: فحش، قلعہ، کفر، غفلت، و دہم، شہ راویوں کی مخالفت اور فعل کا ظاہر ہو جانا۔ انا واللہ فحش، عہالت، اور "ضبط" کے تحت اس مضمون پر تفصیلی تفسیر ہوگی۔

توثیق کے اصول

کسی راوی حدیث کے "خلائی" قرار دئے جانے کے لئے دو باتوں میں سے کوئی ایک بات پکی جانی چاہئے، یا تو صمدیت کی روشنی میں جیسے اس کی توثیق کر دیں، یا پھر اس کا عادل اور مشہور ہو جائے، جیسے بڑی منیاں قورنی، شعبہ وغیرہ، کہ یہ حدیث کی دنیا میں بہت مشہور ہیں، کہ ان کو کسی سند اقربہ کی ضرورت نہیں۔ (۱۲۱۲۱۲۱۲) کے "ضابطہ" ہونے کا اندازہ اس طرح ہوگا کہ ان کی آخر احادیث شہ راویوں کے مطابق ہوں

اور اس سے متعارف نہ ہوں

احادیث میں زیادت و نقصان

علم حدیث میں ایک بحث آتی ہے کہ اگر ایک روایت کو مختلف لوگ روایت کریں اور کسی ایک راوی کی روایت میں دوسرے راویوں کے الفاظ کے مقابلہ میں کچھ اضافہ ہو، تو یہ اضافہ قابل قبول اور قابل عمل ہوگا یا نہیں؟ — تو اگر یہ اضافہ کسی ضعیف راوی کی طرف سے ہے تو غیر معتبر ہے، اور اگر "قوی" راوی کی طرف سے ہو تو پھر کچھ ضعیف راوی کے بقول یا حقائق سمجھ کر ایمان مٹانے اس کی غمی نہیں کی ہیں: ابن صولح کی تفسیر

اول یہ کہ اس کا "اضافہ" نہ صرف لام دوسرے شہ راویوں کے الفاظ سے زائد ہو، بلکہ اس کے خلاف اور معارض بھی ہو، ایسی زیادت "قوت" یا قبول اور قبول رو ہے، کچھ غمی کی بحالاح میں اس درجہ ہوئی روایت کو "شہ" اور اس کے مقابلہ، مہرہ کی معتبر روایت کو "محمول" کہا جاتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک قوت کا یہ اضافہ دوسرے شہ راویوں کے خلاف اور اس سے معارض نہ ہو، مثلاً اگر دو راویوں سے کتاب رسالت مآب ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں: جعلت لہ الاضاح مسجداً، زمین و آسمان سے مسجد بنادی گئی، ان کو ابوباک سعید بن طارق انجلی نے حدیث کے ساتھ میں نقل کیا ہے: "جعلت لہ الاضاح مسجداً و جعلت توہمہا

(۱) ابن ماجہ کی تفسیر: مقرر الامام علی بن حصص الجرجانی، ۱۲۵، مطبوعہ دار الفکر، و المقصد، بلد عراق

(۲) المقصد لایم صلاح، ۱۲۱، لایم الراوی، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵

شابت رکت ہو، نیز اسی طرح بعض دوسرے قرآن کی روشنی میں
تفسیر کیا جائے گا۔ اگر کثرت کو اس کے درست ہونے کا من
عالم ہو جائے تو توں کرے گا اور اگر درست ہونے کی
طرف رجحان ہو تو رد کرے گا۔ (۱)

توشیح الفاظ میں مراتب و درجات

محدث جب کسی راوی کی توشیح کرتا ہے، یا اس پر جرح
کرتا ہے تو الفاظ و تعبیرات کے لحاظ سے اس کے کئی درجات
محقق کئے گئے ہیں، ان الفاظ کے کئے درجات ہیں؟ ان میں
قسم سے درمیان نہ اسے اختلاف ہے، اسی طرح توشیح کی
کون سی تعبیر زیادہ فائق تھی جائے گی؟ اس میں بھی مختلف
راہیں ہیں، یہاں سنا: انظر حروفی کی راے نقل کرنے پر
انتقاد کیا جاتا ہے، مولانا مثنیٰ کھنچ میں کہ تعبیر کے پانچ
مراتب ہیں، پہلا درجہ ہے کہ محدث نے اس کے لئے الفاظ و
معنی سنا اور تفصیل کا حوالہ بیان اختیار کیا ہو، جیسے: اوتو
الناس، احبط الله من۔ ائت الناس یا کہ لا اعرف له
نظیراً (اس کی کوئی تعبیر نہیں)، دوسرے درجہ میں توشیح
الفاظ کو کر دکر کیا گیا ہو، جیسے: فقهه فقه "یا" فقهه محض،
تیسرے درجہ الفاظ توشیح کماں و کر دکر نہ کیا جائے، مثلاً: فقه
"فقه" "یا" "فقهه" "جوتھے صدوق (جی) یا" "لناس" "یا"

(اس راوی میں کوئی ترویج نہیں)، پانچویں: حسن الحدیث
(حدیث میں مناسب ہے)، وغیرہ کے الفاظ اور مجھے متحمل یا

طہوراً "لا ذمین ہمارے لئے سجدہ عادی تھی ہے اور اس کی مٹی
پاک، اس حدیث میں جوں تو نبھا طہوراً کا اضافہ عام
لوگوں کی اس روایت کے خلاف نہیں ہے، بلکہ گویا اس کی تائید
اور ایک درجہ میں اس کے حب اور حکمت کا ظہور ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ "نیاؤ" ایک گوند "دوسرے گوند
راویوں کے خلاف ہو، جیسے دوسرے راویوں کی روایت "عامہ"
ہو اور اس "اشناس" کی وجہ سے اس کا کلمہ نہ ہو تو یہ ہو، مثلاً یہ
روایت کہ صدوق الفخریہ آقا و دو مقام اور مرد و عورت پر واجب
ہے، ان میں حریف نے حضور اکرم ﷺ سے اور ان میں حریف سے
ناغیہ ذبحہ نے نقل کیا ہے، مانع سے روایت کرنے والے فخر
اصحاب العتب امیر اللہ وغیرہ نے صرف اتنا ہی نقل کیا ہے اور
امامہ نے لکھے "سنن المستطین" کا فقرہ عدا ہے، لیکن یہ صدوق
فخر آقا و دو مقام اور مرد و عورت پر واجب ہے، پر فخر و دو مقام
ہوں، یہاں "مسلمان" کی قید نے دوسرے راویوں کی عام
روایت میں تخصیص پیدا کر دی ہے، امام شافعی اور امام احمد کے
یہاں یہ زیادت اور دوسری قسم کی زیادت متحمل اور قابل
استدلال ہے۔ (۱)

احوال کا نقطہ نظر

فقہاء و مواف کے یہاں میں مسئلہ میں ذرا تفصیل ہے اور
تحدی زیادت قبول کرنے کے لئے نہ بجا یہ ضروری ہے کہ جن
راویوں نے "ی" اضافہ کو چھوڑ دیا ہے وہ ان سے زیادہ

(۱) محقق اور مصنفہ ابو صلاح، ۱۲۰، شرح السامی، الاصحاح فی ترویج الحديث، وعلوم الاصل، ۱۳۰، مطبوعہ دارالعلوم عربیہ دیوبند.

محدث، یامس

(۲) فتح المسلمین ۱۰۰، زیادات الطحاوی، من غریب الراوی، نہ فخر فی ترویج الحديث، ۱۳۰، مطبوعہ دارالعلوم عربیہ دیوبند.

بروی حدیث (راوی کی حدیث میں جاسکتی ہے) اور غیرہ ۱۱۰

ایک دیکھ کے لئے تیار نہ ہوا اس حدیث کے لئے اوقات اس سے زیادہ
میں نے لے لیا جانتے ہیں۔ اہمیت جو الشجرۃ من الشجرۃ
لیلوک علیہ، شعر لم یحمر (۱۰۰) اور اگرچہ کے وقت ہی باغ
نے ہی عمر کی قید لگا دی ہو جب تک جی ٹاؤ نہ جاسکے۔ ۱۰۰

باغات اور پھلوں کی خرید و فروخت

مور اور اندھ کے پھلوں کی خرید و فروخت کے بموجب پتے
مرباع میں ان کی ہیں۔ یہ سب مسند احمد استیضات میں ہے،
میں سب سمجھتا ہوں کہ میں بموجب پتے ایک علیحدہ سولہ
کی شکل میں یہاں نقل کروں۔

پھلوں کی خرید و فروخت کی صورتیں:

ان کے لئے ضروری ہے کہ پہلے باغات کی خرید و
فروخت کی شکل اور عہدہ صورت کا تحریر کریں اور پھر ان میں
سے ہر ایک پر طے و بحث کی جائے۔

۱۔ بھی بھی آئے نہ ہوں اور باغ فروخت کر دیا جائے، جیسا
کہ بعض اوقات ایک یا کئی نئی سال کے لئے باغات
فروخت کر دے جائیں

۲۔ پھل لگاتے ہیں اور کئی سالوں میں ہوں یا کئی سالوں
کے لئے نہ ہوں۔ ہوں اور ان پر طے و بحث کی جائے۔

۳۔ کچھ پھل لگتے ہیں اور کچھ نہیں لگتے، لگتے پھل میں
ان کا کھانا، کچھ پھل، اور کچھ نہ لگتے والے ان میں
طرح کے پھل فروخت کر دے جائیں۔

الغرض معنی "پھل" کے ہیں، چونکہ میں کا شمار "پھل" میں
ہے اس لئے ہر قسم کے پھل جائز و حلال اور کھانے والے
کے قابل ہیں، کوئی چیز یا نہیں، سوئے یا نہ ہو، کڑوا یا شیرین، ہوا
ضرر سے بچنے کے لئے ہی نہ سمجھنے کی اجازت نہ ہوگی
فروخت کی بیچ میں پھل اور غرض نہ ہوگا

فروخت کی بیچ میں خود بخود پھل داخل نہ ہوگا، بلکہ وہ بیچنے
والے کی ملک میں ہوگا، اگر اس سارے طے و بحث کے وقت ان پر طے و
بحث نہ ہوگا، یعنی کچھ بیچتے فروخت ہوتے ہیں، کچھ تو پھل
میں بیچتے ہیں، کچھ بیچتے ہیں، کچھ بیچتے ہیں، کچھ بیچتے ہیں،
"پھل بیچنے کے لئے ہوگا، سوئے یا نہ ہو، کڑوا یا شیرین، ہوا
ضرر سے بچنے کے لئے ہی نہ سمجھنے کی اجازت نہ ہوگی
فروخت کی بیچ میں پھل اور غرض نہ ہوگا
یعنی کوئی بیچنے والا پھل کو بیچنے کا پابند نہ ہوگا، جو ہے
وہ پھل بھی کھلی استعمال بھی ہو اور پابند نہ ہو، بیچتے اور نہ بیچتے
خود اتنی سہولت دے کہ کچھ بیچتے ہیں، کچھ بیچتے ہیں، کچھ بیچتے ہیں،
ہو جائے تو اس پابندی نہ پھل میں ہر کوئی سہا ہے، اگر وہ میں کے
لئے آہستہ نہ ہو تو بیچنے کو اس بات کا اختیار ہوگا کہ چاہے تو
"عامہ بیچ" کو بھی دیکھیں، اگرچہ ۱۰۰-۱۰۱

مفصل ہے کوئی بھی کچھ نہیں ہے، خرید و زماں

۱) الفوائد فی علوم الحدیث، ۳۳۵-۳۳۶، تصحیح ۱۹۷۰ء، دار الفکر، بیروت، ص ۱۰۶

۲) (۱) الفوائد، ۳۳۵-۳۳۶، تصحیح ۱۹۷۰ء، دار الفکر، بیروت، ص ۱۰۶

۳) (۲) الفوائد، ۳۳۵-۳۳۶

(۳) سوال ۳۳

درخت پانی پرے سے جس کو ”مناات“ یا ”مناات“ کہا جاۓ ہے اور معمولی تھامب مثل ہزاروں صدہ مالک باغ کے لئے مقرر کرے تو الحیلۃ ان باخذ الشجرة معاملة علی ان له جزء من الف جزء (۵)۔ مرنی صورت یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار کو بلور خود پھل پکچے تک اس کو فروخت پر ہوتا رکھنے کی اجازت دے (۶)۔ اب اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک درخت نے اگر آج اجازت دیدی اور آئندہ اپنی اجازت سے رجوع کرنے کو خریدار کسی طرح اپنے حق اور پھل کا تحفظ کرے گا؟ اس کا حل یوں پیش کیا گیا کہ مالک سے اس طرح اجازت حاصل کی جائے کہ: ”میں پھل کو نکالیں دست تک رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔ اگر میں بھی اس سے رجوع کروں تو تم کو پھل پانی رکھنے کا حق ہوگا۔“ (۷)۔

قیمری صورت

کچھ پھل نکل آئے اور کچھ نہیں نکلے، بلکہ مستقبل میں ان کا نکلا متوقع ہو اب مالک باغ تمام پھلوں کو فروخت کرتا ہے مگر کو بھی جو نکل آئے اور ان کو بھی جو نہیں نکلے، تمام مالک کے فروخت یہ صورت جائز ہے، اگر ملا مالک باغ بوضیۃ مالک شامی اور امام احمدی کے نزدیک جائز نہیں۔

وإذا باع النمرة الطاهرة وما يظهر بعد
فذلك ثم يصح البيع عند أبي حنيفة و

کذا فانک یلذن البائع جاز و طاب له الفضل (۸)۔
اس طرح پھل تیار ہونے سے پہلے ہی خرید کر لیا اور خریدار
فروخت کے معاملہ کے وقت یہ طے نہ پایا کہ پھل ابھی توڑنے کا
بالے تیار ہونے تک باقی رکھے گا یا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس
صورت میں بھی معاملہ درست ہوگا۔

القسم الثالث: ان یبیعها مطلقا ولم بشرط
قطعا ولا نقيه، فالبيع باطل وبه قال مالک
والشافعی: واجازه أبو حنيفة (۹)۔

امیر نے کہا اس کو جائز رکھا ہے، لیکن ان کے یہاں بھی
واجب ہے کہ اس طرح معاملہ طے پا جانے کے بعد خریدار پھل
توڑ لے اس کو توڑ نہیں کہ درخت پر پھل باقی رکھے، وہ علی
المستری قطعها فی الحال إذا باع مطلقا أو بشرط
القطع (۱۰)۔ اور اگر سبب اس شرط کے ساتھ طے پائے
کہ پھل درخت پر رہنے دے گا، آئندہ پھل پک جائے تو اسے
ملا کر کے یہاں تو بیچنا سہ ہو گی، امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی
بیچ درست نہ ہو گی لہذا باغ بشرط لکھ لکھ لکھ (۱۱)۔
کیونکہ خریدار فروخت کے معاملے میں خریدار نے ایک اسی شرط
لگا دی ہے، جس میں اس کے لئے منفعت ہے۔

اگر پھل درخت پر باقی رکھا جائے کہ وہ پھل اس طرح تیار
ہوے تو اس کے لئے فائدہ دے دے جائے جس، لہذا یہ کہ

(۱) نسخة مشفہة ۵۷

(۲) عالمگیری ۱۶۳۳

(۳) نسخة مشفہة، ۵۵

(۴) در بیعہ علی مادی فرد ۳۷۲

(۵) حوالہ سابق، اجتہاد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مالک کا درجہ مسدود اور عوام کی ترقی پر مصلحتی اجازت معتزہ ہو گی

- حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایسی صورت میں صرف ایک ہی متفقہ پھل فروخت کرنا جائز ہوگا۔
- بہی احتلاف کے ہاں عام اصول کے مطابق نکلے ہوئے پھلوں کے ساتھ ان پھلوں کی بیج درست نہ ہوگی جو ابھی نکلے ہی نہ ہوں، چنانچہ اگر قبضہ سے پہلے ہی حریہ کچھ پھل نکل آئے تب تو بیج کا سدھ ہو جائے گی اور اگر خریدار کے قبضہ کرنے کے بعد پھل میں انسان کا اندازہ رکھنے پھل نکلے تو اب بارغ میں خریدار ہوگا لکن دوسرے شریک کچھ جائے گی، ولو اشترىها مطلقا فالصورت ثمرها آخر طيل القبض فسد البيع ليعتبر الفسار ولو انتمرت بعده اشترى كما للاختلاف (۱۰)۔ یہی فقہاء احتلاف کے بیانِ ظاہرہ و باہت ہے۔ (۱۱)
- دوسری طرف عام میں درست ہوا تھا، کہ کچھ پھل آئے ہی بارغ فروخت کر دیا جاتا ہے، اس کو سامنے کچھ ہونے بعض فقہاء نے اس میں زہم رولی کی راہ اختیار کی ہے، لیکن اہم باتیں نجم وورشامی نے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:
- ☆ طوئی نے زہمش کے حسب روایت اس کو جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ کچھ پھل نکل آئے ہوں اور کچھ باقی ہوں، قال فی الحلولی بالجواز لو العارح المکمل (۱۲)۔
- ☆ طحطاوی نے امام فہرست سے نقل کیا ہے کہ امام فہرست کہتے ہیں کہ لوگوں کا اگر کسی خرید و فروخت میں ای نوعیت کا تعامل ہو گیا ہے اور اب ان کو کسی سے روکنے میں حرج ہے، اس لئے احتساب میں اس کو جائز قرار دیتا ہوں۔ (۱۳)
- ☆ یہی پر اس بات سے بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ امام حمزہ نے درخت پر لگے ہوئے گلاب کی خرید و فروخت کی اجازت دی ہے، حالانکہ گلاب کے پھول پیادہ کی نہیں نکلے اور نکلے، بلکہ یکے بعد دیگرے نکلے ہیں، ولہذا اہمیت فی ہذا روایۃ عن محمد وهو فی بیع الورد علی الأشجار لأن الورد متلاحق فم جواز بیع

(۱۱) البحر الرائق ۲/۱۵۵

(۱۲) ولو برخصها لأن من جاز لایصح فی ظہر المسألة، فوسعنا علی طحطاوی الورد ۳/۹۰، لا لا فہرست، صفحہ ۲۰۶۳

(۱۳) ظہر المسألة علی طحطاوی الورد ۳/۹۰، لا لا فہرست، خلاصۃ الفتاوی ۲/۴۰۴

۱۵۱ صراط السامی

(۱۴) البحر الرائق ۲/۱۵۵

فی الکلی بهذا الطريق (۱)

۱۰ ہمارا کام ہے اس کے لئے یہ بھی بتانی ہے کہ رنگین نگری وغیرہ سبز میں اس کے جواز کی صورت ہے کہ پھل کے بجائے مکمل پودہ کو خرچ کر لیا جائے تاکہ آئندہ نکلے والا پھل اسی کی ملک میں ہو۔
۱۱ بشری اصول الفلاح والبطیخ
والرطب لیكون ما یحدث فی ملکہ۔

تحتی وغیرہ میں جیلے ہے کہ جو پھل موجود ہوں، وغیرہ قیمت کے کچھ حصہ اس کو خرچ کر سہارا دینے کے لئے اتنی مدت کے لئے زمین کا کرایہ ملے کر لے، جس میں تحقیق کی تیاری تھیں ہو۔ (فی المزرع والمغنیش بشری الموجود بعض الثمن ویستاجر الارض مدة معطومة یعلم ثابته الا ذواک۔

پھلوں میں یہ طریق اختیار کیا جائے کہ موجود پھل خرچ کر لے اور باقی اس کے لئے آئندہ ہونے والے پھل کو مباح و جائز کہ دے علی الحداد الاشجار بشری الموقوف محل له المانع من الرجوع (۲)

اس نعتی نے تو ظاہر روایت ہی پر لڑی اور اس کو ترجیح کیا ہے، اس لئے کہ یہ غیر موجود نعتی کی خرچہ فروخت ہے، لیکن متاخرین نے عام قائل کو سامنے رکھتے ہوئے اس مسئلہ میں امام فاضل کی رائے پر عمل کیا ہے اور خوب لکھ ہے کہ زمین وغیرہ میں جہاں کثرت سے اوقات میں اسی خرچہ خرید

فروخت کا تعامل ہو گیا ہے اور اوپر ان کو جائز کرنے کی جو صورتیں ذکر کی گئی ہیں، پھل کے غلبہ کی سبب سے دو چھ لوگوں کو محدود کر جامہ لوگوں سے اس پر عمل کرنے کا حق ممکن نہیں، اور اس کو اس سے باز رکھنا بھی مشکل ہے، مگر چونکہ مالک میں جو کچھ پھل آتا ہے وہ اسی طریق پر اس لئے پھل کا کھانا ہی حرام ہو جائے گا، پس اب اس بیخ سے ضرورت کا درجہ اختیار کر لینا ہے، لہذا جب خرچ انسانی ضرورت کی حمایت کرتے ہوئے آپ حفظ نے "مطر" کی اجازت دے دی، حالانکہ وہ ایک حتی معلوم کی چیز ہے، اسی طرح پھلوں کی خرید و فروخت کی اس نوع کے معاملات کو بھی درست کہا جائے۔ (۳)

ان تصبیحات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کچھ پھل نکل آئے ہوں اور باقی ابھی نہیں نکلے ہوں، تو ان کو فروخت کرنا درست اور جائز ہوگا، بشرطیکہ ایک ہی پھل کے تحق فروخت ہوں یا ایک ہی، یا پھر تحق کو مدت کے پھلوں کے ایک ایک فروخت ہوں تو ایک وقت میں پھل آجائے، دوسرے پھلوں کی خرید و فروخت کے باز نہ ہونے کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

چھٹی صورت

پھل نکلے اور انسانی استعمال کے قابل بھی ہو گئے جس کو حدیث میں "بذوہلحاج" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ائمہ محدثین مالک، شافعی، احمد کے نزدیک اس صورت میں بہرہ خارج و فروخت درست ہے، چاہے غیر مشروط خرید و فروخت ہو، اور فروا توڑنے کی شرط ہو، یا پھل کی تیاری تک درست پر رکھے کی، یا

(۱) البحر الرقی: ۲۸/۵۰، فتح الملیم: ۲۸/۵۰

(۲) لمع الفہم: ۳۱۵/۵۰

(۳) رد المحتار: ۳۵۲

فاسد کذا فی الذخیرۃ (۱)

لیکن اگر وہ شرط مروج ہو مثلاً چڑا اور تمس اس شرط پر فروخت کرے کہ بائع اس کا جو تانا کر دے تو ازراہ احتساب جائز ہوگا، اگر چڑا خرید کیا، بشرطیکہ بائع اس کے لئے ذوری فراہم کر دے، یا ٹوٹی خرید کی کہ بائع اپنے پاس سے استر لگا دے تو تعامل کی وجہ سے ان شرطوں کے ساتھ بیع جائز ہے، ایسا ہی "تاتار خانیہ" میں ہے، اسی طرح اگر چٹنا ہوا موزہ خرید کرے، یہ شرطیکہ بائع اسے سل دے، یا چٹنا ہوا کپڑا خرید کرے یہ شرطیکہ بائع اس پر پتہ لگا دے، اور اگر کپڑا خرید کرے اس شرط پر کہ بائع اسے چھانڈ دے اور سل دے تو تعامل اور عرف نہ پائے جانے کی وجہ سے جائز نہیں ہوگا، اگر شرط ایسی ہو کہ کسی صورت میں نص اس کے جواز پر وارد نہ ہو، نہ لوگوں میں اس کا تعامل ہو، تو اگر بائع اور خریدار میں سے کسی کا اس میں نفع ہو، یا خود بیع کا نفع ہو اور وہ اس کا اہل ہو کہ دوسرے پر اس کا حق ثابت ہو سکے تو یہ معاملہ قاسد ہوگا۔

اسی تعامل اور ضرورت کی بنا پر بعض فقہاء نے موجود پھلوں کے ساتھ غیر موجود پھلوں کی خرید و فروخت کو درست رکھا ہے، امام محمدؒ نے اسی تعامل کی بنا پر پھل کی تیاری کے بعد اس کو درست پر لگے ہونے کی شرط کو درست قرار دیا، امام ابن ہمام نے بحث کی ہے کہ صاحب ہدایہ یہ کہنا کہ امام محمدؒ کی یہ رائے اس بات پر مبنی

ہے کہ چونکہ اب پھل کی نشوونما مکمل ہو چکی ہے اور اب وہ درخت کی ازبئی نہیں لگے گا، اس بنا پر فقہائے قیاس ہے کہ یہ معاملہ درست ہو چکے نہیں ہے، اصل میں اس شرط کو منع اس لئے کرتے ہیں کہ بیع میں کسی شرط کا لگانا صحیح نہیں ہے، اور ظاہر ہے یہ معاملات ہر طرح کے پھل میں ہے، چاہے وہ ابتدائی حالت میں ہو یا تیار ہو، ابن ہمام کا خیال ہے کہ دراصل امام محمدؒ کی یہ رائے خلاف قیاس ازراہ احتساب ہے اور عرف و تعامل کی رعایت پر مبنی ہے۔

بلکہ ابن ہمام کی عبارت پر غور کرو تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود ان کا مبیان بھی اسی طرف ہے، چونکہ خرید و فروخت کے معاملے میں تعامل تیاری سے قبل بیع اور اس کے بعد پھل درخت پر باقی رکھنے کا ہے، اس لئے غیر مکمل "پھل" (غیر متاعی) میں بھی درخت پر باقی رکھنے کی شرط کو درست قرار دینا چاہئے۔

ولا یغنی أن الوجه لا یشتمل فی الفرق لمحمد إلا بادعاء عدم المعرف فی مالم یشاہ عظمہ (۲)

اب صورت حال یہ ہے کہ پھل کی تیاری سے پہلے ہی بات کی خریدی اور پھل کی تیاری تک درخت پر پھلوں کے باقی رکھنے کا عام رواج ہو گیا ہے اور شامی نے جو بات و شقی کے بارے میں لکھی ہے کہ اگر خرید و فروخت کی اس صورت کو درست قرار دیا جائے تو بازار میں طحال طریقہ پر خرید سکے ہوئے پھل کی دستیابی دشوار ہو جائے گی، خود فقہاء کو بھی اس کا احساس ہے، اس لئے انہوں نے مختلف "خیل" بھی پیش کئے ہیں، تاکہ طلق خدا کی طرف حتی الوسع اہل حرام کی نسبت سے

میرا خیال ہے کہ اول تر تعالٰیٰ کو سامنے رکھ کر اس مسئلہ میں بھی
ملکیہ کا رائے اختیار کر لیا جائے تو مناسب نہیں، دوسرے ایسا
معلوم ہوا ہے کہ یہ مسئلہ اسلاف کے یہاں متعلق طریقہ نہیں ہے،
صاحبِ ہدایہ کا کہنا ہے کہ یہ سن بن زیادہ روایت ہے، ورنہ
ظاہر روایت کا تقاضا ہے کہ اس کو جائز ہوئے چاہئے، اس لئے کہ
جب وہ حدیث مقدمہ و فرار وعت کی ہا جسکی ہے تو کچھ سے اس کا استثناء
بھی کیا جاسکتا ہے، معاجوز ابو داؤد الطغد علیہ، فانظر اذہ
بمجاز استثناء من العقد (۲۰) تیسرے جن فقہاء نے اس
کو منع کیا ہے ان کے پیش نظر یہ امر ہے کہ اس استثناء کے بعد
باقی مائدہ پھل کی مقدار بھول ہو غیر متعین رہ جائے گی کیونکہ اس
کی جہ سے نزاع پیدا ہوگی، مگر واضح ہو کہ یہ جہالت اور عدم تمیز
کسی معاملہ کے درست اور جائز ہونے میں اس وقت رکاوٹ
ہوتی تیرا جب کہ مسئلہ ”قضا“ میں ہوتا ہے اور عرض اس کو غیر
نافذ قرار دیتا ہے ورنہ باہم دو اس طرف کے مداخلت طے
کر لیں اور نزاع پیدا نہ ہو تو مسئلہ نہ ٹھیک، چنانچہ مولانا انور شاہ
علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

ولم یکنود الفساد لمخالفة التنازع ولا
یکون لہ شیء اخر یوجب الاتیم لذلک
ان لم یقع لہ التنازع جاز علیہ دیالہ
وان یقی قاضاً بالظن لا لرفع علیہ الفساد
(وہی المنازعۃ، ۵۱)

بچا جائے۔۔۔ یہ حرف و عادت اور ضرورت انسانی ہی (دوسرے
ہے کہ جس کے تحت فقہاء نے منع کیا ہے قولی اور ظاہر روایت“
سے عدول کو بھی جائز فرمادیا ہے: وما یضاق الامر الا اوسع
ولا یغنی ان ہذا معسوع للعنول عن ظنہ الروایۃ (۱)
ان حالات میں یہ بات زیادہ درست معلوم ہوتی ہے کہ
موجودہ حرف و تعالٰیٰ کی بنا پر درست پر باقی، کچھ کی شرط ایک
درست شرط ہے، اس شرط کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ بھی
جائز ہو گا اور یہ شرط بھی جو ہے غرض سہجہ ہوگی۔

پھولوں کی بیج میں مراد ارج استثناء

ایک خاص حرف بعض ملاقاتوں میں یہ ہے کہ خرید و بچل کی
کچھ حدیں مقدار مالک کو دیا کرتا ہے، جس کو بعض مقامات پر
”اولیٰ“ یا ”جنس“ سے بھی تعبیر کرتے ہیں، اس صورت میں اگر
بارگ کے ایک درخت کی تمین کر لی جائے کہ اس کا پھل خود
مالک لے گا تب تو جائز ہونے میں کوئی کام نہیں، اس لئے کہ
فقہاء نے فروختہ میں کسی حدیں درخت کے استثناء کو درست
قراردیا ہے، لیکن اگر درخت کے جائے پھل کی مقدار متعین کی
کہ اس میں سے اتنے پھل مالک کو دئے جائیں گے جیسا کہ
آج کل عام طور پر رواج ہے تو یہ صورت مائدہ کے یہاں جائز
ہے، اثنائے کے یہاں جائز نہیں: ولا یجوز ان بیع لمرۃ
وہشتی صبا او طلاً معلومۃ خلافاً لصانک (۱۰۰) اور
امام شافعی اور احمدی بھی وہی رائے ہے جو اثنائے کی ہے (۲)

(۱) رد المحتار: ۲۹۰۳

(۲) حاشیہ: ۱۱۴

(۳) رد المحتار: ۲۹۰۳

(۴) رد المحتار: ۲۹۰۳

(۵) رد المحتار: ۲۹۰۳

کو ان الفاظ میں طلاق دی "انت طالق لم طالق تم طالق ان فعلت کلاماً" (اچھے طلاق ہے، پھر طلاق ہے اور پھر طلاق ہے، اگر تو ایسا کرے) تو امام ابو حنیفہؒ و امام مجتہد کے نزدیک حرامت اگر دو کام کر کے تب ہی عین طلاق قرار دیتے ہو جائیں گی، امام ابو حنیفہؒ کا خیال ہے کہ پہلی دونوں طلاقیں فوراً واقع ہو جائیں گی اور تیسری طلاق اس وقت واقع ہوگی جب پہلی اس کا سر کو کرے، کیونکہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد جب اس نے "ثم" کا لفظ استعمال کرتے ہوئے تیسری شرط طلاق دی تو گویا پہلی دو طلاقوں اور تیسری شرط طلاق کے درمیان ایک مکمل فصل ہو گئی، نئی فصل کی وجہ سے پہلی دونوں طلاقوں سے شرط کا قطع ہوتی نہ ہوتا اس لئے پہلی دونوں طلاقیں بار بار واقع ہو جائیں گی۔

"ثم" کا لفظ "تو" یعنی "اور" کے معنی میں بھی آتا ہے، ایسی صورت میں تحبب یعنی ایک کے دوسرے کے بعد ہونے اور فصل کے معنی غلط نہیں ہوتے جیسے: ولما یوبسک بعض الذی تصعب (تو بسک بعض کے لئے آسان ہو گیا)۔ (ابن عباسؓ)

(نہن، قیمت اور دین)

خرید و فروخت کے معاملے میں "بیع" (۱۱۷) کے متبادل میں جو مواضع ادا کیا جاتا ہے، اس کو "نہن" کہتے ہیں "نہن" اور "قیمت" کے درمیان قہرہ اسافر فی کیا گیا ہے، کسی سامان کا

ہے، جب نہ نہ کرے وہ بیوک کی حالت میں ہو اور جب بھی یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ ان چیزوں کی قیمت ادا کر دے۔ (۱۰) متبادل کے یہاں اس مسئلہ میں ایک گونہ نرمی ہے، ان کے نزدیک بیوک کا قبضہ یا حوالہ اس درست سے توڑ کر بیکل کھا سکتا ہے، البتہ ساتھ نہیں لے جاسکتا، بشرطیکہ وہ درست کمی چار دیواری کے اسطرح میں نہ ہو، بلکہ قدر بیکل کی بعض کتب میں تو کہا گیا ہے کہ گارڈنے والا چاہے کھانے کے لئے مضرت نہ ہو، کھانے کا عادت نہ رہی نہ ہو، اور مسافر بھی نہ ہو، تب بھی مفت اس سے نہ منے کا حق نہ نکلتا ہے۔ (۱۱)

نہن

عربی زبان کا لفظ ہے، جو دو چیز کے باہم فصل کے ساتھ واقع ہونے کو کہتا ہے، مثلاً "صلی و بدفہ عمر" کے معنی ہوئے کہ دینے والے نماز پڑھی، اسی کے بعد وقفہ کے ساتھ عمر نے نماز ادا کی، اسلام کے اصول و نون میں ایک دھڑ یہ آتی ہے کہ دو الفاظ کے درمیان "ثم" کے ذریعہ فصل ہو تو آریہ صرف عمر کے اعتبار سے دونوں کے درمیان فصل سمجھ جائے گا، باقیہ کام کے معنی میں سمجھا جائے گا کہ جو دینے والے نے پہلی بات کہ کر تھوڑی دیر نہ کر سکتا، اسی پر کیا، پھر کلام کیا، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ فصل در وقت حکم کے اعتبار سے ہے اور کلام کے اعتبار سے بھی، چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ فصل صرف عمر میں ہے کلام میں نہیں، مثلاً اگر کسی شخص نے ایسا ہی کیا

(۱) المعنی ۵۹: ۸

(۲) جامع صغیر ۱: ۹۰-۹۱

(۳) المعنی ۵۹: ۸

(۴) کتاب الفقه ۲: ۵۸

میں تو جوش ملیح بدلیں ہوں اور جوش ملیح ہو رہی ہوں۔
 (میں) بکری اور بکریوں کی ایک دوسرے کے بدلے خرید و
 فروخت ہوں۔ "بکریوں" "بکریوں" "بکریوں" "بکریوں"۔

۱۰۔ اگر دونوں طرف سے سونا چاندی ہو، یا دونوں طرف سے فکس سامان ہو، یا دونوں طرف سے عمل سامان ہو تو جس پر "پ" داخل ہو جائے، جو عربی زبان میں "جذر" (عربی) کے معنی میں آتا ہے، "س" کو "ن" سمجھا جائے گا، اور دوسرے کو "ن" سمجھا جائے گی۔ یہاں جہت هذه الغضنة بھلا الغضب (شیر نے چاندی والی سونے کے بدلے فروخت کی) کو "ن" سمجھا گا اور چاندی (الغضب) کو "س" (۱۰)

نہن اور مجمع کے درمیان احکام میں فرق

یہ فرق اس لئے نکالا گیا ہے کہ خرید و فروخت سے متعلق مختلف احکام ہیں جو اس فرق سے متعلق ہیں:

۱۔ مصلح کی دعا کی اور اس سے متعلق اخراجات ذبح کے قدر ہیں، جب کہ شمس کی دعا کی اور اس سے متعلق اخراجات خرچہ کے قدر۔

۲۔ بچ کے نہ متھالے کے لیے ضروری ہے کہ بچہ، نچ کی

بازار میں عام نرخ ہو اس کو "قیمت" کہتے ہیں اور بازار
خریدار کے درمیان کسی سامان کا جو نرخ طے پائے، چاہے وہ
بازار کے عام نرخ سے گہرا ہو یا کم ہو یا زیادہ، اس کو "نرخ"
کہتے ہیں۔ (۱) — خرید و فروخت کے معاملے میں خریدار کے
لئے جو "معرض" باقی رہ جائے اس کو "نرخ" کہتے ہیں اور ان کا بھی
صورت جسمانی کسی کے لئے حق ملے اور واجب ہو "مربع" کہلاتا
ہے، جیسے: قرض، نصب، کیہ و مال، وغیرہ نامی طرح "ارین"
کا لفظ عام ہے اور "نرخ" کا لفظ خاص۔ (۲)

مہج اور کھنڈ

نہی اور بیچ، یعنی قیمت اور سود کے درمیان کسی طرح
تفریق نہ کی جائے اور جو کچھ فیصلہ کیا گیا کہ کون کس نے ہے اور کون
کس سے؟ اس مسئلے میں خیر نہ ہے، چنانچہ اصول بیان کیے ہیں:

۱۔ ایک طرف سوزِ چاندی، چائے، کھانا اور ٹوٹ ہوگا، دوسری طرف سے ۳۰ چاندی کے ٹکڑے کو گولی، درمیان میں ہاتھ سوز چاندی اور سبکے شخص قرار پائیں گے اور اس کے مقابلے میں آئے، درمیان میں ہاتھ سوز چاندی۔ (۳۰)

۲۔ ایک طرف سے "نہی" چیز اور دوسری طرف سے

(١) كتاب اصطلاحات الفنون، ١٤٩٧.

۳: جو کہنے ردالمعتد ۵۹۸: کتاب فیہ

[illegible]

(د) تحصیل کے لئے: دیکھیں: دیکھیں: ۵۴/۷

وہ مدت ہے جس میں سور کی پانچ قسمیں سرحدوں میں ہوں اور متاب
مستحق نے شروع و ختم کی۔ ان میں کوئی کمالی خاص
اہمیت نہ رکھتا ہے، اسی کے علاوہ "نہ" العادۃ محکمہ" اور
"الطائف مالمعرف کالتکلیف بالکفر" سے تعبیر کیا ہے۔
نور اور سکون کی لغوی حیثیت متعین کرنے میں عرف اور ادب کو
بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

اہم سوالات

نور اور سکون کی لغوی حیثیت متعین کرنے میں درج ذیل
امور کی توجہ دیں۔

- ۱- ذات ذات خوشی میں یا عجز اور عجز کا رعبہ کئے ہیں؟
- ۲- کزمن میں وقتی ہیں یا کزمن؟ اور کزمن سے کیا مراد

ہے؟

۳- شکی ہیں تو آیا میں قوت خرید میں کوئی اور توجہ رکھتی ہے
یا نہیں؟

۴- شکی اثر و کس قوت خرید کی کسب ہے یا نہیں، اور کسب
بہت فہم ماس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

۵- کزمن قوت خرید میں کیا اور نہ وہی معتبر ہے تو کسی کا نہ وہ
کس طرح کی جانے لگا؟

نوٹ: شکی ہیں یا مستند؟

یہ مسئلہ میں علم کی راہیں مختلف ہیں، علماء ہند میں
معرفت "ہونا" اشتراک میں تھا تو "ہونا" اور حضرت صوفیہ میں علم
شفیق صاحب "ہونا" کا خیال ہے کہ کزمن اور کزمن کا علم کئے

مختلف ہیں، جیسے نور، انسانی، پستان، علم کثرت، مختلف
کا دلالت، ان میں کمالی تعلقات، خرید و فروخت اور دوسرے مادی
قوانین، ایسے احکام میں شروع کے ایک ایک ذریعہ کا احاطہ نہیں
کیا ہے بلکہ ہر طرح کا احکام میں موجودی اور فروغی مقرر کر
کئے گئے ہیں اور ایسے قواعد کی بنیاد کی گئی ہے کہ ان کے
ذریعہ بدل و توازن ہوتے رہے، اور علم اور نصی سے ہی جائزے
پائے ان جواب میں نمونہ بہت کم ہیں اور فقہاء کے لئے
اہمیت کا مہم ہوتا ہے، خرید و فروغی کا یہ کہہ جاتا تو
فدا اسلامی کے لئے فقیرانہ قدروں کے ساتھ منطقی ہو جاتا،
یہ جزیت و محرومیت کے ساتھ فروغی ہیں جن سے
احکام شریعت میں بدل و توازن قائم ہے۔

دواہم لغوی قواعد

ایسے ہی فقہی قواعد میں ایک "الظہور بول" لفظان کا
ازالہ کیا جائے گا (یہ دوسرا لفظ ہے) "کے حدیث ۲"
صور و لاھوار "ان لفظ لفظان ہونا چاہئے نہ ہونا
ہونا چاہئے (اور اشیاء وہ وہی "لاظہور" والا
لاظہور "ان لفظ لفظان ہونا چاہئے) سے ماخوذ ہے،
نور اور کس کے متعلق میں بھی ضروری ہے کہ مراد کے اور
تصور بدل و کزمن کی اور فقہاء کے جہاد کا قانونی روپ دیا جائے،
یہ کہ کزمن فقہ کے انتہا ذات ان کے زمانہ میں پیدا ہوا
بدل کے ضروری نہیں، کزمن بھی وہ ثابت کر جائیں۔
یہ طرح کا قانون علم کا ایک اہم ذیلی مادہ عرف

(۱) لفظ العادۃ

(۲) لفظ العادۃ

(۳) لفظ العادۃ

ہیں "واثرۃ العارلہ علیہ بطاویہ" نے نوٹ کی حیثیت یہ بتائی ہے کہ یہ تو اس طرح کی سند ہے (۱۰) جو صاحب نوٹ کا بیک کے ذمہ ہے (۱۱)۔

ذکورہ بالا تفصیل نوٹ کے مثبت ہونے کو واضح کرتی ہے، اور فقہ کی اصطلاحی زبان میں یہ "عوار" ہے، نوٹ ادا کرنے والا "محم" ہونے کے لئے "الا" محال" اور بیک "مقابل علیہ" ہے جس نے اس کی ادائیگی کا ذمہ لیا ہے۔ (۱۲)

جن حضرات کے نزدیک یہ فن ہے ان کے پیش نظر یہ امر ہے کہ نوٹ کا ملین ایسا اسی طرح ہے جیسے کسی زمانہ میں درہم یا دینار کا ہوا کہ تھارہو کی حکومت کی طرف سے نوٹ کی توثیق یا یہ نوٹ کی تصدیق میں چند من معروض نہیں، کیوں کہ نوٹ میں قی نہایت تیس ہوتی، اس لئے اس کی شیعہ کی یقین دہانی اور اعتبار قائم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے یہ توثیق ہے جو اس کے فن ہونے کے معنائی نہیں۔

فقہی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو چیزیں حلقہ فم میں ہیں (۱۳) وہ ہیں، سوہا اور چاندی، اجدہ و سالت اور مہد و مہابہ، سہی و چیزیں فم کے طور پر استعمال ہوتی تھیں، ضمیمہ چوا ہونے کی دوسری صورت "اصطلاح" یعنی ہا بھی اتفاق ہے "اصطلاح" سے مراد لوگوں کا کسی چیز کے فن ہونے پر اتفاق کر لینا ہے "فمن کاغذ" کو اس کا نام فم تصور کیا جاتا ہے۔

۱۲۔ سہ ماہی کے لفظ سے کسی چیز کے فن اصطلاحی بنے

ہیں، یہی فن نہیں ہیں، علماء ہند نے اسی کے مطابق توثیق دیا ہے، جب کہ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی (۱۰۱) اور ان کے تلمیذ رشید حضرت مولانا مفتی محمد صاحب فرماتے ہیں کہ نئے اور نوٹ بجائے خود "فمن" کا درجہ رکھتے ہیں۔

اس مسئلہ میں کتاب و سند کے تصریحات نہیں مل سکتیں البتہ کتب قدیمہ بعض ایسی فقہی ہیں جن سے زبردست مسئلہ میں روشنی حاصل کی جا سکتی ہے، جو حضرات نوٹ کو صرف وثیقہ اور سند مانتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ نوٹ پر اس عبارت کا درج ہونا کہ "اسے روپے کی اجازت دیتا ہوں" بھانسنے خود دونوں کے وثیقہ ہونے کو ثابت ہے۔ جس کا درجہ روپے کے گورنری توثیق کی وجہ سے قبول کیا جاتا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ خود اس کاغذ کے نیچے میں اپنی قوت خرید نہیں ہوتی اس توثیق کی وجہ سے اس میں تسلیم کرنی جاتی ہے اور ان میں توثیق کے بغیر کوئی اس کو خرید و فروخت کے لئے قبول ہی کرتا ہے، دوسرے نوٹ کی توثیق اور اس کا آغاز جس طرح ہوا وہ خود بھی اس کی تائید کرتا ہے، ابتدا میں بیک کے نوٹ کے بجائے لوگ بطور خورد و خم کے پیشہ نگار دیا کرتے تھے اور یہی قول کر لے جاتے تھے، ظاہر ہے کہ یہ بیک اور وثیقہ ہی کی ایک شکل تھی، بعد کی اختیار حکومت نے لیا اور ان کی سر تصدیق کے ساتھ نوٹ بننے لگے، مگر حکومت نے زور پر حکومتوں کرنے کے لئے یہ حق ریورڈ بیک کو منسب دیا، اور اس طرح اب بیک نوٹ جاری کرتے

(۳) نکتہ فتح الملہم ۵۸۵

(۱) مجسوعۃ الصحاح، کتاب البوا، شرح درجہ مسلم

(۳) فتح الملہم ۵۱۶، ۱

(۳) ایضاً ۵۱۶، ۱

(۵) جلد ۳، ۲۵

اس باب میں فقہاء کی تیار نہ پائی گئی ہے؟ مگر کی تعریف فقہاء نے ان الفاظ میں کی ہے۔

۱- کمال مقبول مکتون اور دین و دینا میں کی مقدار، تپ قول کے ذریعہ معلوم کیا جائے۔

۲- تپ اور قول کے ذریعہ جس کی مقدار معلوم کی جائے اور اس میں کچھ سمجھ جائے۔

۳- تپ قول کی ضرورت نہ ہونے والی چیز جس میں علم اور خود اس میں کی اپنی ہم نفس سے جو ضرورت درست ہو۔

۴- دوشی اور دوشہ کے ذریعہ اس میں تپیم کرنی ہو تپیت لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔

۵- جس میں ایک ہی نوع کے مختلف اجزاء میں قیمت اختیار سے قیمت نہ ہو۔ (۱)

۶- اشیاء جن کی مقدار، تپ قول کی یا غیر کر کے معلوم کی جاتی ہو۔

لیکن اس کے مختلف افراد میں قابل لحاظ تفاوت نہ ہو۔ (۲)

۷- جس کا محض بازار میں قابل لحاظ تفاوت کے بغیر دستیاب ہو۔ (۳)

در حقیقت مٹی اور قمی کی تعریف میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے، جمہوریان کا اختلاف ہے، کسی مٹی کے مختلف افراد میں قیمت کے اعتبار سے تفاوت نہ ہو، تاکم تفاوت ہو جس کو عام طور پر لوگ نظر انداز کر دیتے ہیں اور مٹی ہے، اور جس کے افراد میں قابل لحاظ تفاوت ہو، مٹی ہے۔ (۴)

ہو سکتا ہے کہ بعض اشیاء کو فقہاء نے، پنے زمانے کے

اور اس کے تعلیم پر اتفاق نہ کیا ہو، اور صورت ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ عوام میں بطور عوام کا نہیں ہو جائے، جیسا کہ تعلیم کتب نقد میں مذکور ہے، دنی زمانہ یہ صورت ممکن نہیں، اور دوسری صورت یہ ہے کہ حکومت کسی چیز کو ضمن قرار دے اور عوام اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں، ایسی شکل اس وقت ہو رہی ہے۔

ان تھیلے کی روشنی میں ماکم المعروف عرض کرتا ہے کہ قیمت کی حیثیت کی وہ ضابطہ کی مٹی کی ہوگی ہے، اور آج کے عرف کے لحاظ سے اس میں کسی شبہ کی محتاج نہیں ہے، آج جب ایک شخص دوسرے دولت دار کرتا ہے، اسے مستقل مٹی سمجھ کر اور کرتا ہے، مذکورہ فقہاء اس کے برخلاف آج بھی ایک کے چمک اور دانت دیکھ کر لے لے لے لے جاتے ہیں، فقہاء کی تعلیم سے خارج ہے کہ تعلیم کا یہ ہونا اصل میں عرف و روایت پر مبنی ہے، مگر اس وقت ہر ایسے وہم و بچار جن پر کھوت غالب ہو، جس کی تعلیم کے جانے کی وجہ سے اسے، وراثت و نقل کے اور کیا ہے؟

نوٹ مٹی میں یا قمی؟

مٹی قمی (سودا اور چاندی) کو فقہاء نے مٹی مانتا ہے، سوال یہ ہے کہ قیمت مٹی میں یا قمی؟ یعنی ایک شخص کے نوٹ دوسرے شخص کے نقد واجب الادا ہوں تو وہ انہی نوٹوں کا محض ادا کرے یا اس کی قدر خرید کر دے؟ فقہاء نے اس کے لئے ضروری ہے کہ اگر امر کی تعلیم کریں کہ مٹی اور قمی کے حدود کیا ہیں، اور

(۱) جامع فہم ص ۱۰۷

(۲) البیہود ص ۱۱

(۳) دیبہ الطام ۶۶-۶۷، بیان البیہود والعلوم

(۴) مطبوعہ علی ص ۲۰۰-۲۰۱

عرب کے خلاف سے شکی نہ تھا، لیکن اب وہ شکی ہو گئی ہو، جیسے کپڑے وغیرہ، گزرا نہ تو یہ میں ان میں بڑا فرق ہوتا تھا، مگر آج ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں اتنا کم فرق ہے کہ اصل لحاظ فرق ہے کہ ان کے شکی ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں۔

ان تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں کو شکی ہی ہے، یہ فقہاء کی زبان میں گویا اور ذہنی نہیں لیکن عہدی طبع مشغول ہے، مثلاً پاکی روئے کے دونوں کی ایک وقت میں ایک ہی نیت ہوتی ہے اور ان کی قدر میں کوئی تفاوت نہیں ہوتا، جیسا کہ فقہاء نے در اہم اور فائز کی طرح "مومن" کو شکی ٹھہرا دیا ہے۔ (۱۱)

شکی اشیاء میں قدر کا لحاظ

فقہاء کی عام عمرت سے یہ صحت ہوتا ہے کہ شکی سے ان کے یہاں ظاہری صورت مراد ہوتی ہے، مثلاً وہ گویا کہ شکی قرض کی مواضع میں گویا کہ ہر قسم کی مواضع کی خواہ قرض لینے اور ادا کرنے کے وقت گویا کہ نیت میں فرق ہو۔ (۱۲) تاہم ہم یہ کہتے ہیں کہ بعض مواقع پر فقہاء نے خلاف فعل کی حیل یا کسی اور وجہ سے شکی اشیاء میں بھی قیمت اور منفعت کو ملحوظ رکھا ہے، چند مثالیں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:

۱۔ اس شخص کا دوسری جگہ حلقہ غیر کے کپڑے صرف پانی

والیں کر دیا کافی نہ ہوگا جس نے ایسے محراب سے پانی نصب کر لیا، وہ جس پانی و حباب نہ ہو، بلکہ اسے قیمت بھی ادا کرنی ہوگی۔ (۱۳)

۲۔ منسوبہ شکی چیز جو بازار سے آئی ہوگی، اس کی قیمت ہی ہوا کی جائے گی۔ (۱۴)

۳۔ زچہ رات کے منافع کرنے کے بعد اس کے کم وزن سونا یا چاندی ہوا جس کو دینا کافی نہیں بلکہ اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ (۱۵)

۴۔ عیسوی احادیث کے نزدیک شکی ہے، کسی نے عیسوی قرض لیا اور ہوا شکی سے قبل اس کا چلن بند ہو گیا تو قاضی ابو یوسفؒ اور امام غزالیؒ کے نزدیک اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ (۱۶)

اسی طرح کی اور مثالیں بھی فقہاء کے یہاں — حرام میں حلال، نصب قرض وغیرہ کے — احکام کے ان میں شامل جاتی ہیں، یہ اس لئے کہ شکی قیمت اصل مقصود نہیں بلکہ بدل مقصود ہے، اسی لئے فقہاء جہاں شکی وجہ قرار دیتے ہیں تو وہ اسی لئے کہ وہاں شکی کو وجہ قرار دینے کی فریضہ اضافہ ہے، سرخصی نے اس کی وضاحت کی ہے۔ (۱۷)

اب اگر کہیں قاضی بدل کی حیل کے لئے قیمت ملحوظ

(۱۱) مطہری، ۲۲۴

(۱۲) تفہیم کے لئے دیکھئے: فیضی مع الشرح الکبیر، ۳۰۵، ۳۰۶، شرح مہذب، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱

مذکورہ ہے کہ اس میں ان کے لئے ضرر ہے اور ان کے لئے قیامت کا معاملہ بھی اڑ سکتا ہے۔ ۱۰۰

مشعی شیار میں عیب کی خلاف

یہ بات مشتق حایہ ہے کہ مکی دیش میں اگر کوئی عیب یا نقص پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع نہ دینی ہے، مثلاً صاحب نوختہ پر ماہوں کے ساتھ کسی عیب کا ذکر نہ کرنا ضروری ہوگا اور اس کے یہاں یہ بات آیا، سہیا کہ خطا ان کے لئے ہوتے آتے ہیں۔ ۱۰۱

ایک عیب نے حملہ میں نقص دینے کو میں ممکن نہیں ہے، ۱۰۲

یہ ہے کہ ایک تمام صورتوں کو تیاروں کے روپ میں تیاروں کو دینی ہوتی ہے۔ ۱۰۳

قیمت افراد کا پانیل کے کہ اپنی قدر دیکھا ہو کر ان کی مکی میں عیب کے ہے اور قرض و لہجہ کی انگلی میں اس کا لگا دیا جاسکتا ہے اس لئے قرض و لہجہ میں ضروری ہے کہ قرض نوہ قرض و لہجہ کی گرتے ہوئے سے لہجہ مطابقت کے ساتھ دینی کہ جس طرح اس نے حاصل کیا تھا وہی تیار کے انداز میں انصاف سے مستحق سے قرض ہی صفحہ حمد بسنحی متد فی انصاف و الاطلاق ۱۰۴

بعض فقہی علماء بقول سے شیعہ

یہاں ان کا پاس سے شیعہ ہے اور ہے جس میں نقص و سبب مرض کی کمی پیش گوئی کی اور تیار ہوا اس سبب کی ذہنی میں

کھا ضروری ہو جائے اور مرضی میں کی روایتی ضد کیا ہوئی ہو ضروری ہے کہ ان قیمت کا اعتبار کیا جائے یا اس کا کوئی نقص جائے معاملہ ان عیب نہ ہوتے تلف ہو جائے یہ مشکل ایک جزئیہ پر بحث کرتے ہوئے لکھے ہیں

ولعلنا نحن من اوجب العلل الى كل شئ بحسب الامكان مع مراعاة القیمة القرب الى العین من اوجب القیمة من غیر العلل ...

یہ تین صورتوں کے ہیں اولیٰ اور ہر چیز میں قیمت کی روایت کے ساتھ شعیب و سبب قرار دیا ہے ان کی رائے مقابلہ ان لوگوں کے جو حایہ میں نے قیمت کو اسب قرار دیا ہے جس ضرر اور تیار میں ہوں ہے۔

اس نے انہما لکھے ہیں کہ اس نے سبب کے اور ضرر و فروخت کا سامان خریدا اس سے پہلے کہ خریدار اسے فرمائے ان کا بھی بند ہو جائے تو وہ اس عیب کے لئے یہ معاملہ قسم ہو جائے گا، مکی و یوسف کے نزدیک ان کو کیا قیمت دینا ہوگی۔ ۱۰۵

اس طرح قرض کی "انگلی" اور "شیر" میں اس سے پہلے تیار ہوا ان کے پاس سے اس اجازت عمل و قرض سے گھبرا جائے، نیز مقام اور انگلی میں اس کی قیمت نہ ہو جس قرض یا قرضوں پر وہ قرض و سبب و قرض و قرض کرے

(۱) مجموعہ فقہاء ابن تیمیہ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۸ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۰ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۲ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۴ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۸ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۰ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ -

فہر مؤثر مانا ہے، لکن قد ائمہ کہتے ہیں:

ولو كان ما اطره من موجداً بعينه لم يرد من
غير عيب محدث فيه لزوم قبوله سواء لغير
سحر و اہل لم يتطير (۱)

سنان قرض چیز موجود اور اس میں کوئی عیب نہ
ہو دہرا ہو، اگر اسی طرح واپس کیا جائے تو قرض
دہندہ کے لئے اس کا تصور کرنا ضروری ہے اس
کی قیمت میں کوئی تغیر ہوا یا نہ ہوا۔

مکمل تحصیل مالکیت و اہل احناف کے یہاں حقا ہے: (۲)
فقہاء کی ان تصریحات آج کے تا قرض کرکے چھتے قرض
لی جانے والی اور دی جانے والی اشیاء اگر سالانہ کی صورت میں
ہوں تو ان کی قیمت میں کمی بیشی کے باوجود اس کی وفادیت و
مستعدیت میں کوئی کمی نہیں آتی، مثلاً کیوں کا مقصد کھانا ہے،
اگر کسی نے دس کلو میچوں دس سال تک قرض لیا اب اسے واپس
کرنے پر جس کی نقدی وفادیت میں کوئی فرق نہیں ہوگا، خواہ
اس کی قیمت کم ہو جائے یا زیادہ، یہی حال درہم و دربارہ اس
کے سونے چاندی کا بھی ہے۔

”نہج“ یعنی معدنی نئے کی قیمت میں کمی بیشی کا بھی فقہاء
نے اظہار نہیں کیا ہے، اس سے بھی متاثر ہوتا ہے، لیکن کتب فقہ
پر مبنی جو ۱۹۰۰ء سے تو اذکار ہوتا ہے کہ ایسا اس لئے تھا کہ وہ

ان قرض کو بھی ان معدنی سامان کی نظر سے دیکھتے تھے اور یہ قرض
اپنے حجم اور قدر کے لحاظ سے بذات خود بھی قابل استفادہ اور
ذائقہ فریہ و فراغت تھے، نیز جس طرح درہم و دربارہ اپنی اصل
ہوئی حیثیت سے قطع نظر اپنی ذات میں بھی اس نئے کے معدنی
قیمت رکھتے تھے وہی طرح ان سکوں کی یہ حیثیت سکہ جو قیمت
ہوئی تھی ادا ان سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہوتی تھی، جو معدنی
قیمت میں ان سکوں کی ذاتی قدر و قیمت ہوا کرتی تھی، شاید
اسی لئے، ماہرین نے قرض کے ذریعہ متروکہ قیمت میں قرض
کا رواج بند ہو جانے کے بعد بھی انہی قرض کی ادائیگی کو کوئی
کچھ اولو استغفر من ظلم ما افسدت عليه و ظلمها عند
أبي حنيفة رحمه الله (۳)

”اسی بنا پر حنفی حنفی حنفی قرض میں کمی بیشی کی ذریعہ و
فروخت کو درست قرار دیتے ہیں، مگر فریہ نے اور بیچنے والا
اسے بطور سامان فریہ و فراغت کرے (۴) قیمت بعد و قرضوں کے
یہ حیثیت ضمن استعمال اور رواج کے قیوم کی وجہ سے غلط نکلا اور
سربقتہ اس سے منع کر دیا۔ (۵)

اسی طرح فقہ شافعی نے ”نہج“ قرض کی قیمت کی نظر
سے نہیں دیکھا ہے اور اس میں دبا و خرام نہیں کہا ہے (۶) اس
کے برخلاف موجودہ نقدی قرضوں کی بجائے قرض کوئی قیمت نہیں
ہے نہ یہ حیثیت ”نہج“ ہے، نہ یہ قرض کے بغیر اس

(۱) بلغة الشافعی لا یقر بالمالک ۲۰۳

(۲) بلغة الشافعی لا یقر بالمالک ۲۰۳

(۳) بلغة الشافعی لا یقر بالمالک ۲۰۳

(۱) النہج مع شرح الکفر ۲۰۳

(۲) النہج مع شرح الکفر ۲۰۳

(۳) النہج مع شرح الکفر ۲۰۳

(۴) النہج مع شرح الکفر ۲۰۳

۱- اہل فقہاء نے شہنشاہی درجن اصطلاحی کے درمیان صریحاً
پہلے میں فقہاء نے لکھ دیا کہ اسے فقہاء نے لکھا ہے۔

۲- فقہاء نے لکھا ہے کہ وہ وقت خود کو اس فقہاء کے لئے ہوتا
وہ اس طرف سے ہر ایک ضروری ہوگی اور وہ سزاوار ہوگا،
وہ اس طرح کی باتوں کا اعتبار نہ ہوگا کہ یہ سزاوار کے لئے
چھوڑ دیا وہ سن سنا ہے۔ (۱)

۳- اگر کسی اصطلاحی کا درجہ فہم ہو جائے تو اس کی حیثیت
بھی ایک مسلمان کی کی قرار پائے گی۔ (۲)

۴- اگر کسی اصطلاحی پر مباحثہ ہونے کے بعد درجہ لکھیں
سے تو اس کی کاپی بند ہوگی تو امام صاحب نے
نویسہ کے تحت ہوا جائے گی اور صاحب نے نزدیک لکھ
بائی رہے گی۔ (۳)

۵- اس طرح سزاوار پانچوں کی جنس علیحدہ علیحدہ ہے۔ اس
فرق فہم فقہاء کی جنس لکھی ہوگی لکھی جائے گی، اس سے
کہ سونے کی ایک خاص مقدار کے مقابلہ میں اصطلاحی
شہنشاہی مقررہ مقدار کا ملین ہو ضروری نہیں کہ اسے غور
کئے بغیر کیا۔ (۴)

۶- اگر یہ اصطلاحی شہنشاہی بطور فرض لکھی جائے اور اس کا ملین
فہم ہو جائے کی وجہ سے اس کی شہنشاہی فہم ہو جائے تو لکھا جائے
کے لئے، یہ اس کی درجہ لکھنے کے فہم کو سونے کے وقت
بلا رہیں قائم بھی اور کرنی ہوگی، اسی واسطے پر غور ہے۔ (۵)

(۱) نیچے ملاحظہ فرمائیے: (۱)

(۲) سونے کی

(۳) سونے کی

(۴) اللہ علیہ السلام (۵) ۶۵

(۱) اصغر لکھی

(۲) طہاری، ص ۸۰

(۳) فصیح ج ۱

فریاد و رنج و دست در دست ہوئی۔

۵۔ مختلف ممالک کے لوگ اور کھوئی کی حیثیت جب مستقل
شہر اور مستقل جہز کی ہو تو یہ وہاں ان کے یہی تیار
ہیں کسی خاص قدرتی رعایت ضروری نہ ہوگی، اگر حکومت
کے معروضہ رنج سے کم یا زیادہ ہیں ان کا باہم تبادلہ کیا
جائے تو بھی درست ہوگا۔

هذا ما يندى والله اعلم بالصواب وحلله الله
والسلام

شہادہ

غریب کرنے اور ایسا کام کرنا کہ کہتے ہیں جس سے
تعبیر کا اظہار ہوا۔

شہادہ اور اس کے احکام

فوقی سطح میں شہادہ کی ذکر کرتے ہیں:

سبحك اللهم ومحمدك ونسلك
اسمك وفعالي جدك ولا اله غيرك
نہا انا آپ کی ذات پاک ہے، قادر، قریب ہے،
آپ کا نام باعث برکت ہے، آپ کی بزرگی بلند
ہر اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ہر نماز میں پھر پھر کے بعد ”شاہد“ کہیں مستحب ہے ”شاہد“
کہنے کی حالت میں دونوں ہاتھ ذات پر بائیں ملکہ کیا۔

کی ان کا مصروفیت میں، جب پانچواں سے گاہ، جس میں کوئی ذکر
مروا ہو اور جس میں کوئی ذکر نہ ہو، اس میں ہاتھ چھوڑنے
جائیں گے، شہادہ پڑھنا پڑے گا، مسنون ہے اور اگر نماز میں
ہو شہادہ پڑھے گا: ہاں اگر قیام کیا نہ ہو تو اس کی نماز
ہو تو پڑھ سکتا ہے، اگر ایسا نام کے تمام پھر کے بعد جب
چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو تو اس وقت شہادہ
پڑھ سکتا ہے، شہادہ تمام لی قضاء، سابق ہائی بالقاء۔ (۱۶)

اس بات کے نزدیک تعبیر قرآن اور سورہ فاتحہ کی ثابت
کے اور میں کوئی اور زور مستان نہیں، امام شافعی کے نزدیک
”وہ“ یعنی: اللہ ہی وسعت وسعی للہی لطیف
السموات والارض الخ کا پڑھنا بہتر ہے، علامہ کشمیری
نے احادیث کے صفحہ نظر پر خوب استدلال، وسیع بعد
دیکھ حسن فہم اور اس سے استنباط کیا ہے۔

(التفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: معارف المسند، ص ۱۰۷-۱۰۸)
معلقون عبد الحاح طبعہم کا تار السنن (۱۰۷-۱۰۸)

شہادہ

(۲) (۱) کے وراثت)

”تمیذ“ کی تین ہے: مرنے کے اگلے حصہ کے اوپر ہونے
کے ”وراثت“ کو کہتے ہیں۔

وراثت ٹوٹنے یا لوہ کی قربانی

چانور کے اور صرف یہ وراثت ٹوٹنے ہوئے ہوں (قرآنی

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ہی اہل ذہب "نور" کو خیر اور "ظلمت" کو شر کا خالق تصور کرتے ہیں۔ (۳۶)

ان کے مردوں پر عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ ان کا زچہ مرد کے قلم میں ہے اور ان کا کھانا جائز نہیں۔ (۳۷)

کی جانتی ہے، اس نے گرفتار نہ کرنے والوں کی قربانی کو بھی جائز رکھا ہے، جس نے دانت ہوں انہی نہیں ملے، وہ حج نے اور چادر کھانے پر تہہ در تہہ۔

(امستول کو نقصان کا تاوان)

فنی (ایک خاص عمر کے جانور)

مختلف جانور میں

بعض خاص عمر کے جانور کہتے ہیں۔ چنانچہ نبوت میں بھی "وہی" وہ ہے جس کے پانچ سال پر سے ہو چکے ہوں اور پہلے سال میں اس نے قوم دکھا ہو، گائے نل میں دو جس تک دو سال مکمل ہو جائیں، بکری اور اس کے ہم بٹ جانوروں میں جس کے ایک سال پر سے ہو جائیں، ان جانوروں میں قربانی کی درگاہ کے لئے تم از کہ ناجی عمر کا ہونا ضروری ہے، اس سے زیادہ عمر ہو تو قربانی قربانی درست ہوگی، لیکن اگر اس سے کم ہو تو قربانی جائز نہیں۔ (۳۸)

ان دانتوں کا دوسرے دانتوں کے اقسام سے وقفہ میں یکہ ہیں، یعنی اگر دانت جڑ سے اٹھا دیا جائے تو نقصان واجب ہوگا اور اگر بالا اور ایمان کیا ہوگی فصلی سے کسی کو یہ نقصان پہونچا تو ضرورت پائی تو دانت واجب ہوگا، اگر دانت کا کچھ حصہ توڑا اور اس کی وجہ سے بقیہ دانت میں سلامتی یا کوئی اور عیب پیدا ہو گیا تو اس سے مناسب ہواں وصول کیا جائے گا، اگر دانت کا کچھ حصہ اس میں خرابی توڑا یا کچھ حصہ کی ذریعہ سے اسی طرح توڑنا ممکن ہو، تو اس سے نقصان لیا جائے گا، ورنہ پھر تاوان پانچ دانت اصولی سمجھے جائیں گے۔ (۳۹)

مضویہ (دو خدا کے پرستار)

ثوب (کپڑا)

ثوب کا اطلاق دراصل اپنے کپڑوں پر ہوتا ہے، جسے پہنا جائے (مابین علما) چاہے وہ کپڑے ہوں یا کپڑے ہوں یا کپڑے ہوں، اس طرح اگر کوئی شخص کسی سے "ثوب" کی ہبست کر جائے تو وہ ان تمام قومیت کے کپڑوں میں کرنا عبادت وغیرہ

بعض مشرک فرقے اور ان کے احکام

ان لوگوں کو سمجھتے ہیں جو خدا کے پرستار ہوں، انہی اور انہی کو ایک کی طرف منسوب کریں اور ضرورتاً نقصان کو دوسرے کی طرف۔ چنانچہ ایک فرقہ "مجموع" بڑوں کو نہ نفی فرما کر "برس" کو نہ نفی فرماتا ہے، اسی طرح "موسویہ" اور "ایمانیہ"

(۳۸) الفہرست المصنوعہ، ۸۲، ۸۳، کتاب المصنوعہ (۳) خلاصہ الفہرست، ۴، ۵، ۶، ۷، الفصل المصنوعہ، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳

کوشش ہو گا اور یہ سب سہولتیں اور سہولتیں دیکھ کر ہمارے
لوگوں کو حیرت و شگفتہ بنائے گا۔

(۶) (۱۰)

”میں نے کئی کئی بار اس کے پاس جاکر دیکھا ہے۔“
کہتے ہیں۔

میں نے قربانی اور اس کے احکام

میں نے قربانی دیکھی ہے۔ اس کے احکام کی پیروی ہے۔
میں نے قربانی کے لئے ضروری چیزیں دیکھیں ہیں۔
یہ گائے کی قربانی دیکھ کر اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

(۱۱) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰)

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

(۱۲) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰)

”میں نے کئی کئی بار اس کے پاس جاکر دیکھا ہے۔“

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

(۱۳) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰)

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

(۱۴) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰)

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

(۱۵) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰) (۱۰)

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

- ۱۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۲۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۳۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۴۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۵۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۶۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۷۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۸۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۹۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔
۱۰۔ اس کے لئے کھانا دیا۔ اس کے لئے کھانا دیا۔

کی اجازت لی جائے تو صرف بیٹا اور بھتیجی شہر رضا مندی کا اظہار کر دے، خاصا سٹی اور سسٹ کی نہیں اور اگر یہ نیکر حضور، اگر یہ بھتیجی نے فرمایا: اذھنہا سسٹا سسٹا، شہر سسٹ پالتو ہو گا۔ سسٹ سے اجازت کی اجازت لیجی ضروری ہے، اگر وہ کالنگ ہو اور باپ یا دادا اس کا تاج کر دے، تو وہ نکاح لازم ہو جائے گا، جتنی دیر اور وہ "کوٹھیرہ" لگا کر بھی "ولایت ازراہ" حاصل ہوئی، سب مانع ہوئے، سب بعد اسی کو اختیار نہ ہو گا کہ اس کا تاج کو سسٹ کر دے۔

نئی شہر بیوی سے لئے خصوصاً رعیت

اگر ایک بیوی کی آمد چوٹی میں کوئی اور سنگار کرے اور یہ سنگار شہر سسٹ سے اور جہان نظامی طور پر تین دنوں شوہر اس کی کچن کے پاس گئے، گئے گا، اگر اسی کے جذبات کی رعایت ہو سکے، وہ اگر لانا نہ خفیہ سے نزدیک یہ تین دنوں کی مدت پھر وضع کر لی جائے گی اور دوسری بیوی کے ساتھ بھی اسی طریقہ پر ہی لگائی جائے گی کہ اس کے ساتھ سرکے ہوئے، زائد دل ہی چھائی ہو جائے، جب کہ لانا نہ خفیہ سے نزدیک یہ ایسا باری میں محسوس ہوئے ہوں گے اور اس کے بعد شوہر حسب معمول اس کی زوجہ کے متحمل سب سے ساتھ باری باری شب بربانی کرے گا۔ (۱۵)

(شہر کے اس کام سمجھنے کے لئے "پاکو" کا لفظ دیکھو)

لیڈر صاحب ہو گا۔)



(۲) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

چار

مختار پڑائی کے ہیں۔ اسلام میں پڑائی بڑی اہمیت رکھتی ہے، اور اس کی مخصوص رعایت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ایک دفعہ آپ ﷺ نے تمہیں بار فرمایا، ”وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا“ عرض کیا کہ ”کوئی یہ رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جس کی ہر بات میں اس سے اس کے پرہیز اپنے خوف اور مطمئن نہ ہوں، وہ ایک احمق اور بے شک ہے کہ یہ شخص جنت میں داخل نہ ہو گا“ آپ ﷺ نے فرمایا، ”حضرت جبریل علیہ السلام پڑائی سے روکے، یہ میں اس قدر تکرار کرتے رہے کہ مجھے شہ ۱۱ نے لگا کر ٹھک اسی اور اس سے نہ تھکا جاوے۔“ (۱) ایک بار روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راز ایک بھڑک پڑائی ۱۱ سے جواپنے پڑوسی کے لئے بھیجے ۱۰۰۔

پڑائی کے لئے مختار شفعہ

مختار اصطلاح میں پڑائی وہ ہے، جس کا مغرب دو گن ہو، مگر دونوں سے راستے برابر ہوں مثلاً زید دھرم کے مکانات متصل ہیں، زید کے مکان کا دروازہ مشرق کی گلی میں اور دھرم کے مکان کا مغرب کی گلی میں، اب یہ ایک دوسرے کے پڑوسی ہو جائیں گے، اور یہ اسی وقت ”مختار شفعہ“ سے مستحق ہوں گے، جب شریف یا ”مختار“ اس زمین کو خریدے گا کہ پڑوسی نہ ہو۔

”مختار شفعہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمین کو خریدنے کے وقت اس سے مختار ضروری ہے، ۱۰۰ اس وقت جو قیمت دے رہا ہو وہی قیمت اُسرہ اور اس کے پڑوسی کو دینے والا پابند کیا جائے گا کہ وہ اسی سے بیچے، ”شریف“ اس کو کہتے ہیں کہ جس کی زمین بیچنے والے کے ساتھ شریک ہو۔ اور بھی ایک گن حصوں کی تقسیم عمل میں نہ آئی ہو۔ ”مطلی“ وہ ہے جس کو زمین میں شرکت تو عمل نہ ہو مگر دیگر ضروریات نہ ہوں اور پائی میں اشترک ہو کہ دونوں کو یہیں ایک ہوں یا دونوں ایک ہی کو یہ۔ سے پائی نہ عمل کرتے ہوں ۱۰۱۔

چنانچہ شفعہ میں اولیت شریف کو حاصل ہے، بلکہ تخلیق کا درجہ ہے اور اسی کے بعد ”پڑوسی“ یعنی پڑوسی کا رُخ اور اولیٰ اُن کے دُعاؤں خریدنے کے پکارا کرتے ہوں تو ضروری ہو گا کہ ”جا“ سے بھی پوچھ لیا جائے مگر یہ۔ ۱۰۲ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پڑوسی کو حق شفعہ حاصل نہیں، حنفی و نکل حضرت عمرؓ سے ملے، روایت ہے کہ مکان کا پڑوسی مکان کا زید و قحطار ہوتا ہے، ”جواز انداء احق بالمعاد“ (۱۰۳) اسی مضمون کو شریف ابن سہیل کی روایت میں اللہ طائے سمعی فرقے سے ساتھ ”نحو احق بصفہ“ سے تعبیر کیا گیا ہے، (۱۰۴) ائمہ شافعی کے پیش نظر جواز بن عبد اللہ علیہ السلام حدیث ہے کہ جب جسے

(۲) مسلم بن ابی حنیفہ ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۱/۱۰۱، جامع ترمذی ۱/۱۰۱

(۱) جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱

(۳) جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱

(۴) جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱

(۵) جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱

(۶) جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱، جامع ترمذی ۲/۵۶۱

جاری پانی کا حکم

کے قول یہ ہے اور امام احمد کے قول کے موافق پانی بہنا ہو اور یا ٹھہرا ہو اور انوں کا حکم ایک ہی ہے یعنی اگر مقدار کثیر ہے تو اس وقت تک نہ پاک نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس قدر نہ چل نہ جائیں اور مقدار کم (قلیل) ہو تو پانی جس کی جاست کا کوئی اثر ظاہر ہو نہ ہو جاست کر کے نہ ہے سے پانی ہر صورت پاک ہو جائے گا۔ (۱)

احناف کے فرض ٹھہر یہ حدیث ہے کہ پانی پاک ہے کوئی چیز اسے پاک نہیں کرتی، سوائے اس چیز کے جو اس کا حرارہ تک یاوشہت کو بلی پیر کر دے۔ لا ینجس الماء شئی و لعل فیه الا ان یصلو لونه او طعمه و یبصره طای فالتک اذا کان لقلد نجس الماء و اذا رواہ اس روایت کو جاری اور کثیر متہ اور مکمل ہو پانی سے متعلق قرار دیتے ہیں۔

(پانی کے حکم کی تفصیل اور پھر پانی کی مقدار کے فرق کے لئے دیکھا جائے گا) "تہذیب نوادر جاری سے تفصیلی حکام و احادیث کے لئے" المعابد "علمی کشف مافی شریح الوطیہ ۱۲۸-۱۳۷ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

جاسوسی

"جاسوس" عجمی لفظ ہے اس کے معنیوں تک پہنچا تا ہے، اگر وہ "قریبی" یعنی ایسے ملک کا شہرہ و جسم سے منسلک نہ ہو، اگر معاہدہ امن نہ ہو، اور اتفاق ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے، اگر معاہدہ امن نہ ہو تو جاسوسی کی وجہ سے اس سے "جہد" ٹوٹ

جاتے ہوئے پانی (یا جاری) کا حکم یہ ہے کہ جب تک اس میں نجاست کے اوصاف نمایاں نہ ہو جائیں پانی پاک نہ ہوگا۔ یعنی کوئی نجاست نہ ہو اور اس کی وجہ سے ہو، یا بارگت نہ چل ہو جائے تو اب پانی پاک ہوگا، اگر اس کی تہ کی پیدا نہ ہو تو پانی پاک رہے گا، مگر کثرتِ احناف کے نزدیک یہ حکم اسی صورت میں ہے، جب کہ جاری پانی میں حرارہ اور شہوت اگر کوئی مردار پانی میں چڑا ہو اور پانی کا کثر نہ اس سے کسی کر کے نہ ہو تو اس سے وضو جائز نہ ہوگا، ان کا ن حایطی الکلب اقل معا لا یلحقہ بجزو الوضوء فی الاصل والا لا یلحقہ اگر دونوں شے برابر ہوں تو بھی احتیاطاً اس سے وضو جائز نہ ہوگا، (۲) جس قاضی ابوسفیث کے نزدیک جاری پانی کے پاک ہونے اور نہ ہونے کا ہر امر کی وجہ سے پانی کے اوصاف میں تبدیلی پیدا ہونے اور نہ ہونے کی پر ہے، پانی کے حرارہ سے کسی کرنے اور نہ کرنے پر نہیں ہے۔ (۳)

امام مالک کے ہاں جیسے ہوتے اور ٹھہرے ہوتے (۴) اور کہ پانی کا حکم یہاں ہے کہ جب تک نجاست کی وجہ سے اوصاف میں تغیر نہ ہو، پانی پاک نہ ہوگا، چاہے پانی کی مقدار کم ہو یا زیادہ، امام شافعی کا گویہ قول قدیم ہے جس سے انہوں نے رجوع کر لیا تھا، مگر بہت سے مفسرین شافعی علماء جیسے بغوی، امام الحرمین غزالی اور نووی نے اسی کو ترجیح دی ہے، امام شافعی

(۱) فتح المراقب ۱۴۸

(۲) شرح الوطیہ مع کتبہ ۱۳۷

(۳) حواشی علی: ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، علی جہنم المعابد، فصل فی الطہورۃ و النجاسۃ

(۴) شرح معانی الآثار ۱۰۱

۱۲۱ اربع الابواب، فصل فی نجس النجاسۃ

ہے کہ جو ”شیر جامع“ میں پڑھا جائے اور یہاں تو میں بہت
دست لگیں۔

شیر جامع کے کہتے ہیں اس سلسلے میں فقہ کی رائے میں
تکلف ہیں، بعض لوگوں کے نزدیک وہ فقہ جو ہر قسم کی
صنعت و حرفت کرنے والے موجود ہوں، انہی شرع نے کہا کہ
اسی بڑی آدمی کا کہ وہ اپنے ہاں کی کما سب سے بڑی مسجد
میں بیٹھوں تو جگہ کی قیید پھر دھ جائے، وہ ہر شخص کی رائے ہے
کہ چونکہ حلال اور اہل کام و تجارت: قذا کرنے والے کا شہادہ
مطلق موجود ہوں۔ ۱۰

(خود بخود کے تحت اس پر ملاحظہ ہو گی)

جامع مسجد میں اختلاف

امام احمد کے ہاں جامع مسجد یعنی ایسی مسجد جس میں جمعی
نماز ادا کی جاتی ہو وہی میں اختلاف کرتے ہوئے ہیں، امامان
الکلیہ اور شافعی کے نزدیک ایسی مسجد میں اختلاف کرنا بہر طور
افضل ہے تا کہ جموع کے لئے کسی دوسری مسجد جانے کی نوبت نہ
آئے، ضروری نہیں۔ نماز چکا نہ ادا کی جانے والی مسجدوں میں
مجلس اختلاف نیا چسکا ہے۔ ۱۱

جائے گاہ یا امامت کی رائے ہے اور حدیث سے نہ کی جائے
ہوتی ہے، حضرت علیؓ کو فتح ۱۰ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ
میں نہیں تھے، آپ جاسوسی آباد، جسی سکاہ کے ساتھ کشتہ کرنا
بڑا ہی بنا اور کھسک کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو،
چنانچہ میں نے بہت سی اہل و عیال کو قتل کر دیا۔ ۱۲

مسلمان جاسوسی کی سزا

کوئی مسلمان شخص جاسوسی کرے تو مالکیہ اور حنبلیہ میں
کے قتل کی اجازت دیتے ہیں، اختلاف اور شافعی کے نزدیک ایسا
فعلی قتل کا مستحق نہیں، ۱۳، حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ تحریر کا ہے اور
تحریر کا جسی ادا کی صواب و عید پر منحصر ہے، فقہائے احناف نے
بعض صورتوں میں مصلحت قتل تک کی اجازت دی ہے، چنانچہ
انڈیا بڑی کے جرم کے پھر اور اختلاف وغیرہ پر قتل ہے کہ
ہوئے کی سزا دیتے ہیں، اس لئے کہ جاسوسی کی نوعیت
اور اس کے ایک سے زیادہ دفعہ یا خود ہونے کے لحاظ سے
جاسوسی کو بھی قتل اور بھی اس سے کم ہو، وہی کوئی سزا دینی جائے
تو یہ فقہی مسئلہ ہے، اہل اصول و قواعد کے مابین مطابقت ہے۔

جامع

اختلاف کے یہاں جموع کے لئے شیر جامع کی شرط نہ کی
ایک اصطلاح ”معراج جامع“ (جامع شیر) ہے، اختلاف کے
یہاں نماز جموع واجب ہونے اور بھی قرار پانے کے لئے ضروری

بیت المال سے ملے والے سامان یا مالانہ وغیرہ کو کہتے
ہیں۔ ۱۱۔ (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔ (۴)۔ (۵)۔ (۶)۔ (۷)۔ (۸)۔ (۹)۔ (۱۰)۔ (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔ (۱۰۱)۔ (۱۰۲)۔ (۱۰۳)۔ (۱۰۴)۔ (۱۰۵)۔ (۱۰۶)۔ (۱۰۷)۔ (۱۰۸)۔ (۱۰۹)۔ (۱۱۰)۔ (۱۱۱)۔ (۱۱۲)۔ (۱۱۳)۔ (۱۱۴)۔ (۱۱۵)۔ (۱۱۶)۔ (۱۱۷)۔ (۱۱۸)۔ (۱۱۹)۔ (۱۲۰)۔ (۱۲۱)۔ (۱۲۲)۔ (۱۲۳)۔ (۱۲۴)۔ (۱۲۵)۔ (۱۲۶)۔ (۱۲۷)۔ (۱۲۸)۔ (۱۲۹)۔ (۱۳۰)۔ (۱۳۱)۔ (۱۳۲)۔ (۱۳۳)۔ (۱۳۴)۔ (۱۳۵)۔ (۱۳۶)۔ (۱۳۷)۔ (۱۳۸)۔ (۱۳۹)۔ (۱۴۰)۔ (۱۴۱)۔ (۱۴۲)۔ (۱۴۳)۔ (۱۴۴)۔ (۱۴۵)۔ (۱۴۶)۔ (۱۴۷)۔ (۱۴۸)۔ (۱۴۹)۔ (۱۵۰)۔ (۱۵۱)۔ (۱۵۲)۔ (۱۵۳)۔ (۱۵۴)۔ (۱۵۵)۔ (۱۵۶)۔ (۱۵۷)۔ (۱۵۸)۔ (۱۵۹)۔ (۱۶۰)۔ (۱۶۱)۔ (۱۶۲)۔ (۱۶۳)۔ (۱۶۴)۔ (۱۶۵)۔ (۱۶۶)۔ (۱۶۷)۔ (۱۶۸)۔ (۱۶۹)۔ (۱۷۰)۔ (۱۷۱)۔ (۱۷۲)۔ (۱۷۳)۔ (۱۷۴)۔ (۱۷۵)۔ (۱۷۶)۔ (۱۷۷)۔ (۱۷۸)۔ (۱۷۹)۔ (۱۸۰)۔ (۱۸۱)۔ (۱۸۲)۔ (۱۸۳)۔ (۱۸۴)۔ (۱۸۵)۔ (۱۸۶)۔ (۱۸۷)۔ (۱۸۸)۔ (۱۸۹)۔ (۱۹۰)۔ (۱۹۱)۔ (۱۹۲)۔ (۱۹۳)۔ (۱۹۴)۔ (۱۹۵)۔ (۱۹۶)۔ (۱۹۷)۔ (۱۹۸)۔ (۱۹۹)۔ (۲۰۰)۔ (۲۰۱)۔ (۲۰۲)۔ (۲۰۳)۔ (۲۰۴)۔ (۲۰۵)۔ (۲۰۶)۔ (۲۰۷)۔ (۲۰۸)۔ (۲۰۹)۔ (۲۱۰)۔ (۲۱۱)۔ (۲۱۲)۔ (۲۱۳)۔ (۲۱۴)۔ (۲۱۵)۔ (۲۱۶)۔ (۲۱۷)۔ (۲۱۸)۔ (۲۱۹)۔ (۲۲۰)۔ (۲۲۱)۔ (۲۲۲)۔ (۲۲۳)۔ (۲۲۴)۔ (۲۲۵)۔ (۲۲۶)۔ (۲۲۷)۔ (۲۲۸)۔ (۲۲۹)۔ (۲۳۰)۔ (۲۳۱)۔ (۲۳۲)۔ (۲۳۳)۔ (۲۳۴)۔ (۲۳۵)۔ (۲۳۶)۔ (۲۳۷)۔ (۲۳۸)۔ (۲۳۹)۔ (۲۴۰)۔ (۲۴۱)۔ (۲۴۲)۔ (۲۴۳)۔ (۲۴۴)۔ (۲۴۵)۔ (۲۴۶)۔ (۲۴۷)۔ (۲۴۸)۔ (۲۴۹)۔ (۲۵۰)۔ (۲۵۱)۔ (۲۵۲)۔ (۲۵۳)۔ (۲۵۴)۔ (۲۵۵)۔ (۲۵۶)۔ (۲۵۷)۔ (۲۵۸)۔ (۲۵۹)۔ (۲۶۰)۔ (۲۶۱)۔ (۲۶۲)۔ (۲۶۳)۔ (۲۶۴)۔ (۲۶۵)۔ (۲۶۶)۔ (۲۶۷)۔ (۲۶۸)۔ (۲۶۹)۔ (۲۷۰)۔ (۲۷۱)۔ (۲۷۲)۔ (۲۷۳)۔ (۲۷۴)۔ (۲۷۵)۔ (۲۷۶)۔ (۲۷۷)۔ (۲۷۸)۔ (۲۷۹)۔ (۲۸۰)۔ (۲۸۱)۔ (۲۸۲)۔ (۲۸۳)۔ (۲۸۴)۔ (۲۸۵)۔ (۲۸۶)۔ (۲۸۷)۔ (۲۸۸)۔ (۲۸۹)۔ (۲۹۰)۔ (۲۹۱)۔ (۲۹۲)۔ (۲۹۳)۔ (۲۹۴)۔ (۲۹۵)۔ (۲۹۶)۔ (۲۹۷)۔ (۲۹۸)۔ (۲۹۹)۔ (۳۰۰)۔ (۳۰۱)۔ (۳۰۲)۔ (۳۰۳)۔ (۳۰۴)۔ (۳۰۵)۔ (۳۰۶)۔ (۳۰۷)۔ (۳۰۸)۔ (۳۰۹)۔ (۳۱۰)۔ (۳۱۱)۔ (۳۱۲)۔ (۳۱۳)۔ (۳۱۴)۔ (۳۱۵)۔ (۳۱۶)۔ (۳۱۷)۔ (۳۱۸)۔ (۳۱۹)۔ (۳۲۰)۔ (۳۲۱)۔ (۳۲۲)۔ (۳۲۳)۔ (۳۲۴)۔ (۳۲۵)۔ (۳۲۶)۔ (۳۲۷)۔ (۳۲۸)۔ (۳۲۹)۔ (۳۳۰)۔ (۳۳۱)۔ (۳۳۲)۔ (۳۳۳)۔ (۳۳۴)۔ (۳۳۵)۔ (۳۳۶)۔ (۳۳۷)۔ (۳۳۸)۔ (۳۳۹)۔ (۳۴۰)۔ (۳۴۱)۔ (۳۴۲)۔ (۳۴۳)۔ (۳۴۴)۔ (۳۴۵)۔ (۳۴۶)۔ (۳۴۷)۔ (۳۴۸)۔ (۳۴۹)۔ (۳۵۰)۔ (۳۵۱)۔ (۳۵۲)۔ (۳۵۳)۔ (۳۵۴)۔ (۳۵۵)۔ (۳۵۶)۔ (۳۵۷)۔ (۳۵۸)۔ (۳۵۹)۔ (۳۶۰)۔ (۳۶۱)۔ (۳۶۲)۔ (۳۶۳)۔ (۳۶۴)۔ (۳۶۵)۔ (۳۶۶)۔ (۳۶۷)۔ (۳۶۸)۔ (۳۶۹)۔ (۳۷۰)۔ (۳۷۱)۔ (۳۷۲)۔ (۳۷۳)۔ (۳۷۴)۔ (۳۷۵)۔ (۳۷۶)۔ (۳۷۷)۔ (۳۷۸)۔ (۳۷۹)۔ (۳۸۰)۔ (۳۸۱)۔ (۳۸۲)۔ (۳۸۳)۔ (۳۸۴)۔ (۳۸۵)۔ (۳۸۶)۔ (۳۸۷)۔ (۳۸۸)۔ (۳۸۹)۔ (۳۹۰)۔ (۳۹۱)۔ (۳۹۲)۔ (۳۹۳)۔ (۳۹۴)۔ (۳۹۵)۔ (۳۹۶)۔ (۳۹۷)۔ (۳۹۸)۔ (۳۹۹)۔ (۴۰۰)۔ (۴۰۱)۔ (۴۰۲)۔ (۴۰۳)۔ (۴۰۴)۔ (۴۰۵)۔ (۴۰۶)۔ (۴۰۷)۔ (۴۰۸)۔ (۴۰۹)۔ (۴۱۰)۔ (۴۱۱)۔ (۴۱۲)۔ (۴۱۳)۔ (۴۱۴)۔ (۴۱۵)۔ (۴۱۶)۔ (۴۱۷)۔ (۴۱۸)۔ (۴۱۹)۔ (۴۲۰)۔ (۴۲۱)۔ (۴۲۲)۔ (۴۲۳)۔ (۴۲۴)۔ (۴۲۵)۔ (۴۲۶)۔ (۴۲۷)۔ (۴۲۸)۔ (۴۲۹)۔ (۴۳۰)۔ (۴۳۱)۔ (۴۳۲)۔ (۴۳۳)۔ (۴۳۴)۔ (۴۳۵)۔ (۴۳۶)۔ (۴۳۷)۔ (۴۳۸)۔ (۴۳۹)۔ (۴۴۰)۔ (۴۴۱)۔ (۴۴۲)۔ (۴۴۳)۔ (۴۴۴)۔ (۴۴۵)۔ (۴۴۶)۔ (۴۴۷)۔ (۴۴۸)۔ (۴۴۹)۔ (۴۵۰)۔ (۴۵۱)۔ (۴۵۲)۔ (۴۵۳)۔ (۴۵۴)۔ (۴۵۵)۔ (۴۵۶)۔ (۴۵۷)۔ (۴۵۸)۔ (۴۵۹)۔ (۴۶۰)۔ (۴۶۱)۔ (۴۶۲)۔ (۴۶۳)۔ (۴۶۴)۔ (۴۶۵)۔ (۴۶۶)۔ (۴۶۷)۔ (۴۶۸)۔ (۴۶۹)۔ (۴۷۰)۔ (۴۷۱)۔ (۴۷۲)۔ (۴۷۳)۔ (۴۷۴)۔ (۴۷۵)۔ (۴۷۶)۔ (۴۷۷)۔ (۴۷۸)۔ (۴۷۹)۔ (۴۸۰)۔ (۴۸۱)۔ (۴۸۲)۔ (۴۸۳)۔ (۴۸۴)۔ (۴۸۵)۔ (۴۸۶)۔ (۴۸۷)۔ (۴۸۸)۔ (۴۸۹)۔ (۴۹۰)۔ (۴۹۱)۔ (۴۹۲)۔ (۴۹۳)۔ (۴۹۴)۔ (۴۹۵)۔ (۴۹۶)۔ (۴۹۷)۔ (۴۹۸)۔ (۴۹۹)۔ (۵۰۰)۔ (۵۰۱)۔ (۵۰۲)۔ (۵۰۳)۔ (۵۰۴)۔ (۵۰۵)۔ (۵۰۶)۔ (۵۰۷)۔ (۵۰۸)۔ (۵۰۹)۔ (۵۱۰)۔ (۵۱۱)۔ (۵۱۲)۔ (۵۱۳)۔ (۵۱۴)۔ (۵۱۵)۔ (۵۱۶)۔ (۵۱۷)۔ (۵۱۸)۔ (۵۱۹)۔ (۵۲۰)۔ (۵۲۱)۔ (۵۲۲)۔ (۵۲۳)۔ (۵۲۴)۔ (۵۲۵)۔ (۵۲۶)۔ (۵۲۷)۔ (۵۲۸)۔ (۵۲۹)۔ (۵۳۰)۔ (۵۳۱)۔ (۵۳۲)۔ (۵۳۳)۔ (۵۳۴)۔ (۵۳۵)۔ (۵۳۶)۔ (۵۳۷)۔ (۵۳۸)۔ (۵۳۹)۔ (۵۴۰)۔ (۵۴۱)۔ (۵۴۲)۔ (۵۴۳)۔ (۵۴۴)۔ (۵۴۵)۔ (۵۴۶)۔ (۵۴۷)۔ (۵۴۸)۔ (۵۴۹)۔ (۵۵۰)۔ (۵۵۱)۔ (۵۵۲)۔ (۵۵۳)۔ (۵۵۴)۔ (۵۵۵)۔ (۵۵۶)۔ (۵۵۷)۔ (۵۵۸)۔ (۵۵۹)۔ (۵۶۰)۔ (۵۶۱)۔ (۵۶۲)۔ (۵۶۳)۔ (۵۶۴)۔ (۵۶۵)۔ (۵۶۶)۔ (۵۶۷)۔ (۵۶۸)۔ (۵۶۹)۔ (۵۷۰)۔ (۵۷۱)۔ (۵۷۲)۔ (۵۷۳)۔ (۵۷۴)۔ (۵۷۵)۔ (۵۷۶)۔ (۵۷۷)۔ (۵۷۸)۔ (۵۷۹)۔ (۵۸۰)۔ (۵۸۱)۔ (۵۸۲)۔ (۵۸۳)۔ (۵۸۴)۔ (۵۸۵)۔ (۵۸۶)۔ (۵۸۷)۔ (۵۸۸)۔ (۵۸۹)۔ (۵۹۰)۔ (۵۹۱)۔ (۵۹۲)۔ (۵۹۳)۔ (۵۹۴)۔ (۵۹۵)۔ (۵۹۶)۔ (۵۹۷)۔ (۵۹۸)۔ (۵۹۹)۔ (۶۰۰)۔ (۶۰۱)۔ (۶۰۲)۔ (۶۰۳)۔ (۶۰۴)۔ (۶۰۵)۔ (۶۰۶)۔ (۶۰۷)۔ (۶۰۸)۔ (۶۰۹)۔ (۶۱۰)۔ (۶۱۱)۔ (۶۱۲)۔ (۶۱۳)۔ (۶۱۴)۔ (۶۱۵)۔ (۶۱۶)۔ (۶۱۷)۔ (۶۱۸)۔ (۶۱۹)۔ (۶۲۰)۔ (۶۲۱)۔ (۶۲۲)۔ (۶۲۳)۔ (۶۲۴)۔ (۶۲۵)۔ (۶۲۶)۔ (۶۲۷)۔ (۶۲۸)۔ (۶۲۹)۔ (۶۳۰)۔ (۶۳۱)۔ (۶۳۲)۔ (۶۳۳)۔ (۶۳۴)۔ (۶۳۵)۔ (۶۳۶)۔ (۶۳۷)۔ (۶۳۸)۔ (۶۳۹)۔ (۶۴۰)۔ (۶۴۱)۔ (۶۴۲)۔ (۶۴۳)۔ (۶۴۴)۔ (۶۴۵)۔ (۶۴۶)۔ (۶۴۷)۔ (۶۴۸)۔ (۶۴۹)۔ (۶۵۰)۔ (۶۵۱)۔ (۶۵۲)۔ (۶۵۳)۔ (۶۵۴)۔ (۶۵۵)۔ (۶۵۶)۔ (۶۵۷)۔ (۶۵۸)۔ (۶۵۹)۔ (۶۶۰)۔ (۶۶۱)۔ (۶۶۲)۔ (۶۶۳)۔ (۶۶۴)۔ (۶۶۵)۔ (۶۶۶)۔ (۶۶۷)۔ (۶۶۸)۔ (۶۶۹)۔ (۶۷۰)۔ (۶۷۱)۔ (۶۷۲)۔ (۶۷۳)۔ (۶۷۴)۔ (۶۷۵)۔ (۶۷۶)۔ (۶۷۷)۔ (۶۷۸)۔ (۶۷۹)۔ (۶۸۰)۔ (۶۸۱)۔ (۶۸۲)۔ (۶۸۳)۔ (۶۸۴)۔ (۶۸۵)۔ (۶۸۶)۔ (۶۸۷)۔ (۶۸۸)۔ (۶۸۹)۔ (۶۹۰)۔ (۶۹۱)۔ (۶۹۲)۔ (۶۹۳)۔ (۶۹۴)۔ (۶۹۵)۔ (۶۹۶)۔ (۶۹۷)۔ (۶۹۸)۔ (۶۹۹)۔ (۷۰۰)۔ (۷۰۱)۔ (۷۰۲)۔ (۷۰۳)۔ (۷۰۴)۔ (۷۰۵)۔ (۷۰۶)۔ (۷۰۷)۔ (۷۰۸)۔ (۷۰۹)۔ (۷۱۰)۔ (۷۱۱)۔ (۷۱۲)۔ (۷۱۳)۔ (۷۱۴)۔ (۷۱۵)۔ (۷۱۶)۔ (۷۱۷)۔ (۷۱۸)۔ (۷۱۹)۔ (۷۲۰)۔ (۷۲۱)۔ (۷۲۲)۔ (۷۲۳)۔ (۷۲۴)۔ (۷۲۵)۔ (۷۲۶)۔ (۷۲۷)۔ (۷۲۸)۔ (۷۲۹)۔ (۷۳۰)۔ (۷۳۱)۔ (۷۳۲)۔ (۷۳۳)۔ (۷۳۴)۔ (۷۳۵)۔ (۷۳۶)۔ (۷۳۷)۔ (۷۳۸)۔ (۷۳۹)۔ (۷۴۰)۔ (۷۴۱)۔ (۷۴۲)۔ (۷۴۳)۔ (۷۴۴)۔ (۷۴۵)۔ (۷۴۶)۔ (۷۴۷)۔ (۷۴۸)۔ (۷۴۹)۔ (۷۵۰)۔ (۷۵۱)۔ (۷۵۲)۔ (۷۵۳)۔ (۷۵۴)۔ (۷۵۵)۔ (۷۵۶)۔ (۷۵۷)۔ (۷۵۸)۔ (۷۵۹)۔ (۷۶۰)۔ (۷۶۱)۔ (۷۶۲)۔ (۷۶۳)۔ (۷۶۴)۔ (۷۶۵)۔ (۷۶۶)۔ (۷۶۷)۔ (۷۶۸)۔ (۷۶۹)۔ (۷۷۰)۔ (۷۷۱)۔ (۷۷۲)۔ (۷۷۳)۔ (۷۷۴)۔ (۷۷۵)۔ (۷۷۶)۔ (۷۷۷)۔ (۷۷۸)۔ (۷۷۹)۔ (۷۸۰)۔ (۷۸۱)۔ (۷۸۲)۔ (۷۸۳)۔ (۷۸۴)۔ (۷۸۵)۔ (۷۸۶)۔ (۷۸۷)۔ (۷۸۸)۔ (۷۸۹)۔ (۷۹۰)۔ (۷۹۱)۔ (۷۹۲)۔ (۷۹۳)۔ (۷۹۴)۔ (۷۹۵)۔ (۷۹۶)۔ (۷۹۷)۔ (۷۹۸)۔ (۷۹۹)۔ (۸۰۰)۔ (۸۰۱)۔ (۸۰۲)۔ (۸۰۳)۔ (۸۰۴)۔ (۸۰۵)۔ (۸۰۶)۔ (۸۰۷)۔ (۸۰۸)۔ (۸۰۹)۔ (۸۱۰)۔ (۸۱۱)۔ (۸۱۲)۔ (۸۱۳)۔ (۸۱۴)۔ (۸۱۵)۔ (۸۱۶)۔ (۸۱۷)۔ (۸۱۸)۔ (۸۱۹)۔ (۸۲۰)۔ (۸۲۱)۔ (۸۲۲)۔ (۸۲۳)۔ (۸۲۴)۔ (۸۲۵)۔ (۸۲۶)۔ (۸۲۷)۔ (۸۲۸)۔ (۸۲۹)۔ (۸۳۰)۔ (۸۳۱)۔ (۸۳۲)۔ (۸۳۳)۔ (۸۳۴)۔ (۸۳۵)۔ (۸۳۶)۔ (۸۳۷)۔ (۸۳۸)۔ (۸۳۹)۔ (۸۴۰)۔ (۸۴۱)۔ (۸۴۲)۔ (۸۴۳)۔ (۸۴۴)۔ (۸۴۵)۔ (۸۴۶)۔ (۸۴۷)۔ (۸۴۸)۔ (۸۴۹)۔ (۸۵۰)۔ (۸۵۱)۔ (۸۵۲)۔ (۸۵۳)۔ (۸۵۴)۔ (۸۵۵)۔ (۸۵۶)۔ (۸۵۷)۔ (۸۵۸)۔ (۸۵۹)۔ (۸۶۰)۔ (۸۶۱)۔ (۸۶۲)۔ (۸۶۳)۔ (۸۶۴)۔ (۸۶۵)۔ (۸۶۶)۔ (۸۶۷)۔ (۸۶۸)۔ (۸۶۹)۔ (۸۷۰)۔ (۸۷۱)۔ (۸۷۲)۔ (۸۷۳)۔ (۸۷۴)۔ (۸۷۵)۔ (۸۷۶)۔ (۸۷۷)۔ (۸۷۸)۔ (۸۷۹)۔ (۸۸۰)۔ (۸۸۱)۔ (۸۸۲)۔ (۸۸۳)۔ (۸۸۴)۔ (۸۸۵)۔ (۸۸۶)۔ (۸۸۷)۔ (۸۸۸)۔ (۸۸۹)۔ (۸۹۰)۔ (۸۹۱)۔ (۸۹۲)۔ (۸۹۳)۔ (۸۹۴)۔ (۸۹۵)۔ (۸۹۶)۔ (۸۹۷)۔ (۸۹۸)۔ (۸۹۹)۔ (۹۰۰)۔ (۹۰۱)۔ (۹۰۲)۔ (۹۰۳)۔ (۹۰۴)۔ (۹۰۵)۔ (۹۰۶)۔ (۹۰۷)۔ (۹۰۸)۔ (۹۰۹)۔ (۹۱۰)۔ (۹۱۱)۔ (۹۱۲)۔ (۹۱۳)۔ (۹۱۴)۔ (۹۱۵)۔ (۹۱۶)۔ (۹۱۷)۔ (۹۱۸)۔ (۹۱۹)۔ (۹۲۰)۔ (۹۲۱)۔ (۹۲۲)۔ (۹۲۳)۔ (۹۲۴)۔ (۹۲۵)۔ (۹۲۶)۔ (۹۲۷)۔ (۹۲۸)۔ (۹۲۹)۔ (۹۳۰)۔ (۹۳۱)۔ (۹۳۲)۔ (۹۳۳)۔ (۹۳۴)۔ (۹۳۵)۔ (۹۳۶)۔ (۹۳۷)۔ (۹۳۸)۔ (۹۳۹)۔ (۹۴۰)۔ (۹۴۱)۔ (۹۴۲)۔ (۹۴۳)۔ (۹۴۴)۔ (۹۴۵)۔ (۹۴۶)۔ (۹۴۷)۔ (۹۴۸)۔ (۹۴۹)۔ (۹۵۰)۔ (۹۵۱)۔ (۹۵۲)۔ (۹۵۳)۔ (۹۵۴)۔ (۹۵۵)۔ (۹۵۶)۔ (۹۵۷)۔ (۹۵۸)۔ (۹۵۹)۔ (۹۶۰)۔ (۹۶۱)۔ (۹۶۲)۔ (۹۶۳)۔ (۹۶۴)۔ (۹۶۵)۔ (۹۶۶)۔ (۹۶۷)۔ (۹۶۸)۔ (۹۶۹)۔ (۹۷۰)۔ (۹۷۱)۔ (۹۷۲)۔ (۹۷۳)۔ (۹۷۴)۔ (۹۷۵)۔ (۹۷۶)۔ (۹۷۷)۔ (۹۷۸)۔ (۹۷۹)۔ (۹۸۰)۔ (۹۸۱)۔ (۹۸۲)۔ (۹۸۳)۔ (۹۸۴)۔ (۹۸۵)۔ (۹۸۶)۔ (۹۸۷)۔ (۹۸۸)۔ (۹۸۹)۔ (۹۹۰)۔ (۹۹۱)۔ (۹۹۲)۔ (۹۹۳)۔ (۹۹۴)۔ (۹۹۵)۔ (۹۹۶)۔ (۹۹۷)۔ (۹۹۸)۔ (۹۹۹)۔ (۱۰۰۰)۔ (۱۰۰۱)۔ (۱۰۰۲)۔ (۱۰۰۳)۔ (۱۰۰۴)۔ (۱۰۰۵)۔ (۱۰۰۶)۔ (۱۰۰۷)۔ (۱۰۰۸)۔ (۱۰۰۹)۔ (۱۰۱۰)۔ (۱۰۱۱)۔ (۱۰۱۲)۔ (۱۰۱۳)۔ (۱۰۱۴)۔ (۱۰۱۵)۔ (۱۰۱۶)۔ (۱۰۱۷)۔ (۱۰۱۸)۔ (۱۰۱۹)۔ (۱۰۲۰)۔ (۱۰۲۱)۔ (۱۰۲۲)۔ (۱۰۲۳)۔ (۱۰۲۴)۔ (۱۰۲۵)۔ (۱۰۲۶)۔ (۱۰۲۷)۔ (۱۰۲۸)۔ (۱۰۲۹)۔ (۱۰۳۰)۔ (۱۰۳۱)۔ (۱۰۳۲)۔ (۱۰۳۳)۔ (۱۰۳۴)۔ (۱۰۳۵)۔ (۱۰۳۶)۔ (۱۰۳۷)۔ (۱۰۳۸)۔ (۱۰۳۹)۔ (۱۰۴۰)۔ (۱۰۴۱)۔ (۱۰۴۲)۔ (۱۰۴۳)۔ (۱۰۴۴)۔ (۱۰۴۵)۔ (۱۰۴۶)۔ (۱۰۴۷)۔ (۱۰۴۸)۔ (۱۰۴۹)۔ (۱۰۵۰)۔ (۱۰۵۱)۔ (۱۰۵۲)۔ (۱۰۵۳)۔ (۱۰۵۴)۔ (۱۰۵۵)۔ (۱۰۵۶)۔ (۱۰۵۷)۔ (۱۰۵۸)۔ (۱۰۵۹)۔ (۱۰۶۰)۔ (۱۰۶۱)۔ (۱۰۶۲)۔ (۱۰۶۳)۔ (۱۰۶۴)۔ (۱۰۶۵)۔ (۱۰۶۶)۔ (۱۰۶۷)۔ (۱۰۶۸)۔ (۱۰۶۹)۔ (۱۰۷۰)۔ (۱۰۷۱)۔ (۱۰۷۲)۔ (۱۰۷۳)۔ (۱۰۷۴)۔ (۱۰۷۵)۔ (۱۰۷۶)۔ (۱۰۷۷)۔ (۱۰۷۸)۔ (۱۰۷۹)۔ (۱۰۸۰)۔ (۱۰۸۱)۔ (۱۰۸۲)۔ (۱۰۸۳)۔ (۱۰۸۴)۔ (۱۰۸۵)۔ (۱۰۸۶)۔ (۱۰۸۷)۔ (۱۰۸۸)۔ (۱۰۸۹)۔ (۱۰۹۰)۔ (۱۰۹۱)۔ (۱۰۹۲)۔ (۱۰۹۳)۔ (۱۰۹۴)۔ (۱۰۹۵)۔ (۱۰۹۶)۔ (۱۰۹۷)۔ (۱۰۹۸)۔ (۱۰۹۹)۔ (۱۱۰۰)۔ (۱۱۰۱)۔ (۱۱۰۲)۔ (۱۱۰۳)۔ (۱۱۰۴)۔ (۱۱۰۵)۔ (۱۱۰۶)۔ (۱۱۰۷)۔ (۱۱۰۸)۔ (۱۱۰۹)۔ (۱۱۱۰)۔ (۱۱۱۱)۔ (۱۱۱۲)۔ (۱۱۱۳)۔ (۱۱۱۴)۔ (۱۱۱۵)۔ (۱۱۱۶)۔ (۱۱۱۷)۔ (۱۱۱۸)۔ (۱۱۱۹)۔ (۱۱۲۰)۔ (۱۱۲۱)۔ (۱۱۲۲)۔ (۱۱۲۳)۔ (۱۱۲۴)۔ (۱۱۲۵)۔ (۱۱۲۶)۔ (۱۱۲۷)۔ (۱۱۲۸)۔ (۱۱۲۹)۔ (۱۱۳۰)۔ (۱۱۳۱)۔ (۱۱۳۲)۔ (۱۱۳۳)۔ (۱۱۳۴)۔ (۱۱۳۵)۔ (۱۱۳۶)۔ (۱۱۳۷)۔ (۱۱۳۸)۔ (۱۱۳۹)۔ (۱۱۴۰)۔ (۱۱۴۱)۔ (۱۱۴۲)۔ (۱۱۴۳)۔ (۱۱۴۴)۔ (۱۱۴۵)۔ (۱۱۴۶)۔ (۱۱۴۷)۔ (۱۱۴۸)۔ (۱۱۴۹)۔ (۱۱۵۰)۔ (۱۱۵۱)۔ (۱۱۵۲)۔ (۱۱۵۳)۔ (۱۱۵۴)۔ (۱۱۵۵)۔ (۱۱۵۶)۔ (۱۱۵۷)۔ (۱۱۵۸)۔ (۱۱۵۹)۔ (۱۱۶۰)۔ (۱۱۶۱)۔ (۱۱۶۲)۔ (۱۱۶۳)۔ (۱۱۶۴)۔ (۱۱۶۵)۔ (۱۱۶۶)۔ (۱۱۶۷)۔ (۱۱۶۸)۔ (۱۱۶۹)۔ (۱۱۷۰)۔ (۱۱۷۱)۔ (۱۱۷۲)۔ (۱۱۷۳)۔ (۱۱۷۴)۔ (۱۱۷۵)۔ (۱۱۷۶)۔ (۱۱۷۷)۔ (۱۱۷۸)۔ (۱۱۷۹)۔ (۱۱۸۰)۔ (۱۱۸۱)۔ (۱۱۸۲)۔ (۱۱۸۳)۔ (۱۱۸۴)۔ (۱۱۸۵)۔ (۱۱۸۶)۔ (۱۱۸۷)۔ (۱۱۸۸)۔ (۱۱۸۹)۔ (۱۱۹۰)۔ (۱۱۹۱)۔ (۱۱۹۲)۔ (۱۱۹۳)۔ (۱۱۹۴)۔ (۱۱۹۵)۔ (۱۱۹۶)۔ (۱۱۹۷)۔ (۱۱۹۸)۔ (۱۱۹۹)۔ (۱۲۰۰)۔ (۱۲۰۱)۔ (۱۲۰۲)۔ (۱۲۰۳)۔ (۱۲۰۴)۔ (۱۲۰۵)۔ (۱۲۰

اس کا نظارہ کرنا ہوگا۔ ۱۰۔

جائز

فقد و اوصوفہ میں اس اصطلاح کا استعمال ہوتا ہے۔
زر لکھی لکھا ہے کہ نفعین شریعت کی زبان میں نفعی معنی پر
یہ تعلق ہونا چاہتا ہے۔ اس دلیل میں نفعی معنی یہ ہوتا ہے
کے لئے کہ لوگوں کا کام نہ ہو۔ چاہے وہ واجب ہو، مستحب ہو
یا مکروہ، دوسرے دو معنی کا لفظ ترک و نفی برابر ہو، یعنی
انسان اس کے کرنے یا نہ کرنے میں مختار ہو۔ تیسرے فقہ کی
اصطلاح میں وہ معاملات ہوں جن میں ہوں، بلکہ معاملہ کرنے
واز بھی معنی اس معاملہ کو ترک کر سکتا ہے، اشتباہ و کافہ، غرضت،
فرض، کہ یہ سب مفہوم جائز ہیں، ان میں سے کسی نہ کسی پر فقہاء
نے "مباح"، "مکروہ"، "جائز"، "ممنوع" فرمایا ہے، "مباح" وہ ہے جس
میں کراہت نہ ہو اور اپنی کراہت کے بغیر اس کا کرنا درست ہو،
بخلاف "جائز" کے کہ جائز کراہت "ممنوع" کے ساتھ معنی ہوتا ہے
اور ایک فعل مکروہ ہوتا ہے جو بھی جائز کہا جاسکتا ہے۔ ۱۱۔

جائگہ

نیک نوعی قسم کے ترکہ کو کہتے ہیں۔
ایسے ترکہ کو کہتے ہیں جو مباح کے قریب ہو یا بعد میں مباح

نہیں ہو، ان میں کی وجہ خالص ہے کہ یہ روپیہ کی روپیہ سے خرید
و فروخت سے، جس کو فقہ کی اصطلاح میں "صرف" کہہ جاتا ہے
اور اس کے جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں فریق
ایک ساتھ اپنی طرف سے ادا کئے جانے والے عوض پر قبضہ
کر لیں، واجب کہ یہاں مفید کا خرید کر نقد روپیہ ادا کر دیا ہے
اور صاحب دھن دھار سے نہ روپیہ میں دھن دھار
فروخت کر کے روپیہ ہے، دھن دھار یا پناہ مفید طوطہ دیکھ
حشت قیمت میں فروخت کرنا ہے، نہ نفع کرنے والا اس کا
دھن دھار یا کہ ہے، یہ صورت جائز نہیں کہ ایک طرف سے نقد
اور دوسری طرف سے ادا کر دیا ہونے کے علاوہ میں ممکن
ہے کہ دھن دھار پر کرنے والا قیمت دھن دھار یا کہ دھن دھار
مقام حاصل کرنے، بلکہ اکثر ایسی دھن دھار میں دھن دھار ہی آیا جاتا
ہے، بلکہ اس طرح میں خرید و فروخت میں دھن دھار کی دونوں
صورتیں ناجائز اور نفی میں ہیں۔

جائگہ

ایک آیت ہوئی کہ کہتے ہیں، جو کچھ میں ایک جہتی ہے
اور اسے سنا کر کہتے ہیں اس کو "جائگہ" کہتے ہیں۔ ۱۲۔
ایک زمین کی پورے دار میں جس میں عشر واجب ہوتا ہے جس
پر نہ ہو جائے تو عشر واجب نہ ہے، بلکہ ایسا تو پورا مال محمد صلی

(۱) کتب و احادیث میں یہ لفظ نہ ملتا، اور نہ ہی اس کا معنی ملتا ہے۔

(۲) لغت میں یہ لفظ ملتا ہے، بلکہ اس کا معنی ملتا ہے، بلکہ اس کا معنی ملتا ہے۔

(۳) لغت میں یہ لفظ ملتا ہے، بلکہ اس کا معنی ملتا ہے۔

(۴) لغت میں یہ لفظ ملتا ہے، بلکہ اس کا معنی ملتا ہے۔

(۵) لغت میں یہ لفظ ملتا ہے، بلکہ اس کا معنی ملتا ہے۔

اهلها وإن حفظ المواسع صاحب ما يشبهه
بالليل (۱۰)

حقیقی بعض کتب "شفا" نامی لفظی میں بھی تفصیل
ذکر ہے، جو شرفی نے بیان کی ہے۔ طبعہ تیسری کی رائے ہے
کہ یہ اختلاف کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے، مگر جس ملاذ کو جو
تھیں ہو اس کے مطابق فعل اور کما (۱۰) فتم، نے یہاں یہ
صراحت بھی ہے کہ اگر جانور کو لک یا بٹکے والا سوار ہو اور ہر
دو کسی کو کھل ڈالے تو سوار نے کانوں کا بھی اس کے اندر
ہوگا اور قتل کا سہرا بھی (۱۰) ہوگا (۱۰) ہمارے زمانہ میں
ترکے حالات کو اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اگر ذرا بچہ کی
قلبی سے کسی کی موت واقع ہو جائے تو اس کو ذرا قرار دیا
جائے گا اور اسے سے خون پر سوار مانی نقصان کی صورت میں
تاوان وصول کیا جائے گا

نہر

"نہر" کے معنی کی کہ طانی جس میں ذرا بچہ کی اس کی نہیں
صورتحال تھی کی ہیں اور یہ کہ ہائی اہمال کے ذریعہ اس کی
طانی کی جائے پیرے غازی میں کوئی غلط واقع ہو جائے تو جہداسو
کے ذریعہ اس کی صفائی کی جاتی ہے، دوسری صورت میں اس کے
ذریعہ صفائی کی ہے، مثلاً شرفی جو روز نہ رکھتے اس کے
لے یا بڑھت ہے کہ مرہ از اس کے پسے ایک مٹین کھڑا کھڑا
جائے یا پھر یہ صورت یہ ہے کہ کسی دلی عمل کے ذریعہ ہر ہوا

جانور کا غم نہ ہو، اور اس کو سوار نہ ہو، نہ کان بچی کا
نقصان بھی۔

"صحبا" جس کے حقیقی معنی گوشتے کے ہیں، سے مراد
"جانور" ہیں، اور مصعب یہ ہے کہ جانور کوئی نقصان نہ پہنچا دے
تو نقصان نہ ہوگا، اور جانور سے مالک پر اس کا کوئی تاوان
واجب نہ ہوگا، اسی طرح صدقہ شایہ و لکھو دتے ہوئے کھودنے
والے کی موت ہو جائے یا کنوئیں کھودتے ہوئے موت واقع
ہو جائے تو اس کا خون بہا واجب نہ ہوگا۔ ۱

کون کی اور تو اس قصہ، نے کی صورتیں مختلف ہیں دون
کا وقت ہو، جانور کا مالک یا اس کو بٹکانے والا سوار تھو نہ ہو اور وہ
کسی کو جانی یا مالی نقصان نہ پہنچا دے، تو حقیقی حواشی نقل کرتے
ہیں کہ اس صورت میں تاوان واجب نہ ہونے پر اہمیت کا
اعتراف ہے، نیز اگر جانور کا مالک یا اس کو بٹکانے والا سوار ہو،
اب جہدہ کی رائے یہ ہے کہ جو نقصان ہوا ہے اس کا تاوان
واجب ہوگا، اختلاف اس صورت میں ہے کہ موت کا وقت ہو
اور جانور سے جانو مالک یا بٹکانے والا سوار ہو، امام
ابو حنیفہ نے نزدیک اس حدیث کے مطابق تاوان واجب نہ
ہوگا، امام شافعی کے نزدیک واجب ہوگا، شرفی کے چش نظر
پر وہ مبنی عاذ کی روایت ہے کہ دون میں بارغ کی حفاظت
مالکان بارغ کی ذمہ داری ہے اور رات میں جانور روک رکھنے
کی ذمہ داری مالکان جانور کی ہے، "إن حفظ الحيوان
بإسعاد عني أهلها وإن حفظ العنابة بالليل عني

(۱) مطوف السر ۲۰۵

(۲) ابو قتادہ ۲۰۵

(۱) مطوف السر ۲۰۵

(۲) مطوف السر ۲۰۵

بھی مانی کے ذریعہ شادی و مہرہ کی غلطیوں اور کوتاہیوں کی
بھی صورتوں میں روزہ بھی رکھا نہ سکتا ہے، اور قربانی کے
ذریعہ بھی اس کی سزا کی جا سکتی ہے۔ (۱)

ضُحٰی (بخیر)

”ضحیٰ“ سے معنی ”بخیر“ کے ہیں، جو درود سے مانا جاتی
ہے، اس وقت کا تھکے تھیں طرح کیا گیا ہے، ”ضحیٰ“ (آج کے خوش
درب کے سونے کے ساتھ) ”ضحیٰ“ (آج اور پ دوپہ کے
خوش کے ساتھ) اور ”ضحیٰ“ (آج کے خوش اور ان کی تھکے کے
ساتھ) اور ”ضحیٰ“ (آج کے خوش کے ساتھ) ہے کہ وہ نہیں جانور کے
ساتھ۔ (۲) چلی گئی ہے، وہ سال ہے، اور وہ (۳) کے مطابق
”ضحیٰ“ کا علم بھی ہوگا۔

جَبْر

جَبْر (پُ)

”جبر“ جبر سے ماخوذ ہے، جبر کے معنی ”اصلاح“ اور
خانی کے ہیں، اصطلاح میں جبر دیکھ کر فکری کو کہتے ہیں، جسے
توں سے لپیٹ کر کرنے کے ہوتے، جبر پر پابند ہو جائے (۱) اور
طحاوی کا بیان ہے کہ اس کا پُنا کو ”جبر“ قاتل ایک کے طور پر کہا
جاتا ہے۔ (۲)

جبر کے اصل معنی قربانی کے ہیں، جو بعض روایات میں
دوسرے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے، مثلاً ”نفس فی
الجبہ صمدۃ“ (موتور سے میں زکوۃ نہیں) یہاں جبر کے معنی
مکڑے کے ہیں۔ (۳)
جبر کے معنی کا وضو اور غسل دونوں میں دھونا فرض ہے،
تیم میں اس کا نسخہ ضروری ہے، اس لئے کہ قرآن و حدیث میں

(۱) لسان العرب: ۳/۴۵۳

(۲) التفسیر فی تفسیر القرآن: ۲/۴۵۳

(۳) ترمذی: ۱۰۰، جامع ماہد فی السحر علی الصمدۃ: ۱۰۰

(۴) عرب الحديث: ۳۶۰

(۵) تحفہ المستمسک: ۲/۸

(۶) تاج حرمہ: ۱۰۱

(۷) التفسیر فی تفسیر القرآن: ۲/۴۵۳، جامع ماہد فی السحر علی الصمدۃ: ۱۰۰

(۸) ترمذی: ۱۰۰، جامع ماہد فی السحر علی الصمدۃ: ۱۰۰، تحفہ المستمسک: ۲/۸

(۹) سہ ماہی: ۱۰۱

مسح کی مشروعیت

برکت وہاں اپنی بدھوئی دشواریوں تو قسلاً و ضمناً اس حد تک دھونے لگے جہاں ”پٹی“ پر مس کر لینا کافی ہے، اس کے لئے کسی حد تک تسبیح بھی نکس ہے، جب تک مسحت باپ نہ ہو جائے، مس کر سکا ہے (۱) اور اسے زمانہ کے پلاسنز و غیرہ کے احکام بھی یقین ہوں گے اور وہ بھی ”جسیرہ“ میں داخل ہے۔

میرہ پر مس کے مسئلہ میں کئی باتیں قاضی آج ہیں۔

۱۔ پٹی پر مس جائز ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

۲۔ مس فرض ہے یا مستحب؟

۳۔ کتنے حصہ پر مس کیا جائے؟

۴۔ کیا مس اور نجس دونوں کو مسح کیا جائے؟

۵۔ مس مسح کے تو قسماً کیا ہیں؟

۶۔ موزوں پر مس دو ”جسیرہ“ پر مس تین کنہ کام شریعت ہے؟

”پٹی“ پر مس جائز ہونے کی شرطیں

مسح کے جائز ہونے کے لئے بعض شرطیں تو وہ ہیں، جو فقہاء کے نزدیک متفق علیہ ہیں، بعض شرطوں میں اختلاف بھی ہے۔

۱۔ قلمت مضویٰ از خیم کو دھوا مسٹر ہو، یہ دھونے میں تو ضرر نہ ہو لیکن اس پٹی کے ٹکڑے جانے میں مسحت کو نقصان ہو چنے کا، یا پھر وہ شرط ہے کہ تمام قضاہ کا اس پر اتفاق ہے، اس لئے کہ مسح کی اجازت نقصان و ضرر ہی کی

جہاں تک ”جسیرہ“ پر مس کے جائز ہونے کی بات ہے تو اس پر اتفاق ہے اس سلسلہ میں، حضور پر فقہاء نے تسبیح و تسبیح کی ہیں، اولیٰ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ خروارہ احد کے موقع سے بن کے دائیں ہاتھ کا کھنوت کیا، حضرت علیؓ کے استنار پر آپؐ سے حکم فرمایا کہ پٹی پر مس کیا جائے، (۱) حضرت جابرؓ کی ایک روایت ہے کہ زخمی ہونے کے باوجود غسل کر لینے کی وجہ سے ایک صحابی فوت ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ بات کافی تھی کہ زخم پر کوئی چیز باندھ لیجئے اور مس کر لیجئے، (۲) مصعب علیؓ ہرحہ خروارہ فہ مصبح علیہ، (۳) کا سامنی نقل کیا ہے کہ احد کے موقع سے جب روئے انورؐ زخمی ہو گیا اور پٹی باندھی گئی تو آپؐ پٹی ہی پر مس کیا کرتے تھے۔ (۴)

مرضیانی نے لکھا ہے کہ شریعت نے موزوں پر مس کی اجازت دی ہے، اس لئے ایسی چیزوں پر مس جابرہ اولیٰ جائز ہوگا، کیونکہ موزوں کے ٹکڑے میں جو تکلیف ہے، انہوں کے لئے میں اس سے بڑھ کر ہے۔ (۵)

مگر جسم کے کسی حصہ پر پٹی وغیرہ بدھوئی ہو یا اس پٹی کو بدھو، (۶) نقصان ہی نہیں ہو یا پٹی نکال لی ہو، جائے تو اس حصہ پر پانی کا پھانسا حضرت سے غایت ہو، یا ایک دفعہ کھولنے کے بعد

(۱) ابن ماجہ، کتاب المسح علی الجوارح، ۱۵۸، البیہاکی، منہج، ۱۹۶، مصعب، ۱۹۶، ۱۹۷

(۲) ابوداؤد، ۴۶۱، صواب المسح ورجحہ، مصعب، ۱۹۶، ۱۹۷، خروارہ، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴

۱۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ

ہماری کتنی ضرورت ہے؟

جو پتا ہے اللہ تعالیٰ اعلم۔

تواضع

جو چہیٰ فیصلہ دینے کے لئے بغض میں رہی تھی، اس کا
 سنے ہوئے بھی ناقص ہیں، چنانچہ وہ باوجود غصہ اور افسوس کے ساتھ ہر
 سے "خیر خواہ" بھی سنا کر جانے لگا۔ ان کے علاوہ ایک خاص
 ناقص "سنا" حیرہ کا کرم باب ہے اس کی تفصیل میں فرما رہے کہ
 اپنی صحت و بابت نہ جانے کچھ ٹھوس برائی یا صحت و بابت نہ جانے
 فیصلہ کر صحت و بابت نہ جانے کے عمل کی جوتہ ہے وہ دنیا کی
 حالت میں اس کا نام ہے ہرگز نہ جاتی ہے کا اور نہ بھی جاتی تھی
 جانے کے بارے میں کہ اس کے سرور سے اور وہ خود کی حالت میں جوتہ

[illegible][illegible]

الکھ، شوافع اور مالک کے نزدیک ہادی ہدی پر کھ کر
شرعی ہے۔ (۱) احناف کے یہاں بھی بعض مشائخ کی یہی
سنہ ہے، جن میں، ہادے خود صاحب نہ ہو سب سے پہلی شکل
ہے اور اسی کو وہ سب کھرتے ہیں لیکن شافعی اہل سنت و اہل
وادی اور مالک شافعی نے ہادی کے اوسط پر کھ کر ہادی
ہے اور اسی پر کھ کر ہادی ہے۔ (۲) احناف کے
مسلمان اس میں اختلاف ہے کہ ہادی پر کھ کر ہادی ہے
نہیں، (۳) بعض محققین نے یہ بھی کہا کہ ہادی پر کھ کر ہادی
ہو، الاصح عند علماء: ۱۰۰

عقل اور مٹی پر

”امام باقرؑ کی زندگی کا ایک ایسا عظیم واقعہ ہے کہ اس کا ذکر ہمیں انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک انسان کی زندگی میں کتنی باتیں ممکن ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں اپنانی چاہئیں۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک انسان کی زندگی میں کتنی باتیں ممکن ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں اپنانی چاہئیں۔ یہ واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ ایک انسان کی زندگی میں کتنی باتیں ممکن ہیں جو ہمیں اپنی زندگی میں اپنانی چاہئیں۔

٤ : مائة الف

(۳) فردوسی ناما، جلد ۱، صفحہ ۴۵۱۔ خطوط عالی، خطی مرقم، خلاصہ ۹۸

Environ Biol Fish (2015) 98:121–131

157

٢١٠ العدد لاسلاميه وادنيه ٢٢٢

١٠٠٠

(١٠) معتمد علم هانم: ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٢٩، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩، ١٠٤٠، ١٠٤١، ١٠٤٢، ١٠٤٣، ١٠٤٤، ١٠٤٥، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠، ١٠٥١، ١٠٥٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٧، ١٠٥٨، ١٠٥٩، ١٠٦٠، ١٠٦١، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٦، ١٠٦٧، ١٠٦٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٠٧١، ١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧٤، ١٠٧٥، ١٠٧٦، ١٠٧٧، ١٠٧٨، ١٠٧٩، ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٠٨٢، ١٠٨٣، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩، ١٠٩٠، ١٠٩١، ١٠٩٢، ١٠٩٣، ١٠٩٤، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١٠٩٨، ١١٠٠، ١١٠١، ١١٠٢، ١١٠٣، ١١٠٤، ١١٠٥، ١١٠٦، ١١٠٧، ١١٠٨، ١١٠٩، ١١١٠، ١١١١، ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١، ١١٢٢، ١١٢٣، ١١٢٤، ١١٢٥، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨، ١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣٤، ١١٣٥، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١٤٠، ١١٤١، ١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤، ١١٤٥، ١١٤٦، ١١٤٧، ١١٤٨، ١١٤٩، ١١٥٠، ١١٥١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٥٩، ١١٦٠، ١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٦٥، ١١٦٦، ١١٦٧، ١١٦٨، ١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠، ١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨٤، ١١٨٥، ١١٨٦، ١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢، ١١٩٣، ١١٩٤، ١١٩٥، ١١٩٦، ١١٩٧، ١١٩٨، ١٢٠٠، ١٢٠١، ١٢٠٢، ١٢٠٣، ١٢٠٤، ١٢٠٥، ١٢٠٦، ١٢٠٧، ١٢٠٨، ١٢٠٩، ١٢١٠، ١٢١١، ١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، ١٢١٥، ١٢١٦، ١٢١٧، ١٢١٨، ١٢١٩، ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٢، ١٢٢٣، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٢٦، ١٢٢٧، ١٢٢٨، ١٢٢٩، ١٢٣٠، ١٢٣١، ١٢٣٢، ١٢٣٣، ١٢٣٤، ١٢٣٥، ١٢٣٦، ١٢٣٧، ١٢٣٨، ١٢٣٩، ١٢٤٠، ١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥، ١٢٤٦، ١٢٤٧، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٢٥٠، ١٢٥١، ١٢٥٢، ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣، ١٢٦٤، ١٢٦٥، ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٢٦٩، ١٢٧٠، ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥، ١٢٧٦، ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ١٢٨٠، ١٢٨١، ١٢٨٢، ١٢٨٣، ١٢٨٤، ١٢٨٥، ١٢٨٦، ١٢٨٧، ١٢٨٨، ١٢٨٩، ١٢٩٠، ١٢٩١، ١٢٩٢، ١٢٩٣، ١٢٩٤، ١٢٩٥، ١٢٩٦، ١٢٩٧، ١٢٩٨، ١٣٠٠، ١٣٠١، ١٣٠٢، ١٣٠٣، ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٦، ١٣٠٧، ١٣٠٨، ١٣٠٩، ١٣١٠، ١٣١١، ١٣١٢، ١٣١٣، ١٣١٤، ١٣١٥، ١٣١٦، ١٣١٧، ١٣١٨، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٢، ١٣٢٣، ١٣٢٤، ١٣٢٥، ١٣٢٦، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٣، ١٣٣٤، ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧، ١٣٣٨، ١٣٣٩، ١٣٤٠، ١٣٤١، ١٣٤٢، ١٣٤٣، ١٣٤٤، ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٥٢، ١٣٥٣، ١٣٥٤، ١٣٥٥، ١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٥٨، ١٣٥٩، ١٣٦٠، ١٣٦١، ١٣٦٢، ١٣٦٣، ١٣٦٤، ١٣٦٥، ١٣٦٦، ١٣٦٧، ١٣٦٨، ١٣٦٩، ١٣٧٠، ١٣٧١، ١٣٧٢، ١٣٧٣، ١٣٧٤، ١٣٧٥، ١٣٧٦، ١٣٧٧، ١٣٧٨، ١٣٧٩، ١٣٨٠، ١٣٨١، ١٣٨٢، ١٣٨٣، ١٣٨٤، ١٣٨٥، ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ١٣٨٩، ١٣٩٠، ١٣٩١، ١٣٩٢، ١٣٩٣، ١٣٩٤، ١٣٩٥، ١٣٩٦، ١٣٩٧، ١٣٩٨، ١٤٠٠، ١٤٠١، ١٤٠٢، ١٤٠٣، ١٤٠٤، ١٤٠٥، ١٤٠٦، ١٤٠٧، ١٤٠٨، ١٤٠٩، ١٤١٠، ١٤١١، ١٤١٢، ١٤١٣، ١٤١٤، ١٤١٥، ١٤١٦، ١٤١٧، ١٤١٨، ١٤١٩، ١٤٢٠، ١٤٢١، ١٤٢٢، ١٤٢٣، ١٤٢٤، ١٤٢٥، ١٤٢٦، ١٤٢٧، ١٤٢٨، ١٤٢٩، ١٤٣٠، ١٤٣١، ١٤٣٢، ١٤٣٣، ١٤٣٤، ١٤٣٥،

”امہ“ کے نزدیک اپنی ہر ہمت دقت پاک ہونا ضروری نہیں۔

۶۔ سوز دل کا انتقال صرف پاؤں سے ہے، ”جھیرا“ جسم کے کسی بھی حصہ پر ہو سکتی ہے۔

۷۔ ایک روایت کے مطابق حبز کے نزدیک ”جھیرا“ پر مس کے بغیر بھی طہارت مکمل ہو جاتی ہے اور نماز ادا کی جاسکتی ہے، سوز دل پر مس بھی مکمل وضو کے لئے ضروری ہے اگر سوز سے پہلے ہو ہے۔

۸۔ ایک روایت پر دوسرا پٹ بندھی ہو، اوپر کی پٹا گر گئی تو اسے دوبارہ باندھنا ہے، اس پر سننے مس کی ضرورت نہیں، سوز دل پر سوز سے پہلے ہوا ہے اور پھر کا سوز گر جائے، پھر دوبارہ دیکھنے کے لئے مس کا ادا ہوگی ضروری ہوگا۔ (۱)
(جروا کا نام کی حوالہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، فتاویٰ دارالکرام، ۱۳۸۵ھ، ص ۳۸۲)۔

جنتھ

ایک مقام کا نام، جسے شام سے نماز کی سمت آنے والوں کے لئے آپ ﷺ نے ”پڑھت“ قرار دیا ہے، یعنی اگر کوئی شخص اس سمت سے حرم شریف کوئے تو ضروری ہے کہ ”جھیرا“ میں آکر اترام یا بعد ازاں (۳) اہل طے نہ کھائے کہ یہ مکہ سے چھ کھڑے سے چھ مرحلوں پر واقع ہے، (۲) اور قافلوں میں کہ

بندھی ہو تو ایک قول کے مطابق سب بھی ان دلوں کی نماز کو ماننا ہوگی اور ایک قول کے مطابق اس صورت میں نماز کے ادا ہو سکتی ضرورت نہیں۔ (۱)

سوز دل پر مس کو اپنی پر مس میں فرق

نہیں، اس پر بھی گفتگو ہے کہ سوز دل (نفس) پر مس اپنی پر مس کے درمیان کئی احکام میں فرق ہے؟ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ سوز دل پر مس کے لئے حد متعین ہے، ”جھیرا“ پر مس کے لئے حد کی تحدید نہیں ہے۔
۲۔ سوز دل پر مس اس وقت بھی جائز ہے سب ماس کے لئے ضرورت دامن کر نہ ہو، جھیرا پر مس ہر درجہ ضرورت ہی جائز ہے۔

۳۔ سوز دل سے توسع نوٹ جائے گا، اپنی محنت مند ہونے سے کمال ہی کر کے توسع نہ کرے گا۔

۴۔ جہالت یعنی ناقص فہم، مثلاً آجائے کے بارجہ ”جھیرا“ پر مس درست ہے، لیکن ”جہالت“ جھٹ آجائے کی صورت میں مس سوز دل پر درست نہیں۔

۵۔ سوز دل پر مس کے لئے ضروری ہے کہ سوز سے پہلے ہمت ہو کہ کی حالت میں ہو، امام ابوحنیفہ اور مالک کے مطابق امام

داؤد و شافعی اس لئے کہ ان کے اصحاب اجماع ہونے کے لئے پھر میں اس قول کی ہیں کہ اپنی حد، آخر میں جہرہ اور پھر نماز، جہرہ کی کائنات میں نہ پڑی گی، مگر جسم کے تہ ضرورت حصوں سے زیادہ اپنی ہمتی ہو، اتفاق اسلامی، وادک، ۱۳۷۰ھ

(۲) بدائع الصنائع، ۱: ۱۲۵، الاشیاء، الطائر، لا، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵

میراث کے احکام

اس سلسلہ کے ضروری احکام اس طرح ہیں۔

۱۔ اگر کوئی عورت بھی پرستش میں کہے کہ ادوی کی ماؤں کی کاپالی
 حلسہ اور مالی عورت کی۔ کس کا ہالائی سلسلہ وہی القرض
 میں سے ہے اور ان کو سترہ سے پچاس حصہ ملے گا امام
 ابو حنیفہ درمختار قرائی کے مطابق شہر میں کے نزدیک حرام
 ہر جہت میں کے درمیان کوئی غیر وارث مرد نہ آتا ہو وہی
 القرض میں داخل ہے اور حصہ مفقود کی مقدار ہوں گی،
 لیکن ادوی کی ماں اور ان کی ماؤں کا ادوی سلسلہ اور پردہ
 کی ماں اور ان کا ادوی سلسلہ مالکیہ کے نزدیک ذوات
 القرض میں داخل نہیں ہیں، حنابلہ کے نزدیک پہلی
 صورت میں چھ ذوات القرض میں اور دوسری صورت
 میں ذوات الارحام میں داخل ہوگی۔

۲۔ اس پر اتفاق ہے کہ دوائی عالمی امر ایک دوسرے کی متضاد ہو جائیگی۔ متضاد کہ کبھی چھتا حسد و ہوس میں حسد کی تسخیر کر دیا جائے گا، اگر دوائی اور عالمی دونوں میں لیکن ایک دشت کے اقتدار سے قریب ہو اور دوسری دور، اس کی دوسروں میں ہو سکتی ہیں، دوائی سے قربت ہو اور عالمی سے دوری، مثلاً باپ کی ماں اور ماں کی عالمی ہو یا عالمی سے قریب ہو اور دوائی سے دور، مثلاً ماں کی ماں اور باپ کی عالمی ہو تو اس دوسری صورت میں جب کہ عالمی سے قریب کا دشت ہے اور دوسری سے دور کا اتفاق ہے کہ عالمی دور کی حضرات ہوگی اور دوسری عزم ہو جائے گی، یہی صورت

میں جب کہ ادوی سے تر علی اور آبی سے نسخہ دور کار شد
ہے اور ام ابو حنیفہ کے نزدیک مانی عروم ہو جائیگی، کیا
دراے نام احمد بن فضل کی ہے، اسے امام مالک اور شوخی کے
مطلق بقول کے مطابق دلی عروم نہ ہوگی، کہ وہ جرحہ
قربان کے چنے حصہ میں ادوی کے ساتھ عمار کی شریک
ہوئی۔

۳۔ اگر آپ کا اتفاق ہے کہ میں موجودہ حق واداری اور نیکی
رواؤں پر مردہ ہوا جسم کی طرح برائی کی موجودگی میں دور
سکھشتہ سے دوری اور قریبی نیکی موجود ہونے سے دور کی
ثانی میراث سے غریب رہے گی، باپ موجود ہوتا تو اس کی
سوجرگی سے ثانی دعا و صحت سے غریب نہ ہوتا، مالیت احکامات
مالک، مضاف اور ایک روایت کے مطابق امام احمد کے
نزدیک باپ روٹی کو حکم دے کر بچا، لیکن حبابہ کے قول
مشہور کے مطابق باپ کی سوجرگی میں بھی وادی کو
میراث ملے گی۔ ۱۱

چند

ہذا م کے عقبہ حانی ذکر کے لئے ہیں مابین جزئی کے
 "من تعلم القرآن لم ينسبه لقرائه وهو اجمل من الاجم" (انہیں
 نے قرآن مجید سکھا ہر اس کو کہل گیا تو وہ اللہ سے اس حال
 میں ملے گا کہ ہر آدمی کو انگریز کہتے ہوئے ہندو کے
 منجی کہتے تھے یوں مائیکہ خود کا کتا کہتا رہا، دوسرے ہاتھ کی
 گلیوں کا کتا ہوتا: تیسرے مہر کے تمام اعضاء مضائع ہو جاتے
 "المدی ذہبت اعضاءہ" کھانا "خیر غنہ ہندو سے ماکوہ

(۱) کیے احکام طہوریت پر الزمہ الاسلامیہ علی البدل، دارالافتاء المدینہ منورہ، الفتن محمد الحسین، ۱۹۶۳ء۔ علیحدگی

کہ شیر سے بھاگا جاتا ہے، اس میں اجڑی نے کسی پر شرعاً تسلط کے ساتھ ٹھنک کر ہے، یہاں اس کا خلاصہ اس کا جانا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نہ صرف قتیق میں ایک ہندم نہیں تھا، آپ ﷺ نے اسے پیٹا مینا کہ تم لوٹ جاؤ ہم نے تم سے جیت کر لی ہے، اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہندم نہیں سے اس طرح بھاگتا تھا کہ شیر سے بھگتے ہو "فرومن المجلوم کما فرومن الاسد" (اے یہاں تک کہ مہمان بنو، اور مجھ سے مروی ہے کہ ہندم نہیں کی طرف مسلسل دیکھا جی نہ کر، "لا تذهبوا النظر الی المجلومین" (۱) یہ بھی مروی ہے کہ ہندم سے اس طرح ٹھنک کر کہ قہارے اور اس کے درمیان یک یا دو گز کا فاصلہ ہو (۲) پھر ایسے مریض کی بھی ہدایت فرمائی کہ وہ صحت مند ہو گا اس کے پاس "تے سے گریز کرنے" (۳) اور وہ موصوف علی مصحح " (۴)

دوسری طرف وہ روایات ہیں جن سے یہ چھ چلتا ہے کہ ہندم اور اس طرح کے مریضوں کے ساتھ اس طرح کا انحراف و اعراض اور تیز کا سوک رہا نہ کہ جانے بچا نچو مہمان بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہندم نہیں کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ چاند میں کھایا اور فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر اس کے پھر سارے مریض کو نکل کر تے ہوئے کھاؤ (۵)

اسی سلسلہ میں مشہور حدیث وہ ہے جس سے ہندم ایسا

فطری ہے، جس کا کوئی سہارہ نہ ہو "مقطوع السبب" اور پانچویں وہ فطری جس کے پاس جیت ہو، لیکن نہ ہو "مقطوع المحجة" (۱) انہی حدیث میں اکثر مقامات پر "کوڑھ" نامی مرض کے لئے یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور بھی ایسی لحاظ سے ٹھنک کر لی جا رہی ہے۔

ہندم کی وجہ سے شیخ نکاح

ہذا کے سلسلہ میں ایک انداز یہ ہے کہ اگر نہ دین میں سے کسی ایک میں یہ مرض پڑ جائے تو دوسرے کو نکاح شیخ کرانے کا اختیار نہ دیا نہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہاں نامی میں سے ہر ایک کو حق ہو گا کہ دوسرے فریق کے ہندم ہونے کی بنا پر انہی نکاح شیخ کرالے۔ (۲) امام شافعی سے نزدیک ہندم میں نکاح کا سبب نہیں لیکن امام احمد کے نزدیک ہندم ہو تو پوری نکاح شیخ کر سکتی ہے، لیکن نامی ہندم ہو تو شرط نکاح شیخ نہیں مان لے کر اس کے پاس خود حاق کا حق ہو جاتا ہے۔ (۳)

ہندم کے شرعی احکام

ہندم کے سلسلہ میں جو روایات ہیں، ان میں ایک وہ حدیث ہے کہ انسان ہوتا ہے، ایک طرف آپ ﷺ نے کسی مرض کے متعلق ہونے کا بیان کیا ہے اور ہندم کی کوڑھ اپنے ساتھ کھانا ہے دوسری طرف ہندم سے اس طرح بھاگتے ہو گئے ہیں، جیسا

(۱) ترمذی، المعجم، ۱۰۷۲

(۲) التلخیص، ۱۰۷۲، بدیع النسخ، ۲۷۲

(۳) معجم، شرح، ۱۰۷۲

(۴) زاد المعاد، ۱۰۷۲

(۵) ابن ماجہ، ۱۰۷۲

(۱) مسند الامام فی حلال الاطعمۃ، ۱۰۷۲، بدیع النسخ، ۲۷۲

(۲) مسند شریف، ۲۷۲

(۳) ابن ماجہ، ۱۰۷۲، بدیع النسخ، ۲۷۲

(۴) مسند، ۲۷۲

اور یہی صورت میں نہیں۔

۵۔ مالک اسلام کوٹ، جذع وغیرہ کے پھلے میں مرض کو موثر

بغات سمجھتے تھے، اور اسلام کا تصور یہ ہے کہ مرض کا

شعور اور ایک سبب کے درمیان، یہ تو ضرور ہے لیکن

حقیقی موثر صرف اوست ہارن تعالیٰ ہے، مجذوم کے ساتھ

نہو نہ کہ کو آپ ﷺ نے اس کو وضع فرمایا کہ حقیقی

موثر مرضی اور شدہ ہے نہ وہ ہے، اور مجذوم سے فرما

علم اس کے یہ اوست تعالیٰ کی کہ مجذوم کو علاج کے چھینے

کے لئے ظاہر سبب ہے، نہ لئے اس سے کہہ پائے۔

۶۔ بعض حضرات نے ایک کو مانع اور دوسرے کو مضامین اور

بعضوں نے ایک کو قائل اور دوسرے کو قائل جواب

قراردینے کی خوشی کی ہے۔ (۱)

حقیقت یہ ہے کہ پانچوں جواب سب سے بھرا اور ان کو

نگاہ ہوئے اور یہ معلومت بھی سمجھیں کہ ہے کہ مجذوم سے

جو کئے کا تصور، یہ کہ احتیاط اور برہیزی صرف اشارہ کیا گیا ہے

اور وہ وہاں کو نہ چھوڑنے کا قسم اس کے اس بات کی ہدایت

مقصود ہے، ایسا نہ ہو کہ اوست اپنے مرض کی کہ وہ دوا کی اور علاج

پر ہی بھی مجذوم ہیں۔

جذع

اس کے اس میں ان کے ہیں آپ ﷺ کا غور و

میں جب اوست بن کوئل کی خدمت میں شریف نے گئے تو

محمول ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے اس مرض کے شعور کو

انکار فرمایا ہے "لا عسری" (۲)

محمول مرضی اور انہوں میں تطبیق

چراغی اعلیٰ علم نے صحابی روایات کے ایمان تحقیق پیدا

کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن جوڑی نے ان تمام روایات کو

ذکر کیا ہے، "توکل" پر جا ہے

۱۔ مجذوم سے فرما کہ ظہر بخار و قیام نے ہے، اور صحابی

سے قصداً ذکر و تذکرہ ہے۔

۲۔ ملاحظہ کی رہت کرتے ہوئے یہ ابجد کا نام ہیں،

قاری لاہران کوئل کے لئے درودیت اسوہ ہے، جس

میں مجذوم کو ہم صحابی کا شرف بخشا گیا اور کبیر، ایمان

و ان کے لئے وہ جس میں مجذوم سے فرما کی دینے کی

منجی ہے۔

۳۔ مجذوم سے فرما کہ مقصد یہ ہے کہ ان کے ساتھ طویل نام

نہیں اور مصائب نہ لگی ہو، لیکن اس سے طویل ہو، پر

انفال مرض کا اوستان ہے، اور مجذوم کے ساتھ ہم طویل کا

مقصد غرض اوست کے لئے مصابحت ہے، غرض یہ دونوں

کی روایات تو قائل طویل پر مبنی ہیں۔

۴۔ یہ مجذوم سے فرما کہ ہم یاریم جس کا مرض شدت قیام

کر چکا ہو، اور ایسے مجذوم کے ساتھ آپ ﷺ نے کہا

تو ان فرمایا ہے، جس کا مرض معمولی رہے کہ تھا کہ یہی

صورت تھی یہ دینی کے شعور کو ہونے کا امکان ہے، اور

(۱) مفہوم حدیث نمبر ۶۰۰۰، کتاب تصادم علی امی مرموۃ

(۲) رد المحتار ۳۰۳

سے زبردست جھوٹ) اللہ المستعفی علی الوضیع اسی پر وضع
حدیث کی انتہا ہے۔ "ارکن الکذب" جھوٹ کا ستون۔

(۱۰) دوسرے وجہ کے الفاظ یہ ہیں: "کذاب" "مہوٹا" "یضع"
"حدیث گھڑتا ہے" "وہا" "دجال"۔

سوم: ان الفاظ میں یہ ہے: "فلان یسرق الحدیث" "لذہب"
حدیث کا چور ہے "متهم بالکذب" یا متهم بالوضع مطلق
ہالک، دھاب، مٹو، ک، فرکھ، غیر۔

چهارم: اسی وجہ کے الفاظ ہیں۔ "مرود الحدیث، ضعیف
جلب، واهم، مطروح، ليس بشی۔

پنجم: اسی وجہ کے لئے یہ تعبیرات اختیار کی جاتی ہیں: ضعیف،
منکر الحدیث، مضطرب الحدیث، حدیث منکر،
لہ ماکبر، لا یصح بہ، وغیرہ۔

ششم: یہ غصہ کا سب سے کٹر وجہ ہے، اسی کے اختیار کے
لئے اس طرح کی تعبیرات اختیار کی جاتی ہیں: لہ مغال، لہ
ضعیف ليس بذلك، ليس بعلیون، وغیرہ۔

۷) تعبیرات اور درجات برادری نکلے گئے ہیں کسی مقررہ
مناہج کے تحت نہیں ہیں، بلکہ عام استعمال کو سامنے رکھتے ہوئے
بعد کے اہل علم نے اس کے درجہ متقرر کئے ہیں، چنانچہ تلاش
نتیجہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات کسی صاحب علم نے لڑاؤ
ضیف روای کے لئے ایسی تعبیرات اختیار کی ہیں جو اس وجہ
ہندی کے لحاظ سے نہایت کم ضیف روای کے لئے مستعمل ہیں، اور
تجلی، اس کے برعکس بھی ہوا ہے، ایسا کرنے سے کیا فائدہ حاصل

انتفع "کہ دوسرا۔" مجلی اور لڑائی، ہمارے لئے حلال کئے گئے
ہیں، جھوٹ پنہان کی جائیداد ہے۔ ۱۱

جرح

"جرح" علم حدیث کی ایک اصطلاح ہے، کسی راوی پر
تہدید کرنے اور کسی حدیث کی روایت کے ناقص یا اعتبار قرار
دینے کا "جرح" کہتے ہیں، جرح کے سلسلے میں کئی تہذیبی مسائل
نور ہیں۔

(الف) جرح کے الفاظ اور ان کے درجہ۔

(ب) جرح، جس میں حدیث تہذیب کا ذکر نہ ہو، معتبر ہے
یہ نہیں؟

(ج) کسی شخص کی کچھ حدیث تہذیب کرتے ہیں اور کچھ نوک
اس کی روایت کو قویٰ اعتبار دار نہ کرتے ہیں تو شکی کا
اعتبار ہو گا یا جرح؟ نیچے اختصار کے ساتھ انہیں
نکات پر نگہ کی جاتی ہے۔

الفاظ جرح کے درجات

"جرح" کے لفظ سے ظاہر ہیں، البتہ بعض تعبیرات ہیں
جرح یا دہ مشہور اور اہل فہم کے ہر مراد ہیں، کھد شرفائے ان کی
دور ہندی کی سہی ہے، علامہ عراقی اور حاکمی نے چودہ مراتب
مقرر کئے ہیں:

اول، جس میں ہاتھ کے سینے یا طہم کے ساتھ روای کا مستحضر
ہو یا نہ ہو، یہ ہے: "کذاب الناس" (لوگوں میں سے سب

(۱) حذیفہ ۵۴۶/۲، کتاب الفہام

(۲) فتح الحدیث لمسعودی ۱۰۰-۱۰۱، نیز کتبہ السنن، المجلد ۲، ص ۱۰۱، طبعی، بغداد

جاتی ہے اس لئے کہ ہم ہوتے ہی سب سے پہلے یہ ہے کہ
تیسری رائے جس پر جمہور کا عمل ہے زیادہ صحیح اور معتدل ہے۔
جس راوی پر جرح و تعدیل دونوں ہو؟

اگر بعض لوگ کسی راوی کو عادل و مستقر قرار دیتے ہوں اور
کچھ لوگ اس کو مجروح کر دے ہوں اور اس جرح و تعدیل میں
تعلق بھی ممکن نہ ہو تو جرح کو ترجیح دی جائے گی اور راوی کو
مستقر سمجھا جائے گا یا تعدیل کو مستقر اور راوی کو قابل اعتبار اس
سلسلہ میں بھی تین راویں قابل ذکر ہیں:

اول یہ کہ جرح تعدیل پر مقدم ہوگی، چاہے تعدیل
کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہو، اکثر علماء اصول کی یہی رائے
ہے، جیسا کہ ظہیر البانی نے نقل کیا ہے، الامم الراشۃ، ص ۱۰۲
اور ابن مطار نے بھی اسی کو ترجیح قرار دیا ہے، دوسری رائے یہ
ہے کہ اگر جرح بہم اور بلاؤں کا سبب ہو تو تعدیل کو مقابلہ جرح
کے ترجیح دی جائے گی، اس لئے کہ معلوم نہیں کہ جرح کرنے
والے نے جس چیز کو سبب جرح قرار دیا، وہ وہی الحقیقت جرح
کا سبب ہو کر نہیں ہو، اس لحاظ سے یہ رائے امام ابو حنیفہ اور
امام ابو یوسف سے نقل کی ہے، تیسری رائے یہ ہے کہ جرح
کرنے والے اور تعدیل کرنے والوں میں جن کی تعداد زیادہ
ہو ان کی بات کا اعتبار ہوگا مگر اکثر علماء نے اس رائے کو ضعیف
قرار دیا ہے، چارویں رائے یہ ہے کہ اختلاف کی کہ مقابلہ
تعدیل کرنے والوں کے دو راوی کے حال سے زیادہ واقف
ہے، اور ظاہر ہے کہ نادانوں کی کثیر تعداد کے مقابلہ میں
والہمین کی معمولی تعداد کی رائے ترجیح رکھنی ہے، (۱) ایسا کہ

راویوں کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے،
دوسرے ضعیف دھابت کے درجات کی وضاحت کے لئے کسی
خاص تصویر کا استعمال یہ بھی ایک خاص ذوقی چیز ہے اور اس میں
فرق و اختلاف کا پایا جانا قطعاً عجیب نہیں۔

کیا جرح بہم کا اعتبار ہے؟

جرح و تعدیل اگر بہم ہو اور اس کے اسباب جان نہ سکے
مگر ہوں تو وہ قابل قبول ہے یا نہیں؟ اس میں علماء اصول کے
درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے اور اسی سلسلہ میں چار گروہ
ہیں، جن کی الگ الگ رائے ہیں۔

ایک گروہ کا خیال ہے کہ جرح ہو یا تعدیل؟ دونوں میں
سبب کا ذکر کیا جائے ضروری ہے، تاہم شوکانی نے بھی اسی کو ترجیح
دی ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ جرح ہو یا تعدیل، ابہام کے
ساتھ مستقر ہے اور سبب کا ذکر ضروری نہیں، یعنی رائے قاضی
ابو بکر کی ہے، بشرطیکہ جرح و تعدیل کے فرق میں پوری
بیسیرت رکھنا ہو، تیسرا گروہ یہ ہے کہ جرح میں تو ابہام کو اور
نہیں ہے، کیونکہ جرح کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں اور
بعض کے سبب جرح ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے، لیکن
ہے کہ جرح کرنے والے نے جس چیز کو جرح سے لئے بنیاد بنایا
ہو، وہی تعدیل جرح کا سبب نہ ہو، امام شافعی، اکثر مالکیہ، امام
بخاری، امام مسلم اور امام احمد بن حنبل کا ان اسی طرف ہے، چوتھی
رائے امام طحاوی کی ہے کہ چونکہ لوگ تعدیل ظہر حال کو کہتے
ہوئے محض حسن ظن کی بنا پر بھی کر دیتے ہیں، اس لئے تعدیل تو
ابہام کے ساتھ مستقر نہ ہوگی، جرح چونکہ تحقیق کے بعد ظن کی

اخلاق اعلیٰ اسے عدل پر قائم نہیں رہتے دیتی، اچانک اس کے ساتھ سخت گیر وہ یہ اختیار نہ کیا جائے مگر نہ مجید نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قتل کی سزا قتل "قصاص" میں تہا سے لئے حیات ابد و طمر ہے۔ ولکم فی القصاص حیات ابدیہ (۱۲)

دوسرے: جرم کو اس طرح سزا دی جائے کہ اس سے دوسروں کو عبرت ہو اور جرم پیش لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو سکے، چوری کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید نے وضاحت کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی ہے عارشا ہے۔

فلعلکم توبون (۱۳)

(نور: ۲۸)

جو عیت کی گئی کہ جب زنی سزا کا تقاضا ملے آئے تو بھل جمان کی ایک جرح عت وہاں موجود ہے۔

ولیسند عنہما طعنے من السوءین۔ (نور: ۱۰)

ان دونوں کو سزا دینے وقت وہی ایمان کا ایک کردہ ہو جو ہے۔

سزا کا تیسرا مقصد تقاضا عدل کی تکمیل ہے، عمل عام اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک شخص دوسرے کو جس قدر نقصان پہنچائے کی قدر نقصان اس سے برداشت کر لیا جائے، محلا ایک شخص کسی کے دس روپے چھین لے تو ضرور ہے کہ اس سے دس روپے وصول کئے جائیں، اگر ایسا نہ کیا جائے تو یہ مظلوم کے ساتھ ایک طرح کی زیادتی ہوگی، اسلام نے اہل حق کے خلاف جسمانی حقوق کے ساتھ جس بھی شخص حد تک ایسا کرنا چاہا ہے، چنانچہ شریعت نے جسمانی ایذا کے لئے قصاص کا قانون رکھا

کے لئے معیار ہے تو ایسی موت کی چیزیں جرم ہونی چاہئیں جن سے جو مایا انسان کے لئے ضرور ہوں، جیسے کہ عمرانی مالک شہر کا عملی کرپہ اور باہر اور جہاں حق خود کشی اور شہر میں کسی تک کے جہاز کا مطالبہ نہ کرنا ہے اور ایسے سرور غیر انسانی اعمال بھی جرم و گناہ کے دائرہ سے نکلے گئے، روپے ہیں، اس کے برخلاف اسلام نے انکارت کے سبب تنہا و ظلم کے عرواق اور مضاد و خوشنودی کو اصل بنایا ہے، جو حقوق کی طرح جذبات و شہوات سے مغلوب اور مستغفل و قہر کے نفع کے مقابلہ میں حاصل ہونے والے نفع پر غلبہ کا طریقہ ہو سکتا، اس لئے اس کے دامن و توحید کی اہمیت میں ایسی ملاح اور دانی سنا ہے، کسی لئے پوری اسلامی تاریخ میں شراب طلال ہو گئی، خدا کے لئے ابدیت کا بدوارہ رکھا اور نہ حرام و طلال کی سرحد اس (حدود اللہ) میں کوئی فرق آیا۔

اسلام کا قصور سزا

جرم کے بارے میں نقطہ نظر کا یہ فرق خود سزاؤں کے حلقہ میں اسلامی اور غیر اسلامی تصور کے درمیان، خدا اسکا پختہ ہے، وہی قوانین میں سزاؤں کا مقصد نفس انسان کا قیام اور حقوق انسانی کا تحفظ ہے، اسلام میں بھی چھک سزاؤں کا ایک اہم مقصد یہی ہے، لیکن اسلام کی مقررہ سزاؤں پر فہرہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کا نشانہ سزاؤں سے غور بھی بہت کچھ ہے جس کا مقصد اس کے قصور اثرات اور خدا کی رضا جوئی کے تحفیہ ہے۔ اور مقررہ نکتوں میں وہ مقاصد یہ ہیں۔

اسلام میں سزا کے مقاصد

اول: قیام امن، کہ انسانیت کا ایک حق ایسا ہے کہ شخص

مہر رسالت کا مشہور واقعہ ہے کہ یک خودی خاتون پر چوری کے جرم میں، تھکانے کی سزا کا حکم ہوا۔۔۔ پناہ رسول اللہ ﷺ کے خاں چہنہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لئے آئے تو آپ ﷺ نے سخت برہنہ کا اظہار فرمایا اور رشادہ ہوا کہ تم سے پہلے کی تو میں اسی طرح ہلاک ہو چکی کہ وہ نہیں مانتہ تو کوئی پر سزائیں جاری کرے تھے۔ اور تان کے سحر جین کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت کے ہوئے خود اپنی حد بیڑہی سیدۃ النساء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یاد دلائی کہ اگر ان سے یہ غلطی ہوئی تو میں ان کے ساتھ بھی کاٹ دیتا "تَوَلَّيْتُهَا لَعَلَّهَا لَعَلَّهَا لَعَلَّهَا" انہما کے باب میں مرد و عورت اور مسکین و غیر مسلم کا کوئی فرق نہیں رکھا گیا (۱) بلکہ غریب و غلام اسلام ﷺ نے ایک ہی امتی پر اپنے آپ کو قصص میں سے لئے پیش فرمایا اور اگر کوئی انھما کر ان کے ہاتھ میں دلی کہ وہ انھما سے لے لیں۔ (۱)

دوسرے سز میں جرم کی مقدار کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مسعودی جرم پر سخت سزا اور سنگین جرائم پر معمولی سزائیں نہیں دینی تھیں اس کی سب سے واضح مثال قانون قصص میں ہے، جان کے بدلہ جان، اعضاء کے بدلہ اعضاء، ضرب کے بدلہ ضرب ظاہر ہے، پہلے میں مناسب جرم سزائے، پھر کایک ہاتھ کوڑا تک کا یا جانگاہ ہاتھ کی اصل جرم کا عٹ ہے۔ اور یہ "کلی پکان" نا حاکم و لوگوں کے لئے ایسے قصص کی طرف سے متبر رہنے کا اشارہ ہے۔ ورنہ سے پروردگار قدرت اقدس ہوتا ہے، اس لئے

کوزے کی سزا اور یا جرم کی، پھر سے انسانی وجود پر اس کا اثر پڑتا ہے، ایسی عالی شراب کا ہے کہ جس کی بد میں اس پر سے وجود کو بہرست کر دیتی ہیں اور ایسی عالی بہرست کی سزا کا ہے کہ بہرست ہم سے پر سے وجود کو خود اس کے لئے تھک جسم بگاڑ رکھ دیتی ہے، اس نے ضرور تھا کہ بہرست زرش کے پر سے ہم پر تزیات بہرست ہمارے جائیں، دوسرے قوانین جرم سزا کا قائل کیجئے تو افراتو و تفریط صاف طور پر نمایاں نظر آئے گا، اعلیٰ اسلام سزائوں میں حد و جہ افراتو اور معمولی تفریط پر بڑی بڑی سزائیں دی جاتی تھیں، آج بھی یہی سزا جرمین کے ساتھ خود مہذب ملکوں میں جو انسانی اور بہانہ سزا کی رواد رکھی جاتی ہیں، وہ جاہلیت قدیم کی بھی شرمسار کرنے کے لئے کافی ہیں، اس کے برخلاف عام مجرمین کے معاملے میں موجودہ معمول ملکوں میں خاصی تفریط برتی جاتی ہے، اور بڑے بڑے مجرم اطلاق اور غیر انسانی جرائم پر جرمانہ اور قید کی معمولی سزائیں جو برائی جاتی ہیں، اسلام نے اس مسئلہ میں بھی پورے عدل اور احتیاط سے کام لیا ہے۔

تیسرے اسلام نے جرم کے بھی کچھ حقوق رکھے ہیں، اور جرم کے ثبوت کے باب میں ہر طرح کے شبہ کا ناکندہ جرم کو دیا ہے، اس مسئلہ میں بغیر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی ہدایت بھی کہ

اِنَّ اِلَاحِدُوْدَ مِنْ اَلْعَسْمٰنِ حٰاسَطَعُوْمَ لَانْ
وَحَدَّامَ لِّلْمُسْلِمِيْنَ مَغْرَبًا لِّعَسَا سِبَاحِيْمَ لَانْ
اَلَا اَدَامَ اَنْ يَّعْصِيَ لِيْ اَلْعَلُوْ سِيْرَ مِنْ اَنْ يَّحْضَرِيْ

(۱) حاشیہ علی الہدیہ ۳۹۳، باب ۱۰۱۱

(۱) بخاری باب ۱۰۱۱

(۲) صحیح احمد: ۲۰۸

فی العنقرۃ (۱۰)

مسلموں کو کچھ اکان حد سے بچاؤ، مگر ان کے لئے کوئی دوا غلطی یا خون کو چھڑاؤ کہ نام کا (کھڑکڑا) عود کرنے میں غلطی کرنا: (یہ قصہ کہ) سزا دینے میں غلطی کرنے سے بڑھ ہے۔

چنانچہ فقہاء کا اتفاق ہے کہ شہادت حد: دو مطلقہ کو دینا صحیح ہے (۱۱) اسی لئے فقہ اسلام ﷺ کی خواہش رافعی تھی کہ ایسے جرائم پر ٹوٹ باہم صلح و اصلاح کر لیں، حد ملت میں نہ لائیں تا کہ مجرم کی اصلاح بھی ہو جائے اور دوسرے بھی نکل جائے۔ نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حکام تک مقہور جائے سے پہلے تک ٹوٹ باہم صلح کر لیں "بمعافی الناس بمعہ فی الحدود عام توفیع النبی الحکیم" کہ جب معاملات میں آجائے تو کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروا چاروں ٹک (۱۲) حضرت ملعونہ بنت اسید رضی اللہ عنہا کی چار پوری ہوئی، ان صاحب نے لی تھی وہ مانو ہوئے، آپ ﷺ نے ان کے آٹھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو ان کو فرمایا "معاذ اللہ عرض کیاں ہوئے کہ یہ میرا مقدمہ تھا، میں چہ دران ہی صاحب کو یہ کہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے میرے پاس آنے سے قبل ہی ایسا کر لیا ہوتا ظالم لا یمان قبل ان تتبینی یہ (۱۳)

مظہم کی ادارہ کی وجہ سے حد باب اور ان روایات کے

قیام کی غرض سے اسلام چاہتا ہے کہ سزاؤں کے نفاذ میں روک تھام نہ ہو، لیکن وہ مجرم کی انسانی حیثیت کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس کی اصلاح کا اسیر اور اس سے بددلی بھی رکھتا ہے۔ مثلاً شریعت نے جہاں قصاص کا قانون رکھا وہیں متحول کے رد بددلی ہو جائیں تو قصاص کے بجائے دیت اور خون بہا کی سزا سنائی بھی رکھی، بد نہایت لطیف وجہ میں قرآن پاک نے ان سے ڈرا بھی بھی کیا کہ ایک لکھ لکھ حد دوسرے حق کی قربت نہ لے اور عذر و گداز کا سامنا نہ کرے، نہ (۱۴) قصاص کے باب میں یہ قاعدہ مقرر کیا کہ چاہے ایک مرد و عفت انسان لے جس طرح بھی کسی مظلوم کو لکھ لکھ، لیکن اب اس قاتل سے قصاص لینے ہوئے انسانیت کا دامن اچھڑے جائے نہ یا بے اور قتل کی انکی صورت اختیار کی جائے کہ جو کم سے کم تکلیف دہ ہو چنانچہ حکماء سے سیدھے طور پر سر قلم کر دیا جائے "ولا توفد الا بالمعسف" (۱۵)

آپ ﷺ نے جہاں ایک حکم ضرورت اور ان کے سامنے تھے کے تحت مجرم پر سزا نافذ کی وہیں ان کی لڑت طعن اور حرمت انسانی کا بھی پاس رکھا، ایک صحابی حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا قصہ اور باگیا، سزا کے نفاذ کے بعد بعض لوگوں نے ان کے متعلق درشت کلامی حق تو آپ ﷺ نے سخت آواز ان کا اظہار فرمایا، اسی طرح کی بات آپ ﷺ نے حضرت عائشہ پر بھی کی، بد سے میں نہیں آتی، اسی موقع سے بھی آپ ﷺ نے تہد

(۱۰) لاہور والی الطائر لاہور ص ۷۷

(۱۱) منتخب احادیث ص ۱۶۷

(۱۲) ابن ماجہ ص ۹۰ باب لا یؤخذ الا بالیسف، المتابع ص ۷۰۰ کسوطی (۱۳) سوانح ص ۱۶۶ کتاب فروع

ہر فرد کو ان کے حقوق سے "خلق خدا" کے حقوق کا مفہود حاصل نہ کر سکتا ہے، اسی قبیل سے یہ احکام بھی ہیں کہ اگر کسی شخص کے لیے حقوق ادا کرنے سے کوئی انسان پہلے چلی کرے تو اس سے جبراً حق وصول کیا جائے گا، ضرورت پڑے تو اس کو قید بھی کیا جائے گا۔

حقوق اللہ اور حقوق انسان میں جن غلطیوں اور کوتاہیوں پر کوئی سزا متعین نہیں کی گئی ہے ان کا سزا سیر و ناظمی مفرد کرتے گا مگر اس کا نام "تعزیر" ہے، (۱) احکام حدود و تعزیر کے "قصاص و ریت" کا خلاف ورزی کیے تو کوہا مقام کے چور سے تمام حقوق کا احاطہ ہو گیا، کسی انسان پر جو دہائی تعدی نہ جائے اس کا بعد اسی صورت جملہ "قصاص" سے مراد ہے، انہیں حدود میں کسی بین کائنات میں قصاص کے پونے "ریت" جب ہوتی ہے، ایک ہے کہ خود بخود آوارہ منزل ہے تو اس کے درجہ بجائے قصاص کے "ریت" پونے پر آزاد ہو جائیں، دوسرے مجروح شخص کو ایسا ریم کے ہے کہ اس میں ممانعت کو باقی رکھ کر مشکل ہو اور اس بات کا خطرہ ہو کہ اگر مجروح کو جاری سے اس کا قصاص لینے کی اجازت دیے اور ریم درگاہی ہو جائے تو قصاص ریم کی جگہ بدلتا تک جا پونے۔

حدود، قصاص، اور تعزیر میں فرق

جرم کی ان مختلف انواع کا احکام پر کیا اثر پڑے گا؟ ہر جرم کے مختلف فقہاء نے اس پر گفتگو کی ہے مگر عموماً اور عموماً فقہاء نے اس پر بڑی عمدہ گفتگو کی ہے اور اس کا خلاصہ یہاں ذکر کیا

فرمانی ہر ان کے اسے سرکلات خیر ارشاد فرماتے، (۱) ایک صاحب جرح شاپ کے خورکے دربارہ میں قتل میں ملوث ہو کر ہر گناہات میں پیش نہ کر لوگوں نے شرم و سار دیا ہے، بعض و عانیہ گناہات نہ کیے، یہ سنا تو کہ جسے جرح شاپ کی جین حلف کر کے قتل کی آگئی اور آپ جھٹکنے اس پر گواہی تمام کرتے ہوئے تھیں فرمانی کہ ان کے لئے دعا کرتے کہ وہ اسے (۱)۔

جرم اور سزائوں کی تقسیم

اب کہ اسلام کے جرم و سزائے کے تہذیبی تصورات پر غور کریں گے ایک طائرہ تھوڑا سا لی سے اسے سب غصوں موتا ہے کہ اسلام میں جرم کی اقسام اور اس کی سزا سے سزائوں کا بھی ایک بتائی، ذکر ہونے ہو اس سلسلہ میں ایک بار پھر میں قاضی دوری کیا، طائفت جہنم "الاحکام قسطیہ" کی طرے و تہذیبوں جس میں اقتصاد و معیشت کے ساتھ بڑی غریب و سزائوں سے اس بحث کو سمیت پڑ گیا ہے، فرماتے ہیں "سزائیں وہ جرم کی ہیں" حدود و تعزیر، مجروح و ضریح کی ہیں، ایک جن کا قتل متعلق نہ سے ہے، (۱) دوسرے جو حقوق انسان سے متعلق ہیں، حقوق اللہ سے متعلق حدود بھی دو طرح کی ہیں، ایک وہ جو کسی شخص کو زک کرنے پر ہیں، مثلاً تارک مطلقہ اس کا عزم اکثر فقہاء نے ہاں آگے تک پہنچا جاتا ہے، (۱) بالغ زکوٰۃ کہ ہر انسان سے زکوٰۃ وصول کی جاتی ہے، (۱) دوسرے جو کسی جائز و جرم کے مطالب پر مفرد ہیں، اور یہ چار ہیں، (۱) شراب نوشی، چوری اور زانیہ و بھارت پر جاری ہونے والی

(۱) سقراطی

(۱) بخاری، ۱۰۰۰، باب منکم من لم یحارب النصار الح

(۲) ملخص، ۱۰، احکام السعادت ۲۲-۲۱

یا ہے:

اول۔ اس کا مگر تعلق جرم کے قائل ہونے پر نہ ہوتا ہے، "عدا" کا قائل ہو چلا، نہ قاضی جرم و معاف کر سکتا ہے، نہ خود حلق قاضی، مثلاً وہ عدوت جس سے زنا کیا گیا ہو، وہ قاضی جس کا مال پور کی ہوا ہو، جب کہ قصاص خود صاحب معاف کر سکتا ہے، قاضی نہیں بلا قیود کے، جب میں قاضی کا اختیار ہے، میں ہر اس کے لئے ضرور گناہ کا کام لینے کی گنجائش ہے۔

دوسرے: اس تقسیم کا اثر قاضی کے اختیارات پر پڑتا ہے۔ حدود و قصاص میں قاضی کے اقتدار بالکل بندھے ہوئے ہیں اور وہ اپنی طرف سے ضرور گناہ کا کوئی حق نہیں رکھتا، جب کہ قصور کے باب میں، ہم اختیار اس کے، خود نہیں ہے، وہ جہت خائن حالات و احوال کی روشنی میں کر سکتا ہے اور معاف کیا۔

تیسرا فرق: یہ ہے کہ حدود و قصاص اور عدوت کے سلسلہ میں جو مخصوص احکام ہیں ان میں تبدیلی اور ٹھیکر کی گنجائش نہیں، یہ قطعی اور ناقابل تغیر ہیں، اس کے بخلاف قصور کے قوانین اور احکام و معاملات کے لحاظ سے تغیر پڑا ہوا ہے، لیکن یہ ایک ہی جرم کی تصویر حالات و مقام کا حلق شمول کی حیثیت کے فرق کے لحاظ سے تبدیلی کی جائے۔

چوتھا فرق: ذریعہ ثبوت کا ہے، دنا کے ثبوت کے لئے چار گواہوں کی گواہی مطلوب ہے، دوسری حدود و قصاص کے ثبوت کے لئے تم سے کم دو مرد گواہوں کی گواہی ضروری ہے، لیکن قصوری جرائم کے ثبوت کے لئے عام نصاب گواہی یعنی

ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بلکہ بعض حالات میں تنہا ایک شخص کی گواہی کافی ہے (۱)

راجم طور کا خیال ہے کہ قصور کے سلسلہ میں فقہاء نے قاضی کو جو وسیع اختیارات دئے ہیں، ان کی زیادہ ہوئی رہوں کے غلطی کی وجہ سے وہ کافی محسوس ہیں، اور اس میں اختیارات کے لحاظ استعمال و مقررہ درجہ اور جرم کا قافیہ یہ ہے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے جرائم کی دہشت و عظمت اس کی حد سے زیادہ ہو جائے کہ وہ دوسرے انتظامی مسائل کی طرح ایسے جرائم پر بھی قانون سازی کرے کہ اس کے بغیر نقصانے تصدق کی تعمیل مشکل ہے، اداہم۔

تحقیق جرم کے لئے طریق کار

اس بحث کے اختتام پر اس طرف اشارہ ضروری محسوس ہوتا ہے کہ بعض اوقات جرم کی تحقیق کے لئے بعض خصوصی اقدار ضروری ہو جاتے ہیں، عدلیہ کے لئے مشکل یہ ہے کہ قانون کی ذخیرہ میں اس کو بے دست دیا کر دیکھا جائے، اور جب تک کوئی بات پایہ ثبوت تک نہ پہنچ جائے وہ کوئی قدم اٹھا نہیں سکتی، اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے مواقع پر فقہاء نے انتظام کر حلق خصوصی اختیارات دئے ہیں۔

میں جملہ ان کے یہ ہے کہ ایسا حکم قاضی جس کا جرم پایہ ثبوت آتا ہو نہ ہو، تحقیق حال کے لئے کر لیا جاسکتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک تو ایک ہی، لیکن دوسرے فقہاء کے نزدیک امام الحنفی کی سواہر کے مطابق کسی بھی مناسب عدت تک سے تہدیس رکھا جاسکتا ہے، اس پر جو بہت کافی گئی

(۱) ایسے الشریعہ الحدیثی الإجمالی، ۸۲-۸۳

طرح خاص قسم کے سوزوں پر بعض خاص شرطوں کی رعایت کے ساتھ وضو میں سج کر لینا کافی ہو جاتا ہے، پاؤں نکال کر دھو، ضروری نہیں ملتا ہے، اسی طرح سوزوں پر پہنے ہوئے اس "جرسوتی" پر بھی سج کر لینا جائز اور کافی ہے: "ومن لبس الحر موقی فوق الخف مسح عليه"۔ (۳)

جرسوتی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا ہر ایک ہو کہ می کے اوپر سکے گئے سراجی تراوٹ نیچے تک پہنچا جائے، اس طرح ہو کہ ہاتھ گھسا کر سوزوں پر سج کر لینا ہو چکا ہو، اگر ایسا کرنا اس کے لئے ممکن ہو تو جگر سوزوں پر سج کر لینا جائے گا نہ کہ جرسوتی پر، مگر جرسوتی پر سج کر لینا ہر وقت اور اسے ہر وقت نہیں ہو سکتا، اگر ایسا کرنا ممکن ہو تو فرقی پیش نظر رکھنا چاہئے کہ وہ ہرے پلڑے کے سوز سے ہوں یا جو ہر ایک سے ہو کہ ایک تین گئے ہوں، ان پر سج کر لینا، پھر اگر ایک تین کا کھانڈنی گئی تو وہ بارہ سج کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ دونوں عزم میں ایک تہہ کے ہیں، اور اگر یہی تہہ پر سج کر لیں تو اس پر سج کر لینا درست ہے۔ (۴)

تجربہ

ایک خاص قسم کی سیاہ رنگ کی پمپلی کو تہہ ہیں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ گول جسم کی ایک پمپلی ہے، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے یہاں اس کا کھانا حلال ہے، اور وہ پمپلی ہی ہے، جب کہ امام احمد کے نزدیک اس کا کھانا درست نہیں۔ (۵)

(۱) چترامہ نامہ، احکام المسطابہ للہادری، کتاب الطایع حشر فی احکام الخمر، ص ۲۳۰ سے: اخبار کے ساتھ نقل کئے گئے ہیں۔

(۲) (۳) فتاویٰ ۱۰، باب: مسح علی الخفین

(۴) کتاب: ص ۱۰۱، جرسوتی کے کلام کی تفصیل کے لئے اس کتاب کے ص ۲۹۹-۳۰۱، ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں

(۵) رد المحتار، کتاب الخبائج، حشر، ص ۷۹

ہے، مگر اس کے لئے توئی قرآن موجود ہیں تو پہلی کے اگلے کے لئے ہر پہنٹ بھی کی جاسکتی ہے، اگر کسی بات کا اقرار کرنے کے لئے مجبور کیا جائے، اور میں مار پینٹ کے اور میں وہ اقرار کر لے تو وہ اقرار معتبر نہیں، اگر صرف بچا کر لے کے لئے دباؤ ڈالا گیا اور مار پینٹ کی گئی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا تو اقرار کرنے کے ساتھ ہی مار پینٹ متوقف کر دی جائے اور دوبارہ استفسار حلال کیا جائے اب اگر وہ بارہ بھی وہ اقرار کر لیتے تو اب یہ اقرار معتبر ہوگا۔

کوئی شخص حد شرعی نافذ کئے جانے کے باوجود بار بار ایک ہی جرم میں مایوس ہو جاتا ہے، حد نظام کی کوئی ہے کہ اس کو ہمیں دہم کی سزا دے اور اس کی خوراک و پوشاک کا نظم سرکاری طور پر کرے، قاضی کو ہر صورت میں قسم لینے کا حق نہیں، لیکن امیر حقوق نافذ و حقوق انسانی کے کسی بھی معاملہ میں تحقیق و تفتیش کی غرض سے عزم نفس سے قسم کھاسکتا ہے، قاضی صرف "مٹف یا لہ" لینے کا حق رکھتا ہے، لیکن امیر مطلق و غیرہ پر مشروط مٹف بھی لے سکتا ہے، اور اگر وہ اس وجہ کا وہ کہ جرم مستحق قتل ہو، پھر بھی الزام از خود تعین قتل کی دھمکی دے سکتا ہے۔ (۶)

جرسوتی

سوزوں کو نجاست، کھلا اور گندہ کی سے پہننے کے لئے اور ہے جو پہن کر پہنے جانے اسے "جرسوتی" کہتے ہیں۔ (۱)

تجربہ

مذاق خوار ہو گیا، کھانے یا پڑھانے کے درمیان میں کو
اضطرار حاصل ہو گا۔

امام شافعی اور امام احمد کا خیال ہے کہ اگر کوئی بٹہ و
برسات کے اعتبار سے اس شکار کے مسائل کوئی ایسا جانور سوجھ
ہو جس کی قربانی نہ جانی ہو جب وہی جانور یا گیا جائے؟
برنہ اور کوڑی سے بدلہ لے کر، اسٹیک لگائے کے بدلے لگائے۔
نیز اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اگر مرغی جانور (نہ شکار) کی
قیمت کا کہہ: فقراء کو کھاد یا جانے اور روزہ نہ پڑے۔ بندہ فرق
اس قدر ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر نصف صاع کیوں
تے بدلے ایک روزہ رکھتا ہے، اور امام شافعی کے یہاں
”چوتھائی صاع“ یعنی ایک (۱/۴) صاع (۱/۴) صاع کے
بدلے ایک روزہ رکھتا ہے۔ وہی قربانی کے جانوروں
میں اس کی تعمیر موجود نہ ہو تو اب امام شافعی اور امام احمد کے یہاں
مگر اس کی قیمت سے فقراء کو کھانا کھلائے جائے یا اس صاع سے
روزہ نہ پڑے۔

فرض قرآن مجید میں ”نسی“ شایاں ”کاذب“ کیا گیا ہے، امام
ابو حنیفہ اس سے سرسورس میں معافی ممکن قیمت مراد لینے میں
اور اس قیمت سے ہر خرید کر اس کی قربانی یا فقراء کے لئے
کھانے کا نظم کرنے یا پانی کھلا سے روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔
جبکہ امام شافعی شکار کے جن جانوروں کے سر کی قربانی کے
جانور سوجھ ہوں، ان میں مثل صورتی لیکن اس بیضہ و بٹہ کا
جانور مراد سمجھتے ہیں، نہ جن شکار کے ایسے مسائل جو نور
موجود نہ ہوں وہ ان کے لئے بھی حنیفہ کی راہ پر چلنے کے سوا
چارہ نہیں۔ ہاں اس مسئلہ میں اہل حق و عدل کے پاس معقول

احرام کے احکام میں سے ایک یہ ہے کہ کس حالت میں
شکار نام نہ نہیں، فقہاء نے یہ سہرا ہے؟ شغل کے جانوروں
اور آبی جانوروں، درموزی اور غیر سوازی خوردنی اور غیر خوردنی
جانوروں کے احکام میں کیا فرق ہے؟ اس کی تفصیل تو قارئین
خود لکھا ”سید“ (شکار) میں ملاحظہ کریں گے۔ یہاں اس
سے متعلق محض ایک جزوی بحث کرنی مقصود ہے، اور یہ کہ
قرآن مجید کا ارشاد: ”وَمَنْ قَتَلَ مَتَكُم مَّتَعَةً، فَهَبْ مِمَّا
عِنْدَ عَائِلَتِهِ مِنْ نَعْمَةٍ، (انہ، ۱۹۵) تم میں سے جو کسی شکار کو
دھڑالے یا اس کو کسی کے شغل جانور بطور جزا عطا کرے ہے، پڑا
جو شکار کے کھانے پر واجب ہے، اس کی قسم کی ہو، اور اس اعتبار سے
نارے لگے شکار کے مسائل؟ اس کی وضاحت میں فقہاء کے
درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

مماثلت معنوی مطلوب ہے یا مصوری؟

امام ابو حنیفہ اور امام ابو حنیفہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جہاں
فائدہ رہ جائے، وہی ہوتا ہے، اور نہ قرآن ہی ہوتی کے وہ
مستحق قیمت شایاں آئی ہے اس کی قیمت لگائی جائے، اب اگر
اس کی قیمت کسی ایسے جانور کے برابر ہو چکے جائے جس کی
قربانی دی جانی مشروط ہو تو اس کو تین باتوں کا اختیار ہے، یا تو
وہی جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے، یا اس کی قیمت سے شہاد
خود دینی خرچ کر فقراء کو کھانا دیا جائے، یا اس کی قیمت یہاں سے
لٹا سے لگے اور ہر نصف صاع (قریب پانچ سو) سے
بدلہ ایک روزہ کی حیثیت سے روزہ رکھ لے، اور اگر اس کی
قیمت ایسے جانور کے برابر نہ ہوتی ہو تو پڑھ کر کی گئی تفصیل کے

اور قوی میں جن کی تکمیل کا یہاں موقع نہیں۔ ۱۱۱

جِزَاءُ کے مشرقی احکام

”جِزَاءُ“ کے متعلق چند ضروری احکام یہ ہیں:

۱- جیسا کہ ذکر ہوا، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ”فکّار“ کی قیمت لگائی جائے گی اور اس قیمت کا کھانا خرید کر فقراء کو کھلایا جائے گا، امام شافعیؒ کے نزدیک اس فقراء کے مصالح قربانی کے جانور کی قیمت لگائی جائے گی اور اس قیمت کا کھانا فقراء کو کھلایا ہوگا۔

۲- قربانی، فقراء کو کھانا کھلانا، اور روزہ رکھنا ان چیزوں میں ترمیم نہیں ہے کہ ایک پر قادر نہ ہو جب دوسری صورت اس کے لئے کفایت کرے، بلکہ ان تینوں میں اختیار ہے، پناہ چھ قربانی پر قدرت رکھتے ہوئے بھی دوسری یا تیسری صورت کو اختیار کر سکتا ہے۔

۳- اگر قربانی کرنا چاہے اور فقار کی قیمت قربانی کے کسی جانور مثلاً گائے کی خریدی گئی ہو، بعد از اسے اور اس کی مقدار اتنی بھی نہ ہو کہ قربانی کے کسی جانور مثلاً بکری کے برابر ہی ہو جائے، تو بقدر قیمت کا کھانا فقراء کو کھلادے، یا ”نصف صاع گیہاں“ کے حساب سے عدد سے رکھالے۔

۴- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جِزَاءُ میں جو جانور اچھے جائیں، ضروری ہے کہ وہ قربانی کی مطلوبہ عمر کے ہوں، خاصاً ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ضروری نہیں۔

۵- اختلاف اور شواہش کے نزدیک ضروری ہے کہ جانور کی

قربانی حد درجہ صحت کی جائے، البتہ احتلاف کے نزدیک فقراء کے کھانے کے سلسلے میں حرم کی قید نہیں، حرم کے باہر بھی فقراء کو کھلایا جائے تو کافی ہے، کیونکہ قربانی کے سلسلے میں خود قرآن مجید نے قیہ لگادی ہے ”حدیبا بالغ الکھنہ“ (نور: ۱۵) فقراء کو کھلانے کے سلسلے میں حرم کی قید نہیں لگائی ہے، ابو حنیفہؒ و امام شافعیؒ نے (نور: ۱۵) جِزَاءُ کے طور پر جو جانور مانا گیا جائے چھ لگایا ”جناہت“ ہے، اس لئے اس میں نہ خود کھانا جائز ہوگا، نہ اپنے حصول و فروغ یعنی آبی یا مالو کی سلسلہ کو، یا ان تمام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک غیر مسلموں کو دے سکتے ہیں، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک غیر مسلموں کو بھی نہیں دے سکتے۔ (۱۱۱)

جُزْأَف

تاپے تہے اور ضروری چیزیں کے بغیر خرید و فروخت کرنے کو کہتے ہیں، طبعی الطبع والشراء وھو بلا کھل وولن۔ (۱۱۱) ایسا معاملہ اسکا، دو چیزوں کے درمیان خرید و فروخت کرنے میں درست ہے، جن کی جنس اور ذریعہ یکساں نہ ہو، ایک لگ ہوں، مثلاً تیل چاول کے بدلہ فروخت کیا جائے، یہ دو لگ جنس ہیں، اس لئے کہ غذائی لحاظ سے ان کے مقاصد مختلف ہیں اور ان کا ذریعہ بھی یکساں نہیں، کہ تیل، پاجاتا ہے، اور چاول تول جاتا ہے، یا اگر ذریعہ یکساں ہی ہو اور جنس علاحدہ ہو مثلاً چاول اور دال کہ دونوں ہی کو دال کر کے

(۱) ملخصاً: (۱) مدعی الصالح (۱۹-۳۱۰۰)

(۱) ملخصاً: (۱) مدعی الصالح (۱۹-۳۱۰۰)

(۳) المبرور۔ ۹۴

تعاون ہے، لیکن مجھے اس کی طرف قرآن پاک نے "ہم
مخبرون" سے اشارہ کیا ہے

عام طور پر اسلام کے قانون جزیہ کے گہرے مستشرقین نے
مسلمانوں کے خلاف جو طواغیتیں ہیں اور اسلامی ملک میں
تسلیم شدہ غیر مسلم قبا ئیت کے ساتھ جبر، تاراج وادی اور جہالت
استغلال کیا ہے، حالانکہ یہ محض پروپیگنڈا ہے اور یہ نقص بھی
بظاہر فوری کے ساتھ قانون جزیہ کا مطالعہ کریں، وہ یقیناً اس کو
تسلیم کریں گے۔ جزیہ کی جہاد اسلام نے نہیں کی، بلکہ اسلام سے
پہلے جہاد، حربہ کے زور و دھمکی کی حکمت عملی میں جہاد سے
جزیہ وصول کیا جاتا تھا، اسلام نے جزیہ کو کسی دفعہ کے لئے
نہیں کیا ہے، بلکہ یہ حفاظت، اذکار کا عوض ہے، مسلمان قانون
کی بات پر مجبور ہیں کہ اسلامی سرحد میں اس کی حفاظت و ممانعت کا
لیفٹیننٹ انجام دیں، غیر مسلم قبا ئیتوں کو جہاد میں شرکت پر مجبور
نہیں کیا جا سکتا، اس کی ضرورت کہ وہ اپنی حفاظت و اذکار کا
معاوضہ کریں، اسلامی عہد کے ”عہد ناموں“ میں کثرت
اس کا ذکر ملتا ہے، حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک قوم سے معاملہ
کیا تو یہ الفاظ کہے:

والمعنى ما صدقتم فلما الحزبية : لا فلا (١٠)

میں نے جڑ اور حفاظت پر حجاب دیا ہے، جس
تہا واقعی نامہ اور حفاظت ہے، وہ جب تک نامہ تہا رہی
حفاظت نہ رہا، اس لئے جڑ ہے، وہ نہ نہیں۔

چند نوجوان اسلامی تاریخ سے یہ نظیر ملے گا کہ جب شام کے

١٤٢٦ هـ / ١٩٠٥ م

معدہ دھو سکتی جاتی ہے۔ اس طرح زرد پیاٹش میں تو اختلاف نہیں۔ البتہ جس رنگ و بک ہے کہ فیکہ چولہ اور دوسری قسمی دال ہے یہاں بھی انداز ہے خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔

البتہ اگر کہیں خود یہاں کے پورے دوست کیا جوئے کو
 انکار دے بیٹا دوست نہ ہوگی اس لئے کہ دونوں کی جمل بھی
 ایک ہے اور ذریعہ کی فکر بھی یہاں انکار سے غریب و فرد خد
 کر کے نہیں۔ ت کو کافی امکان ہے کہ ایک طرف سے ہم
 فریاد اور دوسری طرف سے کچھ تم ہو جائے۔ ایسی صورت میں
 "سودا" رہا ہوچکا ہو جائے گا۔ اور اصل انکار سے بچنے کی تمام
 چیزوں میں جائز نہیں۔ جو "مہال" ہوئے "اہل قبیل" سے ہیں۔
 یہاں مہال ہوئے کی خبر "انکار" کے مسک کے خالق کی گئی
 ہے۔ دوسرے فقہاء کے خلاف ایک نئی قسم کے "مہال" میں "ربا"
 جو مسک سے ایسی کے مطابق خبر ہو گیا۔

(۱) ماخذ: "یو" کے تحت تفصیل مذکور ہوئی۔

七

[illegible]

(۱) اپنے مراد میں لفظ "مکمل" کا مفہوم ہے۔

جزیہ کے فقہی احکام

اس پر فقہ کا اتفاق ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ملحدوں سے اسلام قبول نہ کرنے کی صورت میں جزیرہ کی پیشکش قبول کرنی چاہئے گی، عام بہت پرستوں کے منسلک امام ابوحنیفہ کی رائے دہی سے، جو امام ابوحنیفہ کی عام مشرکین عرب کے متعلق ہے، امام شافعی اور امام احمد کے یہاں بہت پرستوں سے متعلقہ جزیرہ قبول نہ کیا جائے گا۔ (۴)

امام احمد کے یہاں جزیرہ کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں ہے، بلکہ یہ حکومت کی صواب دہی پر ہے، امام شافعی کے یہاں اللہ اور قریب اور مومن سائر آدمی کے لئے ایک دنہ اور امام مالک کے یہاں چار دنہ یا چالیس دنہ ہے۔ (۵)

امام ابوحنیفہ کے مسلک کی تفسیر یوں ہے کہ خوش حال آدمی سے اڑتالیس درہم، متوسط قسم کے آدمی سے چوبیس درہم اور محتاج برسر روزگار شخص سے بارہ درہم لئے جائیں اور جو بے روزگار ہوں ان سے کچھ نہ لیا جائے۔ (۶)

اگر کسی کے ذمہ جزیرہ کی رقم پائی تھی اور وہ مر گیا یا اس نے اسلام قبول کر لیا تو یہ رقم ساقط ہو جائے گی، امام قسطلانی کے نزدیک خاتین، پانچ بچوں، پاگل، پابانجہ اور ضعیف بوڑھوں، غیر عہدہ دار گھوڑوں کے خواص پر جزیرہ عائد نہیں ہوگا، البتہ جیسا کہ گندراہم ابوحنیفہ کے نزدیک تھیں خواتین سے بھی جزیرہ وصول

مفتوح علاقوں میں مسلمانوں کی پابندی کا اندیشہ پیدا ہو گیا تو حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ نے غیر مسلموں سے وصول کردہ جزیرہ نہیں واپس کر دیئے، کا تحکم فرمایا، وہ یہ بیان کیا کہ خلافت، دین اور کاروبار، تمام اس سے بے نیاز کر سکے:

وإنکم شرطتم علینا أن نمنعکم وعلیما نمنع علی ذلک، وقد رخصنا علیکم ما أخصنا منکم. (۷)

یہی وجہ ہے کہ ہر تاریخ میں ایسی نظیریں بھی ملتی ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب بعض غیر مسلموں نے فوجی خدمت میں شرکت کو بطور خود پسندہ کی قرآن سے جزیرہ معاف کر دیا گیا۔ (۸)

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جزیرہ سے کرائیوں کی نہ بھی آزادی کا تحفظ نہ کیا گیا ہے کہ جس طرح مسلمانوں سے زکوٰۃ و عمر کی رقم وصول کی گئی اسی طرح ان کو دین سے زکوٰۃ و عمر کا مطالبہ نہیں کیا گیا کہ یہ ان کے ساتھ نہی، معاملات میں مداخلت اور جبر ہوتا، یہی وجہ ہے کہ ایسی نظیر بھی موجود ہے، کہ جو غلبہ نے جزیرہ سے بچائے "زکوٰۃ" کے نام سے دوبرہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی خواہش کا اظہار کیا تو ان کی درخواست قبول کی گئی اور عثمان رضی اللہ عنہ:

یؤخذ مال بالغ المسلمی وعلیہ ... نصف زکوٰۃ ما صاحبہ فیہ الزکوٰۃ. (۹)

(۲) فتوح البلدان ۱۵۹-۱۶۰

(۳) وصیۃ الامۃ ۲۶۱

(۴) دیلمدار ۲۶۵

(۱) کتاب الخراج لابن یوسف ۹۰

(۲) ابن کثیر، حلی، حاشیہ طرہ ۲۵۰۲، کتاب الزکوٰۃ

(۵) وصیۃ الامۃ ۳۹۱، بدایۃ المجتہد ۴۰۴

(۶) درمندان ۲۸۵

کیا جائے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا قیمت کے نفس کے نفس کے
 یہ طور پر ہے کہ ان میں ملکیت جاری نہیں ہو سکتی، بلکہ وہ وقت
 کے تمام میں ہیں، ان دونوں مباحثے سے یہ سراسر فخر کیا
 جاتا ہے، ہاں! اور احکام میں ہیں۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ جی کی رقم ۱۰ سال کی باقی ہو تو پہلے سال کا جزیہ معاف ہوجائے گا۔ ۱۰ جزیہ کے بعد نصف عام رقم ملے گی اور دوسری سالوں میں معاف نہیں ہوں گے۔

تجزئة العرب

اولیٰ یہ کہ ہمارے علاقہ حجاز میں کوئی مشرک خواہ وہ
 "ادی" یا "معاذ" دعویٰ کیوں نہ ہو وطن اختیار نہیں
 کر سکتا کیونکہ حضرت عائشہؓ سے رہی ہے کہ آخری بات
 پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی کہ
 جزیرۃ العرب میں دو رہنما جمع نہیں ہو سکتے، لا یجتمع
 فیہ جزیرۃ العرب جنتان (۵)

حرب کا خطہ چونکہ ہر طرف سے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا اور
 تھوڑا سا گھبراہٹ سے گھبراہٹ ہوا ہے، اس کے لئے "جہاز" کہلاتا ہے،
 اور اگر درہاشام سے اسے عربی میں لے کر آیا ہے کہ یہ پورا
 ایک پانچ حصوں میں منقسم ہے، انہماک، ہزار، حروف، اللہ اور یمن،
 ان کے خلفاء عاتق کے تسمیہ کی اور یہ ہر تسمیہ ایک حروف پانچ جہت
 ہے، شہاب الدین باقرت مولیٰ نے اس پر ہر حصے سے لکھ کر
 ہے، (۱۰) یمن، فہم، خطہ، بحر، جزیرہ، الحرب کا جو علاقہ قابل
 توجہ ہے، "جہاز" ہے، جزیرہ اللہ میں حروف، بحر، فہم، بحر، بحر
 اور یہ سمندر کے حکام خود "کتہ" "دہ" کے تحت دو ذروں
 کے، "جہاز" کے دوسرے علاقوں کے سلسلہ میں خاصی جو یمن
 کے دوسرے نے پورا حکام ذکر کیے ہیں، ایک تو حیثیت حرم، مدینہ
 (۱۰) اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

[illegible]

جَمَل

یہ لفظ انوں صریح پڑھا جاسکتا ہے۔ نخل (ج کے ز) کے ساتھ (ج کے نخل) اور نخل (ج کے نخل کے ساتھ) ایک صورت میں صدر اور دوسری صورت میں "احم" ہوگا وہی کے ہم معنی لفظ "ھیل" ہے جس کی بمعنی "جھاگ" کا مدحت میں استعمال ہوا ہے "نخل" کی کھر ج میں شادھن کے درمیان کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اکثر اہل علم کے نزدیک نخل یہ ہے کہ کوئی کسی اور شخص کو جوہ جرت دے کہ کسی کے بدلہ وہاں جس جلا جائے۔ (۱۶)

چھاؤ میں اجرت

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "غریب بہت سے شہر تم پر ہیں گے۔ بڑے بڑے شہر تیار ہوں گے اور تم کو شہر میں کچھ چاہیگا تم میں سے بعض لوگ جھگڑوں میں جاؤ گے۔ یہ کڑوائیں گے۔ مگر قوم کے بعض لوگ قرائن میں مہارت گے اور خود کو ان پر پیش کر دیں گے کہ کون اتنی اجرت دے گا کہ وہ اس کے بدلہ جہاد میں چلا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہیں اپنے خون کے نفی فکر ایک شخص اجیر رہے گا۔" ذانک الاہجیر الی (عنہ لطفہ من دعه) (۱۷) یعنی جو دے کہ وہ بے عہد رہے گا۔ اس روایت سے "نخل" یعنی اجرت جہاد یعنی کسی کو نفی معصوم ہوئی ہے اور دوسری طرف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں اگر نفی کے یہاں سے نخل کرنے میں نفی کے حیر ہو جائے گا کہ یہ دعویٰ ہے کہ نفی کی گنجائش ہے۔ (۱۸) یہ رائے بھی ظاہر ہے کہ جہاد کے مفہم پر ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک جو زمین کو نفی کی گنجائش ہے، تو وہ نفی کی بددعا کوئی ہوگی۔

نخل

"نخل" اور "نخل" کے معنی کسی چیز کی اجرت کے ہیں۔ (۱۹) اصطلاح میں کسی کے مفرد نظام کو اس کے مالک کے پیار و مالک پر چھوڑنے پر چھ اجرت لی جائے۔ اس کو "نخل" یا "نخل" کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے پہلے سے شرط لگا دی ہو کہ اسے معاوضہ دینے کی شرط پر قہار سے تمام کھجور کر کے وہیں لادوں گا تو بلاشبہ اس کو معین و واجب ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے یہاں ایسی شرط لگائے بغیر جو نفی تمام چھوڑ دینے پر بھی جرت واجب ہو جاتی ہے۔ امام شافعی کے یہاں پہلے سے شرط نہ لگا کر ہو تو اجرت واجب نہ ہوگی۔

امام ابوحنیفہ نے اس کی اجرت بھی مقرر کر دی کہ اگر نفی دن کی مسافت سے لایا جائے تو چالیس درہم دینے جائیں ورنہ سے کم ہو تو قاضی کی صواب دہی ہے۔ امام مالک کے یہاں عام عہد پر کسی جہاد جرت ہوا (اجرت نفی) اور وہاں لایا جائے گا۔ (۲۰)

(۱۶) حررہ و انصرہ: "عنہ خذہ کو نفی انعام نہ کر کے" الاحکام والمظاہرہ: ۱۶۷/۱۶۸ باب العتق من اللہ: ۱۶۷/۱۶۸ سے ماخوذ ہے

(۱۷) رحمۃ اللہ: ۳۶۶، کتاب النخل

(۱۸) لہذا لا نفی: ۱۶۷

(۱۹) لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸، لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸، لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸

(۲۰) لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸، لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸، لہذا لا نفی: ۱۶۷/۱۶۸

غازی کے لئے اس کا زہر ہے، وہ "جھل" دینے والے کے لئے
اس کا اصل اثر (یعنی جہدِ معائنات کا) بھی ہے اور غازی کا
بھی، ولولہ خیز اور ہاجر و غازی۔

روایات کے اس اختلاف کی وجہ سے فقہاء میں بھی اختلاف ہے، مالک و امام کے نزدیک جلاہ و "جمل" لینے کی اجازت ہے، شافعی کے نزدیک جائز نہیں اور لے لیا تو حرام (اعلیٰ ضروری ہے)۔ اسی سے فقہ حنفی کا مسئلہ میں مس کا مسئلہ مدحت۔ حرم ہے، یہاں ہی بات قابل ملاحظہ ہے کہ امام شافعی کی یہ رائے اس ماحول کے لحاظ سے تھی جس میں حرمت جہاز کے لئے ایک تسلسل تربیت و مشق مطلب تھی اور جنگ میں حاصل ہونے والا مایہ قیمت جلیب بین کائنات، اب کہ جنگ ایک مستغنی عن فن چکا ہے اور اس کے لئے تربیت ہی کافی نہیں، بلکہ اس مشق میں مسلسل درسی کے لئے کچھ بھی مطلب ہے، مجاہدینا کے لئے مستقل تھوڑوں کی تعین اس سے زیادہ جوی ضرورت ہے۔ چھٹی کہ تعلیم قرآن اور امامت و اذان کے لئے اجرت کا جواز اس لئے کافی نہیں کہ اس مسئلہ میں فی مذاہب اختلاف ہے، لیکن یہ رائے قابل عمل ہے۔

فتہاء مالکیہ کی ایک خصوصی اصطلاح

”جیل“ کے نام سے تھمائی مالکیہ کے پاس آئی۔ اور اس طرح جیل ہے ”جیل“ ایک ایسی صنعت پر مبنی کہ اس کا نام ہے جس کا حصول قیمتی ہو صرف اس کا قابضان ہو۔ اس میں اجراء، وقت، محنت کا حقدار ہوتا ہے، جب کہ

منصف سے حاصل ہو جائے، پھر خواہ عمل کرے، مگر منفعت حاصل نہ ہو جائے تو وہ اجرت کا حق دار نہیں، سنا یہ ہم کے حوالہ سے "اثر لادنی" میں لکھ ہے کہ اگر ایسا عمل ہو کر اس کا ایک حصہ پورا ہو جائے اور وہ بھی معاف کرنے والے کے لئے مفید ہو تو ایسی صورت میں باخیر (اسی سے معاملہ کیا گیا ہو) تہ اجرت کا اعتبار ہوگا، فقہائے مالکیہ نے "جعل" کی صورت میں اس طرح کے معاملات رکھے ہیں کہ طریح سے معاملہ کیا جائے کہ بشرط صحت اس کو اجرت دی جائے گی، اسٹاز سے ملے جائے کہ اس کو تقسیم کی مجلس پر تلاش کرنے والے سے کہا جائے کہ بھاگے ہوئے غلام، یا تم شدہ جانور کی تلاش پر یہ عوض لدا کیا جائے گا وغیرہ۔ اہم نکتہ کے یہاں یہ صورت جائز ہے، امام ابو حنیفہ کے ہاں نا جائز اور امام شافعی سے دونوں فرخ کے اقوال منقول ہیں، جن محرمات نے ناجائز قرار دیا ہے، ان کا احساس ہے کہ اس میں باخیر کے ساتھ "غرض" (دھوکہ) کی کیفیت پائی جاتی ہے، اور "غرض" ان بنیادی باتوں میں سے ہے، جن کو شریعت نے کسی بھی معاملہ کے درمیت ہونے میں نکالتا قرار دیا ہے، وغیرہ کیجئے تو اس میں باخیر کا احتساب ہمارے کے ساتھ ظلم بھی ہے کہ بہت سی دفعہ وہ مکتہ و مسئلہ کے باوجود اجرت سے محروم رہے گا۔

بن نغمہ نے اس کو جائز قرار دیا ہے ان کے پیش نظر اول
یہ ہے قرآن ہے کہ لعن چاہے حمل بعور و آناہ زعم
(ہندہ) ”جو شخص اس کو طاف کرے، اس کے لئے ایک

الأخضر والأزرق، مع الرخامة في قمة الحائط.

۱۶۱: عن النبی و ۳۰۴۷: باب الزکوة فی أهل الجبل، ۱۱: کیے: شرح مہذب: ۱۱/۲۷۲

جَلْبَان

”جَلْبَان“ کُوج کے زح کے ساتھ اس کے معنی جالوروں کے فضل (محر) کے ہیں۔

”جلبان“ ایسے جانور یا انسان کو کہتے ہیں جن کے گوشت کھانا مکہ پیدا ہو جائے وہ جلافتوں کو اپنی غذا بنائے (۱۰) رسول اللہ ﷺ نے ایسے جانور کے گوشت اور (۱۱) اس سے منع فرمایا ہے (۱۲) اسی لئے فقہاء نے یہ کہہ دیا کہ گوشت (۱۳) اور (۱۴) اس کے لئے اسی کا استعمال نہیں کیا کہ اس کی خرید و فروخت بھی مکروہ ہے اور ایسے ذبح کے لئے بھڑ بھڑانہ یہ ہے کہ یک سال بچے ہوں اور کہ یک سال کا گوشت کھایا جائے (۱۵) جلافتوں کو غذا بنانے کے اثرات فاسد ہو جائیں (۱۶) اسی کی قربانی بھی درست نہیں ہے (۱۷) علامہ کشمیری نے لکھا ہے کہ شریف کا قول بھی ”جلبان“ کے فاسد اثرات کے قریب ہی ہے۔ (۱۸)

جَلْب

جلب کے سلسلہ میں ایک اصطلاح تو یہی ہے جو اس سے پہلے ”جلب“ اور ”جلب“ کے تحت مذکور ہو چکی ہے، یعنی باہر سے آنے والے تجارتی مال کا سلسلہ شہر کے باہر یا گزرے ہوئے شہر میں لاکر گران فروخت کرنا، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (۱۹)

اوتن خط ہے در میں اس کا نقل ہوں“ یہ اعلان حضرت ہرثمہ نے کیا تھا، اس وقت فرمایا تھا، جب ایک مسلمان ہر سے آپ نے بیان کیے مہملی بیانیہ کے سنان میں رکھا، یہ تھا کہ چونکہ کافی کر کے چٹا کر کے دالے کی اثرات آپ نے ایک اوتن خط فراموش کی تھی، جو بیسہ بھی ”جلب“ ہے (۲۰) یہ بات میں موجود ہے کہ بعض صحابہ کرام نے ہر ہر ہر ہر کے ذریعہ ایک سریش کے طلاق پر اثرات طیب کی تھی، اب شریف اس سے شکار ہو جائے، نیز اس پر بھی اتفاق ہے کہ ہر ہر ہر کے طلاق طلاق ہوں قسم کی اثرات کا مقابلہ طے ہو سکتا ہے، اور ان کے علاوہ بہت سی صورتیں ہیں ”جلب“ کی نوعیت کا معاملہ عرف میں مروج ہے، اور اس میں جملہ ان اسباب کے ہر ہر ہر سے انکار شریف میں اشتباہی صورتیں پیدا کی جاتی ہیں۔ (۲۱)

نقص کے ہیں جملہ کے درست ہونے کے لئے اور شریف میں اصل پر کیا اس کام کے چار کرنے کے لئے کوئی مدت مقرر نہ کی جائے۔ (۲۲) اثرات (۲۳) شہرین (۲۴) ہو۔ نام تمام الحروف کا طیف ہے کہ فی زمانہ کسی بہت سی صورتیں ملاحظہ کی مروج ہیں، اور کاروبار میں ان کا مقابلہ ہے جو ”جلب“ کے ذریعہ میں آتی ہیں، اور اس لئے اس باب میں فقہاء کو قول کرنا جب کہ الفیہ کے پاس اس سلسلہ میں کافی حوالہ دلائی ہیں صورتیں ہیں میں اس سلسلہ کا۔ ہذا ملاحظہ و اللہ اعلم۔

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴)

(۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴)

(۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴)

ڈکڑا میں:

بن چپ جاسے "قطعاً وکل ماہطی سالی
 البدن" (۲) ہر پٹہ کو اس کی تعمیر میں مختلف افعال میں لگے گئے
 ہیں، حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ جو لوگ سے بچے تک
 ڈھک دے "ماہطی من فوقی الی اسفل" اسی کو ابن حزم
 نے بیان کیا کہ نہ بلا امتثال ہے اسے کہ کو ڈھک دے "ماہطی
 جمیع الجسم" وہ لوگ ہیں جو دوسرے کے کپڑوں کے اوپر
 ٹھٹک و تھرو کی وجہ سے استعمال کیا جائے، بعضوں نے کہا اسی
 چادر مراد ہے جو پرانے جسم کو چھپا دے، ابن حزم نے اسے ایسے
 کپڑے کو جلباب قرار دیا، جس سے سر چھپ جائے، مای کو خضر
 الراحمی نے فرمایا کہ جلباب وہ کپڑا ہے جو دوپٹے سے بڑا اور
 چادر (درا) سے چھوٹا ہو، (۳) شاید اسی لئے کہ بغیر جسم کو ڈھکے
 والے کپڑے کے حصہ کو بھی چھپا دے گا، اور سر پر سے جسم کا مکمل
 ہو جائیگا، لیکن کتاب ان سب کا لکھنا ہے مای کو ابن حزم نے لکھا
 ہے: "عما دھا لہ الخوب الفی یسترہ البدن" (۴)

۲۔ تعمیر احادیث میں ہے وہ یوں ہے:

۱۔ عبد اللہ ابن مسعود، عیدہ و سلیمان سے آیت کے ارشاد سے
 میں محتوی ہے کہ پورا سر ڈھک لے اور چہرہ بھی چھپا لے،
 البدن چادر اس طرح لے جائے کہ ایک آنکھ کھلی رہ
 جائے۔ (۵)

۲۔ ابو حیان اندلسی نے حضرت عبداللہ ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے
 نقل کیا ہے کہ جلباب یہ ہے کہ اسے پشتانی پر لپیٹا جائے

"جلب" کا لفظ ایک دوسرے مفہوم میں بھی مدہ میں
 استعمال ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لا جلب ولا جب
 اور یہ حدیث کی وصولی کے سلسلہ میں ہے کہ حدیث وصول کرنے
 والے کو چاہئے کہ لوگوں کی آبادی میں پہنچ کر نہ کوڑ وصول
 کرے، نہ یہ کہ آبادی کے باہر قیام اپنے یہ عمارتوں کو اپنے تمام
 ساتھ کے ساتھ یہاں آنے کی زحمت دے کہ یہ لوگوں کے
 لئے دھواں کا باعث ہوگا، یہ بھی "جلب" کے مفہوم میں داخل
 ہے۔ (۶)

کھیل میں:

مقابلہ اور گھوڑ دوڑ میں اپنے جانور کو آگے بڑھانے کی
 فرض سے جانور کا پیچھا کرنا، اذنا، جینا اور اس کے پیچھے آواز
 لگانا بھی "جلب" کہلاتا ہے اور اس کو بھی منع فرمایا گیا۔ (۷)

جلباب

قرآن مجید میں مسلمان مردوں کے طرز معاشرت پر روشنی
 ڈالتے ہوئے کہا گیا ہے:

بلین حلیہ من جلابین (۸)

مرد تم اپنے آپ پر جلباب (اسلام) میں۔

"جلباب" اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے عورت کا چہرہ

(۲) لہذا (۲)

(۱) لہذا (۱)

(۳) لہذا (۳)

(۴) وضع ابن فی المسو لہا لاسکام لاسکام علی البدن، ۲۵۰ (۵) احکام القرآن، ۲۱۰: ۲۱۰، لہذا

(۶) احکام القرآن، ۲۱۰: ۲۱۰، لہذا

(۷) احکام القرآن، ۲۱۰: ۲۱۰، لہذا

۱۰۔ ملحقہ شدہ عہدہ داروں کی ہر ماہی پوری کا خلیں
بصیرت اعمال، جب کوئی لائق نہ ہوگا۔

۱۰ برس تک میں عربوں کا وہاں حکم و قابو رہا۔ عربوں کی ضرورت اور چاہی
 کے لیے جہازیں اور قافے رستوں میں چلی۔ یہ وہاں پہنچنے کے لیے
 کافی تھیں۔ عربوں کی وہاں انھیں ملنے کی ضرورت تھی۔

جلد (۱۰۷)

[illegible]

جسمانی سزائوں کی مصیبت

[illegible]

مذہبِ مقدس پر جانے والے آئینوں کی نقل و کتب (کتابی نسخے) میں،
 مکتبہ پر مایہ ناز و قدردانی کے ساتھ پڑھیں۔

۳. مشہور طبیب احمدی عباسی کی بغیرت دہلے تھوڑے سے کہ
پہلے چھوڑ دیا تھا۔ اسی لیے کہ یہ عالمی مشہور ہے۔

۴۔ اہل اللہ مٹیں مہجرت اور محمدؐ کی آمد کی وجہ سے
آیت : اِنَّا بَرَأْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نَارِ الْاِسْفَلِ

گوئی کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ اب یہ سب کچھ یاد ہے۔

۵۔ اعظمی کا بیان ہے کہ اس کتابت کے ذریعے نے
بعد انصاری فوٹو شاپوں اور کسی عہدہ دار کے نام کے

چنانچہ اس طرح پڑھتے ہیں: "پہلے قرآن مجید"۔ گو کہ ان کے سرکاری
برکات میں "کمالیہ علی دین محمد" تحریر ہے۔

ان قدر رعایات سے ریت بیکٹیاں ہو جاتی ہے کہ انھیں کھانسی کا قصہ نہ یاد رہتا، جو خواہش کے جراثیم کو

وہ کہہ دے، بالکل درست ہے اور میں نے اسے اس طرح نہیں بھی
سمجھا تھا۔

५३१

استرو حویھا عن (عبد الوہاب بن عبد الوہاب) (رحمہ اللہ) : استرو حویھا

کے ساتھ میں کی بات کی دعوت ہے۔ مومنوں کی

۱۰۰

عدد نماذج التحصیل: ۲۵۰

wordpress.com

ہر طرح اس طرح ہیں کہ سب سے سخت شرب زنا پر ہوگی، پھر شرب، ہونٹ پر اور اس کے بعد قذف و بچکان ہے۔ (۱۱)
جو احکام اور پرار کر کے لکھے ہیں وہ لکھا ہوا احکام کی مانند ہے
ہیں، اکثر مسائل میں دوسرے فقہاء کو لکھا ہوا احکام ہے تاہم بعض
احکام میں اختلاف بھی ہے، چنانچہ امام مالکؒ کے نزدیک مرد و
یا عورت بظاہر عری کوڑے لگائے جائیں گے، امام مالکؒ کے
زریک تمام حدود میں (سزا کی رعایت کے ساتھ) پکڑے

۱۲۔ سے جائیں گے، پھر کوڑے مارے جائیں گے تاہم بعض
کے یہاں کسی بھی حد میں پکڑ نہیں جاتا، امام ابوحنیفہؒ امام
شافعیؒ کا خیال ہے کہ ”حد قذف“ یعنی سزائے تہمت میں پکڑے
نہیں جاتے، پھر تمام جرائم کی سزائیں میں پکڑے
۱۳۔ سے جائیں گے، امام شافعیؒ کے ہیں کوڑہ زنا میں ہر کا حصہ
اور جسم کے تمام اعضاء کو چھو جائے جائیں گے، امام مالکؒ کے
ہاں صرف پشت اور اس کے ارد گرد کے حصہ میں کوڑے لگائے
جائیں گے، امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ کے یہاں ضروری ہے کہ
”بہد“ کی سزا کوڑوں ہی کے ذریعہ ہو، ہاں اگر تہمت اس لائق
نہ ہو کہ اس کو یہ دانت کر سکے، تو سزائے کوڑوں کو ترک کر دیا جائے
اور تہمت مند ہونے کے بعد سزا جاری کی جائے (۱۴) جب کہ
شرائع کے نزدیک اگر کوڑے مارنے میں ہلاکت کا عنصر ہو تو
سزوں کے کنارے سے یا کسی اور قائل قائل شفی سے بھی حد
جاری کی جاسکتی ہے۔ (۱۵)

مکرمین جنم کے سد باب کے لئے اس کو کافی نہیں سمجھا گیا
ہے، اور تجربات اس کی تائید کرتے ہیں، ایسے قیہ قانون میں
چونکہ مکرمین کا ایک نمونہ ہوتا ہے، وہاں ایک نفع عظیم اور کھینکا
نہیہ ہوتا ہے کہ وہ ہاں کی جگہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے
کے تجربے اور جرم کے نہ سنے طریقوں سے آگاہ ہوتے ہیں
اور باہر کر بھر جیسے عمل استعمال کرتے ہیں، اس لئے پورا لکھی
ہے اس لئے مکرم کے سد باب کے لئے کافی نہیں۔

کوڑوں کی سزائے اصول

البتہ ان سزائوں کے سخت ہونے کے باوجود اس کے
برسے اور معذ کرتے ہیں شریعت ایک گونہ سہولت اور رعایت
سے کام لیتا ہے، چنانچہ کوڑوں کے بارے میں کہا گیا کہ وہ گنا
دارت ہوں، ضرب متوسطہ اور سبکی ہو ورنہ بہت
خفہ کہ جان کی ہلاکت کا عنصر ہو جائے، شرمگاہ، جہرہ اور سر
کے حصوں پر نہ مارا جائے کہ اس سے جسم کے پیٹے اور کمی عضو
کے متعلق ہو جائے، گاندھیشہ ہے، نہ تو مارنے کوڑوں کی ضرب
کے لئے خاص طور پر وسطہ صریح، پانچواں، پانچواں اور پاؤں کا
ذکر کیا ہے، عربین پر سخت مند ہونے اور عالم پر دولت اور
دست تلاش مند جانے کے بعد کوڑوں کی سزائے نافذ کی جائے گی،
تخت گرمی اور سخت سردی میں کوڑے نہیں لگائے جائیں گے کہ
اس میں جان جانے کا اندیشہ ہے، مردوں کو کھڑا کر کے اور
عورتوں کو بٹھا کر کوڑے مارے جائیں، کوڑے مارنے کے

(۱۱) ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱

(۱۲) ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱

(۱۳) ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱
۱۰۰-۱۰۱ ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱
۱۰۰-۱۰۱ ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱
۱۰۰-۱۰۱ ملاحظہ فرمائیے: ۱۰۰-۱۰۱

خداوند! مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما، مجھے عفو فرمادے۔ مجھے جاہل و نادان اور ذوقِ عطا فرما۔

حضرت عذیبہؓ سے مروی ہے کہ ”رب اغفر لی، رب اغفر لی“ (پروردگار! مجھے بخش دے، پروردگار! مجھے بخش دے) کے الفاظ آپ ﷺ پڑھتے تھے۔ (۱) یہ روایات اسی باب میں شریفی کے منسلک روایت کرنے کے لئے ”صحیح فاطمہ“ ہوئیں، مگر کتبِ روایتِ عظیمہ پر یہ اور دوسری روایت کو اہم تر مرقی والا دائرہ نے تفصیل سے نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ”صلوٰۃ اللیل“ (تہجد) سے متعلق ہے، اسی لئے خوفِ مالکپہانہ، عافان کی صرف نقل میں جاہل و نادان ہیں، لیکن طائیفہ ثانی کا ردِ بیان اس کے منسوب ہونے کی طرف ہے، فرماتے ہیں:

بل بعضی ان یسئد الفقہاء بالملفوظات بین السجلتین ۱۰۲

چونکہ فقہاء کے درمیان اختلافی مسائل میں ایسی صورت اختیار کرنا بہتر ہے کہ ہر ایک کے قول پر اس کا عمل درست ہو جائے؛ جس کو اصطلاح میں ”حروج عن الخلاف“ کہتے ہیں، اس کا تقاضا بھی یہی ہے۔

جسٹس استراحت

کلّ رکعت کے چھوٹے بعد، دوسری رکعت اور تیسری

رکعت کے چھوٹے بعد، چوتھی رکعت کو اچھٹے ہوئے چھٹے کو ”جسٹس استراحت“ کہتے ہیں (۱) کیونکہ، کلّ بن حورث کی روایت میں ہے کہ خیر سائے آپ ﷺ کا زور اُگرتے، اُٹھ کر، جب آپ ﷺ طاق رکعت، چنانچہ کلّ بن حورث کی روایت کے لئے چھٹے ۷ اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ چوبی طرح بیٹھ جاتے، لہٰذا بیٹھ جاتی بیٹھ جاتی جاتے (۲) اور دوسرے فقہاء اس کو مستثنیٰ نہیں کہتے، اس لئے کہ وہ ان میں پاؤں کے اٹھنے اچھٹے کا ذکر ہے، علیٰ حدودِ قلعہ (۱) ایسی رائے اختلاف کی ہے، اہلِ طائیفہ نے مالک بن حورث کی روایت کو غلط قرار دیا، اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت پر محمول کیا ہے۔ (۲) اہم یہ اختلاف بھی (غیبت اور اہمیت کا ہے، اگر کر لیا جائے تو کوئی مفاد نہیں، کسی اور کا نہیں، جس اور غرضی جیسے بلکہ پافقیہ کا یہی ہے) انور لعل کا جو ملحد لاجس نہ عفا (۱)

نشست کی کیفیت

جلد میں نشست کی کیفیت کس طرح ہو؟ حدیث اسی سند میں موجود ہے کہ آپ ﷺ ایسا پڑنا چھاتے اور اس پر بیٹھتے اور ایسا پاؤں کھڑا کرتے، گائی بنویں رحمہ البیہوی و مصعب البیہوی (۱) ایسی رائے اختلاف، شوافع اور حنبلہ کی ہے، مالک کے نزدیک ”تورک“ کرے گا، یعنی اس طرح بیٹھے گا کہ ایسا پاؤں بھی بائیں طرف کرے گا، اور سرین کو زمین پر

(۲) مل الاوطار ۲۲۵

(۱) شرح مصعب ۳۲۱

(۲) لیل علی: ۱۰۰۰، باب: سادہ

(۳) رد المحتار ۲۰۳، ۲۰۴

(۱) مل الاوطار ۲۲۵، بحوالہ نسائی وابن ماجہ

(۲) رد المحتار ۲۰۳، ۲۰۴

(۳) لیل علی: ۱۰۰۰، باب: کیف المہر فی المہرود

(۴) لمصعب من المصعب ۲۰

(۵) نصب الرایہ: ۲۰۹

تَبَاح

اور اس اولاد کی بھی بچہ نہیں مٹا کر رہا۔

فرمایا کہ اس کے بعد اس وقت سے عمل طہرہ کے تو مولود
شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا (۱) گو یا اس حاملہ میں بھی خدا کی
ذات کا اقتدار ہو، اولاد کی طلب ہو اور شیطان کی خراف سے
نفور ہو، محض اشتہاء نفس کی تکمیل کا جذبہ کارفرما نہ ہو۔

آداب

جماع اس طرح نہ ہو کہ تہہ کے استقبال کی نوبت آئے۔
چنانچہ مردین حرم نور عطا کرنے کو حکم و قرار دیا ہے۔
”بعضقل الفیلة حال الجماع“ اس وقت زیادہ گفتگو
بھی نہ کی جائے ”وبکوه الاکثار من الکلام“ کہ بھی شرم
دیا اور لغت کا قضا ہے۔ کھل پرور کی حالت میں ہو، نہ کوئی
دیکھ سکے اور نہ آواز کا احساس کر سکے، نہ پس و کنارہ کے مرط
میں کسی کی نگاہ پڑے (۲) بلکہ طہوت کے زائل و سرور میں
قدح بھی نہ کئے جائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ زین فیض“ ہے
”جرا لہا بیوی کے پاس جائے اور ایک دوسرے سے بھرا خوش
ہوں، پھر شوہر اس کے زانہ افتاء کر دے (۳) (۴) امام نووی نے
اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بغیر تباع۔
ایک دوسرے سے تلفذ کے طریقے اور عورت کی جانب سے
تلفذ ہونے والے افعال یا اقوال کا دوسروں کے سامنے نقل کرنا
حرام ہے۔ (۵)

یہ بات بھی مستحب ہے کہ جماع سے پہلے داعی جماع

انسان کے اندر جو طبی اور فطری داعیات اور غرائز رکھے
گئے ہیں، ان میں ایک جنسی اور صنفی تاحضول کی تکمیل بھی ہے،
اسلام جس کی ہر قسم کا لون لغت سے ہم آہنگ اور جس کا ہر
علم و اذن و احتیاط کا منہمک ہے، نے اس باب میں بھی ثابت
و جد و اذن و احتیاط کی راہ اختیار کی ہے، اس نے جماع کو
عبادت قرار دیا ہے، صنفی عمل کو اور ذاتی فریضہ بنا دیا ہے۔ اور
نوجوان کو ایک مدرسے کی رہایت کا حکم دیا ہے تاکہ انسان کو اس
محافل میں اتنا آزاد نہ بھی نہ چھوڑا کہ انسان اور حیوان کے درمیان
کوئی امتیاز باقی نہ رہ سکے، عزم ریشہ و دلدادگی کی ایک انکی لہر ست
جالی کہ کسی حیوان سے جماع حال نہیں، جماع کے طریقہ و انتہی
مرد و عورت کے جنسی، ریا کوئی اور ستوبہ سے اقرار دیا گیا۔

توفیر اسلام ﷺ نے جہاں زندگی کے تمام گوشوں میں
انسانیت کے لئے روشنی چھوڑی اور اپنے اسرار حسنہ کشف و یو
ان کی رہبری فرمائی، وہیں طہوت کی طرح طہوت کو بھی اپنے نور
ہدایت سے محروم نہ کیا، نہ دینے دیا، اور ازاد و امی لاشہ کی کے
اس صنفی عمل کے لئے بھی سہولت، اور شائستہ اصول و قواعد مقرر
فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جماع سے پہلے یہ کلمات پڑھے
جائیں:

بسم اللہ المہم جنبہ الشیطان وجنبہ الشیطان
ما رزقنا۔

اللہ کے نام سے خداوند ادا ہماری شیطان سے حفاظت فرما

(۱) ابن حجر عسقلانی، ص ۱۵۱، جامع ترمذی، کتاب النکاح، حدیث نمبر ۱۱۹۲

(۲) (۳) مسند ۴۶۵۱، باب لغوہر جلد سوم، ص ۱۸۸

(۴) (۵) المعنی، ص ۲۸۸، ادب الجماع

(۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

”یعنی“ کی حالت میں عورت کے کر سبک حجاب
ہوتا ہے اور کیا کچھ عورت ہے جس نے نہ غور و نظر
”یعنی“ کا ملحوظ کیا ہے۔

عزل

”ہمارا“ کی آپس میں عزت، عزل“ ہے، لیکن اس طرح
مشرکت کی جائے کہ عورت کی شرمگاہ میں، وہ نہ یہاں نہ
ہو جائے، اکثر فقہاء اس کو کفر اور قرآن دینے ہیں، روایات غالب
الجبہ مختلف ہے، بعض سے حرمت، بعض سے اجتناب اور بعض
سے کراهت کے ساتھ حجاز خارج ہوتا ہے، اور نہ وہ بھی جگہ ہے
کہ کراہت سے علیٰ حدیث، شہود علی اللہ دہلوی جیسے بلند پایہ م
حدیث اور معرثہ شامی شریعت کا رد ان بھی اسی طرف ہے۔ اور
کیفیت و حرمت

ہر چند کہ شہر نے جہاز کے لئے کسی خاص کیفیت اور
حرمت کی حد تک نہیں کی ہے، لیکن بعض افسطی نے یہ ضرور بتائے
کی کہ شہر کے ہے کہ کوئی کی حد تک نہیں اور کوئی کی حد تک ہے؟
ان کا قیاس ہے کہ سب سے پہلے ہیئت یہ ہے کہ عورت اپنے
ہوا، مرد و بیوا اور اس پر بیلاطفیت استہلال کیا ہے کہ حد تک
میں ”عورت“ کو مرد کا فرائض قرار دیا گیا ہے اس کا کھانا ہے کہ
عورت اپنے ہوا اور قرآن نے مرد کو ”قوا“ کہتا ہے اور قوامیت
اس کا کھانا کرتی ہے کہ وہ اوپر ہے، نیز قرآن پاک نے
زوجین کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے، وہی مشیت سے

خلف ایک طیف اشارہ خود قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔
پتہ چڑھتی تو چھٹی قرار دیا گیا، ہر حال وہی پیدوار کی وقت
حاصل ہو سکتی ہے۔ جس قدر فطری مقام میں محبت کی جائے، وہ نہیں
اس سلسلہ میں کثرت سے وارد ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص
کسی مرد یا عورت سے چھپے کی راہ میں سے اللہ اس کی طرف
نظر محبت نہ لے گا، انام کوئی کا بیان ہے کہ تمام آہل ذکر
علا مشفق ہیں کہ عورت سے اور میں وہی کہہ فرما ہے، وہ پاک
ہو یا نہیں کی حالت میں ہوا، بعض صنف صالحین سے جو در
میں جو عورت کا جواز نہیں دیا گیا ہے وہ بھی فطری ہستی ہے، اسلئے
نے جس نہت کو جائز رکھا ہے، وہ یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہی
میں وہی کی جائے، لیکن اس کے لئے وہی ہیئت اختیار کی جائے
کہ عورت کی پشت کی طرف سے محبت کرنے ممنوع ہے لا
لمس اللہہ۔“ (۱)

اور نہ بعض کی حالت میں مباشرت نہ کی جائے، خود
قرآن مجید میں اس کی ممانعت موجود ہے (قرآن ۲۴) احادیث
میں کثرت سے اس سلسلہ میں وارد ہیں، امام کی بہ ظاہر
ہے، بعض ایسے طرح کی نجاست ہے، اللہ کی عظمت کا تقاضا
ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس سے بچائے، نیز اس کے ہوتے میں
نجاست بھی ہیں، لیکن کاشی سب میں ذکر کیا گیا ہے، جو حکم
فیض کا ہے وہی تقاضا یعنی وراثت کے بعد آنے والے خون کا
بھی ہے۔

(۱) شرح مسند (۲۴۲)

(۲) ترمذی ۱۶۱

(۳) رد المحتار ۴۱۳

(۴) کتب حنفی، ۳۶۷، ماجاہ فی کتبہ الجن المحقق، ج ۱، ص ۱۰۰

(۵) حاشیہ تفسیر القرآن، ۱۲۳، ادب المدرس ۲

ہے کہ معرفت کب چھٹنے لگے ایک ایسے ہی شہر کو غرق ہوا تھا کہ وہ ہر جہت سے دنیا ضرور چھتا بیٹھی سے دلی کیا کرے۔ یہی نقصانے قیاس بھی ہے کہ ایمان و توحید عورت کے لئے ضرر مند ہے اور ہے غلطی کا خطرہ ہے۔ اور یہی بات کہ دلی صرف مرد کا حق ہے عورت کا حق نہیں، تو یہ کسی عورت کے لئے نہیں جائز کہ نکاح کے ذریعہ جو حقوق عامہ ہوتے ہیں ان میں زن و شوہر دونوں شریک ہیں۔ انہی ہے کہ اگر زنا و بیعت سے "عزل" کر دیا جائے تو اس سے اجازت نہیں ضروری ہے۔ (۱)

امام احمد کے یہاں کم از کم چار ماہ پر ایک دفعہ بیوی سے ہمبستری واجب ہے۔ انہی منصوص نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ اگر عورت سے جانے کے بعد دو چار ماہ تک نہ ملے تو زوجین میں تفریق کیا جاسکتی ہے۔ (۲) اگر کسی عورت کی عیال پر ضرر ہو تو عورت کا حق دلی ساتھ ہو جائے گا۔ انہی منصوص کے لئے فکر واپس آنے میں کوئی بلا مانع نہ ہو تو یہ امام احمد نے پرشر پر مقرر کیا ہے کہ وہ تفرج جائے اور اگر وہ اعتدال کرے تو زوجین میں تفریق کر دی جائے۔ (۳)

واضح ہو کہ فقہائے اہل سنت کی رائے تو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی، لیکن ان فقہاء کے نزدیک موجود حالات میں حلالہ اور اگلیہ کی رائے قابل عمل ہے۔ راجع الحروف نے "اسلام اور جدید معاشرتی مسائل" میں اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ نیز لفظ "املاء" جب "امہ" "منکح" کو بھی ماحول کیا جاسکتا ہے۔

جماع سے متعلق احکام

"جماع" سے متعلق متفرق احکام منسلک ہیں

عورت "قرائش" اور "خفاف" کی صورت ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے مجنونہ نہیں ہیں، پھر اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جب کہ سب سے پہلے صورت یہ ہے کہ مرد بچے ہو اور عورت بچہ نہ ہو کہ یہ مرد عورت ہی نہیں، بلکہ زنا و زانیہ کی طرح کے بھی خلاف ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا کہ عورت مجنونہ ہو اور مرد باہر شریعت کا حلالہ کرے، تو اس کے لئے عقل کا حکم ضروری ہے، اسی میں بھی اختلاف نہیں کہ طبعی نیت کے ساتھ مرد عورت سے ہمبستری تو حلال و ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اسی کو محدث قرار دیا "معاہدک الحدک صدقہ" لیکن اس مسئلہ کے بغیر بیوی سے زنا سے تو یہ بحث جواب ہے یا نہیں؟ امام احمد فرماتے ہیں کہ اب بھی بحث جواب ہے کہ حصول زنا کی نیت تو ہے اور یہ نیت بھی نہ ہو تو یا اس کی جو ان بیوی کی عقل و پاک دماغی کی حالت میں تو وہ حلال و حلال ہے ہی۔ (۱)

جماع میں عورت کا حق

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آیا عورت پر عورت کے نقصانے دلی کی صورت میں بھی زنا شرعاً واجب ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع ہم خیال ہیں کہ ایک ہی بار جماع عورت کا حق ہے، اگر ایک دفعہ مباشرت ہو گئی تو پھر عورت کا حق مباشرت عیش کے لئے ساتھ ہو گیا، امام احمد کے نزدیک جماع عورت کا حق ہے اگر اگر مرد کو کوئی عذر نہ ہو تو اس پر عورت کے حق طبع کی تکمیل واجب ہے تاہم یہ دیکھنا چاہیے کہ عورت کوئی عذر نہ مانا کہ عذر مشہور ہے تاہم یہ دیکھنا چاہیے کہ عورت کوئی عذر نہ مانا کہ عذر مشہور

(۲) المغنی: ۲۲۵

(۳) حوالہ: المغنی: ۲۲۵

(۱) المغنی: ۲۲۵

(۲) المغنی: ۲۲۵

جماعت

۱۔ اس کی وجہ سے جس ذنب ہوگا مرد پر بھی گھڑت پڑے گی۔
انزال یا مزینہ ہو۔

۲۔ نکاح قاعدہ کے بعد اولیٰ کرنے کی صورت میں سولہ کا نسب اٹھائی سے ثابت ہوگا۔

۳۔ منکوحہ عورت سے اولیٰ آیا تو اس کا مکمل ہر واجب ہوگا، بلا نکاح و نفی کی تصریح، تا کی حد دونوں میں سے کسی سے کا ۱۲۱۰ ہوگا، جس کی تفصیلات "معمود" یا "ما" کے تحت ذکر کی جا چکی ہیں۔

۴۔ طلاق یعنی کے بعد عدت کے درمیان اولیٰ کی قیود رجعت ثابت ہو جائے گی۔

۵۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اولیٰ سے ہر حال "حرمت مصداق" ثابت ہو جائے گی، طلال طریقہ پر ہو یا حرام طریقہ پر، تفصیل کے لئے دیکھ جائے "معاہرات"۔

۶۔ زنا و شہ کے لئے جو نہ جس صورتوں میں برائت جائے نہیں۔

(الف) جب کہ عورت حالت حیض یا نفوس میں ہو
(ب) بچہ یا عورت کا زائچہ، ماں میں سے ایک احرام نہ چکے
اول۔

(ج) ماہرہ کی حالت ہو، نگل و زہ ہو، شوہر پہلی گورنہ کا زہنے کا عہد سے نکلا ہے۔

(د) مختلف ہو۔

(و) چھٹی سے ٹکڑہ کیا ہو، اگر ابھی نکارہ ادا نہ کیا ہو۔

ایک امام کے چچے و بیٹائی خود پر طہر کی ادا سے ہی کتاب جماعت ہے۔

جماعت کی اہمیت

اسلام میں جماعت کو بڑی اہمیت حاصل ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں جماعت سے غور کی ادا بھی ستمیہ اور افضل ہے (۱) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے قسم کھ کر فرمایا، میرے ہی میں اے کہ مکر میں شیخ کرنے کا حکم دیا، مجھ سے ان کی جان چار دیکھوں، جو جماعت میں کروں اور مجھ کو ان کے جان چار دیکھوں، (۲) حاضر نہیں ہونے ان سے غور اولیٰ مانگ دیکھوں۔ (۳)

جماعت پر اس قدر زور رکھی گئی ہے کہ اسلام میں صفہ نواں کہ اجتماعی نہایت اہم امر ہے، اور تمام امور عبادات سے اس کا اہتمام ہو جاتا ہے، اسی لئے تمام مسلمانوں کو ایک ہی مہینہ میں روزہ کا عہد کیا، روزہ کو کی بھولی اور نصیم کا اجتماعی عہد قائم کیا گیا، حج و ایک چھینا اتوا ہی و اجتماع کی حیثیت دی گئی، عیدین میں ہر دو علاقہ اور جس میں مختلف گھلوں کے مسلمانوں کو یکجا کیا گیا، اسی طرح شب و روز میں حج و نماز کئے رہو مسلمانانِ مغل نے اپنے اجتماع کی صورت پیدا کی تھی

جو عت کی مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ ان کے درمیان

(۱) ابھاری میں اس حصہ باب الفتن ص ۱۰۲ انصافا حضرت امیر محمد علیؒ کی اہمیت میں حدیث و فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے، بعض اہل علم نے چھٹھ کرنا فرمایا ہے، حضرت محمد علیؒ نے (دیکھئے تصحیح حاشیہ ص ۳۶۴) حقیقت یہ ہے کہ محمد علیؒ کا حضور محمدؐ کی ہے بلکہ محمدؐ کے کلمات بیان کرنا حضورؐ کے لئے ایک کوئی منفی عقاب نہیں ہے۔

(۲) ابھاری باب ۱ حزب ص ۱۰۲ انصافا

ہم نام اور اس کی اطاعت کا سرعام نکتہ۔ جو نہ خدا، سنا، و نکتہ
 کا کسی تصویر ہوتی ہے، یا جان کو الٰہ سے استفادہ کو موقع ہے
 ہے و دست جمیع دلوں کے لئے ایک عبادت کی انجام دہی
 آیت اللہ عارفی ہے۔ ۱

جماعت کا علم

فقہاء خلاف میں سے بعض نے اس کو واجب و بعض نے حرم کو لازم قرار دیا ہے۔ جو عاقل کے قریب قریب ہوتا ہے۔ امام شافعی نے فرض کیا ہے اور اصحاب طحاوی نے فلاکی صحت کے لئے شرط قرار دیا ہے۔ (۱) امام احمد و زرانی ابو حنیفہ اور ابن قریب نے فرض میں کہا ہے۔ (۲) شافعی سے نزدیک دینی عالمی عالم باطنی زوران مردوں پر واجب ہے۔ جو کسی مشقت کے بغیر جو عت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ لہذا جمہوری کی بنا پر شافعی کا وجوب صواب ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص بیمار ہو۔ بہت بیمار ہو اور نہ ہو۔ جو پاؤں گلے ہوئے بول نہ پاؤں کھاتا ہو۔ یہاں ملحق ہو کہ چل نہ سکے ہو۔ بہت دیر ہو نہ چاہے۔ بارش ہو۔ برف ہو۔ سخت خشک اور برف آری ہو۔ ہاتھ میں میچر

یہ بات بہت چوتھی ہے کہ اور ان کی کامیابی نے وہاں جو اثر پڑا وہ اسے
 کہلا کر تو اس وقت بھی دیکھ کر حیرت و شگفتہ ہو کر رہ جاتا ہے کہ وہاں
 اور جماعت میں شریعت کی صورت میں تقاضا (مطلب) کیا ہے، پھر
 وہ (جو) جماعت چاہے گا کہ نہ ہو، یا اس ضابطہ کو جانے کا فطرہ
 ہو، یہ سب، یا پھر نہ کا تقاضا ہو، یا سخت ہو کہ کسی کو نہ ہو،
 ماننے ہو، ان تمام صورتوں میں یہ بات پھوٹنے کی اجازت
 ہے۔ (۱)

فصل نماز کی جماعت

امام بخاریؒ کے نزدیک جماعت کے ساتھ اس طرح عمل کرنا ضروری کہی ضروری ہے کہ لوگوں کو اس کی دعوت دی جائے اس کو خود کی اصطلاح میں "داعی" کہتے ہیں اس مسئلے میں فقہانے عہد بہ بتلی ہے کہ اگر ان ذہن و اقامت کے بغیر جماعت کرنی ضروری کہ لوگوں کو نبیوں سے زیادہ نہ تھے جو مکہ مکرمہ میں ضروری کہ مقتدیوں کی تعداد دو یا تین سے زائد نہ ہو کر رہے ۱۱۱۱ ایک بات عام طور پر مشائخ نے لکھی ہے لیکن اس کے لئے نہ قرآن و سنت میں کوئی اصل ہے اور نہ نکتہ ہے "داعی" کا یہ مفہوم

(8) $\nabla^2 f = 0$ in Ω .

(٢٤) في قوله يا أيها الذين آمنوا أوفوا بالعقود الآية ١٧٢، فمجيء

(١٣) بداية المسجيد، طبع: الأول لم يخرجنا عنكم مطرا للاحتماء (١) { لم يخرجنا مطرا ١٦٨٨

(د) ملحقہ دستاویز لغات کی تجدید ۱۳۰۱ھ کو کی گئی اور انجمن کے اراکین نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ اس طرح ہوگی۔

اندر نوبت جماعت مشهوره
مدرس و استاد عظمی زین العابدین
فظم لرحمہ معہ ہدایہ حرمہ
سویں علی صلی اللہ علیہ و آلہ
وہدیہ علیہ السلام تدریس
نہ سبب لا ضرر اللہ فی

١١٧١ هـ = ١٧٥٦ م. : تاريخ الفقه (١)

مستطبت ہوتا ہے۔ میں نے یہ بات زیادہ تر قرین قیامی معلوم ہوئی ہے کہ جب تک اس نماز میں شریک جماعت ہونے کی دعوت نہ پائی جائے کہ امت نہ ہوگی، خواہ شرفاء نہ ہوں، امت کی تعداد کچھ بھی ہو، لیکن بات محدث سیر ملکہ۔ تسمیہ نہ لگائی ہے، ہم اللہ اہی علی عرف للہ ولا محابید، لی اصل الصنعب وان عنہ المستانح (۱) (شواغظ نفس مشا جماعت کے قائل ہیں، ان کی دلیل اشر بن مالک رحمہ کی روایت ہے کہ ان کی دعوتی حضرت ملکہؑ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی، پھر خود قابل طہاک کے بعد آپ ﷺ نے (۱) اہل بیت خرد پڑھائی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دعوت ہے آپ ﷺ کی اقتداء میں۔

جماعت میں کھڑے ہونے کی ترتیب

مباحثت کے لئے درآسمان کا ہونا کافی ہے پہنچنا ہی پہنچنے
 ہے۔ اور میں کو بھی اس طرح غمزدگی اور اذیت کا تحمل دیا کرتا تھا
 کا آئینہ امامت کرتے تھے۔ لہذا ہر کھٹکا اکھر کھٹکا (دو گواہ تھے
 کوئی تہائی چھری کیوں نہ ہو) جس کو کھڑکی تیز ہوا جیسی ہوا بہت
 گر دے گی آئی ہوں تو آگے پیچھے کھڑے ہونے کے بجائے
 مقتدی دانیس چاہتے اور امام باقرؑ کی طرف کھڑا ہونے کے ۱۱۰
 حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ کہ تہ حضور ائمہ علیہ السلام نے اس طرح
 نماز اور فریاضی ۱۰۰ کھڑے کیا۔ کے نزدیک امام مقتدیؑ براہی
 کھڑے ہوں گے۔ ایسی امام ابوحنیفہؒ اور قاضی ابوحنیفہؒ کی

[illegible]

انگریزوں نے بھی ہوں تو ان کی صف میں چلے گا۔ ہاں اگر ایک شاہی باغ میں چھوٹے سے جال کی صف میں کھڑا کر دیا جائے، تو صف پر جالی تو تودہ مرنے والے کو بھیچے تھا نہیں کھڑا ہونا چاہئے۔ بلکہ صف سے ایک آدمی کو بھیچے کچھ کر صف پر لے کر اس کی گنجائش نہ ہو، یا بھیچے کھینچا ہو اور اس کی صف سے اتنے نہ ہوتے تھا صف کے بھیچے کو ہوسکتے۔

جہالت شروع ہونے کے بعد سنت

آپ ﷺ فرمیں کہ جب نماز کی جماعت شروع ہو چکی ہو تو آپ اس فرض کے سوا کوئی اور نماز ادا نہ کی جائے۔ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَاةَ فَلَا أُصَلِّيْ بِإِلَّا الْمَكْرُوهَ (۱)۔ (مگر کہ تلاوت قرآن اور اذانوں کے حلقے اتفاق ہے کہ جماعت شروع ہو جانے کے بعد سنت اذان کی جائے، البتہ فجر کی سنتوں کے حلقے

(1) قسم الخرج

(۳) کابل و حایره اید:

(د) عنة المنعم ٢٩٥

(۷) **میرزا علی محمد**

(٤) هاري مراد: انا نفسي العلم قلا.

(٦) تو مدي اذى، رمدف حاف لفر أرفا بفسلف ومقده : جال اسما

(۳) بهلولی، ۱۴۰۰، ص ۲۱۰، سید محمد: (الانسان)

١٩١ لم يفتي إمامنا في الأمر بضمير الجمع.

(۹) درجہ اولیٰ و ثانیہ کے امتحان میں حصہ لے سکتا ہے۔

کہا کہ تھلی کر نہیں سہے وہ، دو جماعت بنائی ۳۰ سالہ سے
متدین کرتے ہیں، امام ابو حنیفہ ہم حالات میں جماعت
تو یہ کو جمع کرتے ہیں، ابھی امام سائیکس سے متعلق ہے، امام اسی
مراجہ کی بات امام شافعی نے تحریر فرمائی ہے: ”و ان حضرت
کے چینی عمر حضرت ابو بکر عیسیٰ کی روایت ہے کہ ایک بار یہ
حضرات مدینہ سے تشریف لے گئے، اس وقت تک جماعت آخر
بہ چکی تھی تو آپ کا ان تشریف لائے اور ان خانہ ساتھ لے کر
جماعت بنائی۔“ امام احمد بن حنبلہ میں کوئی قیامت نہ ہوتی
مردود تھا کہ آپ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے کی فضیلت سے
خبر پائی تو گوارہ نہیں فرماتے، اور آپ سے یہ کہہ کر یہ جماعت کا
مقصود مسلمانوں کی انعامیت اور ان کا کفر تھا، میں اذیت ہے،
اگر بار بار جماعت کی کجی پیش ہوتی یہ مقصود تو اس کو پہنچانے کا
اور فرما دیا: ”انہوں نے چھوٹی چھوٹی نوبلیاں سن چا لی گئیں۔“

جام تقیہ نے احناف کے یہاں جماعت نامی کے مسئلہ
میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے

(الف) ”مکہ طریقہ میں نے کوئی امام و ماذن مقرر نہ
ہو، بلکہ گزرنے والوں کے مختلف گروہ آتے ہیں اور
نواز ادا کرتے ہیں۔ تو کبھی بچہ کہ بر گروہ کو ان و
تمامت کے ساتھ جماعت تشریف کرے۔“

(ب) ”مکہ محلہ، جس میں ماہ و غیر مقرر ہوں اور اہل محلہ

انہوں کے ارمیان، اختلاف ہے، امام شافعی و امام احمد کے
نزدیک فجر کی جماعت شروع ہو جائے تو سنت رکنی جائے،
امام ابو حنیفہ و امام شافعی میں سنت کی رائے ہے کہ سنت
رکنی جائے، احناف نے ہاں میں کیا تفصیل سے طریق ہے کہ
یہ سنت مسجد سے پھر روزانہ پورا کرتی جائے، ہاں ایسی مسجد
موجود نہ ہو تو روزانہ مسجد مختلف ہے، لگائی سنتوں نے پیچھے
چھوٹی ہوتی، لہذا امام ابو حنیفہ نے لکھا ہے: ”لربما فجر کی
رکنی رکعت کا پڑھنا شروع ہو جائے۔“

خویشی کا متبادل ضرور حدیث سے ہے، اور احناف
کے چینی لکھوا رہے ہیں، میں نے لکھنے سے پہلے کی روایت
سنت کی غارت لکھی، تمام حدیث ہے، امام ابو حنیفہ میں تشریف
عبد بنی مسعود نے لکھا ہے: ”امام ابو حنیفہ نے بیان کیا کہ
امام ابو حنیفہ نے حضرت عمرؓ سے متعدد کبار و بلند پایہ صحابہ، ائمہ سے
کی طرح لکھنا، انھوں نے نہایت سختی سے جواب دیا۔“

جماعت دینیہ کا مسئلہ

جماعت سے متعلق یہ اہم مسئلہ ایک ہی مسجد میں ایک
نفس ہر وقت ہونے کے بعد اسی نماز کو دوبارہ یا جماعت ادا
کرنے کا ہے، امام احمد کے نزدیک جو کتبہ، کیونکہ حضرت ابو
عبد اللہؓ فرماتے ہیں، روایت ہے کہ ایک صاحب جماعت آخر
ہونے کے بعد آئے تو آپ ﷺ نے انہوں پر حضرت ابو بکرؓ

(۱) مسند القاری ۲/۲۵۵، باب انما افقت لہ سورۃ النجم

(۲) مجمع، روح المعانی، آثار السنن، ۱۹۶، باب انما افقت لہ سورۃ النجم، ص ۱۰۰

(۳) جامع، ۲۵۱، باب انما افقت لہ سورۃ النجم، ص ۱۰۰

(۴) المصنوع، مکتبی، ۹۱

(۵) ترمذی، ۱۳۵۱

میں نے یہ آواز بلند اذان دے کر نماز ادا کر لی اور وہاں میں
نکھر کر رہا ہے۔

(ج) مسجد محلہ ہزار المہمان محلہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے نماز
ادا کر لی ہو تو اہل محلہ کے لئے جماعت واجبہ جائز ہے۔

(د) مسجد محلہ ہو، اہل محلہ نے نماز ادا کر لی ہو لیکن اذان
اتنی آہستہ دی کہ لوگ سن نہ سکے اب بھی جماعت واجبہ
جائز ہے۔

(ه) قاضی ابو یوسف کے نزدیک اگر جماعت واجبہ کی بیعت
جماعت ادنیٰ سے خلف ہو تو جماعت واجبہ میں مضائقہ
نہیں، اور اختلاف بیعت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ
پہلے میں جبکہ جماعت ہوا کی کئی قسمی اب وہاں سے ہٹ
کر جماعت کی جائے۔

(و) امام بخاری رائے ہے کہ جماعت کا یہ حال اقتدہ کر دے ہے
جب کہ اس کے لئے دعوت دی جائے اور قاضی حنفیہ
جائے، چند آدمی نہ چاہیں تو کوئی خرچ نہیں، اسی طرح کا
ایک قول قاضی ابو یوسف سے بھی منقول ہے کہ جماعت
ذیہاں وقت ضرور ہے جب کہ اس میں شرکاء کثیر ہوں۔

(ز) حام فقہاء نے جماعت چاہی کہ اس وقت ضرور کہا ہے
جب کہ قسطنطنیہ نہ پایادہ لوگ ہوں، اس لئے سرائی کے
نزدیک ایسی تعداد، مثال کا اختلاف ہوتا ہے (۱) لیکن یہ
معارضین کی تفریح ہے، صاحب فربہ اور عقدہ میں کے

یہاں عقدہ کی تعداد نہیں ملتی، یہ طائرۃ الیٰ سے مراد
دعوت دے کر لوگوں کو جمع کرنا ہے، خواہ عقدہ دینی سے
نہ نہ ہو یا آدم۔

خواص میں کی جماعت

عمرہوں کے لئے بھر ہے کہ وہ مکہ میں تھا نماز ادا کریں،
مسجدوں میں ہیں کی آمدن سے غالی نہیں ہے، مگر وہ بھی عمرہوں کو
اہم نہ ٹھینے، لہذا مشاء میں اور قاضی ابو یوسف نے تمام
نمازوں میں شریک ہونے کی اجازت دی ہے، مگر بعد کوفہ،
نے کی کہ کہت ہیں کہ اتنی کا توئی دیا ہے، (۱) لیکن اگر وہ اتنی
چاہیں اور شریک جماعت ہوں تو ان کی صف سب سے اخیر
میں بچوں کے بعد لگائی جائیگی، ایسا کہ آپ ﷺ سے ثابت
ہے (۲) اور اگر صرف خواتین گھر میں ہوں، جماعت کرنا تو جس
صورت میں جو خاتون امام بنے اسے آگے نہیں بڑھنا چاہیے،
بلکہ صف کے وسط میں کھڑا ہونا چاہیے، کہ حضرت عائشہؓ سے
ایسا ہی منقول ہے۔ (۳)

نماز کے بعد جماعت میں شرکت

اگر نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں آیا جب کہ یہاں
جماعت ہو رہی تھی تو باہر ہے کہ جماعت میں شریک ہو جائے،
چہ نماز اس کے لئے نفل ہوگی، لہذا فجر عصر اور مغرب میں شریک
نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کے بعد کوئی نفل نماز آپ ﷺ سے ثابت
نہیں اور مغرب کے بعد نفل کی ذمہ داری نہیں ہے، مگر طاق بعد میں

(۲) (۲) فقہ حنفیہ، ص ۱۰۷

(۱) معارف نسف، ۲۹۱-۲۹۲

(۳) ترمذی، ح ۱، ج ۱، ص ۱۰۷، و معارف و معارف

(۴) ترمذی، ح ۱، ج ۱، ص ۱۰۷، و معارف و معارف

سے پہلے ہی یہ دن ہوسم ہو گیا تھا، اور کہا جاتا ہے کہ کعب بن لؤی اپنے قریب بیٹا جنسوں نے ہوسم کو جس نام سے ہوسم کیا ہے۔ (۱)

جس کا نام بھی نہ رکھ گیا؟ خود اس بارے میں بھی اہل نقل کے یہاں خاصا اختلاف ہے اور بعض اس سلسلے میں حقا و حقہ بھی ہیں، اور مولانا علی القاری سے ضعیف بھی، بعض دعوات لے کہا کہ ”کمال غلطی“ اسی دن منع کئے گئے، بعضوں کی رائے ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے پہلے اسد بن زرارہ نے، بسط خانہ عہدینہ کو منع کر دیا اور نماز چار بار شروع کیا تھا اور اسی لئے انصار اس دن کو جمعہ کہنے لگے، بعضوں کا قیل ہے کہ کب بن مولیٰ اس دن عربان کو فتح کر کے حرم شریف کے سلسلے میں بھجوا کر گئے، اور اسی آفریں اور ﷺ کی مغرب بے وقت کارزار دینے والی رائے یہ جمعہ سے معروف ہو گیا، بعض کتابوں میں کب کی بجائے ”قصی“ کا ذکر کیا گیا ہے، ایک مشہور اور اکثر کتابوں میں خود روایت یہ ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام ان گشتی آگیا کیا تھا، ہر چہ کہ یہ روایت بھی ضعیف سے خالی نہیں، لیکن حافظ ابن حجر کے بقول اس الیہ حاتم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے غرض سنو کہ ذریعہ اس کو نقل کیا ہے اور حافظ صاحب ثنی رائے سے کہ کبھی نہ لیا ہو گا۔ (۱)

مختصر

راہ ہے۔ یہ ایسا ممکن ہوا ہے کہ بعد کی فریضت ہجرت سے پہلے ہی ہو گئی تھی، البتہ کہ جس بعد کی ہوا تھی لیکن نہ تھی۔ (۱۵)

بعد کی نماز فرض ہے اور اس کی فریضت چاروں شرعی دلائل سے ثابت ہے قرآن مجید کا ارشاد ہے: **فصلوا بین ذمکم** لفظ یہاں ذکر سے "خطبہ" مراد ہے پھر آپ "خطبہ" جو شرط کا اہم دلائل ہے۔ کی تکلیف واجب ہے تو ظاہر ہے جو جبہ کو فرض ہوگا۔ حدیثیں کثرت سے موجود ہیں اور نہ ہی کی روایت بالکل صحیح سے کہ ہر بالغ بالغ کے لئے جس میں شرکت ضروری ہے، "الحجۃ واجب علی کل مسلم" (۱۶) یہی الفاظ ہیں کہ جبہ۔

بعد عمر کے قائم مقام ہے اور ضروری نماز فرض ہے تو ضرور ہے کہ بعد کی نماز بھی فرض ہی ہوگی، نیز اس پر استدلال اور اتفاق بھی ہے (۱۷) بعد کے لئے نذران کی شریعت بھی اس کی فریضت و ظاہر کرتی ہے کہ اس کی فرض نذرانوں کی خاصیت ہے۔ (۱۸)

یوم جمعہ کی فضیلت

جمعہ کے دن کی بہت سی حدیثوں میں فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ (۱۹) ہم اہل بیت علیہ السلام میں اختلاف ہے کہ "یوم جمعہ" اور "یوم جمعہ" میں کونسا افضل ہے، ائمہ اربعہ اور ایکہ قول کے مطابق شوافع کے نزدیک

یہ بات، کچھ تکمیل و پختہ نہیں کہ لفظ "جمعہ" کا لفظ بھی شاد من کے اختلاف سے خالی نہیں، اس لفظ کو چار طرح نقل کیا ہے (۱) ہم کے چلی کے ساتھ، (۲) ہم کے سون ساتھ، (۳) ہم کے زبر کے ساتھ، (۴) نہ مشہور ہوئی نہ جانے کے قول کے مطابق ہم کے زبر کے ساتھ، (۵) ہم پہنچا تو اس سے مشہور ہے اور اس معارف قرآن کے مطابق قرآن مجید میں اس لفظ کا ذکر کیا جائے گا۔ (۲۰)

جمعہ کی فریضت

عالم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پہلا جمعہ ادا فرمایا ہے وہ جمعہ ہی ہے، چنانچہ ابن مسعود کے بیان کے مطابق ہجرت کے موقع سے آپ ﷺ نے مدینہ شریف لاتے ہوئے خیر منگل، چار شنبہ و قبائس قائم کیا، پھر اس کو "سبوتا" کی بنیاد رکھی اور جمعہ کو اس سے رات نہ ہوئے اور جو سالم کے لفظ میں جمعہ کی نماز ادا فرمائی، جب کہ بھی مسجد نبوی ﷺ کی بناء بھی نہیں چڑھی تھی، حضرت عبد الرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ کی شریف آوردی سے پہلے ہی حضرت اسد بن زمار رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے قریب قبیحہ بنو حنیملہ میں جمعہ قائم فرمایا تھا، (۲۱) اس

(۱) لفظ ہم، نوی علی سیدہ ۱۳۹۱ھ، عہدہ طبری، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۲) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۳) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۴) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۵) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۶) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

(۷) لفظ ہم، لفظ شافع، ۱۰۶۲ھ، فتح الباری ۳/۳۵۲، روح الباری ۱/۱۲۸۔

”عم حمزہ“ افضل ہے، اور امام احمد اور ابن عربی کے نزدیک بعد کا دن۔ ۱۰۔

وقت

جس کی نماز چونکہ نماز عید کے قائم مقام ہے اس لئے جو وقت نماز عید کا ہے وہی نماز عید کا بھی ہے، چنانچہ اگر کسی سے یہ نماز پڑھ لی جائے یا نماز مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عید کا وقت ختم ہو گیا تو نماز عید ادا ہو سکتی اور یہ نماز نفل ہو جائیگی، مگر نماز عید کی نماز پڑھنا واجب تھا اور اگر کسی ہوگی۔ (۱۰)

احوال کے لحاظ سے شافع اور مالکی کی بھی رائے ہے، حنابلہ کے نزدیک ذول، یعنی عید کا وقت شروع ہونے سے پہلے اگر نماز عید ادا کر لی جائے تو عید اور ضرر کی نہیں، (۱۱) البتہ شافع کے نزدیک نماز عید ختم ہونے سے پہلے وقت نفل کیا تو نماز کے عید اور ضرر نہیں بلکہ وہ رکعت اور ملا کر عید پوری کر لے۔ (۱۲)

دوسری شرطیں

بعض ایک شرط خطبہ بھی ہے، چنانچہ اگر بغیر خطبہ کے نماز عید ادا کر لی تھی، یا خطبہ وقت عید کے آغاز سے پہلے دیا گیا تو نماز صحیح و سہیح نہ ہوگی۔ (۱۳)

(خطبہ جمعہ، علی، تمام نوافل، ”خطبہ“ کے قیود دیکھیں)

بعض واجب ہونے کے لئے بعض شرطیں وہ ہیں جن کا تحقق خود نماز ادا کرنے والے سے ہے، یعنی بعضی لوگوں پر واجب ہو گا جو نماز میں مردوں کی صورت پر عید واجب نہیں، انہجہوں کو مسافر پر عید واجب نہیں، اہمیت مندوں کو پہلے پر گزارہوں کو بچہ اور مطلق و ابلت پر عید نہیں، کو اسے کوئی اٹھا کرنے جانے والا ہو، اور بچہ ہو کہ باپ، گورنر ہو، یا بچہ کی اس پر عید نہیں، بہت بڑے شخص کے لئے بھی اسی حکم ہے جو عید کا ہے، تاہم اگر یہ لوگ بعض نماز ادا کر لیں تو یہ عید وقت نماز کا چاہیگا البتہ عید کے لئے ضرورت پائی نہیں رہے گی۔ (۱۴)

عام طور پر یہ احکام شافع علیہ ہیں، البتہ امام شافعی و امام مالک اور امام احمد کے نزدیک اگر نماز عید کو کوئی دوسرے نماز کے لئے پڑھا تو اس پر واجب ہو جائے گا۔ (۱۵)

افزون عام

حنیہ کے یہاں ”جو“ کے معنی ہونے کے لئے ایک شرط ”تو“ عام“ کا پایا جاتا ہے، ورنہ عام سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے دروازے تمام لوگوں کے لئے کھلے ہوں گے، البتہ اثر عام لوگوں کو مسجد آنے کی اجازت نہ ہو، یا کچھ لوگ آئیں اور دروازہ بند کر کے اندر بعض نماز ادا کر لیں، تو مسجد کا اکرنا صحیح نہ ہو گا، اسی طرح کوئی شخص اپنے مکان میں جس کی نماز کا اہتمام

(۱) مدار العید، ۳۴۴

(۲) حطاری، عید و فحی الفلاح، ۳۳، ص ۱۲۰، سہاوت قطیر

(۳) مدار العید، ۶۰، قواعد، ۱۱۱، باب مناد فی وقت الجمعة

(۴) انبلیہ علی المذہب الاربعہ، ۲۷۹

(۵) ص ۱۶۰، مدار العید، ۳۴۰، الباب المناد فی وقت الجمعة

(۶) کوسہ اولیہ، ۹۰، سفر، انکسیر فی فہم شفعی، ۳۲

نماز کے لئے شرب نہیں، یعنی اگر نے تمنا منقذوں کے ساتھ نماز شرب کو ایک رکعت نماز لگا لی، ان کے بعد، رسولی منقذوں ان سے جتنے چلے گئے اور شرب نماز ہے تو امام رکعت نماز پوری کرنے کا ضروری نہیں کہ نماز مکمل ہوئے تک تمنا منقذوں نے ان کے ساتھ شرب کو پیا۔

وہام المسلمین فی شرط

احناف کے نزدیک جو کے انفراد کے لئے ایک امام شرط
لام المسلمین : اس کے نائب یا اس کی طرف سے جو قائم
کرنے کے لئے مقرر ہو جو چاہے، مگر کما سالی اور غیرہ
نے ان سلسلہ میں بعض روایات سے بھی استدلال کرنے کی
کوشش کی ہے۔ لیکن اس وجہ ایک تو امامت کی تفسیر صحیح
پر قراری اور دوم اس مسئلہ کو امامت جو کے مسئلہ پر نزاع
و اختلاف ہے چاہے، جن ممالک میں اہل مکرک غلبہ ہو وہاں
انھما نے بزرگی کے لئے کدوہ امور خود موجود ہیں قائم کر سکتے
ہیں "عقب علی المسلمین ولاۃ الکھار بجمود
للمسلمین بغاة الجمعة والأعیاد" حضرت کے ہاں
بھی اس کی نظیر ملتی ہے کہ بعض خصوص حالات میں فقہانے امام
یا اس کے نائب کی شرط کو ضروری نہیں سمجھا ہے وہاں شریعت اور
جائے اور امام سے اجازت کا حصول دشوار ہو اور اس دستان جو
آجائے تو لوگ بطور نواہت ہو اور اگر ایسے کے ۔۔۔ اگلے
عام میں میر نہیں ۔۔۔ سے نقل کیا گیا ہے ۔ امام کی طرف سے

[illegible]

احناف کے علاوہ دوسرے فقہاء، شوافع، حنبلیہ اور حنابلہ کے نزدیک ان ماس شرعیہ نہیں ہے، جیسا کہ ان کی کتابوں کے مفعی سے معلوم ہوتا ہے۔

جماعت

جس کے صحیح ہونے کے لئے جماعت بھی شرط ہے، البتہ
نکتے تو اس کی جماعت ہوا، اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف
ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک امام کے علاوہ کسی نے تم شعا
مستحقوں کا خون ضروری ہے، لیکن اسے امام خود ہی ہے، امام
یوسفؒ نے نزدیک امام کے علاوہ مستحقوں ہوں تو بھی کافی ہے،
امام شافعیؒ کے یہاں امام کے علاوہ چالیس افراد کا خون ہوتا
ضروری ہے، امام مالکؒ نے بتایا ہے کہ امام کے علاوہ کسی
یہاں امام کے علاوہ مستحقوں کی موجودگی ضروری ہے، امام
ابو حنبلہؒ کے نزدیک یہ تعداد آٹھ افراد کے لئے شرط ہے، بقولہ

(2) م. ق. ۱۸۵۹ء تا ۱۸۶۱ء

(۳) مضرب الکبریٰ ۶۴

(١٢) قوله عليه السلام: «أول ما أُعطي آدم من الجنة»

(۱) مددگار کے لئے λ_1 (مثلاً) $\lambda_1 = 1$ اور $\lambda_2 = 1$ کے لئے

(۲) اگر این عمل را به تکرار و تکرار ۲۳۰

FAF/1 (2) صندوق التمويل الأجنبي

المصادر:

۱. مہاتمہ قرینہ جات کیا مہد کا قیام نہیں ہو سکتا؟

دوسرا "قریب جوتی" ستر نماز ہو گا اور کیا ہے، تو اس پر کافی بددعاؤں کی گنجائش ہے، کیونکہ جن میں نے اپنے استاد سے تمنا کیا ہے کہ جوتی شہر ہے، اب مسجد بھی اسے "عجمی" کا ایک شہر ہی کہتے ہیں، مگر یہی اس جوتی کو قدر دیا ہے، اور امام، پروردگار، دیکھتے ہیں، میں ہی اس کو کہتے تھے جوتی شہر ہے جوتی اس درجہ معروف تھا کہ مشہور شاعر، امراء انیس نے ان میں اس حیثیت کا اپنے ایک شعر میں ذکر کیا ہے، جو بعد میں اس شعر کو اپنے نظم پر لے کر ہے، "قریب" چنگ نے سنی میں ہے، لیکن عربوں کے عرف میں "قریب" سے تعبیر کر دیا ہے، مگر خود ان بعد سے مدد خان جیسے عرب کے علم کو شیعہوں کو "قریب" ہی سے تعبیر کیا ہے، "نواکول" ہلا القرآن علی رجل من القرآن عظیم (از: ۱۲)

اس لئے جو ان کے شہر ہونے کے باوجود، اسی کا اس کو
 "قریب" کہہ دیتا چند من محبت نہیں۔

میرے مراد

لیکن خود اختلاف کے نزدیک ہی بارہ میں خاصا اختلاف ہے کہ شعر (معبر) کا اطلاق کس مرتبہ کی آبادی پر ہوگا؟ اس مسئلہ میں متداول قول ذکر کئے جاتے ہیں۔

قاضی دوست کہتے ہیں کہ وہ جگہ جہاں ہر پیر اور خدمت
کا آدمی موجود ہو، عام افسانی ضرورت بات کی چیز ہے۔

جن حضرات نے شہر کی شرفا کو گنہگار نہیں سمجھا ہے ان کی
سب سے قوی اور مشہور دلیل بنی عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ
”مکہ بڑی رحمۃ اللہ علیہ کے جمعہ کے بعد اسلام میں اولین جمعہ“ قرآن
چونکہ ”میں پڑھا گیا“ اور چونکہ شہر کی شرفا کو بڑی سمجھے ہیں،
ان کی مشہور دلیل حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ”میدانِ جمعہ“ مسمر
جائز“ یعنی شرفا کو اگرچہ کہ کفر عقیدتین نے حضور اربعہ میں اضافہ
عبرہ دار و علم کی طرف اس کی نسبت پر کسی قوی سند کے پاس
جائز سے انکار کیا ہے، امام نووی وغیرہ نے حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول کی حیثیت سے بھی اس کی منکر کو تسلیم نہیں کیا ہے لیکن یہی
نہی ہے کہ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور بعض ایسی سندوں سے
بھی منقول ہے جن کو خود مؤلفانِ حق نے بھی تسلیم کیا ہے۔ (۲۱)

[illegible]

(١١) اسم نظاري ٤٩٣:٢، ياب السبعة في القري والمدن - أبو زهرا ١٤٣١هـ. باب المصطفى القري.

(١٤) مسلمو : ١٤٤٣، غير مطبوع من الله - لا ب حبيب أبي

(۳) اندر ایضا فی تحریر و استقامت فیهما ۲۰۰

(۳) قبیل کے لئے، کچھ اہل علم اس بات پر غور و جمعہ فرما رہے

(۵) مسدودسازی ۱۸/۹

کہ کتاب وسنت میں اس کی تجدید و تصحیح نہیں کی گئی ہے، اس لئے اس کا عار "عرفہ" پر ہے تو سوں کے عرف میں جس زمانہ میں جو جگہ شہر کھلائے اور حکومت کی طرف سے جس کو شہر کی حیثیت دی جائے وہی "شہر" ہے، تاہم ہندوستان وغیرہ کے موجودہ حالات میں کہ جہلی علاقوں میں بعد اسی سے مسلمانوں کی شناخت ہو گئی ہے اور اسی کے ذریعہ نماز اور اسلام سے لوگ اپنی دانشمندی کا احساس کرتے ہیں، ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ آزاد و غیر آزاد کے ان اختلافات سے فائدہ اٹھا کر شہر کے مفہوم میں جس قدر توسیع ممکن ہو چکا جائے کہ جسے کل ایک جہاد تھا اب بھی، مگر کیہ اور امت مسلمہ کے مسلمانوں کی اجتماعیت کا اظہار بھی ہے اور اسلام کا ایک شہاد بھی، فقہاء نے مذکورہ اقوال میں سے جسے توہین کو ترجیح دی ہے، اطلاع کا سانی اس کے بارے میں اہل علم و فضلہ سے، "احسن ما علیہ" کے لفظ استعمال کئے ہیں (۱) اور عار صحت کی ہے کہ اس پر کفر و کفر کا ترمیمی ہے (علیہ تسوی اکثر الفقہاء (۲))، ہذا ما عادی و اللہ اعلم بالصواب۔

جس کی اذان ثانی

آپ ﷺ کے زمانہ میں جس کی ایک ہی اذان ہو کر تھی تھی وہ غلطی کے سبب کے سامنے دی جاتی تھی، یہی معمول خلافتِ مجددی میں بھی قائم رہا، بعض حضرات کی روایت ہے کہ

موجودہ ہوا اور قاضی بھی موجود ہو، جو اسلامی سراجی جاری کرتا ہو۔

۲- جس کی معمولی آبادی دس ہزار ہو۔

۳- جہاں دس ہزار یا اسے لوگ ہوں جو جنگ کے کام آئیں (مقاتل)۔

۴- جہاں بھرپور قاضی موجود ہو۔

۵- اس آبادی کے لوگ وہاں کی بڑی مسجد میں اکٹھے ہو جائیں تو مسجد میں سے لے کر گاؤں ہو۔

۶- ایسا مرکز ہو کہ ایک پیشہ ورانہ کاروبار پیشہ میں سے بغیر ایک سال تک صرف اپنے پیشہ سے زندگی بسر کر سکے۔

۷- امام عظمیٰ سے مروی ہے کہ امیر جس کو شہر قرار دے گا وہ شہر ہے۔ (۱)

۸- نام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ جہاں ملحق و غیر اور قاضی موجود ہوں، ان کا وعدہ و کاظم ہوں یا کم از کم کا کر کے جاسکتے ہیں اور اسی کے مکانات مٹی کے برابر ہوں۔ (۲)

۹- حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں مکہ مدینہ کی جو کیفیت تھی، جو جگہ اس کے مطابق ہو وہ شہر ہے۔ (۳)

۱۰- جہاں کی آبادی چار ہزار ہو۔ (۴)

۱۱- جہاں کی آبادی ایک ہزار ہو۔ (۵)

حقیقت یہ ہے کہ کسر (شہر) ان اصطلاحات میں سے ہے

(۱) طحاوی و مرثیہ الفلاح ۳۳۰ھ۔ ۱۲۵۰

(۲) الکرمکب نادری ۱۹۱

(۱) مولہ معلل

(۲) طحاوی علی مرآۃ الفلاح ۳۳۴

(۳) حاشیہ کوکب، یہ وہاں ضلع المروزی: ۱۹۰

(۴) کتبہ ضلع ضلع، ۵۸۴ھ، یہ لکھنوی محمد عثمان بن حسن دیوبند

(۵) مؤرخ جامع الفرق ۵۳، ط. سوانہ نہ سلطان شجاع خاں و غیرہ

جموعہ کے دن غسل

جموعہ کے لئے غسل کرنا سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عیسائیوں کو فرمائی ہے، (۱) مگر بعض روایات میں تو اس کو واجب فرمایا گیا ہے، (۲) اس میں یہ علم یا تو آغاز اسلام میں تھا، بعد کو تکلیف کر کے اس کو صرف "سنت" کی حیثیت سے باقی رکھا گیا، (۳) ان روایات کا پیدا ہونا مقصود ہے کہ اس کے لئے کسی حد تک بھی مجبور ہیں، جن سے صرف وضو کافی ہو، اور غسل کا ضروری نہ ہو، مسلم ہوتا ہے، حضرت امیر مومنین سے مروی ہے، جس نے جموعہ کے دن وضو کر دیا تو اس کے لئے کافی ہے (فقہا و دعوت) اس میں غسل کر لے کر دیا، (۴) بہتر ہے، (۵) عین ماہ ۱۱۸۱، ابو حنیفہ، ۱۱۸۱، شافعی، ۱۱۸۱، امام احمدی ہے، اور امام مالک کی طرف سے جموعہ کو واجب ہونے کی نسبت بھی کی گئی ہے، مگر صحیح بھی ہے کہ اس کی طرف یہ نسبت صحیح نہیں ہے، (۶) بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن حرجت کو غسل کرانے کی بھی آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی، (۷) لیکن یہی سے دلی کی طرف آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا، اس کا مقصد یہ تو جموعہ میں غسل جموعہ اور خصوصی طور پر غنیمت قلب دیکھنا ہے، (۸) یہی کے لئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اس سے پہلے ایک بار اذن کی یاد دلائی، مگر میں نے فرمائی تو اس نے حرجت کیا ہے کہ یہ نسبت صحیح نہیں ہے، (۹) البتہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کثرت آبادی کو دیکھتے ہوئے بعد کی عمر از وقت پر دنی کے لئے ایک آدمی کا امتداد فرمایا، جو بعد کی عمر سے دیر نہ رہا، (۱۰) پر دلی جاتی تھی، (۱۱) "اور ماہ" کے بارے میں یہ بات تو مسلم ہے کہ یہ یکہ ہر دن مسجد تھی، البتہ اس جگہ کی تہذیب میں شافعیان کے درمیان اختلاف ہے، لیکن انہما کی روایت میں خود بھی نے اسی کو بے ضرر فرمایا ہے، کہ وہ باوجود حد تک ایک مکان تھا، جس کی کھیت پر کھڑے ہو کر نماز ادا کر دیا کرتے تھے، (۱۲) اب چونکہ یہ محل آپ کے ایک خلیفہ راشد کا تھا، اور آپ کے لئے عقائد رشتہ پرستی کی نسبت کو بھی تھا، جس کا علم فرمایا ہے، اس لئے اسے بدعت نہیں کہا جا سکتا، لیکن اگر ہے کہ ملکہ وقف نے اسے خیر کیا ہے، یعنی گایا ہے:

امر الاذان عني فذلك كما ان

اليوم اعزل عليه لي جميع الاضمار

اماحة العلف والسلف (۱۳)

(۱) فتح الباری ۲: ۱۱۵

(۲) بخاری ۲: ۱۱۵

(۳) ابن ماجہ ۱: ۱۹۹، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۴) المسند الباقی ۲: ۱۱۵

(۵) بخاری ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۶) مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۷) مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۸) مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۹) مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

(۱۰) مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵، مسند ماہی الاطعمہ ۲: ۱۱۵

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعد کے دن سفر نہ کیا جائے، وار قطنی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے وار ققامت سے جمعہ کے دن سفر کرتا ہے، فرشتے اس پر بدعا کرتے ہیں، (۱) اس میں فقہاء کا کوئی اختلاف نہیں کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سفر کا آغاز کرے، اس لئے کہ سفر کی ممانعت نماز جمعہ ہی کے اہتمام کے لئے ہے، اس میں کوئی بھی اختلاف نہیں کہ زوال آفتاب کے بعد، یعنی ”بعد“ کا وقت شروع ہونے کے بعد پھر سفر شروع کرنا، جب کہ راستہ میں پڑھنا ممکن نہ ہو اور کوئی شیعہ مذہبی نہ ہو مثلاً ایسا نہ ہو کہ سفر شروع نہ کرے تو رفقہاء سفر کا ساتھ چھوٹ جائے، مکر ۱۰۰ ہے۔ (۲)

زوال آفتاب سے پہلے آغاز سفر کے سلسلے میں البتہ فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، امام احمدؒ سے تین راہیں نقل کی گئی ہیں، مطلقاً جائز ہونے کی، ناجائز ہونے کی اور صرف سفر جہاد کے جواز کی، امام شافعیؒ سے بھی دوہری رائے منقول ہے، قول قدیم یہ ہے کہ سفر کرنا جائز ہے، اور قول جدید کے مطابق زوال سے پہلے سفر کرنے کا وہی حکم ہے، جزو زوال کے بعد کا، امام مالکؒ کے یہاں مطلقاً جائز ہے، البتہ بہتر ہے کہ نماز پڑھ کر سفر کرے اور امام ابو حنیفہؒ کے یہاں بلا کر بہت سفر کی گنجائش ہے، (۳) یہ بات پیش نظر رکھی جانی مناسب ہے کہ علاوہ اس کے کہ اوپر ذکر کی گئی روایت ضعیف ہے، تلفظ صحابہؓ کے آثار بھی ہیں، جو جمعہ

ازدواجی کی طرف توجہ دانا مقصود ہوگی کہ کم از کم ہفتہ میں ایک بار شوہر بیوی کا اپنے اوپر ”حق بھان“ محسوس کرے۔

مشائخ احناف کے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ یہ غسل ”بعد کے دن“ کے لئے ہے یا جمعہ کی نماز کے لئے ہے؟ قاضی ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز جمعہ کے لئے، پس اگر کسی نے غسل پھر وضو، نوت کیا اور دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کی تو قاضی صاحب کے ہاں غسل جمعہ کا ثواب حاصل نہ ہوگا، کہ اسی غسل سے نماز جمعہ ادا نہ ہوگی، اسی طرح نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد غسل کیا تو بھی یہ ثواب نہ پائے گا کہ اس غسل سے نماز جمعہ ادا نہ ہوگی، لیکن حسن بن زیادؒ کے نزدیک دونوں صورتوں میں غسل جمعہ کی فضیلت کا اعتبار ہوگا کہ غسل بہر حال جمعہ کے دن ہی ہوا ہے، (۱) روایات کے ظاہر الفاظ پر نظر رکھی جائے تو دونوں کے لئے ثبوت موجود ہے، لیکن غسل جمعہ کی صحت و مصلحت اور مقصود پر نگاہ ہو تو قاضی ابو یوسفؒ کی رائے قوی نظر آتی ہے۔

غسل کے علاوہ آپ ﷺ نے خوشبو کے اہتمام کی بھی تاکید فرمائی ہے، (۲) تیل کے استعمال کی کو بھی فرمایا، (۳) اور یہ بھی فرمایا کہ جو کپڑے میسر ہوں، ان میں سے عمدہ کپڑے کا آج کے دن انتخاب کرے۔ (۴)

جمعہ کے دن سفر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو احکام دیئے ہیں،

(۲) بخاری شریف، ۱۲/۱، باب الطیب للجمعة

(۳) حوالہ مذکور، باب ما یلبس احسن ما یجد

(۴) رحمة الامة، ۱، ۱۲۹، ۱، ذوالمعاذ، ۱۲۹۱ھ

(۱) مدافع الصالح، ۲۵۰/۱

(۳) حوالہ مذکور، باب المعن للجمعة

(۵) مصنف عبدالرزاقی، ۲۵۰/۳

(۶) کتب ذوالمعاذ، ۱۲۹۱ھ، معارف السن، ۳۲۳/۴

- ۷۔ طرغ آفتاب کے بعد ایک باشت سے دو باشت اوپر چڑھنے کا ہر سال وقفہ یہ رائے حضرت ابوہریرہؓ کی ہے۔
- ۸۔ صرغ غروب آفتاب، حضرت ابوہریرہؓ عطا اور عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔
- ۹۔ عصر کے بعد دن کا آخری حصہ، یہ رائے امام احمد اور جہود صحابہ و تابعین کی ہے۔
- ۱۰۔ امام کے نکلنے سے نماز سے فراغت تک، امام خود ہی اس کا کمال ہیں
- ۱۱۔ دن کی تیسری ساعت، حضرت کعبؓ سے منقول ہے: تاہم ان اقوال میں دو ایسے ہیں کہ جن کی پشت پر بعض احادیث موجود ہیں، اول نماز عصر سے غروب آفتاب تک جیسا کہ امام ابن حنیفہ، امام احمد اور حضرت ابوہریرہؓ کی رائے ہے۔ اس سلسلے میں حضرت جامعہ حضرت ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ کی مسند اور صحیح بخاری ہے، دوم غروب آفتاب اور ابو سعید خدریؓ کی مسند اور صحیح بخاری ہے، جیسا کہ مذکور، امام مسلم کی روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔
- ایک شہر میں ایک سے زیادہ جمعہ
- ایک ہی شہر یا قصبہ میں ایک سے زیادہ مقام پر نماز جمعاۃ کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ فقہاء کے یہاں مختلف ہے، ائمہ کی نظر پر امام مالکؒ، شافعیؒ اور احمدیؒ اس بات پر متفق ہیں کہ
- نزدیک ایک سے زیادہ مسجدوں میں نماز جمعاۃ کی جا سکتی ہے اور نہ صرف ایک ہی مسجد میں جمعاۃ کی جائے، اگر کسی مناسب ضرورت کے بغیر ایک سے زیادہ مقامات پر جمعہ کی نماز پڑھی جائے تو امام شافعیؒ کے یہاں جس مسجد میں پہلے نماز ادا کی گئی ان کی نماز ادا ہو جائے گی، جہاں بعد میں نماز پڑھی گئی وہاں جمعہ درست نہ ہوگا، اور اگر ہر جگہ ایک ہی وقت میں نماز شروع ہوئی تو سبوں کی نماز اہل ہو جائے گی، تقریباً قریب ہی رائے حاکمہ کی بھی ہے، مالکؒ کا خیال ہے کہ جس مسجد میں پہلے جمعہ پڑھانے کا سلسلہ شروع ہوا تھا اس مسجد کے متعلق ہی نماز درست ہو جائے گی، دوسروں کی نہیں، (۱) حنیفہ کی رائے اس سلسلہ تک حضرت ہے، مشہور رائے جس پر فتویٰ ہے یہ ہے کہ ایک سے زیادہ موقع پر بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے، کیونکہ کتاب و سنت میں ایسی کوئی تحدید نہیں، (۲) رائے امام ابو حنیفہ و امام محمدؒ کی ہے، (۳) چنانچہ عام طور پر ایک سے زیادہ جمعہ کے جائز ہونے میں کوئی تحدید نہیں کی گئی ہے، کاسانی نے نقل کیا ہے کہ ایک سے زائد جگہ جمعہ کے قائم ہونے کا مطلب یہاں سے زیادہ دو جگہ جمعہ کا ہونا ہے، (۴) سے زیادہ مقام پر جمعہ کا قائم کرنا درست نہیں (۵) جب کہ امام ملاویہؒ نے نقل کیا گیا ہے کہ مگر مذہب ملکی ہے کہ شہر میں ایک سے زیادہ جگہوں پر جمعہ قائم کیا ہوئے ہوں اس کے لئے ضرورت (۶) ممکن نہیں ہو۔ (۷)

(۱) زیو الجار، ۱۹۸۱ء

(۲) الفکر، علی بن عبد اللہ، ۱۳۶۰ھ، ۱۳۶۱ھ، ۱۳۶۲ھ، ۱۳۶۳ھ، ۱۳۶۴ھ، ۱۳۶۵ھ، ۱۳۶۶ھ، ۱۳۶۷ھ، ۱۳۶۸ھ، ۱۳۶۹ھ، ۱۳۷۰ھ، ۱۳۷۱ھ، ۱۳۷۲ھ، ۱۳۷۳ھ، ۱۳۷۴ھ، ۱۳۷۵ھ، ۱۳۷۶ھ، ۱۳۷۷ھ، ۱۳۷۸ھ، ۱۳۷۹ھ، ۱۳۸۰ھ، ۱۳۸۱ھ، ۱۳۸۲ھ، ۱۳۸۳ھ، ۱۳۸۴ھ، ۱۳۸۵ھ، ۱۳۸۶ھ، ۱۳۸۷ھ، ۱۳۸۸ھ، ۱۳۸۹ھ، ۱۳۹۰ھ، ۱۳۹۱ھ، ۱۳۹۲ھ، ۱۳۹۳ھ، ۱۳۹۴ھ، ۱۳۹۵ھ، ۱۳۹۶ھ، ۱۳۹۷ھ، ۱۳۹۸ھ، ۱۳۹۹ھ، ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۱ھ، ۱۴۰۲ھ، ۱۴۰۳ھ، ۱۴۰۴ھ، ۱۴۰۵ھ، ۱۴۰۶ھ، ۱۴۰۷ھ، ۱۴۰۸ھ، ۱۴۰۹ھ، ۱۴۱۰ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ، ۱۴۱۳ھ، ۱۴۱۴ھ، ۱۴۱۵ھ، ۱۴۱۶ھ، ۱۴۱۷ھ، ۱۴۱۸ھ، ۱۴۱۹ھ، ۱۴۲۰ھ، ۱۴۲۱ھ، ۱۴۲۲ھ، ۱۴۲۳ھ، ۱۴۲۴ھ، ۱۴۲۵ھ، ۱۴۲۶ھ، ۱۴۲۷ھ، ۱۴۲۸ھ، ۱۴۲۹ھ، ۱۴۳۰ھ، ۱۴۳۱ھ، ۱۴۳۲ھ، ۱۴۳۳ھ، ۱۴۳۴ھ، ۱۴۳۵ھ، ۱۴۳۶ھ، ۱۴۳۷ھ، ۱۴۳۸ھ، ۱۴۳۹ھ، ۱۴۴۰ھ، ۱۴۴۱ھ، ۱۴۴۲ھ، ۱۴۴۳ھ، ۱۴۴۴ھ، ۱۴۴۵ھ، ۱۴۴۶ھ، ۱۴۴۷ھ، ۱۴۴۸ھ، ۱۴۴۹ھ، ۱۴۵۰ھ، ۱۴۵۱ھ، ۱۴۵۲ھ، ۱۴۵۳ھ، ۱۴۵۴ھ، ۱۴۵۵ھ، ۱۴۵۶ھ، ۱۴۵۷ھ، ۱۴۵۸ھ، ۱۴۵۹ھ، ۱۴۶۰ھ، ۱۴۶۱ھ، ۱۴۶۲ھ، ۱۴۶۳ھ، ۱۴۶۴ھ، ۱۴۶۵ھ، ۱۴۶۶ھ، ۱۴۶۷ھ، ۱۴۶۸ھ، ۱۴۶۹ھ، ۱۴۷۰ھ، ۱۴۷۱ھ، ۱۴۷۲ھ، ۱۴۷۳ھ، ۱۴۷۴ھ، ۱۴۷۵ھ، ۱۴۷۶ھ، ۱۴۷۷ھ، ۱۴۷۸ھ، ۱۴۷۹ھ، ۱۴۸۰ھ، ۱۴۸۱ھ، ۱۴۸۲ھ، ۱۴۸۳ھ، ۱۴۸۴ھ، ۱۴۸۵ھ، ۱۴۸۶ھ، ۱۴۸۷ھ، ۱۴۸۸ھ، ۱۴۸۹ھ، ۱۴۹۰ھ، ۱۴۹۱ھ، ۱۴۹۲ھ، ۱۴۹۳ھ، ۱۴۹۴ھ، ۱۴۹۵ھ، ۱۴۹۶ھ، ۱۴۹۷ھ، ۱۴۹۸ھ، ۱۴۹۹ھ، ۱۵۰۰ھ، ۱۵۰۱ھ، ۱۵۰۲ھ، ۱۵۰۳ھ، ۱۵۰۴ھ، ۱۵۰۵ھ، ۱۵۰۶ھ، ۱۵۰۷ھ، ۱۵۰۸ھ، ۱۵۰۹ھ، ۱۵۱۰ھ، ۱۵۱۱ھ، ۱۵۱۲ھ، ۱۵۱۳ھ، ۱۵۱۴ھ، ۱۵۱۵ھ، ۱۵۱۶ھ، ۱۵۱۷ھ، ۱۵۱۸ھ، ۱۵۱۹ھ، ۱۵۲۰ھ، ۱۵۲۱ھ، ۱۵۲۲ھ، ۱۵۲۳ھ، ۱۵۲۴ھ، ۱۵۲۵ھ، ۱۵۲۶ھ، ۱۵۲۷ھ، ۱۵۲۸ھ، ۱۵۲۹ھ، ۱۵۳۰ھ، ۱۵۳۱ھ، ۱۵۳۲ھ، ۱۵۳۳ھ، ۱۵۳۴ھ، ۱۵۳۵ھ، ۱۵۳۶ھ، ۱۵۳۷ھ، ۱۵۳۸ھ، ۱۵۳۹ھ، ۱۵۴۰ھ، ۱۵۴۱ھ، ۱۵۴۲ھ، ۱۵۴۳ھ، ۱۵۴۴ھ، ۱۵۴۵ھ، ۱۵۴۶ھ، ۱۵۴۷ھ، ۱۵۴۸ھ، ۱۵۴۹ھ، ۱۵۵۰ھ، ۱۵۵۱ھ، ۱۵۵۲ھ، ۱۵۵۳ھ، ۱۵۵۴ھ، ۱۵۵۵ھ، ۱۵۵۶ھ، ۱۵۵۷ھ، ۱۵۵۸ھ، ۱۵۵۹ھ، ۱۵۶۰ھ، ۱۵۶۱ھ، ۱۵۶۲ھ، ۱۵۶۳ھ، ۱۵۶۴ھ، ۱۵۶۵ھ، ۱۵۶۶ھ، ۱۵۶۷ھ، ۱۵۶۸ھ، ۱۵۶۹ھ، ۱۵۷۰ھ، ۱۵۷۱ھ، ۱۵۷۲ھ، ۱۵۷۳ھ، ۱۵۷۴ھ، ۱۵۷۵ھ، ۱۵۷۶ھ، ۱۵۷۷ھ، ۱۵۷۸ھ، ۱۵۷۹ھ، ۱۵۸۰ھ، ۱۵۸۱ھ، ۱۵۸۲ھ، ۱۵۸۳ھ، ۱۵۸۴ھ، ۱۵۸۵ھ، ۱۵۸۶ھ، ۱۵۸۷ھ، ۱۵۸۸ھ، ۱۵۸۹ھ، ۱۵۹۰ھ، ۱۵۹۱ھ، ۱۵۹۲ھ، ۱۵۹۳ھ، ۱۵۹۴ھ، ۱۵۹۵ھ، ۱۵۹۶ھ، ۱۵۹۷ھ، ۱۵۹۸ھ، ۱۵۹۹ھ، ۱۶۰۰ھ، ۱۶۰۱ھ، ۱۶۰۲ھ، ۱۶۰۳ھ، ۱۶۰۴ھ، ۱۶۰۵ھ، ۱۶۰۶ھ، ۱۶۰۷ھ، ۱۶۰۸ھ، ۱۶۰۹ھ، ۱۶۱۰ھ، ۱۶۱۱ھ، ۱۶۱۲ھ، ۱۶۱۳ھ، ۱۶۱۴ھ، ۱۶۱۵ھ، ۱۶۱۶ھ، ۱۶۱۷ھ، ۱۶۱۸ھ، ۱۶۱۹ھ، ۱۶۲۰ھ، ۱۶۲۱ھ، ۱۶۲۲ھ، ۱۶۲۳ھ، ۱۶۲۴ھ، ۱۶۲۵ھ، ۱۶۲۶ھ، ۱۶۲۷ھ، ۱۶۲۸ھ، ۱۶۲۹ھ، ۱۶۳۰ھ، ۱۶۳۱ھ، ۱۶۳۲ھ، ۱۶۳۳ھ، ۱۶۳۴ھ، ۱۶۳۵ھ، ۱۶۳۶ھ، ۱۶۳۷ھ، ۱۶۳۸ھ، ۱۶۳۹ھ، ۱۶۴۰ھ، ۱۶۴۱ھ، ۱۶۴۲ھ، ۱۶۴۳ھ، ۱۶۴۴ھ، ۱۶۴۵ھ، ۱۶۴۶ھ، ۱۶۴۷ھ، ۱۶۴۸ھ، ۱۶۴۹ھ، ۱۶۵۰ھ، ۱۶۵۱ھ، ۱۶۵۲ھ، ۱۶۵۳ھ، ۱۶۵۴ھ، ۱۶۵۵ھ، ۱۶۵۶ھ، ۱۶۵۷ھ، ۱۶۵۸ھ، ۱۶۵۹ھ، ۱۶۶۰ھ، ۱۶۶۱ھ، ۱۶۶۲ھ، ۱۶۶۳ھ، ۱۶۶۴ھ، ۱۶۶۵ھ، ۱۶۶۶ھ، ۱۶۶۷ھ، ۱۶۶۸ھ، ۱۶۶۹ھ، ۱۶۷۰ھ، ۱۶۷۱ھ، ۱۶۷۲ھ، ۱۶۷۳ھ، ۱۶۷۴ھ، ۱۶۷۵ھ، ۱۶۷۶ھ، ۱۶۷۷ھ، ۱۶۷۸ھ، ۱۶۷۹ھ، ۱۶۸۰ھ، ۱۶۸۱ھ، ۱۶۸۲ھ، ۱۶۸۳ھ، ۱۶۸۴ھ، ۱۶۸۵ھ، ۱۶۸۶ھ، ۱۶۸۷ھ، ۱۶۸۸ھ، ۱۶۸۹ھ، ۱۶۹۰ھ، ۱۶۹۱ھ، ۱۶۹۲ھ، ۱۶۹۳ھ، ۱۶۹۴ھ، ۱۶۹۵ھ، ۱۶۹۶ھ، ۱۶۹۷ھ، ۱۶۹۸ھ، ۱۶۹۹ھ، ۱۷۰۰ھ، ۱۷۰۱ھ، ۱۷۰۲ھ، ۱۷۰۳ھ، ۱۷۰۴ھ، ۱۷۰۵ھ، ۱۷۰۶ھ، ۱۷۰۷ھ، ۱۷۰۸ھ، ۱۷۰۹ھ، ۱۷۱۰ھ، ۱۷۱۱ھ، ۱۷۱۲ھ، ۱۷۱۳ھ، ۱۷۱۴ھ، ۱۷۱۵ھ، ۱۷۱۶ھ، ۱۷۱۷ھ، ۱۷۱۸ھ، ۱۷۱۹ھ، ۱۷۲۰ھ، ۱۷۲۱ھ، ۱۷۲۲ھ، ۱۷۲۳ھ، ۱۷۲۴ھ، ۱۷۲۵ھ، ۱۷۲۶ھ، ۱۷۲۷ھ، ۱۷۲۸ھ، ۱۷۲۹ھ، ۱۷۳۰ھ، ۱۷۳۱ھ، ۱۷۳۲ھ، ۱۷۳۳ھ، ۱۷۳۴ھ، ۱۷۳۵ھ، ۱۷۳۶ھ، ۱۷۳۷ھ، ۱۷۳۸ھ، ۱۷۳۹ھ، ۱۷۴۰ھ، ۱۷۴۱ھ، ۱۷۴۲ھ، ۱۷۴۳ھ، ۱۷۴۴ھ، ۱۷۴۵ھ، ۱۷۴۶ھ، ۱۷۴۷ھ، ۱۷۴۸ھ، ۱۷۴۹ھ، ۱۷۵۰ھ، ۱۷۵۱ھ، ۱۷۵۲ھ، ۱۷۵۳ھ، ۱۷۵۴ھ، ۱۷۵۵ھ، ۱۷۵۶ھ، ۱۷۵۷ھ، ۱۷۵۸ھ، ۱۷۵۹ھ، ۱۷۶۰ھ، ۱۷۶۱ھ، ۱۷۶۲ھ، ۱۷۶۳ھ، ۱۷۶۴ھ، ۱۷۶۵ھ، ۱۷۶۶ھ، ۱۷۶۷ھ، ۱۷۶۸ھ، ۱۷۶۹ھ، ۱۷۷۰ھ، ۱۷۷۱ھ، ۱۷۷۲ھ، ۱۷۷۳ھ، ۱۷۷۴ھ، ۱۷۷۵ھ، ۱۷۷۶ھ، ۱۷۷۷ھ، ۱۷۷۸ھ، ۱۷۷۹ھ، ۱۷۸۰ھ، ۱۷۸۱ھ، ۱۷۸۲ھ، ۱۷۸۳ھ، ۱۷۸۴ھ، ۱۷۸۵ھ، ۱۷۸۶ھ، ۱۷۸۷ھ، ۱۷۸۸ھ، ۱۷۸۹ھ، ۱۷۹۰ھ، ۱۷۹۱ھ، ۱۷۹۲ھ، ۱۷۹۳ھ، ۱۷۹۴ھ، ۱۷۹۵ھ، ۱۷۹۶ھ، ۱۷۹۷ھ، ۱۷۹۸ھ، ۱۷۹۹ھ، ۱۸۰۰ھ، ۱۸۰۱ھ، ۱۸۰۲ھ، ۱۸۰۳ھ، ۱۸۰۴ھ، ۱۸۰۵ھ، ۱۸۰۶ھ، ۱۸۰۷ھ، ۱۸۰۸ھ، ۱۸۰۹ھ، ۱۸۱۰ھ، ۱۸۱۱ھ، ۱۸۱۲ھ، ۱۸۱۳ھ، ۱۸۱۴ھ، ۱۸۱۵ھ، ۱۸۱۶ھ، ۱۸۱۷ھ، ۱۸۱۸ھ، ۱۸۱۹ھ، ۱۸۲۰ھ، ۱۸۲۱ھ، ۱۸۲۲ھ، ۱۸۲۳ھ، ۱۸۲۴ھ، ۱۸۲۵ھ، ۱۸۲۶ھ، ۱۸۲۷ھ، ۱۸۲۸ھ، ۱۸۲۹ھ، ۱۸۳۰ھ، ۱۸۳۱ھ، ۱۸۳۲ھ، ۱۸۳۳ھ، ۱۸۳۴ھ، ۱۸۳۵ھ، ۱۸۳۶ھ، ۱۸۳۷ھ، ۱۸۳۸ھ، ۱۸۳۹ھ، ۱۸۴۰ھ، ۱۸۴۱ھ، ۱۸۴۲ھ، ۱۸۴۳ھ، ۱۸۴۴ھ، ۱۸۴۵ھ، ۱۸۴۶ھ، ۱۸۴۷ھ، ۱۸۴۸ھ، ۱۸۴۹ھ، ۱۸۵۰ھ، ۱۸۵۱ھ، ۱۸۵۲ھ، ۱۸۵۳ھ، ۱۸۵۴ھ، ۱۸۵۵ھ، ۱۸۵۶ھ، ۱۸۵۷ھ، ۱۸۵۸ھ، ۱۸۵۹ھ، ۱۸۶۰ھ، ۱۸۶۱ھ، ۱۸۶۲ھ، ۱۸۶۳ھ، ۱۸۶۴ھ، ۱۸۶۵ھ، ۱۸۶۶ھ، ۱۸۶۷ھ، ۱۸۶۸ھ، ۱۸۶۹ھ، ۱۸۷۰ھ، ۱۸۷۱ھ، ۱۸۷۲ھ، ۱۸۷۳ھ، ۱۸۷۴ھ، ۱۸۷۵ھ، ۱۸۷۶ھ، ۱۸۷۷ھ، ۱۸۷۸ھ، ۱۸۷۹ھ، ۱۸۸۰ھ، ۱۸۸۱ھ، ۱۸۸۲ھ، ۱۸۸۳ھ، ۱۸۸۴ھ، ۱۸۸۵ھ، ۱۸۸۶ھ، ۱۸۸۷ھ، ۱۸۸۸ھ، ۱۸۸۹ھ، ۱۸۹۰ھ، ۱۸۹۱ھ، ۱۸۹۲ھ، ۱۸۹۳ھ، ۱۸۹۴ھ، ۱۸۹۵ھ، ۱۸۹۶ھ، ۱۸۹۷ھ، ۱۸۹۸ھ، ۱۸۹۹ھ، ۱۹۰۰ھ، ۱۹۰۱ھ، ۱۹۰۲ھ، ۱۹۰۳ھ، ۱۹۰۴ھ، ۱۹۰۵ھ، ۱۹۰۶ھ، ۱۹۰۷ھ، ۱۹۰۸ھ، ۱۹۰۹ھ، ۱۹۱۰ھ، ۱۹۱۱ھ، ۱۹۱۲ھ، ۱۹۱۳ھ، ۱۹۱۴ھ، ۱۹۱۵ھ، ۱۹۱۶ھ، ۱۹۱۷ھ، ۱۹۱۸ھ، ۱۹۱۹ھ، ۱۹۲۰ھ، ۱۹۲۱ھ، ۱۹۲۲ھ، ۱۹۲۳ھ، ۱۹۲۴ھ، ۱۹۲۵ھ، ۱۹۲۶ھ، ۱۹۲۷ھ، ۱۹۲۸ھ، ۱۹۲۹ھ، ۱۹۳۰ھ، ۱۹۳۱ھ، ۱۹۳۲ھ، ۱۹۳۳ھ، ۱۹۳۴ھ، ۱۹۳۵ھ، ۱۹۳۶ھ، ۱۹۳۷ھ، ۱۹۳۸ھ، ۱۹۳۹ھ، ۱۹۴۰ھ، ۱۹۴۱ھ، ۱۹۴۲ھ، ۱۹۴۳ھ، ۱۹۴۴ھ، ۱۹۴۵ھ، ۱۹۴۶ھ، ۱۹۴۷ھ، ۱۹۴۸ھ، ۱۹۴۹ھ، ۱۹۵۰ھ، ۱۹۵۱ھ، ۱۹۵۲ھ، ۱۹۵۳ھ، ۱۹۵۴ھ، ۱۹۵۵ھ، ۱۹۵۶ھ، ۱۹۵۷ھ، ۱۹۵۸ھ، ۱۹۵۹ھ، ۱۹۶۰ھ، ۱۹۶۱ھ، ۱۹۶۲ھ، ۱۹۶۳ھ، ۱۹۶۴ھ، ۱۹۶۵ھ، ۱۹۶۶ھ، ۱۹۶۷ھ، ۱۹۶۸ھ، ۱۹۶۹ھ، ۱۹۷۰ھ، ۱۹۷۱ھ، ۱۹۷۲ھ، ۱۹۷۳ھ، ۱۹۷۴ھ، ۱۹۷۵ھ، ۱۹۷۶ھ، ۱۹۷۷ھ، ۱۹۷۸ھ، ۱۹۷۹ھ، ۱۹۸۰ھ، ۱۹۸۱ھ، ۱۹۸۲ھ، ۱۹۸۳ھ، ۱۹۸۴ھ، ۱۹۸۵ھ، ۱۹۸۶ھ، ۱۹۸۷ھ، ۱۹۸۸ھ، ۱۹۸۹ھ، ۱۹۹۰ھ، ۱۹۹۱ھ، ۱۹۹۲ھ، ۱۹۹۳ھ، ۱۹۹۴ھ، ۱۹۹۵ھ، ۱۹۹۶ھ، ۱۹۹۷ھ، ۱۹۹۸ھ، ۱۹۹۹ھ، ۲۰۰۰ھ، ۲۰۰۱ھ، ۲۰۰۲ھ، ۲۰۰۳ھ، ۲۰۰۴ھ، ۲۰۰۵ھ، ۲۰۰۶ھ، ۲۰۰۷ھ، ۲۰۰۸ھ، ۲۰۰۹ھ، ۲۰۱۰ھ، ۲۰۱۱ھ، ۲۰۱۲ھ، ۲۰۱۳ھ، ۲۰۱۴ھ، ۲۰۱۵ھ، ۲۰۱۶ھ، ۲۰۱۷ھ، ۲۰۱۸ھ، ۲۰۱۹ھ، ۲۰۲۰ھ، ۲۰۲۱ھ، ۲۰۲۲ھ، ۲۰۲۳ھ، ۲۰۲۴ھ، ۲۰۲۵ھ، ۲۰۲۶ھ، ۲۰۲۷ھ، ۲۰۲۸ھ، ۲۰۲۹ھ، ۲۰۳۰ھ، ۲۰۳۱ھ، ۲۰۳۲ھ، ۲۰۳۳ھ، ۲۰۳۴ھ، ۲۰۳۵ھ، ۲۰۳۶ھ، ۲۰۳۷ھ، ۲۰۳۸ھ، ۲۰۳۹ھ، ۲۰۴۰ھ، ۲۰۴۱ھ، ۲۰۴۲ھ، ۲۰۴۳ھ، ۲۰۴۴ھ، ۲۰۴۵ھ، ۲۰۴۶ھ، ۲۰۴۷ھ، ۲۰۴۸ھ، ۲۰۴۹ھ، ۲۰۵۰ھ، ۲۰۵۱ھ، ۲۰۵۲ھ، ۲۰۵۳ھ، ۲۰۵۴ھ، ۲۰۵۵ھ، ۲۰۵۶ھ، ۲۰۵۷ھ، ۲۰۵۸ھ، ۲۰۵۹ھ، ۲۰۶۰ھ، ۲۰۶۱ھ، ۲۰۶۲ھ، ۲۰۶۳ھ، ۲۰۶۴ھ، ۲۰۶۵ھ، ۲۰۶۶ھ، ۲۰۶۷ھ، ۲۰۶۸ھ، ۲۰۶۹ھ، ۲۰۷۰ھ، ۲۰۷۱ھ، ۲۰۷۲ھ، ۲۰۷۳ھ، ۲۰۷۴ھ، ۲۰۷۵ھ، ۲۰۷۶ھ، ۲۰۷۷ھ، ۲۰۷۸ھ، ۲۰۷۹ھ، ۲۰۸۰ھ، ۲۰۸۱ھ، ۲۰۸۲ھ، ۲۰۸۳ھ، ۲۰۸۴ھ، ۲۰۸۵ھ، ۲۰۸۶ھ، ۲۰۸۷ھ، ۲۰۸۸ھ، ۲۰۸۹ھ، ۲۰۹۰ھ، ۲۰۹۱ھ، ۲۰۹۲ھ، ۲۰۹۳ھ، ۲۰۹۴ھ، ۲۰۹۵ھ، ۲۰۹۶ھ، ۲۰۹۷ھ، ۲۰۹۸ھ، ۲۰۹۹ھ، ۲۱۰۰ھ، ۲۱۰۱ھ، ۲۱۰۲ھ، ۲۱۰۳ھ، ۲۱۰۴ھ، ۲۱۰۵ھ، ۲۱۰۶ھ، ۲۱۰۷ھ، ۲۱۰۸ھ، ۲۱۰۹ھ، ۲۱۱۰ھ، ۲۱۱۱ھ، ۲۱۱۲ھ، ۲۱۱۳ھ، ۲۱۱۴ھ، ۲۱۱۵ھ، ۲۱۱۶ھ، ۲۱۱۷ھ، ۲۱۱۸ھ، ۲۱۱۹ھ، ۲۱۲۰ھ، ۲۱۲۱ھ، ۲۱۲۲ھ، ۲۱۲۳ھ، ۲۱۲۴ھ، ۲۱۲۵ھ، ۲۱۲۶ھ، ۲۱۲۷ھ، ۲۱۲۸ھ، ۲۱۲۹ھ، ۲۱۳۰ھ، ۲۱۳۱ھ، ۲۱۳۲ھ، ۲۱۳۳ھ، ۲۱۳۴ھ، ۲۱۳۵ھ، ۲۱۳۶ھ، ۲۱۳۷ھ، ۲۱۳۸ھ، ۲۱۳۹ھ، ۲۱۴۰ھ، ۲۱۴۱ھ، ۲۱۴۲ھ، ۲۱۴۳ھ، ۲۱۴۴ھ، ۲۱۴۵ھ، ۲۱۴۶ھ، ۲۱۴۷ھ، ۲۱۴۸ھ، ۲۱۴۹ھ، ۲۱۵۰ھ، ۲۱۵۱ھ، ۲۱۵۲ھ، ۲۱۵۳ھ، ۲۱۵۴ھ، ۲۱۵۵ھ، ۲۱۵۶ھ، ۲۱۵۷ھ، ۲۱۵۸ھ، ۲۱۵۹ھ، ۲۱۶۰ھ، ۲۱۶۱ھ، ۲۱۶۲ھ، ۲۱۶۳ھ، ۲۱۶۴ھ، ۲۱۶۵ھ، ۲۱۶۶ھ، ۲۱۶۷ھ، ۲۱۶۸ھ، ۲۱۶۹ھ، ۲۱۷۰ھ، ۲۱۷۱ھ، ۲۱۷۲ھ، ۲۱۷۳ھ، ۲۱۷۴ھ، ۲۱۷۵ھ، ۲۱۷۶ھ، ۲۱۷۷ھ، ۲۱۷۸ھ، ۲۱۷۹ھ، ۲۱۸۰ھ، ۲۱۸۱ھ، ۲۱۸۲ھ، ۲۱۸۳ھ، ۲۱۸۴ھ، ۲۱۸۵ھ، ۲۱۸۶ھ، ۲۱۸۷ھ، ۲۱۸۸ھ، ۲۱۸۹ھ، ۲۱۹۰ھ، ۲۱۹۱ھ، ۲۱۹۲ھ، ۲۱۹۳ھ، ۲۱۹۴ھ، ۲۱۹۵ھ، ۲۱۹۶ھ، ۲۱۹۷ھ، ۲۱۹۸ھ، ۲۱۹۹ھ، ۲۲۰۰ھ، ۲۲۰۱ھ، ۲۲۰۲ھ، ۲۲۰۳ھ، ۲۲۰۴ھ، ۲۲۰۵ھ، ۲۲۰۶ھ، ۲۲۰۷ھ، ۲۲۰۸ھ، ۲۲۰۹ھ، ۲۲۱۰ھ، ۲۲۱۱ھ، ۲۲۱۲ھ، ۲۲۱۳ھ، ۲۲۱۴ھ، ۲۲۱۵ھ، ۲۲۱۶ھ، ۲۲۱۷ھ، ۲۲۱۸ھ، ۲۲۱۹ھ، ۲۲۲۰ھ، ۲۲۲۱ھ، ۲۲۲۲ھ، ۲۲۲۳ھ، ۲۲۲۴ھ، ۲۲۲۵ھ، ۲۲۲۶ھ، ۲۲۲۷ھ، ۲۲۲۸ھ، ۲۲۲۹ھ، ۲۲۳۰ھ، ۲۲۳۱ھ، ۲۲۳۲ھ، ۲۲۳۳ھ، ۲۲۳۴ھ، ۲۲۳۵ھ، ۲۲۳۶ھ، ۲۲۳۷ھ، ۲۲۳۸ھ، ۲۲۳۹ھ، ۲۲۴۰ھ، ۲۲۴۱ھ، ۲۲۴۲ھ، ۲۲۴۳ھ، ۲۲۴۴ھ، ۲۲۴۵ھ، ۲۲۴۶ھ، ۲۲۴۷ھ، ۲۲۴۸ھ، ۲۲۴۹ھ، ۲۲۵۰ھ، ۲۲۵۱ھ، ۲۲۵۲ھ، ۲۲۵۳ھ، ۲۲۵۴ھ، ۲۲۵۵ھ، ۲۲۵۶ھ، ۲۲۵۷ھ، ۲۲۵۸ھ، ۲۲۵۹ھ، ۲۲۶۰ھ، ۲۲۶۱ھ، ۲۲۶۲ھ، ۲۲۶۳ھ، ۲۲۶۴ھ، ۲۲۶۵ھ، ۲۲۶۶ھ، ۲۲۶۷ھ، ۲۲۶۸ھ، ۲۲۶۹ھ، ۲۲۷۰ھ، ۲۲۷۱ھ، ۲۲۷۲ھ، ۲۲۷۳ھ، ۲۲۷۴ھ، ۲۲۷۵ھ، ۲۲۷۶ھ، ۲۲۷۷ھ، ۲۲۷۸ھ، ۲۲۷۹ھ، ۲۲۸۰ھ، ۲۲۸۱ھ، ۲۲۸۲ھ، ۲۲۸۳ھ، ۲۲۸۴ھ، ۲۲۸۵ھ، ۲۲۸۶ھ، ۲۲۸۷ھ، ۲۲۸۸ھ، ۲۲۸۹ھ، ۲۲۹۰ھ، ۲۲۹۱ھ، ۲۲۹۲ھ، ۲۲۹۳ھ، ۲۲۹۴ھ، ۲۲۹۵ھ، ۲۲۹۶ھ، ۲۲۹۷ھ، ۲۲۹۸ھ، ۲۲۹۹ھ، ۲۳۰۰ھ، ۲۳۰۱ھ، ۲۳۰۲ھ، ۲۳۰۳ھ، ۲۳۰۴ھ، ۲۳۰۵ھ، ۲۳۰۶ھ، ۲۳۰۷ھ، ۲۳۰۸ھ، ۲۳۰۹ھ، ۲۳۱۰ھ، ۲۳۱۱ھ، ۲۳۱۲ھ، ۲۳۱۳ھ، ۲۳۱۴ھ، ۲۳۱۵ھ، ۲۳۱۶ھ، ۲۳۱۷ھ، ۲۳۱۸ھ، ۲۳۱۹ھ، ۲۳۲۰ھ، ۲۳۲۱ھ، ۲۳۲۲ھ، ۲۳۲۳ھ، ۲۳۲۴ھ، ۲۳۲۵ھ، ۲۳۲۶ھ، ۲۳۲۷ھ، ۲۳۲۸ھ، ۲۳۲۹ھ، ۲۳۳۰ھ، ۲۳۳۱ھ، ۲۳۳۲ھ، ۲۳۳۳ھ، ۲۳۳۴ھ، ۲۳۳۵ھ، ۲۳۳۶ھ، ۲۳۳۷ھ، ۲۳۳۸ھ، ۲۳۳۹ھ، ۲۳۴۰ھ، ۲۳۴۱ھ، ۲۳۴۲ھ، ۲۳۴۳ھ، ۲۳۴۴ھ، ۲۳۴۵ھ، ۲۳۴۶ھ، ۲۳۴۷ھ، ۲۳۴۸ھ، ۲۳۴۹ھ، ۲۳۵۰ھ، ۲۳۵۱ھ، ۲۳۵۲ھ، ۲۳۵۳ھ، ۲۳۵۴ھ، ۲۳۵۵ھ، ۲۳۵۶ھ، ۲۳۵۷ھ، ۲۳۵۸ھ، ۲۳۵۹ھ، ۲۳۶۰ھ، ۲۳۶۱ھ، ۲۳۶۲ھ، ۲۳۶۳ھ، ۲۳۶۴ھ، ۲۳۶۵ھ، ۲۳۶۶ھ، ۲۳۶۷ھ، ۲۳۶۸ھ، ۲۳۶۹ھ، ۲۳۷۰ھ، ۲۳۷۱ھ، ۲۳۷۲ھ، ۲۳۷۳ھ، ۲۳۷۴ھ، ۲۳۷۵ھ، ۲۳۷۶ھ، ۲۳۷۷ھ، ۲۳۷۸ھ، ۲۳۷۹ھ، ۲۳۸۰ھ، ۲۳۸۱ھ، ۲۳۸۲ھ،

[illegible]

جس جگہ جہیز ہوا وہاں اس وقت کے ملاحوں نے اس کی
ادائیگی کرنا دیا ہے اور جو عورت جس طرح اس کے لئے اگلے سفر کی
تکلیف لے کر اس کی پروردگار کے لئے جہیز چاہا ہے۔
ہر گز نہ کہ وہاں وہاں کے لوگوں کے ہاتھ سے اس کے
لوگوں میں لٹکا کر کھینچا دیا گیا اور وہاں سے اس کے
خواب گھر کے لئے وقفہ اور خیر و برکت کی دعا کی گئی اور اس کے
کے بعد اس کے لئے سے پہلے شریک کی عورت ہو گیا ہے۔
نہی اور وہ کہہ گا کہ "اللہ تعالیٰ ہم کو اس عورت کو اس کے
کے لئے دے گا۔" اور اس کی عورت اس کے لئے دے گا۔
کی یہ عورت اس وقت سے ہے کہ وہ شریک کے لئے ہو گیا ہے
اسلم ان چاہا ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

[illegible]

جمعہ۔ مے پہلے اور بعد کی منتظر

ناراض ہوئے پہلے اور بعد سبھی اپنا ہاتھ مبرا کر
 دیا۔ آگے تھیں ٹھیک ہی خلاف انہوں نے کہ یہاں جو سے
 پیسے پر اور لیسویں ہیں اور سوائے کے ذرا کچھ اور کھت و سونے
 کہا۔ اچھی نظر لگا رہی ہے۔ آگے ہی کا ہے انہوں نے کہتے
 دوسرے پہلے چلا گئے تھے بارے میں حیرت ہے۔ جو بعض
 ہے انکو بھی دیکھ کر حیرت ہے۔ وہ ان میں سے کسی
 کو بعد کے بعد ہم نے خطبہ و تبلیغ کے لئے آگے چلا رکھتے ہیں

⁹³ F. 200, 201, 202, 203, 204, 205, 206, 207, 208, 209, 210, 211, 212, 213, 214, 215, 216, 217, 218, 219, 220, 221, 222, 223, 224, 225, 226, 227, 228, 229, 230, 231, 232, 233, 234, 235, 236, 237, 238, 239, 240, 241, 242, 243, 244, 245, 246, 247, 248, 249, 250, 251, 252, 253, 254, 255, 256, 257, 258, 259, 260, 261, 262, 263, 264, 265, 266, 267, 268, 269, 270, 271, 272, 273, 274, 275, 276, 277, 278, 279, 280, 281, 282, 283, 284, 285, 286, 287, 288, 289, 290, 291, 292, 293, 294, 295, 296, 297, 298, 299, 300, 301, 302, 303, 304, 305, 306, 307, 308, 309, 310, 311, 312, 313, 314, 315, 316, 317, 318, 319, 320, 321, 322, 323, 324, 325, 326, 327, 328, 329, 330, 331, 332, 333, 334, 335, 336, 337, 338, 339, 340, 341, 342, 343, 344, 345, 346, 347, 348, 349, 350, 351, 352, 353, 354, 355, 356, 357, 358, 359, 360, 361, 362, 363, 364, 365, 366, 367, 368, 369, 370, 371, 372, 373, 374, 375, 376, 377, 378, 379, 380, 381, 382, 383, 384, 385, 386, 387, 388, 389, 390, 391, 392, 393, 394, 395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403, 404, 405, 406, 407, 408, 409, 410, 411, 412, 413, 414, 415, 416, 417, 418, 419, 420, 421, 422, 423, 424, 425, 426, 427, 428, 429, 430, 431, 432, 433, 434, 435, 436, 437, 438, 439, 440, 441, 442, 443, 444, 445, 446, 447, 448, 449, 450, 451, 452, 453, 454, 455, 456, 457, 458, 459, 460, 461, 462, 463, 464, 465, 466, 467, 468, 469, 470, 471, 472, 473, 474, 475, 476, 477, 478, 479, 480, 481, 482, 483, 484, 485, 486, 487, 488, 489, 490, 491, 492, 493, 494, 495, 496, 497, 498, 499, 500, 501, 502, 503, 504, 505, 506, 507, 508, 509, 510, 511, 512, 513, 514, 515, 516, 517, 518, 519, 520, 521, 522, 523, 524, 525, 526, 527, 528, 529, 530, 531, 532, 533, 534, 535, 536, 537, 538, 539, 540, 541, 542, 543, 544, 545, 546, 547, 548, 549, 550, 551, 552, 553, 554, 555, 556, 557, 558, 559, 560, 561, 562, 563, 564, 565, 566, 567, 568, 569, 570, 571, 572, 573, 574, 575, 576, 577, 578, 579, 580, 581, 582, 583, 584, 585, 586, 587, 588, 589, 590, 591, 592, 593, 594, 595, 596, 597, 598, 599, 600, 601, 602, 603, 604, 605, 606, 607, 608, 609, 610, 611, 612, 613, 614, 615, 616, 617, 618, 619, 620, 621, 622, 623, 624, 625, 626, 627, 628, 629, 630, 631, 632, 633, 634, 635, 636, 637, 638, 639, 640, 641, 642, 643, 644, 645, 646, 647, 648, 649, 650, 651, 652, 653, 654, 655, 656, 657, 658, 659, 660, 661, 662, 663, 664, 665, 666, 667, 668, 669, 670, 671, 672, 673, 674, 675, 676, 677, 678, 679, 680, 681, 682, 683, 684, 685, 686, 687, 688, 689, 690, 691, 692, 693, 694, 695, 696, 697, 698, 699, 700, 701, 702, 703, 704, 705, 706, 707, 708, 709, 710, 711, 712, 713, 714, 715, 716, 717, 718, 719, 720, 721, 722, 723, 724, 725, 726, 727, 728, 729, 730, 731, 732, 733, 734, 735, 736, 737, 738, 739, 740, 741, 742, 743, 744, 745, 746, 747, 748, 749, 750, 751, 752, 753, 754, 755, 756, 757, 758, 759, 760, 761, 762, 763, 764, 765, 766, 767, 768, 769, 770, 771, 772, 773, 774, 775, 776, 777, 778, 779, 780, 781, 782, 783, 784, 785, 786, 787, 788, 789, 790, 791, 792, 793, 794, 795, 796, 797, 798, 799, 800, 801, 802, 803, 804, 805, 806, 807, 808, 809, 810, 811, 812, 813, 814, 815, 816, 817, 818, 819, 820, 821, 822, 823, 824, 825, 826, 827, 828, 829, 830, 831, 832, 833, 834, 835, 836, 837, 838, 839, 840, 841, 842, 843, 844, 845, 846, 847, 848, 849, 850, 851, 852, 853, 854, 855, 856, 857, 858, 859, 860, 861, 862, 863, 864, 865, 866, 867, 868, 869, 870, 871, 872, 873, 874, 875, 876, 877, 878, 879, 880, 881, 882, 883, 884, 885, 886, 887, 888, 889, 890, 891, 892, 893, 894, 895, 896, 897, 898, 899, 900, 901, 902, 903, 904, 905, 906, 907, 908, 909, 910, 911, 912, 913, 914, 915, 916, 917, 918, 919, 920, 921, 922, 923, 924, 925, 926, 927, 928, 929, 930, 931, 932, 933, 934, 935, 936, 937, 938, 939, 940, 941, 942, 943, 944, 945, 946, 947, 948, 949, 950, 951, 952, 953, 954, 955, 956, 957, 958, 959, 960, 961, 962, 963, 964, 965, 966, 967, 968, 969, 970, 971, 972, 973, 974, 975, 976, 977, 978, 979, 980, 981, 982, 983, 984, 985, 986, 987, 988, 989, 990, 991, 992, 993, 994, 995, 996, 997, 998, 999, 1000.

John, et al. (1998) (p. 27)

٣١٩ - ١٤١٢

“... 2010”

(f) $\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \int_{\mathbb{R}^n} |\nabla u|^2 dx = - \int_{\mathbb{R}^n} u \Delta u dx = 0$, $\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \int_{\mathbb{R}^n} |\nabla u|^2 dx = 0$.

: انفس معصيات [7] . ٢٩٠ . لعل العلم : وهذا هو وجه خبر

476. 2000. 1. 1.

علی ظفر آن پاک کے خارجی منہم پر عمل کرتے ہوئے اذان کے وقت سے غریہ و فریاد نہ کرتے ہیں اور زیادہ گنج بھی ہے کہ یہ محانت اذان پائی کے وقت سے ہوگی۔ جہاں کے منبر پر بیٹھے کے بعد پائی جاتی ہے کہ ایک سو اسی حد تک کے زمانہ میں یہی اذان مردوں میں بھی ضرور ہے کہ قرآن کا حصہ آتی بھی یہی اذان ہو وہ سائی کا بیان ہے:

وَمَا يَكْفُرُ الْبَيْعَ وَالْإِسْرَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا مَعَهُ
الْإِيمَانُ الصَّخِرَ وَأَذَانَ الْمَدِينِ يَمْلِكُ ۝۲۱

تاہم اگر اس وقت غریہ و فریاد نہ کر ہی لی جائے تو امام جو ضیق اور اکل فقہاء کے نزدیک غریہ و فریاد کا معاملہ مستحب ہو جائے گا، کیونکہ پہلی نروہ و فریاد کی محانت عاریقی سببی بنیاد پر ہے۔ ۱۔ الکلیہ کی رائے اس لیے میں مستحب ہے تاہم قدما کی سے مشہور عالم الدین کا کہن میں بھی کہتا ہے۔ ۱۲۱

یوم جمعہ کی چند خصوصیات

علامہ ابن قیم نے یوم جمعہ کے متعلق میں وہ خصوصیات بیان کی ہیں جو بمقامہ اور دونوں کے اس دن کے بارے میں عبادت سے ثابت ہیں یہ کل ۱۰ ہیں، جن میں بعض کا ذکر کر رہا ہوں ہے، البتہ کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جا تا ہے۔
۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی نماز فجر میں "اللہ تعالیٰ"
اور "هل یبقی عسی الانسان" کی تلاوت فرماتے۔
۲۔ جو کہ بن و راستہ میں رسول اللہ ﷺ پر مسلوۃ و سلام

- ۱۔ عام طور پر مستحب ہے۔ (۱۵)
- ۳۔ جو کہ افتتاح "مردن" کے بعد سب سے زیادہ اہم اور سزاوارتہ ہے۔
- ۴۔ اس دن بقیہ اور دونوں کے سوا ایک کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔
- ۵۔ نماز جو کے لئے مسجد میں ملنا چاہنا بہتر ہے
- ۶۔ امام کے لئے تکبیر نماز و ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا مستحب ہے۔
- ۷۔ غصہ و جھگڑا اور کاموشی روزانہ مستحب ہے۔
- ۸۔ اس دن سوا کف پڑھنا بہتر ہے۔
- امام شافعی اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس دن زوال آفتاب کے وقت نہ رکھنا نہیں۔ ۱۰
- ۹۔ قرآن مجید میں سورہ "یوسف" اور سورہ "التکوین" واسع اسم ربک الاعلیٰ اور سورہ "غاثیہ" پڑھنے کا معمول نبوی ﷺ تھا۔
- ۱۰۔ یوم جمعہ ہفتہ کی صبح ہے اور میدانِ نظر اور میدانِ حسی سے بڑھ کر ہے۔
- ۱۱۔ مسجد میں خوشبو کی دھواں دینا مستحب ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا قلم فرماد کرتے تھے۔
- ۲۔ جو کے لئے ہ نے میں ہر قدم پر ایک سال کے روزے اور نماز کا ثواب ہے۔

(۱) اسکا مضمون: "السنن کا ترجمہ" ۱۳۰:۵

(۲) اسکا مضمون: "السنن کا ترجمہ" ۱۳۰:۵

(۱۵) الحدیث: ۱۳۰:۵

(۳) اسکا مضمون: "السنن کا ترجمہ" ۱۳۰:۵

(۵) الحدیث: ۱۳۰:۵

(۶) امام شافعی نے اس کے ثواب ہے

۳۔ اگر کئی مصیبت سے گزرنا ہو تو اسے جانتے چلتے ہیں۔

چند

"اے اللہ! میں تجھے سزا دیتا ہوں کہ تیرے لیے جس نے
 سے مراد اور جتنی تیرے برائوں نے کی خطاوات تیرے لیے ہے، کہ تیرے
 دوست ہیں۔" میں نے اسے حقیقت بہت کر دیا کہ میں اسے اللہ سے
 نہیں کہتی بلکہ خداوند سے یہ دعا کہ اگر یہ تو ہم ان کی سب سے
 عیبت سے اس سے کہ میں کو بھی پالنے پر مجبور نہیں ہے۔ اس
 سلسلہ میں قصصیت سے محمد بن عبد اللہ علیہ السلام (۱۲۰۰ھ - ۱۱۰۰ھ)
 نے ایک مستقل کتاب "الحکم العرفی" میں جو حکم
 لغوی "نہ مراہی" سے لے کر "نہ یغنی" سے لے کر "نہ یغنی" سے لے کر
 سے لے کر ان کی تعلیم "نہ یغنی" سے لے کر "نہ یغنی" سے لے کر
 ۱۱۰۰ھ - ۱۲۰۰ھ میں لکری ہے کہ ان کے بعد ان کے بعد ان کے بعد
 "الاصحاب والقطب" میں جو میں نے اس غلام کا ترجمہ "نہ یغنی"
 اسنادی اور ترجمہ کے ساتھ (۱۱۰۰ھ - ۱۲۰۰ھ) میں لکری ہے کہ ان
 دونوں کی تحریروں سے لے کر لکھنا وغیرہ ہے۔ یہ سب سب ان کی
 لکری کا حصہ ہیں۔

احکام شریعہ کے مختصر طب

اسی حصوں کا مجموعہ ہے کہ "میں" بھی نہ غولی صحت

ایزہرے کنارہ، رخسار پاکیں گے اور ہاں میں گے اور ان میں
 میں صلیبیں خواب اور جنت میں رخصت اور اذان کے وقت ان میں
 گئی یا نہیں ان میں اختلاف ہے اور جو طیفہ کا تکیہ قول ہے
 کہ کھل ان کی مغفرت ہوگی تو یہ تو بڑا کاف اور احمق ہے
 کہ امام مہدیؑ کی مخالفت میں وقت نہایت دیر اور عرصہ
 کے نزدیک جن میں میرا بھی صالحین خواب کے قصہ ہوں گے،
 سچائی کا بیان ہے کہ محمودی رائے ملتا ہے، اور محمودی میں
 رائے کا تائید شریعت کے انھوں نے رائے کے خلاف اور اس سے
 باقی ہے کہ سرور کائنات میں جن انھیں انھوں کو تحفہ راز
 ہوئے نعمت جنت کی یاد دلائی گئی اور ان کا انکار اور کفر کیا
 اور ان حواف مقام ربہ حسن لائق الاء ویکھا انکسار اور

؟نوں لیے موت

ہاں میں بے انتہائی گنجی ہے، لیکن اس میں مگر اتنا لے
 دے ہے، جو کہ اور میں تمام منزلوں میں انبیاء و صلوات علیہم
 کے قائل ہیں اس لئے آپ ﷺ کے فرمایا کہ آپ سے پہلے
 انبیاء علیہم السلام تھے وہ میں اپنی توہم کی طرف مبذول دیتے تھے
 لیکن نفس باعث طبی طوعہ خاصہ، اس میں سے مصمم ہوا
 کہ نہ توں میں آئے والے انبیاء و صلوات علیہم السلام کی توفیق کی
 طرف متوجہ تھے، نہ میں ان کی طرف، اور یہی طرف، مرد
 نہ اندلی سے کہ ان کو نہیں مگر اس میں نہ اندلی طرف سے

[illegible]

٢٠٠٠

٢٩ : سورة الفجر

Math. Ann. 197, 197 (1977)

عقل واجب ہوا اس کو "یعنی" کہتے ہیں، مرد ہو یا عورت اور ایک ہو یا اس سے زیادہ، سب پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے (۱)۔ کیونکہ اس حالت میں عقل نہ کہ رسم شرعی کے مطابق نماز سے دور رہنے پر مامور ہے (۲)۔ بعض لوگوں نے یہ بیہوشی بیان کی ہے کہ عام طور پر انسان ناپاکی کی حالت میں خود کو لوگوں سے دور رکھتا ہے۔ (۳) جنابت کی دو صورتوں کا عام طور پر فقہاء نے ذکر کیا ہے، ایک انزال مٹی، دوسرے بچا جمعیت۔

انزال کی وجہ سے غسل کا وجوب

انزال کے سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ احناف کے نزدیک یہ ایسی وقت ناقض غسل ہے، جب کہ اس کا صدور شہوت کے ساتھ ہو اور شوافع کا خیال ہے کہ انزال بلا شہوت، جیسے بوجھ یا زور و کوب کی وجہ سے انزال، کی صورت میں بھی غسل واجب ہو جاتا ہے، (۴) شوافع کے پیش نظر حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "پانی" پانی کی بنا پر واجب ہوتا ہے "العاء من العاء" (۵) یعنی انزال مٹی کی وجہ سے غسل واجب ہوگا۔ یہاں شہوت کی کوئی قید نہیں، احناف کی سب سے قوی دلیل مسند احمد کی روایت ہے کہ جب انزال اچھلنے کی کیفیت کے ساتھ ہو (دفعی) جب غسل کرے، ورنہ غسل کرنا ضروری نہیں ہے، (۶) جہاں تک "العاء من العاء" والی روایت ہے، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی صراحت موجود ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے، اور حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ کی رائے ہے کہ اس کا تعلق صرف استقام اور بدھوائی سے ہے۔ (۱)

پھر خود احناف میں بھی اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مادہ منویہ کے اپنے محل سے خروج و انتقال کے وقت شہوت پائی جائے، تو غسل واجب ہوگا، مشن مخصوص سے مادہ کے خروج کے وقت شہوت کی کیفیت ہو یا نہ ہو، قاضی ابو یوسف کے ہاں اس وقت بھی شہوت کا پایا جانا ضروری ہے، جب ہی غسل واجب ہوگا، ورنہ نہیں، اس اختلاف کا اثر بنیادی طور پر دو صورتوں میں ہوگا، ایک اس صورت میں جبکہ مادہ اپنی جگہ سے پٹے اور جسم سے خروج سے پہلے ہی ہاتھ وغیرہ سے ادا کر لیں صورت اختیار کی جائے کہ نقشہ نہ پائے، یہاں تک کہ بیہوشی کیفیت میں سکون پیدا ہو جائے، اب یہ رکا ہوا مادہ باہر آئے، ایسی صورت میں امام ابوحنیفہ و امام محمد کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا، امام ابو یوسف کے ہاں واجب نہ ہوگا۔ دوسرے اس صورت میں کہ کوئی شخص ہمسرہ ہو اور فراغت کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے غسل کر لے پھر پیشاب کرے اور اس کیفیت میں جو شہوت و بیہوشی سے بیکر غالی ہے، مادہ منویہ کا کچھ رکا ہوا حصہ نکل آئے، امام ابوحنیفہ و محمد کے نزدیک غسل واجب ہو جائے گا امام ابو یوسف کے ہاں واجب نہ ہوگا، یہاں یہ امر حقیقی اٹھارہویں کہ امام ابوحنیفہ کی رائے میں زیادہ

(۲) معمرات القرآن للاصفہانی ص: ۱۰۰

(۳) دلائل حوالہ: ۱۵۵/۱، لیکن رائے غالب میں بیہوشی انجان کی ہے

(۱) نہایہ: ۲۹۵/۱

(۲) نہایہ: ۲۹۵/۱

(۵) بحسبہ: ۱۵۵/۱

(۶) خلافت المذاہب والذام یکن خلافاً لافعال غسل: معانیہ: ۳۱/۱ (۷) الترمذی: ۳۱/۱، باب ما جاء ان العاء من العاء

مضابط ہے۔ ۱۱

جناح کی وجہ سے غسل کا وجوب

غسل واجب ہونے کا دوسرا سبب زندہ انسان سے فطری یا غیر فطری طریق پر مباشرت ہے، بشرطیکہ مراد غصہ کا مقدار حشرۃ پہاکی (چھپ جانے والا) نہ ہو، یعنی نہ ہاں نہ فتنہ کے یہاں اس مسئلہ کے لئے مختلف تعبیرات ملتی ہیں، مگر ہر تعبیر پر یہ واضح ہے کہ مراد انسان کے بجائے اگر کوئی بد بخت مردہ سے مباشرت کرے تو غسل واجب نہ ہوگا، اسی طرح انسان کے بجائے حیوان کے ساتھ نیزہ شہابی کی چھیل نہ رہے تو بھی غسل واجب نہ ہوگا، جب تک کہ انزال نہ ہو جائے، مگر اگر انزال کی وجہ سے جناح نہ ہو، تو گوارنی کہ ہر جناح کے اس کا پردہ محسوس محفوظ ہو، وغیرہ سے جناح کی صورت میں بھی غسل واجب نہ ہوگا، جب تک انزال نہ ہو جائے، (۱۰) غصہ نرسان کے جناح کرنے کی وجہ سے جب تک ہاں اگر کوئی مردہ ہستی کی لاش کا بدن کرے اور کہے کہ ”جن“ ہم سے ہم آغوش ہاں ہے تو کسی سے غسل واجب نہ ہوگا، (۱۱) غسل واجب ہونے کے لئے جناح کافی ہے، انزال ضروری نہیں، اس پر صریح حدیث ہے، جو ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد کا نعل خشن عورت کے نعل خشن سے گڑ جائے تو غسل واجب ہو گیا، (۱۲) چنانچہ اس پر فقہ کا اتفاق ہے، (۱۳) اولیٰ یہ ضرور ہے کہ آغاز

اسلام میں غسل جناح کی وجہ سے غسل کا حکم نہ تھا، جب تک کہ انزال نہیں ہوا، لیکن بعد ازاں یہ حکم مخصوص ہو گیا، اور غصہ واجب ہونے کے لئے جناح کی شرط باقی نہ رہی، حدیث میں کئی روایات ہیں، سلسلہ شریک صریح روایت نواسا صاحب (۱۴) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی ”قول ہے، جن کو آپ ﷺ نے اذہا، شرافہ، یا تھا کہ غسل کی حاجت نہیں، لیکن ہر بعد کہ غسل کا حکم ہے۔“ (۱۵)

شست نجس کی صورت میں غسل کا وجوب

”شست نجس“ کے ذریعہ پیدائی یا کسی طرح کی بعض اور صورتیں، جن میں سے بھی ذرائع، ہر کام، و مسویہ جوت کے درجہ تک سے ہو گیا ہے، وہاں یہ ہے کہ انکی صورت میں صورت پر غسل واجب ہوگا، جنہیں آفتہ، و غصہ کی وقت نحر، و رمالی و جن کی اور، نتیجہ کہ جن کے یہاں بعض انکی نظیریں موجود ہیں جن سے اس پر، و شنی پڑتی ہے، کھینچیں کہ اگر کسی صورت سے شرمگاہ سے پھر بھی کی جائے اور کسی طور مراد، و نہ سو یہ صورت کے درجہ تک جاوے، چنانچہ اگر استقرا غسل ہو جائے تو غسل واجب ہوگا، اور اس وقت سے جس وقت کہ مادیہ کے اندر داخل ہو، ان پر سے عورت کی نمازیں اسے اپنی ہوں گی، اور غسل فرموانے پر تو غسل واجب نہ ہوگا، کہ عورت کی طرف سے انزال اور اور شرافہ، و غصہ کا دخول، (۱۶) حقیقت یہ ہے کہ آفتہ ہونے یہاں جس

(۱) بحار، ج ۱، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۱۸۱، ص ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۳، ص ۱۱۸۴، ص ۱۱۸۵، ص ۱۱۸۶، ص ۱۱۸۷، ص ۱۱۸۸، ص ۱۱۸۹، ص ۱۱۹۰، ص ۱۱۹۱، ص ۱۱۹۲، ص ۱۱۹۳، ص ۱۱۹۴، ص ۱۱۹۵، ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ص ۱۱۹۸، ص ۱۱۹۹، ص ۱۲۰۰، ص ۱۲۰۱، ص ۱۲۰۲، ص ۱۲۰۳، ص ۱۲۰۴، ص ۱۲۰۵، ص ۱۲۰۶، ص ۱۲۰۷، ص ۱۲۰۸، ص ۱۲۰۹، ص ۱۲۱۰، ص ۱۲۱۱، ص ۱۲۱۲، ص ۱۲۱۳، ص ۱۲۱۴، ص ۱۲۱۵، ص ۱۲۱۶، ص ۱۲۱۷، ص ۱۲۱۸، ص ۱۲۱۹، ص ۱۲۲۰، ص ۱۲۲۱، ص ۱۲۲۲، ص ۱۲۲۳، ص ۱۲۲۴، ص ۱۲۲۵، ص ۱۲۲۶، ص ۱۲۲۷، ص ۱۲۲۸، ص ۱۲۲۹، ص ۱۲۳۰، ص ۱۲۳۱، ص ۱۲۳۲، ص ۱۲۳۳، ص ۱۲۳۴، ص ۱۲۳۵، ص ۱۲۳۶، ص ۱۲۳۷، ص ۱۲۳۸، ص ۱۲۳۹، ص ۱۲۴۰، ص ۱۲۴۱، ص ۱۲۴۲، ص ۱۲۴۳، ص ۱۲۴۴، ص ۱۲۴۵، ص ۱۲۴۶، ص ۱۲۴۷، ص ۱۲۴۸، ص ۱۲۴۹، ص ۱۲۵۰، ص ۱۲۵۱، ص ۱۲۵۲، ص ۱۲۵۳، ص ۱۲۵۴، ص ۱۲۵۵، ص ۱۲۵۶، ص ۱۲۵۷، ص ۱۲۵۸، ص ۱۲۵۹، ص ۱۲۶۰، ص ۱۲۶۱، ص ۱۲۶۲، ص ۱۲۶۳، ص ۱۲۶۴، ص ۱۲۶۵، ص ۱۲۶۶، ص ۱۲۶۷، ص ۱۲۶۸، ص ۱۲۶۹، ص ۱۲۷۰، ص ۱۲۷۱، ص ۱۲۷۲، ص ۱۲۷۳، ص ۱۲۷۴، ص ۱۲۷۵، ص ۱۲۷۶، ص ۱۲۷۷، ص ۱۲۷۸، ص ۱۲۷۹، ص ۱۲۸۰، ص ۱۲۸۱، ص ۱۲۸۲، ص ۱۲۸۳، ص ۱۲۸۴، ص ۱۲۸۵، ص ۱۲۸۶، ص ۱۲۸۷، ص ۱۲۸۸، ص ۱۲۸۹، ص ۱۲۹۰، ص ۱۲۹۱، ص ۱۲۹۲، ص ۱۲۹۳، ص ۱۲۹۴، ص ۱۲۹۵، ص ۱۲۹۶، ص ۱۲۹۷، ص ۱۲۹۸، ص ۱۲۹۹، ص ۱۳۰۰، ص ۱۳۰۱، ص ۱۳۰۲، ص ۱۳۰۳، ص ۱۳۰۴، ص ۱۳۰۵، ص ۱۳۰۶، ص ۱۳۰۷، ص ۱۳۰۸، ص ۱۳۰۹، ص ۱۳۱۰، ص ۱۳۱۱، ص ۱۳۱۲، ص ۱۳۱۳، ص ۱۳۱۴، ص ۱۳۱۵، ص ۱۳۱۶، ص ۱۳۱۷، ص ۱۳۱۸، ص ۱۳۱۹، ص ۱۳۲۰، ص ۱۳۲۱، ص ۱۳۲۲، ص ۱۳۲۳، ص ۱۳۲۴، ص ۱۳۲۵، ص ۱۳۲۶، ص ۱۳۲۷، ص ۱۳۲۸، ص ۱۳۲۹، ص ۱۳۳۰، ص ۱۳۳۱، ص ۱۳۳۲، ص ۱۳۳۳، ص ۱۳۳۴، ص ۱۳۳۵، ص ۱۳۳۶، ص ۱۳۳۷، ص ۱۳۳۸، ص ۱۳۳۹، ص ۱۳۴۰، ص ۱۳۴۱، ص ۱۳۴۲، ص ۱۳۴۳، ص ۱۳۴۴، ص ۱۳۴۵، ص ۱۳۴۶، ص ۱۳۴۷، ص ۱۳۴۸، ص ۱۳۴۹، ص ۱۳۵۰، ص ۱۳۵۱، ص ۱۳۵۲، ص ۱۳۵۳، ص ۱۳۵۴، ص ۱۳۵۵، ص ۱۳۵۶، ص ۱۳۵۷، ص ۱۳۵۸، ص ۱۳۵۹، ص ۱۳۶۰، ص ۱۳۶۱، ص ۱۳۶۲، ص ۱۳۶۳، ص ۱۳۶۴، ص ۱۳۶۵، ص ۱۳۶۶، ص ۱۳۶۷، ص ۱۳۶۸، ص ۱۳۶۹، ص ۱۳۷۰، ص ۱۳۷۱، ص ۱۳۷۲، ص ۱۳۷۳، ص ۱۳۷۴، ص ۱۳۷۵، ص ۱۳۷۶، ص ۱۳۷۷، ص ۱۳۷۸، ص ۱۳۷۹، ص ۱۳۸۰، ص ۱۳۸۱، ص ۱۳۸۲، ص ۱۳۸۳، ص ۱۳۸۴، ص ۱۳۸۵، ص ۱۳۸۶، ص ۱۳۸۷، ص ۱۳۸۸، ص ۱۳۸۹، ص ۱۳۹۰، ص ۱۳۹۱، ص ۱۳۹۲، ص ۱۳۹۳، ص ۱۳۹۴، ص ۱۳۹۵، ص ۱۳۹۶، ص ۱۳۹۷، ص ۱۳۹

فتنہ کا خلاف

وائے کا اٹھا کر کیا ہے اس میں خاصی دشواری اور کمی ہے، عورت کو مستتر اصل کا چھٹی طمہ اصل ہونے میں ایک ماہ سے زیادہ کا حرج و کار ہے، اب خود کیجئے کہ ایک طرف تو شریعت فعل کے تحت ناس دن اور نفاہ کے چالیس دنوں کی نمازوں کو فتنہ کا ایک شکتی کچھ کر معاف کرتی ہے اور دوسری طرف یہاں اس پر ایک ماہ سے زیادہ کی فتنہ کچھ کر معاف جاتا ہے اصل یہ ہے کہ جو یہ شخص کہ عطا حق عورت کو انزال ہوتا ہی نہیں ہے اور نہ مستحضر اصل کے لئے اس کی کوئی ضرورت ہے، یہ عورت کا دھرم ایک خاص وقت میں آمیزش کے متعلق بیحد متاثر کر کے ہم سے باہر بھیجتا ہے، اگر مرد بے ادب کا جو شہدہ چند کمی طور اس کے ساتھ مخلوط ہو جائے تو اصل قرار پوجا ہے، غسل کا وجوب ہر اصل مخلوط کی وجہ سے ہوتا ہے غلو و شکوت کے ساتھ انزال کی صورت میں وہ اپنا عارضہ کی صورت میں دیکھی وجہ ہے کہ بلا شکوت انزال کو خلاف وجوب غسل نہیں کہتے، اور شاید ہی کو ایک طعیف روایت میں اس طرح بیان کیا گیا کہ "جنابت ایک ایک بار کے نیچے ہوتی ہے" "الحفاظہ محبت کل شعور" (۱) یعنی جنابت سے ہونے والی مذمت گہیز کیفیت جس قدر وسیع اثر ہوتی ہے کہ جسم کا ایک ایک حصہ اس سے لطف بخور ہوتا ہے، یہی نسبت نجوب اور اسی طرح کی دوسری صورتوں میں جہاں معمولی طور پر رازت باوجود تو عورت کے دم میں نہ ہو چنانچہ اس کے غسل واجب نہ ہو کہ نہ باغستانی روایت اس۔

جنابت سے متعلق احکام

اب ہم ان احکام کی طرف آتے ہیں، جو جنابت سے متعلق ہیں

۱۔ حالت جنابت میں نماز پڑھنا جائز نہیں اور نہ بعد از عکارت جائز ہے، کیونکہ ارشاد خداوندی ہے: "ان کتم جنبا لمصلو" (۲)۔ (نارنگہ ۹)

۲۔ بیت اللہ شریف کا طواف درست نہیں، کیونکہ اس کے لئے مسجد حرام میں داخل ہونا ناجائز ہے اور حالت جنابت میں مسجد میں داخلہ جائز نہیں، مگر مسجد حرام کی دیوار پناہی اور بغرض مسجد کے برے جنابت کی حالت میں طواف

(۱) لومہ ص ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹

کیا وہ سب پر بھی جائز نہیں ہے۔

۴۔ قرآن مجید کا جھوٹا ترجمہ لکھ کر فروغ دینا ہے کہ

قرآن مجید کو جب تک انھیں ہی چھوئے "لابعض افراد"

الاضطر ۱۱۔ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسے عقائد کے

ساتھ جو منکر ہے جو اس کے ساتھ جاسست مذہب و قرآن

مجید کی طرف سے ۱۰۔ ایمان کے فوجی حصوں کو بھی مسم کرتا

منکر ہے۔ ۱۱۔ قرآن مجید کی تفسیر کا لکھنا جائز ہے۔ جس

میں قرآن مجید کی عقل پر داخل آیت ۱۱۔ سکون پر ۱۱۔

نہیں ہے تو اسے بھی نہ چھوئے۔ ۱۱۔

۵۔ قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنا، رسولی حمد پر اس پر واقعی

ہے، تعمیل میں اختلاف ہے، امام شافعی کے نزدیک ایک

لفظ بھی نہیں پڑھ سکتا۔ ۱۱۔ امام مالک کے یہاں ایک ۱۱۔

آیت پڑھ سکتا ہے۔ ۱۱۔ بلکہ حاشیہ کی وضاحت کے

مصرعہ قرآن کریم، سورتیں اور سورۃ اعلیٰ اور غیرہ پڑھ

سکتا ہے۔ ۱۱۔ اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی

ہے کہ ایک آیت سے کہ محمد پر خدا کا نیک ہے پر پوری آیت

نہیں۔ ۱۱۔ یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

۱۱۔ ایک شہادت کی، غیرہ پر پوری آیت اور اس کے بعض حصوں

میں کوئی فرق نہیں کرتے اور دونوں کو پڑھنا کہتے ہیں۔ ۱۱۔

۱۱۔ اگر عداوت مشرکوں سے ہو، یا مالک کو ضرر ہو، یا کسی سے ہم اند

یا کلمہ نہ، غیرہ تو صحیح نہیں۔ ۱۱۔

۱۱۔ مسجد میں داخل ہو کر نہ کرنا، نہ بیٹھنا، نہ بیٹھنے کے لئے

مرد نہ کھڑے ہو کر نہ کرنا، نہ بیٹھنے کے لئے، ۱۱۔ ایسے عداوت سے کہ اس

حالت میں اختلاف بھی جائز نہ ہوگا، قرسی خوفہ وغیرہ

یا مذکر کی وجہ سے حالت جنابت میں نہ کرنا۔ ۱۱۔ پڑھنا

پڑھنا، تو کلمہ کرنے، ۱۱۔ اگر اگر اس مسجد میں آتی رہے۔ ۱۱۔

۱۱۔ اہل اہل اور حجاز کے نزدیک جنابت کی حالت

میں کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔ ۱۱۔ بلکہ بھی وضو کرتے تو

امام ائمہ کے نزدیک ۱۱۔ مسجد میں غیر ۱۱۔ پڑھنا

درست ہوگا۔ ۱۱۔

۱۱۔ رسول کے بعد اور سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے

۱۱۔ وہ نہیں، حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ

حاجت کے بعد سونے اور پانی کو پھینکتے تھے۔ ۱۱۔

۱۱۔ لیکن ۱۱۔ چاکر کو حاکم شہزادہ کے سرنا مستحب ہے کہ آپ ﷺ

(۱) فقہاء ۱۱۔ مع الہدیہ

(۲) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۳) بعضی ۱۱۔

(۴) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۵) الفقہاء ۱۱۔ مع الہدیہ

(۶) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۷) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۸) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۹) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۰) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۱) بعضی ۱۱۔

(۱۲) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۳) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۴) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۵) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

(۱۶) اہل اہل اور حجاز نے راہ اعتدال اختیار کی ہے۔ ۱۱۔ لیکن یہی دے امام مہامدی وغیرہ کی ہے بعض

نے حضرت عمرؓ کی بیعت فرمائی ہے۔ (۱)
(۲) تحصیل کے لئے نہ دفعہ یعنی، غسل، مہر، مسک۔

میں غسل دینا بہتر ہے۔ (۱)

امام ابوحنیفہؒ اور امام بخاریؒ کے یہاں استحباب کرنا بھی بہتر ہے، چونکہ عضو مخصوص تو چھوڑنا نہیں ہے، اس لئے یہ نتیجہ احتیاط کی جائے گی، ایک تو کبیرا جو تھم سکی بیعت کران، اعضا کو پونچھ دیا جائے گا اور، مستحب ہے کہ غسل دینے والا مرد کو وضو کرے، دھت کا مسواک کرے، ناک کے پتھروں میں انگلیاں داخل کرے اور دھوئے، یہ امام باقیؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدیؒ کے رائے ہیں، حضرت امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ وہ انہی کے استحباب کے قائل نہ تھے، (۱)، لیکن احناف کی طرف یہ نسبت صحیح نظر نہیں آتی، فقہائے احناف نے بھی اس کا مستحب ہونا نقل کیا ہے، ملازم کی تدبیر یہ نکلی ہے کہ غسل دینے والا اپنی اہلی پر ایک باریک پڑا بیعت لے اس کو مرد میں داخل کرے، (۱)، اسی سے اس کے اہل اور بھتیجی کو پونچھے اور ناک کے پتھروں کو صاف کرے۔ (۲)

امام ابوحنیفہؒ کے یہاں جو صورت گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے، وہاں عطاء کے یہاں خنہ سے دلی سے، البتہ اگر کسی زیادہ بھوتوں کے یہاں بھی گرم پانی ہی سے غسل دینا بہتر ہے، (۱) ایک بار غسل دینا واجب ہے، اس کے بعد تکرار مستنون ہے، اور بہتر ہے کہ طاق بعد میں ہو، نیز یہ کہ پانی میں بھر کر پونچھ دیا جائے، اگر ایک سے زیادہ بار غسل دیا جائے تو امام ابوحنیفہؒ

یہ لفظ اصل میں "نہ" کے زیر کے ساتھ "جنازہ" ہے، جس کا اطلاقی تحت جو رکھے ہوئے مرد پر ہوتا ہے، "المجبت علی الصویر" البتہ "ج" کے زیر کے ساتھ "جنازہ" اس قدر مشہور ہو گیا ہے کہ اب اس کو غلط اور غیر صحیح کہنا مشکل ہے۔ (۱) موت کے قریب آدمی کے عمامہ میں جو دو نقطہ "احتکاز" کے تحت ذکر کئے جاتے ہیں، اہل دکن کے احکام طردان الفاظ کے تحت ذکر کئے جاتے ہیں، یہاں مرد کو غسل دینے اور اٹھانے کے آداب، نیز نماز جنازہ سے حلق احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

غسل

اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ مرد کو غسل دینا فرض کفایہ ہے اور زکوٰۃ وصال پر اس کا یہ حق ہے، چنانچہ پندرہ لوگ غسل دیں تو سمجھوں گی طرف سے سزا داری اور ادا ہو جائیگا۔ (۱) امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک غسل کے وقت جسم کے ساتھ کپڑے اتار دئے جائیں گے، البتہ مقام ستر کی کپڑے سے سزا کا حکم دیا جائے گا، امام شافعیؒ اور امام احمدیؒ کے یہاں کپڑا پہنی ہوئی حالت

(۱) بہار الصلوٰۃ، ص ۳۲۱، باب الوضوء بعد الموت

(۲) روضة الامانة في اسرار الامامة، کتاب الجہاد، ص ۸۳

(۳) المغنی الہندیہ، ص ۸۱۶، الفصل فی غسل

(۴) المغنی الہندیہ، ص ۸۱۶

(۱) مفتاح الصحاح، ص ۱۱۳

(۲) ص ۱۱۳

(۳) روضة الامانة والسير في الكبر والفتوة، ص ۳۳۱، کتاب الجہاد

(۴) نسوان الکبری، ص ۳۹۱

الاضرف کے یہاں پیچھے پیچھے چلا اٹھتا ہے۔ ۱۱۱۰ آئیں کہ انہی
موجودہ سے مراد لی ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلا جائے۔ جو آگے
چلے اور شریک جنازہ نہیں، خود آپ ﷺ سے سہرا بن جائے۔
کے جنازہ میں پیچھے پیچھے چلا جائے۔ (۱۱)

احناف کے یہاں چونکہ موت چوتھی بہتر ہے اس لئے
چار آدمیوں کا اٹھا کر افضل ہے۔ دوسرے لوگ اور دو پیچھے چاروں
چار کوٹنے پر مشافہ کے یہاں چونکہ تیسری موت ہوگی، اسی
لئے دوسری نماز کے، ایک گھر اور ایک پیچھے جنازہ لے
جانے میں ایک گھنٹہ تیر رفتار ہو جائے۔ کہ کر دھکا لگے، یہ گروہ
ہے کہ جنازہ سولہ لوگوں پر رکھا جائے۔ اس لئے کہ سولہ نے میں
مرا حصہ آئے گی کی جانب ہو۔ اس اٹھاؤ میں چنانچہ ہر سے کہ یہ سوخ
گرا اور اپنی موت و حاقبت کی بہت گوراندہ برکات ہے۔

مسنون طریقہ یہ ہے کہ کم از کم چار آدمی جنازہ کے
چاروں سمتوں تمام کر گلیں، چھوڑنا ہے جو تین بات کافی ہے کہ
آدمی ہاتھ میں اٹھائے، دوسروں کے لئے جنازہ کے ساتھ چلا
نکرو، ہے، جو لوگ شریک جنازہ نہ ہوں ان کو جنازہ کی وجہ سے
دفعہ کرکڑا نہیں سنا ہے۔ وہی لوگ کھڑے ہوں جو خود بھی
ساتھ چلے گا اور دیکھتے ہوں۔ یہ اس بارہ شریف، کاغذی اور پوسٹہ۔
امام شافعی اور امام، لک کا صلیب ہے، امام احمد کے یہاں کھڑا

ہو جاتا جائے، نہ آگے جنازہ گذر جائے (۱۱) حدود و لماع اس
سلسلے میں ان کے پاس ہیں، حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ عنہ
سید خدی خٹک اور جابر بن عبد اللہ خٹک کی روایت خود بخود
میں ہے، امام حنفی علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے اس کا اثر
لما ہے کہ یہ حکم مسنون ہو گیا تھا، مگر وہ حکم کے سلسلے میں صریح نہیں
ہے، اسی لئے امام احمد نے دونوں میں اختیار دیا ہے، امام مسلم
ہوتا ہے کہ امام احمد کا مسلک اقرب بلکہ ریشہ ہے اس لئے کہ
آپ ﷺ نے اس کی حکمت انمولی حرام بیان فرمایا ہے، اور
غابر ہے کہ یہ طلعت اب بھی باقی ہے، اگر اس طلعت کے باقی
رہنے کے باوجود رخ کا ٹھہرنا بھی ممکن آتا، دوسرے مسئلہ میں
شیف اور قس میں سہرا اور دوسرے صحابہ ﷺ نے زمانہ نبوت
کے بعد بھی اس پر عمل کیا ہے، جو بظاہر اس کے مسنون نہ ہونے
کو بتاتا ہے۔ (۱۲)

جنازہ کے پیچھے چلنے والوں کو عاملوں رہنا چاہئے، بلند
آواز سے ذکر کرنا قرآن پڑھنا مکروہ ہے، پڑھنا ہی ہو تو دل
تواضع میں پڑھے کہ یہ موقع کثرت اور اپنی موت اور حاقبت
کے متعلق غور و تدبر کا ہے، جو لوگ جنازہ کے ساتھ چل رہے ہوں
ان کو اس سخت بیخود چاہئے، جب جنازہ لے کر نکلا جائے کہ ۱۰۲۸
رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان

(۱۰) حیدر آباد ۹۰

(۱۱) مدافع تصنیف ۳۱۰۰، تفسیر کے لئے، تیسرے عید الفاری، ۹۰، ۹۱

(۱۲) لکھنؤ، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱

کا حق قرار دے رہے ہیں۔

نماز جنازہ کا حکم

نماز جنازہ بالاعتاق فرض کا طایفہ ہے یعنی اگر کسی آبادی کے ہر آدمی کو اس نے چاہے لی تو سب سے زاری سے سکھائی ہو جائیں گے اور اگر کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوں گے اور نماز جنازہ بھی ہونے کے لئے ہر شخص پر ہے جس کا حق خود میت سے ہے۔

۱- مسلمان کی میت ہو، کافر کی نہیں پڑھنا جنازہ جائز نہیں، حضور اکرم ﷺ کو اس سلسلہ میں خود قرآن مجید میں تعبیہ کی گئی ہے ولا یصل علی احد منهم مات ابدًا (نہ ۸۳)

غائبانہ نماز جنازہ

۲- جنازہ نہ ملے ہو، غائب نہ ہو، مرنے والا غائب اور کشتہ کئے ہوئے ہے، امام شافعی و احمد کے یہاں غائب پڑھی نماز جنازہ چمکی جائیگی، اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے اسلام قبول کرنے والے یا شاہ اسماء نجاشیؓ کو اپنا پرہیز میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہے (امام جوگت غائبانہ نماز جنازہ درست قرار دیتے ہیں، ان کی دلیل یہی حدیث ہے جو لوگ غائبانہ نماز جنازہ کے چمکی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ نجاشیؓ نے غیر مسلمان کے درمیان ایک غیر سلامی حکم کیا، اسلام قبول کیا تھا اور وہ ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی

گئی تھی، اس لئے آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی، مگر طایفہ سے یہ جواب اس وقت درست ہو سکتا ہے کہ نماز اس لئے نہیں پڑھی کہ غائبانہ نماز کو درست کیا جائے جس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائیگی، بلکہ ان کے خلاف مطلقاً نماز جنازہ منع کرتے ہیں، اسی لئے امام طحاوی رحمہ اللہ حنفی نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ حجیات افعال کے لئے اس پر ﷺ

نماز جنازہ واجب اور مجزؤہ دیکھ رہے تھے تو صحابہؓ نے نہ دیکھا تھا اور امام کا جنازہ نہ کیا، کاشی ہے، مقتدی کا دیکھنا ضروری نہیں، اس میں اہل اہل و عیال و غیرہ کی رائے میں موجود ہے کہ صحابہؓ پڑھا دیں، محسوس کرتے تھے کہ اگر حضور اکرم ﷺ کے سامنے جنازہ ہے، یہی وجہ ہے کہ

بیت سے صبح پڑھنا شہادۃت کی اطلاع آپ ﷺ تک پہنچ گئی لیکن آپ ﷺ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی، ادا ۲- نماز کے وقت جنازہ ساری یہ غلوں کی گروں پر نہ ہو، اختلاف اور مخالفت کی رائے ہے، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ ان سے اختلاف ہے

۳- میت کو غسل دینے اور پاک کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھی جائے گی، امام پرہیزم تھا، کاشی ہے۔

۴- میت کا جنازہ حضور جو ہو جس کو غسل دینا درست ہو، ان میں شافعی اور امام احمد کے یہاں جمع کا جتنا حدیثی ہو اس

(۱) نسوان الکبریٰ ۱۹۱

(۲) نسوان ۱۹۱، (۳) نسوان ۱۹۱، (۴) نسوان ۱۹۱

(۱) بخاری ۱۹۱، (۲) نسوان ۱۹۱

(۳) نسوان ۱۹۱، (۴) نسوان ۱۹۱

(۵) نسوان ۱۹۱، (۶) نسوان ۱۹۱

کوفل دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی۔ امام مالکؒ کے یہاں کسی نماز کا ایک تہائی حصہ اور امام ابوحنیفہؒ کے یہاں سر کے ساتھ نصف بدن اور اس کے بغیر جسم کے کل حصہ کی موجودگی ضروری ہے۔

۵- چوتھی تکبیر کے بعد سلام: یہ اتفاق کے یہاں واجب اور اگر خلاف کے یہاں رکعت ہے۔

۶- دوسری تکبیر کے بعد درود: یہ خواص اور حاکم کے یہاں فرض ہے امام ابوحنیفہؒ کے یہاں مستحب اور امام مالکؒ کے یہاں مستحب ہے، نیز واضح رہے کہ امام کے نزدیک ہر تکبیر کے بعد دعا ہے۔

۷- امام احمد کے یہاں پہلی تکبیر کے بعد درود فلاح پڑھنا فرض ہے امام شافعی کے یہاں بھی فرض ہے لیکن سربراہی میں کہ تکبیروں کے بعد پڑھنا جائز ہے امام ابوحنیفہؒ کے یہاں از روایت "خ" پڑھی جائیگی ہے از روایت "کروا" تحریر ہے و امام مالکؒ کے یہاں صرف فلاح پڑھنا مستحب و مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱۰۱)

نماز جتازہ کا طریقہ

نماز جتازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد تکبیر کے بعد سر کے بعد "خ" پڑھے پھر دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے اس کے بعد تیسری تکبیر نیت اور میت کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے اس سنت میں کوئی خاص وہ متعین نہیں ہے، بلکہ اپنے اپنے مذاق پر ہے، امام احمد و امام مالکؒ کے اس موقع کی یہ دعا معتول ہے، جس کی اتباع زیادہ بہتر ہے

۸- امام مالکؒ، شافعی و امام احمد کے نزدیک شہید کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے اتفاق کے یہاں غسل نہیں ہے لیکن نماز جنازہ ہے۔ اور بخاری نے دالے پر بھی نماز جنازہ ہے۔ (۱۰۲) جنازہ کی نماز پڑھنے والوں کے لئے دو رکعت نماز اس کی طرح پڑھی اور حصہ ستر کا چھ یا ستر رکعت ہے، صرف صفائی اور کھڑکی پر پڑھنی چاہیے پکی کے بھی اس نماز کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۱۰۳)

نماز جنازہ کے ارکان

نماز جنازہ کے ارکان درج آئیں ہیں۔

۱- نیت: یہ ارکان امام مالکؒ، شافعی کی ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد کے یہاں یہ محکم شرط ہے، لیکن نیت دونوں ہی کے یہاں ضروری ہے، اختلاف کے یہاں اگر نیت سے وقف ہو تو نیت میں اس کا بھی تعلق کرے کہ بچہ، مرد یا عورت جس پر نماز پڑھا جائے؟

۲- نماز کے مکمل ہونے تک نماز ادا ہونا، اگر بائز یا بیض نماز پڑھا تو صحیح ہوگی۔

۳- میت کے لئے دعا یا تیسری تکبیر کے بعد ہونی چاہئے،

۱- امام احمد کے یہاں درود فلاح علی الصلوات والرحمۃ ۵۲۱-۵۲۲

(۲) وحیدہ لایہ ۸۸

(۳) الصحاح للکبریٰ ۲۵۶

(۴) النفع علی الصلوات والرحمۃ ۵۱۹-۵۲۰ اگر کان صلوٰۃ الیہ

نقشہ چٹا پارت

[illegible]

<p>اگر آپ کو کسی قدر صاف پانی ہو، وہ طرف کر کے دھو کر دیکھیں۔ اگر پانی کے نیچے کوئی چیز پڑ جائے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا اور اگر پانی کی پہلو سے بھی کوئی چیز نکلتی ہے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>		<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>۸۔ طواف زیارت جہانیت کی وہ لہجہ ہے۔</p>
<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>۹۔ صاف پانی کے اور پانی میں بھی دیکھیں۔</p>	<p>۹۔ صاف پانی کے اور پانی میں بھی دیکھیں۔</p>
<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>		<p>۱۰۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>۱۰۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>
<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>		<p>۱۱۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>۱۱۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>
<p>اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>		<p>۱۲۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>	<p>۱۲۔ اگر آپ کو کوئی چیز ملے، تو اسے بھی نکال دیا جائے گا۔</p>

یہ بھی ہے کہ کسی عضو انسانی کی خارجی صورت تو باقی رہے، لیکن اس کی خلعت اور اس کا متعذر عقبت خفت ہو جائے، عام طور پر فقہاء کے ہاں اسی نوع (جنايت علی النفس) کے جرائم کو ”جنايت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جنايت کی بعض صورتیں اور ”شہاج“

شہادت کی تکمیل کے بعد القادیمہ نے بلاغت سے کثر جنايت (جنايت علوی ماعون النفس) کی مجرم کے جرم کے نتیجہ کو سامنے رکھتے ہوئے پانچ قسمیں کی ہیں: (۱۳)

کسی عضو انسانی کی قطع اور یا اس صرح کا وہی اور فضل، مثلا، چہرہ، پاؤں و لمبرہ و کفایت والہ، یا سر اور داڑھی کے بال اکھاڑ دینا۔ دوسرے کسی عضو کو باقی رکھتے ہوئے اس کی خلعت کو ختم کر دینا، یعنی جانی، ستوانی اور اوڑھنا جی سے بھر دینا۔ تیسرے ”شہاج“ جس سے سر اور چہرہ کے زخم برآ ہوں، عام فقہاء کے نزدیک سر اور چہرہ کا ہر طرح کا زخم ”شہاج“ کہلاتا ہے، اختلاف کے نزدیک سر اور چہرہ کی ہڈی کے حصہ کا زخم ہی ”شہاج“ سے مراد ہے، اس طرح زخم کا زخم ”شہاج“ میں شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح کے نزدیک ”شہاج“ کی ہڈی قسمیں کی گئی ہیں:

۱۔ حارصہ: جس میں جلد پھٹ یا چھل جائے، لیکن خون نہ نکلے۔

۲۔ دامعہ: جس میں خون تو ظاہر ہو لیکن بے نیس۔

اہل بیت جہاں کہیں ”دم“ موجب ہوتا ہے، احناف کے یہاں وہاں حاجی اگر ”قرانی“ کر رہا ہے تو ایک کی بجائے دو دم واجب ہو جائے گا (۱۴) نیز کتب فقہی جہاں کہیں ”دم“ واجب ہونے کا ذکر ہے، ان میں صورتوں کے سوا ہر جگہ کفری واجب ہوگی، دوسرے اوقات عرفہ کے بعد اور بالی کٹانے سے پہلے حجاج اور حالت جنايت میں طواف زیارت کی ہیں، کہ ان دونوں صورتوں میں موت کی قربانی واجب ہے۔ (۱۵)

زخم اور اس کی وجہ

چونکہ جنايت کا ایک خاص قسم، یعنی افعال ”جج“ سے متعلق جنايت کا بیان تھا۔ لیکن جنايت کا دائرہ بہت وسیع ہے، خاص طور پر اللہ بن طرہائی نے جنايت کی درج ذیل قسمیں کی ہیں: نفس پر جنايت، عقل پر جنايت، مٹلا شراب نوشی، ماسا پر جنايت، عقل چوری اور طعش، نسب پر جنايت، جیسے زنا، عزت و آبرو پر جنايت، جیسے قذف، یعنی اتہام، مجاہدین یعنی غنیمت، ذاکر کی جنايت اور ذاکر کی حاکمات میں جنايت، مٹلا اور تدار، زہر پینے وغیرہ، نفس پر جنايت کی دو صورتیں ہیں، دوسرے غیر طبعی طور پر کسی کو ہلاک کر دینا جس کو ”قتل“ کہا جاتا ہے اور دوسرے اس سے کمزور درجہ کا جسمانی نقصان یا زہر پینا جسے نقصان اگر کسی عضو انسانی کی قطع و مرید کی صورت میں ہوتا ”القطع“ ہے، اور اگر زخم کی صورت ہو تو ”جرح“ ہے۔ (۱۶) اس درجہ کی جنايت میں

(۱) فقہاء احناف کا مسلک عقوبت کی نوع العبادات سے مراد دوسرے عقوبت کا مسلک عقوبت علوی لفظ الازد (مردمان خارجی) اور لفظ الاسلامی والہ (دینی) سے اخذ ہے، کلیتہً مکتوبات کہ صاحب فقہ کی مکتوبات ہیں۔

(۲) طحطاوی علیٰ صریح الفلاح، ۲۹۸/۲ باب جنايت

(۳) مائشعہ فی الجہاد، ۲/۲۵۵

(۴) معین العکرم، ۲۱

جسم کے دوسرے حصوں پر جو زخم آئے "جراح" کہلاتے ہیں، ان زخموں کی اقسام نے دو قسمیں کی ہیں، "جائزہ" کہ "غیر جائزہ"، "جائزہ" وہ زخم ہے جو چھت اور سینہ یا پشت وغیرہ کے جوف تک نہ پہنچا ہو اور جو زخم اس وجہ کا وہی نہ ہو وہ "غیر جائزہ" کہلاتا ہے، (شہید مرحوم نے جنابت کی پانچویں قسم ایسی اچھا کوڑا دیا ہے، جس میں کسی عضو کے کٹنے، اس کی مصلحت ضائع ہونے یا جراح جرح کی قسم کے زخم کہ نہایت نسی آئی ہو، ۱۳ جنابت کی: ان زخموں اور صورتوں میں کیا احکام ہوں گے، کب قہم، اجنب ہوگا، اور کب دیت؟ اور جرح جرح اور خور جرح (زخم) کے سلسلے میں کیا شرطیں ملحوظ رکھی جائیں گی؟ ان کا ختم "قہم"، اور "دیت" ہے، اور دائمی مطلقہ کے ذیل میں کارمیں ان اذعان سباحت کو ملحوظ رکھیں گے۔

جائزہ کے ذریعہ نقصان

البتہ جنابت کی جنم یا واسطہ صورتوں اور ان کے احکام کا یہاں ذکر کیا جائے گا سب معلوم ہوتا ہے۔

ان میں یہ صورت جائزہوں کے ذریعہ ہونے والے نقصانات کہ ہے، اگر کوئی عضو جائزہ کسی باطنی کھیت میں داخل کر دے، اور اس سے نقصان پہنچے، چاہا بھی ساتھ ہو تو وہ ان نقصانات کا ضامن ہوگا، اگر ہلانے والا ساتھ نہ ہو تو وہ ضامن نہیں بلکہ یہ کھیت بھی وہ ضامن ہوگا، دوسرے یہ کہ کھیت وہ ضامن نہ ہوگا، جس قسمی نظائر سے پہلی درجے کی تانبہ ہوئی ہے، (۱۲) ایک شخص جو نور پر ہوا اور دوسرا ال کو لگا دے اور اس

۳- امیر، جس زخم سے خون بہہ پائے۔

۴- بائعہ: جس زخم سے گوشت نکلے، مگر ہڈی تک نہ پہنچے۔

۵- متلاصہ: زخم سے اتنا گوشت کٹ جائے کہ ہڈی کے قریب پہنچ جائے۔ البتہ گوشت اور ہڈی کے درمیان کی ہر ایک جلی ایسی نظر نہ آئی ہو۔

۶- کھائی: اگر یہ باریک جلی نھر آئے تھے تو "کھائی" ہے کہ دراصل اس جلی کی کھائی "کھائی" ہے۔

۷- موشی: یہ جلی بھی چھٹ جائے اور ہڈی نھر آئے تھے، "موشی" ہے۔

۸- ہاشمہ: گوشت کے کانے پر کھٹ نہیں کیا، بلکہ ہڈی بھی توڑ دی تو اسے "ہاشمہ" کہا جاتا ہے۔

۹- مقلعہ: اور اگر نوٹنے کے بعد اپنی جگہ سے ہٹ بھی جائے تو اسے زخم کو "مقلعہ" کہتے ہیں۔

۱۰- وہ زخم جو "لم النعاع" یعنی پیچ کی اوپری جلد تک پہنچ جائے۔

اس کے علاوہ بعض اقسام کے زخم کی ایک اور قسم "دلت" بھی مقلی ہے، لیکن طرہ جلی کا فیصلہ ہے کہ "دلت" کہہ سکتے ہیں کہ کہتے ہیں جس میں مطرہ داخل نکل آئے، اور یہ کہ یہ زخم نہیں، بلکہ کھٹ ہے، اس لئے اس کو "جراح" میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ (۱)

جراح

اس جنابت کی چوتھی قسم "جراح" ہے، اس اور پیر کے علاوہ

(۱) مسند حکام ۲۲

(۲) بدائع الصالح ۲۹۷

(۳) حاشیہ اخباری ۲۹۷

(۴) التشریح والحدیث الاسلامی ۲۰۷

کہ یہ عمل سوا کی ایما کے بغیر ہو اور اس کے نتیجہ میں سوا گر جائے اور اس کی موت واقع ہو جائے تو شخص مذکور پر متنی کی جری دیت واجب ہوگی۔ (۱)۔ امام محمد سے منقول ہے کہ جو شخص سلطان کے دروازے یا مسجد کے دروازے پر جانور کھڑا کر دے اور وہ کوئی جانور مالکی نقصان کر دے تو جانور کا مالک اس کا ذمہ دار ہوگا، ہاں اگر کوئی جگہ خاص اسی مقصد کے لئے مقرر کی گئی ہو وہاں جانور رکھے جائیں اور ان سے کوئی نقصان پہنچ جائے تو اب مالکان جانور ذمہ دار نہ ہوں گے۔ (۲)

کوئی شخص گدھے کو بٹکا رہا تھا اور گدھے پر نگلیاں رکھی تھیں، گدھے میں اس کے بازو ایک شخص کھڑا تھا، بٹکانے والے نے آواز لگائی، مگر شخص مذکور نے نہ سکا، یا سنا لیکن وقت اتنا کم تھا کہ راستہ سے بہت نہ سکا، نہ لکڑی اس کے آگلی اور پڑے پھٹ گئے، تو گدھے کے مالک کو تاوان ادا کرنا ہوگا، یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب کہ اس نے آواز ہی نہ لگائی ہو، ہاں اگر سننے یا دیکھنے اور مناسب موقع ملنے کے باوجود مذکورہ شخص راستہ سے ہٹا ہی نہیں تو اب وہ ضامن نہیں ہوگا۔ (۳) اسی سے موجودہ فریٹک قواعد کی ترتیب میں مدولی جائیگی ہے کہ اگر ذرا تیر کے مناسب انتباہ اور مناسب وقفہ کے باوجود راہ گیر راستہ سے نہ ہٹے تو حادثہ کا ذمہ دار راہ گیر ہوگا اور اگر ایسا نہ ہو تو ذرا تیر کو ذمہ دار ہونا چاہئے۔

جانور پر تعدی

اس مسئلہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کوئی شخص خود جانور پر

جناہت کرے، تو کیا حکم ہوگا؟ اگر کھائے جانے والے جانور کو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کرے تو مالک کو اختیار ہوگا کہ ذبیحہ کو رکھ لے، ایسی صورت میں ذبح کرنے والے کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا، یا ذبیحہ اس کے حوالے کر دے اور قیمت وصول کر لے، یا نہ سہا ل جانور مثلاً گائے، بیل وغیرہ کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کی مکمل قیمت کا ایک چوتھائی بطور تاوان واجب ہوگا۔ چھوٹے جانور، بکری، مرغی وغیرہ کی آنکھ اگر پھوڑ دی تو اس کی وجہ سے اس کی قیمت میں جو نقص پیدا ہو گیا ہے اس کی حلافی واجب ہوگی، ذبح قتل اور جڑی نقصان کی صورت میں یہی حکم اس وقت بھی ہے، جب کہ اس جانور کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو، اگر جانور کا ایک پاؤں کاٹ دیا اور وہ ان جانوروں میں ہے، جن کا گوشت حلال نہیں تو جناہت کرنے والا جانور کی مکمل قیمت کا ضامن ہوگا، اگر جی ایسے جانور کے ساتھ کیا گیا، جس کا گوشت کھانا جائز ہے تو چاہے جانور کو رکھ لے اور جو نقص پیدا ہوا ہے اس کا تاوان وصول کر لے یا اس کے حوالے کر دے، اور مکمل قیمت وصول کر لے، یہ امام محمد کا نقطہ نظر ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال و حرام جانور کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ (۴)

آتش زنی کا نقصان

بالواسطہ جناہت ہی کے ذیل میں یہ صورت بھی آتی ہے کہ آدمی ایک جگہ آگ سلگائے اور آگ کہیں اور جا لگے، فقہی جزئیات کو ملحوظ رکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ دو صورتوں میں آگ سلگانے والا اس کا ذمہ دار ہوگا، ایک اس وقت کہ اس نے براہ

(۲) خلاصۃ الفقہ ص ۳۶۰

(۳) خلاصۃ الفقہ ص ۳۶۰

(۱) حوالہ سابق ص ۲۵۵

(۳) حوالہ سابق ص ۲۵۰

اس کے لئے سلطان کے پاس بھیجی ہو اور سلطان غصے و کد پر
 آواں عائد کر دے، پھر بعد اس کا شہر ظفر ثابت ہو تو انام
 ابو حنیفہ اور ام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ ضامن نہ ہوگا، امام غزالی
 کے نزدیک نہ سن ہوگا اور غزالی امام غزالی کے قول پر ہے۔ (۱۰)
 موجودہ زمانہ میں جموعے مقدسات میں پھنسا کر جس طرح
 بعض شریف لوگوں کو پھنسا اور ہراساں کیا جاتا ہے، ایسے
 لوگوں پر تاجان عائد کرنے کے مسئلہ میں ان جزئیات سے روشنی
 حاصل کی جا سکتی ہے۔

بجس

اصول فقہ کی اصطلاح میں "بجس" کا اطلاق ایسے الفاظ
 پر ہوتا ہے، جو بہت سے افراد شامل ہو اور ان کا مقصد وجود
 جدا کا نہ ہو، مثلاً انسان، ان میں مرد بھی ہے، عورت بھی، مردوں
 کا ولیق حیات الگ ہے، یعنی کسب معاش، جہاد وغیرہ اور
 عورتوں کا الگ یعنی، رضاعت، تربیت، اعتقال اور نانہ داری
 وغیرہ، اس لئے "انسانیت" کو "بجس" کہا جائے گا، جہادات بھی
 اختلاف سبب ہی ہوتے فقہاء اختلاف سبب جس کا فیصلہ کرتے ہیں،
 مثلاً ظہر و مصر کی نماز کے اسباب الگ الگ اور کھانے پینے، اس
 لئے ان کی بھی مختلف شمار ہوگی اور ایک سال کے تیس روزوں کا
 سبب ایک ہی ہے، یعنی لحد و مغان کی آمد، لہذا ان دونوں کی
 بجس ایک ہوگی و عرف اصطلاح الجس ساحلہ
 (المصباح: ۱۲)

راست کسی کے مکان یا کپڑے وغیرہ میں آگ لگا دی ہو،
 دوسرے آگ اس نے تیز ہوا میں لٹکی اور اس کی بے احتیاطی
 کی وجہ سے دوسرے کے ہاں جا لگی، امام عبدالرشید طاہر بخاری
 کا بیان ہے۔

و حل مصاحو ارجھا فاحرفہ تصحوا فاحرفہ
 کدس غیرہ لا یضمن قال الإمام السرحدی
 فی یوم الرابع مضمون (۱۱)

نقصان پہنچانے کی ایک خاص صورت

بالا اطلاق نہایت کی ایک صورت دو ہے، جس کو فقہاء نے
 "معاہ" سے تعبیر کیا ہے "معاہ" سے مراد ہے، اٹھاؤ کے
 یہاں کسی کے خلاف ثالثی کرنا، تاکہ بادشاہ اس پر جہاد عائد
 کر دے، قاضی ابوالسرک کہتا ہے کہ اس کی تین صورتیں ہیں،
 اس میں کہ یہ معاہ اپنے کسی، یا جج کی خاطر ہو، مثلاً وہ اس کو
 اذیت پہنچاؤ وہ اور سلطان سے رجوع کئے بغیر وہ اپنی
 طاقت نہ کر سکتا ہو، یا وہ فاسق ہو اور اسے المعروف کے ذریعہ وہ
 اپنے نفس سے باز رہنے کے لئے تیار نہ ہو، اس صورت میں وہ
 ضامن نہیں ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کے خلاف جبری
 کی کہ اس نے کوئی دفعہ یا قطع پایا ہے، اور بادشاہ کی عادت ہو
 کہ جن لوگوں کے بارے میں ایسی اطلاع ملتی ہو وہ ان پر
 مالی پوزیشن اور مال و املاک پر غارتگی کی جاتی ہو اس میں اگر جب
 چاروں ہوگا۔ تیسرے کسی شخص کے حقوق میں کوئی عداوت جائے
 کہ اس کی اس شخص کی بجس کے پاس عداوت ہے، پتا چڑھ

(۲) خلاصہ الفقہی، ص ۲۰

(۱۱) خلاصہ الفقہی، ص ۲۰

(۱۲) خلاصہ الفقہی، ص ۲۰

فصلی سے اعلیٰ گیر ہر چیز کے لئے آنگہ بیدار ہو جائے،
بچے سے تا آنگہ باخ ہو جائے اور جنوں سے یہاں تک کہ اس
کی عقل ابلے آئے : ۱۰
عبادت و معاملات

عبادات کے لئے نیت ضروری ہے اور نیت واحد اور
 ایک ضروری ہے کہ وہ اپنے اقوال و افعال پر اٹھیں رکھتا ہو
 ممکن نہ کہ ایک طبع کی سب احوال کے باعث تھیں اجماعی طور پر
 اختلاف نہیں کرتے کہ اس لئے اس کی نیت کا اعتبار نہیں
 اور عبادات کا مکلف الی نہیں ہوتا۔ (۱۰)

یہی عامل ان تمام حالات کا ہے جن میں فریقین کی رضامندی شرط ہے، یا ان فریق کی، خاص طور پر، وجوہات میں جھگڑا ہے، نکاح اور خیر و فروخت میں طرفین کی رضامندی ضروری ہے۔ اس لئے بھون کا نام کرنا یا نکاح کرنا یا خیر و فروخت، یا بیچنا صحیح نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ گنہگار ان معاملات کے لئے مائل ہونے کی شرط ضرورت ہے۔ ہاں اگر کسی علاقہ اور ہر شخص نہیں ہے، اس لئے کہ علاقہ میں طلاق دینے والے کی نیت اور ہر جس پر کرنے والے کے ارادہ کا بنیاد نہیں ہوتا ہے۔ ہر محنتوں کی نیت و ارادہ کا اعتبار نہیں۔

جواسور مستعبر ہیں

البتہ جن امور کا تعلق نیت، ارادہ اور اختیار اور رضا مندی سے نہیں ہے، وہ جنوں کے باوجود ثابت ہو جاتے ہیں، مثلاً

اولاً: لکھنؤ میں جنس کی بحث ماحول پر چند مسائل میں آتی ہے۔ ایک نیت میں جنس اور جنس بنانوں میں امتیاز کے لئے تعصبات کی نیت سمجھ کر رکھنی ہوتی۔ دوسرے، ہمیں کہ یہاں دوسرے جنس، اچھے اور کمزور جنس کی بعض خاص خصوصیات کے ساتھ ساتھ رکھنی چاہیے۔ تیسرے، خراج و فروخت کی ایک خاص صورت سمجھ کر رکھنی چاہیے۔ یعنی مسلمان خراج کی جنس میں رکھنی ضروری ہوتی ہے جنس سے متعلق یہ احکام اپنی اپنی جگہ ذکر ہوں گے۔ واللہ اعلم

جون (یا مکین)

مشاور عمری ہے، فقہہ کی اصحاح میں "ہنوں" اپنے
 فی الخلل اور جراح کو کہتے ہیں۔ عام طور پر اپنے معمول کے
 مطابق آدمی کے اقوال و افعال پائی نہ دیکھیں، چاہے یہ کینیت
 فخری اور بیدار ہو، پر جو یہ جہش کی طرف کی جادو پر،
 اعتقاد العقلیہ بحیث بمنع جریبان الاعتقاد والاحوال
 عسی نھجد الانواراً اصطناعاً جبل علیہ دعاغہ واما
 لنعرض مع مزاج المتعاضد من الاعتدال... امام فرماتے
 ہنوں، بیہوشی اور نیند میں اب طرح فرق کیا ہے کہ ہنوں عقل کو
 رکھ کر جادو ہے، اب ہوش اس کو چھوڑ دیتی ہے اور نیند اسے
 ڈھک دیتی ہے۔ ہنوں بھی ان عوارض میں سے ہے، جن کو
 شریعت نے مذہب شہیر کر کے، چھوڑ کر اب پہنچنے سے فرمایا، لہذا ہم

$$f_2(x) = f_1(x) - \frac{f_1(x) - f_1(x_0)}{x - x_0}(x - x_0)$$

(٣) سر مردانہ، کداحیہ، بیل، الخنوں، سرفام، ہسید، حداد، مردیہ، نیر، ۱۹۰۶ء

(م) نيسابور: ١٥٦٢

ہے، نہ کہ کافر و مرتد ہوگا۔ اس غلطی سے اس کو سلطان بنی ثار کیا جانا چاہئے۔ دوسرے اردو لکھنؤ کا حکم مختلف سے متعلق ہے اور جنوں کے بعد تو ایسا حکم کا مختلف بنی نہیں رہتا، چاہے کہ اسے مرتد قرار دیا جائے، کسی نئے ایسے بادشاہ نے اس رائے سے اتفاق کیا ہے

جنون کی قسمیں

فقہاء نے جنون کی دو قسمیں کی ہیں: صلی اور عارض یا مطلق اور غیر مطلق۔ جنوں کی حالت میں انسان سے جو اوقیل و افعال مرزدہ ہو، ان کے حکام پر دھسوت میں جہاں ہیں، البتہ فرق اس قدر ہے کہ جنوں صلی اس حالت میں نہ اس کی کئی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کو ساقط کرتا ہے، اور محنت پاب ہونے کے بعد بھی اس کی تکبیریں و تہجدیں نہیں رہتی، جب کہ عارضی جنوں سے یہ احکام، لکھنے مانتا نہیں ہوتے، جس کے بعد ان کو دوسرا ضروری ہوتا ہے۔

پھر غماز کے حق میں مستقل جنوں اور دو حدیث اور عام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ ایک شب اور اس سال میں گزر جائے اور امام محمد کے یہاں یہ نہ مرض کے بعد سے چھٹی نماز کا وقت مل جائے اور اتفاق نہ ہونے پائے روزوں کے معاملہ میں چارے ایک، دو تک مرض کا کا طے کر دیا مستقل جنوں ہے اور زکوٰۃ میں چارے ایک ماہ ۱۰-۱۱ تک ایسی اور چھ ماہ تک کی گئی ہیں، اتنی مدت اور اوقات جنوں میں جلاء نہ آئے انھیں اس میں گزر جائے اور ان کی باتوں کی تعداد ضرورت نہیں۔

دراست ہے جو اس کا کسی دوسرے کے مترادف نہیں یا دوسرے قسم کا اس کی مترادف میں نکلے، اسی طرح کلیت ہے کہ اگر وہ کسی مال کا مالک ہو تو اس کا اعتبار ہے، اور جو ثواب کا بھی مال رہتا ہے، مثلاً کسی نے ایک شخصین دین میں داندہ رکھنے کی ہیت کی، اسلاف سے اس کی دین کا کوئی اثر نہیں ملتا تو اس کو اپنے نقد و زادہ کی بنا پر اچھڑا کر مال ملے گا۔

دین اور عقیدہ

دین و عقائد کے بارے میں اصول یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے تابع ہوگا، اور وہ مسلمان ہیں تو یہ بھی مسلمان کے حکم میں ہوگا، اگر وہ کافر ہیں تو یہ بھی کافر سمجھا جائے گا، یہاں تک کہ اگر پاگل شخص کی پہلی نے اسلام قبول کر لیا تو پاگل کے بچنے اس کے والد پر اسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ اسلام لے آیا تو نکاح رہتی رہے گا، میراث کا دیا تو دونوں کے درمیان تقریل کر دی جائے گی۔ (۱)

بعض دفعات نے اس پر داندہ کے حکم کو بھی قیاس کیا ہے، یعنی اگر جنون صحت کی حالت میں مسلمان تھا اور اس کے والد بن بھی مسلمان تھے، پھر جنوں کے مرض میں مبتلا ہونے کے بعد اس نے وہ دین مرتد ہو گئے تو اس جنوں کو بھی مرتد قرار دیا گیا جائے گا، لیکن بات ابن عباس نے ”کتاب النہو“ میں بھی لکھی ہے۔

مگر ائمہ یہ ہے کہ اسلام کی عمومی قسمیت اس کے حق میں نہیں ہیں، اس لئے کہ اسلام کی لکھ میں اصل مسلمان ہونا

جنون کے سبب تقریق

اگر شہر کو جنون کا مرض ہو جائے تو آیا عورت کو مطالبہ تقریق کا حق حاصل ہوگا؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جواب الٰہی میں ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک عورت تقریق کا مطالبہ کر سکتی ہے، یہی رائے فقہائے احناف میں امام محمدؒ کی بھی ہے، بشرطیکہ جنون علاج کے بعد پیدا ہو یا اگر علاج سے پہلے جنون رہا ہو تو عورت اس سے آگاہ نہ رہی ہو۔ اگرچہ امام محمدؒ کا موقف اس مسئلہ میں شریعت کی روح اور حرج سے فریب بھی ہے اور مصنف عمار کے مطابق بھی۔ اس لئے بعد کو فقہاء احناف نے بھی امام محمدؒ کی رائے پر عملی دیا ہے، ملامتاً ہی خیم صریحاً نے لکھا ہے کہ اگر قاضی حیب کی حاکم روکلار کا فیصلہ کر لے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔ ان الفاظی لوفطی برد احمد الزوہری میں عجیب غریب لفظ (۱۱)۔

حاکمیری میں ہے۔

ان كان المحنون حاداً في جله مدة كالخفة والى

كان مطلقاً فهو كالجب وبه داند (۱۲)

غرض جنون کی ان قسمیں ہیں مطلق اور غیر مطلق۔ جنون مطلق یہ ہے کہ جنون ہر وقت رہتا ہو اور وہی مستقل پاگل ہو، ایسی صورت میں قاضی فی الواقع نکاح صحیح کر دے گا اگر مرد کا

نوکھا جنون کا دورہ پڑتا ہو، ایسے مریض کو ایک سال طلاق کے لئے عہدہ دئی جائے گی، اگر اس کے بعد دوبارہ صحت نہ ہو تو پھر نکاح صحیح کر دیا جائے گا۔ (۱۳)

جنون کے متعلق فقہ شافعی کے احکام

فقہاء شافعی میں یہ طبعی نے سنے ہوئے غلطی، بیہوشی اور مجنون کے مشترک احکام اور وہ احکام جن میں فرق ہے، وہ ایک گونہ تفصیل سے ذکر کیا ہے، ان کی تفصیل کی روشنی میں جنون کے جو احکام سامنے آتے ہیں وہ اس طرح ہیں:

۱- حدیث یعنی وضو، غسل کے نونے کا حکم مجنون کے لئے بھی ہوگا۔ (۱۴)

۲- جنون سے اتفاق کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

۳- ایک لڑکے کی عقل وقت جنون طاری رہا تو اس کی قضاء واجب نہ ہوگی۔

۴- پورے دن جنون رہا تو اس دن کا روزہ بھی اس پر واجب نہ ہوگا اور اگر دن کے کچھ حصہ میں جنون رہا تو روزہ صحیح قول کے مطابق باطل ہو جائے گا۔

۵- اذن کے درمیان جنون کا دورہ ہو لیکن باطل میں وقت کے اتفاق ہو گیا تو، علی گھرات اذن کی تحصیل کافی ہو جائے گی۔

۶- احناف کے دور میں جنون کا دورہ پڑا تو جنون کی حالت

(۱۱) الشرح الصغير ۱: ۳۹۸

(۱۲) البحر الرائق ۲: ۲۹۴

(۱۳) غنیۃ المصنف ۲: ۳۳۳، مجمع زوائد ۱: ۱۶۱

(۱۴) معجم الصحاح ۳: ۳۸۲، ۳۸۳

(۱۵) حاشیہ ص ۵۸، کتاب طلاق علی طبعہ ۱: ۲۰۴

(۱۶) البحر الرائق ۲: ۳۰۴

(۱۷) حاشیہ ص ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳

”اختلاف“ میراث ہے۔ ہوگی۔

حرام اور جائز کی :-

۷۔ مجنوں کے دل بے سئے نہ ہوگا کہ مجنوں کی طرف

تعارف

۶۔ مجھ میں جتنوں کا روقہ مرنے سے مرگ۔

۹۔ محنتوں نے مجھے سے "رومی جہاں" کے لئے کئی دواؤں کا نام دیا۔

میں نے ان کو دیکھا تھا کہ ان کے پاس ایک کمرہ ہے

من کردی تو کافی ہے۔

۱۰۔ جاننے معاملات بھی جنوں کی حالت میں کرسے تو باطل

—Лук

.. امیر المومنین جنوں کی ہے۔ اے! اے کبریٰ سے عزت والے

ہو جائے گا۔

۱۲۔ دن کا پچھون چھوٹے تو اسی کے بعد رات کے

طرف ولایت منتقل ہو جائے گی۔

۳۔ مجھ کو کاروں، مکانوں، کھانوں اور اسکے۔

۱۳۰ - انبیاء پر بے ہوشی طاری ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہ مریض ہے۔

نہیں ہوتا نہیں ہو سکتا یہ ایک نقص اور عیب ہے۔

۵۰: ہوناس کی وجہ سے جملہ تعزیرات اور افتخارات سے آگاہ

— ۱۴۸ —

۱۷۔ مومنوں کی عبادات، خیر و نیکوئی، صلح و معادلات جیسے

خلافِ فہم و گمان ہے۔

۱۷۔ مجھ کو انی بھو ہے دلی کر گھوڑے تو بھو اس کے بیٹے پر

(١) معجم: الأتساءل والظلم ليس في ٩٠-٩١ "القول من غائب والمحمود والشمس بعد"

(٢) الأحياء (الطائر) مسوطي ٣٨٤

(۳) الحد من استخدام المبرمجين

(۴) رکعتے کثیف الاموال ہو جائے۔

ہوت دے گئے تھے افسوس کرنے والے کی طرف سے ایسا پ
کافی ہے۔ اس پر وہ لب نیا چاہیے، اس کا قبول کرنا ضروری
نہیں۔ اس لئے نہیں ہے۔ یہ بھی مستحکم ہوگا۔

اسقاط

صورت انسانی کے بارے میں افلاکیت کا اصرار اس پر
بشمار ہے کہ اس نے نہیں سمجھا کہ وہ حقیقی اور خداوند
نہایتی اس کا مٹا ہوا ہونا ہے۔ "افلاکیت" نے کثرت الہیہ
مکتوبہ کو مٹا دیا۔ اس نے اس کے خداوند کی ضرورت نہیں
ہوئی کہ انہی خیموں کو سمجھ جائے۔ وہ سمجھتا ہے کہ
"قوتہ نہیں ہے" لہذا وہ اس کا بقاء ہی بدستور ہے۔ حقیقت یہ ہے
اسی بات کو سمجھیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ علی اور اوصاف الہی
نہیں عمر ہے۔ "موجودہ غرض" کی تائید میں انکشاف ہے
وہ اس پر عقیدہ ہے کہ ایک شخص کے ذریعہ تو سرکاری۔ یہت کا نتیجہ اس
اور اس کی شخصیات جو تو حیرت کی بات کا حوالہ دے کر اس
ہوگا۔ یہ شخصیتیں نہیں مر رہی تو بچ جائے۔ ان کو اور اس کے خداوند کی
جستہ اور حیرت کا نظائر ہو جائے۔ اس شخص پر وہ پیدا ہوا تو
صرف حیرت کی بات دے کر اس کو مٹا دیا۔ ۱۲۰

دینی اوصاف اور حیرت تعلیم کے لئے لکھا ہوا "خود کو مٹا دیا"
عقل و نماز
"نہیں" کے پہلے میں ایک مجاہدہ کی اور اس کے خلاف

کے بعد جس میں وہ خود کو مٹا دیا ہے۔ ان کو اس تک پہنچا دیا ہے
نہیں نہیں کا ان کو پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی اپنے آوازوں کو
فصل بھی دیا ہے۔ اس پر ان کا جواب بھی دیا ہے۔ اس کا جواب
زائد کی کائنات دیکھ کر ہے۔ اس سے سوچا کہ اس کے طور سے اس کو کثرت
موجودہ ان کو مٹا دیا ہے۔ اس سے اس کی اپنے آوازوں کو مٹا دیا ہے
جو کہ اس کے خداوند کی بات ہے۔ اس کا عقل اس کو ہے۔ وہ کہہ
"ہاں" اس کی کا مطلب ہے۔ ان کو اس کی ہے۔ یہت کہ اس کے
ہو گیا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
تقدیر کے کامیاب نے یہی بھی کہہ دیا ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
نے اس کو عقل اور اس کے کا کہتہ مطلب ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
کی ان کی کی اس سے۔ اس سے اس کے کا کہتہ مطلب ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
کے اور ان کی کی ان کی کا نہیں سمجھا دیا گیا۔ ۱۲۰

شروع کا مذکور ہے کہ اس میں موجودہ اور ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
سے اس کا خداوند اس کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
اس کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
نہیں اس پر کہ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی ہے۔ ان کی
تقدیر کے کامیاب میں ان کی کی طرف ہے۔ ۱۲۰

مذہب (غیر چرچی موزہ)

ہر کی تہاں میں "مذہب" اس موزہ کو اپنے میں

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

۱۲۰ اور اس کے بعد ۱۲۰

ہزارے۔ کہہ اور کسی دوسری چیز مثلاً "ان اور کچھ" وغیرہ سے
تاکیا کیا ہوں۔ ایہ وہ اصل فارسی "مغروب" کا سرب ہے۔ (۱)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسی جہاد پر اس کا کرنا جائز ہے۔
جو "مطل" ہو یعنی اس کے لیے جسے حد میں ہزار ہوں یا جملہ ہو، یعنی
اس نے اس پر نئے حد میں ہزار لاکھ ہو اسو۔ یعنی اسے اس حد مال لاکھ
اور امام شافعی کی بھی فہم کی گئی ہے۔ (۲) لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ
اس حد مال کی اور نام اچھٹی رائے، شی ہے جو آتے مساجد کی ذکر
کی جادہ ہے۔ (۳) اور لیکن وہ مال لاکھ سے بھی معمول ہے۔ (۴)

مساجد میں سے نزدیک ایسے "مغرور" یعنی "پہلے ہی" سے جائز ہے جو
جملہ یا "مطل" قوت ہو لیکن اس قدر سے ہوں کہ اس پر چھ مائیں
ہوں۔ یعنی اس کا ظاہری حد صرف ان تمام اور باہر سے بغیر پڑتی ہے
نمبر ۱۰: ۱۱

ان حضرت نے جس طرح حضرت مغیرہؓ کی اور ولایت
ہے کہ آپ ﷺ نے "مغرور" کیا اور "مغرور" یعنی "مغرور" "مغرور" "مغرور"
فرمایا۔ (۱) لیکن قرآن کی سے ایک نسخہ کی روایت سے ملائین خود امام
ابوحنیفہ نے بھی مساجد کی کی طرف رجوع کرنا تھا۔ (۲) چنانچہ
مغلط فقہاء اسلاف نے اسی پر توجہ دیا ہے۔ (۳)

جہاد

جہاد کے معنی عربی: بان میں کرشمہ دھندلنے سے ہیں اور مراد

کی عظمت اور اعلاوت کے لئے آخری درجہ کوشش کا نام
"جہاد" ہے۔ دعوت سے جس کا کام کا آغاز ہوتا ہے، جہاد سے اسی
کام کی تکمیل ہوتی ہے، جہاد اس ایک: پہنچہ ضرورت
ہے۔ جس طرح جسم کے کسی حصہ کو کسی حساس وجود سے
لے کوئی خوشگوار ہائے پس ہوتی، لیکن اگر جسم کی عمومی صحت کے
لئے اس کی علالت کا مجبور ہو جائے تو کون مناسب حل ہو گا جو
تیر میں اور جی میں مظلوم اور ہوتی تصور کرے، جہاد ایک اسی طریق
معاشرہ اور خانگی کی عمومی صحت اور اصلاح کے لئے ایک ایسا
اقدام ہے، جو آخری درجہ کا کر کے غور پر افغانیا جاتا ہے۔

جہاد کا اسلامی تصور

جہاد بہ معنی جنگ کی طرف محض ایک جنگ نہیں ہے، جس کا
مقصد حد تک کی اور بڑھ کر اس کی اور، انسان کا مقصد زمین میں
پھیلنے ہوئے فرد کو آزاد کرنا، دینی اصلاح کو غالب کرنا ہے۔
لولا دفع اللہ الناس بعصم سفلہ تعسفت
الارضی (۱)

چنانچہ مختلف احادیث میں لیکن جنگ کو جس میں انجی
بہادری کا انہماک، یا جہاد صلیبی کا، فرقہ وارانہ ہے، نتیجہ اور اگلے
نمبر کا، غلط قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی جہاد، ہر مسلمان کے فرائض و فرائض کے عام مظاہر کی
سے جو جاتا ہے۔ (۱) مسلمانان رنگ جو مسلمان جنگ میں اترتے

(۱) دعوتِ اسلام، ص ۱۰۰

(۲) ترجمہ، ص ۱۰۰، دینی المصباح علم المذہب

(۳) کتابہ، ص ۱۰۱

(۴) ترجمہ، ص ۱۰۱، دینی المصباح، کتابہ، ص ۱۰۱

(۵) ترجمہ، ص ۱۰۱

(۱) المصباح، ص ۱۰۰، دینی المصباح

(۲) ترجمہ، ص ۱۰۰، دینی المصباح، کتابہ، ص ۱۰۱

(۳) ترجمہ، ص ۱۰۱

(۴) ترجمہ، ص ۱۰۱، دینی المصباح، کتابہ، ص ۱۰۱

(۵) ترجمہ، ص ۱۰۱

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام عام حالات میں تشکیلی اور تکمیلی اسطو کے استعمل کرتا نہیں سمجھتا اور اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

۲- آپ ﷺ نے صلیب، ایڑے، ہچھوٹے بچے اور عورت کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ (۱) بعض روایتوں سے ملنے کے مذہبی تاجرانہ اور عبادت گاہوں کے خدام نے قتل کی ممانعت بھی معصوم ہوتی ہے، اسی لئے فقہاء نے کفار کی فرہنجی، تاجن، پانچ، صلیب، ایڑے اور عبادت گاہوں کے خدام کے قتل کو ناجائز قرار دیا ہے۔ (۲)

۳- فصول کی تفسیریں اگر بلا دلیل کثافت زدہ نہ کرنے اور اصل ہام کی بھی قسمت کی گئی ہے، اور اس کو اعلیٰ فکر کا طریقہ قرار دیا گیا ہے۔ ادا تولی سعی علی الارض لیعسد فیہا و یجھک الحرث والصل (انزہ: ۵۵) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے باضابطہ سے منع فرمایا تھا: "وہاں اگر جنگی حکمت عملی کے تحت اس کے بغیر جلاوطن ہے تو ہمارا کوئی نشان نہ دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "فریقہ کے موقع سے کیا تھا۔"

۴- قیدی کو قتل کرنے سے منع کیا گیا اور لا یفعلن اصبر (۵)۔

۵- اسلام نے یہ اصول قرار دیا کہ دشمن حکومت کے بغیر کو بھی قتل نہ کیا جائے، چنانچہ اسی بنیاد پر دوسرا اللہ ﷻ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ بغیر کفایت نہیں کریا۔ (۶)

۶- جنگ کے موقع سے عموماً لوگ وحشیانہ فکرتوں اور برہنہ

چہرہ قہر میں طرح کرتے ہیں، مگر انہیں انہی ہائی زبان پر عقلمندانہ غصے، دہائی ہو رہی ہے جس سے ہر شہر، ساز و سامان کی کثرت پر غرور اور ملک و قوم کی بے کاری

ان کے برخلاف جب ایک چاہر اس میں لگا ہے تو اس طرح کہ زبان پر اللہ کی جراتی کے الفاظ اللہ العظیم فہم فہموا، واذکروا اللہ کبیراً، نہ کہ اگر "ولا تکتونا" کمالیہ عوجوا من دیار ہم بطر اور دہا اللہ اللہ اللہ کی کثرت کے بجائے اللہ کی عظمت پر تکیہ "لقد نصرکم اللہ فی موطن کثیر" ویدوم حسین اذا محنتکم کتروکم (انجیل: ۵۵) اللہ کی پناہ سے اللہ کی تعمیر بخشی میں اترے تو خدا کی شہادت یہ غرض عمل سے بتائے جاتا ہے کہ بہرہ اور عام دشمنوں کی تاجن جہاد ہیں، ایک کا قصد اعلان ہے، اللہ اور جی کو غالب کرنے سے دوسرے کا قصد قتل، قوی اور ضعیف منافات کا تحفظ اور اس کی پامردی ہے

قانون جنگ کی تہذیب

پھر اسلام نے جنگ کے لئے بھی ایسے مہذب قوانین لئے ہیں، کہ سماج کی مہذب دنیا کا قانون جنگ اور بھی "افرائی معاف" سمجھیں اس کا پتہ یہ ہیں، چنانچہ اسلام نے جنگ کے پتہ، اس بات سے:

۱- کسی شخص کو جلاوطن نہ لے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مکہ کا تہذیب دینے کا حق صرف خدا ہی کو ہے۔" (۱)

(۱) الجوز جلد ۱۹۲، باب فی کرم صاعدی فی اہلہ الملو

(۲) اورد جلد ۶۶، باب فی قتل النساء والصبان معصوم ۸۶، باب محرم قاتل النساء (۱) انجیل

(۳) رحمة اللہ علیہ احمد بن حنبل ۳۸۲

(۴) قلعہ دہلی ۸۸۲، باب فی الریب، کتاب انجیل

(۵) فوج اللہ ۸۸

لے لیا۔ نہ ہونے تو چاہیں گے جہاد کا آغاز کیا نہ چاہئے۔

خاتم نے نے تقویٰ کا نئے لئے شروع کیا۔ ۱۱-۱۰ کے نے
الدین کی بات سے بغیر ہندو جہاد نہیں، اہل انہر شہر

اسلام ملکات اسلام کی کی حد میں داخل ہو جو کہیں تو جہاد فرض
مطلوبہ ہوتا ہے۔ دہلی کے سرکار میں ہر ایک کا جہاد کے نے

انہر فرض ہے، ہندو انہر قوس پر فرض ہے، ہر کسی کی طاقت
دیکھتے ہیں، ہندو انہر قوس کے پانچ ہندو، انہر قوس پر جہاد فرض

نہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

فرمانہ تھے، انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض
ہے، اسی ضرورت میں ہیں، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض ہے، ہندو انہر قوس کے قوس پر جہاد فرض

اور حمد کرنے میں ان کی جاں جانے کا خطرہ ہوتا بھی ایڑا کی
معاذ کے پیش نظر ان پر حملہ کیا جاسکتا ہے۔ (۱۰)

۱۰۔ ہے۔ (۱۰)

(اس سلسلہ میں فقہاء کی بعض عبارتیں "بر" سے سخت
ذکر ہوں گی)۔



"ہجر" کے معنی کسی بات کو بازا بند کرانے کے ہیں۔

ہجر کی حمد اور ہجری نمازیں

ہجر کا لغت سے کم اور یہ ہے کہ آدمی اس غرض پر ہے کہ دوسرے
سے لے کر اتنا تہمت پر ہے کہ صرف وہی کے قول ہی "خفا"
ہے۔ یہی قول خفا کے یہاں زیادہ صحیح و مستبر ہے۔ (۱۱) ہجر
منسوب اور معطوف کی پہلی دو حرکتوں میں جو معنی ہیں، تراویح اور
بروقت کے ساتھ تراویح اور آواز زور سے پڑھنا واجب ہے، تنہا
نماز پڑھنے والوں نے لے ان ہجری نمازوں میں بھی "ہستہ"
پر حصار مٹ ہے، لیکن ہجر سے ساتھ پڑھنا افضل ہے، تاہم
اپنی آواز دینی بھی جتنے برفی چاہے جتنی امام کی آواز بلند ہوئی
ہے، امام کے لئے بھی اتنی زور سے پڑھنا مطلوب ہے، اگر
لوگوں تک آواز نہ پہنچ جائے، اس سے زیادہ بلند آواز اور اس
کے لئے تکلف مٹ سب نہیں، اس لئے کہ ہجری نمازوں میں بھی احتیاء
ہے جو ہے "ہجر" کے ساتھ پڑھے "سر" کے ساتھ۔ (۱۲)
اور "ہجر" اور "سر" کی جو یہ بیان کی گئی ہے، وہ نکھانے



"جہل" صریح ضد ہے، "جہل" کی مختلف قبول کی گئی
ہے، (۱) تاہم اس کی سب سے صحیح تفسیر وہ ہے، جہاں امام
اور ان کا حکم وغیرہ نے کی ہے کہ ظلم کی صلاحت کے باوجود ملت
مکرم ہو جائیں گے، "عدم العلم عظامین ملکہ العلم" (۱۳)
یہی دعو اور ہجر کو چاہی نہیں کہ یہ سکا کہ اس میں ظلم کی
صلاحت عظامین ملکہ ہے، (۱۴) اگر آدمی کو اپنے جہل کا احساس بھی
ہو تو یہ "جہل" سمجھا جاتا ہے، اور اگر جہل کے باوجود اس کو چاہے
یاد سے ملتا "ظلم" کا خیال پیدا ہو جائے تو اس دو گنا جہالت کا
محافل نہیں کہ زبان میں "جہل" مرکب ہے۔ (۱۵)

جہل و ذہانتیت احادیث ان امور میں سے ہے جس کو شریعت
مذہب تصور کرتی ہے، اور اکثر احادیث اس کی وجہ سے کھم میں تخفیف
پیدا ہوتی ہے، اس کے لئے قسم ممانفہ ملے، "عوبہ" اور اس "ہستہ"

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

(۱) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۲) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۳) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۴) عدم العلم عظامین ملکہ العلم (۵) عدم العلم عظامین ملکہ العلم

سے جمل۔

۲- توحید و رسالت و غیرہ کا اقرار ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات یا آخرت و غیرہ کی بابت جہل نہ ہو، جتنا کہ جمل ہو، مثلاً وہ لوگ جو خدا کی صفات کو بالکل حقوق کی طرح قائل تصور کرتے ہوں یا طبیب قبر و میزان میں علیٰ ہر حال اور وحی و شفاعت کے منکر ہوں۔

۳- باطنی کا جمل، جو مائل امیر السلیمین کے خلاف تاواجمی بنکوت کرے، چنانچہ اگر وہ کسی کا مال تلف کر دے تو ضامن ہوگا، یا ہم ان کا جمل پہلے ملتے سے کٹر حضور ہوگا، یہ کہ جہل میں ہے تو بعض سلف نے انفر کائناتی لگا ہے، لیکن بعض حضرات کے باعث کفر نہ ہونے پر اللہ تعالیٰ ہے۔

۴- مجتہد کا مرعہ کا کتاب اللہ و سنت مشہورہ اور دینار امت کے خلاف رائے قائم کرنا، مثلاً قرآن نے زہیہ کی حلت کے لئے ہم اللہ کہنے کو ضروری قرار دیا ہے لیکن بعض فقہاء نے عمر ابوبکر حبیبہ کے زہیہ کو بھی حلال قرار دیا ہے، یہ حدیث مشہورہ کہ کفر مفسد کے بعد حجت و غیرہ اول کے لئے جب علی طار ہوگی کہ شوہر قالی اس سے جماع کر چکا ہو مگر بعض حضرات نے اس کے خلاف شوہر قالی کے محض نکاح کو کافی قرار دیا ہے، مانع ہے کہ "م" اور باندی "فروخت نہیں کیا جاسکتی" اس کے باوجود بعضوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ (۲)

کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے، علامہ ابن تیمیہ کہتے ہیں

المجهول في الشريعة كالمنعوم والمنعوز عنه (۱)

قرینت میں جمل کسی چیز کے غیر موجود اور اس سے منع ہونے کے حکم میں ہے۔

ابن رجب مثلاً نے اسی کو نائب وجہ میں لایا ہے:

بمزل المجهولة منزلة المنعوم ومن كان
الأصل مطاهراً فلا ينس من الوطوف حيلة أو حيل
اعتباره (۲)

کسی چیز سے منع ثابت اس کو منعہم کے وجہ میں کر دیتی ہے، اگر اس کی وجہ ثابت ہے، پھر ہوگی ہوساں کا حصار کرنے میں ضعف ہو، اگر اصل سے لاپرواہی رہتا ہے۔

احناف اور حنفیہ نے جمل کے احکام پر زیادہ وضاحت سے روشنی ڈالی ہے، ذیل میں اختصار کے ساتھ اس پر محقق کی جاتی ہے۔

احناف کے نزدیک جمل کے احکام

احناف نے جمل کی چار قسمیں کی ہیں: جمل باطل، موقوف، اجترہ میں جمل، اور اگر حربہ میں جمل، حق شعور وغیرہ میں جمل۔

جمل باطل

جمل باطل ایسا جمل ہے جو آخرت میں ناسیئہ کے لئے مقرر نہ ہو، جسے ماحول پر چار قسموں میں اس قسم و ذمہ دہی لگا دیا ہے:

۱- کافر کا توحید و رسالت، سفرت اور اللہ تعالیٰ کی صفات

(۲) قواعد ص: ۳۷۶

(۱) معجم لغوی، ص: ۳۷۶

(۲) جمل باطل، اس کا ذکر ابن تیمیہ نے کیا ہے، کہ جو فقہائے مجددین میں سے ایک یا ایک دستور میں اس طرح کا توحید و رسالت وغیرہ اختلاف کے نتیجے میں ہے۔ اور اس میں جمل ہے، اللہ اعلم۔

موقع دستار میں جہل

انتہائی مسائل میں یا ایسے مواقع، جہاں واقعی شہنی
محتاج ہو، آدمی کا اٹیک کے بعد سے کوئی کام کر نہ رہے۔ یہ
"جہل" کا مغربی معنی ہے، مثلاً کسی شخص نے بچہ لگوا دیا۔
چونکہ ایک حد تک ضروری ہے، اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ
"شہنی" کا معنی، مذہب یا عیسائی رائے عام اور اعلیٰ کی ہے (۱۱)
اس شخص نے یہ سمجھ کر کہ اعلیٰ مذہب سے چکے نہ کھائی ہو تو
مصلحتاً ادا جب آدمی کو روادار جب نہ ہوگا۔

دارالحرب میں جہل

حکمرانی تہذیبی صورت یہ ہے کہ ایک غیر اسلامی ملک میں
کسی شخص نے اسلام قبول کیا، مگر حکام شریعت اس کو معلوم نہ
ہوئے اور نہ وہ خود فریاد فریاد فریاد فریاد فریاد فریاد فریاد
شخص جب تہذیب و تہذیب کی وجہ سے اس عہد کو انہی میں
وہ اس عہد کو سمجھانے کا اور اس کی تہذیب و تہذیب نہ ہوگی

جہل کی چوتھی قسم

جہل کی چوتھی قسم، تہذیب و تہذیب کے مختلف ممالک سے تہذیب کی
سے، ہم کو اس کی تہذیب پر کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ ہیں۔ اپنے
انتظامات کا استعمال کرنے یا ان کے سب سے جاننے کی جو
شرطیں ہیں۔ آدمی ان شرطوں کے پورا نہ ہو جانے سے
واقف نہ ہو، تہذیب و تہذیب کا مطالعہ یا کرنا یا نہ کرنا کی کار کا ر

کرانے و لائن کوئی نہ خبر نہ ہو تو اس کی خاموشی کا راج پر
ملاتوں سمیت، نہ جہل، بلکہ علم پر علم سے بے خبری کو
لگا کر کرنا، تہذیب کا اختیار، جہل رہے گا۔ کسی شخص کو کسی چیز کی
خرید کی کو کس کا بنایا، پھر اس شخص کو کال سے محروم کر دیا اور
شرعی کا اختیار سب کر لیا، مگر کمال و اعلیٰ اس کی اور نہ ہوئی۔
ایک صورت میں آدمی نے ممالک خرید کر اس کی آمداری
دیکھ کر نہ ہوئی، بلکہ وہ شخص اس کا مہاراجہ ہو گا۔ (۱۲)

جہل کے متعلق ایک اصول

ادنیٰ کے یہاں ایک اصول "جہل" کے متعلق یہ بھی
ہونا چاہیے کہ اس کا اختیار آدمی خدا کے لئے ہوتا ہے،
چونکہ ایک شخص کو کسی چیز کی خریدنے کی یا نہ ہو شریعت
خریدنے کی عہد میں تہذیب کو دھوکا دینا، تو حرام و حرام کی چیزوں
ہو جو نہیں کی، جس کو خریدنے کی بات سے واقف نہ ہوگی کہ
اس کا خریدنے کی کے لئے خریدنے کی چیزوں سے محروم کر دے گا اور
اس کے نتیجہ میں اس خریدنے کی کا نصف مہر بھی شریعت پر خواہ
تھو، کسی انتظام اور استعمال کے بغیر واجب ہوگا، تو وہ اس
آج عہد کی آمداری نہ ہوگی، اسی طرح کسی شخص نے "کلمہ نماز"
کہا، تو اسے معلوم نہیں کہ یہ اللہ کا نام ہے، تو بعض
تہذیب و تہذیب سے کافر قرار دیتے ہیں، لیکن بعضوں نے اسی سے
معتد اور تسلیم کیا ہے، اور تہذیب و تہذیب کی تہذیب و تہذیب نے اس پر

(۱) امام غزالی نے "تہذیب و تہذیب" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، جس میں اس نے اسلامی دنیا کی تہذیب و تہذیب کے بارے میں
اپنے لئے چند باتیں کہی ہیں۔ اس کتاب کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے کہ تہذیب و تہذیب کے بارے میں تہذیب و تہذیب کے بارے میں
کہا گیا ہے، اس کتاب کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے کہ تہذیب و تہذیب کے بارے میں تہذیب و تہذیب کے بارے میں

(۲) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

نہ کتاب نہ غذا، اپنی اس کی وجہ سے کسی اور کا حق تلف نہ ہوتا
اس پر جو واجب نہ ہوگا، جیسے: واشیت میں شراب کی کپ،
یا جمالت کی وجہ سے کوئی ایہ عمل کرے گا کہ جس حالت میں وہ
جس میں دو معصوف سے غصہ ہو، مثلاً: نماز میں ہت کر لے،
دورہ میں کھالے، یا کاف میں جہاز کر لے، حالت انحراف میں
ہو اور مومن کو احرام کا ارتکاب کرے، ایسی صورت میں نہ وہ
حالات ذمہ ہوئے اور نہ عار و عیبت ہو واجب ہوگا۔

تیسری صورت

شریعت نے جو روایت سے منع کیا ہے اس کا مرتکب ہو،
اور اس میں قہر اس نے کسی "دست" کا اختلاف بھی ہو، مثلاً
غاصب نے مصلحہ پیکھ، قریش کر، اور ادا اقیقت میں اس نے
تھما، یا ذرا کر، کسی اور کا غصب کیا ہو، اس میں قہر اس نے
الے ہی پر اس کا تو اس واجب ہوگا، اور اگر غاصب نے خود
ذاتی غصب کا کیا تا غصب کر لیا تھا تو اس طرح قہر ہی لازم
ہو جائے گا۔

چوتھی صورت

کسی ایسی صورت کا حکم شرعی سے باقییت و قہر اس
میں سے بار، بشرط: تعلیمی کی وجہ سے ارتکاب کرے جو شرعاً
محرمیت و احکام کا سبب ہے، مثلاً: یہ وہ عبادت نہ ہوگی، مثلاً
آئین کی خدمت سے اتفاق نہ ہو، اور قہر اس نے خود غاصب واجب
نہ ہوگا، اسی طرح کسی "عورت" کو اپنی بیوی سمجھ کر ولی کر لے تو
"نہذا" "بہاری" نہ ہوگی، بلکہ صرف عورت کا "بہر" "عورت" واجب
ہوگی۔

خود امام غزالی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ان کے زمانہ
میں ایک عورت سے کہا گیا کہ یہود و نصاریٰ کو کائنات تعالیٰ قیامت
کے دن عذاب دیئے گا، ان نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ایسا نہیں
کریں گے، اس لیے کہ وہ اپنی آہی کے بندے ہیں، امام غزالی
سے اس عورت کے بارے میں اختلاف رہا کیا تو اس کی ادا اقیقت
کی وجہ سے گھر پر خود ہی نہیں نکلا، بلکہ ٹھیک فرمائی کہ اس عورت
کو قہر ہو۔

شوافع کے نزدیک جہل کے احکام

فقہاء شوافع نے لکھا ہے کہ بظاہری طور پر جہل کی وجہ سے
تفریق میں ہوتے ہیں، اور عہد صفا ہو جاتا ہے، البتہ بظاہری طور
کے متبادر سے جہل کی نفی نہیں اور مصروف نہیں۔

پہلی صورت

شریعت نے اس میں جہل کا قصور تھا، سے انجام نہ دیا تو اس
کی وجہ سے یہ فرض اس سے صاف نہ ہوگا، بلکہ اس کا تدارک
واجب ہوگا، اور چونکہ جہل میں جہل نہیں کیا، اس لیے اس کے
ثواب و اجر سے بھی محروم رہے گا، مثلاً: کفر سے دور مومن کی
نجاست لگی تھی کہ اس کے ساتھ نماز درست نہیں ہوتی، بے خبری
میں نجاست کے ساتھ نماز کو انحراف، بعد کو معلوم ہوا تو قضا
واجب ہوئی یا کسی شخص کو گتہ نہ سمجھ کر رکوع پڑھا، بعد کو معلوم ہوا
کہ وہ نماز ہے اور صرف رکوع نہیں ہے، رکوع کو ادا نہ ہوئی۔

دوسری صورت

شریعت نے قہر اس سے منع کیا، اور باقییت مگر اس کا

حاجت

حاجت کا معنی ان شے ہے جس کا حصول ضرورتاً ہی
مستعمل ہو، یہ وہ بعض نفسی چیزیں ہیں جن میں سے وہ
نماز میں "صلوۃ الحاجۃ" اور زکوٰۃ میں "حاجت اصلہ"
کی اصطلاحات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، چنانچہ پہلے
اصول فقہ میں جت، پھر "صلوۃ الحاجۃ" اور اس کے بعد
"حاجت اصلہ" کا ذکر ہوگا۔

اصول فقہ کی اصطلاح میں

حاجت سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے قیادی مقامات
وہ ہیں، جہاں عقل، نفس اور دہائی کی حفاظت کے لئے وہ آخری
وجہ ضروری اور نہایت ضروریوں، اجتہاد کی حیثیت رکھتا ہے اور
ہو۔ "مرآن کی رعایت نہ کی جائے تو کوئی دشواری درپیش ہے اور
پورا ہو جائے، مثلاً ضرورت مرض کی وجہ سے حاصل ہونے والی
بعض سہولتیں، حفاظت میں قرض، معاوضہ، وغیرہ وغیرہ، کہیں
اور یہیں میں غائی وادری کی حاجت، عمدہ نظام و بائیں کی
اجازت وغیرہ" اور ان پانچوں مقامات میں سے کسی کے لئے
جوہر نہیں بلکہ ناگزیر ہو جائیں، "ضرورت" کہلاتی ہیں۔

فقہاء کے یہاں ایک آیت ہے: "الضرور ان یجیع
المحظوظ۔" "یہ ضرورتیں نہ تو کوئی جائز کر دیتی ہیں، بلکہ
ضرورت سے ہی وہی وجہ ضرورت سے مراد ہے، عام قہر و کجی ہے
اگر ضرورت سے علاوہ نہ ہو، طبقہ یا شخص کی حاجت بھی محض
اوقات ضرورت کا وجہ حاصل کر لیتی ہے اور اس کی وجہ سے ایسے

ادکار کی اجازت دئی جاتی ہے، جن کی عام حالات میں اجازت
نہیں ہوتی: "الحاجة منقول منزلة الضرورة لعدم كلفت
او عساقہ"۔ "بہت کمزور ہے" حاجت کی بناء پر ساری قرض
کی اجازت دی ہے، اور فقہاء شوافع نے تعلیم دینے کی قرض
سے فرغ کر کے، تھکنے کی اجازت دی ہے۔ (۱)

نفسی چیزیں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں
کی حفاظت ان کی ذات کی وجہ سے ہو، یعنی وہ ضروریات ہیں،
ان کی اجازت و ضرورت اور اضطرار ہی کی صورت میں ہے،
تینوں میں کی حفاظت کسی نہ کسی سبب کی بنا پر ہے، یعنی وہ ضروریات
ضرورتیں و حاجتوں کی بناء پر وہ جائز قرار پاتی ہیں، جیسے سواکی
قرض، وادہ عظمیٰ۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ضرورت)

صلوۃ حاجت

ہذا کی رہائش کا تصور اس وقت کو شامل ہے کہ وہی اور
راست کائنات کے ہرے نظام و جہات ہے، تمام حفاظت کی
تحریریں کرتا ہے۔ یہ عقیدہ ایک مسلمان کو اس طرف متوجہ کرتا ہے
کہ وہ اپنے مولیٰ اور طلب کا ہاتھ اسی رب کائنات کے سامنے
پہنچائے کہ سبب و مسائل کی توجہ دے، اس کے ہاتھ سے دعا ہے،
کئے کا نام "دعا" ہے اور کسی دعا کے لئے دعا ہے، "بیکر خدا کو
سب سے زیادہ عزیز ہے وہ "الرزق" ہے، اس لئے اس امر سے غفلت
مناصو کے لئے بعض خصوص نمازیں مقرر ہیں، اسلئے آخرت پر
رضعت ہونے والے بھائی کے استغفار کے لئے "نذر بتاؤ"
ہے، کسی مسئلہ میں اضطراب ہو، یقین نہ ہو کہ مصلحت کا کوئی مایہ

(۱) "الکاف" و "الظاہر" و "نور" ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

(۲) "الکاف" و "الظاہر" و "نور" ۳۰، ۳۱، ۳۲

(۳) "الکاف" و "الظاہر" و "نور" ۳۰، ۳۱، ۳۲

(۴) "الکاف" و "الظاہر" و "نور" ۳۰، ۳۱، ۳۲

بہر اور نفع ہے اس کے لئے "صلوۃ مستحارہ" رکھی گئی۔
 بارش ایک بڑی انسانی ضرورت ہے اس کے لئے "ناراضۃ" ضرورت کی طرح کوئی حاجت اس کی پروا صاحبِ ایمان کا کام ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع کرے کہ وہی سب سے بڑا حاجت دہا ہے اور اس مشہد کے لئے پڑھی جو نے ولی نماز "صلوۃ الحاجۃ" سے عبارت ہے۔

اس کی طرف غور قرآن مجید نے بھی ان الفاظ میں شروع کیا ہے "المستعین بالصبر والصلوۃ" نماز اور صبر کے ذریعہ خدا سے مدد چاہو۔

حدیثیں مبارک سے میں متعدد روای ہیں، حضرت عثمان بن عفیف نے اپنی چٹائی کے لئے دعا کرتی چاہی تو "پ" ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح بخور، پھر دعا رکھتے ہو اور پھر دعا کے بعد دعا کرو آپ ﷺ نے ان کو دعا کے الفاظ بھی بتائے، جس میں آپ ﷺ کا یہ حکم ہے اور ان کی ضرورت کا اظہار بھی ہے۔

نامزد خدی نے بھی اس مسئلہ میں ایک روایت نقل کی ہے کہ جس کو کس معاملہ میں بلا راست اللہ تعالیٰ سے یا بظاہر کسی آدمی سے ضرورت ہو تو اسے اچھی طرح وضو کرنا چاہئے، دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے، پھر خدا کی حمد و ثناء کرتی چاہئے اس کے بعد آپ ﷺ پر دو بیچہ بھران الفاظ میں دعا کرے
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلِيمُ الْكَرِيمُ، مَسْجِدُ اللَّهِ
 رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ مُجِيبُ الدُّعَاءِ

وَعَزَائِمُ مَغْصَرِك، وَالْعَنْتَةُ مِنْ كُلِّ
 بَرٍّ وَسَلَامَةٍ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، وَلَا تَدْعُ لِي دُنَا
 بِالْعَفْوَةِ، وَلَا عَفْوَةً إِلَّا فَرَحًا، وَلَا حَاجَةً مِ
 لَكَ رَحْمَةً إِلَّا فَضِيلَتَا رَحْمَةِ الْوَاحِدِ (۱)
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ظالم و کریم ہے، اللہ کی ذات پاک ہے جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے، تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام عالم کا پاپ ہے۔
 آپ سے آئید کی رحمت کے اسباب، آپ کی بخشش کے سامان، ہر شے سے کافی تعداد اور ہر گناہ سے سلامتی کا حسبِ محو ہوں، میرے ہر گناہ کو معاف فرما دیجئے، وہ دشمنوں کو آسان کرنا اور فرما دیجئے، اللہ پر حاجت جس میں آپ کی خوشنودی ہے، اسے پورا فرما دیجئے، اے رحمت کرنے والوں میں سب سے بڑا رحمت کرنے والے۔

نماز حاجت پر اللہ تعالیٰ، جو مسئلہ صلیحین کا نفس، یا جہ دور پر خدا سے اس کے قول و کلام کا قریب ہو کر رہا ہے، یا بہر نماز حاجت و عفو، دوسری طرف دعا کی یا سنی، اس کے لئے قرآن مجید یا استقارہ اخیرہ کی طرح کوئی دوسری چیز و میت مقرر نہیں۔

حاجتِ اصلیت

زکوٰۃ کے سبب آئے ہیں جس میں بہت شریعت نے فقر و کی حاجات و ضرورت پر غور بھی ہے، ایسا اسبابِ برائیوں سے

(۱) اور ساتھ ۱۱ باب صلوۃ و حاجت

(۲) مہدین ۱۳۰۱ باب دعا و صلوۃ العارضة سے رجوع کی جائے۔ سے صلیحین کی ہے

کے اونی اور گدھے ۳۱۰ اخذت کے لئے غلام، سواری کے جانور، موٹر گاڑیاں وغیرہ اور خوراک استعمال کرنے کے سلسلہ (۳۰)

حاجاتِ اصلیہ کے استثناء کی دلیل

حاجاتِ اصلیہ کے زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان اعمال اور دینی کے مجموعی حرج و مرجع کے دروہیات ہیں جن میں بعض خاص اموال میں بھی زکوٰۃ واجب قرار دی گئی ہے، اور مال کی بہت سی اقسام میں زکوٰۃ کو کوئی اثر نہیں ہوتا، نیز بعض ایسا صورتیں بھی ہیں، جن میں آپ نے زکوٰۃ واجب نہ ہونے کی مراد سے فرمائی ہے، مثلاً وہی خدمت کے لئے جانے والا غلام، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس میں حوائجِ ضرورتِ فقر کے کوئی اثر نہ ہو، صرف زکوٰۃ واجب نہیں، پس فی النہی صلفۃ الاصلۃ الفطرۃ، اور نیز آپ ﷺ نے مسکین اٹھانے والے اور کاشت کے لئے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوٰۃ واجب قرار نہیں دی۔ (۳۱)

(زخم کی ایک خاص صورت)

خاصہ

”حادثہ زخم کی وہ خاص صورت ہے، جس میں جلد میل جاتے یا پھٹ جائے، لیکن اس سے خون ظاہر نہ ہو، اگر خون ظاہر ہو، لیکن جلد نہ پھٹے تو ”واحد“ کہلاتا ہے اور اگر خون بھی بہہ جائے تو مجروح ”واسی“ ہے، نہ ہار دیئے کھٹا ہے کہ

مانگھگی رعایت کی گئی ہے اور مجروح ان معجزوں کے ایک یہ ہے کہ انسان کی حاجاتِ اصلیہ سے متعلق اشیاء و اموال پر زکوٰۃ واجب قرار نہیں دی گئی، جھکائی نے ان ملک سے حاجتِ اصلیہ کی طرف یہ غفلت کی ہے کہ جس نے زبردہ طاقت کو یا غفلت دور کیا ہے یا اسکا چیز کو کٹوں کے اعتبار سے وہ باعثِ طاقت ہو جیسے کڑھ روئی، ہسٹا بیلغ عمدہ الہلاک، نفعیہ کتبہ اور نقد ہوا کتبہ (۳۲)

اس حارج کا خیال ہے کہ ان ملک کی یہ تحریفِ حاجتِ اصلیہ کے دائرہ کو بہت تک کر دیتی ہے اور فقیہی جزییات و تعریضات سے اس کی قطع بنی نہیں ہوتی، حقیقت یہ ہے کہ تمام استثنائی اشیاء جو ان تحریفات ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ نہ ہو، یا سونا، چاندی اور درہم، یہ وہ ہیں، جس کو ضرورتِ معجزہ لی ہو، یہ زکوٰۃ واجب قرار دیتی ہے، یہ سب حاجاتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔

حاجاتِ اصلیہ میں کیا چیزیں داخل ہیں؟ اس کی ایک ایک چیز کی قیاسی، لیکن نہیں، کیوں کہ اس کا تعلق مختلف افراد کی ہداگات ضروریات سے ہے، تاہم فقہاء نے اس سلسلہ میں بعض نمائندوں اور اہم چیزوں کا ذکر کیا ہے اور دہ یہ ہیں، جسم کے کپڑے، مگر کے رمان، اور ان کے مکان، مثلاً کوئی کتابیں، صنعت کاروں کے آلات اور مشینیں، سوا ان اشیاء کے کہ جن کا جو خصوصیات کے ساتھ باقی رہتا ہے، (۳۳) گراہ پر لگانے والوں

(۱) امام مختار علی رحمہ اللہ - کتاب الزکوٰۃ ۳۱

(۲) صوفیہ مسابغ

(۳) خلاصہ فقہی ۱۳۰۲

(۴) حدیث: ”یعنی اور“ کتاب الزکوٰۃ ۸۹۰

(۵) سلسلہ ۳۰۱، ص ۱۰۰، ص ۱۰۰

(۶) اعلام الس ۳۸۰، باب فقر کوئی غلو اصل

(۷) (۱) فقرۃ، مدافع صلاح ۳۳۰

حکم ہے یا نہیں؟ اس کی تعلیم میں علماء کبار و اصول میں اختلاف واقع ہوا ہے، اور اس سلسلے میں اسلامی تاریخ میں جن گمراہ پاسے گئے ہیں، معتزلہ، اشاعرہ اور قریبہ اور یہ اختلاف اصل میں اس بات پر مبنی ہے کہ کسی حکم کے حسن و جح کے فیصلہ کے لئے عقل کی رہنمائی کافی ہے یا نہیں؟

معتزلہ کا خیال ہے کہ عقل کے اعتبار سے، نہ خود کسی حسن و جح کی شناخت کی، ملاطفت و سوجھ بوجھ کی چیز کا بجز ہونا اور نہ ہونے شریعت کے حکم پر موقوف نہیں، شریعت اپنے حکم کے زیرِ عمل عقل کے فیصلہ کی توثیق اور تاکید کر رہی ہے، عام طور پر معتزلہ کے بارے میں ایسی بات مشہور ہے، اشاعرہ کا خیال ہے کہ کسی حکم میں ذاتی طور پر کوئی حسن یا جح نہیں، بلکہ حسن اور جح بہتر اور غیر بہتر ہونا ایک انسانی چیز ہے، شارع کا امر کسی چیز کو حسن اور شرعی کی ممانعت کسی چیز کو جح یا جح یعنی نہ زریعہ کے نزدیک عقل چیزوں میں حسن و جح دیتی ہے اور حکم شرعی کے بغیر نہ ان اس کا اور نہ کہ ممکن ہے، لیکن بعض احوال ایسے بھی ہیں، جن کا حسن و جح اور جن کا عقلی حد اور عقلی ذمہ ہو، حکم شرعی کے بغیر جس جانا یا نہ کرنا بھی صحیح ہے اور نہ کہ غار بھی، لیکن ذہن کی قیادت حکم شریعت کے بغیر بھی جانی جاسکتی ہے لیکن تمنا کی باہری اور نہ کہ تمنا کی قیادت شارع کی جی، شارع ممانعت پر موقوف ہے۔

عامہ و کثرت نے اشاعرہ اور معتزلہ کے اختلاف پر جنس فرق برپا کر دیا ہے، اس سے جو اختلاف اور کم ہو جاتا ہے،

”عامہ“ میں فقہ میں واجب ہوگا نہ واجب ہوگا، واجب ہوگا، بلکہ ”حکومت“ واجب ہوگا (۱) — حکومت سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں اس کا کوئی ”حرمانہ“ جتنی نہیں ہے اور یہ کائنات کی صواب و جح ہے کہ وہ معتزلہ یا اشاعرہ کی رائے سے اس کا جہان میں کرے۔ (۲)

(پیشابہ و کئے والا)

حاکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یصلی و هو حلق حسی یخطف (۳۱) ”حاکم“ سے مراد عقل ہے جو پیشابہ و کئے ہوئے ہے، اور اس سے قریب تر ایک کلمہ ”حاکم“ ہے، ابھی روایات میں ”حاکم“ کے لئے بھی تمنا کی ممانعت ہے، ”حاکم“ سے مراد عقل ہے جس کو، کلمہ کا کلمہ (۳۲) — اس کی وجہ ظاہر ہے تمنا کا مقصد اللہ تعالیٰ سے مناجات و سرگوشی اور انہماق و تضرع و تضرع ہے اور ظاہر ہے کہ عقل ایسے عقلی ہوگی اور عقلیوں کے دائرہ میں ہو، وجہ التفات میں کے عقلیوں میں نہ ہوگا۔

حاکم

اور شاذ خداوندی ہے: ”ان الحکم الا للہ“ (۳۳) ”عامہ“ کہ حکم اور فیصلہ کا حق صرف اللہ ہی کو ہے، بلکہ اللہ کی حاکمیت پر قائم اور اس سے بول کر ان کو قائم قرار دیتا ہے، انہماق و تضرع و تضرع بہ انزل اللہ ﷻ و لا یصلی و هو حلق حسی یخطف (۳۴) لیکن سوال یہ ہے کہ حکم شرعی میں عقل کے لئے بھی کوئی جگہ یا

(۱) اللہ الاسلامی وائلہ ۱۹۸۶ء

(۲) اللہ اسلامیت ۲۲۴

(۳) شہادہ لای القیر ۳۶۱

(۴) مہر و ۱۵۱

ہے کہ آنکھ سوانح پر قید کیا جانا ضروری ہے:

- ۱۔ جس شخص پر کوئی بدلی بنایت کی گئی، مثلاً نجی کر دیا ہو۔
اگر وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے لئے تہ تیغ کرنے
والے کو قید کر دیا جائے گا، لیکن اگر وہ تہ تیغ کرنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔
- ۲۔ جو شخص کسی کے حق کی ادائیگی سے منکر ہو، وہ کسی قید کر دیا جائے گا۔
- ۳۔ جو شخص جو جمع است (مفسر) ہونے کا دعویٰ کرے اور
فقہانہ طور پر نہ لیکن کسی کالک سے نہ منکر ہو تو اسے
قید کر دیا جائے گا تا کہ کتب میں سے حاصل کی گئی ہو۔
- ۴۔ جو شخص اپنے شہر کی تعریف سے باز رہے جس میں اس کا
شخص اس کی نیابت نہیں کر سکا، مثلاً مسلمان ہو اور زمانہ
کفر سے اس کی وجہ میں دلائل یا جو سے زائد ہو تو اسے
موجود نہیں اب اس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں سے
ایک کو زہریت کی برقراری کے لئے تسلیم کر لے، تاکہ
دوسری آزاد ہو جائے، اگر وہ اس کی تسلیم نہ کرے تو اسے
قید کر دیا جائے گا تا کہ وہ اس کی تسلیم کر لے۔
- ۵۔ جو شخص کسی غیر متعین کا اقرار کرے اور اس کی تسلیم نہ کرے،
اسے بھی متعین کرنے تک قید کر دیا جائے گا۔
- ۶۔ شواہع کے نزدیک وہ حقوق اللہ جس میں بیعت اور کافر

پر واجب قرار دیا گیا ہے، لیکن اس وقت "قصص" سے مراد وہ
سزا بقید ہے، جو کسی جرم کے ثبوت والی کے ثبوت پر دی جائے۔

قید کرنے کی مشروحات

بلکہ تعویذ کے سزا بقید کے مشروحات ہونے پر اکثر فقہاء کا
ا اتفاق ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
شخص کو کسی تہمت میں قید کیا اور پھر فرمایا ہے: (اور متعین نے
آیت قرآنی "اور مفسدین الاوض" (اندر ۱۳۳ سے جلا وطن
کئے جائے قیدی کا حق مراد لیا ہے۔) (۱)

البتہ میں نے لکھ دیکھا کہ مکان میں ہی مجھ سے
معدودی نہیں، بلکہ مسجد میں بھی قید کیا جاسکتا ہے، اور خود اس کے
گھر پر بھی نظر بند کیا جاسکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حضرت ابوبکر کھڑکے اندر میں اسی طریق قید کی سزا دی جاتی
تھی، لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ یہ کافی ہے
(مضمون کتاب) سے چار ہزار روکھیں، ایک مکان خریدے اور اسی
کو محسوس مقرر فرمایا، یہاں تک تاریخ کا پتہ حاصل تھا (۲)۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے زمانہ میں "مجلس خانے
بغوائے، پہلے آئینہ ہائیں کی ٹیبل کا بڑا ہوا، اس کا نام "تالغ"
رکھا، پھر جب اس سے بعض قیدی لٹکیں لگائی گئیں تو اس کو "ڈکر پختہ"
دیا، جو بڑی اور "محسوس" سے مشابہ تھا۔ (۳)

کتنے بنیادوں پر قید کیا جائے گا؟

کتنے شواہع پر کسی مجرم کو قید کر سزا دی جاسکتی ہے؟ حد سے
قرآنی نے اس پر وضاحت سے راشنی ڈالی ہے، جس کا حاصل یہ

(۱) احکامات عمر بن الخطاب ص ۱۱۹

(۲) الفقه الاسلامی راجعہ ۱۱۹، مجمع الفروع ص ۱۱۹

(۳) موسوعۃ علی ابن ابی طالب ۲۰۱

(۴) الفروع ص ۱۱۹

ہے (۱۶) علامہ کاسانی نے "مبسوط فیہ دین" کے سلسلہ میں تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین حموز ابو یازید، امام اداہنگی کی صورت میں مقررہ قید کیا جاسکتا ہے، لیکن قید کئے جانے کے لئے کچھ شرطیں ہیں، بعض کا تعلق دین سے، بعض کا اس شخص سے جس پر دین واجب ہے (مدیون) اور بعض کا خود صاحب دین سے۔

دین سے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ فی الفور واجب الاداء ہو، مدیون سے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ قرض کی اداہنگی پر قادر بھی ہو، اور وہ خواہ کچھ مال مثول سے کام لے رہا ہو، اس لئے کہ اگر وہ تنگ دست ہو تو اس کو مہلت دی جانی ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأِنْ كَانَ مِمَّنْ ضَلَّ سَبِيلَهُ مِنَ الْمَذْهَبِ فَلْيُضْطَرِّهِ إِلَىٰ مَسَرَّتِهَا مَنَافِعُ الْمَالِ
اگر تنگ دست ہو تو فراغ دست ہونے تک مہلت دی جائے۔

دوسرے مدیون صاحب دین کے والدین نہ ہوں، والدین ہی کے حکم میں دادا، نانا اور دادی نانی کا پالائی سلسلہ بھی ہے، البتہ باپ دادا کے دین کی وجہ سے بیٹا قید کیا جاسکتا ہے۔

صاحب دین سے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ قاضی سے مدیون کو قید کرنے کا مطالبہ بھی کرے، اگر قاضی پر مدیون کا اداء دین کے لائق ہونا واضح ہو جائے تب تو اسے قید کرے گا، اگر یہ واضح نہ ہو سکے اور اس کے نزدیک مدیون کا تنگ دست ہونا مشکوک ہو تو تحقیق حال کے لئے چند دنوں قید رکھے گا، اور بعد

مقامی کی گنجائش نہیں، اگر ان کی اداہنگی سے باز رہے تو وہ بھی قابل جس ہوگا، جیسے روزہ۔

امام قرائی کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ان کے علاوہ اور کسی بنیاد پر مثلاً کسی قرض کی عدم اداہنگی کو بنیاد بنا کر قید کرنا درست نہ ہوگا۔ (۱) بہر حال جیسا کہ سزائے قید کی پانچویں بنیاد بیان کی گئی، کسی بھی قطعی پر قاضی اپنی صواب دید سے جرم کی نوعیت کے اعتبار سے قید کی سزا دے سکتا ہے، چنانچہ سیدنا حضرت عمر فاروقؓ نے معن بن زائدہ کو اس لئے سزائے قید دی کہ اس شخص نے "بیت المال" کی جعلی مہربنا کر بیت المال سے غلط طور پر مال حاصل کر لیا تھا، (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ معاشرہ کے فاسق و بدکار لوگوں کو قید کر دیتے تھے، تاکہ اس کے شر سے لوگوں کی حفاظت کی جاسکے، (۳) سزائے قید کی یہ بنیاد بہت وسیع الذیل ہے اور اس طرح جن جرائم پر بھی حد و شریعہ متعین نہیں ہیں، قاضی کے لئے حسب ضرورت معاملات ان جرائم پر سزائے قید دینے کی گنجائش ہے۔

دین کی وجہ سے قید

قید کی ایک خاص صورت "جس کا امام قرائی نے انکار کیا ہے، لیکن فقہاء احناف نے اس کو قید کی ایک واجب اور منقطع وجہ قرار دیا ہے" یہ ہے کہ مقررہ قرض کی اداہنگی سے پہلوچی کرے۔
مرحمتی نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ مجھے پناہ دیجئے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کس چیز سے؟ اس نے کہا: دین سے، آپ نے فرمایا تمہاری پناہ کا قید خانہ

(۲) کتاب الغرر، ۹/۳

(۱) کتاب الغرر، ۹/۳

(۳) المبسوط، ۸۸/۲۰

(۳) کتابہ العراج لابی یوسف، ۱۷۹

دوسرے فقہاء کے نزدیک قاضی ایسے شخص کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں کا قرض ادا کرے گا اور اگر اس کا تک دست اور مفنس ہو وہ واضح ہو جائے تو قرض خواہوں کے مطالبہ پر اسے ہر قسم کے ذی تصرف کے حق سے محروم کر دیا جائے گا۔ جسے فقہ کی اصطلاح میں "حر" کہتے ہیں۔
(تجسس کے لئے ملاحظہ ہو "مفسر")

محجوبوں کے احکام

جن لوگوں کو محجوب سمجھا جائے گا ان پر کیا پابندیاں ہوں گی؟
کاساتی نے اسی پر بھی روشنی ڈالی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قیدی کو قید خانہ سے باہر نکلنے اور اپنے اشغال کو انجام دینے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ بیٹا بیچہ و بیوہ، عراقت اور یتیم میں شریک نہ ہو سکیں گے اور جنازہ میں شرکت کی اجازت ہوگی۔ مذہب پر بھی کی عبادت کی۔ ان اہل خانہ کے معاملات، درخیاالت و مہمان داری کے لئے آمد و رفت کر سکیں گے۔ غرض دینی و دنیاوی مفاصل کے لئے نقل و حرکت پر پابندی عائد ہے گی۔ تاہم وہ قرض کی ادائیگی پر مجبور ہو سکے۔ ہاں خود اس کے اقربا و اس کے پاس آمد و رفت کر سکیں گے۔ ان نیز اگر اس پر کوئی مقدمہ ہو تو عدالت میں بھی سے حاضر کیا جائے گا۔

نیز اس شخص کے بیان کے مطابق اسے ایک جگہ قید رکھا جائے گا جو عدالت کے لئے لازم سزا کا انتظام نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی اس کے پاس دل بٹلانے کے لئے آئے گا عینہ اور کاموں

تقصیر حال رہا کر دیا جائے گا، بشرطیکہ اس کا کچھ دست ہو
قاضی کے نزدیک ثابت ہو جائے۔ (۱)

صاحب ہادی نے بیان کیا ہے جس کے سامنے شرعی عدالتی کارروائی کی جو تفصیل نسیم ہے اس سے اوپر نہ کر سکیں شرفوں کی مزید وضاحت ہوتی ہے، صاحب ہادی کا بیان ہے، اگر عدالت میں مقدمہ چلے جانے کے بعد مدعی نے اذکار میں سے انکار کر دیا، پھر حسب ذیل کے ثبوت پیش کر کے اپنا مقدمہ ثابت کرے کہ قید خانہ میں اس کو قید کر کے گاؤں، اگر وہ اہل اعتدال سے ذیل کا مقررہ ذرا دل کا قاضی اس کو سبقت دے کر ذیل کی ادائیگی کا حکم دے گا لیکن اگر وہ اس کی قبیل نہ کرے تو اس کی طرف سے مثال منوال (صفت طلمہ) منظور ہوگا اور اب اسے قید کر دیا جائے گا۔ (۲)

ذیل سے متعلق شریعہ کا بھی صاحب ہادی نے مزید واضح کیا ہے کہ مدعیوں پر وہ ذیل کی ایسے ممالک کے فرض ہو جائیں گے جو قید خانہ میں ہو، جیسے ان کے کوئی ممالک خرید کر لیا ہو اور اس پر قبضہ بھی کر لیا ہو اور اس کی قیمت اس کے ذمہ و حسب ہوا کسی مقدمہ درمعاصل کے ادا ہونے سے پہلے اس ذیل کا التزام کیا ہو۔ جیسے ممالک، اور مسرت و اہانت، جیسے غصب کا ادا، ان، جنابت کی ادا، وغیرہ ادا، و اہانت کے لئے جو ان اہل وقت قید کیا جائیں گے جب کہ صاحب ذیل مدعیوں کا خوش حال ہو گا اور اس کے باوجود ذیل کی ادائیگی سے گریز نہ کرے گا۔ (۳)

۱۔ اصدیغ الصانع ص ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵

انسان کو کائنات کے حیات سے آزاد چھوڑ دیا ہو گا اور کمال اور ستر کے ان احکام سے ہوتا ہے جو کائنات سے متعلق ہیں اور جو ہمارے ہی دور سے رہے ہوں گے، جس سے کہ کمال اور فرض ہو چکی ہے، اس کی معاشرت کی تہذیب اور اس کے سماجی نسب انہیں کی تعمیل پیغمبر اسلام ﷺ کی مدنی زندگی میں ہوئی اور معاشرتی زندگی کی اکثر ہدایت یہیں دی گئیں، جن جہان کی احکام کے ایک ”حجاب“ بھی ہے، مفسرین کا خیال ہے کہ حجاب کے مسئلے میں جو آیت نازل ہوئی وہ اس ہے:

وَالَّذَا مَسَا لَعَمْرُو هُنَّ عَصَاتُ فَاغْلِبْنَهُنَّ مِنْ رِوَا
حَبَاب : ذَالِكُمْ اَطْهَرُ لَعَلَّوْ بِيَكُم وَفَلَوْ بِيَهِن

(توبہ: ۵۳)

تم کو جن (اور مایع طہرات) سے کوئی سامان طلب کرے ہو تو یہ وہی ہے جسے سے تم کو کچھ تہذیب سے دوران کے دلوں کی پاکیزگی کا باعث ہے۔

اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت اسلموحن حضرت نسیب بنت جحش سے آپ کے نکاح کے بعد دعوت دینے کے موقع پر نازل ہوئی، مضافاً ان جڑے ”امامیہ“ میں دورہ نہیں نکلیں گی کہ آپ کا یہ نکاح ۵۵ھ میں ہوا، (۱) اور زیادہ تر مفسرین داخل سیر کا میلان اسی طرف ہے کہ حضرت نسیب رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح ۵۵ھ میں ہوا ہے، (۲) اس طرح سرور و دوران قول کے مطابق ۵۵ھ میں حجاب کا حکم نازل ہوا۔

انہی سے پردہ کا ثبوت

مذکورہ ”حجۃ کے علاوہ“ حجاب“ اور انہیں مردوں سے پردہ

مردوں کا یہ خاص مردوں کے قید کے خاندان سے الگ ہے، گاہ بگاہ جو کوئی سرائے قید دی جا سکتی ہے، تاہم ان کو سرائے قید بلور تادیب ہوگی، ”ذاتر یعنی جو لوگوں کو مادی امور کا کمال اپک لیتا ہو انہیں قید نظام کی سزا دی جائے گی تا اگر وہ تائب ہو جائے۔ (۱) (اردو کی بنا پر جس ”اردو“ کے تحت اور فقہ شریعت کی حد کے میں کا اثر“ فقہ کے تحت، اسی طرف شریعت میں ہو تو اس کی پوری کے مطالعہ قرآنی کا مسئلہ ”محرم“ کے تحت، اور پوری کا فقہ اردو کے لیے جسے شریعت کے قید کے خاندان سے الگ ہے) ”فقہ“ کے تحت ملاحظہ ہو)

حجاب (پردہ)

”حجاب“ کے معنی اصل میں رکاوٹ کے ہیں، عربی زبان میں چکر دار اور کھانقا کو چھاندہ ٹوٹنے، آنے سے روک دے ”حجاب“ کہ جاتا ہے، جو شخص حق و راست سے محروم ہو جائے وہ اس صورت کے مقابلہ ”گجوب“ کہلاتا ہے، حجاب سے مراد پردہ ہے جس کا محرومی کو حکم دیا گیا ہے، کہ یہ نگاہیں ہوں، روکی اور محرومی کی ان سے حفاظت کرتی ہیں۔

حجاب سے کیا مراد ہے؟ اسی کا اندازہ ان احکام سے ہو گا جن کا ذکر ہو گا، تاہم اس بات کو ضرور سمجھ لیتا چاہئے کہ ”ستر حور“ اور ”حجاب“ دو مستقل احکام ہیں، ”ستر حور“ کے احکام آغاز اسلام سے تھے، یہ بات ناقابل تصور ہے، کہ اسلام نے اپنے آغاز میں ستر پوشی کی کوئی حد بندی نہ کی ہو اور

کی بات دوسری نہایت واضح آیت یہ ہے :

بما لہا النسی قل لا ذرأجک وبتاک و نساء
المؤمنین یلعن علیہن من جلاہیہن ذلک
أمن ان یعرفن فلا یلقن. (۱۱-۱۲)

اے نبی ﷺ! اپنی ازواجِ حاکمہ اور بی بیوں کو رسولوں
کی عورتوں سے کہئے کہ وہ اپنے آپ پر حجاب ڈالا
کر لیں۔ یہ اس بات کے فریب ہے کہ وہ بچکانی نہ
جائیں اور ان کو ازیت نہ ہو بچکانی جائے۔

حجاب سے کیا مراد ہے؟ اس آیت میں اس کی ان اذکار
میں اضافہ کیا ہے۔

الجباب فی لحة العرب فی عطفنا ہا رسول
اللہ ہو مطلقاً جمیع الجسم لا یغصہ (۱۱)

عربی کی زبان "جس میں کہ حضور ﷺ نے ہمیں
مناجب کیا ہے" میں حجاب وہ چیز ہے جو پردے
جسم کو چھوڑ دے نہ کہ اس کے کچھ حصہ کو۔

اسی طرح کی تفسیر دوسرے مفسرین اور مفسر صالحین نے
بھی کی ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: حجاب) ہم یہ بات
تسلیم شدہ ہے کہ "حجاب" سے جو چیز مراد ہے اس سے جسم
کے دوسرے حصوں کے علاوہ چہرے، ہاتھ، پاؤں، سر، اور
خیال ہے کہ اس سلسلہ میں وقفہ ایک کی روایت میں خود امام
الموافقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان برآں کا ملاحظہ
وہ کہتا ہے، "فرمانی ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
تشریف آئے تو میں نے پانچ سو حجاب سے ڈھک لیا، کہیں
کہ یہ آیت مجھ پر نازل کیے بغیر نہیں آئی تھی۔"

لحمرات وحبیبی بجلہی لان ذلک کان بعد

نزول آیت الجباب. (۱۰)

کیا چہرہ و تنگ حجاب میں داخل ہے؟

اب ہم "حجاب" کے احکام کی طرف آتے ہیں اس سے
پہلا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ "حجاب" کے اس حکم میں "چہرہ" بھی
داخل ہے یا نہیں؟ اور خود یہ مسئلہ میں مرکی تحقیق پر متوقف ہے کہ
قرآن مجید میں "حجاب" کے حکم سے جس "زینت" کے تصور کو سمجھنا
کیا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ آیت قرآنی اس طرح ہے:

ولا یدین زینتہن الا ما ظہر منها (۱۳-۱۴)

مورقہ، اپنی آرائش کا اظہار نہ کریں سوائے اس
کارکن کے جو ظہور پا رہا ہو۔

بصاف سے اس آیت کے ذہن میں خنساء کی آراء کا تفصیل
سے ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ اس طرح ہے

- ۱- اس سے ہاتھ کی پھندی اور آنکھوں کا سر مراد ہے:
- ماکان فی الوجه والنکف الخضاب والکحل یہ
انما حرامی، مطاوعہ، ہاتھ، این طرف، اور اس طرف سے
متعلق ہے۔
- ۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہیں کہ کفن (قلب) اور چھل (خفیہ)
مراد ہے۔
- ۳- ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس سے قوی مراد لینے ہیں۔
- ۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک تو
"زینت ہاتھ" بھی کہتے ہیں، اور کفن و غیرہ ہے، اسے تو
شعریہ دیکھ سکتا ہے، دوسری زینت "زینت کف ہوتی" ہے،

مرح کی تفسیر میں ان حضرات سے متعلق ہیں۔ لیکن ماہر تاریخ ان کے نزدیک بھی کیا ہے کہ چہرہ ہتھیلی بھی پردہ کے حکم میں داخل ہیں۔ (۵۱)

اہل اہل حق کے نزدیک اس مسئلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و غیرہ کے قول کو ترجیح دی گئی ہے اور چہرہ ہتھیلی، بلکہ منہ میں زیادہ کی روایت کے مطابق پاؤں، (قدیمین) کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، انہی نوکوں کے لئے کسی ان اعضا کو دیکھا جانا ہے بشرطیکہ شہادت نہ ہو، شہادت کی حیثیت کے ساتھ دیکھنا جائز نہیں، بلکہ شہادت ۲۲۲۲ نہ ہو، لیکن اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دیکھا جائز نہیں، صاحب دایہ فرماتے ہیں: فان خاف المشاهدة لم ينظر من غير حائل۔ (۵۲)

اور بہتر بہر حال یہی ہے کہ انہی خواتین کے چہرہ کی طرف نہ دیکھا جائے والا افضل للشباب غرض مسرور عن وجه الابن جیبہ و كذا الشبهة۔ (۵۳)

محققین کے دلائل

قرعین کے پاس پہنچنے پر نظر کے لئے قوی دلائل موجود ہیں، جو لوگ چہرہ اور ہاتھ کو بھی حجاب کے حکم میں داخل کرتے ہیں اور جہت ذیل آیات و روایات سے ان کی تائید ہوتی ہے:

۱- آیت حجاب جس میں فرمایا گیا ہے:

فانظر من وراء حجاب (آیہ ۵۳)

۲- عورت کے لئے حجاب "کے استعمال کا حکم"۔ (۵۴)

اس سے کیڑے کے اپنی ہتھیلی مراد ہیں، اور یہی مراد کتبہ فقہ کے معروف مؤسس امام ابوحنیفہؒ کی رائے ہے۔ (۵۵)
ان تمام اقوال کا خلاصہ دو روایں ہیں، ایک یہ کہ اس سے چہرہ اور ہتھیلی مراد ہے کہ ان کا انحصار کے سامنے کھولنا جائز ہے، دوسرے یہ کہ چہرہ اور ہتھیلی بھی پردہ کے حکم میں داخل ہے، جس "زینت" کو کھولنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے مراد عزت کے کیڑوں کا پردہ کی حصہ ہے، جس کے نظر آنے میں مجبوری ہے اور عزت اس کو میسر ہے نہ دوسرے، بعد کے فقہاء نے بھی انہی دو فقہاء نظر کو اپنے مسلک کی بنیاد بنایا ہے، علامہ سبکی نے اس پر وضاحت سے روشنی ڈالی ہے، حذیر اور ماکہ نے اس مسئلہ میں مسعودی کے قول کو ترجیح دیا ہے۔ (۵۶)

فقہاء ماکہ میں ابن عربیؒ نے لکھا ہے کہ عورت تمام تر قابل حجب ہے، اس کا جسم بھی، صورت بھی، سوائے ضرورت و حاجت کے کھولنا نہ جائز، اسی ضرورت و حاجت میں گواہی یاہیں، افراس کے تحت جسم کا سامنے بھی شامل ہے۔

المراء كلها عورة سفاهة وصورها، فلا يجوز كشف ذلك الا لضرورة او لاجابة كالشهادة عليها لو لم يكون يدينها، (۵۷)
تاہم عام طور پر اہل حق نے چہرہ اور ہتھیلی کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ (۵۸)

شافعی کی رائے اس مسئلہ میں متداول ہے اور دونوں

(۱) اسکند القرائن للشمس ۲۵۵ (۲) ملاحظہ فرمائیے روح الشانی ۲۸۸ (۳) حکام القرائن لا من لعمری ۸۶۶

(۴) شرح صحیح العالی ۲۲۵، جامع الاحکام للقرنی ۲۵۲

(۵) اہل حق نے نیز (الوجہ) ۱۶۶

(۶) ردائع لفتنہ ۵۰، ۱۲۱ کلاب الاستحسان (۷) فقہ ۲۲۳، کتاب فکرمایہ (۸) ردائع ۲۲۵

غُفَّيْنِ مِنْ خَلَالِ رَبِّهِنَّ" (آیت ۵۹) اور نہ چکا ہے کہ
"محبوب" اور "مکرر" ہے جس سے چہرہ و خیرہ بھی احکام

جائے۔

۳- اللہ تعالیٰ نے عربوں کو "مخلص بصر" کا حکم دیا ہے: وَقُلْ
لِّلْمُؤْمِنَاتِ مَلْفُصْنَ مِنْ أَنْفُسِهِنَّ (نور ۳۱) اگرچہ وہ
کوئی کھینے کی اجازت ہوتی ہے "مخلص بصر" کا حکم ہے مگر
یاد کرو جاتا ہے۔

۴- حضرت زینب علیہا السلام نے آپ ﷺ سے کہا کہ میں خاتون
پر پڑنے والی ٹھیکری باجہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا
کوئی نظر بھرنی جائے فہمونی اب اصراف بصری۔ (۱)

۵- آپ ﷺ نے فرمایا: عورت کا منہ نہ لیں مگر ہے: المعروفہ
عروفہ: (۲)

ی کے علاوہ اسی طرح کے مضمون کی اور بھی روایات اور
آج موجود ہیں، جس سے اس بات کا تصدیق ہوتی ہے کہ خواہ چہرہ
کا بھی کسی ضرورت و حاجت کے بغیر انہماک مردوں کے سامنے
کھولنا جائز نہیں۔

احکام کے دلائل:

فقہائے احناف کے دلائل میں نہی اکامائی اور مصاحف نے
ایک ترمیم میں تفصیل سے پیش کی ہیں، یہاں ان کا خلاصہ
درج کیا جاتا ہے۔

۱- چہرہ اور ہاتھ کی اجازت کی جاتی ہے مگر وہاں
بات کی اجازت نہیں ہے کہ یہ حصہ جب میں داخل نہیں ہو کر

محصول کا حجاب ہوتا تو ضرور تھا کہ نماز میں بھی ان کو
چھپانے کا حکم ہو۔

۲- قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ اپنے شوہروں کے سامنے
زینت کا اظہار نہ کیجی ہیں وَلَا يَبْسُغِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا
لِعَوْلَاهِنَّ (نور ۳۱) اگر نہ زینت سے چشم کا لالہ کسی مرد
مگر شوہر کے سامنے اس کے اظہار کرنے کوئی سختی نہ ہو
(گم: ۳)

۳- خواتین کو بھی خیر و ضرورت اور لین دین کی ضرورت پیش
آتی ہے اور وہ دیکھ کر کھولے بغیر ان کے لئے لایا کرتا
مگر نہ ہوگا۔

۴- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک صاحب میں عرض فرمایا
کی ممانعت فرمائی قرآن خاتون نے آیت قرآنی: وَالنِّسَاءُ
بِحُجَّتِهِنَّ قَطْعًا (نور ۳۱) اسے اس پر استدلال کیا
کہ عمر بنی کسی تم سے کہ تمہارا کسی شخص کی حاجت ملانی
نے اس صورت کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:
مَنْعَهُمُ الْخُفَّيْنِ الْيَسْرَ عَنْهُمْ مَعْلُومٌ أَوْ هُوَ كَمَا يَحْجُوهُ
ہوا تھا۔

۵- حضرت قطب نے حضرت دہان علیہ السلام سے عرض فرماتے
تین چھ شے سے کسی کو بچنا: تو حضرت انس علیہ السلام نے
آپ کی عقل دیکھی کہ کیا وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ "کناہ لعمرو"
غیر ہے حضرت انس علیہ السلام کا یہ دیکھنا ہی ہے۔ "میں اس
علم سے مشکلی ہے۔" (۴)

۱۲۱۲ ہجری ۲۰۳۱ء - طبع: دار صفا

۱۲۱۲ ہجری ۲۰۳۱ء - طبع: دار صفا

۱۲۱۲ ہجری ۲۰۳۱ء - طبع: دار صفا

۱۲۱۲ ہجری ۲۰۳۱ء - طبع: دار صفا

نے غوروں کو مسجد میں نماز کی ادائیگی کی اجازت دی ہے۔ لیکن اگر آپ ﷺ صبح کی غوروں کے حالات دیکھیں تو غوروں کی ترسے میں فرمایا ہے: "لو اذک رسول اللہ ﷺ ما احسن الساعات لنعلم" (۱) اور زمانہ کے سوچنے کے بارے میں یہ کہنا کہ مردان کی نظر مردان کے چہرہ پر پڑی ہوگی جذبات سے عادی ہو کر ہر ایک کو بھلی ایک خوش خیز "سندھ گری" کی گھاٹے کی، اس لئے فی زمانہ کی اصلاح میں "سندھ گری" کے مو پر دی۔ انے قابل عمل ہے، جو "سندھ گری" ہے۔ اس لئے خود خیز کے یہاں بھی مسخرین نے "سندھ گری" سے چہرہ چھپانے کا حکم دیا ہے۔ "سندھ گری" ہے جی:

فمن خالف الشهوة او شك امتنع مطلقاً
وجہل لجلل، سفر مفید بنم الشهوة و
لا لجلل، و هذا فی زمانہ و مافی زمانہ
فمنع من الشهوة (د)

اگر مشورت کا خوف یا شک ہو تو صورت کے پیچ و
دیکھا مقرر ہے، جس صورت کو دیکھنے کی حلفت شجرت
زیادہ جانے کی صورت کے ساتھ عقیدے اور تو
حرام ہے، یہ عمرت کے زمانہ میں تھا، اور
زمانہ میں، جو ان لوگوں کو دیکھنے سے (مطلقاً) منع
کرتے ہیں۔

جواب کے دو جات:

تہم کو نکال کر تمام لوگوں کے ساتھ جواب کی اس حد تک برآں

۱- حضرت طاہر آپ کے بیان آئیں ان کے جسم پر باریک
کپڑے تھے، آپ نے چہرہ مجید یا اور فرمایا کہ اگر آپ
بالغ ہو جائے تو صرف اس کے پر ہر پہلے، کچھ م سکتے
ہیں، آپ نے یہ فرماتے ہوئے اشارہ سے چہرہ اور
تھیلیاں مٹائیں۔ (۱)

۲- حجۃ الوداع کے موقع سے آپ کے چہرہ اور ہاتھ حضرت
فصل بن ابی ہاشم آپ کے ساتھ تھے، انہی پر سوار تھے،
ایک فرعون اور خوش شہر شہر کی زبان پر حضرت فضل کی
نظر پڑی، آپ نے ان کی کراں میں مڑی اور فرعون
لڑنے لڑائی کے بارے میں شک نہ کر سکی کیا۔ (۲)

۳- اسی طریت فتح کے موقع سے آپ کی چہرہ اور ہاتھ حضرت
"مہدی" آپ کے سامنے ہونا مقبول ہے (۳) یہ وہ قرآن
ہیں جو اختلاف کے تحت نظر کی جائے کرتے ہیں اور کہیں
آیات و روایات یا صحابیات کے متعلق مروی آقا، (۴)
اصول کے نزدیک اعتباراً انتخاب پر مقبول ہیں۔

موجودہ حالات کا تقاضا

وہی حقیقت رہے، اس سلسلہ اختلاف کی رائے ان
آئی ہے، اگر یہ سب کچھ ہی وقت ہے، سب کو تو خدا خوف ہو
اور انسان ہے، آپ کو اس سے مطمئن اور، سون پاسے، لیکن
اس سے کوئی اذکار کی جرأت کر سکتا ہے، بہت سے حکام
ہیں کہ دنیا کی ماسی ماسی، قدر پر ہوتی ہے، اسی کو حضرت
عائشہ بھی بالغ نظر فقیر نے واضح طور پر فرمایا کہ حضور ﷺ

(۱) سہمی ۲۲۶، (۲) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵، (۳) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵، (۴) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵

(۵) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵، (۶) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵، (۷) مؤرد ۲۶۶، ص ۵۵۵

مقرر کئے جاسکتے ہیں :

ایک توہ پروردگار ہے جس کا حکم اجنبیوں سے دیا گیا ہے اور یہ اس کی تفصیل ذکر کی جا چکی ہے کہ عام حالات میں تو ان سے چھوڑ دیا جائے گا مگر یہ بھی یہ ہے مگر ضرورت کے حوالے پر چھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔

دوسرے غیر عزم رشتہ داروں کے پردہ ہے رشتہ داروں کی چونکہ کثرت سے معاشرت ہوا کرتی ہے، ہمیں لگے ان سے چہرہ کے پردہ میں ایک گونہ وقت ہے، اس لیے ثمنوت و چاندنی کا غفل نہ ہونا چاہیے رشتہ داروں کے سامنے پیرو اور تعظیلات کھولنے کا حجاز معلوم ہوتا ہے، اس کی دلیل اور روایات میں جن سے حضور اکرم ﷺ کا حضرت امانہؓ کو دیکھا، یا علیؓ کے سر حق سے حضرت ام المومنینؓ کو دیکھا معلوم ہوتا ہے، طائفہ امتیاز کی جائے تو اس طرح کی اور نظریں بھی بہت سالی مل سکتی ہیں، یہ روایت کی ایک عبارت سے بھی اس طرف اشارہ ہوا ہے کہ انجمنی اور ذی رحم (رشتہ داروں) کے حکم میں فرق ہے، بشریک شہادت کا اندیشہ نہ ہوا، بلکہ شہادت سے تو ان صورتوں میں یکساں حکم ہے:

والحكم بالفرق بين الأجنبي ولى الرحمن

الآن كان النظر لا عن شهوة غاما بالشهوة

السلامة وحمل لا أحد النظر. (١٠)

قیصر نے ٹھہر رہے تھے، ان سے ہونگے بروقت سہانہ

ہے، آہِ رقت ہے اور رشتہ درجہ حسرت کی جو بارِ غریبت نے قائم کر دی ہے، اس کے تحت جس کے دل میں ذرا بھی سلاخی ہو اپنے ان رشتہ داروں کے ساتھ برائی کا خیال تک اگر انہیں کرتا، اس لئے خادم کے ذمے سے حرجِ نرمی ہوتی گئی ہے۔ چنانچہ چیرا، ہاتھ، بازو (معدنی) سے اور پنڈلی انگریزوں کے سامنے کھل جائے تو عجیب کن ہے (۱۰۱) گوشت کے اندھ مطلوبِ عام شرم و حیا کا کھانا کھائے کہ غم تو میں اپنے محرم رشتہ داروں سے بھی باز رہا، چہ لوہ پنڈلی کو چھپا کر لی۔ غم کے لئے پروہ کے جواں مکہ نہ کہ ہوئے ان کی دلیلِ خرد ارشاد ہائی ہے :

لَا يَسْتَعِينُ زَيْتُهُنَّ إِلَّا لِحَوْلَتِهِنَّ أَوْ أَهْلَاءِ هُنَّ

أولاء يعولهن أو أباء هن لوألاء يعولهن

أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ أَوْلِيَّاءَهُمْ - (البقرة: ١٣٦)

خواہن اپنے شوہر، اپنے بچے، اپنے بچے، اپنے بچے،

سوچنے پڑنے، بحثوں، تجویزوں کے سوا دوسرا

کے سامنے آرائش کا اظہار نہ کریں۔

یہاں محرم رشتہ وادوں سے "مقام زینت" کے اظہار کی اجازت دی گئی ہے اور یہی مقامات آرائشی زیوریت کے استعمال کے ہیں :

چوتھا اور شوہر کا بچہ شوہر کے سامنے جسم کے کسی حصہ کا متروا جب نہیں، اس پر ضرور ہے کہ بلا ضرورت جسم کے قابل حیا حصوں کا بے موقع شوہر کے سامنے ٹھکانا بھی اپنا پتہ ہے۔

وہ طبقوں کا استثناء

قرآن مجید نے عہدِ مکی میں جو احکام دیے ہیں ان میں سے بعض احکام مکیہ اور بعض احکام مدنیہ ہیں۔

(٤٤) أسبغواكم بالماء

(۱) برای اطلاع از آخرین وضعیت کتاب استحضار

درادہ طبعہ کو بھی مہر ہی کے قسم میں رکھا ہے، ایک: ناولہ الناصہین
غیر اولیٰ الاربابہ من الرجال۔

ایک: نکاح مطلقاً اور مطلقاً سے مراد یہ ہے کہ اس
سے مراد اپنے لوگ ہیں، جن کو عورت کی حاجت نہ ہو، لا حاجۃ
لہ فی النساء، حکم نہ اس کا مصداق نہ مراد (مستثنیٰ) اور
نکاح، مطلقاً اور مطلقاً کے بقول ہے (توفہ) وہ شہور (ایہ) مراد
ہیں احقرت، نکاح نام سے مراد یہ ہے کہ کھلی "خش" جن
کو احبات المؤمنین "غیر اولیٰ الاربابہ" کے زمرہ میں رکھی
تھیں، انے ایک: ناولہ، ایسی بات کی جس سے اعزاز نہ ہو کہ وہ
عورتوں کے معاف میں یک روز حساب اس صنفی اوصاف سے
اقت ہے تو آپ نے ان معذرت کو اس سے پرہ کرنے کی
ہدایت فرمائی۔ (۱)

نور نیچے کو صنف کی ان تحریمات میں صنفی الطاف و تعبیر کا
تھوڑا سا فرق ہے، در نہ روح سب کا یکساں ہے کہ ایسے مراد جو
جنسی معذرت کی بغیر صنفی جذبات و احساسات سے کھر عروہ
کے باعث خلت و صحت کے لئے خطر نہیں بن سکتے ہوں،
ان کے سامنے پردہ کے وہی احکام ہیں، جو حکم رشتہ داروں
کے لئے ہیں۔

اور اہل حق کہ مہر بچوں کا ہے، جو بھی اس طرح کے صنفی
احساسات سے بالکل متاثر ہوں، ان کے ساتھ بھی پردہ کے
وہی احکام ہیں، جو حکم رشتہ داروں کے ہیں، واد الطعلی اللہ
سبحانہ وعلیٰ عورات النساء، (۲) اس کے لئے

نکاحی خاص مہر کی تعیین نہ ممکن ہے اور نہ ہی کہ مہر کی حالت سے
اس کا مگر اخلاق ہے، بچاؤ نے بھی فرمایا: لا یسمی سوزن بوس
عورات النساء، والرجال لہم وہم وفلکہ لہم فہم۔ (۲)
بعض فقہاء کی تعبیر کہ حج جو بالغ جناح پر قادر نہ ہو، اسی حکم میں
ہے، (۳) بمقابلہ بچاؤ کے قول کے زیادہ وسعت کا حامل ہے اور
نی زمانہ احتیاط سے بعید، البتہ چاہل اس حکم میں نہیں کہ وہ
تو حلال و حرام سے بھی بے پردہ ہوتا ہے اور نہ وہ مستودع ہے
وقول جو صنفی مسائل سے واقف ہو۔ (۴)

(۱) یہ مسائل کی ایک صورت اور ہی محرمات، ایک: مرد
بہرے مرد یا عورت مرد کے ساتھ کوڑ پونگت ہے؟
کافر عورتوں کے ساتھ مسلمان عورتوں کے لئے نکلے کا کفر
حکم ہے؟ عورت کے محکم اور آزاد اور بوجہی خواتین کے
بارے میں بعض آراء ہیں، وغیرہ تو یہ محض خود "مردہ"
(چند منصر) کے تحت مذکور ہوں گی، ہاں اہل حق۔

(پہلے لگاؤ)

نکاح

"نکاح" کے معنی "مکھڑ لگانے" کے ہیں، احادیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ مہر رسالت میں یہ بھی ایک طریقہ ملا تھا
اور خود رسول اللہ ﷺ بھی اس طریقہ ملا تھا، استفادہ کرتے
تھے "نکاح" سے متعلق جو روایات منقول ہیں، ان کی وجہ سے
اس سے متعلق کئی مسائل پیدا ہو گئے ہیں، جو اہل علم کی جوا نکاح
توجہ رہے ہیں، ایک مسکند روزہ کی حالت میں نکاح لگانے کا

(۲) حوالہ سابق، ۱۷۷۔

(۱) مسند ابی داؤد، کتاب النکاح، ص ۱۷۷۔

(۳) حوالہ سابق،

(۴) مابعد علی النکاح، ص ۲۰۷۔

ہے، دوسرے حالت احرام میں پہنچے لگوانے کے احکام ہیں؟
پہلی سائل پر اختصار کے ساتھ مختصر کی جاتی ہے۔

روزہ کی حالت میں

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ
نے فرمایا:

”پہنچے لگائے اور تو نے والے لگا دئے گا“ الطهر
العاجم والمصعوم (۱) (دوسری طرف ابن عمر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ آپ نے میں روزہ احرام کی حالت میں پہنچے
لگائے ہیں، (اصحاح رسول اللہ وهو معروف صائم)۔ (۲)

متبادل سے پہلی روایت پر نظر رکھتے ہوئے ”یسن“ کو
روزہ کے ثبوت جانے کا باعث قرار دیا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

نکتہ اور اس بات پر کہ انہی نے دوسری روایت کو اپنے نقطہ نظر کی بنیاد
بنائی ہے، (۱) انکو فقہاء ”حجرت“ کی وجہ سے روزہ ثبوت

جانے کے قائل نہیں ہیں، بلکہ حدیث کی مختلف طور پر تفسیر کرتے
ہیں اور بے خیال شدہ وجوہات خاص طور پر قائم کر رہے ہیں، ایک

یہ کہ یہ روایت متواتر ہے، وہی ہے کہ امام بخاری کے مصنف
روایت یہ واقعہ مذکور ہے، (۲) یہ بھی قرآن میں جو تواتر

ہیں کہ آپ کے پہنچے نہ لگنے کا واقعہ ”یسن اور احرام“ کے موقع کا
ہے، کیونکہ بعض روایات سے اس موقع پر ان کو ہاتھ لگانا آپ

کے ساتھ ہونا مشروط ہوتا ہے اور ان میں سے بعض جہل لوگوں کی
کے موقع سے آپ کے ساتھ تھے۔

امام محمد بن ابی اسحاق کا ایک اور جواب دیا ہے (۳) انہوں
نے ابو اشعبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں وقت حضور اکرم ﷺ

نے الطهر العاجم والمصعوم کا قہر و شارب لیا، اس وقت
وہ دونوں غیبت کر رہے تھے، پس نہ تو یہی پہنچے لگائے تھے کہ

”حجرت“ کی وجہ سے ان کے روزے ٹوٹ گئے، بعد غیبت کی
پس آپ نے ان کے روزے کے ثواب والے کے لئے جو نیک

طرف اشارہ فرمایا، کو کوئی مانگا، روزہ صائم کے لئے کے برابر ہے۔
حالت احرام میں

یہی ہی جہاں فقہ کی روایت مذکور ہے کہ آپ نے
حالت احرام میں پہنچے لگوائے ہیں، چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

ثقلی اور امام محمد نے اس کی اجازت دی ہے، امام مالک رحمہ اللہ
کہتے ہیں، ”اس لئے میں نے کہ نہ ضرورت اس میں کہ ہو البتہ میں

میرا اختلاف نہیں کہ اگر کچھ لگائے میں بالی کت جائے تو امام
مبادلہ کے مطابق ”قد ہے واجب ہوگا۔“ (۴)

حجوب (میراث کی اصطلاح)

”حجوب“ عمر میراث کی ایک اصطلاح ہے، انہی معنی
”منع“ اور ”رکاوٹ“ کے ہیں، فقہی اصطلاح میں کسی شخص

کی وجہ سے میراث سے لگنی یا بزدلی عروسی کو ”حجوب“ اور عروہ
ہونے والے کو ”حجوب“ کہتے ہیں، ”حجوب“ اور ”حجوب“ سے

ایک اور قرعی اصطلاح ”حرمان“ اور ”حرمان“ کی ہے، ”حجوب
اور عروہ میں دو اعتبار سے لڑکی کیا گیا ہے، عروہ وہ جس میں

(۱) حوالہ سنن ابی داؤد، ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

(۲) کتاب الاطعمہ، ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

(۳) انہوں نے لکھے، ”یسن“ ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

(۴) انہی معنی، ”یسن“ ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

(۵) حوالہ سنن ابی داؤد، ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

(۶) حوالہ سنن ابی داؤد، ص ۲۰۷، حدیث ۴۱۶۱

شوہر : اس کا حصہ چاقی کے حذر و ککاخف ہے، لیکن اگر متوفی صاحب اولاد نہ ہو تو اب اس کا حصہ چاقی ہوگا۔

بیوی : اس کو شوہر کے حذر و کک سے ایک چاقی ملتا ہے، بشرطیکہ صاحب اولاد نہ ہو، اگر متوفی صاحب اولاد ہو تو اس کو حذر و کک کا حصہ (۱۸۸) ملے گا۔

مالیہ : ماں کو ولاد کے حذر و کک سے ایک تہائی مل سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اولاد ہو، متوفی کی اولاد ہو تو اس کا حصہ چھٹا حصہ (۱۸۹) قرار پائے گا۔

پوتی : متوفی کی اولاد ہو، الہیت صرف ایک پوتی ہو تو اس کا حصہ حذر و کک کا نصف ہوتا ہے، لیکن اگر پوتی کے ساتھ بیٹی بھی موجود ہو تو اب پوتی کا حصہ ایک سہری (۱۹۰) ملے گا۔

باپ شریک بہن : بعض صورتوں میں بہن کی شرف حذر و کک کی حق دار ہوتی ہے، لیکن اگر متوفی کی ماں بہن شریک بہن موجود ہو تو اب محض ایک سہری (۱۹۱) اس کا حصہ ہوگا۔ (۱۹۰)

حجبت حرمان

”حجبت حرمان“ سے مراد کسی قریب تر وارث کی موجودگی کی وجہ سے نسبت داروں کے وارث کی ذراعت سے مکمل محرومی ہے۔ چھ رشتہ داروں میں جو کسی طور پر میراث سے باہل محروم نہیں ہو سکتے۔ باپ، ماں، بیٹے، بیٹیاں، شوہر اور بیوی۔ کچھ رشتہ دار ہیں کہ وہ جو ذراعت ذراعت کے بعض صورتوں میں محروم ہو جاتے ہیں، تفصیل میں ہے :

۱۔ دادا ۔ باپ کی جہ سے ۔

۲۔ دادی و نانی : ماں کی جہ سے ۔

وارث ہونے کی الہیت ہی نہ ہو، جیسے حاملہ کی وارث ہونے کا اہل نہیں اور اگر قریب مسلمان سے میراث پانے کا اہل نہیں، اب ککاخف بہائے خود میراث پانے کا اہل ہوتا ہے، لیکن کسی قریب تر شخص کی موجودگی کی وجہ سے وہ محروم ہو جاتا ہے، یا اس کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ دوسرے جو شخص حق ذراعت سے محروم قرار پاتا ہے ان کو جو دوم کے وجہ میں ہوتا ہے اور دوسروں کے حق میں میراث کے انکام میں شراکتہ نہ ہونے کی صلاحیت نہیں، لکن مختلف گروہ کے، اگر چاہے کسی کو میراث نہ ملے، مگر بھی بعض حالات میں ان کو جو دوسروں کے حصہ میں اثر انداز ہوتا ہے، مثلاً والدین جو دوسروں کے متوفی کے بہنوں کا کوئی حصہ نہ ہوگا، اور وہ گروہ ہوں گے، لیکن ذہن میں یہ یاد رکھنا کہ وارثوں کے حصہ کو ایک تہائی (۱۸۳) کے بجائے چھٹا حصہ (۱۸۶) کر دے گا۔

حجبت نقصان

حجبت کی دو قسمیں ہیں : حجبت نقصان، حجبت حرمان، حجبت نقصان یہ ہے کہ کسی وارث کی وجہ سے اس کے حصہ کی مقدار کم ہو جائے (۱۹۰) رشتہ دار ہیں ”جو حجبت نقصان“ سے دو چار ہوتے ہیں، شوہر، بیوی، ماں، باپ، دادا، نانی، پوتی، ماں باپ شریک بہن، صرف باپ شریک بہن، (۱۹۱) عام طور پر اہل علم نے ان میں پانچ ذوی القربی کا ذکر کیا ہے، جن میں سے ہر ایک کے دائرہ کے اہل اور اولیٰ حصے مقرر ہیں، اور حاجب کی موجودگی میں اہل کے بجائے اولیٰ حصہ اس کا ملتا ہے، یہ پانچ ذوی القربی یوں ہیں :

(۱۹۰) فقہ الإسلامی والدہ ۱۹۷۸، الإحكام الفقهیہ ۱۹۷۸

(۱۹۱) تفصیل کے ساتھ اس کتاب کے لغوی پتہ ۱۹۷۸

۲- مکی بنیں : بیٹے اور باپ کی جدت، نذر امام اور منہ کے نزدیک "جہ" کی جہ ہے۔

۳- باپ شریک بھائی دو مکی بنوں کی سوجھ بوجھ میں شریک۔ ان کے ساتھ باپ شریک بھائی شہو مار ہوگا تو حسبہام لے گی۔

۵- "مشریک بھائی" باپ دادا، بیوی بھائی اور پتہ بھائی کی جہ ہے۔

۶- پوتیل : دادا اس نے نیا ہوا بلیوں کی جہ سے شریک ان کے ساتھ وہی حسبہام اور منہ ہوگا۔

۷- پوتے : بیٹے کی جہ ہے۔

۸- مٹے بھائی باپ : بیٹے اور پوتے کی جہ ہے، چاہے پوتہ بچے کی پشت کا اور اس پر اندر سے، نام ابوحنیفہ کے نزدیک "جہ" کی جہ ہے۔

۹- باپ شریک بھائی : باپ، مگاہائی، پوتا، مگاہی کی پشت کا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک "جہ"۔

۱۰- بھجی : یہ علامہ ان پانچ رشتہ داروں کے باپ شریک بھائی سے مکی کریم ہوگا اور وہی جہ ہے اس کے کریم ہونے پر اتفاق ہے۔

۱۱- باپ شریک بھائی کا چچا : یہ مذکورہ رشتہ داروں کے ماموں کے بھجے سے مکی کریم ہوگا۔

۱۲- مگہ چچا : مذکورہ رشتہ داروں کے باپ شریک بھائی کی اولاد ہے۔

۱۳- باپ شریک چچا : مذکورہ رشتہ داروں کے مگہ چچے سے۔

۱۴- مگہ چچا کا چچا : مذکورہ رشتہ داروں کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۱۵- باپ شریک چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۱۶- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۱۷- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۱۸- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۱۹- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۰- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۱- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۲- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۳- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۴- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۵- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۶- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۷- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۸- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۲۹- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

۳۰- مگہ چچا کا چچا : مگہ چچے کے چچے کے مگہ چچے کا چچا ہے۔

اور حج ترہایت کے مطابق امام حنفیہ کی بھی ہے، لہذا چار حج
نے ذکر کیا ہے کہ امام حنفیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کے پاس
مسلمان حج موجود ہو اور وہ شادی کرنا چاہتا ہو تو پہلے حج کر لیتا
چاہئے، چنانچہ لاقی کا ضعیف حال میں ہے کہ اگر استطاعت سے
بادور حج میں تاخیر کی تو ٹھیک رہوگا، (۵) یہی رائے کہ امام حنفیہ
مالام امام اودھو فتح میں لڑی کی ہے۔ (۱۱)

امام شافعی اور قسطلانی اسلاف میں امام حنفیہ کے نزدیک حج
غلیٰ ترافنی واجب ہوتا ہے، چنانچہ استطاعت کے باوجود حج کی
ادائیگی میں تاخیر کی تو محض تاخیر کی وجہ سے گنہگار ہوگا تاہم
زندگی میں بھی حج کر لے تو ناقصانِ یوم حج اور ہوگا، ”فہما“
شمارت ہوگا۔ (۱۲)

حج کی حکمت و عظمت

اسلام کی کوئی عزت کی نہیں کہ جس میں تربیت اور
ترکیہ نفس کا کوئی پہلو موجود ہو، اور کوئی شے نہیں کہ ان میں
سے ایک حج بھی ہے، حج کے ذریعہ مسلمانوں کی ایسی بین
اقوامی اجتماعیت، یکسانیت، اور وحدت کا نگہ ہوتا ہے کہ کالے
گورے، مسلمان اور غریب، غریب اور غنی، اور صوفی، عالم اور بے علم،
وہیسا باہر اور عالمی سطح پر، عوامی اور محرم، مختلف اقوام کے
رہنے والے، مختلف یونینوں کے بولنے والے، مختلف تہذیب
و تمدن کے نمائندہ اور مختلف حق و باطل کے حامل، عاصی و مطیع
پر ایک جیسے ہونے کی کارائی غیر قوی زور میں حاضر ہیں،

بھی بھی دونوں مرتبوں پر قرأت جائز ہے۔ (۱۳)

حج کب فرض ہو؟ شریعت اور فطری کی مانگیں اس
بارے میں مختلف ہیں، قرطبی نے (۱۴) قول نقل کیے ہیں، ایک
۵۵ھ کا دوسرا ۵۶ھ کا اور ۵۷ھ میں فرض ہونے کو ترجیح دی ہے، اہل
سنے ۶۱ھ، ۶۲ھ اور ۶۳ھ میں ان لوگوں نے عہدِ اسلام الحرامین
نے ۹ھ میں فرضیت حج کا ذکر کیا ہے، اور بعض لوگوں نے تو
یہاں تک کہ دیا کہ ہجرت سے پہلے ہی حج فرض ہو چکا تھا، مگر
یہ رائے شاذ ہے اور عام طور پر اہل علم نے اسے قابلِ اعتبار ہی
نہیں سمجھا ہے، (۱۵) یعنی اور بین قیام نے اس بات کو ترجیح دی
ہے کہ حج کی فرضیت ۹ھ میں ہوئی، (۱۶) لیکن اکثر اہل علم کے
ذریعہ ۹ھ میں حج فرض ہوا ہے، اسی سے کہ آیت ”و احسوا
الحج والعمرة“ ۲۶ میں ازل ہوئی ہے، اور اسی آیت
کے ذریعہ حج کی فرضیت عمل میں آئی ہے، (۱۷) حج ہو کہ طواف
و خیرہ کی قرأت ”احسوا الحج“ کے بعد ہے، ”احسوا
الحج“ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت ابتدائی
سے فرض ہوئے کو بتاتی ہے، صرف اہرام حج کے وجہ سے ہی
نہیں نکالی۔

حج کی فرضیت طے الفور ہے، طے ترافنی ممکن حج کی استطاعت
پیدا ہونے کے بعد فوراً ہی حج کر لینا فرض ہوگا، تاخیر کے ساتھ
بھی بھی کر سکتا ہے، مشہور فقہی افہام میں کہیں کوئی نے حج کے
غلیٰ الفور واجب ہونے کو ترجیح نہیں دی ہے، بلکہ اسے اہم الباعث

(۱۲) (۲) طہارۃ ص ۱۰۸

(۱۳) حوالہ سابق

(۱۴) (۱) محمد و فقہاری ص ۲۴

(۱۵) معارف السن ۶۱

(۱۶) (۲) فقہاری و علامہ ص ۳۸

(۱۷) معارف السن ۶۱

(۱۸) (۱) فقہاری و علامہ ص ۳۸

ان کے لباس کی یکساںیت بھی قابل دید ہے۔ مقام حرارت بھی ایک ہے۔ ایک ہی طرح کا میل ہر ایک کو کرتا ہے۔ اور ہر زبان ایک ہی لہجہ تجلیہ سے مزین ہے۔ عرفات کا میدان ہوا، باغی کا صحرا، جزائری کی پہاڑیاں ہوں، یا منا و مہرہ کے درمیان کی شاہراہ، مومن کے توبہ و تقوا اور کعبہ عشق و محبت کے گروہ چھا ہو۔ اصفاء و برہنہ اختلاف و تفریق کی ساری دیواریں مہدم ہیں۔ نورانی ایمان و روشی روش اور دم کی بقدم خدا کی رضا کی طلب میں مشغول ہیں۔ کوئی بتائے کہ اس سے بڑھ کر مساوات و برابری کجا اور نفع و برابری کا تین الانواری اظہار کیا ہوگا؟

جگہ کا دوسرا مقصد حجاز الشہ کی تنظیم اور اس سے عبرت گیری اور نصیحت آموزی ہے۔ اسی کو قرآن مجید نے کہا:

”مَنْ بَعَثَ شُعَائِرَ اللَّهِ لِيَلْبِغَا مِنْ نَفْوَى الْقُلُوبِ“۔ (العنکبوت: ۱۰)

یہ شعائر اللہ کیا ہیں؟ یہ وہ یادگاریں ہیں جن سے خدا کی یاد تازہ ہوتی ہے اور خدا کی محبت کی آمل دلوں میں جگتی اور قلب کو غلبہ پاش کرتی ہے۔ ایک بندہ مومن جب حج کے لئے رخصت سفر یا حجاجہ اور چشم دل کھولے تو قدیم مہدم پر وہ خدا کے وجود کا اس کی رحمت اور عنایتوں کا اظہار پاتی اور خدا کی محبت اور رضا جلی کا، کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ جب خانہ کعبہ کے سامنے سر رکھتا ہے تو یہاں محسوس ہوتا ہے جیسے کہ خدا کی چمکتی روش کی انجمن غم ہے۔ غلاف کعبہ خدا ہے اور احساں کرنا ہے تو اس کے تمکینار ہاتھوں میں اللہ کا دامن رحمت اور دامن حمایت گھیر لیا ہے۔ وہ خدا اور مہرہ کے درمیان دوڑنے والے حضرت ابراہیم کی ہے قرنی اور اہمیت الی اللہ کو یا چشم سر ہے دیکھتا ہے۔ اور زحوم کے مٹنے ہو

ئے جیسے سر خدا کی اس بے پناہ رحمت اور اپنے دامنوں کے ساتھ حمایت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی ابدی یادگار ہے۔ وہ عرفات اور مزدلفہ کے میدانوں میں اس طرح کلن پوش اور دلچسپی کی کیفیت میں سر مست اور سرشار رہتا ہے کہ گویا خدا کے عشق اور اس کی طلب نے اس کو ہر طرح کی راحت اور سرمان سکون سے بے نیاز کر دیا اس کے دل کو بے سکون کر دیا ہے اور جرات پر نگری دیکھتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی استقامت اور ثبات قدم کی کوئی مثال اس کے سامنے دیکھتا ہے اور مٹی کی قربان گاہ میں بڑھ کر خدا کی اپنی حجاز میں کرتے ہوئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال فداکاری اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حب الہی اور مسرت و بانی کو گویا اپنے سامنے پاتا ہے۔ خدا کے سامنے اس کا صحت و کرم، عجز و ذلت اور قربانی و فدا کاری کی حق حرارت، نگہ اور قلب صادق کے لئے نظیر نہ ملتی یادگاروں سے بڑھ کر جس کی تعمیر انسانی ذات و استعداد و کمال اس کی بنیاد عشق و محبت اور قلب صادق پر ہے۔ کوئی ہی بڑھ کر ہوگی؟ لیکن شعائر اللہ اور آیات اللہ ہیں۔

اداکاریت حج

حج کے اوقات اور مہینے کیا ہیں؟ ”اشہر حج“ کے وقت ہون کا ذکر آچکا ہے۔ حجاج کے یہاں شہان اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ پہلا عشرہ، شوال دومین ذی الحجہ، یوم نحر، ”اشہر حج“ ہیں۔

اسامہ بن مسعودؓ سے روای ہے کہ۔ ابراہیم الخواریؒ میں مثال نہیں ہے۔ امام ابو یوسفؒ اور امام مالکؒ میں مسعودؓ کے درمیان اس اختلاف رائے کا حکام پر کیا اثر پڑے گا؟ تلامذہ کی ترقی میں

اس پر بھی ڈال گئی ہے۔

میقات

تلف علاقوں سے حرم شریف آنے والوں کے لئے ایک حد مقرر ہے کہ جب وہاں سے گزریں تو اہرام باندھ کر حرم کی طرف آئیں، (یہ ”میقات“ کہنا ہیں؟) ”آفاق“ کے تحت ان کا ذکر آچکا ہے، مزید تفصیل اور یہ کہ ہر وارد حرم کے لئے میقات سے اہرام باندھنے کا حکم ہے، پھر عمرہ کرنے والوں کے لئے؟ ہر فرد کو ”میقات“ کے ذریعہ میں نکلتا ہوگی۔

اقسام حج

احکام کے اعتبار سے حج کی تین قسمیں ہیں: سفر، تہجد اور قرآن۔

”افر“ سے مراد تہجد کا اہرام باندھنا ہے، ”قرآن“ یہ ہے کہ حج و عمرہ کو اپنے اہرام میں حج کر دیا جائے، پھر حج و عمرہ باندھنے وقت ایک ساتھ دونوں کا اہرام باندھا جائے، پہلے حج کا اور پھر عمرہ باندھا جائے، پھر عمرہ کی نیت بھی کر لے، یا ابتدا و عمرہ کی نیت سے اہرام باندھ کر حج کی نیت بھی کرے۔ (ابن تیمیہ، تفسیر صوری، ص ۱۰۰)۔

”تہجد“ یہ ہے کہ حج کے مصلحتوں میں عمرہ کا اہرام باندھا گیا اور عمرہ کرنے (الامام حج) بغیر اس طریقے میں حج بھی کر لیا جائے، ”حج“ کے جو احکام آئے ذکر کیے جا رہے ہیں وہ ”حج“ افراد کی ہے جن قرآن و تہجد کے بھی اکثر احکام یکساں ہیں، البتہ بعض خصوصیات احکام قرآن اور تہجد کے ہیں، جو پہلے ذکر کیے جا چکے ہیں۔

۱۔ ایک شخص میں: سفر، الحاق کو رازدیکہ ہوتا ہے، اطراف قدم کرتا ہے، صفاء و مردہ کے درمیان سعی کرتا ہے، اور اہرام مکہ کے لئے پہنائے اس کو آئندہ سال تک باقی رکھتا ہے، پھر ”الحرام“ سے سال آئندہ حج کرتا ہے، مردہ، الحاق کو اطراف زیارت کرتا ہے تو تمام ایضاً کے نزدیک ”سعی کی ضرورت نہیں، عواف، تہجد والی سعی کا بھی ہو جائیگا، اگر اطراف تہجد و اہرام حج کے مشعرہ نے، کہ بھوکا یا تھکا ہو، سعی کی کافایت ہوگی۔

۲۔ ”الشرع“ سے پہلے ایسے وقت میں اہرام باندھنا کہ وہ حج کا وقت نہ ہو، مگر وہ ہے، اب ایک شخص، مردہ، الحاق کو حج کا اہرام باندھتا ہے اور اہرام سے آئندہ سال حج کرتا ہے، تمام ایضاً کی رائے پر اس کا یہ عمل مکروہ نہ ہوگا۔

۳۔ ”مردہ“ الحاق کو عمرہ کیا، عمرہ کے بعد بھی اہرام باندھنا اور اسی حج کی نیت کرنی، مگر اسی اہرام میں پورا سال مکمل کیا اور آئندہ سال حج کیا، تو اس کا یہ حج، تمام ایضاً کے نزدیک ”تہجد“ ہوگا کہ اہرام میں عمرہ کے بعد پھر اہرام ہی میں اسی سے عمرہ کا اہرام باندھا جائے۔

۴۔ اگر مردہ الحاق (عمرہ) کی تاریخ مشتبہ ہوگی، مگر میں دن کو عمرہ کر دوں کہ وہ قریب، شاقی سے اور دن کا ”غیر“ قریب، تو تمام ایضاً کے نزدیک قریب یا نزہ ہو جائے گا، اس کے برخلاف اگر وہ ”حج“ کا ہے تو قریب ہوگی تو کافایت ہوگا۔ (۱)

ساتھ اسے ایسی صورت میں عمرو اور اس کے بعد وہ
ملائے نہیں دیا، بلکہ دانت الحرام ہی میں رہے گا، اور آٹھ
دواؤں پر (یعنی ہر دوا پر) آٹھ کے لئے اگر مہمان ملے گا۔

۵ قرقرانی کہہ کر ساتھ لایا تو، پھر بھی تھوڑے کرنے والے پر
قرقرانی اور اس پر قہر نہ نہ تو تو اس روئے سے ہی تفصیل کے
مطابق دلائل کے، جو قرآن کے سلسلے میں مذکور ہوئے۔
کون سا حج افضل ہے؟

حج ان یہ حج جس صورت میں افراد، قرآن اور حج بلا رہبت
درست ہیں اور قرآن، آپ ﷺ نے ساتھ حج کر کے نہ کسی بھی
نے جنوں طریق پر حج فرمایا ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں،
لیکن ان میں سے کون سی صورت زیادہ بہتر اور افضل ہے، اس
میں فقہاء نے درمیان اختلاف ہے، مشہور ہے کہ امام رضیہ
نے ہاں قرآن، پھر حج اور اس کے بعد افراد کا ارادہ ہے، لہذا
اور جو شخص نے نہ یہی فرما، پھر حج اور اس کے بعد قرآن ہے،
مزاحمت کی رائے ہے کہ قرقرانی کے جانور کے ساتھ حج، پھر افراد
اور اس کے بعد قرآن کا ارادہ ہے، یہ امامہ اور جو کہ مشہور روایتیں
ہیں اور وہ نہ نہ مختلف قول ہیں، ان کی طرف مضمون ہیں،
تبع طوائف اور اختلاف سے مسئلہ کی جو تفصیل ہے، فقہاء، تعلیم نے
تعلیم کی ہیں، ان کو تشبیہ کرنا چاہئے تو اختلاف درہم جا رہا ہے۔
بعض تحقیقین نے لکھا ہے کہ "مترجمی، عربی، حج پر لکھا
کرنا اور حج کے بعد عمرت قرب، بلا قتال اس کے "قرآن"

بہتر ہے، اور یہی طرف اختلاف میں ہاں مگر ان بات سے تو کلی
چیز کہ اگر ایک سی سر میں وہ تغفل، ملار کے اور بعد وہ
ملا دیا، حج و عمرہ کرے تو باوجود "الفرمان" کے یہ صورت قرآن سے
افضل ہوگی۔ (۱)

اسی اختلاف کی ذیادہ اس امر پر ہے کہ آپ ﷺ نے حج
فرمایا وہ ان میں جنوں قسموں میں سے کسی قسم کا تھا؟ نیز اس اختلاف
کو اس بات کے خاصہ وسیعہ اور وجہ ہے کہ وہاں ہے کہ آپ ﷺ
نے یہاں سے جس طرف آپ کی حج فرمائی ہے، اس لئے اس کا
نہ نہ حدیث کی مشکلات اور سہمت میں ہے، روایات میں
طریق کی کوجہ ہیں، امامہ نہ ہی کے بعد دیگرے جنوں باب
کام کے ہیں اور جنوں مضمون کی روایت نقل کر دی ہے، حضرت
عمرؓ نے اس صورت کے ساتھ فرمائی ہیں کہ آپ ﷺ نے حج فرما
کیا ہے، (۱) ادب کیا میں، ایک حدیث، وہی ہیں کہ آپ ﷺ
کو "لیک بجمع ذو صبح" کہتے ہوئے تھا ہے (۲) اور یہ
کلمہ "حج قرآن" ہی کا ہے اور ان دونوں کے مقابلہ میں انہی
واقف حقائق ہیں کہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم
کے ساتھ ہے اور یکجا وہ نہ نہ فرماتے تھے ہیں۔ (۱)

نہ نہ، اسے دلائل پر مبنی نفسان طور کیا جائے تو ساتھ ہے
کی خلاف کی، اسے نہ نہ تو کی معہم ہوئی ہے، (۲) امامہ جو
عمرؓ نے اس پر حج سے شریعت وسط سے منتقلی ہے اور مختلف
وجہ سے مسئلہ تعلیم کی ترجیح کو ثابت کیا ہے، ان میں سے حج

۱: انکار محمد ۲: ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵،

میں جو اس دور میں ایک باہمی توازن کی تلاش میں
آئے تھے اور وہ یہاں تک پہنچے تھے کہ جب تک
وہ نہ سمجھتے تھے کہ یہ کون سا دور ہے۔

۸۔ محرم و شعبان اور ان کی کئی دیگر خصوصیات کے ساتھ
یہ محرم و شعبان کے ساتھ ہیں اور ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

۹۔ حدیث کی حاکمیت میں نہ تو محرم و شعبان کی
حدیث میں کوئی اور چیز ہے۔
مکان حج
کان انک کے بارے میں اور ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

وہ تو صرف ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

۱۰۔ ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

۱۱۔ ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

۱۲۔ ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

۱۳۔ ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات
میں سے کہیں کہیں ان کی کئی دیگر خصوصیات

و قلوب عرفت کی سنجیدگی ہیں

خس کر کے اور خطیب نماز ظہر و عصر کی کھج کر کے دو گنا روزہ نہ کھاؤ، ورنہ بہ امام یحییٰ السمریؒ کے قریب دعا حضور قلب کے ساتھ دعا، جسے شغل رہتا، سیدہ جانوں کے پاس یا حتی المقدہ، اسی سے قریب وقت کرنا جہاں کہ آپ ﷺ نے اذوق فرمایا تھا، دعا، تمہیں کی شریعت کوئی نہ صواب دعا، جتنی نہیں ملے گی دعا عام روزہ فقہ، زلفانی ہے:

لا إله إلا الله وحده لا شريك له

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

لا يجرى بقاء الخبير وهو على كل شيء

فقدس ، لا تعد إلا إياه ولا نهر فدر با سياه .

انہم اجعل فی قلبی نوراً اوی مسجی نوراً

وَلَيْسَ بِعَصَى مُرْدَاةٍ إِلَهُهُ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ

ويسر لي أن أرى : اللهم هذا مقام السنجير

العائد من أثمار معبوك وأوحلى الجنة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اذهب ينسئ لغيرك ما لا ينفعك ولا

لنرغنى عليه حتى نقصصه له .

خلفہ کے ۶ ہول مسیحا کیسے، کہ کا فری شریک ہے،

خدا ہی نے مجھے فائز کی ہوا میں بہت اور شہر بہت شہس

ہے اسی زندگی کا نام ہے اور کی موت ہے۔

(۱) روزِ عہدے، اسے صوابت نہیں، تخیلی و بھائی اس کے

انھوں نے کہا: "ہاں، میں نے اسے دیکھا ہے۔"

خدا کی زندگی بڑے ہیں اور اس سے جو کچھ نور ہے

نہیں جانتے، ہمارا لہجہ میرے دل و میرے کان اور

صلى الله عليه وسلم في كل يوم من أيامه

مؤلفہ: محمد رفیع الدین

$\gamma = 1.2$ and $\gamma = 1.4$ are shown in Figure 10. The

[illegible]

یہ سچ ہے کہ اگرچہ وہ ایک عظیم الشان شخص تھا، لیکن وہ ایک عظیم الشان شخص تھا۔

[illegible]

یہ ہے کہ اگرچہ ان کے خیال میں ان کے پاس ہرگز نہیں ہے۔

جس پر آپ نے مجھے غلامی کی بات سے سزا دلوائی

نے تو مجھ سے اس بات کو نہ چھپائے اور مجھ کو اس سے

مگر وہ دُعا کے یہاں تک کہ آپؐ میں حال میں

موت خط فرما: یہ ایشیہ نظامی کا گم۔

بکتر ہے کرنا۔ ہمتہ آواز میں کی جائے، ورنہ صرف کے

اے خورشید نے ان محکمہ رانستہ جانہ والستہ خواہدہ، ہزار

ماہ بھر عروقات سے گنہگار رہا ہے تو اس پر نصیحتیں ادا کی

— 1962 —

ہے اور اسی وجہ سے اس کی طرف اپنی کمر بستہ نظر رہا ہے۔ مطلق
 زہد و استقامت چھوٹے تھیں۔ کانی ہے مطلق یوں کہ وہ کافر ہے،
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ان فرمایا ہے، تم میں چھوٹی سر کے
 بالوں سے ایک انگلی کی مقدار ترشہ لگائی ہے، کاسرئی کی روئے
 ہے کہ اس مقدار سے زیادہ لگا لگاؤ کہ وہ اس کی بالائی میں
 ہوتا۔ چھوٹے ہوتے ہیں، ان کے لیے یہ کہہ دیا کہ ان کے ہاتھوں
 سے ایک انگلی کا کاجا، چھوٹے ہو جائے۔ یہ مطلق تھیں۔ کانی کے
 پاس ہی میں کر لیا جائے، وہ ان کے ہاتھوں سے کاسرئی کے ہاتھوں
 زیادہ بہتر ہے، ہاتھوں سے ہاتھوں سے صرف اس سے ہر حال میں
 اس سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہے، ان کے ہاتھوں سے کاسرئی کے ہاتھوں
 بال صاف کر لے گا کہیں تو بھی کانی ہے، مطلق یا تھیں کہ آغاز
 مسنون ہے کہ تمام کے ہاتھوں سے وہ خوراک ختم کرنے کے لیے
 کر لے گا۔ اور یہ سب کچھ بالائی میں نہ ہو گا کہ یہ۔ یہ
 مطلق یا تھیں کہ ختم ہو جائے، یہ کہہ کر لے گا کہ یہ ہاتھوں
 سے کر لے گا اور جس کے ہاتھوں سے ہاتھوں سے کاسرئی بالائی میں
 مستحب ہے، اب جب کہ کانی مطلق یا تھیں کہ ہاتھوں سے
 عورت کے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے
 ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے ہاتھوں سے

طوافیہ

اس طوافیہ کا عنوان ہے "اور طوافیہ کا عنوان ہے" اور طوافیہ کا عنوان ہے
 نیز "طوافیہ کا عنوان ہے" بھی کہا جاتا ہے یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 انہوں کی بہت کچھ طوافیہ ہے وہی طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے

"بھئی عمر" سے تشریح ہے کہ اس کی طرف سے تشریح ہے کہ اس کی طرف سے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 کے ساتھ تھیں کہ اس کی طرف سے تشریح ہے کہ اس کی طرف سے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 وقت میں سے آفتاب نکلنے کے وقت طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 آفتاب نکلنے کے وقت طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے

اور طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے

طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے
 طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے

طوافیہ

طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے، یہ طوافیہ کا عنوان ہے

مال سے فرض اور کرے، پھر نیکو شرکاء کا انتخاب کرے جو صالح اور معروف میں ہو گئے وہ ۱۱۰ ذکری کلوت ہو، پھر ہے کہ جمعرات یا جمعہ کو صبح میں سفر شروع کرے ۱۲۰ والدین یا والدہ، دادی دادی اور ۱۲۱، نانی اس کی خدمت کے تہ تیغ ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر حج کا سفر مکہ ہے۔ (۱۲۱)

حج صحیح ہونے کی شرطیں

حج کے صحیح ہونے کے لئے تین شرطیں ہیں: احرام، ایقاعات حج، اہتکاف کی حیثیت مٹانے پر داخلگی۔

احرام: احرام میں، خدھے کے پہلے غسل یا بضر کرے، غسل کرنا زیادہ بہتر ہے اور اس غسل کا مقصد طہارت و پاکی نہیں، بلکہ عکافت اور مٹائی و ستھرائی ہے، اس لئے حیض و نفاس کی حالت میں ہو پھر بھی غسل کر لے، خن تر اہل لے، سوچیں کہ لے، بعض در بر صاف و خیرہ کے بال صاف کر لے، سر پر ہار رکھیں گا حادی نہ ہو تو وہ بھی کٹا لے، دیون کو صاف وغیرہ سے بھی طرح سے دھو لے، یہ بھی مستحب ہے کہ ننگن ہو تو پیوی سے صحت کر لے، پھر نلے ہوئے کپڑے پہن لے اور دلی ہوئی یا نئی چادر نہ لے، ایک گونا گویا اور اس کے نیچے تک اندھ میں، یہ "آزار" ہے اور ایک سے پشت، سوطے میں اور بیڑ کا حصہ چھپا لے اور اسے ناف کے اوپر پہنچا لے، جس طرح چاہے رکھے، ہاں یہ چادر انہی موقع سے کی غفل سے انہی موقع سے کہ اوپر اس طرح نے چنے کر دائیں سڑھے کا لہ پانی حد کھارہ

۱۲۱ کے درمیان سنی سے پہلے زحرم ہر جائے اور پانی نوش کرے۔ عطار اور مرد کے درمیان کی سنی چاہے خوب کرے، یہ بھی نہ کرے، طواف زیارت کے بعد کرے۔ (۱۲۱)

اس کیفیت کے ساتھ چلنے کو کہتے ہیں کہ قدم میں سرعت ہو سوطوں کو حرکت دی جائے اور اترا کر چلنے کی صورت اختیار کی جائے، دلی صرف طواف کے پہلے تین شہا میں ہے، ہاں ایک یا سہوں میں نہ بھول جائے، طواف کے بعد میں نہ کرے اور اگر پورے سات شہا ہی دلی کے ساتھ لے تو گوشت کے خلاف کیا حکم رکھنا واجب نہیں۔ دلی بجز ۱۲۰ سے شروع کرے پھر پھر یہیں غلط کرے گا، اصول یہ ہے کہ جس طواف کے بعد کسی کی جائے اسی میں دلی کرے، انہیں اپنا نیکو طواف تہ ام کے بعد کسی نہ کرے اور طواف زیارت کے بعد کسی کا روبرو ہو تو طواف قدوم میں دلی بھی نہ کرے گا، طواف زیارت ہی میں نہ کرے گا۔ (۱۲۱)

آداب حج

حج کا ارادہ ہو تو حقوق النہس سے فراغت اور برادیت کا نہس انجام دے جائے، فرض اور کرنے جائے، اعمال و امور کے جو کچھ تعلق ہو اس کی بھی تقاضا کی جائے، توبہ و عبادت کی کیفیت بھی جو غنائی کے جذبہ سے خاص طور پر دلی و ذہن کو تقاریر کرے، آقا و سفر میں ایسا انجام کر لوگ متوجہ ہوں نہ کرے، جو مال موجود ہو وہ مشتبہ ہو تو فرض حاصل کر کے حج کرے اور کسی

(۱) بحوالہ سابق ۲۹، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴

ہوتے پڑے، مستحکم کرنے اور دوسری قسم کی منوع چیزوں میں اور مناجات
ذیل اہم بلا حرام میں، عطا کرنا، عطا شکر، قرض کرنا اور دوسرے کے
خیرات کیلئے دانا (۱۰) (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو جملات احرام اور صبر)
حج کی مجموعی کیفیت

حج کی مجموعی کیفیت اس طرح ہے کہ حاجی میقات سے
احرام باندھ کر، پھر مہتابہ کی جانب سے روانہ ہو کہ مکہ میں
داخل ہو، مکہ میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے بیت اللہ
شریف کا رخ کرے اور باب النبی شریف سے مسجد حرام میں داخل
ہو اور طواف تہم کر لے، اب اس کے بعد حج کے افعال ۱۸
ذوالحجہ (پہم زوہ) سے شروع ہوں گے، ۱۸ ذوالحجہ کو طواف
آفتاب کے بعد مکہ سے نکلے گا اور نماز ظہر پڑھ کر، راکرے گا،
۱۹ ذوالحجہ (پہم عرفہ) کی صبح نماز فجر تک یہی ہی قہر ہے، اول
وقت (ظہن) میں نماز فجر اور اگر مکہ اور مسجد نبیہ کے قریب
سجائے، پھر آفتاب نکلنے کے بعد عروقت کے لئے روانہ
ہو جائے اور وہاں قہر ہو، آفتاب ڈھلنے کے بعد مسجد نبیہ
سجائے، پھر عروقت کے بعد مسجد نبیہ کو حج کر کے طہر کے وقت ادا
کرے، اس موقع سے صبر قہر بھی اے گا، دو ٹہرے گا اور
دو دنوں کے درمیان چلے گا، یہ دو دن نماز میں ایک اذان اور دو
اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی، طہر کے بعد مسجد ابن عرفہ سے
میں توقف کرے گا، اس وقت فصل کر لینا مستحب ہے، اور پھر
ہے کہ قبلہ رحمت کے قریب وقف کرے، پھر قبلہ رحمت دعا
میں مصروف ہو، پھر اس طرح ہوں کہ گویا کھانے کا طلبگار ہے،
قبلہ رخ، مصروف دعا اور پانچ شرم۔

جائے ہائی کو "مہتابہ" کہتے ہیں، مہتابہ وہاں ہے خوشبو کا تیل
بھی لگائے، الٹے کپڑے پر ایسی خوشبو ڈالی جائے کہ وہ نہ دھو
یا نہ دھو جائے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور بہترین کافرون
اور اعلیٰ کی صورتیں ملائے، نماز سے طواف ہو تو حج میں آسانی
کی دعا کرے، یہ سب احرام کے آداب و سنن ہیں، احرام دو
پاروں پر رکھ کر رکنا واجب ہے، لیکن اس کی صرف ایک ہے اور
وہ ہے "تلبیہ" آپ کو دو رکعت نماز ہو کر چکا ہے، "تلبیہ" کہے
اور حج کی نیت کر لے، یہاں سے حج شروع ہو جائے، تلبیہ ہاں کی
جگہ کوئی اور ذکر احرام کا، "نکن" اور نیت شرط ہے، اب چنگانہ
نمازوں کے بعد، پچھتے تلبیہ میں اترتے ہوئے اور سو
کر جائے، حوالہ ہو کر اور سوا کی سے اترتے زیادہ سے زیادہ
تلبیہ پڑھے، ہاں یاد رہے کہ بجائے "تلبیہ" کے صحابہ اللہ
الحمد للہ ۱۰ لا الہ الا اللہ یا کئی اور طریق پر اللہ تعالیٰ کا ذکر
کرے اور نیت احرام کی ہاتھوں کا احرام شروع ہو جائے گا،
احرام کی ایک صورت قولی کے بجائے فعلی بھی ہے، اور وہ یہ ہے
کہ قربانی کا جانور ساتھ لے اور اس کے گلے میں "ایمیرجی"
ہونے کی خاص علامت "فلا وہ" لٹکا دے، یہ قربانی بھی ہو جائے
یا نہیں، جانتے پدم، احرام کے لئے کافی ہے۔ (۱۱)

ممنوعات حج

حج میں جو چیزیں منوع ہیں، وہ دو طرح کی ہیں، ایک وہ
جو عباد کی ذات سے متعلق ہیں، دوسرے حاجی کا دھنل جو کسی
اور سے متعلق ہو۔ ———— کلی قسم کی ممنوعات چھ ہیں، بتنا، سہر
موتہ، دھن، ترانہ، خوشبو لگانا، سر اور چہرے کو دھوا، اور گلے

کہ میں داخل ہونے سے پہلے محمد ام کے لئے توقف کرتا ہوا ہوں
نے اب جب کہ حج کے لئے اٹھا ہوا ہوں اس وقت سے
سے باہر والوں کے لئے ایک دروازہ دیتی ہے کہ مکہ کے لئے
سے پہلے رستہ اندھ شریف کا اسی طواف کر لے۔ (۱)

حج بدل کے احکام

عبادت تین طرح کی ہیں، ایک خاص مالی، جیسے زکوٰۃ
صدقہ الغریب، میں ممانعت درست ہے، دوسرے شخص کی طرف
سے زکوٰۃ ادا کرے اور اس شخص کی بھائی یا ذین پر او کیا ہو تو
زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ چوتھے شخص کو زکوٰۃ ادا کرنے پر قادر ہو یا
اس سے عاجز ہو گیا ہو دوسرے سے صلہ میں جتنی عبادت، مثلاً نماز
دروزہ، این میں ممانعت درست نہیں ہے بلکہ زکوٰۃ ادا نہیں پر قادر
اور اس سے عاجز یا دوسرے عبادت ہو جاتی ہے اس سے عبادت کی
بھی جیسے حج، اس میں ممانعت درست ہے بلکہ عبادت کرنے پر
قادر ہو۔ ہاں حج بدل کے لئے ہاتھ نہیں بھی ہیں۔

۱۔ اصل میں جس شخص پر حج فرض ہوا ہے وہ خود مالی موت
کے اعتبار سے حج کرنے سے عاجز ہو اور مالی استطاعت
رکھتا ہو۔ اگر اس کی صحت فیزیکی تحمل ہاتھ کی اور اس
اس کی طرف سے حج بدل کرنا جائز نہیں۔

۲۔ اگر حج ان کی طرف سے اس وقت تک کہ کرے کہ حاجب
کہ حج بدل کرانے کے بعد سے وفات تک اسے حج پر
قدرت نہ ہو سکے۔ اگر بعد کو حج کی ادائیگی پر قادر
ہو گیا ہے اس سے حج ادا کرنا ہوگا۔ ہاں اگر بطور نفل حج بدل
کرا یا ہو تو اس کے لئے خود اس شخص کو حج سے عاجز ہونا

بھرتا ہے، آفتاب وہ اپنے لئے بعد از وفات کی سمت رہا نہ
ہو جہاں سورج ہو تو چلے جہاں سورج نہ ہو اوتار لے کر ساتھ
چلے، حجاز نہ ہو چلے کر ہی مغرب و عشاء کی قرینہ کی طرح کر کے
عشاء کے وقت اور اس سے اور اس وقت ذرا اور قاصد و احوال
ایک ہی وقت میں جائے، اصل قرآن کے قریب چھوڑ دینے کی سعی
کرے، شب پر ہی حجاز نہ جاتا ہے، میر کرنا ہے اور لکھتے سے
دے کر دیتی ہے۔ — اب اس وقت (یوم النحر) کی صبح ہوتی
ہے، ابھی صبح میں بھی جائے آفتاب تلخ ہے، دو رکعت کے
بعد، پچھلے صبح کی طرف، رات ہو جائے، صبح ہو چکے اور ہرگز
عقب پر دیتی کرے، پہلی طرف کے لئے ہی تھکے ہوئے، اس
اس کے بعد قرآن پڑھ کرے اور قرآنی کے بعد ہاں منہ آگے نہ
کھولے، احرام کی عادی متوجہات اب اس کے لئے سہانے
حور کے، ہموار ہو جائیں گی۔

قرآنی سے جاری ہونے کے بعد پھر ملے جاتا ہے، جہاں
تھے، اور صاف زیادہ کر کے، اس کے بعد حور کی ممانعت
بھی باقی نہ رہی، اور اس میں رہیں، اگر گھر سے، اور زکوٰۃ کو
ذول کے بعد بہتر تہیہ حور کوئی اور حور مانیا اور حور تہیہ پر
سات رات تک رہیں، ہاں بھی گئی ہیں، اس کے بعد پھر کسی میں نہ کرنا ہے
اور زکوٰۃ کو بھی زیادہ کی طرح جیوں حور سے پر دیتی کرنا
ہے، اس کے بعد ملے جائے، حج مکمل ہو گیا ہے، ہے قرآن بھی
راہ میں بھی گئے، لکھا ہے، یہ ہم ۳ روزہ، ابھی صبح میں ہو گئی
تو ب ۳ کو بھی دلی وادب ہوئی، آج ذول کے پہلے بھی دلی کی
جائیں ہے، ہرگز نہ کرے، جب سے اب کہ جائے اور راستہ میں

(۱) ملخص از: سفرہ الفلاح مع الطحطاوی، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳

نیز اہل فہم "الکلمہ" میں ایسی حجج و دلائل نقل
کئے کہ انہیں کئے کو سمجھا دیا۔ اہانت نامہ لکھنے سے باز آئیں
ہے۔ نقول اسطرح میں "عجز" اعتراضات پر یہ سہ روک
دیا ہے۔ "الحاف نے لفظ کے کوئی ترقی کے ساتھ اس طرح
"عجز" کا ترجمہ ہی ہے معص من مفاد تصدیق قولی ۱۱۰
یہ قول ائمہ کے لئے خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ "عجز" "عجز"
انتیارات طلب کہ پڑے سے مراد ہے۔
تخریج کے مقاصد اور اس پر

نہایتی طور پر، مسلمانوں نے سخت کڑے حکام دیے تھے
 ہیں۔ وہ ان شخص کے حقوق کی ذمہ داری کے لئے جس پر تحریر کیا
 ہے اور دوسروں کے حقوق کے لحاظ سے لے کر ان کے لئے عام
 ہوئے ہیں۔ خود ان کے لئے ان کے لئے یہ ہے (اے حقوق کی
 ذمہ داری اور ان کے حقوق کی ذمہ داری کے لئے حق و کو
 پر اپنے ہر عمل اور ہر وقت (انہی) کے لئے ہر ایک حق
 کے لئے جس کو ان میں دوسروں کے حقوق کا قصہ ہے، مطلق
 ہو گیا ہے۔ تاکہ اس کے حقوق کو دوسروں کے حقوق کو متاثر کرنے
 سے بچایا جاسکے۔ ہر شخص کو اس کے حقوق کے احترام سے
 اور وہ ان کے حقوق کو دوسروں کے حقوق کے لئے عام ہونا
 ہے۔ خاص کر ان کے حقوق کے لئے عام ہونا اور
 ہر ایک کے حقوق کے لئے عام ہونا۔ تاکہ ان کے حقوق کو متاثر کرنے سے

مفتوح کی تحفظ ہے۔ وہ غیب نے ہی توں میں "وہا" (ماریا) کی بھی انزال ہے۔ اور اس پر بھردہ فقہ شہر کے مفتوح کی خدمت ہے۔ ۷۰

[illegible]

منشیہ
 "منشی" اور "رائیہ" فرق کی وہ مثال دستاویزی میں ملے گی ہے
 میں نے شعوری و ادنیٰ کو طے ہے اور "رضہ" میں شعور و رائیہ
 نام نہان شعور اور بے شعوری کا تقبیض صرف سوداگراں سے ہے
 اور خوش قسمت سے "جی" میں ان کا آفاق ہے۔ انصاف و انانیت
 کہ جہاں ان کا اقتدار اور ان کی مداخلت سے نکلے گا۔
 انصاف میں تضاد کی کیا ہے کہوت سے صحیح معنی میں
 لفظ و لغو و فساد از انانیت میں مٹی مٹا کر
 ہم منجبر اللہ و الصلاہ فقط و آیتھا و شائع نے یہاں
 پر لکھی ہے۔ حفاظت ہے اور انصاف و انانیت کا تقبیض
 السعہ ہو سکتا ہے لہذا و دینہ و انانیت اور انانیت

[illegible]

27. $\frac{1}{2} \pi$ 28. $\frac{1}{2} \pi$ 29. $\frac{1}{2} \pi$ 30. $\frac{1}{2} \pi$

For all $\alpha \in \mathbb{R}$, $\alpha \in \mathbb{R}$.

[illegible]
$$r_{12} = \frac{1}{2} \ln \frac{1 + \rho_{12}}{1 - \rho_{12}} = 0.11$$

کے نزدیک ”سفارت“ دینی معاملات میں کم آگئی اور کم شہوری سے سفارت پہلورہی، قالہ زائد صحیح ہے کہ سید پر رایت کے باقی رکھنے کا نشانہ اس کے معنی دینی کا حفظ ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک سفارت ”خبر“ کا ایک مستقل سبب ہے، چاہے یہ کیفیت چھین سے ہو بلکہ اسی کیفیت کے ساتھ انسان نے اور غرض میں قدم رکھا ہو، یا یہ کیفیت بعد کچھ ہوئی ہو، اور اگر ابتداء ہی سے ہو تو کسی بھی حرکت کے اس کیفیت میں جلا رہے اس وقت تک وہ خبر ہی سمجھا جائے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ طبع کے نزدیک ”سفارت“ اسی وقت باعث خبر ہے جب کہ کوئی شخص دینی کیفیت کے ساتھ باطل اور یا غیر مجرمی ۲۵ رسالہ کی حرکت تک پائی رہے گا، اس کے بعد وہ اپنے تصرفات میں دوسرے سبب رشد کی طرح آزاد ہو جاتا رہے گا۔

نوٹ: نے مجبور کے مسئلہ کو ان الفاظ میں واضح کیا ہے :

اذا بلغ الصبی مصلحاً للعالم و دینہ ففک
عنہ الحجر و دفع الیہ مالہ ثم صار معداً
للمنفعة و ماله فلیقہ بعدد الحجر علیہ
بالاصح و علی المذهب ۱۱۰

یہی اس طرح باطل ہو کر وہ اپنے دین و مال کے معاملے میں سمجھدار تھا تو اس سے خبر ختم ہو جائے گا اور اس کا مال اس کو سپرد کر دیا جائے گا، مجرم دین و مال میں منہ ہو گیا تو بنا اختلاف دوبارہ مجرم عائد کیا جائے گا۔

اور یہ کہ :

وإن بلغ مملوکاً اسلمه الحجر علیہ (۱۷)
اس طرح باطل ہو کر فضول خرچ تھا تو مجرم مستقل طور پر اس پر جاری ہوگا۔

کاملاً نے امام ابوحنیفہ کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے تو ان بلیغ مغنیہا مفیداً علیہ و اللہ بمنع حدیث مالہ اہل خمس و عشرین صفحہ (۲) اور امام الحرمی اس مسئلہ میں امام شافعی کے ہم خیال ہیں، قاضی ابویوسف کے نزدیک باطل ہونے کے بعد خبر کا مسئلہ قاضی کے فیصلہ پر موقوف ہے، قاضی اگر مجرم ہی رہے گا فیصلہ کرے اور سید پر رایت رہے وہ ”رشد“ ثابت ہونے تک مجرم ہی رہے گا اور اس میں خبر تکلیف کہ جمیع فقہاء کی رائے صراحت قرآنی کے بھی مطابق ہے اور کیا اس وضاحت کے بھی اشارہ پائی ہے۔

والمسلمون الیضا حتی إذا بلغوا النکاح فلما
آنس منهم رشداً فادفعوا الیہم لمولاهم
ولا تاكلوها اسرأطاً و بدلتاً (۲۰)

جیم ہے جب عمر طبع کو پہنچ جائے تو انکی آزادی، اگر ان کے اندر رشور محسوس کر دو تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو بعد فضول خرچی کے ساتھ اور ضرورت سے پہلے نہ کھا جائے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سن و مال اور خلوت و شباب کے فرق کی بنیاد پر جب تک رشد و رشور عیدان

[۱] موطا ص ۳۶۶

[۲] موطا ص ۳۷۷

[۳] مدائع الصغیر ۱۷۷

[۴] مدائع الصغیر ۱۷۷

ہو جائے اور انہیں مولیٰ نہ لے۔ کیا تم کو اسے خرما ہے، اس کا جاننا اس کے اگلے دنیا جانے اور اس کا قسم کاتہ نہ پانر کہہ جوتے۔ اور میں یہ بھی قیاس اور اسلام کے خلاف و خدائی سے نہ کہ جسے میں ہے، اور مجھے کہ باطن اور بیگانہ و عقیدات سے مراد۔ دیکھا، ان کے نفسی دنیا و سرور کو ممانعت یا ممانعت ان کے وہ نہیں ہے کہ اگر ایمان کی دے تو وہ اپنی کائنات اور انسانی سے ایسے اقدار میں گئے جن کے لئے قرآن و حدیث کا مجاہدہ نہ ہو، جس کا وہ جس کی معلومات اس شخص کو بھی دینی کائنات سے دینی ہے، اس میں کوئی رد و بدل سے نہ ہو، یہی جو امر الہی کی وہ اپنے صلاح سے، کچھ صورت پر انجام دینے کے لئے اپنی دنیا ہو۔

مُجھ کو رگے لقمہ فطرت

مگر نہ سہرا کی حرکت میں آئے۔ یہ ہم اہل بیتؑ کی خبر
 کے تعلق میں اور نہ یہ کہہ کے کہ ایک خبر کے جو اہل بیت
 ان میں بھی خاصا فرق ہے۔ حضرت اہل بیتؑ کے لئے یہ
 مفید اور معجزہ آملی ہے اور جانِ تعریف اور ان کے تواس
 کوئی فرق نہیں۔ معرفتِ برحق سے تعلق ہوں پس
 نصب اور خلاف، حق تو یہ صورت اپنے ساتھ کو رہا
 انہیں کے اور تواس ان پر واجب ہوگا اور تعریف جو قول اور
 ہر سے قطع ہے جس میں خدا طلاق، حقائق، تاریخ اور اختصار
 کا جامعہ اور وہی ذرا اور موثر ان کے فرق صرف اس قدر
 ہوگا کہ حصولِ لایزیم کے لوگوں (ارشاد) ان کا حال حقیقی ہے
 جائے گا۔ جب کہ مذہب سے ساتھ رہنے والوں نے انہیں ۱۵

[illegible]

منہم کچھ بچے ہیں؟

[illegible]
$$4. \text{ the } \mathbb{Z}_2\text{-homomorphism } \sigma_2 \text{ in } (1)$$

(*) باء التثنية والضمير ضمائر

$$F_{\alpha} \in L^{\infty} \Rightarrow \mu_{\alpha} \in L^{\infty} \Rightarrow \mu_{\alpha} \in L^1$$

نہیں دینی اعتبار سے اس کے اندر نقص ہے اور کیا تو آیات بھی اس پر غور کیا جائے گا؟ اس میں خود واضح ہے یہاں بھی دونوں طرح کی زندگی ملی ہیں۔ (۱۵)

عام فقہاء کے نزدیک لاکھوں لاکھوں لوگوں کے احکام اس مسئلہ میں یکساں ہوں گے، نام مالک کے نزدیک لاکھوں لاکھوں لوگوں کے احکام اس کے ساتھ داخل کئے گئے ہیں۔ ”غز“ اس کے لئے ہوگا (۱۰) شارع کے ہوگی نام مالک کے نزدیک بہتر ہے کہ شریعت کی اجازت کے بغیر ایک جہلی سے زیادہ نام نہیں بہرہ حق و غیرہ نہ کرے نام اگر شریعت کی اجازت کے بغیر صرف کرے لے تو جائز ہوگا (۱۱) حلالہ کے نزدیک لاکھوں لاکھوں لوگوں کے لئے کھانے کے بعد ایک سال کا گزارنا یا مالک بن جابر کی ضروری ہے (۱۲) ہر چند کہ ان تدریس نے مالک اور حلالہ کے نقطہ نظر کی تسبیح میں بعض صحابہ کے آثار و آثار کے لئے ہیں، مگر بعض احادیث خود آپ کی زبان حق ترجمان سے بھی منقول ہیں، مگر ان کو اخلاقی احادیث اور ازرواجی زندگی کے معارف آداب میں شمار کیا جانا چاہئے، حق حکمت کے باب میں اسلام نے خواہش کو جو خود بخود ہی دلی ہے اور الی الامور میں ان کو تصرف و معاملہ میں اس طرح آؤ دو رکھا ہے، اس کا تقاضا ہی ہے جو احادیث کا نقطہ نظر ہے کہ بالغ ہونے کے بعد اتمام تصرفات میں لاکھوں کی طرح ہے۔

میں ہونے والے اس لاکھوں کی وجہ سے احکام میں کوئی تغیر نہ ہوگا اور وہ عام لوگوں کی طرح اپنے تصرفات میں آزاد و خود مختار ہوگا (۱۳) پھر امام شافعی اور امام محمد و امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بعد میں پیدا ہونے والی مسابقت کی وجہ سے ”غز“ قرار دینا شخصی کام ہے اور بہتر ہے کہ قاضی اپنے اس فیصلہ کا اعلان و اشتہار بھی کر دے، امام محمدؒ کے نزدیک قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں، مسابقت ہمارے غور اس کو بخیر کر دیتی ہے (۱۴) غالباً امام ابو یوسفؒ کا قول اس مسئلہ میں زیادہ قرین مصلحت اور تقاضائے عدل سے ہم آہنگ ہے۔

رشد و رسوخ و مسابقت

”رشد“ سے کیا مراد ہے؟ ہر سب صاحب مال کو اس کا مال حوالہ کر دے یا ضروری ہے؟ اس کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے، امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام احمدؒ اور امام کفر فقہاء کے نزدیک رشد و مسابقت دنیوی معاملات میں فراست و دانائی اور احتیاد و تدبیر کی پختگی ہے، دینی اعتبار سے فتنے و فساد اور بدکاری و بے دینی سے دل کا بچنا نہیں، لہذا ابو حنیفہؒ عہدہ غنی فہمہ ولا فسقہ (۱۵) امام شافعیؒ کے نزدیک ”رشد“ کے لئے دنیا و اعتبار سے تدبیر ہونا ضروری ہے (۱۶) البتہ اگر ایک شخص دنیوی اعتبار سے پاشور ہو اور مسابقت شریعت نے آگئی پیدا کر لی ہو

(۱) ساریہ المصنف: ۳/۳۷۳ (۲) حوالہ سابق و نتائج الصنف: ۱/۱۰۷، ۱/۱۰۸، ۱/۱۰۹، ۱/۱۱۰، ۱/۱۱۱، ۱/۱۱۲، ۱/۱۱۳، ۱/۱۱۴، ۱/۱۱۵، ۱/۱۱۶، ۱/۱۱۷، ۱/۱۱۸، ۱/۱۱۹، ۱/۱۲۰، ۱/۱۲۱، ۱/۱۲۲، ۱/۱۲۳، ۱/۱۲۴، ۱/۱۲۵، ۱/۱۲۶، ۱/۱۲۷، ۱/۱۲۸، ۱/۱۲۹، ۱/۱۳۰، ۱/۱۳۱، ۱/۱۳۲، ۱/۱۳۳، ۱/۱۳۴، ۱/۱۳۵، ۱/۱۳۶، ۱/۱۳۷، ۱/۱۳۸، ۱/۱۳۹، ۱/۱۴۰، ۱/۱۴۱، ۱/۱۴۲، ۱/۱۴۳، ۱/۱۴۴، ۱/۱۴۵، ۱/۱۴۶، ۱/۱۴۷، ۱/۱۴۸، ۱/۱۴۹، ۱/۱۵۰، ۱/۱۵۱، ۱/۱۵۲، ۱/۱۵۳، ۱/۱۵۴، ۱/۱۵۵، ۱/۱۵۶، ۱/۱۵۷، ۱/۱۵۸، ۱/۱۵۹، ۱/۱۶۰، ۱/۱۶۱، ۱/۱۶۲، ۱/۱۶۳، ۱/۱۶۴، ۱/۱۶۵، ۱/۱۶۶، ۱/۱۶۷، ۱/۱۶۸، ۱/۱۶۹، ۱/۱۷۰، ۱/۱۷۱، ۱/۱۷۲، ۱/۱۷۳، ۱/۱۷۴، ۱/۱۷۵، ۱/۱۷۶، ۱/۱۷۷، ۱/۱۷۸، ۱/۱۷۹، ۱/۱۸۰، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲، ۱/۱۸۳، ۱/۱۸۴، ۱/۱۸۵، ۱/۱۸۶، ۱/۱۸۷، ۱/۱۸۸، ۱/۱۸۹، ۱/۱۹۰، ۱/۱۹۱، ۱/۱۹۲، ۱/۱۹۳، ۱/۱۹۴، ۱/۱۹۵، ۱/۱۹۶، ۱/۱۹۷، ۱/۱۹۸، ۱/۱۹۹، ۱/۲۰۰، ۱/۲۰۱، ۱/۲۰۲، ۱/۲۰۳، ۱/۲۰۴، ۱/۲۰۵، ۱/۲۰۶، ۱/۲۰۷، ۱/۲۰۸، ۱/۲۰۹، ۱/۲۱۰، ۱/۲۱۱، ۱/۲۱۲، ۱/۲۱۳، ۱/۲۱۴، ۱/۲۱۵، ۱/۲۱۶، ۱/۲۱۷، ۱/۲۱۸، ۱/۲۱۹، ۱/۲۲۰، ۱/۲۲۱، ۱/۲۲۲، ۱/۲۲۳، ۱/۲۲۴، ۱/۲۲۵، ۱/۲۲۶، ۱/۲۲۷، ۱/۲۲۸، ۱/۲۲۹، ۱/۲۳۰، ۱/۲۳۱، ۱/۲۳۲، ۱/۲۳۳، ۱/۲۳۴، ۱/۲۳۵، ۱/۲۳۶، ۱/۲۳۷، ۱/۲۳۸، ۱/۲۳۹، ۱/۲۴۰، ۱/۲۴۱، ۱/۲۴۲، ۱/۲۴۳، ۱/۲۴۴، ۱/۲۴۵، ۱/۲۴۶، ۱/۲۴۷، ۱/۲۴۸، ۱/۲۴۹، ۱/۲۵۰، ۱/۲۵۱، ۱/۲۵۲، ۱/۲۵۳، ۱/۲۵۴، ۱/۲۵۵، ۱/۲۵۶، ۱/۲۵۷، ۱/۲۵۸، ۱/۲۵۹، ۱/۲۶۰، ۱/۲۶۱، ۱/۲۶۲، ۱/۲۶۳، ۱/۲۶۴، ۱/۲۶۵، ۱/۲۶۶، ۱/۲۶۷، ۱/۲۶۸، ۱/۲۶۹، ۱/۲۷۰، ۱/۲۷۱، ۱/۲۷۲، ۱/۲۷۳، ۱/۲۷۴، ۱/۲۷۵، ۱/۲۷۶، ۱/۲۷۷، ۱/۲۷۸، ۱/۲۷۹، ۱/۲۸۰، ۱/۲۸۱، ۱/۲۸۲، ۱/۲۸۳، ۱/۲۸۴، ۱/۲۸۵، ۱/۲۸۶، ۱/۲۸۷، ۱/۲۸۸، ۱/۲۸۹، ۱/۲۹۰، ۱/۲۹۱، ۱/۲۹۲، ۱/۲۹۳، ۱/۲۹۴، ۱/۲۹۵، ۱/۲۹۶، ۱/۲۹۷، ۱/۲۹۸، ۱/۲۹۹، ۱/۳۰۰، ۱/۳۰۱، ۱/۳۰۲، ۱/۳۰۳، ۱/۳۰۴، ۱/۳۰۵، ۱/۳۰۶، ۱/۳۰۷، ۱/۳۰۸، ۱/۳۰۹، ۱/۳۱۰، ۱/۳۱۱، ۱/۳۱۲، ۱/۳۱۳، ۱/۳۱۴، ۱/۳۱۵، ۱/۳۱۶، ۱/۳۱۷، ۱/۳۱۸، ۱/۳۱۹، ۱/۳۲۰، ۱/۳۲۱، ۱/۳۲۲، ۱/۳۲۳، ۱/۳۲۴، ۱/۳۲۵، ۱/۳۲۶، ۱/۳۲۷، ۱/۳۲۸، ۱/۳۲۹، ۱/۳۳۰، ۱/۳۳۱، ۱/۳۳۲، ۱/۳۳۳، ۱/۳۳۴، ۱/۳۳۵، ۱/۳۳۶، ۱/۳۳۷، ۱/۳۳۸، ۱/۳۳۹، ۱/۳۴۰، ۱/۳۴۱، ۱/۳۴۲، ۱/۳۴۳، ۱/۳۴۴، ۱/۳۴۵، ۱/۳۴۶، ۱/۳۴۷، ۱/۳۴۸، ۱/۳۴۹، ۱/۳۵۰، ۱/۳۵۱، ۱/۳۵۲، ۱/۳۵۳، ۱/۳۵۴، ۱/۳۵۵، ۱/۳۵۶، ۱/۳۵۷، ۱/۳۵۸، ۱/۳۵۹، ۱/۳۶۰، ۱/۳۶۱، ۱/۳۶۲، ۱/۳۶۳، ۱/۳۶۴، ۱/۳۶۵، ۱/۳۶۶، ۱/۳۶۷، ۱/۳۶۸، ۱/۳۶۹، ۱/۳۷۰، ۱/۳۷۱، ۱/۳۷۲، ۱/۳۷۳، ۱/۳۷۴، ۱/۳۷۵، ۱/۳۷۶، ۱/۳۷۷، ۱/۳۷۸، ۱/۳۷۹، ۱/۳۸۰، ۱/۳۸۱، ۱/۳۸۲، ۱/۳۸۳، ۱/۳۸۴، ۱/۳۸۵، ۱/۳۸۶، ۱/۳۸۷، ۱/۳۸۸، ۱/۳۸۹، ۱/۳۹۰، ۱/۳۹۱، ۱/۳۹۲، ۱/۳۹۳، ۱/۳۹۴، ۱/۳۹۵، ۱/۳۹۶، ۱/۳۹۷، ۱/۳۹۸، ۱/۳۹۹، ۱/۴۰۰، ۱/۴۰۱، ۱/۴۰۲، ۱/۴۰۳، ۱/۴۰۴، ۱/۴۰۵، ۱/۴۰۶، ۱/۴۰۷، ۱/۴۰۸، ۱/۴۰۹، ۱/۴۱۰، ۱/۴۱۱، ۱/۴۱۲، ۱/۴۱۳، ۱/۴۱۴، ۱/۴۱۵، ۱/۴۱۶، ۱/۴۱۷، ۱/۴۱۸، ۱/۴۱۹، ۱/۴۲۰، ۱/۴۲۱، ۱/۴۲۲، ۱/۴۲۳، ۱/۴۲۴، ۱/۴۲۵، ۱/۴۲۶، ۱/۴۲۷، ۱/۴۲۸، ۱/۴۲۹، ۱/۴۳۰، ۱/۴۳۱، ۱/۴۳۲، ۱/۴۳۳، ۱/۴۳۴، ۱/۴۳۵، ۱/۴۳۶، ۱/۴۳۷، ۱/۴۳۸، ۱/۴۳۹، ۱/۴۴۰، ۱/۴۴۱، ۱/۴۴۲، ۱/۴۴۳، ۱/۴۴۴، ۱/۴۴۵، ۱/۴۴۶، ۱/۴۴۷، ۱/۴۴۸، ۱/۴۴۹، ۱/۴۵۰، ۱/۴۵۱، ۱/۴۵۲، ۱/۴۵۳، ۱/۴۵۴، ۱/۴۵۵، ۱/۴۵۶، ۱/۴۵۷، ۱/۴۵۸، ۱/۴۵۹، ۱/۴۶۰، ۱/۴۶۱، ۱/۴۶۲، ۱/۴۶۳، ۱/۴۶۴، ۱/۴۶۵، ۱/۴۶۶، ۱/۴۶۷، ۱/۴۶۸، ۱/۴۶۹، ۱/۴۷۰، ۱/۴۷۱، ۱/۴۷۲، ۱/۴۷۳، ۱/۴۷۴، ۱/۴۷۵، ۱/۴۷۶، ۱/۴۷۷، ۱/۴۷۸، ۱/۴۷۹، ۱/۴۸۰، ۱/۴۸۱، ۱/۴۸۲، ۱/۴۸۳، ۱/۴۸۴، ۱/۴۸۵، ۱/۴۸۶، ۱/۴۸۷، ۱/۴۸۸، ۱/۴۸۹، ۱/۴۹۰، ۱/۴۹۱، ۱/۴۹۲، ۱/۴۹۳، ۱/۴۹۴، ۱/۴۹۵، ۱/۴۹۶، ۱/۴۹۷، ۱/۴۹۸، ۱/۴۹۹، ۱/۵۰۰، ۱/۵۰۱، ۱/۵۰۲، ۱/۵۰۳، ۱/۵۰۴، ۱/۵۰۵، ۱/۵۰۶، ۱/۵۰۷، ۱/۵۰۸، ۱/۵۰۹، ۱/۵۱۰، ۱/۵۱۱، ۱/۵۱۲، ۱/۵۱۳، ۱/۵۱۴، ۱/۵۱۵، ۱/۵۱۶، ۱/۵۱۷، ۱/۵۱۸، ۱/۵۱۹، ۱/۵۲۰، ۱/۵۲۱، ۱/۵۲۲، ۱/۵۲۳، ۱/۵۲۴، ۱/۵۲۵، ۱/۵۲۶، ۱/۵۲۷، ۱/۵۲۸، ۱/۵۲۹، ۱/۵۳۰، ۱/۵۳۱، ۱/۵۳۲، ۱/۵۳۳، ۱/۵۳۴، ۱/۵۳۵، ۱/۵۳۶، ۱/۵۳۷، ۱/۵۳۸، ۱/۵۳۹، ۱/۵۴۰، ۱/۵۴۱، ۱/۵۴۲، ۱/۵۴۳، ۱/۵۴۴، ۱/۵۴۵، ۱/۵۴۶، ۱/۵۴۷، ۱/۵۴۸، ۱/۵۴۹، ۱/۵۵۰، ۱/۵۵۱، ۱/۵۵۲، ۱/۵۵۳، ۱/۵۵۴، ۱/۵۵۵، ۱/۵۵۶، ۱/۵۵۷، ۱/۵۵۸، ۱/۵۵۹، ۱/۵۶۰، ۱/۵۶۱، ۱/۵۶۲، ۱/۵۶۳، ۱/۵۶۴، ۱/۵۶۵، ۱/۵۶۶، ۱/۵۶۷، ۱/۵۶۸، ۱/۵۶۹، ۱/۵۷۰، ۱/۵۷۱، ۱/۵۷۲، ۱/۵۷۳، ۱/۵۷۴، ۱/۵۷۵، ۱/۵۷۶، ۱/۵۷۷، ۱/۵۷۸، ۱/۵۷۹، ۱/۵۸۰، ۱/۵۸۱، ۱/۵۸۲، ۱/۵۸۳، ۱/۵۸۴، ۱/۵۸۵، ۱/۵۸۶، ۱/۵۸۷، ۱/۵۸۸، ۱/۵۸۹، ۱/۵۹۰، ۱/۵۹۱، ۱/۵۹۲، ۱/۵۹۳، ۱/۵۹۴، ۱/۵۹۵، ۱/۵۹۶، ۱/۵۹۷، ۱/۵۹۸، ۱/۵۹۹، ۱/۶۰۰، ۱/۶۰۱، ۱/۶۰۲، ۱/۶۰۳، ۱/۶۰۴، ۱/۶۰۵، ۱/۶۰۶، ۱/۶۰۷، ۱/۶۰۸، ۱/۶۰۹، ۱/۶۱۰، ۱/۶۱۱، ۱/۶۱۲، ۱/۶۱۳، ۱/۶۱۴، ۱/۶۱۵، ۱/۶۱۶، ۱/۶۱۷، ۱/۶۱۸، ۱/۶۱۹، ۱/۶۲۰، ۱/۶۲۱، ۱/۶۲۲، ۱/۶۲۳، ۱/۶۲۴، ۱/۶۲۵، ۱/۶۲۶، ۱/۶۲۷، ۱/۶۲۸، ۱/۶۲۹، ۱/۶۳۰، ۱/۶۳۱، ۱/۶۳۲، ۱/۶۳۳، ۱/۶۳۴، ۱/۶۳۵، ۱/۶۳۶، ۱/۶۳۷، ۱/۶۳۸، ۱/۶۳۹، ۱/۶۴۰، ۱/۶۴۱، ۱/۶۴۲، ۱/۶۴۳، ۱/۶۴۴، ۱/۶۴۵، ۱/۶۴۶، ۱/۶۴۷، ۱/۶۴۸، ۱/۶۴۹، ۱/۶۵۰، ۱/۶۵۱، ۱/۶۵۲، ۱/۶۵۳، ۱/۶۵۴، ۱/۶۵۵، ۱/۶۵۶، ۱/۶۵۷، ۱/۶۵۸، ۱/۶۵۹، ۱/۶۶۰، ۱/۶۶۱، ۱/۶۶۲، ۱/۶۶۳، ۱/۶۶۴، ۱/۶۶۵، ۱/۶۶۶، ۱/۶۶۷، ۱/۶۶۸، ۱/۶۶۹، ۱/۶۷۰، ۱/۶۷۱، ۱/۶۷۲، ۱/۶۷۳، ۱/۶۷۴، ۱/۶۷۵، ۱/۶۷۶، ۱/۶۷۷، ۱/۶۷۸، ۱/۶۷۹، ۱/۶۸۰، ۱/۶۸۱، ۱/۶۸۲، ۱/۶۸۳، ۱/۶۸۴، ۱/۶۸۵، ۱/۶۸۶، ۱/۶۸۷، ۱/۶۸۸، ۱/۶۸۹، ۱/۶۹۰، ۱/۶۹۱، ۱/۶۹۲، ۱/۶۹۳، ۱/۶۹۴، ۱/۶۹۵، ۱/۶۹۶، ۱/۶۹۷، ۱/۶۹۸، ۱/۶۹۹، ۱/۷۰۰، ۱/۷۰۱، ۱/۷۰۲، ۱/۷۰۳، ۱/۷۰۴، ۱/۷۰۵، ۱/۷۰۶، ۱/۷۰۷، ۱/۷۰۸، ۱/۷۰۹، ۱/۷۱۰، ۱/۷۱۱، ۱/۷۱۲، ۱/۷۱۳، ۱/۷۱۴، ۱/۷۱۵، ۱/۷۱۶، ۱/۷۱۷، ۱/۷۱۸، ۱/۷۱۹، ۱/۷۲۰، ۱/۷۲۱، ۱/۷۲۲، ۱/۷۲۳، ۱/۷۲۴، ۱/۷۲۵، ۱/۷۲۶، ۱/۷۲۷، ۱/۷۲۸، ۱/۷۲۹، ۱/۷۳۰، ۱/۷۳۱، ۱/۷۳۲، ۱/۷۳۳، ۱/۷۳۴، ۱/۷۳۵، ۱/۷۳۶، ۱/۷۳۷، ۱/۷۳۸، ۱/۷۳۹، ۱/۷۴۰، ۱/۷۴۱، ۱/۷۴۲، ۱/۷۴۳، ۱/۷۴۴، ۱/۷۴۵، ۱/۷۴۶، ۱/۷۴۷، ۱/۷۴۸، ۱/۷۴۹، ۱/۷۵۰، ۱/۷۵۱، ۱/۷۵۲، ۱/۷۵۳، ۱/۷۵۴، ۱/۷۵۵، ۱/۷۵۶، ۱/۷۵۷، ۱/۷۵۸، ۱/۷۵۹، ۱/۷۶۰، ۱/۷۶۱، ۱/۷۶۲، ۱/۷۶۳، ۱/۷۶۴، ۱/۷۶۵، ۱/۷۶۶، ۱/۷۶۷، ۱/۷۶۸، ۱/۷۶۹، ۱/۷۷۰، ۱/۷۷۱، ۱/۷۷۲، ۱/۷۷۳، ۱/۷۷۴، ۱/۷۷۵، ۱/۷۷۶، ۱/۷۷۷، ۱/۷۷۸، ۱/۷۷۹، ۱/۷۸۰، ۱/۷۸۱، ۱/۷۸۲، ۱/۷۸۳، ۱/۷۸۴، ۱/۷۸۵، ۱/۷۸۶، ۱/۷۸۷، ۱/۷۸۸، ۱/۷۸۹، ۱/۷۹۰، ۱/۷۹۱، ۱/۷۹۲، ۱/۷۹۳، ۱/۷۹۴، ۱/۷۹۵، ۱/۷۹۶، ۱/۷۹۷، ۱/۷۹۸، ۱/۷۹۹، ۱/۸۰۰، ۱/۸۰۱، ۱/۸۰۲، ۱/۸۰۳، ۱/۸۰۴، ۱/۸۰۵، ۱/۸۰۶، ۱/۸۰۷، ۱/۸۰۸، ۱/۸۰۹، ۱/۸۱۰، ۱/۸۱۱، ۱/۸۱۲، ۱/۸۱۳، ۱/۸۱۴، ۱/۸۱۵، ۱/۸۱۶، ۱/۸۱۷، ۱/۸۱۸، ۱/۸۱۹، ۱/۸۲۰، ۱/۸۲۱، ۱/۸۲۲، ۱/۸۲۳، ۱/۸۲۴، ۱/۸۲۵، ۱/۸۲۶، ۱/۸۲۷، ۱/۸۲۸، ۱/۸۲۹، ۱/۸۳۰، ۱/۸۳۱، ۱/۸۳۲، ۱/۸۳۳، ۱/۸۳۴، ۱/۸۳۵، ۱/۸۳۶، ۱/۸۳۷، ۱/۸۳۸، ۱/۸۳۹، ۱/۸۴۰، ۱/۸۴۱، ۱/۸۴۲، ۱/۸۴۳، ۱/۸۴۴، ۱/۸۴۵، ۱/۸۴۶، ۱/۸۴۷، ۱/۸۴۸، ۱/۸۴۹، ۱/۸۵۰، ۱/۸۵۱، ۱/۸۵۲، ۱/۸۵۳، ۱/۸۵۴، ۱/۸۵۵، ۱/۸۵۶، ۱/۸۵۷، ۱/۸۵۸، ۱/۸۵۹، ۱/۸۶۰، ۱/۸۶۱، ۱/۸۶۲، ۱/۸۶۳، ۱/۸۶۴، ۱/۸۶۵، ۱/۸۶۶، ۱/۸۶۷، ۱/۸۶۸، ۱/۸۶۹، ۱/۸۷۰، ۱/۸۷۱، ۱/۸۷۲، ۱/۸۷۳، ۱/۸۷۴، ۱/۸۷۵، ۱/۸۷۶، ۱/۸۷۷، ۱/۸۷۸، ۱/۸۷۹، ۱/۸۸۰، ۱/۸۸۱، ۱/۸۸۲، ۱/۸۸۳، ۱/۸۸۴، ۱/۸۸۵، ۱/۸۸۶، ۱/۸۸۷، ۱/۸۸۸، ۱/۸۸۹، ۱/۸۹۰، ۱/۸۹۱، ۱/۸۹۲، ۱/۸۹۳، ۱/۸۹۴، ۱/۸۹۵، ۱/۸۹۶، ۱/۸۹۷، ۱/۸۹۸، ۱/۸۹۹، ۱/۹۰۰، ۱/۹۰۱، ۱/۹۰۲، ۱/۹۰۳، ۱/۹۰۴، ۱/۹۰۵، ۱/۹۰۶، ۱/۹۰۷، ۱/۹۰۸، ۱/۹۰۹، ۱/۹۱۰، ۱/۹۱۱، ۱/۹۱۲، ۱/۹۱۳، ۱/۹۱۴، ۱/۹۱۵، ۱/۹۱۶، ۱/۹۱۷، ۱/۹۱۸، ۱/۹۱۹، ۱/۹۲۰، ۱/۹۲۱، ۱/۹۲۲، ۱/۹۲۳، ۱/۹۲۴، ۱/۹۲۵، ۱/۹۲۶، ۱/۹۲۷، ۱/۹۲۸، ۱/۹۲۹، ۱/۹۳۰، ۱/۹۳۱، ۱/۹۳۲، ۱/۹۳۳، ۱/۹۳۴، ۱/۹۳۵، ۱/۹۳۶، ۱/۹۳۷، ۱/۹۳۸، ۱/۹۳۹، ۱/۹۴۰، ۱/۹۴۱، ۱/۹۴۲، ۱/۹۴۳، ۱/۹۴۴، ۱/۹۴۵، ۱/۹۴۶، ۱/۹۴۷، ۱/۹۴۸، ۱/۹۴۹، ۱/۹۵۰، ۱/۹۵۱، ۱/۹۵۲، ۱/۹۵۳، ۱/۹۵۴، ۱/۹۵۵، ۱/۹۵۶، ۱/۹۵۷، ۱/۹۵۸، ۱/۹۵۹، ۱/۹۶۰، ۱/۹۶۱، ۱/۹۶۲، ۱/۹۶۳، ۱/۹۶۴، ۱/۹۶۵، ۱/۹۶۶، ۱/۹۶۷، ۱/۹۶۸، ۱/۹۶۹، ۱/۹۷۰، ۱/۹۷۱، ۱/۹۷۲، ۱/۹۷۳، ۱/۹۷۴، ۱/۹۷۵، ۱/۹۷۶، ۱/۹۷۷، ۱/۹۷۸، ۱/۹۷۹، ۱/۹۸۰، ۱/۹۸۱، ۱/۹۸۲، ۱/۹۸۳، ۱/۹۸۴، ۱/۹۸۵، ۱/۹۸۶، ۱/۹۸۷، ۱/۹۸۸، ۱/۹۸۹، ۱/۹۹۰، ۱/۹۹۱، ۱/۹۹۲، ۱/۹۹۳، ۱/۹۹۴، ۱/۹۹۵، ۱/۹۹۶، ۱/۹۹۷، ۱/۹۹۸، ۱/۹۹۹، ۱/۱۰۰۰، ۱/۱۰۰۱، ۱/۱۰۰۲، ۱/۱۰۰۳، ۱/۱۰۰۴، ۱/۱۰۰۵، ۱/۱۰۰۶، ۱/۱۰۰۷، ۱/۱۰۰۸، ۱/۱۰۰۹، ۱/۱۰۱۰، ۱/۱۰۱۱، ۱/۱۰۱۲، ۱/۱۰۱۳، ۱/۱۰۱۴، ۱/۱۰۱۵، ۱/۱۰۱۶، ۱/۱۰۱۷، ۱/۱۰۱۸، ۱/۱۰۱۹، ۱/۱۰۲۰، ۱/۱۰۲۱، ۱/۱۰۲۲، ۱/۱۰۲۳، ۱/۱۰۲۴، ۱/۱۰۲۵، ۱/۱۰۲۶، ۱/۱۰۲۷، ۱/۱۰۲۸، ۱/۱۰۲۹، ۱/۱۰۳۰، ۱/۱۰۳۱، ۱/۱۰۳۲، ۱/۱۰۳۳، ۱/۱۰۳۴، ۱/۱۰۳۵، ۱/۱۰۳۶، ۱/۱۰۳۷، ۱/۱۰۳۸، ۱/۱۰۳۹، ۱/۱۰۴۰، ۱/۱۰۴۱، ۱/۱۰۴۲، ۱/۱۰۴۳، ۱/۱۰۴۴، ۱/۱۰۴۵، ۱/۱۰۴۶، ۱/۱۰۴۷، ۱/۱۰۴۸، ۱/۱۰۴۹، ۱/۱۰۵۰، ۱/۱۰۵۱، ۱/۱۰۵۲، ۱/۱۰۵۳، ۱/۱۰۵۴، ۱/۱۰۵۵، ۱/۱۰۵۶، ۱/۱۰۵۷، ۱/۱۰۵۸، ۱/۱۰۵۹، ۱/۱۰۶۰، ۱/۱۰۶۱، ۱/۱۰۶۲، ۱/۱۰۶۳، ۱/۱۰۶۴، ۱/۱۰۶۵، ۱/۱۰۶۶، ۱/۱۰۶۷، ۱/۱۰۶۸، ۱/۱۰۶۹، ۱/۱۰۷۰، ۱/۱۰۷۱، ۱/۱۰۷۲، ۱/۱۰۷۳، ۱/۱۰۷۴، ۱/۱۰۷۵، ۱/۱۰۷۶، ۱/۱۰۷۷، ۱/۱۰۷۸، ۱/۱۰۷۹، ۱/۱۰۸۰، ۱/۱۰۸۱، ۱/۱۰۸۲، ۱/۱۰۸۳، ۱/۱۰۸۴، ۱/۱۰۸۵، ۱/۱۰۸۶، ۱/۱۰۸۷، ۱/۱۰۸۸، ۱/۱۰۸۹، ۱/۱۰۹۰، ۱/۱۰۹۱، ۱/۱۰۹۲، ۱/۱۰۹۳، ۱/۱۰۹۴، ۱/۱۰۹۵، ۱/۱۰۹۶، ۱/۱۰۹۷، ۱/۱۰۹۸، ۱/۱۰۹۹، ۱/۱۱۰۰، ۱/۱۱۰۱، ۱/۱۱۰۲، ۱/۱۱۰۳، ۱/۱۱۰۴، ۱/۱۱۰۵،

اب ہم علاحدہ علاحدہ تمام دو قضی پر نظر کرتے ہیں،
جو کہ وہ کام پوری طرح واضح ہو جائیں۔

سحلیٰ میں سے خروج نہجاست

سحلیٰ میں سے پیشاب و بھگانہ کے واسطے مراد ہیں، امام
اتفاق ہے کہ سحلیٰ کے واسطے پیشاب اور پیچھے کی راہ سے بھگانہ
اور خروج، یا ان تفسیر و مضمون ہے کہ اس پر کتاب و سنت کی
تصدیق نہ ملتی ہیں، پیچھے کی راہ سے کیزا، کنگری، یا کوئی اور
چیز نکلے تو یہ بھی اکثر فقہاء کے یہاں، تفسیر و مضمون ہے کہ یہ مقام
نہجاست سے گزرتا ہے، امام مالک کے یہاں ان خلاف
عادۃ اشیا کا خروج، تفسیر و مضمون ہے، (۱) شہوت کے ساتھ نہج کی
نکلتا بھی بالارتفاق، تفسیر و مضمون ہے، بھگانہ کی راہ سے خون کا
نکلتا اکثر علماء کے نزدیک، تفسیر و مضمون ہے، امام مالک کے نزدیک
تفسیر و مضمون ہے کہ اس کا نکلنا خلاف عادت ہے، (۲) وہی بھی
امام مالک کے سوا دوسرے فقہاء کے نزدیک، تفسیر و مضمون ہے، (۳)
سحلیٰ کی طرف سے رجوع خارج ہو تو مرد ہو یا عورت، امام
ابوحنیفہ کے یہاں تفسیر و مضمون ہے، امام شافعی کے یہاں تفسیر
و مضمون ہے، (۴)

مراد غیر بخون مضمون: اصل کے اگلے حصہ (سحلیٰ) میں
روئی رکھ لے، جس کی وجہ سے پیشاب رک جائے، اگر یہ
مرد نہ ہو تو بھی تریشاب باہر نکل آتا، ایسی صورت میں بھی مضمون

نوت جائے، بھگانہ کی نالی کا آخری حصہ باہر نکل آتا ہو تو
بھگانہ کی وجہ سے اس کی نالی تک یہ نچلا جائے تو مضمون
نوت ہے، تفسیر و مضمون ہے کہ اس نقطہ نظر سے کہ کسی طرح باہر
نکلے گا ہی تفسیر و مضمون ہے، چاہے وہ خود اپنی جگہ چلا جائے یا
اس کے لئے کسی اور چیز کی مدد لے لیا جائے، تفسیر و مضمون ہے کہ
نکلتا کیا اور نکلنا کما، ان دو ہیں نکالا تو جس پر دعوت تھی، ایسی
صورت میں مضمون نوت چاہئے گا۔ عورت میں بھی اگر شرمگاہ کے
اندرونی حصہ (فرج) میں، روئی رکھ لے، تفسیر و مضمون ہے کہ
روئی رکھ لے، بھگانہ نہ پڑے تو مضمون پڑے گا، ایسی ہی صورت
کے مثلاً، روئی کی وجہ سے یا روئی سا، ان دو نے ہی وجہ سے نکل
جائے تو اس صورت میں مضمون نوت چاہئے گا۔ (۵)

خون اور قے کے متعلق فقہاء کی رائیں

سحلیٰ میں سے علاحدہ مضمون کے دوسرے حصوں سے نکلنے والی
نہجاست کی دو قسمیں ہیں، بخون اور قے، امام مالک اور امام
شافعی کے نزدیک خون اور قے، تفسیر و مضمون ہے، (۱) امام
بوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اگر مضمون زیادہ ہو کہ خون بہہ
پڑے اور قے سے نہ بھر جائے تو تفسیر و مضمون ہے، مضمون زیادہ ہو
تفسیر و مضمون ہے، (۲) امام شافعی کے یہاں خلاف عادت
نکرنے کے لئے نالی کی روئی میں، جو مضمون خلاف عادت
نکلتا ہے، (۳) امام مالک کے یہاں خلاف عادت یا غیر عادت کے

(۱) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۲) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۳) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۴) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۵) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۶) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۷) ص ۱۰۱، ۱۰۲

(۸) ص ۱۰۱، ۱۰۲

بارے میں قاسمہ بنت ابی بکر والی روایت میں آپ ﷺ نے خون استسقاء کے ناقض وضوء ہونے کی وجہ ان الفاظ میں بیان فرمائی انصاف مالک، حم عوفی و لیث بن النضر (۱: ۱۰۱) قے کے بارے میں حضرت ابو داؤد سجستانی روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے قے کیا اور قے کی وجہ سے وضوء نہ پایا تک وہ قے نہ دھوا (۱۰: ۱۰) اور خون اور قے دونوں کی بابت حضرت مالک بن انس کی روایت کہ نماز میں گیسے پھونکے، پاقے ہو جائے تو پھر سے وضوء کیا جائے۔ اور سابقہ رکعات پر جائز کے خلاف پڑھنے کی کیا جائے: حسن فہاء اور

وعف فی مصلوۃ فلیعصر فی ولبعوہاء ولین علی مصلوۃ المغ (۱۰۱) معمولی مقدار کے قے وضوء نہ ہونے پر وہ آثار صحابہ علیہ السلام ہیں جن میں زخم نچڑنے پر وضوء واجب نہ ہونے کا ذکر ہے، اور ان میں مالک علیہ السلام کا ذکر ہے کہ: اللہ کسان فاحشہ لعلیہ الإحادیۃ جب خون زیادہ ہو تب وضوء کا اعادہ کیا جائے۔ (۶۱)

یہی حقیقت یہ ہے کہ مخالف و متعارضہ کا مسلک احادیث و آثار کے اعتبار سے قوی بھی ہے اور حق نامی۔

خون سے نقض وضوء کے احکام

فقہاء کے اس اختلاف کے بعد خون کی وجہ سے وضوء ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی بعض تفصیلات فقہاء احناف کی شریعات کے مطابق ذکر کی جاتی ہیں۔

☆ خون جسم سے نکلنے کے بعد اپنی جگہ رہے، نہ پہلے، نہ زبان

☆ خون کو وضوء نہ ٹوٹے گا تاہم اگر وہ کسی چیز میں گرا جائے تو وضوء ٹوٹ جائے گا۔

☆ خون اگر کسی چیز میں گرا جائے تو وضوء ٹوٹ جائے گا۔

☆ خون اگر کسی چیز میں گرا جائے تو وضوء ٹوٹ جائے گا۔

(۱) ترمذی: ۳۶۲۱، ابی داؤد سجستانی: ۱۰۱، ابی حاتم: ۱۰۱، ابی یوسف: ۱۰۱

(۲) ابن ماجہ: ۱۰۱، ابی داؤد سجستانی: ۱۰۱، ابی حاتم: ۱۰۱، ابی یوسف: ۱۰۱

(۳) کتاب الطہارۃ: ۱۰۱

کے نامہ ولی حصہ خون لگاؤ وضو نہ لے گا۔ (۱)

☆ جرحم خون کا ہے وہی چھپا اور شرم کے پانی کا ہے۔

☆ کان سے اور اور الکلیف کے ساتھ پانی لگے اور وضو نہ

ہائے کا بغیر تکلیف کے گلاؤ نہ لے گا۔

☆ اشرب چشم ہو اور آئینہ سے پانی کرتا رہے یا احتیاجاً برلمان

کے وقت کے لئے مستقل وضو کر لے بھی علم ہوتا ہے اور

نافہ غیرہ سے تکلیف کے ساتھ نکلے دانے پانی کا ہے۔

☆ رات سے کوئی چیز پہانے یا مس کرے اور کسی پر خون

کارہہ یا نہ واجب تک پہنے نہ ہو تک خون نہ لگے وضو

نہ لے گا۔ (۲)

حق سے محض وضو کے احکام

حق کے باقی وضو ہونے کے حلقہ میں ضروری احکام

نہ لے گا۔ (۳)

☆ حق میں مجرم ہو، بغض ہو، کوسنے کا انداز اس طرح کیا

ہے کہ بے تکلف نہ بدلتا کیا جائے، بغضوں کا دنیاں ہے

کہ محسوس نہ کرے، من مجرم نہ ہو تو وضو نہ لے گا۔

☆ کھانا پانی، ہتھ کی قے کا ٹکڑا کیا ہے۔

☆ حقے بار بار ہوتے ایک قسم کے تخت ہونے والی بار بار حقے

کی بابت اٹھارہ کیا جائے من مجرم نہ ہو تو وضو نہ لے گا۔

☆ یا اس وقت راستے ہے اور وہی پڑھتی ہے۔

☆ خون کی قے ہو، خون بہتا ہو تو سر کی طرف سے لے تب

بھی اور اس کا حقیقہ کے نزدیک پیدل کی طرف سے واجب

بھی جبر طور ناقص وضو ہو گا، من مجرم نہ ہو تو وضو نہ لے گا۔

☆ خون کی قے ہو تو سر کی طرف سے یا ہوتو باطن ناقص

وضو نہیں، پیچ کی جانب سے چڑھا ہو تو اس وقت وضو

نہ لے گا کہ من مجرم نہ ہو۔

☆ علم کی قے امام، حقیقہ امام، من مجرم نہ ہو تو ایک ناقص وضو

نہیں، چاہے سر کی سمت سے آئے یا وضو کی طرف سے،

قاضی ابو یوسف، من مجرم نہ ہو تو ایک طرف سے آئے والے غلو کی

قے کو ناقص وضو کہتے ہیں، پھر غلو من مجرم نہ ہو۔

☆ علم کے ساتھ کہ دھار ہو تو علاحدہ کر دینے پر اگر کھانے

کا حصہ کھا ہو کہ من مجرم نہ ہو تو وضو نہ لے گا۔ (۴)

☆ خون ورنے کی جرح مقدور ناقص وضو نہیں، وہ پاک بھی

نہیں، پھر سے میں لگے جائے اور اگر کھل کر کھائے تو

سبکی تولی کے مطابق پاک نہ ہو گا۔ (۵)

حدث محکم

حدث محکم بحیثیت مجموعی حسب قولی ہیں کون سا عام

طور پر لکھا ہو، درمیان اختلاف رائے واقع ہوا ہے :

۱ - خیر۔

۲ - عقل و ہوش کا باقی نہ رہا۔

۳ - نماز میں ہتھ۔

۴ - مہرہ حش۔

۵ - موت (کچھ) (مس) (مرآۃ)

۶ - شرمگاہ کو چھو (مس) (مر)

(۱) - مائیکرو (۱) - ۱۰۱

(۲) - عبد المستطی (۱) - ۱۰۱

(۳) - حوالہ صلی (۱) - ۱۰۱، حوالہ صلی (۱) - ۱۰۱

(۴) - عبد المستطی (۱) - ۱۰۱

۵۔ ازل کا گوشت کھانہ۔

۸۔ ارجھن ملنے کے نزدیک آگ میں لگی ہوئی چیزوں کا استعمال، مرد کو غسل بخانا اور

آگے اس سب کے بارے میں اضافہ کی جاتی ہے۔

نیز کے متعلق فقہاء کی رائیں

نیز کے متعلق ہاتھ، وضو، ہونے اور نہ ہونے کے سلسلہ میں روایات میں خامسا اختلاف پایا جاتا ہے، نیز ان روایات کے قول قبول ہونے اور نہ ہونے میں بھی ملحقین کے درمیان اختلاف رائے ہے، اس لئے فقہی امت ہے کہ فقہ و مجتہدین کے یہاں بھی اس مسئلہ میں خامسا اختلاف رائے ہوا ہے اور یہ کے قول اس طرح سے ہیں

۱۔ امام ابوحنیفہ نے نزدیک نماز کی کیفیتوں، قیام، رکوع اور کھڑا ہونے وغیرہ میں ہونے کو تسلیم فرمایا اور وضو نہ کرنے کا۔

نیز بھی ہوئی حالت میں سجدوں میں نیز آگے کہ ہاتھ سے تسبیح کرے تو آگے کل جائے، تو وضو نہ کرنے کا طریقہ ہر حال میں نیز ہاتھ وضو ہے۔

امام شافعی سے پانچ اقوال مختلف ہیں، وضوئی کے بیان کے مطابق صحیح تر قول یہ ہے کہ سرین، زمین سے لگی ہوئی ہو تو نیز ہاتھ وضو نہیں، اس کے علاوہ ہر حالت میں نیز ہاتھ وضو ہے۔

امام احناف سے بھی لگی نہیں مقبول ہیں، امتنا جملہ ان کے یہ بھی ہے کہ کیفیت نماز میں معمولی نیز (نوم نیز) یا تجل وضو نہیں، (۱۰) اور اقرار امام شافعی کی مذکورہ رائے کے قریب ہے (۱۱)

حدیث اور فقہی وضو کے سلسلہ میں شریعت کی روح اور اس کا حرج احواف کے تحت نظر کی جانی چاہیے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو بیت آسویانے میں لگے کر آدمی جب بیت ہے تو اس کے جڑ اٹھنے پر جاتے ہیں، (۱۲) اور روایت کو ابو خالد الدفینی نے قزو سے نقل کیا ہے، امام ابو داؤد نے ابو خالد کی وجہ سے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے، جس میں سنائی، امام ترمذی ابن سنی جیسے بلند پایہ علمائے اہل حدیث کی توثیق کی ہے، (۱۳) اور ترمذی نے اسے منسب قول ابن جریر طبرانی نے اس روایت کو بھی قرار دے دیا، (۱۴) دوسرے نیز کی وجہ سے وضو نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ نیز کی حالت میں اعضاء صاف نہ ہو جاتے ہیں، (۱۵) یا باہر خارج ہو کر اس کا اندر کی نکل جاتا ہے، (۱۶) نیز کی جھٹکی آبیٹات ہیں، (۱۷) جسم کی کھنکی کی شکافیں ہیں، اگر انسان کی اپنے اعضاء پر رقت پانی نہ رہے تو رگوسا دھندہ دلیو، جس میں اس کا ہلکا بیٹ پر قائم رہنا مشکل ہے، اگر انسان کی گرفت اپنے اعضاء پانی ہے تو خراج رگ کی صورت میں، (۱۸) اس کو کھسک کر لے گا، اس لئے امام ابوحنیفہ

(۱۰) شرح المصاب ۱۰۰

(۱۱) شرح المصاب ۱۰۱

(۱۲) شرح ۱۰۰

(۱۳) کتاب الطہارۃ ۱۰۰

(۱۴) شرح ۱۰۱

(۱۵) ابوداؤد ۱۰۱، ترمذی ۱۰۱، ابونعیم ۱۰۱، ابویوسف ۱۰۱، ابوداؤد ۱۰۱

(۱۶) ابونعیم ۱۰۱، ابویوسف ۱۰۱، ابوداؤد ۱۰۱

(۱۷) ابوداؤد ۱۰۱

وضو ملوث جائے گا۔ اگر اپنے پاس دھو، والی منگھر
کو نہ رہے ہو، تو معمولی کچھ، جہنمی کن پاؤں، جہنمی
اگھ کے زور (مخل) ہونے کی علامت ہے۔ (۱۱)

جنون و بے ہوشی اور نشہ

نیزہ کے علاوہ کسی اور صورت سے عقل مختل ہو جائے جب
بھی وضو ملوث جائے گا، چنانچہ جنون اور بے ہوشی کی وجہ سے
وضو نہ ہونے پر سارا عقل بیکار ہے۔ اجتماعت الاصلہ علی
استغاض الوضوء بالحقون والاحصاء (۱۲) نیزہ بھی نفس
وضو ہے، نیزہ کی علامت الاضیافہ سے عقل کی کمی ہے کہ مرد
مورت میں تیز زکری کے، مگر نیزہ کی علامت واصل شراب نوشی
کی سبب کے لئے ہے، وضو نہ ہونے کے مسئلہ میں عقل اس پر ہے
کہ وہی جھوٹے کئے، داخل فی مشیت لحرکت (۱۳)

نماز میں قیام

تیمبر کے عقلی مسکن کے قیام، جس میں کوئی آواز نہیں
ہوتی، خلک سے مرد و عورتی طرح ہوتا ہے کہ خود آواز نہیں لے،
پڑاؤں کا آواز نہیں لے، تیمبر سے نماز قیام ہوتی ہے، وضو
نہ ہونے پر "خلک" ہے نماز قیام ہوتا ہے، وضو نہیں ہونے کی
ادب کی قسمی "پر" قیام کا اطلاق ہوگا؟ اس کی تشریح مختصراً
پڑی گئی ہے، مسکن میں زیادہ نے خود حضرت، امام ابو حنیفہ سے عقل یا
ہے کہ ایسی قسم جس کو علامہ اس شخص کے اس کے بازو کا آواز
بھی سن لے، نفس لائے علامہ طحاوی کا خیال ہے کہ سامنے کے
انت (خواجہ) عقل جائیں، اور چہ نہ پائے، وضو نہ ہونے کا خیال

نیزہ کے نفس وضو ہونے اور نہ ہونے کے لئے ہیبت نماز کو
میں مقرر کیا ہے، وہ نیزہ کی عقلی ہے۔

نیزہ کے عقلی وضو کی احکام

اب نیزہ کے عقلی وضو کی حکایتوں میں ذکر کی گئی بعض
تفصیلات ذکر کی جاتی ہیں :

۱۵ چلو یا کسی اور طریق پر لیت کر سو جائے، اپنے کر بیچے یا
آگے کی طرف اس طرح سہارے کر سہارے کر سہارے کر سہارے
سہارے کو بنا دیا جائے تو آدمی گڑبڑ ہے، ایسی صورت
میں وضو ملوث جائے گا۔

۱۶ مقرر نفس لیت کر نماز پڑھ رہا ہو، وہ اس طرح نیزہ آگے تو
وضو ملوث جائے گا۔

۱۷ نماز کی نیکیات، قیام سرور، عجبہ، درتھہ کی حالتوں میں
نیزہ آواز نہ لے تو وضو نہ لے گا، خواجہ امیر نفس نماز کے اندر
ہو یا نماز کے باہر۔ بہت ضروری ہے کہ عجبہ سنوں
طریقہ پر ہو، عجبہ، مان، سے اور بازو، چلو اس سے
علامہ ہو، اگر اس سنوں ویکٹ کے خلاف عجبہ کرے تو
تیمبر سے وضو ملوث جائے گا۔

۱۸ پیشی مار کر بیٹھ، اور پاؤں پھینکا کر اس طرح بیٹھا کہ
سر نیزہ میں سے گزرے، وضو نہیں ملے گا۔

۱۹ بیٹھا، اور نیزہ کے بعد سے کسی بھی اسرار میں خلک ہو نہ ہے
کہ نہ بیٹھ کر نہ سے اللہ جائیں، مگر بھی وضو نہ ملے گا۔

۲۰ لٹکی، دونی حالت میں معمولی لوگوں نفس وضو نہیں پڑاؤ ہوگا

(۱۲) شرح مہذب ۱۶۲

(۱۳) عالمگیری ۱۶۲

(۱۴) مہذب ج ۱، ۱۶۲، لائے علامہ، ہندم گیری ۱۶۰

[illegible]

صبا شربت فاضله

یہاں طیفِ آراءِ فنی اور فلسفی کے درمیان کے تضاد کی "تہنیت" کی وضاحت کی جا رہی ہے۔ "تہنیت" کا مفہوم "تہنہ" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "دفعہ" یا "دفعہ" ہے۔ "تہنیت" کا مطلب "تہنہ" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "دفعہ" یا "دفعہ" ہے۔ "تہنیت" کا مطلب "تہنہ" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب "دفعہ" یا "دفعہ" ہے۔

21. $\frac{1}{2} \ln 2$

$$N_{\text{eff}} = \frac{1}{2} \frac{d \ln \rho}{d \ln a} = \frac{1}{2} \frac{d \ln \rho}{d \ln t} \quad (1)$$
[illegible]

یہی ہے۔ یہ انھیں وہو چہ نہ اقصیٰ کے احکام میں بھی مامور
کے ہیں یہ صورت و ناقص بطور مجسم ہے تا آغاز زمانہ کائناتیں
جو جاتے رہیں خلا، کثف نے اکی نہ توئی یہ چہ احکام
اقتیافہ اصحابہ میں راستہ کے سرے۔

عورت و حقوق

عورتیں کا چھوٹا سا بعض طبقہ، نے تو ایک ناقص وضو،
 ہے۔ اسی مسئلہ کے باب کی تفصیل یہ ہے کہ ہم ان کے اور
 اکثر کے درمیان ایک ثبوت کے ساتھ عورت کو چھوٹا ناقص وضو ہے
 اور یہ بھی چھوٹا، اس لئے کہ حق میں جس کو چھوٹا ہونا کا عنوان
 نادر و نادر غیر ثبوت کے لئے کہ ناقص وضو نہیں ہے۔ اور
 متواتر کے لئے یہ مسئلہ جس کی تفصیل ہے اور اسی وجہ سے
 اختلاف و عارضی بھی ہے، خود مقرر عورت ہے
 تمام عورت کو چھوٹا تو یہ قول کے خلاف داخل جس کا
 عائد یا یہ وہ صحیح ہے اور اسے قول کے مطابق، قبل وضو،

-۷-

[illegible]

www.besturdubooks.wordpress.com

۵۷: غن یا مال بھجوا دیا تا غن اور مال سے کسی اور کا جسم چھو اور
وہ لوگوں سے متوجہ نہیں ہوا۔

۵۰ جن مسورتوں میں بھی کثرت کو ماننے سے وضو واجب قرار دیا گیا ہے۔ ہاں میں غصہ کسی پردہ کے چھاننا اور بے کمرے کے ساتھ چھو، گوبارے اور اور جذبہ شہوت کا رخا ہوا ناقص وضو نہیں۔ ۱۱۱

احناف کے یہاں: کتاب میں سے کوئی صورت بھی انہیں وضو نہیں، اس لئے "مباشرت حائضہ" کے جن کا اوپر ذکر ہوا (۲) اور دواختی ہیں، اگر صرف آجاس باب میں احاطہ کی صورتیں ہیں، اول حضرت عائشہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے بعض اوقات وضو نہ کیا، بلکہ بوسے اپنے اور خود پرانے بغیر منکر کرے، (۳) اس سے بالکل کھینچی گئی تردید ہوتی ہے، کہ بوسہ بجائے خود وضو کی دلیل ہے۔ دوسرے حضرت عائشہؓ کی ایک اور روایت کہ ایک شب انہوں نے آپ ﷺ کو بستر پر نہ بلا، غسل کیا تو آپ ﷺ مسجد نبوی ﷺ میں مجبور ہو رہے تھے، آپ ﷺ کے کندھوں پر حضرت عائشہؓ کا ہاتھ پڑا، وہ: "ابن ابی اسد زائل آیت قرآنیۃ" فلو لم یسجد لفساد سے ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ "علل صحیحہ" سے یہاں "محرمنا" مراد نہیں ہے اور قرآن مجید میں اس آیت کے علاوہ

جہاں بھی محبت کی طرف ”مس“ کی نسبت کی گئی ہے وہاں یکسا
 جہاں کا استثنیٰ مگر وہ ”عالم لمعوین“ (نہر، ۱۲۲۷: ۵۵) اس
 لئے خلیفہ کی رائے نہ زیادہ قوی اور جارحانہ ہے۔ گاہے گاہے
 شریعت کے عام اصول اور عیسائی کے مطابق ہے۔

حضرت لبرادنت مٹوانی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ چھوے تو وہ بھوکے اور پیاسے ہو جائے گا۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناقص وضو، کھنکھائی شرمگاہ
 نمونے یا دوسرے کی۔ عورت کے ساتھ بیٹا عورت، بہنوئی کے
 ساتھ بیٹا عورت پرہ کے، کبھی بھی عورت میں ناقص وضو نہیں (۱۰)
 امام مالکؒ کے نزدیک شہوت کے ساتھ جوئے کو ناقص وضو،
 سہواً اپنی شرمگاہ پر یا دوسرے کی اور بکرا کے ساتھ جوئے یا بے
 لباس، اسی لئے کہوئے بچوں کا یہ حد، جسم جوئے تو روضہ

(۱) فر - البهت

(۲۸) هانچنگی ۱۳۸۱

(۳) انگریزوں نے عامہ ذہن کو یہ گمان پیدا کیا کہ انگریزوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان کے تمام حقوق کو لوٹ لیا۔ (۳) سبز بھٹی، ۱۹۶۲ء، باب سوم، وطن کی جدوجہد، ص ۱۰۱، ۱۰۲۔

اور بعد ازاں کو مسنون قرآن دیتے ہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اس باب میں سرنگو بے غماہ ہے، جو اس قسم کے مسنون ہوئے کرتا ہے۔ (۵)

ابنہ الامام احمد کے ہاں اس سے ایک مشابہ ہے کہ اذن کا گوشت کھ: بغض وضو ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے اذن کے گوشت سے وضو کرنے کو نہ بکری کے گوشت سے وضو ضروری نہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ (۱۰) مضمناہما اس روایت کو احتیاج پر محمول کرتے ہیں اور وضو کو واجب نہیں کہتے۔ (۱۱)

امام احمد کے نزدیک مرہ کو غسل دینا بھی موجب وضو ہے اور زہرا بھی امام ابوحنیفہ، مالک اور شافعی کے نزدیک بغض وضو نہیں۔ (۱۲)

وضو دلوئے شے کا ٹھک ہو

اس نہت پر کھڑا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہے کہ پاک رہنے کا غالب گمان ہوا اور حدیث کا بغض ٹھک تو وہ پکی کی کہ دست میں نہ رکھا جائے گا۔ سوائے امام مالک کے کہ تن کے زرد پیکھ ٹھک کی جارہی تھی یہ وضو ضروری ہوگا۔ (۱۳)

حالت حدیث کے احکام

اس پر اللہ تعالیٰ ہے کہ حالت حدیث میں قرآن مجید کی حدیث کی جائزگی ہے۔ (۱۴) اسی پر بھی اتفاق ہے کہ وضو مسجد

خونے گا۔ (۱۵) امام احمد کے نزدیک بکھ ہو یا بجا زہد ہو یا عمر وہ اس کی شرمگاہ چھو لے تو وضو نوت جائے گا، اسی طرح خود اپنی شرمگاہ چھو لے جب بھی وضو نوت جائے گا، بشرطیکہ ہاتھ کے اوپر سے ہر سے نہیں، بلکہ اندرونی حصہ (باطن کف) سے صحت پاؤں اور درمیان میں پردہ مالک نہ ہو۔ (۱۶) سرین چھوئے یا زور زور کے حصہ یعنی گوبھڑنے کی وجہ سے وضو واجب نہیں، البتہ امام شافعی سرین کے چھوئے کبھی باطن وضو ضروری دیتے ہیں۔ (۱۷)

اذنی نے حضرت طلق کی روایت پر من کی ہے۔ اور دوسرے فقہاء نے حضرت مرہ کی روایت پر، پھر فریقین نے ایک دوسرے کے استدلال کو بوجہ کرنے کی سعی بھی خوب کیا کی ہے۔ جامع شریعت کا عمومی مخرج یہ ہے کہ کبھی دست کے خروار ہائی پاکی واجب قرار دی جاتی ہے، جسم نشانی تو کبھی کسی عقلی اور ظنیہ تجسس کو ہاتھ لگا جائے تو بھی وضو واجب نہیں ہوتا، شریعت کی اس اصل عام سے حلیہ سے سخت نظر کی تائید ہوتی ہے۔ (۱۸)

بعض فقہاء کے نزدیک بغض وضو کے حریض اسباب

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ میں کھائی ہوئی چیزوں کے استعمال سے وضو واجب ہوتا ہے۔ (۱۹) لیکن مشر

(۱) التلخیص للدرمی، ۱/۱۰۱، الإيضاح، ۸۰

(۲) شرح التلخیص، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۳) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۴) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۵) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۶) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۷) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۸) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

(۹) التلخیص للدرمی، ۱/۲۵۲، الإيضاح، ۸۱

جو گھڑی مخالفت کرتا ہے اور لوگوں کو اندر جانے سے روکتا ہے
 "حد" کہلاتا ہے۔ جو روکنا کو اپنے آپ کو غنت و دراصل سے
 روک دیکھنے کو "احدا" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس لئے قرآن
 پاک نے قرآن مجید کو "حد" و "اللہ" قرار دیا ہے: "تسک
 حدود اللہ لا تغربوہا" (النور ۲۴) کہ حریمات مملو ہیں،
 ایک جگہ حکام خداوندی کو بھی "حد" و "اللہ" کہا گیا: "تسک
 حدود اللہ لا تغربوہا" (النور ۲۴) کہ جو حد اللہ تعالیٰ کے
 دی ہوئی اندام مقررہ ہیں، ان سے تجاوز نہ کرنا، اس حاسبت سے
 شریعت میں مقررہ چیزوں کو "حد" سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ گاہوں
 سے نکالتا ہے۔

حد کی تعریف

حد کی شرعی اور فقہی تعریف میں فقہاء کے درمیان
 تجویز و اختلاف ہے، حنفی کے یہاں "حد" وہ قیام مقررہ
 سزا نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ کے حق کے طور پر دی جاتی ہے،
 کامائی کے ساتھ "حد" سے عقوبت مقفوعہ واجبہ
 حنفیہ کے یہاں "حد" نہیں ہے، "تجوہ" ہے، شریعت کی طرف
 سے سزا مقررہ ہے، مگر اس کا تعین بندوں کے حقوق سے ہے،
 انسان چاہے تو معاف کرے یا کسی سزا پر مستحق کرے، مثلاً
 قصاص، یہ بھی قیام حد کی توضیح کے مطابق "حد" نہیں ہے،

یہ بھی داخل ہوا یا ممکن ہے، اس پر بھی اجماع ہے کہ حد
 وغیرہ یعنی حد کی حالت میں نردی اور نیکو نام ہے، اگر لحد
 ہوا کیا تو غنت گناہ ہے اور امام ابوحنیفہ سے متعلق ایک روایت
 کے مطابق باعث کفر ہے، بھول کر باندہ اقلیت کی وجہ سے ایسا کیا
 ہو تو گنہگار نہ ہوگا مگر نذرانہ ہوگی۔ (۱۰)

حالت حد میں قرآن مجید کا بھلا بھی جائز نہیں، البتہ
 اس کی تفصیل میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک حد
 کے بغیر چھوڑنا نہیں، خلاف کے ساتھ چھوڑنا جائز ہے، ۱۱
 شوافع کے نزدیک خلاف کے ساتھ بھی چھوڑنا جائز ہے، یہاں
 تک کہ جس حدود میں قرآن مجید ہوا اس کے چھوڑنے کا کیا حکم
 ہوگا؟ اس میں تو اختلاف ہے، لیکن ان سے ہاں اس امر پر
 اتفاق ہے کہ اس کا اٹھنا جائز نہیں، سب فقہاء میں اگر غالب
 حصہ قرآن مجید کی حریمات کا نہ ہو تو اس کو چھوڑنا جائز ہے، قرآن
 مجید کے اٹل جانے، غریب جانے اور نجات میں سمجھوتہ کرنے کا
 فطرہ ہونا اس سے بچنے کی غرض سے حدت حد میں بھی
 چھوڑنے تو مطلقاً نہیں، (۱۲) امام مالک کے ہاں بھی حالت
 حد میں قرآن مجید کا چھوڑنا اور کسی طور قرآن مجید کا اٹھنا جائز
 ہے۔ (۱۳)

امام احمد سے روایتیں مختلف ہیں، ایک امام ابوحنیفہ کے
 مطابق وہ صرف امام شافعی کے۔ (۱۴)

حدود

لفظ میں "حد" کے تین معنی ہیں۔ دہان (ب)۔

(۱) اربع تصحیح ۳۴۱ (۲) تاج ۳۴۰ شرح فقہات ۹۷/۲ (۳) تاج ۳۴۱ (۴) تاج ۳۴۱

(۵) مستند ابی شرح السید ۱۵ (۶) حلیہ علیہ ۱۹۱ (۷) تاج ۳۴۱

”قانون“ نہ ہو، قذف (بہتان) میں یہ شرط نہیں، نظام سے مراد یہ ہے کہ معاملہ پر اتنا اور قہر کم نہ ہو گیا ہو، امام ابوحنیفہؒ نے اس کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں کی ہے، بلکہ قاضی کی صلاح پر چھوڑا ہے، قاضی اور جج مسلمان امام مجتہد کے نزدیک ایک ہی ہیں، اس لئے زیادہ کی مدت میں ”ظہور“ ہو جاتا ہے، اس طرح اگر کسی کے زنا پر ایک روز گذر جائے اور اس کے بعد کوہان زنی یا بابت کوئی دوسری بات نہ جاری کی جائے تو کوہان قبول نہ کی جائے گی۔ (۱۰)

حقوق اللہ اور حقوق الناس میں فرق

زنا، شرب خونی، زانیہ، زانیہ اور برہنہ کے جرائم حسب حدود اللہ تعالیٰ ثابت ہو چکے ہیں جو معافی، عفو، یا کسی کی طرف سے مجرم کو بری کر دینے کا کوئی اختیار نہیں، بہر حال سزا بخدا کی جائے گی، اس لئے کہ یہ غلطی حقوق اللہ ہیں، ان میں کوہان کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا، ان جرائم میں سے کسی کو ایک شخص نے بار دہرایا، مجرم سزا بخدا کے پاس گیا تو ان پر ایک ہی ”حد“ جاری ہوگی، مثلاً کسی نے تھوڑے چوری کی جب میں ایک ہی ہاتھ کاڑ جائے گا، اسی طرح اگر تھوڑے قوالب دہرایا اس کی سزا کاٹنا ہوگی، میں آئے گا، قذف و بہتان کی سزا بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حقوق اللہ میں سے ہے، اس لئے امام صاحبؒ کے نزدیک اس کے احکام بھی یکساں ہیں، خواہ اس کو کسی کی حقوق کے ذریعہ نشانہ بنائے ہو، اس لئے کہ اس کے ذریعہ کسی شخص پر

اس طرح اصراف کے یہاں حدود پانچ ہیں، حد زنا، حد برہنہ (چھری)، حد قذف (بہتان)، حد شرب (مگھری شراب)، حد سکر (دوسری نشہ آور اشیاء)۔ (۱۱)

دوسرے فقہاء کے نزدیک شریعت کی طرف سے تمام مقررہ سزائیں ”حد“ کہلاتی ہیں، چاہے ان کا تعلق اللہ کے حق سے ہو یا انسان کے حق سے، اس لئے ان کے یہاں حد و آٹھ تک میوے کی جاتی ہیں، زنا، برہنہ، قذف، نشہ، حد و ایک کھلی (جرام)، بغارت، اداۃ اور دہرایا، جس سے قصاص واجب ہوتا ہے۔ (۱۲)

اصناف کے یہاں مگھری شراب اور دوسری نشہ آور اشیاء کا حکم جداگانہ ہے، غلام کا ساقی نے دو حد و ”حد شرب“ اور ”حد سکر“ ٹھان لی ہیں، دوسرے فقہاء کے یہاں برہنہ اور خونی شراب ہے، جس لئے ان کے یہاں ایک ہی اصطلاح ”حد سکر“ لگا ہے، جو دونوں کو جانتی ہے۔ (۱۳)

حد و حد کے مشترک احکام

کچھ احکام ہیں جو تمام یا مختلف حد و حد میں مشترک ہیں، یہاں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ پاپے جرائم کے ثبوت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مبرا ہو، جو خود کی کوئی چیز نہیں، مبرا گواہی ادا کر دینی جائے، مبرا اسطرح ہونی پات پر مبرا ہی نہ دے۔ (۱۴) زنا، چوری اور شرب خونی کے مقدمہ میں یہ بھی شرط ہے کہ

(۱۰) بدیع صفحہ ۶۶

(۱۱) الفہم الاسلامی، دار الفکر

(۱۲) بدیع صفحہ ۶۷

(۱۳) حسبے امام ابوحنیفہؒ، جو حد و حد کی وضاحت کرتا ہے، کہ حد و حد کی کوئی چیز نہیں، مبرا گواہی ادا کر دینی جائے، مبرا اسطرح ہونی پات پر مبرا ہی نہ دے۔ (۱۴) بدیع صفحہ ۶۸

کڑے بھی گائے جائیں گے، ہاتھ بھی کاٹے جائیں گے اور
رہیم بھی کیا جائے گا، جب کہ اذنی، مالکیہ اور حنبلی کے
نزدیک کسی پر صرف سزائے موت کا نفاذ ہوگا اور سزا نہیں
جاری نہ ہوں گی۔

اور اگر ان میں کوئی بھی جرم مستوجب موت نہ ہو مثل
چوری کی، شراب کی، اور غیر شرابی شدہ شخص خمر نہ بھی کیا تو
بال تعلق تینوں سزائیں جاری کی جائیں گی، شرافت اور حلالہ کے
یہاں پہلے لکھی، پھر سختی کی تزیین سے سزائیں کا نفاذ ہوگا اور
مالکیہ کے یہاں اس سے پرکھیں، اذنی کے یہاں کوئی تزیین
مقرر نہیں، قاضی کی صواب دینے پر ہے، البتہ ایک سزا کے اجراء
کے بعد دوسری سزائی وقت جاری کی جائے گی، جب وہ پہلی
سے صحت یاب ہو چکا ہو۔

وہ جرائم جو ظالم حقوق الناس سے متعلق ہیں ایک تو
قصاص ہے، دوسرے اذنی کے علاوہ دوسرے فقہاء کے
نزدیک خذف ہے، اگر کوئی شخص قذف کا بھی مجرم ہو اور تین
بھی ملہ احوال کے نزدیک صرف ازراہ قصاص قتل کیا جائے گا،
مختلف اس پر جاری نہ ہوگی، کیونکہ محمد اللہ بن مسعود کا قول
ہے کہ جب دو مالک سزا نہیں جمع ہو جائیں جن میں ایک قتل ہے تو
یہ تین ہی کا کیا ہو جائے گا؟ انہ، اجمع حدان: أحدھما
الفعلی، أحباط الفصل، والک، "جب کہ ایک حدیث کے
نزدیک دوسری سزا نہیں جاری کی جائے گی۔

تیسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرح (حقوق اللہ، حقوق

تہمت نکالی ہے، اگر اس نے قاضی کے اس معاملہ سے پہلے
صاف کر دیا تھا، باہمت لگائے، اسے کے خلاف کچھ معاوضہ
لے کر اپنے دوستوں سے استبراء ہو جائے تو کیا کرنا صحیح ہوگا۔
نیز اگر ایک نئی شخص مجدد افراد پر زنا کی تہمت لگائے تو ہر ایک
کی طرہ سے معاوضہ جاری ہوگی۔ ۱۱۱

پھر حدود میں "حقوق اللہ" اور "حقوق الناس" کا معیار یہ
ہے کہ وہ تمام جرائم جن کا انصاف عام لوگوں کو سزا دینا
نہ سزائیں کا قلع عام لوگوں کو بہرہ نچا، وہ حقوق اللہ ہیں،
بندوں کو اختیار نہیں کہ ان کو صاف کریں۔ ۱۱۲

حدود میں نہ داخل

"حدود" میں ایک عام مسئلہ مختلف ذمیت سے جرائم کی
حدود میں "تہمت" کو ہے، یعنی اگر ایک شخص دواپنے جرائم کا
مترکب ہو، جن کی سزائیں جدا لگائی ہیں، تو کیا ہر ایک کی الگ
سزا دی جائے گی؟ یا ایک کی سزا پر اکتفا کیا جائے گا؟ اس
کی تین صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ تمام جرائم متعلق اللہ سے
متعلق ہیں، پسب کا متعلق حقوق الناس سے ہے، بعض کا حقوق
اللہ اور بعض کا حقوق الناس سے، پھر حقوق اللہ سے متعلق
ایک سے زیادہ جرائم کے اجتماع کی بھی دو شکل ہوتی ہے، یا تو
نہ مشروط کوئی سزا موت کے درجہ کی ہو، مثلاً ایک شخص چوری بھی
کرتے، شراب بھی پیتے اور شہوانی شہو ہونے کے باوجود زنا
بھی کرتے، کہ تو یہاں حقوق اللہ پر دست اندازی ہے، اور پھر
جرح یا یہ کہ سزا کی سزا (جرح، سنگ دہی) کے زیر موت ہے،
شواہح کے یہاں ایک صورت میں تین سزائیں کا نفاذ ہوگا،

(الف) اگر اس میں کوئی جرم مستوجب قتل نہ ہو تو اتفاق ہے کہ تمام سزا نہیں نافذ کی جائے گی، ہاں مالکیہ کے یہاں اگر قتل اور شرب خمر دونوں کی حد کا مستحق ہو تو ایک ہی سزا جاری ہوگی۔

ابھی نہ پتہ چلا ہے کہ جو شخص کرم اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مالک رحمہ اللہ سے حد معاف نہیں فرمائی، امام احمد کے ایک قول کے مطابق ان جرائم کی سزا تو یہی ہے کہ حد معاف ہو جائے گی یا نہ؟

حد و دھوکا نافذ کرے؟

(ب) ان میں کوئی جرم ایسا بھی ہو جو شرعاً مستوجب قتل ہو، ایسا صورت میں حقوق، جنس سے حقیقی سزا نہیں "مقتل" کے ساتھ نافذ نہ ہوں گی۔

حد و دھوکا نافذ کرے؟ لے کر دہلی ہے کہ خود اس حد کو نافذ کرنا ہے، ایسا شخص جس کو امیر نے سزاؤں کے اجراء کے لئے نامزد کیا ہے۔ لہذا امام ابن ہشام مختلف علمی، لہذا الحدود (۱۲)

(ج) ایک ہی سزا قتل اور قتل انہماں سزاؤں کی جامع مانہ ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ہم قصاص قتل کیا جانا ہو اور زنا کی حد سے رجم کا مستحق ہو، اس صورت میں قتل انہماں مقدم ہوگا اور رجم قصاص قتل کیا جائے گا۔ (۱۱)

محدود کی حد و دھوکا نافذ کرے؟ لے کر دہلی ہے کہ خود اس حد کو نافذ کرنا ہے، ایسا شخص جس کو امیر نے سزاؤں کے اجراء کے لئے نامزد کیا ہے۔ لہذا امام ابن ہشام مختلف علمی، لہذا الحدود (۱۲)

مجرم کی توبہ؟

مجرم اگر جرم سے تائب ہو جائے تو اس کا قاعدہ اس کی طرف آخرت میں حاصل ہوگا یا تائب بھی اس کی حد معاف ہو جائے گی؟ اس میں تعلیل ہے، اس بات پر اتفاق ہے کہ بہترین اور اس سے پہلے کہ اس پر قاضی پایا جائے، تائب ہو جائے اور توبہ اور اس کے توبہ پر اس پر جاری نہ ہوگی، اس میں بھی اختلاف نہیں کہ کسی پر توبہ لگانے کے بعد تائب ہو گیا تو حد قتل حد معاف نہ ہوں گی کہ یہ بندہ کا حق ہے، لہذا حد و دھوکا نافذ کرے؟ لے کر دہلی ہے کہ خود اس حد کو نافذ کرنا ہے، ایسا شخص جس کو امیر نے سزاؤں کے اجراء کے لئے نامزد کیا ہے۔ لہذا امام ابن ہشام مختلف علمی، لہذا الحدود (۱۲)

محدود کی حد و دھوکا نافذ کرے؟ لے کر دہلی ہے کہ خود اس حد کو نافذ کرنا ہے، ایسا شخص جس کو امیر نے سزاؤں کے اجراء کے لئے نامزد کیا ہے۔ لہذا امام ابن ہشام مختلف علمی، لہذا الحدود (۱۲)

(۱) مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث، ۱۹۸۰-۱۹۸۱ء، ج ۱، ص ۱۲۷-۱۲۸

(۲) مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث، ۱۹۸۰-۱۹۸۱ء، ج ۱، ص ۱۲۷-۱۲۸

(۳) مکتبہ اسلامیہ دارالحدیث، ۱۹۸۰-۱۹۸۱ء، ج ۱، ص ۱۲۷-۱۲۸

(تصیل کے لئے اس میں مکی "الصلی" جلد
میار ملے ۱۲۹ اور ۱۲۶۹ کی جاکھی ہے، اس میں
کے نزدیک ہارین اور پانی کے لئے ہر کارہ نہیں
ہے، دوسرے جرموں کے لئے ہے، نیز اس کتاب
میں دیکھئے: کفارہ)۔

حدود میں شریعت کی ایک خاص رعایت

حدود کے عقوبات کے سلسلہ میں فقیر اسلام نے
ایک اصولی چاہت یہی ہے کہ جس قدر ممکن ہو حدود سے بچا
جائے اور مجرم کے لئے معاف کرنے میں غلطی نہ کر جائے اس سے
بچنے کے لئے کسی سے قصور کو ہرگز اس میں غلطی نہ کرنے (۱۵) اس
اصول پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اور اسی لئے فقہاء نے یہ اصل
قائم کی کہ شہادت کی وجہ سے حدود معاف ہو جائیں گی۔
الحدود ونحوہ بالشہات (۱۶)

زنا کے باب میں خاص طور پر فقہاء نے اس اصول سے
بہ اقامہ اٹھایا ہے، "نصف" کی نصف تسمیں ہیں اور ان کے مستحکم
اور مستحکم ہونے پر غور کی ہے جس کا ذکر خود زنا کے تحت ہوگا،
اور پر گزر چکا ہے کہ حدود کے عقوبات میں غور کی شہادت اور
بائن واسطہ شہادت مستحکم نہیں ہے، عقلم کی وجہ سے حدود کا عقود
خاص کے عیاں قابل قبول ہائی نہیں رہتا، انتہاء یہ بھی کہتے ہیں
کہ حدود کے باب میں اگر مجرم حالت نشہ کی جرم کا قرار
کے لئے قابل اعتبار نہیں اور اس طرح کے دوسرے اضیالی
اکام اسی اصل پر چلتی ہیں۔ (۱۷)

تہمت لگانے کی سزا پائی ہو (معدونی الخلف) تو اس کا ایک
خصوصی حکم انصاف کے اس پر ہے کہ کتاب بھی مکی اس کی کوئی
قول نہیں جاسکتی، اگر وہ یہ کرے تمام شرائی کے نزدیک یہ
کے بعد کوئی قول کی جاسکتی۔ (۱۸)
کیا حدود کو کفارہ ہیں؟

مجرم پر حدود شرعیہ کا نفاذ کیا اس کے کفارہ کے لئے کفارہ ہیں
جائے گا اور آخرت میں عذاب خدا مکی سے دسمحور ہے گا؟
اس میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کے ذمے مشہور ہے کہ
آپ کا خیال تھا کہ حدود مجرم عبرت بخوری کے لئے ہیں، نہ انہوں
کے لئے کفارہ نہیں ہیں، کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک
روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم ہے کہ حدود
کفارہ ہیں یا نہیں؟ اکثر اہل علم کے نزدیک حدود کفارہ ہیں،
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حالت و سرخ روایت ہے کہ
جس نے کسی کا منہ پر حدود کا ارتکاب کیا اور اس کی سزا پائی وہ
اس کے لئے کفارہ ہیں، من احساب من ذلک حیثاً
لمعرب عیب لہو کفاراً لہ (۱۹)

علامہ شیعری کی تحقیق ہے کہ تمام ابوحنیفہ بھی ایک حد تک
حدود کے کفارہ ہونے کے قائل ہیں نہ ابوحنیفہ کے ذمے بھی معلوم
ہوئی ہے، ایک روایت میں اسی کا انتہاء ہے، دوسری روایت
میں یحییٰ کے ساتھ کفارہ ہونے کا ذکر ہے، مگر ضرور ہے کہ پہلے
آپ کو علم نہ آ ہوگا، بعد کہ چند دفعہ اسی طرح کی گئی ہوگی اس
لئے یہ دوسری روایت بعد کی روایت کے لئے نہ آئی ہوگی۔

(۱۵) نور مادی، ۱۹۶۱، ۲۶۲ (۱۶) نور مادی، ۱۹۶۱، ۲۶۲

(۱۷) الاصلیہ والظاہر لاسی، ۱۲۸، ۱۲۹ (۱۸) الاصلیہ والظاہر لاسی، ۱۲۸، ۱۲۹

(۱۹) الاصلیہ والظاہر لاسی، ۱۲۸، ۱۲۹

مشرق تو ان کا انتخاب کرے۔ جہاں انسانی جان و مال سے زیادہ کوئی اور چیز انہیں نہ ہو اور جہاں انسانی مصرت و محنت پر سر نہ ہو۔ مکان کے ٹوٹے ہوئے اور اذیت کی طرح نظام ہو تو ہو۔ پہلے رحم کے تھن کے لئے جرم کے ساتھ قتل گیری کی قدر ضروری ہے۔ چھٹی کراہی کے قتل کے ساتھ جان کے لئے بحرین کے ساتھ تلف و سرانی۔

حدیث

حدیث قرآن مجید کے بعد ۱۰۰ ہجری انداز میں روایت اور اسامی کے قانون کا بنی اور پیش ہے۔ مذاہب عالم میں اسلام کو جو جامعیت و وسعت اور گیری اور انسانی سہیل کے اعجاز کی حد میں ہر زندگی کے ہر گوشہ کے لئے رہنما و رہبری کی قدرت اور صبر و فاضل ہے۔ یہ بھی کے لئے قرآنی چہ حاصل ہے اور اس حدیث کے جس کے بعد اور عظیم انہود کی بدولت ہے۔ یا اس کے حق و انسانی تائید میں کوئی نہیں جو اپنے لئے والوں کی من چاہی کر لیں اور تہلیلوں کا نشانہ نہ بنی ہوں، ان میں ظلمی قوانین بھی کی گئیں ہیں کہ عبادت میں بدلہ دلی گئیں اور معنوی قوانین بھی کی گئیں، مگر ان کے القاء کو وہ ظلم صحیح پہناتے کے لئے وہ جب کے اصل جملہ اسکے تاثیر کیاں میں بھی نہ تھے، لیکن یہ علم حدیث ہی کی بدولت ہے کہ اس نے قرآن کو دل چاہی معنی آفرینی اور خود ساختہ تائیدوں کا کارخانہ بنے سے پہلے۔

حدیث کے ذریعہ میں ان احکام کی روح اور ان کی جسم تصور ہو کر عمل معلوم ہوتی ہے، جن کی قرآن مجید ہدایت دیتا ہے قرآن نماز میں شمول کی تزیین دیتا ہے، انداز میں انہیں

ایسے تھے جن کو اس سے پہلے کوئی مثال نہ تھی۔ ۵۰۰ ایک دفعہ کے مزاحمت ۱۶۵۰ دفعہ کے مزاحمت اور ۱۳۰۰ دفعہ انہیں اس سے زیادہ کے مزاحمت ہیں۔

ان اعداد و شمار سے عاف اشارہ ۱۰۰۰ ہے کہ بحرین نے جیل میں بھی مزاحمت ہے اسی تناسب سے اس کے جرم میں اضافہ ہوا گیا، کیونکہ مختلف قسم کے جرائم پیشہ افراد کے ایک ہر اجتماع کی وجہ سے ان کی ہر نماز ذہنیت اور عمل کی حد تربیت ہو جاتی ہے۔

۶۔ یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ اسلام کی مقصد سزا نہیں ہر اہم کے ساتھ اب میں اس وجہ مفید ہیں کہ کوئی دھرم قانون ان کی دوسری نہیں کر سکتا، مثلاً سواری عرب میں ۵۰۰ تک چوڑی کے صرف ۵۰۰ پتے واقعات ہوئے جن میں چار کے ہاتھ کالے گئے، لیکن میں شرقی قوانین کے خلاف کے بعد تین سو میں صرف تین آئینوں کے ہاتھ کالے جانے کی صورت تھی، جب کہ چوڑی محنت مصر میں صرف ۶۵۰ کے اعداد و شمار کے مطابق ۳۰۰۰۰ واقعات چوڑی کے ہوئے، جس میں ۲۳ ہزار سے زیادہ چوڑی کو لوگوں کے محفوظ مقامات سے لے گئیں، (یعنی اعداد و الجرائم) گزشتہ سالوں میں جب پاکستان میں حدود شریعہ کا نفاذ ہوا تو چوڑی دونوں میں چوڑی کا احساس سے محنت کر سکتا ہو۔

اب انسان کے لئے دونوں راہیں کھلی ہیں، وہ خود اپنے معنی کو اپنا مذہب اور شائستہ بنائے جو اس کا مقصد ہے، جہاں ایک حرکت میں اپنی ذات و حرمت کے متعلقہ میں سے تمام تک کا مرکز نہ ہو، کوئی گناہ جس کے دل کی طرف اٹھے اور کوئی ہاتھ اس کی مزاحمت انہوں کی طرف بڑھے، یا انہیں

فشرع کیا ہے اور کسی کیفیت کا نام ہے؟ یہ ہمیں حدیث میں ملتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کی حالت میں حضور اکرم ﷺ کی انابت الی اللہ، خشیت اور سوز و گماز کا کیا حال ہوتا تھا، کس طرح آپ کی اذہاں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں، کس طرح درود سوز سے بڑا اور لکڑوٹا چاڑی سے مچر پڑ دھانپ لگات آپ ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہو جاتے تھے، قرآن پاک ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، (الجرم - النکین اس کا حقیقی مفہوم اس وقت تک سمجھا نہیں جا سکتا جب تک کہ ہم میں ہمارے جین و انصاری کا ایسا بھائی ہو، گی، برادرانہ روابط و مبادرے مروت اور جذبہ العافیت ملاحظہ نہ کر لیا جائے، قرآن چھادنی سبکی اللہ اور دوزخ کو آخرت کے بدلے قنوت کر دینے کی تلقین کرتا ہے، مگر دین کے ختم و انصافیت کی خاطر جذبہ سرفراشی، حرارت جہاد، آخرت کی جست و خیز سے بے نیاز ہوا متلازم، اپنے مقصد کی گھن اور درستی کی محسوس تصویر جب تک حدیث و سنن کی کھڑائی کے نورانی پرشیت نہ دیکھ لی جائے، اس وقت تک یہ دایہ صحنہ کھلے کھلے توہین و فساد نظر آتی ہیں، اسی لئے امام موزائی نے بہت عجیب گماہ کے مطلع کو حقیقی ضرورت کتاب اللہ کی ہے، کتاب اللہ کا اس سے زیادہ مست کی ضرورت ہے، الکتاب اسوج ایسی السہ من السہ ایسی الکتاب۔

معرفت شادولی اللہ جلوجل (مترجم) لکھتے ہیں :

”آپ ﷺ کے اقوال و افعال اور کسی عمل پر حاشیہ ہر دے لئے نشان دہا، جہنم کی راشی میں ہم خدا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہیں تو منزل تک پہنچنے میں کوئی

شک باقی نہیں رہتا، وہاں ہر بات کے لئے دھاراست سے بھگ جائے گا کوئی اندیشہ نہیں، دوسرے آپ ﷺ کی حدیث پر عمل کیا اس نے اپنی ہمارے جس نے حدیث کو بھیرا وہ یقیناً گمراہ ہے، اس پر عمل کرنے میں جوشی بھلائی ہے، اور اس پر عمل نہ کرنا سخت نقصان کا باعث ہے“ (۱)

حدیث کی حیثیت

ہمیں اسلامی قانون کے بنیادی سرچشمے دو ہیں : ایک ”الکتاب“ اور دوسرے ”السنن“ الکتاب سے مراد اللہ کی و الہی کتاب ہے، جو محمد بن عبد اللہ ﷺ پر آج سے چودہ سو سال پہلے نازل ہوئی، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت سے اس کی کسی حفاظت کی گائی تک و حرفت پر حرق مکتوب ہے اور اس میں ایک شہادت کی بھی تہذیبی نہیں ہوئی ہے اور ”السنن“ کہہ دوئی حضرت محمد ﷺ کے زبانی اور حدیثات، اقوال، اور آپ ﷺ کے سامنے ہونے والی وہ باتیں ہیں جن پر آپ ﷺ نے حاشیہ اختیار فرمایا۔

پہلا ماخذ اپنی عظمت اور استزاد میں جہ کر ہے، یعنی اس کے بول بھی خداوندی ہیں اور وہ اس قدر محفوظ ہے کہ اس کے حق ہونے میں کوئی وجہ کا شک و شبہ نہیں ہے، اسی لئے اس کا انکار کفر ہے، اور دوسرا ماخذ اپنی وسعت و جامعیت اور شریعت و احادیث کے لحاظ سے فوقیت رکھتا ہے، یعنی اس سے جس قدر احکام اور زندگی کے ہر شعبہ کے لئے دایہ صحنہ ہیں اور واضح صورت میں ملتی ہیں، وہ خود قرآن مجید سے ہمیں تیس، ماہم و لازمی کے ذکر و قول کا ایک منشا ہے۔

یعنی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں دین و شریعت کے خلاف خود

اور سے زمانہ میں بھی جس "جاہلیت چوہ" سے پورے عالم کو گھبرے میں لے رکھا ہے اور سلام علی کے نام پر اسلام کی تراش و تراش میں صرف ہے، اس کی بیخودی عکسٹ عملی بھی ہے کہ پیچھے خرافات کو دین کی اساس قرار دے اور ملت سے نکال کر جاؤ، پھر احکام دین کی جس صرح چاہو چاہیں کر دو اور جن جن باتوں کو تمہاری خواہش اور ہوس کا مغربہ بھسم نہ کر سکے۔ اسے دین کی غیرست ہی سے نکال باہر کر دو اس طرح تم مغرب اسلام، جمہوری اسلام، اشتراکی اسلام اور جس میں اللہ کے احکام کو سب سے پہلے چاہو گے ترک کر دے گے۔

دعائے اس قسم کی تمہیں اللہ کو شیش حدیث سے نکلنے والے کو ثابت کرتی ہیں: اور یہ احادیث میں وارد ہونے والی جتنی شکریوں کی حتمی ہیں، سب اللہ نے فرمایا:

فیرادہم اھتزیب ایہا امت ادبا ہے کہ آپ صلی علیہ وسلم میری حدیث سے بچے گی، اور وہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا کہے گا، اے امت! اور تمہارے درمیان صرف اللہ کا کتاب ہے، بقدر ہم اس میں جن چیزوں کو محال پائیں گے ان کو محال قرار دیں گے اور جن کو حرام پائیں گے ان کو حرام سمجھیں گے۔ حالانکہ جن چیزوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے ان کو اللہ نے بھی حرام کیا ہے، اے امت! چاہو چاہو کہ تمہارے لئے گھبرائے گھبراؤ اور کچھ سارے لکھ کرے والا کوئی درمدو حال نہیں ہے۔ (۱)

حدیث کی حیثیت معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلے

دین کے جو دین میں جو لکھے ہیں، انہوں نے کتاب اللہ کو اپنے لئے دعائے دعا ہے اور ملت سے انکار کر کے ہر قسم کی بدعتی کے لئے اپنا میں بلکہ دعا ہے، اسلام میں عائنا اس قسم کی ماسودہ کوششیں حکمت وقت کے سایہ میں "اعتزلی" کی صورت میں ہوئی، اس فرقہ نے اپنے انکار کی اساس کتاب اللہ پر رکھی، اور حدیث کے نائب ترین حدیث "خبر واحد" کا انکار کر دیا، جیسے کہ لوگوں سے لٹکا کر کیا ہے، لیکن باطنی ترچہ میں مغربی علماء کی جو کتابیں شائع ہوئی ہیں، ان سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی کہ وہ مطلقہ خبر واحد کے منکر تھے، البتہ ماننا خارج اس کے منکر تھے، حضرت علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں جب "خارجیت" کے لئے نہ نہ پکڑا، قرآن کا استدلال قرآن علی سے ہوتا تھا، اور کہا کرتے تھے: بان السحکم الا للہ، (۱۵۷) فیصلہ کرنا صرف اللہ کا حق ہے، ان لئے حضرت علی علیہ السلام سے ملو یہ لکھ دو، انہوں نے مصافحہ کے لئے "تکلیف" کو گوارا کر کے اپنی حرکت کی ہے جو کتاب اللہ کے حکم کے مقابل ہے حضرت عبداللہ بن عباس علیہ السلام سے خواہج سے حاضر کرنا چاہو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ "سنہ" سے واپس تھم کر آؤ! ان عباس علیہ السلام نے کہا، مجھے تو قرآن سے زیادہ مباحثہ ہے، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا لیکن قرآن میں مختلف معانی کی گنجائش لکھ کئی ہے، تم بھی کہتے رہو کہے اور وہ بھی کہتے رہیں گے، فیصلہ مجھ سے ہوئے گا، اس لئے حدیث سے استدلال کر دو، اس سے بچ کر نہ جائیں گے، حضرت ابن عباس علیہ السلام نے اسی سخت لکھ سے کام لیا، یہاں تک کہ خواہج تک جواب نہ ملے۔

افغان کا کھل نکل کر دغا نہیں دیتا، بخیر و شر، اللہ تعالیٰ شرک سے اس کا حربہ بھرتا ہوگا، یہی تو قرآن پاک نے دوسری جگہ ان لوگوں میں ذکر کیا ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ الْكَافِرُونَ، وَالْمُؤْمِنَاتُ الْكَافِرَاتُ

اور ہم بے آپ پر بھی یہ نصیحت تمام دنا ہے کہ آپ لوگوں پر

ظاہر کر دیں، جو کچھ ان کے پاس بھیجا گیا ہے (خبر ۳)

اور وہ وہ قیامت میں تو اس کو بے ظاہر انگوٹھی میں داخل کر دیا گیا ہے:

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ لَهُ كَوْنٌ، لَعَلَّكُمْ يَحْسِبُونَهُ

(نہید: ۱۹)

تو جب ہم اسے پڑھتے ہیں تو آپ اس کے تالی ہو جاتا

کچھ، مگر ان کا بیان کرنا ہی اس سے بڑھ کر ہے۔

اسیہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو قرآن کی زبان سے جو شریح اور روشنت حقور ہے وہ حدیث ہی ہے، اسی کے خود قرآن مجید کا حدیث کے بغیر کھٹا نہیں نکلیں، چنانچہ قرآن کی بہت سی آیات ہیں، جن کے پچھلے میں خود صحابہ کرام علیہم السلام کو وقت پیش آئی اور رسول اللہ ﷺ سے رجوع کرنا پڑا۔

۱۔ کبھی اس لئے کہ قرآن نے استعارہ اور تشبیہ کی زبان اختیار کی اور صحابہ علیہم السلام اس کو سمجھنے سے قاصر رہے، جیسے رات سے صبح کے ملاز ہو گئے، اور رات سے روزے کے آغاز کے اظہار کے لئے ارشاد ہوا:

وَكُنُوا أَزْوَاجًا مِّنْ نَّفْسٍ وَكُلُّكُمْ لَكُمْ نَفْسٌ مِّنْ نَّفْسٍ

مِنَ الْفَلَسْطِ الْفَلَسُودِ مِنَ الْفَلَسِ، (ملکہ: ۱۸۷)

کھاؤ دو، جو یہاں تک کہ تم میں سے ہر ایک کا سیدھا عیاں ہے

اس پر غور کرنا چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کا منصب کیا تھا؟ کیا آپ ﷺ کی ذمہ داری تھی اس قدر تھی کہ لاشی کی کتاب اس کے بندوں تک پہنچا دیں اور اس سے اس کے ملو دو کچھ رو بھی تم؟ قرآن نے اس سلسلہ میں متعدد مرتبہ واضح الفاظ میں روشنی ڈالی ہے، اور لکھا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

الْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ وَإِذْ بَعَثَ ۱۶۳

حقیقت میں اللہ نے ج احسان مسلمانوں پر کیا جب کہ

انہی میں سے ایک شخص ان میں بھیجا، جو ان کو اس کی

آیتیں پڑھ کر سنا دے اور انہیں پاک و صاف کرتا ہے

اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی چار ذمہ داریاں تھیں: اول: تلاوت آیات، دوسرے: تزکیہ نفس یعنی احکام الہی کا نالوں پر نفاذ اور اس کے مطابق افراد کی تربیت۔ تیسرے: کتاب اللہ کی تعلیم، چوتھے: "حکمت" کی تعلیم۔ مگر خبر اللہ کی ذمہ داری تھی ایک ذاکر کی طرح پیغام رسائی کی ہوتی تو "تلاوت آیات" پر اکتفا کر لیا جاتا: زور اگر صرف احکام پر آتی ہو لوگوں کو نہ لگتا، اور اس کے مطابق ان کی تربیت خبر اللہ کا منصب ہوتا تو تلاوت اور تزکیہ اس کے انتہاء کے لئے کافی تھا۔ "کتاب" نیز "حکمت" کی تعلیم ہوتی، کچھ "لہو" اور ہے جو خبر اللہ کے غیر متعلق ہیں، وہی ہے۔

تعلیم کتاب

"تعلیم کتاب" ظاہر ہے کہ کتاب کی تلاوت اور اس کے

نہاں ہو جا۔۔۔

یہاں ظلم کا سب سے عظیم پہلو یعنی شرک مراد ہے۔ ۱۰۱

۲۔ بھی اسی لئے کہ قرآن کا کوئی حکم اپنے جیسے ایک خاص تاریخی میں منظور کرتا ہے، جب تک وہ پہلو سے نہ آئے اس آیت کا کھنڈن نہیں ہے مثلاً

وَعَلَى الْفِتَنِ الَّذِينَ هَلَكَوا ۖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ۝۱۰۱

اور ان فتنوں پر بھی (توڑنا پڑے گی) جن کو ہمارا حق تھا
۱۰۱-۱۰۱

اب یہ نہیں ٹرنا تو کون تھے؟ ان سے کیا غلطی ہوئی؟
کس بات سے چیخ رہے تھے؟ اور اتنے ان پر کیا فعل کر رہا؟
اس سے جاننے کے لئے فارسی پر اس کے ہمارے اور کوئی چارہ
نہیں ہے کہ حدیث کی طرف رجوع کریں، یا ایسے

اِذَا سَمِعْتُمُ الدُّعَاءَ فَادْعُوْهُم بِالْعَصْرِ ۚ

وَاِذَا رَكِبْتُمْ السَّيْلَ فَاُذِّنُوْهُمْ ۚ ۝۱۰۲

جب تم کو ایک دالے کا کاروبار ہو اور دالے کا کاروبار

پہلے کا کاروبار سے پہلے کہو۔

یہاں قرعہ کنکار و درکار نہ ہو تو کون سا ہے؟ اور ادا کا کار
کون ہے جو نیچے کی طرف دھکیں رہا تھا؟ اس کے آگے گئے
ضرارت کے وقت کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

۳۔ بعض آدمی کی خاص چیز کو یہ ہے جس سے قرآن کی تعبیر کی
ہے عقل اور ادا کا کوئی حیثیت سے اس سے مختلف مقصد ہوتا ہے
جو ممکن ہے، حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ ایسے

وَلَقَدْ اٰمَنَّا بِمَا نَبِيُّنَا الَّذِي اٰتٰنَا مِنَ الْقُرْآنِ طَعْنًا

(الحجہ ۱۰۱)

اس آیت نے بعض صحابہ کو مارنے اس کے متعلق منہم پر
گھوسا کر دیا اور ان کے پیچھے روٹھ دیا، ہمارے گھوڑا پاگم
میں پاندہ دیا اور اس وقت تک کھانے پینے کا طعمہ جاری رکھا،
جب تک کہ دشمن اس قدر داغ نہ ہو گئی کہ سب مفید ہمارے
دیکھنے میں ایک دوسرے سے متاثر ہو گئے۔ حضور اقدس
کو طعنا ہوئی تو اسے حد لڑائی کہ ایک استاد وہ ہے مراد یہ
ہے کہ جب تک صحابہ ذات سے پرہیز طرح متاثر نہ ہو جائے
کھالیں کھٹے ہیں۔ ۱۰۱

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا دِيْنَهُمْ بِالطَّاغُوتِ

لَهُمْ اَسْمَاءُ وَلَهُمْ مَعْدَنُ ۚ ۝۱۰۳

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے دین کو شرک

سے قطع نہیں کیا، انہوں نے اپنے دین سے اور دین

جانتا ہے۔

یہاں قرآن نے ”ظلم“ کا لفظ استعمال کیا ہے ظلم اپنے

معیوم اور مصداق کے لحاظ سے بڑی وسعت رکھتا ہے، اہم بات
کو جو ہے کیا، ہے جو بظلم کہا جائے گا موضوع شخصی فی غیر
محلہ، اس لحاظ سے کتاب کے قیام کی چیزیں تو الگ ہیں،

نفرینیں اور جن میں ظلم کی ضرورت میں اہل ہو جائیں گی۔

معاہدات میں یہ کہ سمجھنے کے جب دیکھ کہ دین و ملاحی اور ہدایت

کے لئے ضروری ہے کہ اس کے انکار پر ”ظلم“ کا کوئی سائنس

آپاؤ نہیں ملے اور جو کسی کی طرح تو ہمیں سے کسی کی

بھی ملاحی مشکل ہے حضور اقدس ﷺ نے اس بات فرمائی کہ

(۱) صحیح بخاری، ج ۱، صفحہ ۱۰۱، حدیث ۱۰۱۰۱ (۲) صحیح بخاری، ج ۱، صفحہ ۱۰۱، حدیث ۱۰۱۰۱

مجید میں نہیں رہی لہذا کہ ہے، اور صالحی و مفہوم بھی، اور حدیث میں مستند حدیث اور غلط۔ اہل کفر و رسول اللہ ﷺ نے اپنے مخالفانہ تعبیرات سے کچھ کہیں میں فرمایا ہے، اسی لئے مسلمان صاحبین قرآن مجید کو ”ذی قسکو“ اور حدیث نبوی ﷺ کو ”ذی غیر قسکو“ تعبیر کرنے سے باز رہا۔

خود قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں اور شہادتیں موجود ہیں، اگر کئی آیات کے علاوہ دوسرے احکام بھی حضور اکرم ﷺ کی وحی کے جاتے اور پیچھے جاتے تھے، ان میں سے دو مثال بہت واضح ہے، جو قبولِ تکذ کے سلسلے میں ہے، ان کی زندگی میں ابتداءِ صلہ سزاوار آپ ﷺ کا ریت اللہ کی طرف رہا، مگر قرآن مجید نے اس ریح کو مٹوا کر کے ریت اللہ (تکذ کرسر) کا مٹوا کر کا قبلہ قرار دیا اور اس کے لئے جو احکامات مقرر فرمائے گئے وہ اس طرح ہیں:

وما جئنا الليلة التي كُتبت عليها إلا نقطم من بهج
 امرئ من يغلب على عليه . (الجزء ١٨٤)

جس قبیلہ پر آپ تھے اسے تو ہم نے اسی لئے رکھا تھا کہ ہم
 صحیحیوں میں رسوں کی اتباع کرنے والوں کو دلائے جا سکیں
 والہوں کے لئے جانے والوں سے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے قبلہ قول (بیت المقدس) کے حکم کی نسبت خود اپنی طرف فرمائی ہے، حالانکہ قرآن میں کسی بھی ایستہ المقدس کی طرف راع کرنے کا حکم ربانی موجود نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ پر یہ حکم ”غیر مطلق“ کی صورت میں نازل ہوا تھا قرآن مجید کے علاوہ بھی آپ ﷺ پر وحی نازل ہوا کرتی تھی اور آپ ﷺ اس کو اپنا اسلحہ بھی سمجھتے تھے۔

حدیث اور کتاب اللہ

سہیلیں وہ قسم کی ہیں۔ بعض کا تعلق آپ کے بھائی و اقوال، ارشادات سے ہے۔ چاروں میں آپ ﷺ کے اعمال و اقوال و احسان سے، قول کی نقیصہ کا اسم اعطیت ہے بلکہ فعال کی اور کما کا تاثر ہے۔
قرآن مجید نے ان دونوں علی باقوں کا تصور دیا ہے۔ معاملات کی تعین کرتے ہوئے غور فرمایا:

رَبَّنَا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بِنُوحٍ وَأِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَلَقَدْ أَتَيْنَاكَ بِكُلِّ دِينٍ وَكَانُوا مِنْكُمْ شُرَكَّاءُ إِنَّكَ لَتَوَسَّلُوكَ إِلَى اللَّهِ بِكُلِّ شَيْءٍ فَلَوْلَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْكِتَابُ غَيْرَ مُتَّبِعِينَ .

٢٠

ہم نے جو رسول بھیجا وہ اس فرط سے کہہ کر کی اطاعت
 لائے عمر سے کی جائے۔

قِيلَ لَهُ: فَالْمُتَنَبِّئِينَ بِالْغُفْرِ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تَصْبِيَهُمْ
فَكَتَلَا وَبَصَّحَهُمْ عَلَّامٌ أَيْمٌ، (١٠٠: ٦٣)

ان لوگوں کو جو اللہ کے عظیمی عظمت کر رہے ہیں، دُعا
چاہیے کہ ان پر کوئی آفت نازل ہو جائے، ورنہ انہیں کوئی
درد نہ ملے گا۔

اس کے علاوہ قرآن مجید میں کم از کم ۷۶ مقامات پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تلقین کی گئی ہے، اور احادیث کا تخم ۱ ہونے اور شاہد ہوا۔

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة .

(أولاً: ١٠٠)

یہاں پہلے سے رسول اللہ ﷺ ایک عود وعودہ موجود ہے۔

قال: نعم تصرون الله فالتبرئ مني وجميعكم الله.
(آل عمران: ٣٠)

(۱) الحوض

میں تم میں دو چیزیں مجھ سے جانا ہوں، اللہ کے بھروسہ
 کرو کہ اللہ کے کتاب اللہ اور میری وصیت، یہ دونوں ہرگز
 ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں گے، ان کی کوئی چیز
 میرے پاس نہیں۔

جو لوگ اپنے آپ کو نفل قرآن کہہ کر حدیث سے استغناء
 کرتے ہیں، اور کہہ لیں کہ خدا کے رسول ﷺ کی نظر میں ان
 دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر کے ایک سے رشتہ جوڑا ہی
 نہیں جاسکتا، بلکہ حدیث کا انکار اور نفل قرآن کا انکار ہے،
 یہ بالکل ایسی ہی گمراہی ہے جیسے کوئی رسولوں پر ایمان لانے کو
 تیار نہ ہو لیکن نہ ایمان کا دعویٰ ہو۔

حضرت سجاد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے یمن کا کاغذی خط کریمیا
 اور یثرب سے پہلے بطور امتحان دو پانچ فرما کر کہیں طرح نہ
 کرے کہ حضرت سجاد رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ کے بعد حضرت رسول ﷺ
 کا ذکر فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی۔ (۲)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بھی کتاب اللہ
 کے بعد جمعہ شرعی ہے۔

آٹا و صحابہ

صحابہ رضی اللہ عنہم اس مسئلہ پر اتفاق نہ، جب بھی کوئی مسئلہ
 پیش آتا تو کتاب اللہ کے بعد ہمسے پہلے حدیث کی طرف
 رجوع کرتے مگر حدیث مل جاتی تو پھر کسی اور طرف نہ جھکتے،

نہ کہ پہلے اگر قرآن سے حدیث، کچھ ہو تو پھر حدیث
 کو ان کے بعد سے حدیث کرنے لگتا۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر تقریباً ۱۴۰ بار تعبیر کے فرق
 کے ساتھ ابلاغ رسول کیا جا رہا ہے اور اہل حدیث و اتباع
 کی جامع ہدایت ان الفاظ میں فرمائی گئی ہے:

ما ابناکم الرسول للحدود، وما بناکم حد
 فلتتھروا (صورۃ النجم: ۷۵، ۷۸)

رسول جلا نہیں اس کو تو کوئی نکرہ اور جس سے روک دینی
 اس سے روک جاؤ۔

اگر ان تمام باتوں کا مقصد صرف قرآن ہی پر ایمان لانا
 اور اس کی اطاعت کرنا ہوتا تو اس کے لئے وہی مضمون کافی تھا،
 جس میں اللہ کی اطاعت اور قرآن کو حکم و فیصلہ ماننے کا حکم دیا گیا
 ہے، رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کا مستقل اور طبعی حکم دینے
 کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔

حجیت حدیث — حدیث کی روشنی میں

حدیث کی حجیت کے سلسلہ میں خود احادیث بھی کثرت
 سے موجود ہیں، (۱) ایمان ان کا ذکر کھڑوں سے خیال نہ ہوگا، ہم اس
 سلسلہ میں اس معجزہ حدیث کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں جو جو
 ابودرار کے تابعی خطیب شریف آپ ﷺ نے فرمایا:

تم رکعت بیکم فہین لی فاعلوا بعدہما کتاب
 اللہ وعلیہم، ولین بعدہما حتی یروا علی

(۱) اصل حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اگر آپ ﷺ نے احادیث کے ساتھ ۱۱۰ کی حجت ہی کو قبول کیا ہے۔ ۷۰ احادیث سے پہلے قرآن کے
 خلاف استدلال نہیں کیا جاتا، دوسرے کے خلاف نہ، کیا جاسکتا ہے۔ (۱) فیض القدیر ۴۶۷

(۲) ترمذی: ۷۵، باب معارفی، فی حدیثی، حدیثی

حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں مؤرخین نے لکھا ہے ۔

ہب ان کے سامنے کوئی ایسا معاملہ پیش نہ آیا جس کے لئے نہ کتاب اللہ میں کوئی حکم ہو تا تو اس مسئلہ میں فرماتے ہیں اب پی مانے سے اجتہاد کرتا ہوں ، اگر صحیح ہو تو اللہ کی طرف سے ، غلط ہو تو خود میری طرف سے ، اور میں خدا سے مغفرت کا خواہاں ہوں ۔^(۱) حضرت عمرؓ کے طریقوں سے مصروف رہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوسریؓ سے جو کچھ کوئلہ کا دانی ستر فرمایا ، اس موقع سے ابوسریؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ یہ تو قرآن کا جو ٹکڑا بتایا دیوں ہے ۔

عنہ عن ابیہم عمر عن الخطاب اعلمکم بحب

وہکم ومنہ بکم (۱)

عر بن خطابؓ نے مجھے تمہاری طرف سے یہ ہے کہ قرآن کتاب اللہ اور تمہارے نبی کی سنت کی تحیم دیں ۔ حدیث کے ایک مسئلہ میں حضرت طاہر بن ثعلبہؓ نے فرمایا کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا ۔

لا بدع کتاب ومنہ ومنہ لہا علی اللہ علیہ

وسلم یقول مرآۃ لا ندی حفظہ ام (۲)

ہم کتاب اللہ اور سنت رسول ایک اور حدیث کی بات یہ کہی چھوڑ دیں گے ، جس کی بابت معلوم ہو کہ اس نے یا نہ کیا یا جمل کی ۔

ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ تم قرآن مجید

میں صلوۃ خوف کا ذکر پا رہے ہیں ، لیکن فقہ کا کوئی ذکر نہیں ہے ، انہوں نے فرمایا : تجھے اللہ تعالیٰ نے اہل کی طرف رسول اللہؐ کو بھیجا ، حالانکہ ہم کچھ نہ جانتے تھے ، اب سفور اکرمؐ کو ہم نے دیکھا کہ آپؐ سفر کی حالت میں فقہ کرتے ہیں ، لہذا یہ عضوؐ کا طریقہ ہے ۔^(۳)

صحابہؓ کے آداب میں اب میں کثرت سے ہیں ، اگر نہ صرف ان کی کوئی چیز یاد نہ جائے تو ایک مسئلہ تسلیم نہ کیا جائے ، لیکن یہاں صرف حضرات شیخین سے حلقہ روا ہیں اس لئے نقل کی گئی ہیں کہ مگر بن سعدؓ نے ان ۱۰۰ روایوں کی طرف (نحوۃ اللہ) حدیث کے الفاظ کی نسبت کرتے ہیں اور ان کے بعض آثار سے یہ مفاد ملے ہیں ، کہ گویا یہ حضرات سے حدیث کو بہت اہمیت دی نہ کرتے تھے ۔

اجماع امت

پتا چڑھ کر کہ نبی اللہ کے بعد امت کے حجت اور دلیل شرعی بنے پر تمام امت کا اتفاق اور اجماع ہے ۔

قد اجماع المسلمون علی ان منہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ غنی الدین (۴)

ام ابو حنیفہؒ کے پاس ایک شخص آئے ، آپ کے پاس حدیث پہنچی چارہ قسمی ، اُس نے کہا میں ان حدیثوں سے باز رکھوں ، امام صاحبؒ نے اس کو سختی سے ڈانٹا اور فرمایا کہ حدیث نہ چھوڑی تو ہم شریعت سے کوئی قرآن بھی نہ چھوڑ سکتے ، امام

(۲) ارعہ الحداد ۲۵۰

(۳) ابوی ۳۰۳ ، دار رحمۃ اللہ ، بیروت ، مصر

(۴) طبرستان الکبریٰ ۲۳۰

(۱) خطبات ابن سعد ۱۲۰-۱۲۱

(۲) الترمذی ۳۶۴۰ ، باب من اللہ ، علی وطعہ

(۳) مکتوبون بقیۃ ۳۹

نقل ہو : یہ ہے کہ آپ ﷺ کی موجودگی میں کسی نے کوئی کام کیا یا فرما دیا اور آپ ﷺ اس پر کوئی کلمہ نہ فرمایا، اسی پر وہ حدیثیں نمودار ہو گئی ہیں جن میں میں کہا گیا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے بلند سر کیا ہو یا نہ تھا۔

حدیث فلسفی : یوں تو تمام ہی احادیث جز رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہیں احکا مفرد احمدی کا وہ حدیثی ہے جس کا ذکر بعض حدیثوں میں مراد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت فرمائی ہے، اسکی حدیث کو ”حدیث قدسی“ یا ”حدیث النبی“ کہتے ہیں، اسکی احادیث سے بڑا وہ حدیث ہے۔

قرآن مجید اور حدیث قدسی میں یہ فرق ہے کہ قرآن تو قرآن سے ثابت ہے، حدیث قدسی میں تو قرآن ضروری نہیں اور لہذا وغیرہ میں اللہ تعالیٰ قرآن کی کلمات مطلوب ہے، حدیث قدسی کی کلمات کمالی نہیں۔

فسرہ صطولی : اود حدیث غریب ہے جس کی سند کی ابتداء ان میں ایک راوی ہے یعنی صحابی رضی اللہ عنہ سے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو، مثلاً شیخ ولایتی کی تصانیف سے روایت کی حدیث محمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے صرف محمد بن ابی نعیم نے نقل کی ہے، لہذا یہ فرق مطلق ہوئی، اس کو ”غریب مطلق“ بھی کہتے ہیں۔

فسرہ فلسفی : اود حدیث غریب ہے جس کی سند کا ابتداء ان میں ایک راوی ہے، بلکہ تاہین کے حدیثی فرق میں تنجائی ایک راوی ہو گیا ہو اس کو ”غریب نسبی“ بھی کہتے ہیں۔

بعض محققین نے فرقہ غریب میں فرق کیا ہے، وہ ”نزد مطلق“ کو ”غریب“ اور ”نزد نسبی“ کو ”غریب“ سے تعبیر کرتے ہیں۔

اکث سے سہی ہے کہ ہر شخص کا کام رکھنا ہر جگہ ہر وقت اس وقت دے یعنی رسول اللہ ﷺ کے (۱) امام ثانی سے متحول ہے کہ صحیح حدیث مل جائے تو دوسری چیزوں سے مستثنیٰ کر دینے والی ہے (۲) امام احمد بن حنبل کا ظاہر حدیث پر عمل اور اس کا التزام، نیز اس میں شدت، اعلیٰ علم کے درمیان مشہور بات ہے۔

اقسام واصطلاحات حدیث و کتب حدیث حدیث کی قسّم قسّمیں خبر حوالہ، مشہور خبر واحدہ، اور خبر ضعیف کی قسمی حیثیت کا ذکر تو ”خبر“ کے تحت ہو گا، نیز حدیث کی تدوین اور اس کے تدوینی لحاظ کی بحث کا صحیح محل ”علم الحدیث“ کی کتابیات ہیں، نہ کہ کتب فقہ، لیکن حدیث کے متعلق ضروری اور معروف اصطلاحات پہلے ذکر کی جانی ہیں، جو علوم الحدیث کی اکثر کتابوں میں موجود ہیں۔

حدیث اصطلاح صحیحین میں آغوشہ ﷺ کے اقوال، افعال، تقریر اور ان تمام باتوں کا نام ہے، جو حضور اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہوں۔

مفسر : خبر در اصل حدیث ہی کے معروف ہے، بعض صحرا نے خبر کو حدیث سے عام رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی مرویات کے لئے خبر و حدیث دونوں کا لفظ استعمال ہو گا اور آپ ﷺ کے علاوہ دوسروں کے لئے صرف خبر کو۔

آثار : صحیحہ، تابعین کے اقوال و افعال اور ان کی طرف منسوب، قول کہتے ہیں، کبھی کبھی احادیث نبوی کو بھی کہا جاتا ہے۔

(۱) حجة الله البالغا : ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳

صحیح للذہب: ”وحدیث جس کے راوی حدیثی روایت اور ضبط و حفظ کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کے حامل ہوں۔“

صحیح للعبید: ”جس کے راوی میں حدیثی روایت اور ضبط و حفظ کو جو مخطوطات درجہ کا نہ ہو اور کسی دوسرے طریقہ سے اس کی کھائی ہو جائے۔ مثلاً محمد بن عمرو بن بلترہ نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو یزید، ثنی اثدہ عنہ کے واسطے سے رسولی اثدہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ”لولا ان اثنی علی“ اثنی لآخرہم بالصواب“ اس میں محمد بن عمرو کا اثنی اثنی میں ہونا کثیف ہے، یہ ایک گونہ کی اس طرح چوری ہو گئی کہ یہی حدیث ابو سلمہ ﷺ سے دوسری سند سے بھی مروی ہے، لہذا اسے ”مکح لغيرہ“ نہیں کہتے۔“

حسن للذہب: ”اور اگر کوئی کسی صورت میں نکل سکے جس سے روای کی کمزوری اور اس کا قصور دور ہو تو اس کو ”حسن لہذا“ کہتے ہیں۔“

حسن للعبید: ”اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی میں ضعیف پایا جائے مثلاً مروجہ حدیث کا راوی مستور علی بن ہاشم کسی دوسرے سند سے سند سے حدیث ثابت نہ ہو جو اس سند کی کمزوری کے لئے کافی کامیاب نہ ہو، اس کے مانع حال میں وہ حدیث ”حسن لغيرہ“ کہنا چاہی، واضح ہو کہ راوی اگر کذب سے حکم ہو تو اس کی حدیث مردود و فاسد و قابل اعتبار ہوگی اور ”حسن لغيرہ“ کا درجہ بھی حاصل نہ کر سکے گی، ”حدیث حسن“ کو ”صالح“ بھی کہتے ہیں۔“

مسلسل: ”حدیث مقبول کی ایک قسم ہے، اس روایت کو کہتے ہیں جس کے تمام راویان روایت کے وقت کسی قوت و نقل

اعتبار سے مشہور و معروف میں سے کسی قسم میں داخل ہونے کا فیصلہ کرتے۔ اس لئے غور و فکر اور تحقیق و معائنہ کی ضرورت پیش آئے گی، یہی کائنات ”تحقیق کا نام“ اعتبار ہے۔“

متتابع: ”تابع یہ ہے کہ ایک راوی کی روایت کو کسی دوسرے راوی کی روایت سے تائید اور قوت حاصل ہو جائے اور اس تائید حدیث کو ”متابع“ کہتے ہیں۔“

متتابع تابع: ”یہ ہے کہ متابع روایت خود راوی کی ذات ہی سے مزید ہو۔ یعنی یہ متابع روایت بھی ایسی شیخ سے مروی ہو، جس سے اس نے خود روایت کیا ہے۔“

نافعہ: ”یہ ہے کہ متابع روایت راوی کے شاگرد یا اس کے اوپر کے راوی سے تائید کرے، مثلاً حنفی روایت میں راوی اپنے فیصل سے روایت نقل کرے جو عمل راوی کے شیخ کا شیخ ہے۔“

شاهد: ”اسی مزید حدیث کو کہتے ہیں جس سے سند میں تائید ہو، بلکہ حدیث کے ضمن کی تائید ہو۔“

شاهد باللفظ: ”غیر اگر یہ تائید حدیث کے فقیر الفاظ میں ہو تو شاید باللفظ ہے، اور اس تائید کے لئے ”مثلہ“ کا لفظ بولا جاتا ہے۔“

شاهد بالمعنی: ”اور اگر بعض الفاظ میں تائید نہ ہو، بلکہ معنی و مفہوم میں ہو تو ”شاهد بالمعنی“ ہے اور اس فریحت کی تائید کے لئے ”نحوہ“ کا لفظ بولا جاتا ہے۔“

احادیث کی تقسیم: ”یہ لحاظ صحت و قوت پر صحت و قوت کے لحاظ سے حدیث کی چار قسمیں ہیں: صحیح، لایہ صحیح، غیر وہ حسن، ضعیف، حسن لغيرہ۔“

جز وہ کہ پرشکوہ ہوں، مثلاً ”حدیثاً“ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ

کا معانی یا ترجمہ نقل کیا ہے۔

اقسام حدیث باعتبار قیاس

غرض کے لحاظ سے ایک غیر مشہور کی چار قسمیں ہیں

محکم . وہ حدیث مقبول جس کے کوئی دوسری حدیث

مشہور نہ ہو۔

مختلف الحدیث : دو حدیثیں احادیث ہوتی ہیں

میں اختلاف ہو اور ان میں تعین ممکن ہو۔

فاسخ و منسوخ : وہ حدیثیں روایت کہانی ہیں جن میں

ایک کا اثر علی طور پر پیسے اور دوسرے کا بعد میں ہو معلوم ہو،

بلکہ اجماع سے پہلے ہوئی اور منسوخ اور کسی اور بعد والی نہ ہو۔

متوقف فیہ . وہ حدیثیں روایت کہانی ہیں جن میں

تحقیق ممکن نہ ہو نہ کسی ایک روایت کو ترجیح دیا جاسکے اور اور نہ

جو بھی تقدیم یا تخریم مہم ہو کسی حدیث کے مانع اور دوسرے کو

منسوخ ہونے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

انقطاع سند کی وجہ سے خفیف روایات

ضعیف روایتیں بھی مختلف طرح کی ہیں، ان میں بعض وہ

ہیں جن کا خفیف ہونا سند سے تحصیل ہونے کے باعث ہے، وہی

طرح کہ دھماکے میں نہیں قطعاً نہ ہو ایک روایت دوسرے ایک

روایت سے وابستہ کرے جس سے اس نے براہ راست نہیں جانتا،

لیکن حدیثیں باقی نہیں ہیں، مثلاً بعض بعض متقطع روایتیں۔

حدیث مطلق : کسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی ابتداء کے

سند سے ایک یا اس سے زیادہ روایت ساتھ ہوں، ویسے دراصل اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ گویا حدیث مطلق ہے جس کی

پوری سند صحیح کر دی گئی ہے۔

حدیث موصول : وہ حدیث ہے جس میں راوی کا ذکر

آخر سند سے حذف کر دیا جائے، مثلاً تابعی صحابی کا نام لے

بغیر ہوا، اسے رسول اللہ ﷺ سے راویت کرے، ویسے صحابہ

بنی مستحب، براہیم، انہی وغیرہ کا کہنا ہے، فان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم۔

موصول صحابی : وہ راویت کہانی ہے کہ راوی اپنے

استاذ کو حذف کر کے اپنے معاصر سے راویت کرنے میں سے

ماقت نہ ہوتی ہو۔

حدیث بعض : وہ حدیث ہے جس کے طے سند

کے مصلح اور ایک ہی حدیث سے روایتی حذف کر دئے گئے ہوں۔

حدیث مقطوع : وہ حدیث کو کہتے ہیں جس میں

درمیان سند سے ایک روایتی حذف کر دیا گیا ہو، اگر اگر ایک سے

زیادہ روایت ذکر نہ کرنے گئے ہوں تو وہ ایک ہی جگہ سے نہ ہوں

بلکہ مختلف جگہ سے ہوں۔

ان اصطلاحات میں تھوڑا سا اختلاف بھی ہے، مثلاً بعض

بعض لوگوں کے نزدیک وہی حدیث ہوگی جسے کسی نے نہ سنی

نہ (جس کو سنی لی محبت کا طرف نہ ہوا، حاصل ہوا) حضور

کرم ﷺ سے راویت نہ کیا ہو، اگر روایات ہو جائیں تو بھی نے

اس طرح راویت کی کہ وہ ان سے نہ ایک مرتبہ نہیں ہے

تیسری راویت کے بعد کہ اس طرح قطع کا موقوف ہے۔

طرح قطع بعض حضرات نے یہاں پر دو حدیث سے نہ کہ

سلسلہ سند میں کوئی روایتی حذف کر دیا گیا ہو، ابتداء سے یا

درمیان سے دیا آخر سے، اس طرح مطلق، موصول اور مرس

حدیثیں بھی متفق کے ذیل میں آجائیں گی۔

معلوم ہو کہ معاملات اور عبادت کا علم نہ ہو۔

وجوہ طعن

بطلت : دین میں کسی ایسی بات کا قائل ہو جو قرونِ اخیر میں ثابت نہ ہوں، اگر اس کی طرف دلی بھی ہو تو حدیث قبول نہ کی جائے گی۔

سواء حفظ : یہ ہے کہ کسی کے حفظ و اذعان پر بھروسہ اور غلطی ہو کہ وہ غلطاً کاغذ پر اس کی دوسری نسخہ لکھے۔

لازم : یہ ہے کہ وہ حفظ پر حالت اور ہر زمانہ میں پایا جائے۔
طلوکی : یہ ہے کہ کبریا کی یا کسی وجہ سے بھروسہ و حفظ پر اہل ہو جائے، اس حالت کے بعد اس کی جو روایات ہوں گی اس کو "مخلط" کہیں گے۔

ضعیف احادیث کی قسمیں

موضوع : اس حدیث کو کہتے ہیں، جس کا راوی حدیث میں بھروسہ والا نہ ہو۔

معدوک : وہ حدیث ہے جس کے راوی پر عام معاملات میں بھروسہ بولنے کی قیمت ہو۔

منکر : وہ حدیث ہے جس کا راوی قوی ظہور کثرتِ نقلت میں جلا ہو۔

معطل : اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں ضعف کی وجہ ظاہر نہ ہو، مگر قرائن سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ راوی کو حدیث بیان کرنے میں دوہرا ہو گیا ہے۔

مدرج : اس حدیث کو کہتے ہیں، جس میں راوی اپنی طرف سے کچھ تخریجی اضافہ کر دے اور اس میں کوئی "اوران" کہتے ہیں۔

مقلوب : وہ حدیث جس کے الفاظ میں راوی کی غلطی

حدیث میں ضعف پیدا ہونے کی دوسری وجہ راویوں میں کسی قسم کا ضعف اور کمزوری کا پایا جانا ہے، بھروسہ کمزوری اور قسم کی ہے، ایک سو حفظ کی وجہ سے اور اس کی وجہ سے راوی میں ضبط ہوتی نہیں، مثلاً دوسرے ان امور کی وجہ سے جو معاملات ملاحظہ کر دیتی ہے، ایسی باتوں کو جس کے پائے جانے کی وجہ سے راوی، دلی مضامین پائی نہ رہے اور وہ "طعن" کہتے ہیں اور راوی ہیں :

کذب : یہ ہے کہ خود روایت میں اس کا بھروسہ پایا ثابت ہو جائے۔

لہوت کذب : یہ ہے کہ راوی سے عام معاملات میں بھروسہ ثابت نہ ہو، خاص کر احادیث میں ثابت نہ ہو۔

لحش غلط : یہ ہے کہ حدیث کے نقل اور حصول میں غلطی کرے۔

غففت : حدیث کے نقل اور بیان کرنے میں غلطی کرنے کو کہتے ہیں۔

وہم : راوی کا "وہم" اور غلطی کا ظہور ہو جانا، یہ اصل حدیث کی سب سے بڑی ذلت ہے۔

صفت : یہ ہے کہ شہادت کی بہت سی حدیثیں ملے اور ان کے اپنے سے دو حدیثوں کی حدیث میں مخالفت کرے۔
طعن : سے راوی کی قسم ہے یعنی کہ وہ کبریا کا اور کتاب یا مخالف راوی کا امر اور ثابت ہو۔

جہالت : یعنی راوی کی ذات معلوم نہ ہو یا ذات

سے نقد کچھ تاخیر ہو جائے؟ اس کے بغیر کہاں سے معنی میں کوئی تبدیلی ہو۔

مضطرب: وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یا سند میں اول بدل ہو جائے اور یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ کیا تصحیح ہے اور کیا غلط ہے؟

مصحف: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے الفاظ میں قطعوں کی قدری راقع ہو جائے، جیسے ”شیشہ کے بجائے“ ”سدا“ ”محرف“: اس حدیث کو کہیں کے جس میں الفاظ کے حروف بدل جائیں۔

منقلب: وہ حدیث ہے جس میں متن حدیث کے مطبوع میں تبدیلی ہو جائے۔

مطروح: ”مستروح“ حدیث متروک ہی کہتے ہیں۔ مزید فی منقلب الإسناد: تصدراوی کی سند میں اس طرح مخالفت ہو کہ وہ بعض راجعوں کا اضافہ کر دے، ایسی ہی تصدراوی کو ”مزین فی منقلب الإسناد“ کہتے ہیں۔

مجلس: وہ حدیث ہے جس میں راویوں کی فہرست حدیث چان کرے، جس سے اس نے ثابت کیا ہے اور اس کے لئے فقہاء استدلال کیا جائے جس سے وہم پیدا ہو گا اور اس نے بجا اور راستہ اس حدیث کو نہ ہے اس میں ”تو نہیں“ کہتے ہیں۔

مجلس: وہ حدیث ہے جس میں راوی کا ایسا نام لیا جائے کہ اس نام سے متعدد راوی ہوں اور کوئی ایسی بات بھی ذکر نہ کی جائے جو اس راوی کو دوسروں سے ممتاز کر دے۔

مہم: وہ حدیث ہے جس کا کوئی ”مجاہد“ غیر واضح ہو، مثلاً یوں کہے ”حدیث صحیح، اخیر ما رجح“۔

مصنف: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو بعض محدثین نے قوی و معتبر اور بعض نے ضعیف اور مستحقر قرار دیا ہے۔

مشاف: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا تصدیقی بہت سے دوسرے تصدیقوں، ایسا ہے سے زیادہ گھراویوں کے خلاف نقل کیا ہو، ایسی حدیث کو بھی کہا جاتا ہے، جس کا راوی سورہ حدیث کا راوی ہو۔

مخلوط: شاہ کے مطابق کثر تصدیق یا زیادہ تصدیق کی حدیث ”مخلوط“ کہلاتی ہے۔

منکر: غیر تصدیق راوی کی وہ حدیث ہے جو تصدیق راویوں کے خلاف ہو۔

معروف: ”مکرر“ کے متبادل تصدیق کی حدیث ”معروف“ کہلاتی ہے۔

متصل: وہ حدیث مرفوعہ جس کی سند متصل ہو اور ہر راوی نے اپنے شیخ سے براہ راست سنا ہو۔

مسند: مسند کی ایک طرف توجہ دہانی کی گئی ہے جو ”متصل“ کی تذکر ہوں، بعض حضرات کے نزدیک مسند ہر حدیث مرفوعہ ہے، چاہے وہ متصل ہو یا نہ ہو، اسی طرح بعض منقطع بعض سب ہی مسند کے زمرے میں آ جاتے گی، اور بعض لوگوں نے ہر حدیث متصل کو مسند قرار دیا ہے، چاہے وہ منقطع سے ثابت ہو یا صحیح۔ چاہے سے یا تابعی سے، اسی طرح مرفوع، منقطع اور مختل کو بھی مسند کہا جاتا ہے۔

اقسام حدیث: لحاظ از نسبت حدیث کی نسبت کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں

مطلوع : وہ روایات جو غور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اقوال و افعال سے متعلق ہوں۔

موقوف : روایات جو کتاب اللہ کے اقوال و افعال پر مشتمل ہوں۔

مقطوع : انہیں کے آثار کو کہا جاتا ہے۔

علم حدیث کی متفرق اصطلاحات

راوی کے اپنے شیخ سے روایت کے اعتبار کے لئے جو تہذیب اختیار کی جاتی ہے وہ بھی مختلف ہیں۔

تحصیل : یہ ہے کہ شیخ نے کس حدیث کو روایت کیا۔

احبار : یہ ہے کہ کس حدیث کو روایت کیا۔

محدث : وہ حدیث کو کہتے ہیں جس میں راوی سلسلہ سند کو لفظ "محدث" سے تہذیب کرے اور اس طرح روایت کرنے کو "محدث" کہتے ہیں۔

مسؤل : وہ حدیث جو لفظ "ان" سے روایت کی جائے مثلاً: "حدثنا فلان بن فلان"۔

استغنی وغفری : یہ ہے کہ کئی راویوں یا ان کے باپ ہم نام ہوں مگر ان کی شخصیت، ہم مختلف ہو، جیسے عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن زید بن عامر، عبد اللہ بن زید بن عامر، عبد اللہ بن زید۔

مؤلف و مختلف : یہ ہے کہ نام، القاب وغیرہ کے لحاظ سے یکساں ہوں مگر زبان سے لفظ میں یکدھر سے لفظ ہو جیسے سنو، لا، فسنو، لا، سلام اور سنو، لا۔

مختلفہ : خود راویوں کے نام، القاب اور غیر ہر دو لفظ سے ایک دوسرے کے مماثل ہوں، البتہ اسی کے باپ کے نام

مختلف یا غیر میں ایک دوسرے سے مختلف اور ممتاز ہوں جیسے: محمد بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ۔

کتاب حدیث کی قسمیں

حدیث کی کتابوں کے سلسلہ میں بھی فرقت کے لحاظ سے مختلف قسمیں ہیں جن میں درود یہ ہیں :

جامع : وہ کتاب ہے جس میں احادیث کی تمام اقسام ذکر ہوئی، مثلاً: حدیث، فقہی احکام، تفسیر، میرت، علاج، فتن، اشراط، مناقب اور آداب، احادیث بخاری، مسلم۔

مصنف : اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کے اسم کی ترتیب سے احادیث ذکر کی گئی ہوں مثلاً: میرت، تفسیر وغیرہ۔

مشہحہ : وہ کتاب کہلاتی ہے جس میں ایک شیخ یا محدث خود شیخ کی روایت جمع کی جائیں۔

مصحح : اس کتاب کا نام جس میں احادیث جمع کر کے وقت مشائخ کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے، حروف جمع کے اختیار سے ترتیب ہو، چاہے کتاب اللہ کی ہو یا مشائخ کی۔

جزء : وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی تمام روایات جمع کر دی جائیں، یا کسی ایک شاخ کی تمام روایات، بشرطیکہ روایت کی جائیں۔

مسنن : حدیث کی اس کتاب کا نام ہے جس میں احادیث فقہی ترتیب سے جمع کر دی جائیں۔

مستدرک : وہ کتاب جس کی احادیث کسی دوسرے مصنف کی شرطوں یا پوری ترقی ہوں، لیکن خود اس مصنف کی کتاب میں درج نہ ہو۔

مستخرج : دوسرے کی کتاب سے احادیث کے

اپنی سند سے اس طرح جمع کی جائیں کہ کتاب کے مصنف کا نام آئے نہ پائے۔

غریب الحدیث : جس میں احادیث کے مفرد الفاظ مل گئے جائیں۔
ازبعین : چالیس احادیث کا مجموعہ۔

اسام حدیث : باقتدار تعداد و روایات
داوی کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی چار قسمیں ہیں :
معدوہ : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو محد صاحب جلیل سے
آج تک ایک آبی جڑی جماعت روایت کرتی آئی ہو، جس کا
بجھت پر اطلاق ناقابل تصور ہو، اس کی تین صورتیں ہیں۔

توابع طبقہ : جو ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ تک مسلسل
پہنچتی رہے مگر اس کے راویوں میں بہت کم عمومی افراد کے نام کی
تیسری نمونہ نہ ہو جیسے قرآن ہے۔

توابع حسنہ : جسے راویوں کی ایک متحدہ جماعت ہر
دور میں نقل کرتی آئی ہو مثلاً حدیث : ”من طلب علی
مصحفہ اظہر من النور“۔

نواثر عمل : جس پر آثار کے ساتھ ہر دور میں عمل
ہوتا رہا ہو اور ان سب کا ایک لفظ نقل پر اتفاق ممکن نہ ہو، مثلاً
سواک ہر کوئی صلاؤ وغیرہ۔

خبر واحد : جو آثار کے ساتھ منقول نہ ہو اس کی تین
قسمیں ہیں : خبر مشہور، خبر غریب، خبر غریبہ، احادیث نے خبر مشہور کو
مشغلِ حرم قرار دیا ہے۔ اور خبر حد کی صرف دو قسمیں کی ہیں،
غریب و غریبہ۔

غیر مشہور : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی ہر
طبقہ میں کم از کم تین ہوں، اس سے کم نہ ہوں، یہی حد تک کہا کر
تمام طبقات میں شیعہ راوی ہوں اور کسی ایک طبقہ میں شیعہ سے کم
روایت کرنے والے راہ گئے تو وہ حدیث ”مشہور“ بناتی نہیں
رہے گی۔

غیر مستفیض : اس حدیث میں مشہور ہے جس کے
راویوں کی تعداد ہر طبقہ میں تین یا اس سے کم نہیں ہو، اس
لحاظ سے ”مشہور عام اور مستفیض“ خاص ہے اور بعض
لوگوں کے نزدیک مستفیض و مشہور دونوں مترادف ہیں۔

غیر معزز : اس حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں
کم از کم دو ہوں، اس سے کم نہ ہوں، یہاں تک کہ اگر کہیں بھی
صرف ایک راوی ہی ملتا جائے تو حدیث مزاحمتی نہ ہوگی۔
غریبہ : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی تمام طبقات
میں یا کسی ایک طبقہ میں صرف ایک ہو، اس کی دو قسمیں
ہیں، فرد مطلق و فرد نسبی۔

اطواف : اس کتاب میں احادیث کا ایک کھانڈہ دورہ، جس
سے حدیث کا علم ہو جائے اور سند چرخی نہ کر دیا جائے۔
عسل : اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں بالعموم حدیث کے
اشکاف، متداولان کے حسن و قبح سے بحث کی جائے۔
مختصرات : طویل احادیث کا مختصر شدہ مجموعہ۔

وحیدان : اس کتاب میں ان راویوں کو محاسبہ کیا جائے جو
جن سے صرف ایک حدیث منقول ہے۔
تجرید : اس کتاب میں جس میں کسی مجموعہ حدیث کے متن کو ذکر
کیا گیا ہو اور سند حذف کر دی گئی ہو۔

شرطیں

اور بائیس کے ساتھ کوئی نابالغ شریک نہ ہو جائے تو جو شرکت نہ صرف اس عورت اور نابالغ کو اس سزا سے بچائے گی، بلکہ دوسرے شرکا پر جم بھی سزا سے نکال جائیگی کے امام ابوحنیفہؒ بائیس کے ساتھ نابالغوں کی شرکت میں تو حلق ہیں، مردوں کے ساتھ کوئی عورت شریک نہ جائے تو اس کو سنی سزا اگر دینے ہیں (۲۸) امام فقہاء کے نزدیک اور عورتوں ہی جم بھی ہو گی، نابالغ بچہ کی جم میں شمولیت دوسرے مجرمین کو سزا سے بری قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہوگی، اور شہادت قرین قیاس بھی ہے اور قرین صلیحت بھی، ورنہ اس طرح کے حقائق کا سد باب آسان نہ ہونگے گا۔ (۱)

جس کے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے، یعنی (مضروع طبع) اس کے لئے اور شرطیں ضروری ہیں: اول یہ کہ وہ مسلمان یا الی ہو، حرجی جو بغیر ایمان کے داخل ہو گیا ہو اس پر حملہ جائز ہے، اسی خارجی اگر ایمان لے کر آیا ہو تو چونکہ اس کے بارے میں بھی اس شہد کی گنجائش ہے کہ شاید اس کی حد سے مان گذر گئی ہو اور اس کا مال مصروف نکلتا، یعنی شرعی فساد کا ہے قابل احترام اور محفوظ باقی نہ رہا ہو، اس لئے اس شہد کا فائدہ مجرم کو دیا جائے گا اور اس پر ”قطع طریق“ کی سزا نافذ نہ ہوگی۔ دوسرے جس مال پر حملہ کیا ہو اس پر حاصیہ مال کا قبضہ ہو، یعنی وہ اس کی ملکیت میں ہی ہو یا بطور امانت کے اس کے پاس ہو، اگر غیر صحیح طریقہ پر اس نے مال پر قبضہ کیا ہو تھا، جیسے وہ چوری کیا ہو یا قصب کیا ہو مال تھا تب بھی اس کے کوٹنے والے پر قطع طریق

اس جرم پر مستحق سزا کے لئے فقہاء کے نزدیک جڑ شرطیں ہیں ان میں بغیر وہ ہیں جو فہم مجرم (عاطل) سے متعلق ہیں، بعض کا حلق اس شخص سے ہے، جس پر جرم کا ارتکاب کیا گیا (مضروع طبع)، بعض شرطیں دونوں سے متعلق ہیں، بعض شرطیں مال سے متعلق ہیں، جس کی وجہ سے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے (مضروع مال)، اور بعض شرطیں اس مقام سے متعلق ہیں جہاں مجرم نے جرم کا ارتکاب کیا (مضروع فہم)۔

فہم مجرم سے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ عاقل و بالغ ہو، نابالغ اور پاگل کا اس نوعیت کا جرم بھی اصطلاح میں ”قطع طریق“ نہیں کہلاتا، گا، حضرت امام ابوحنیفہؒ سے ظاہر روایت کے مطابق متعلق ہے کہ مجرم کا مرد ہو یا ضروری ہے، عورتیں عام طور پر ایسے جرائم کا ارتکاب نہیں کر سکتیں، لیکن امام ابوحنیفہؒ کی دوسری روایت کے مطابق عورت اور مرد کا کوئی فرق نہیں اور یہی امام حمادؒ کے نزدیک راجح ہے۔ (۱)

دوسرے فقہاء کے نزدیک بھی مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں ہے، پہلی نماز کا جیسے اسلئے اٹھا کر پڑھ لے لیں، جن کا استعمال کر کے معمولی توہ اور جسے کا آدمی بھی اپنے سے بدتر جہاں طاقتور اور باہمت شخص کو زہر نہ رکھا ہے، امام حمادؒ کی اور عام فقہاء کی رائے کا تو یہی اور مطابق صلیحت ہو چکا، اعتبار نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر مردوں کے ساتھ کوئی عورت

(۲) جہد ۲۴۰

(۱) طالع تصانیع ۹۷

(۳) جہد ۲۴۲

(۲) المصنوع ۹۷

کی حد جاری نہ ہوگی۔ (۱)

ماحولوں کے لئے اس میں اہمیت کا شہید ہو، عقدا ساجی ہو کر اگر تمام ہیزوں پر تحسیم کر دی جائے تو درم کے بھر ہوا ایک کے حد میں آئے بغیر سر نہ (چھڑی) میں ختم ہونے چھڑی کے ہوئے مال کے لئے جو شرطیں مقرر کی ہیں وہ تمام شرطیں عقل ہوں اب جا کر وہ "قاطع طریق" شمار ہوگا اور اس پر جو حد جاری ہوگی۔ (۲)

جس جگہ بڑی کا واقعہ پیش آیا ہو اس سلسلہ میں دوسری شرط ہے ایک شرط تو مستحق طے ہے کہ یہ واقعہ اسلامی ملک (دار الاسلام) میں پیش آیا ہو، دوسری شرط میں اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ اور آپ کے ممتاز شاگرد امام محمد کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ بڑی کا واقعہ شہر سے باہر پیش آیا ہو، شاہ ابن حنفیہ کے چلنا نظریہ ہے کہ چھکالی شہر میں ہوتے ہیں، اس لئے عداوت شہر پر ہزوں کا حملہ آوروں میں نہیں۔ لیکن حضرات کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ اس مقام اور شہر کے درمیان سفر شرعی کی مسافت جائز ہو، البتہ دوسرے فقہاء اور خود فقہائے احناف میں امام ابوحنیفہ کے نزدیک شہر اور دیہات میں کوئی فرق نہیں اور ہمارے زمانہ میں دن کے اگلے اور دوپہر کی روشنی میں ٹہنی مکانات اور پرانے محلہ سراہے تو کہاں سرکاری مالی دعوے یا خود کا تعلق کا تو دھروں کے جس طرح لوٹے جاتے ہیں وہ کسی کی دھم سے بھی نہیں، ان حالات میں وہی رائے قابل عمل ہے جو امام ابوحنیفہ کی ہے فقہاء احناف نے

ان دلوں سے قطع شرط یہ ہے کہ وہ دلوں ایک دوسرے کے محرم رشتہ دار نہ ہوں اس لئے کہ محرم رشتہ داروں کے لئے ایک گنہ مال سے احتکار کا اذن ہوتا ہے، یا کم سے کہاں اس سے غنود اور چپا کر نہیں دکھا جاتا، احتکار محرم کے مال چھیننے میں ایک طرح کا شبہ ہے اور کیا (۳) دوسرے فقہاء کے نزدیک اسکی کوئی شرط نہیں ہے۔ (۴)

"قاطع طریق" پر اس کی مقررہ حد جاری ہونے کے لئے یہاں کہ ذکر ہوا علماء بڑی میں شریک ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ صرف دوسری کا تعاون کرنا، جیسے خود کسی کو لگ کر دیا، یا مال حق کو کیا لیکن چھیننا نہیں، یا بھیجی ہو کہ شرعی کا سختی ہوگا، یہی رائے احناف کے علاوہ مالکیہ اور حنبلیہ کی بھی ہے، (۵) لیکن فقہاء شوافع کے نزدیک جو شخص جرم میں صرف معاون ہو اس پر یہ حد جاری نہ ہوگی، مازادہ تعویذ یہ جڑی یا کوئی اور سزا دی جائے گی۔ (۶)

جس مال کو قاطع طریق نے لیا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرع اسلامی کی دھم میں مال ہو۔ قابل قیمت ہو، محترم (مصدق) ہو کر کسی دوسرے کے لئے اس پر دست دہانی جائز نہ ہو "قاطع طریق" کا دامن میں کہتے ہو، اس کی ملکیت کا کوئی شبہ ہو، کسی اور کے لئے اس میں تصرف جائز ہو اور اپنے تصرف کے لئے کسی تاویل و توجیہ کا موقع ہو، مال محفوظ ہو،

(۲) بدائع الصنائع، ج ۱، باب ۹، ص ۲۶۹

(۱) بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۲۶۹

(۳) ولما اختلفت المذہب مع بقية المذہب في حد "الشرط" . . . كقوله الامام ابو داود . . . ۲۶۹

(۴) بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۲۶۹

(۵) منہج المحتاج، ص ۱۶۳

(۶) حاشیہ ابن الکثیر، ص ۲۶۵، البیہقی، ص ۱۶۷

قول درج بھی احناف کے مسلک کے مطابق ہے۔ البتہ امام
ہنوف کے یہاں ”نکاح“ سے مراد ایک شہر سے دوسرے شہر اس طرح
جلا وطن کرتے جلا جانا ہے کہ وہ کسی ایک جگہ نہ پائیں۔ (۱)

امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ چاروں سزا میں چارم کے
جرائم کے لئے ہے، اگر اسی نے صرف مال غنیمت پر اکتفا کیا ہو تو

اس کے ہاتھ پاؤں لٹکائے جائیں، یعنی دایاں ہاتھ،
بایاں دایاں ایساں نے صرف قتل کی ہو، مال نہ لیا ہو، میرا بھروسہ
کر دیا جائے گا، جس نے مال بھی لیا ہو تو قتل بھی کیا ہو، اسی کے
بارے میں امیر کا فتویٰ ہے کہ ہاتھ پاؤں لٹک کر پھل کر دے۔
بائیں ہاتھ پاؤں کاٹنے کے لئے قتل کر دے، اور سارے طور پر قتل کر دیا
جائے یا سولی پر چن چا کر قتل کر دیا جائے، اور اگر صرف ڈرا یا
دھمکا یا تو اسے قید کیا جائے گا اور سزا دینی کی جائے گی، (۲) بشرط
ہر حال یہ بھی قریب قریب اسی مسئلہ میں اتفاق سے متفق ہیں،
البتہ اگر ”تسلیم“ کے قتل کا بھی مرتکب ہو ہو رہا ہو تو
اسے لازمی طور پر قتل اور سولی کی سزا دی جائے گی، ہاتھ پاؤں نہ
کاٹنے جائیں گے، (۳) بعض ائمہ صحابہ کے نزدیک قرآن پاک
میں بیان کی گئی مختلف سزائیں، جرم کی ایک ایک نوبتوں سے
متعلق ہیں، امیر اور قاضی کی صواب دہ پر نہیں جتا۔

امام مالک کا نقطہ نظر یہ ہے کہ امیر اور قاضی کو مختلف سزائیں
کے درمیان امتیاز دیا گیا ہے کہ اگر ٹرم کے قتل کا مرتکب کیا ہو
تو اسے عام طریقہ پر قتل کر دینے یا سولی پر لٹک دینے کا اور

بھی اس کو سزا دینا ہے، چنانچہ سزا دینی کا بیان ہے کہ سزا گ
نے امام ابو حنیفہ کی رائے پر قتل دیا ہے، کہ شہر ہو یا جو دن
شہر، (۴) جرن مسلح ہوں یا غیر مسلح، دن ہو یا رات، ”قتلے طریق“ کا
جرم واقع سمجھا جائے گا اور وہ جاری ہوگی۔

دہرئی کے لئے مطلوب ثبوت

دہرئی کے جرم کے ثبوت کے لئے یا تو افراد دو یا چار
شہادت، قاضی محض اپنے علم و اطلاع کی بنا پر اس جرم کا فیصلہ
نہیں کر سکتا، البتہ امام مالک کے یہاں جنی توگوں کا مال چھٹا گیا
ہو، یا جو دہرئی معاملہ ہونے کے ان کی شہادت و بیانیوں کے
خلاف مستحب ہوگی، اور امام شافعی کے نزدیک دوسرے دھماکے
کا تھ جو خواہے مال کے بارے میں ان دہرئی پر نہ ہو
ان کی شہادت بھی مستحب ہوگی۔ (۱)

حرا پر (دہرئی) کی سزا

قرآن مجید کی مذکور آیت میں ایسے مجرمین کے لئے چار
سواؤں کا ذکر کیا گیا ہے، قتل، سولی پر چڑھا جانا، لٹکے
پاؤں لٹک دینا اور لغی من الاوض، جس کی تشریح میں فقہاء
کے درمیان اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ”نکاح“ سے مراد قید ہے۔ امام
مالک سے ابن قاسم نے نقل کیا ہے کہ بصرہ کو دوسرے ایسے شہر
جلا وطن اور قید کر دینا ہے، جو اس کے شہر سے کم سے کم ستر ہائی
کی مسافت یعنی اڑتالیس میل کی اور نہ پانچ سو، امام شافعی کو

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

جی کر دینے یا بڑوں سے منع کر لینے کی وجہ سے یہ سزا احاف نہیں ہو سکتی، خود امیر و قاضی جرم کے ثابت ہونے کے بعد اس کے معاف کرنے کا قاضی نہیں رکھتا۔ (۱۲)

اگر "قاطع طریق" کے پاس اس طرح حاصل کیا ہو مال سوجو، ہو تو بلا عقاب اصل مالک کا بل عولہ کر دیا جائے گا، جس امر وہ بل لب موجود نہ رہا ہو تو نام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس مال کا جوارا واجب نہ ہوگا، ۱۰۰۰ دوسرے فقہاء کے نزدیک اس کا جوارا بھی ہوا کرنا ہوگا۔ (۱۳)

کن صورتوں میں خرابہ کی سزا معاف ہو جاتی ہے؟

شریعت میں جن جرم پر سزائیں (حدود) عذر کی گئی ہیں، ان میں اس جرم کی خاص بات یہ ہے کہ اگر گرفتاری سے پہلے عزم تائب ہو جائے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے، اور شاذ باری خالی ہے :

اَللّٰهُنَّ نَلُوْا مِنْ قُلُلِ اَنْ تَلُوْا عَلَیْہِمْ .

(۱۴: ۱۲)

مگر چونکہ توبہ نہیں ملے اس کے کہ تم ان پر گواہ پاؤ۔

اسی لئے فقہاء نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے، کہ کد کیا صورتیں ہیں کہ سزا واجب ہونے کے بعد بھی ان میں عزم تائب کی سزا معاف ہو جاتی ہے، علامہ کا سائی نے اس پر تفصیل سے لکھو کی ہے، جس کا ماحول یہ ہے کہ چار صورتوں میں یہ سزا معاف ہو جاتی ہے

۱۔ رہبران، جس شخص کے ساتھ رہبری کا قرارداد کرے وہی شخص اس کو جھکا دے اور رہبری کا اظہار کرے۔

اگر اس نے صرف مال لیا ہو، قتل کا مرتکب نہ ہو تو امام کو چاروں سزائیں۔ سے گئی، نیک کے اختیار کرنے کا حق ہوگا، جس کا وہ صلحت نہ دیکھتا ہے، نہ کہ چھل کر سے گا، اگر اس نے صرف زاریاں دیکھا ہو تو بھی ان کو اس تفصیل کے ساتھ سزائیں، کتاب کا حق ہے کہ ان میں سے جو صاحب تدبیر ہوں گے، نئے تو قتل یا سولی کی سزائیں ہیں، اور اگر صاحب دانتے تو قہر ہو سکیں طاقتور ہوں گے، ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں، اور اگر یہ دلوں یا قتل بھی نہ ہوں تو قہر اور مار پیٹنے کی سزائی جائے۔ (۱۵)

سولی دینے کی کیفیت میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، فقہاء مالکیہ میں سے ابن کاسمؒ اور ابن ماجہؒ اور فقہائے احاف میں سے امام ابو حنیفہؒ اور امام کرخیؒ سے منقول ہے کہ ایسے شخص کو زندہ سولی دی جائے گی، اس کے ہاتھ سولی کے تخت سے ہاتھ دے جائیں گے، پھر نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا جائے گا، لیکن فقہاء احاف میں امام بخاریؒ اور مالکیہ میں صاحب منیر شوافعؒ اور حنابلہ کے نزدیک قتل کے بعد ازراہ عبرت اسے سولی پر لٹکا جائے گا، سولی پر زندہ لٹکانے میں خلط پیدا جاتا ہے، جس سے شریعت میں منع کیا گیا ہے، سولی کے بعد بھی دلوں تک وافی لکھے دی جائے گی، تاکہ یہ عبرت غیر منظر جرائم پیشہ لوگوں کے لئے سامان محفلت بن سکے۔ (۱۶)

خرابہ حقوق اللہ میں ہے

"قطع طریق" یعنی رہبری کے جرم کو فقہاء نے حقوق اللہ میں سے سمجھا کیا ہے، اس لئے مصلحت لوگوں کے معاف کرنے کا

(۱۲) بداية المجتهد ۲: ۲۵۷، بدائع الصانع ۱: ۱۷۰

(۱۳) بداية المجتهد ۲: ۲۵۷

(۱۴) الترمذی المعجم ۱: ۲۵۷

(۱۵) بداية المجتهد ۲: ۲۵۷

(۱۶) بدائع الصانع ۱: ۱۷۰

کی ہیں، ان میں معمولی معاملات پڑے ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں سب سے چست درجہ میں تعمیر مالک ہوتے ہیں جو ان کے اختیار کی ہے۔

نہایت ہی سبب اللہ کے لئے جو جہد و محنت ہو فعل لہ جس کا کہ کتاب شرعی میں ذیل میں ہے

☆ "ما یستھضی سبباً للہم شرعاً" (جو شرعاً خدمت کا باعث ہو) کی تہ نے واجبات و مستحبات کو حرام کے دائرہ سے نکال دیا کہ وہ شریعت کی ناکاہت و قلعہ میں ہیں نہ کہ قاضی خدمت۔

☆ "بوجہ ما" (جو صورت و مہر کی تعمیر سے "مباحات" کو مستثنیٰ کرنا مقصود ہے، کہ مباحات کا کتاب بعض صورتوں میں ضروری قلعہ خدمت ہوتا ہے لیکن یہی نہیں، حرام ہر صورت میں ہوتا ہے۔

☆ "من حوت ہو فعل لہ" (نہایت اپنے فعل ہونے کے مہر ہو اس کا مقصد یہ ہے کہ کوئی مہر کی واجب کے نزدیک کو مستحکم ہوتا ہے۔ وہ اس کیفیت سے ضروری خدمت ہوتا ہے۔ یہی خدمت مہر ہوتا ہے، جبکہ حرام کا اور کتاب کی خدمت ہوتا ہے۔)

☆ یہ ذاتی مہر ہوتا ہے "مہر" کے لئے چار اصطلاحیں ہیں: حرام (مہر) محکوم و معصیت اور ذنب۔ (۳) حرام کے لئے اسباب مختلف اسباب و تعمیرات ہیں جن میں ان کا دستور

۲ - حرام اقراء سے ثابت ہو، اور ہر حرام اپنے اقراء سے محرم ہو جائے۔

۳ - حرام برحسب و قلعہ میں ہوتی ہوں، اور وہ شخص ان کی تکذیب نہیں ہے، جس کے ساتھ رہ رہتی کا، فقہ میں آنے کی گواہی دینی ہو۔

۴ - قاضی کے یہاں سوا مہر میں ہونے سے پہلے اور عقیدہ کے نزدیک قلعہ میں ہونے کے بعد بھی خود راہزن کو نہ ہونے مال کا اکلہ بن جائے۔

۵ - گرفتاری اور قلعہ رست سے پہلے راہزن کو جب ہو جائے۔ ب اگر کسی نے صرف مالی مباحات کو وہاں کو رہا کر کے گا اور اس کے ہاتھ نہ لگائے جائیں گے، صرف دار و مہر کو تو قلعہ کی مہر لگانی نہ دلی جائے گی، اور اگر قلعہ کا مہر لگنا تو بطور سے قلعہ نہ لگایا جائے گا، نہایت محنت کے اور یہ مہر مہر پر مہر ہوگا، اگر وہ چاہیں تو ہر مہر مہر قلعہ میں لگادیں اور اپنی قلعہ میں ہر مہر مہر ہو جائیں، ہاں اگر وہ قلعہ میں آنے کے بعد تائب ہو تو مہر مہر مہر اور کاسے قلعہ میں اس کی توجہ معشرہ ہوگی، اس پر حد جاری کی جائے گی۔ (۱)

حرام

حرام کے معنی روکنے کے ہیں، "حرام" اس کا معنی ہے جس کو کوئی میں کسی چیز کو کرنے سے روکنے، فقہ کی اصطلاح میں ان باتوں کو کہتے ہیں جن کے ارتکاب سے منع کر دیا گیا ہو، اس میں ہر ایک اور ان کے لئے مختلف اہل علم نے جو تعمیرات اختیار

حرام کرنا چاہا اور دین میں۔

انوار، قرآن و سنت کے اسباب اور شریعت کے کوئی حرج سے کیا گیا ہے جیسا کہ ”امر“ اصل میں کسی وقت کو جب قرار دینے کے لئے ہے لیکن یہیں مباحات اور سختیات کو بھی ”امر“ کے بیٹے سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔

حرام لذتہ

تجلی ذی طہر پر ہتھیار کے حرام کی دو قسمیں کی ہیں، حرام لذتہ و حرام عینہ۔

جو شے اپنی ذات سے حرام ہو وہ ”حرام لذتہ“ ہے، جیسے شراب کا پھل یا جام زہر کا دھیرا وغیرہ۔

جو شے اپنی ذات سے حلال ہے مگر حرام ہو، جیسا کہ اس کے ساتھ جو فعل کیا گیا ہو اور اس کا کس ہو لیکن کسی خارجی وجہ سے اس میں حرام پیدا ہوئی ہو وہ ”حرام طہرہ“ ہے مثلاً دوسرے کا مال یا جائز کھانا کو رو اپنی اصل کے لحاظ سے حلال ہو مگر جب بیت دوسرے کی اجازت نہ پانے جانے کی وجہ سے حرام ہے۔ (۱)

”حرام لذتہ“ اور ”حرام طہرہ“ کے احکام میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ ”حرام طہرہ“ کے ذریعہ بعض اوقات غم شری کی تکمیل کا فریضہ بھی پایا جاتا ہے اور جہاں بعض وجوہ سے اس فعل کا رنگ حرام زہرہ لٹا دیتا ہے وہیں بعض وجوہ سے اس کے ذریعہ کسی واجب شری کی ادائیگی بھی ہوتی ہے مثلاً غصہ کی ہوئی زمین پر یا غصہ کروا ہوا پس میں نماز کی ادائیگی کے اس فعل سے دو ایک طرف ٹکڑا بھی ہوتا ہے، لیکن یہ نماز اور فرض کے لئے کما حقہ کر جاتی ہے یہ اس کے خلاف شراف اور ناپسند کی ہے، حلالہ اور زینہ کے نزدیک

۱۔ ”کی اور ممانعت کا عنصر جیسے ارشاد خداوندی ہے: ”لا تاكلوا الربا انصافا متعادلا“ (نور ان ۱۳) یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا یبع بکمکم علی بیع بعض“۔ (۲)

۲۔ حرام اور حرام سے نکلنے والے اٹھارہ مسئلہ انصافی نے فرمایا: ”حرمت عنکم المصیبة“ (السننہ ۳)۔
۳۔ حلال اور جائز نہ ہونے کی صراحت جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ”لا یصل نسکم ان تاحلوا و احالتموہن“۔ (نور ان ۲۱)۔

۴۔ کسی فعل پر بعد شریعتیہ کریم کیا ہو مثلاً ”الطیاری والسننہ للفظوا البیہما“ (ر منہ ۵۴)۔

۵۔ کسی فعل پر کما دوسرے جب قرار دیا ہو۔

۶۔ کسی فعل پر خطاب فردی کی درمگی دئی گئی ہو۔

۷۔ کسی فعل پر ایمان کی گئی گئی ہو۔

۸۔ کسی فعل کو کما قرار دیا گیا ہو۔

۹۔ کوئی بھی ایسی چیز اختیار کی گئی ہو جو ممانعت اور اجتناب

کو نہ تھی سو جیسے ”اجنبوا لھون اردو“ مع ۲۰

۱۰۔ میرے کسی کے سب سے سراسر اپنی کالفتہ استعمال ہو ہو۔

مثلاً ”کھو“ لفظ بھی الرسول، پیہون وغیرہ۔

البتہ بعض اوقات بھی کامیابی کی کالفتہ، اجتناب، سخت

کوہتہ، نہ دانی تعبیر یہ فعل کو کما قرار دینے کی ممانعت کا

تصویر و مرست کے ہی سے ”ممانعت“ کا اظہار ہوتا ہے، جس کا

(۱) اربعہ ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱

حرام لڑنے اور حرام طہرہ میں کوئی فرق نہیں، اس لئے ان کے ہونا حصبہ کی زمین اور حصبہ کے پکڑے میں فرائضی ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

حرام طہرہ

”حرام طہرہ“ نیز اپنے وصف کے اعتبار سے حرام ہو، امام شافعی کے نزدیک واجب نہیں ہو سکتا، امام ابو حنیفہ کے نزدیک اپنی اصل کے لحاظ سے واجب ہو سکتا ہے، جیسے عید کے دن روزہ رکھنے کی ضرورت نہ جانی جائے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ نہ رائج اصل کے لحاظ سے درست ہوگی اور اس پر ایک روزہ واجب ہوگا، اگرچہ روزہ اپنی اصل کے لحاظ سے جائز ہے، ایک خارجی وصف لڑنے پر اس کی ممانعت ہے، امام شافعی کے یہاں جو غدار بے اثر ہوگی کہ کئی بات کا وصف کے اعتبار سے ممنوع ہو، اس بات کے ساتھ ہے کہ نہ اپنی اصل کے لحاظ سے واجب ہو۔ (۲)

حربی

اسلام میں نظام حکومت کی ایک خاص قسم ”دارالحرب“ ہے، ہرچہ کہ دارالحرب کی تعریف میں فقہاء کی آراء و تعبیر کا اختلاف ہے، تاہم اصل کا حاصل یہ ہے کہ دارالحرب دو مملکت کا فرد ہے، جہاں دوسری طور پر کافروں کو امن حاصل ہو اور مسلمان شہری امن سے محروم ہوں۔ نیز وہاں مسلمان خدائی حادہات و شہادت کی حالت انجام دے سے قاصر ہوں، اسی کو ختمہ نے ظہور حکام کفر و غیرہ سے تعبیر کیا ہے، (۳) دارالحرب کے شہری و فوجی اصطلاح میں حربی کہا جاتا ہے۔

احکام کے اعتبار سے حربی دو قسم کے ہیں، ایک دارالحرب میں رہنے والے عام شہری، دوسرے دارالحرب کے وہ شہری جو ان ایجنسی دارالاسلام میں سترکی خصوصیات اجازت حاصل کر کے آئے ہوں، ان کو ”مسکین“ کہا جاتا ہے، ”مسکین“ کے احکام خود اس لحاظ کے تحت مذکور ہوں گے، دارالحرب کے دوسرے شہریوں کے احکام خود دارالحرب کی حقیقت اور اس کے احکام سے متعلق ہیں، جو جو زمانہ میں اس باطل کی نصیحت کر کے جہاد کو دارالحرب کہا جائے گا، بجائے خود ایک اہم اور متعلق طیب مسئلہ ہے، ”انشاء اللہ“ دار“ کے تحت اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی جائے گی اور اس کے ذیل میں حربیوں کے متعلق اسلامی فقہ اور فقہی احکام کی بھی وضاحت ہو سکے گی، نیز ”مسکین“ اور ”توزر“ کے علاوہ ”غیرت“ کی بحث بھی اس موضوع سے قریبی تعلق رکھتی ہے۔

یہاں صرف حربی سے متعلق بعض بنیادی اور ضروری احکام اجمال کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ حربی مصہبہ اند میں نہیں ہوتا، یعنی شرعاً اس کا قتل نہیں ہوتا ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک دارالحرب میں قہیم کافروں کے علاوہ مسلمانوں کو قتل کر دیا جائے، تب بھی نہ اس پر دیت واجب ہوگی اور نہ قصاص۔ (۴)

دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ حکم دارالحرب کے کافر شہریوں کا ہے، مسلمان شہریوں کا خون بہر حال مصہوم ہے، اگر جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو قصاص و دیت

(۱) الاحکام، ۱۹۸۰ء، ملاحظہ ۲۵۱

(۲) بدیع الصنائع، ۱۹۸۰ء، ص ۲۰۲

(۱) الاحکام، فی اصول احکام، ۱۹۸۰ء

(۲) دیکھئے بدیع الصنائع، ۱۹۸۰ء، ص ۲۰۲

۱۔ جب ہوگی۔

۲۔ قرینوں کا وہی بھی صحیح نہیں، مسلمان کسی عہد سے وہ جس کو لیں تو وہی لے لے، ملک کھینچ جائیں گے، انہیں علم دارا اور غلبہ میں تمام مسلمانوں کا بھی ہے، ان تکم کو بیان ہے "وَحُكْمٌ مِنْكُمْ لِمَنْ دَارَ الْحَرْبُ وَلَهُ يَهْدِيهِمُ اللَّهُ بِمَا شَاءَ وَعَلَى الْغُلَامِ مِنْهُ لَمَنَ عَمِلَ" (۱)۔

۳۔ مسلمان جو سنی شخص ہی اور نہ جامل کرے، اور اگر عرب جائے، ان کے لئے یہ تو مناسب نہیں کہ وہ قرینوں کے ساتھ دھوکہ دہی کی رو اختیار کریں، ۴۔ ایسا معاملہ کی کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے جو اسلام میں بدتر نہیں ملو، اگر ان کو یہ فراموش ہو، جیسے شرب و مہر اور فروخت کر کے ان کی قیمت میں کرنا وغیرہ، جو احناف کے نزدیک یہ صورت بدتر ہوگی۔

۵۔ قرینوں سے اس طرح کی فراغت جائز نہیں، دالہ کوئی بھی ایسی صورت اختیار کرنے میں، نہ وہ اور عرب کی دفعی قوت میں اضافہ نہ جائز نہیں، جیسے دار الحرب میں دے گی کان نہ، دالہ اور اس میں کام نہ لے۔

۶۔ اور عرب میں قرینوں سے قرینوں کو مسلمانوں کو

۱۔ قرینوں کی اس صورت سے عداوت کی وجہ سے اسلام کا تعلق نظر

یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ مالی اعتبار سے بھی اس سے شک سے گریز کیا جائے، چنانچہ ذکوہ تو کہ فرمایا ہو، جو انہیں بعد اوقات بدلے، اور جو جہاں کام میں لے لے، وہاں رہتا ہے، وہاں بھی ملے، اور یہی مسلمانوں کے غیر مسلم شریکی کی صورت تھی ہے۔

(تفصیل کے لئے اچھے "سورت")

۷۔ کسی قرینی بشرہ و خصوصاً وہ نہ کہ اصل کر۔ یہ بھی اس کی ملک میں ایک سال تک قیام کی اجازت دینی ہو گئے، جو اس کے کہ ۱۰ دن کی شریعت کا عاب ہو، ۱۰ سال پر پڑا لگا جائے (۱)۔

۴۷

۱۔ حکم کے حرم ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے، خود قرآن مجید میں اس سے حرم، مومن ہونے کا ذکر موجود ہے، "وَالْمُحْرَّمُ" مسکن لہم حرمہ اصلاً، قرینوں کے لئے اس کے سامنے ہونے کی جہت کو نہیں لکھا ہے، حدیث، نے اس کی تشریح و تفسیر کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، ان کے کھانے نہ جائیں، حرم سے نکال کر پریشان نہ کیا جائے، بغیر اعلان و عرفہ کے، نہ کہ خود نہ لے جائے، ۲۔ کیا اور وہ بت میں ہے کہ نہ حرم میں خون بہہ جائے، ۳۔ اس سے نہ دست کاٹے جائیں، ۴۔ اس کی غرض حرم کے چار اہم عینیت جو حدیث میں مذکور ہیں،

(۳) شرح الترمذی، ۲۱۱
(۴) الترمذی، ۲۱۱
(۵) الترمذی، ۲۱۱

(۶) الترمذی، ۲۱۱
(۷) الترمذی، ۲۱۱
(۸) الترمذی، ۲۱۱

(۹) الترمذی، ۲۱۱
(۱۰) الترمذی، ۲۱۱
(۱۱) الترمذی، ۲۱۱

حرم کی کچھ تفصیل باقی نہ رہی، کیونکہ یہاں قتل برجہ منوع ہے، روکھی، ایسے خبروں کو نہ دینے کی بات تو اس کا مطلب یہی ہے کہ ضروریات زندگی اس پر اس طرح بند کر دی جائے کہ وہ حرم چھوڑنے پر مجبور ہو جائے۔

حرم کے درخت

اس پر اتفاق ہے کہ حرم کا درخت کاٹنا حرام ہے کہ وہ اور چارہ کی ضرورت کے ساتھ حرم کی گھاس (خشیش) کا کاٹنا جائز نہیں، اور اگر چارہ کے لئے کوئی خاص ضرورت کے ہاں جائز ہے، امام ابو حنیفہ کے یہاں جائز نہیں، تاہم درخت کے کاٹنے پر امام مالک کے ہاں صرف تنگ رہا، ہر گاہ کسی کو کوئی جزا واجب نہ ہوگی، امام شافعی کے ہاں جزا واجب ہوگی، جو اس وقت ہو جو گائے، بھڑ، ہوتو بکر، اور اسراف کے ہاں درخت کو نہ بے، (اس کی قسم کے درخت کاٹنے کی ممانعت ہے، اخطاروں نے اس پر تفصیل و وضاحت سے لکھ کر ہے، خلاصہ یہ ہے کہ تنہا قسم کے درختوں کا کاٹنا اور جزا دینے بغیر ان سے قطع اشنان والوں جائز ہے، ایک قسم کے درخت وہ ہیں کہ ان کو کاٹنا جائز ہے اور نہ جزا دینے بغیر ان سے قطع اشنان، پہلی قسم کے درخت یہ ہیں۔

۱۔ لگایا ہو یا نہ لگایا ہو، جس کو موت لگے لگایا کرتے ہیں۔

۲۔ لگایا ہو یا نہ لگایا ہو، جو عام طور پر چارہ لگانا نہ جانتا ہو۔

۳۔ اب یہاں سے لوگ لگایا کرتے ہیں، مگر وہ اذخراغ آئے ہیں خود وہ پسے میں جو اذخراغ آگئے ہیں اور عام طور پر

حرم میں کسی کو قتل نہ کیا جائے، حرم کے درخت نہ کاٹنے جائیں، قمار نہ کیا جائے اور جاحلان و قریظہ قطع نہ کیا جائے، ورنہ میں نہیں کہ بہت فضائل و انکسار دینی کی جاتی ہیں۔

حرم میں اجراء تفصیل

امام شریف شمس الدین کی مروت و اصولی حد پر متفق علیہ ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ کسی نے (دوسرے کا کوئی عضو کاٹ دیا، جس سے اس کی ولایت واقع نہ ہوئی، مگر اس نے جہاں کریم شریف کی یاد لی، تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اس میں بھی اختلاف نہیں کہ حرم کے اندر کوئی حرم کیا تو اس پر حرم ہی میں ممانعت ہو سکتی ہے، اختلاف اس میں ہے کہ حد و حرم سے، بہر کسی کو قتل کیا اور حرم کی چھائے لی تو آیا پ حد و حرم کے اندر ہی اس پر مانع نہیں لگایا ہوگا اور اگر وہ قصاص سے قتل کر دیا جائے گا، یا اس کے حرم سے باہر آئے گا، انکار کیا جائے گا، امام مالک کے یہاں صرف اشفاق کے نزدیک اس پر ممانعت کی جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، فرماتے ہیں، قاتل (قارہ) اور مجرم (قارہ) کیلئے (کو پتہ نہیں دیتا) امام ابو حنیفہ اور امام احمد

کے نزدیک حرم میں سزا جاری نہ کی جائے گی بلکہ اس پر ہر طرح کے کھانے پینے کی چیزیں روکنا نہیں ملے گی، یہاں تک کہ وہ خود شکے پر مجبور ہو جائے، مگر شکے ہی اسے مرنے کا دیا جائے گا ورنہ اس پر سزا کا قضا نہیں ملے گا۔ ورنہ معصرات کے پیش نظر حد کا مہم ہے کہ آپ ﷺ نے ممانعت کی کی ممانعت نہ کی ہے، مگر یہ ممانعت صرف ظناً قتل کرنے کی بابت ہو

جن جانوروں کا قتل جائز ہے؟

تمام بھیڑی جانور اور کدالائے کی اجازت ہے۔
حضرت عائشہؓ روایت میں پرندے جانوروں کا ذکر ہے۔ چہاں
بچہ اور اخیلا اور گائے کے لئے اور کدالائے (کلب حقار) اور اسلم
کی روایت میں سانپ کا اضافہ ہے۔ (۱) ترکہ فی کتابت الیوم
خود ہی ^۱ سے مطلقاً روئے (صحیح ابی حادی) کے الفاظ نقل کئے
ہیں۔ ان بھیڑی روایات میں بھیڑے اور بچے کا صریح ذکر
ہے۔ (۲) میں طبعاً تو جو جانتے ہیں اس کی یہ ہے کہ ان
جانوروں کی قتل یہ قصد نہیں، بلکہ ایسا یہو ہی۔ نے اسے جو غور
مرا میں، یعنی رائے مختلف اور الکی ہے، خواص کے
نزدیک ایسے جانوروں کا ذکر دیا جاتا ہے، جن کا گوشت کھانا نہیں
جائز (۳) پناہی خلیہ کے بیان طرہوں جو غوروں کے جن کا
اکڑہٹ میں مذکور ہے، مجھ پر پناہی، نہ تک اظہر کے قتل کی
اجازت کی تصریح موجود ہے۔ (۴)

حرم کا لفظ

جہاں تک حرم کے تعلق بات ہے تو حرم ہو باطن، معاف
اور مالکیہ کے باب تکبر میں کچھ فرق نہیں، انھیں ہر صورت میں
ضروری ہر ذمہ گذار - تمسک کیا، بشمار قصد، چہ شائع

انہیں لگایا گیا ہے جانا، (۱) ان کا شمار "محرّم" نہیں،
اس کے ساتھ ان شرطوں کا بھی اضافہ کر لیجئے، کہ دولت
سودہ ہونا ہو، نہ وہ ہوا ہو الا افراد ہوگی، جلی گھٹن کا
بھی کا کتاب نہیں ہے۔ (۲)

حرم میں شکار

شکار کے مسئلہ میں جو احکام حرم کے ہیں قریب قریب وہی
حکام اس شخص کے شکار کرنے کے ہیں جو غور و حال ہو، لیکن حرم
میں شکار کرے، حتیٰ جانوروں کا شکار وہی ہی صورتوں میں منع
ہے، اور اگر لے تو موجب تادیب ہے، عام فقہاء کے نزدیک واجب
ہوگا کہ کسی شخص کو جو غور و حال نہ ہو جائے، امام ابوحنیفہ کے
یہاں اصولاً "محرّم" یعنی نیست واجب ہے، (۳) خود اس
سے جانور خرید کر دینا کرے، یہ کھانا خرید کر فی مسکن، خف
سان (۴) ایک کیلو چم ہوا۔ (۵) اگر امام احمدی کرے، یہاں حرم اور
حلال شخص نے حرم میں شکار کے یہ بیان اس قدر فرق ہے کہ حرم
ہو اس کی کر سکتے ہے کہ بجائے مدقہ کے ہر نصف سنا دھانے
کے ہر ایک ہر دو روک لے کر حرم کے شکار کے لئے مدقہ کرے
فی ضرورت ہے، (۶) لا یجوز فی البصر و مستقبل الحلال
حیدر العرم۔ (۷)

(۱) مستعار، علی سر فی اصلاح، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) ان کا شمار "محرّم" نہیں، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۱) حرم العرم علی ہذا، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۱) حرم العرم علی ہذا، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۱) حرم العرم علی ہذا، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۱) حرم العرم علی ہذا، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

(۱) حرم العرم علی ہذا، (۲) حرم العرم علی ہذا، (۳) حرم العرم علی ہذا، (۴) حرم العرم علی ہذا، (۵) حرم العرم علی ہذا، (۶) حرم العرم علی ہذا، (۷) حرم العرم علی ہذا

روک دیکھ کر اس سے کھیلنے کی اجازت مرحمت نہ فرما رہے۔ حضرت عائشہؓ سے مہل ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں کے پاس نیک جنگی پلوں تھا، آپ تحریر لے جاتے تو روزِ جمعہ جاتا اور کھیل آپ ﷺ کی آمد کا احساس کرتا تو جمعہ چھوڑ کر جمعہ نہ کرتا، یہی طرح آپ ﷺ نے حضرت مسروقؓ کے بارے میں فرمائی ہے، خود امام بخاری نے اسی باب (باب حرم المہینہ) میں حدیث پیش کی ہے، جس سے مہینہ کے دنوں کو کٹنا ناجائز ہے، روکئی وہ روایت جس میں مہینہ کے دن رخصت کانے کی ممانعت ہے تو مفید کہتے ہیں کہ یہ حدیث تو صحیحی کو اتنی دیکھنے کی غرض سے تھا، اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مہینہ کے دنوں اور خصوصیت عماروں کو منع کرنے سے بھی منع فرمایا: **لَا يَهْدِمُوا الْأَمْثَالَ فَنَهَى زَيْنَةُ الْعَمِيَّةُ** (۱)

خبر

روسل اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لئے حلال ہے اور مردوں کے لئے حرام۔ ۱۔ ۳۰۱۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دنیا میں خوشی پاس پہنچے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں، (۲) اس لئے اصولی طور پر فقہاء اس پر متفق ہیں کہ مردوں کے لئے ریشمی لباس کا استعمال جائز نہیں، البتہ اس کی تفصیل میں معمولی نوعیت کا اختلاف بھی ہے، اس سے پہلے فقہاء احناف کے مسلک پر قاضی خان، شکیل اور شامی وغیرہ نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا خود صراحہ کیا جاتا ہے، دیگر محدثین میں دوسرے فقہاء کا اختلاف ہے، ان کی طرف اشارہ

اور حوالہ فرماتے کرتے ہیں کہ لھو حرم کو پانے والا سے بغضت رکھے، جب تک حرم شہدہ ہے اس کی تصویر کتنا رہے، جب حرم سے جائز ہو کر کثرت سے لے کر دے، اس کی طہارت کا ایک گھنٹہ تک۔ (۳)

کیا مہینہ حرم ہے؟

تک کہ مہینہ حرم ہونے پر فقہاء متفق نہیں ہیں، لیکن مہینہ منور بھی حرم ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، امام مالکؒ، شافعیؒ اور احمدیہؒ کو مہینہ کی کوئی حرم مانتے ہیں، ان حضرات کے نزدیک مہینہ کے وقت کا ناظر، ظہار کرنا جائز نہیں۔ (۴) اگر انہیں اگر گزرتے تو کوئی جزاء واجب نہیں ہوتی، مہینہ شافعی کی رائے تھی کہ جو رخصت کانے یا ظہار کرنا اس کے جسم سے تمام مسالین (سب) چھین لیا جائے، لیکن یہو کو انھوں نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا، ان حضرات کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: **مہینہ طہاں مقام سے طہاں تک حرم ہے، نہ اس کے دن رخصت کانے جائیں اور نہ کسی بدعت کو ایجاد کی جائے، جو یہاں تک بدعت کو ختم دے، اس پر خدا و فرشتوں اور تمام فرشتہ کی لعنت ہے۔**

احناف کے نزدیک مہینہ منور حرم نہیں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے مہینہ میرے پاس نہیں پرغہ تھا، جس سے وہ کھیلے تھے، پرغہ مرگ گیا آپ ﷺ نے حرمنا دریافت فرمایا: **يَا عُمَرُ! مَا مَعَكَ بِهَذَا؟** (۵) اب اگر مہینہ کے بارے میں ساخت ہوئی تو ظاہر ہے کہ حضور ﷺ پر غہ کو

(۱) ملخص از حطط الفقہی ۲۶۹-۲۷۰ صاحب حرم المہینہ

(۲) ومعللہ ۳۳، کتاب النکاح

(۳) بخاری ابن حجر، باب لباس الحریر ۷۸۴

(۴) ارمی ۲۶۱، ۲۶۲، مسالطی الحریر والنصب للرحمان

Amir, J.

[illegible]

نہیں لے کے گا یا تو شمع ہو اور جوت، شمع ہو، امام، پروفیسر
کے نزدیک مصلحتیں کا استعمال نہ کرے۔۔۔

امام ابو حنیفہؒ نے از حدیث و سنی پر مشرور فرما کر تحریر کیا۔ ہر دے
 پر خیر و کمال کا حصول جائز۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اگر کوئی
 جائز نہیں، اسباب کا استعمال کی جائے تو وہ بھی جائز ہے۔ لیکن کہ اس
 لئے کہ اس سے کوئی نفع نہ ہو۔ اس پر کہ اس سے کوئی نفع نہ ہو۔ اس سے
 ہرگز نہ ہو۔ اس سے کوئی نفع نہ ہو۔ اس سے کوئی نفع نہ ہو۔ اس سے کوئی نفع نہ ہو۔

۴. خرچہ لے کر شکر میز پر پہنچا جائے جس کی بستر پہنچا نہ والا

دوسرے فقہاء کی رائےیں

عالمین کی خدمت میں اسے فقہاً بھی پیش کرانے کے لیے،
فرش پر پڑے جانے لگے فرماتے: کیا جو دانش و غیرہ
ہو ہے اس کی فقہ و مالکیت کے سوا دوسرے فہم و روش کی کیا
امانت دیتے ہیں، چارہاں کہی امانت کی اجازت ہے، اسے
فقہ و علمی اہل انصاف کے ہم خیال ہیں، رہنمائی کے ساتھ

تعمد فی حق تعالیٰ مقدار چار سو ہے، زیادہ مقدار بائیس سو، اور
تعمد فی حق تعالیٰ سے کم ہر سو سو، اور چار سو یا ارکان ہے، اور ہر
قول کے مطابق ایک جگہ تک تعماد و رشکا استعمال کر دیا جا
ئے تو موقوف دیگر رشکا استعمال ہو جائیگی کسی ایک جگہ تک تعماد و
ہو تو موقوف نہیں ہوگا، اس کے لئے کہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے
کہ حضور کریم ﷺ نے دو تہی پارائی رشکا جواز دی ہے،
الا موضوع اصعبیٰ اول ثلاث او ربع :۱۰

غز یہ بھی حراوی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایسا نہ یہ کہ استعمال فرمایا ہے، جس کے کنارے، رشتی نہیں۔ کے ملے
 ۱۰۱

جور شکی پر جسم کے اندرونی اور باہری کپڑے کے امیران
 اور جس کو "مستور" کہ جاتا تھا اسے کپڑے کا پہننا ماننا تے۔

کچھ پروردگار کی عبادت کو حق فتنہ کے مظاہر کو
 قزاقیات اور دیگر ایسا کچھ جو عثمانی کے قتل کے
 ہے "الاسلام" کے بعد ہی انکو۔ کچھ جمع الخیر کے قتل
 کے کہ اس کے لئے کسی متدارق قتل نہیں۔

۷۔ موت اور وقت ہے۔ حسب قول واد جہنم کے مکمل نور ہو جائیں

^a Pr^{3+} 100.0% (1.0)

(2) مع ١٠٠٠ باب مجزئ من فعل بالالف والهمزة

(٢) يجوز له أن يبيع ما في يده من الفواكه والحبوب، وما كان عليه من الدين، ويشتري به ما يشاء.

٢٨٢٣ (٢٨٢٣) ٢٨٢٣ (٢٨٢٣)

[illegible]

(١) بخاري، ٥٠٠٠، ج ١، ص ١٠٠، باب الخرافات المزعومة

سوتی یہ کسی ور دھانے کی علامت ہو تو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک غلب کا اعتبار ہوگا اور مالکیہ کے یہاں ہر عمارت اس کی ممانعت ہوگی نیز احناف کی رائے گذر چکی ہے کہ اثر یا اثر قائم کا رد ہو کر ہمارے ہی ہونا ہے۔

حریم

”حریم“ کے اصل معنی رکاوٹ کے ہیں، اسی لئے کنوئیں کے منظر پر ”حریم“ کہا جاتا ہے کہ کوئی نہیں گزرنے سے رکاوٹ ہے۔ یہ نہ شریعہ نہ کنوئیں اور نہ شمس کے سلسلے میں درجہ ہے، قبہ اللہ کے لئے زمین ہے جس سے کوئی کتواں کھودا توں نہیں گزرتا، چاہے لیں یا نہ اس کا حق ہے جس میں اس کا یہ نور بیضا کرے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ قنارہ زمین میں کھودا جانے والا کنوئیں کا ”حریم“ جیوں یا نہ ہے، ۱۰ پہلے حدیث میں حریم سے وہ قائل ہے کہ وہ ہے جو غیر قنارہ میں کتواں کھودنے کی وجہ سے کھودنے والے کو جس میں ہو جاتی ہے، اسی لئے قنارہ نے ”حریم“ کی تفسیر دی ہے کہ ”قنارہ“ سے نکلنے والے اٹھانے کے لئے زمین کی ضرورت ہو تو ”حریم“ ہے، ”مسلمس الیہ الحاجۃ لتمام لانتفاع بالعمود۔“ (۳)

احکام کا تحت نظر

”حریم“ کے منظر میں ناچاراً فقہاء حنفیہ نے زیادہ منہج اور ہموار گفتگو کی ہے، لیکن قریب کے بعض اہل علم نے اس پر ایسی طرح روشنی ڈالی ہے، انکی مصنفین میں اکثر و صبر دیکھیں، ”حریم“ سے حلقی احکام ہرگز زمین کی

قرع سے قلع کے خارج ہیں :
”امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چشمہ کا ”حریم“ بہت سے پانی سے ہوتا ہے، اس وجہ میں کسی اور کو زمین کھودنے کی اجازت نہیں دی جاتی، خواہ جس سے تم کو ذریعہ پانی نکلیا جائے۔
زینب عطن کا ”حریم“ بالثقاف پر چارم سب سے چالیس ہاتھ ہے اور وہ کنوئیں جن کا پانی ٹوٹ یا پور کے ذریعہ نکلتا جائے، (بہنو لاصح) کا ”حریم“ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چالیس ہاتھ اور صاحبین کے نزدیک ساٹھ ہاتھ ہے، واضح ہو کہ کتواں اور چشمہ کا ”حریم“ اس صورت میں ہے، جب کہ قنارہ و کتواں زمین کی کھدائی اور راس سے اونچے زون حاصل ہو، غرض اپنی ملکوت زمین میں کتواں یا چشمہ کھودا، اگر کسی اور کی ملکوت زمین میں کتواں کھود لی تو پھر زمین ہوگا اور نہ ”حریم“ کا حق دار ہوگا، پھر ہاتھ سے مراد چار گھنٹوں کی مشقت سے جو مشقت ہے۔

الذی وہ زمین میں شہر کوئی قناریہ و کتواں طرف حتیٰ زمین اس کی حریم سے لیا جائے گی جس پر نہ نہر کی مٹی ڈالی جائے، نہ رگہ کسی اور کی ملکوت زمین سے اونچے زمین میں شہر لایا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کے لئے ”حریم“ نہیں، امام ابوحنیفہؒ اور امام غزالی کے نزدیک اس کے لئے ”حریم“ ہوگا، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں طرف سے نہر کی اصل چوڑائی کا نصف نصف درم مجھے کے نزدیک ہر دو جانب سے مکمل نہر کے برابر، اس اختلاف کا اثر یہ ہے کہ نہر کے ان کناروں پر نہر کی مٹی ڈالی جائے گی، صاحبین کے نزدیک ایک نہر کو اس پر دو مشقت لگانے کا حق حاصل ہوگا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مالکان زمین کو

طرف دوسرے کی مملکت راضی ہیں، تو اس کے لئے کوئی حرم نہیں۔ (۲۱)

(حرم کے مسئلہ کا تعلق چوکہ سرکاری مملکت آزاد زمین سے ہے، جس کو "موت" کہا جاتا ہے، ماسی نے اس مسئلہ کے ساتھ "دیہات" کی بحث بھی دیکھی ہے)۔

ترجمہ

"نفسہ" یا "اقتساب" ایسے معارف کا حکم دیتا ہے، جس کو لوگ چھوڑ رہے ہوں اور اپنے مگرات سے روکا ہے۔ جس کا لوگ ارتکاب کر رہے ہوں، چون "ق" امر یا صرف "اور" دہمی جن لفظ "آیت" کا ایک مستقل لفظ ہے، لیکن اسلامی حکومت میں خاص اس مشغول کے لئے ایسا شیعہ قائم ہیں اور غرض مقام، تھا اور "شیعہ" یا "اقتساب" شیعہ "اقتساب" کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے قائم کیا، لیکن ظیفہ عباسی مہدی کے عہد میں یہ اس نام سے موسوم ہوا۔ (۲۲) قاضی ابوالحسن بلدریجی نے اسلام کے حکام حکومت پر ایک نہایت اہم کتاب "کلامہ" لکھی ہے اور اس میں ایک مستقل فصل "شیعہ" "اقتساب" کے بارے میں قائم کیا ہے۔

تفصیلاً اور اقتساب

شیعہ "تفصیلاً" اور شیعہ "اقتساب" اسی معاملہ میں حشر کہ ہے کہ جیسے قاضی حقوق الناس کا عالم کے خلاف مظلوم کا دھڑی من سکتا ہے، اسی طرح "نفسہ" بھی نہیں قسم

اقتصاد زمین میں جو سرکاری ملکیت میں ہو درخت لگایا جائے تو اس درخت کے چاروں طرف پانچ فٹہ زمین مالک درخت کی ہوگی، تاکہ وہ کل کر سکے، اور اسے دیکھ سکے۔ (۲۳)

دوسرے فقہاء کا مسلک

لام مالک کے نزدیک کوئی سے مشعل راضی کا احاطہ جس میں کوئی کے کھدائی کے لئے جس سے اس کوئی کا پانی چڑھو یا کوئی ایسا گڑھا کھودے، جس میں نہایت دلیل جائے تو اس مجاہد کا اثر کوئی پر پڑ جائے چاہے نہیں، اسی طرح درخت کا حرم احاطہ ہوگا، جس میں کسی فساد کی خیر، شجرہ کاری، یا کوئی کا کھودا درخت کے لئے معذور ہو، مکان کا حرم، آؤ درخت کے راستے پانی کے بہاؤ کے راستے اور کوئی سے پھینکے کی جگہ ہے، حالانکہ ماسی نے ان چیزوں کے لئے کسی خاص مسافت کی قسمیں لگائی ہیں۔

شواخ کے نزدیک بھی حرم کا ضلع عرفی سے ہے، اور وہ بھی کوئی وضو تعمیر شدہ مکان، آؤ کردہ گاہ کے لئے "حرم" کے قائل ہیں، متبادل سے کوئی کے لئے ہر جہاں جانب سے لیکن ہاتھ اور پائے کوئی کی تھپہ کے بھائی کا حرم یکساں ہاتھ قرار دینے پر حرم پانچ سو باجہ، درخت کا حرم اس کے پھیلاؤ تک، جہاں حرم اس کے ریلوں کناروں، زراعتی زمین کا حرم احاطہ ہو جائیگا کے لئے ملکیت کرے، وغیرہ ہے، البتہ ہر سب اسی وقت ہے، جب کہ آزاد سرکاری مملکت زمین میں آؤ لگاری کرے، اگر کسی جگہ مکان بنایا جہاں چاروں

(۲۱) فقہ الاسلامی واطلہ ۵۶۸-۵۶۹ ج ۱

(۲۲) تفصیلاً: فقہ الاسلامی ص ۵۶۵-۵۶۶

(۲۳) فقہ الاسلامی واطلہ ۵۶۹ ج ۱

نہیں کرتے۔ بخود قدامت کے خلاف ہو۔

حکمہ دفع مکار اور احتساب

دفع مکار کا شعبہ اور حکمہ احتساب دونوں بدوقت مکررات سے ڈرانے والے۔ جس سے احتساب تو دیر میں اختیار کرنے پر مامور ہیں، لیکن دفع مکار کے اختیارات بہت وسیع ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بدوقت قاضی کے فعلوں کو نافذ کرتا ہے، کو بچاؤ زبردست قوت نافذ کا مالک ہوتا ہے، جب کہ محکمہ احتساب کے اختیارات محدود اور ایسی قوت منتر ہوئی ہے۔

امر بالمعروف

مجلس اہلسنن "امر بالمعروف" کا فریضہ انجام دیتا ہے، اس کی تین قسمیں کی گئی ہیں، اور امور جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں، اور جو حقوق الناس سے متعلق ہیں، اور امور جو ان کے درمیان مشترک ہیں۔

حقوق اللہ میں جہنم اور جہنم کو باوجودی طرہ پر انہو پر کیا جاتا ضروری ہے اور مجلس اجتماعی اور چاروں کا حکم، سب کا چھانچہ اور کسی قبائلی میں توڑوں نے بعد چھوڑ دیا، یا سبھ میں جماعت اور ان کے لئے ان کے مسئلہ کا کیا، یا سبھ مجلس پر واجب ہوگا کہ اجتماعی طور پر سمجھناں کو اور ان کی کا حکم دے، اگر بعد جماعت، بغیر برقی ہو اور ان کے کسی نے مکررات نہ کی ہو تو ان سے عرض نہ کرے گا، اس لئے کہ ان کے کسی نے مکررات نہ کی ہو، اور احکام جماعت کی بدولت کے لئے ہیں، اور اس سے متعلق ہیں، اچھے نماز کو اتنی تاخیر سے اور کرنا کہ وقت نکل جائے تو انہی صورت میں کوتاہی کرنے والے ان کے انفرادی بدوقت اور ان کے

کے بدوقت کی حالت کو سمجھتا ہے، ایک اور جس کا متعلق: پہ قول سے ہے، دوسرے وہ جس کا متعلق قربت اور مادی فرد ذات میں طرہ یا مادی ہے، چوتھے قدرت کے باوجود اول واجب کی اور ان کی میں اول مول سے متعلق حالات میں، — انی صرف جیسے قاضی سے ہے۔ سے متعلق کیا اور ان کی کا مطالبہ کر سکتا ہے، اسی طرح "مجلس" بھی جن امور سے متعلق ہوئی بنے کو بچاؤ ہے، حاکمیت و ان پر عمل آدمی کی بدعتی، کہنے کو بھی حق رکھتا ہے۔

البتہ مجلس غامضی مکررات ہی سے متعلق مکررات کو سمجھتا ہے، اور قاضی برطرح کے مکررات کو انہوں کرے گا، اسی طرح مجلس انکی معاملات پر کاروائی کر سکتا ہے، جس میں حاکمیت کو بنی علی کا قرار ہو، اور امور میں ان کی اپنے آپ پر ضمیر کرنا ہو، کرنا ہم نافذ اور ثابت و ان کا کو قوت ہو، واجب قاضی ہی سے معاملات کو سمجھتا ہے، اور انہوں کرے گا، ان کی رکھتا ہے۔

تیسری جہنم جہنم سے مجلس کے اختیارات قاضی سے جدا جاتے ہیں، اور قاضی انکی معاملات کی تحقیق کر سکتا ہے، جو اس کی حالت میں قاضی ہوں، اور مکررات کو اور مکررات میں بھی موجود ہو، جب ہی وہ قاضی کی حالت کرے گا، لیکن مجلس دوسرے فریق کا ہم موجود ہے، لیکن محکمہ کی کوئی حالت کرے گا، اور بطور خود بھی اس کے بغیر کہ اس کے سامنے دست و پائی کیا ہوئے معاملات کی تحقیق کر سکتا ہے، مجلس انکی مکررات سے، ان کے سے دست و پائی کو استعمال کر سکتا ہے، ان کی کسی کامیاب ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو بچاؤ سے ڈرانے، جب کہ قاضی عدل و انصاف کے لئے ہے، اور اور اور میں ایسا روپ اختیار

فجری کی ۱۵ صبح سے شمس کا توڑ پھوڑ ہوا کی بات خود اسلامی
مکوں میں بھی اسلامی حکومت کا یہ اہم شہرہ پایہ ہے جو ۱۵
زاد میں شمس کی کائنات (فلس و یونانی کائنات) ہے۔ یہی کائنات
جہاں اب اٹھواٹھ روشت کی عقل و اس طرح کی بات
مکرات جہاں ۱۵ صبح سے شمس کی کائنات ہے۔ یہی کائنات
کی نور کی صورت میں۔

جن اسبوس کو ایسے لئے دعویٰ ضروری نہیں

”خیر“ اس لئے کہ ہم فقہاء میں ایک اور اصطلاح کی حیثیت سے بھی معروف ہے اور وہ یہ کہ شریعت میں اکثر معاملات وہ ہیں جن میں مشاہدات اور دلیلی دلائل سے کسی جاتی ہے جب کہ کوئی دلیلی حقائق میں پیش ہو جو۔ نیکی، بغیر معاملات، جو عقول اللہ سے حقائق میں ایسے بھی ہیں کہ ان میں دینی کے بغیر مشاہدات مستحکم ہوگی۔ بلکہ ان امور میں یہ مطالبہ کوئی ایسا واجب ہے، خاصہ شافی نے انہی نقطہ سے ہی مسئلہ میں ان امور کو غفلت کیا ہے، حقائق، باطنی کی آزادی، واقف۔ رضائے کائنات، مختلف اور چوری کے کلمہ (دوسرے ص ۱۱۷) استصواب ہر صحت، الاملاء، کلمہ زور و سب کے سلسلہ میں باطنی کو اس سبب ہوگا کہ انہیں اس میں اختلاف ہے۔ (۱۱۱)

دوبہ ہوں میں۔ ساریک کوٹھن کی ایک مینیں نہیں کچ کرکس
کھائی و طاق، پنا چاہتا ہے، اگر اس نے جہ ایک سے اس
مد تک محبت کر لی تو یہ بات ممکن نہ جائے گی کہ اس کی
دوسری بیوی ملے۔

۵۲ عطاء کے بعد آکر چار ماہ کے اندر حنفیہ کے بھڑاچی بیوی
سے اخون کرے تو کھنسن "کتابت اور ہانے گا، بھئی کچھ
جائے گا کہ اس نے یہ دھڑے جو کر لیں۔

۵۳ اگر اس نے بیوی سے محبت نہ کرے پر خدا کی قسم کھائی تھی،
تو یہ قسم کا کفار بھی واجب ہوگا۔

۵۴ جس عورت سے نکاح کے بعد پانچ برس اس حد تک ادنی
کروں جائے اس پر مدت واجب ہو جائے گی، اور مدت کا
نقدہ ملے گی بھی واجب ہوگا۔

۵۵ اگر اس حد تک کسی عورت سے نہ کیا تب بھی حد نہ واجب
ہوگی، اور مرد میں سے قول نہ اس حد تک لواطت کی حد
سے کی واجب ہوگی۔

۵۶ اگر کسی بد نظرت شخص نے کسی چور سے اس حد تک انہوں
یہ تو جانور اور گائے کے خطرات نہیں کر دیا جائے گا۔

۵۷ اگر کسی مرد نے ساتھ لگی حرکت کی یا اپنی بیوی کے ساتھ
اس حد تک لواطت کا کتاب کیا تو اس کی شوہر (مرد) نہیں
کی جائے گی۔

۵۸ اگر بیوی نے ساتھ اس حد تک محبت کر چکا ہے، تو اب وہ
"مکھن" سمجھ جائے گا، یعنی اصلی حکمت میں اس کو زنا
کی سزا سننے کو دی جائے گی۔

۵۹ یہ قدر حنفیہ کے بعد اگر عورت کو حمل قرار پائے تو یہ بھی

کا اختیار ہوتا ہے، اس کو حنفی اصطلاح میں "یہ بلوغ"
کہتے ہیں، اگر کسی لڑکی، چوتھوں، نہ دھند کے بعد، وغیرہ
کر لیا تو اب خیار بلوغ کا حق باقی نہیں، ہے گا۔

۶۰ جس عورت کا ہمہ ضرر ہو، اگر شوہر اور اس کے درمیان
یہ فصل واقع ہوا ہو تو وہ پورے عمر کی سختی ہوگی، اور اگر
نکاح کے وقت ہر شخص نہیں ہو تو جو جس کے بعد وہ عمر
شکل کی سختی ہو جائے گی۔

۶۱ جس عورت کا ہمہ ضرر ہو، اتفاقاً یعنی اس کے فرائض کرنے
کا بعد وہ عورت کو حق ہے کہ اس نے شدہ ہر موصو
ہونے تک وہ اپنے آپ پر شوہر کا قدرت نہ دے، اگر
عورت نے ایک دفعہ اپنے شوہر پر قدرہ حنفیہ دخول کی
قدرت دے دی تو اب اسے اپنے آپ کو روکنے کا حق
حاصل نہیں ہوگا۔

۶۲ اگر کسی شوہر نے اپنی بیوی کو صحبت کی شرط پر طلاق دی تو
بعد دفعہ دخول کے ساتھ ہی عورت پر یہ شرط طلاق
داخل ہوگی۔

۶۳ جس عورت سے دخول کی نوبت نہیں آئی، اس پر بایک کی
حالت میں طلاق دی جائے یہ جنس کی حالت میں، طلاق
پر حث نہیں ہوگی، اور جس عورت سے دخول ہو گیا، اس
کو حالت جنس میں طلاق، چاہے مدت اور حالت طہر میں
طلاق وجہ سنت ہے، تو جس عورت کے ساتھ دفعہ دفعہ
شوہر نے دخول کر لیا، اس کے لئے طلاق سنت اور طلاق
بدعت کے ساتھ ہوں گے۔

۶۴ اگر کسی شخص نے طلاق بیوی کو نہیں لکھا، یعنی اس کی کبری

میں نے بعد حال حالہ کے بعد پوچھ لیا کہ وہ ہے، لیکن انھیں
پوچھنا سلطان میں یہ ترتیب بھی ہے کہ سراباب دلوں کی شرکت
کے ساتھ جو رشتہ جو وہ مقدم ہے اس کے بعد اس شریک اور
اس کے بعد یہ شریک کا وجہ ہے۔ (۱۰)

اگر خواتین میں کوئی تین نہ ہو تو ہر تین پرورش ان مردوں
کی طرف لے گئے گا جو صہبہ شہ دار ہوں اور ان رشتہ داروں میں
جو وراثت ہوئے۔ کہ اعتبار سے مقدم ہو گا وہی تین پرورش کو بھی
اور وار ہوگا، فقہاء نے مردوں میں تین پرورش کی ترتیب میں
تکلیف ہے، باپ، دادا، پردادا، خیرہ، اس کے بعد مگاہلی، بھرا
بپ شریک بھائی، بھرا بھتیجی، بھرا باپ شریک بھائی کا لڑکا، بھرا
بپ شریک بھائی، بھرا بھتیجی، بھرا دادا، اس کے بعد یہ شریک بھتیجی
کا لڑکا، بھرا شریک جس کی پرورش کی جاری ہو وہ لڑکا ہو گا، (۱۱)

اس کے بعد، باپ کے چچا، دادا کے چچا، خیرہ کا تین ہے۔ (۱۲)
گھر ایک ہی درجہ کے ایک سے زیادہ مستحق پرورش موجود
ہوں اور وہ سب پرورش کے خواہاں ہوں تو انہیں ہر شخص کے
نزدیک اور بڑھتی اور اس کے بعد کمزوری کی بنا پر ترجیح دی
جائے گی۔ (۱۳) جب کہ حوالہ کے نزدیک اگر خاندانی سے کام لیا
جائے گا تو ان کے صہبہ رشتہ داروں میں اگر کوئی خرم موجود ہو،
مثلاً صرف چچا زاد بھائی ہو تو اب اس کی پرورش و پرورش کی
ذمہ داری کا معنی کی طرف منتقل ہو جائے گی اور وہ سب سب
کچھ کا حوالہ کرے گا، کہ چچا ہے تو کسی شہبہ رشتہ دار خود چچا زاد
بھائی کے حوالہ کرے اور چچا ہے تو کسی اور کا تین، اعتبار سے

”ظلمات“ یعنی حق پرورش کے مسئلہ میں کئی باتیں قابل
توجہ ہیں۔

۱۔ ”ظلمات“ کے تین دارکن کوئی ہیں؟

۲۔ جن کوئی حق پرورش صولی طور پر حاصل ہے۔ کسی حق
سے قاعدہ اٹھانے کے لئے ان میں کئی شریکوں کا پورا؟
ضروری ہے؟

۳۔ تین پرورش کی مدت کو ہے؟

۴۔ پرورش کی جگہ کا ہے؟

پچھلے تین سنی پرانے اس کے ساتھ دینی الٹی جائے گی۔
پرورش کے حقدار

پرورش کا حق صرف ایک جہد میں عورتوں کو اور اس کے بعد
مردوں کو حاصل ہوتا ہے، البتہ حق پرورش کے معاملہ میں
شریعت نے عورتوں کے لئے، حق، شفقت اور چھوٹے چھوٹے
طبی مصالحیت، نیز خود مال کی ممانعت اور اس کے جذبات مادی کی
رعایت کرتے ہوئے عورتوں کو اولیت دی ہے، علامہ کا ساقی
کے الفاظ میں: ”الاصول فیہا النساء لانہن افضل
والنقل وانہن اہل لوجیۃ النکاح۔“ (۱۴)

اسی وقت پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ حق پرورش میں ماں سب
سے پیچھے اور مقدم ہے، اس کے بعد بھرا جو پرورش کے اعتبار سے
زیر تہریم ہو، چچا، خیرہ، اس کے بعد بھائی چچا ہے وہ بلائی پشت کی
ہو، دینی نہ ہو تو دادی، اور دادی میں بھی شریک ہے، کہ دادی
نہ ہو تو پردادی، لیکن سے زیادہ حق ہے اور دادی کے بعد ہیں۔

(۱۰) فقہاء و معجم ج ۱ ص ۷۷۷ حدیث نمبر ۲۲۶

(۱۱) مسند سلیمان ج ۱ ص ۲۲۶

(۱۲) فقہاء و معجم ج ۱ ص ۷۷۷ حدیث نمبر ۲۲۶

(۱۳) فقہاء و معجم ج ۱ ص ۷۷۷ حدیث نمبر ۲۲۶

قانون کی پرورش میں، ۱۰-۱۱

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان کی طرف سے ہوسردشتدار ہیں، جیسے ماں کا شریک بھائی، اماں، ماسوں ان کو کسی طرح حق پرورش حاصل نہیں ہوتا، البتہ امرمختار کے نزدیک بچی کا حق پرورش، مقتادہ بخارہ بھائی کے ماسوں کو ہوگا، اماں ہمسہ کا حق قول مانع بھی ہے، نہ کہ پرورش دشتدار نہ ہو تو ماورائی دشتداروں میں ہر دونوں حق پرورش ماسوں کو ملتا ہے، ۱۲

حق پرورش کے لئے شرطیں

حق پرورش کے لئے ضروری ہے کہ جس کی پرورش کا جائزہ دیا جائے ہو اور اگر بیخ ہو تو حمل و عاقل کے اعتبار سے حیوان نہ ہو (مستور) بالغ اور ذی ہوش (رشید) لڑکے اور نوجوانوں میں کسی سے جس کے ساتھ رہنا چاہیں وہ سکتے ہیں، لڑکے میں توں کو کھانا بھی دینے کا حق حاصل ہے، لڑکی جو عاقل کو بختا رہے گی چارٹ نہ ہوگی، ۱۳

حق پرورش کے لئے کچھ شرطیں اور بھی برہمروں اور مردوں دونوں کے لئے ضروری ہیں۔ کچھ شرطیں مردوں سے مختلف ہیں، اور کچھ مردوں سے مختلف اور دونوں کے لئے مشترک اور اصناف میں سے ہے کہ پرورش کرنے والا عاقل و بالغ ہو، (۱۴) بعض لوگوں نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ فاسق نہ ہو،

لیکن ملاحظہ کریں کہ خیال ہے کہ فاسق جتنا عاقل ہے اس کے تحت اس شخص کی شرعہ کا ناموں کے حق میں ملید نہ ہوگا، اس لئے بھی کہ اکثر اوقات فاسق وہ جو ماں باپ بھی اپنے بچوں کے لئے فاسق وغیرہ کی راہ کو پسند نہیں کرتے، ۱۵ حقیقت یہ ہے کہ ان کی فاسق رائے میں قرین تباہی ہے، بشرطیکہ پرورش کرنے والی، لکھا پڑا اور عاقل نہ ہو کہ اس سے اپنے ذمہ پرورش نہیں کوٹھارہ پر اہل دین غیر متعلق نہ ہو، ۱۶ اگر عاقل کے نزدیک حق پرورش کے لئے مسلمان ہو گا بھی ضروری ہے، ۱۷ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب تک بچوں میں دینی کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا نہ ہو جائے لافرو ماں کو بھی بچہ پر حق پرورش حاصل ہے، ۱۸ لیکن اسے فقہائے مالکیہ میں ان کا کام الٹی ہے، ۱۹ ابن البتہ اگر محدث اسلام سے مراد نہ جائے تو اس کو حق پرورش انسان کے یہاں بھی ملتی ہے، نہ کہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲،

ہو گیا تھا اور اب صحت مند ہو چکا ہے۔ تو اس کا حق پرورش ٹوٹ
 "نے گا، البتہ ان شرطوں کے تحت پائے جانے کے علاوہ ایک اور
 سبب ہے جو حق پرورش سے محروم کر رہا ہے اور وہ ہے پرورش
 کرنے والے کا طویل سفر کرنا۔ امام مالکؒ کے یہاں چھ برہ
 — اور واضح ہو کہ برہ یہ ذرہ میل کا ہوتا ہے — کا سفر حق
 حفاظت کو مختصر کر رہا ہے، اختصار کے یہاں ان کی روزگار ستر کرنے کہ
 چیکا اپ دن کو کھل کر اور چیکا کچھ رات کو دامن ناسکتے ہاں
 کا حق پرورش ٹوٹ ہو جائے گا، دوسری خاتون کا حق پرورش تو اس
 شہر سے محض خفا ہو جانے والا ہے، فتم ہو جائے گا، خواہ اس کی
 دوری کچھ بھی ہو، شورش کے یہاں ایسی چیکا سفر حق پرورش کو فتم
 کر رہا ہے، جہاں قیام خوف سے خالی نہ ہو (مکان خوف) یا
 "معمولی جگہ ہو، لیکن مستقل طور پر غلے کنوٹ کی شیعہ ہو، فقہاء
 حاکمین کے شرائط سے قریب ہے۔" (۶)

حق پرورش کی مدت

مال خود وادی، یعنی کوئی وقت تک، لڑکوں کا حق پرورش
 حاصل ہوگا جب تک کہ خود ان میں کھانے پینے، احتیاج کرنے
 اور کپڑے پہنے، وغیرہ کی صلاحیت پیدا ہو جائے، امام ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے اس کی مدت کا اندازہ سات آٹھ سال سے کیا ہے
 اور اسی سات سال والے قول پر فتویٰ ہے، اس کے بعد چونکہ
 لڑکوں کو تہجد و نماز اور آداب و احکام کی ضرورت ہے،
 اس لئے بچے باپ کے کالے گردنے جائیں گے لڑکیاں ہوں
 تو بال بونے کے بعد باپ کے حوالے کر دی جائیں گی، وادی،

تلاش کر لیا تو اس کا حق پرورش فتم ہو جائے گا، ہاں اگر اس کا کیا
 شور برپا کا محرم ہو، جیسے بچے کے چچا سے نکاح کر لے، یا بچہ کی نکاحی
 اس کے دادا سے نکاح کرنے تو اس کے حق پرورش پر کوئی اثر
 نہیں پڑے گا، روایت موجود ہے کہ ایک خاتون کو حق پرورش
 دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "لست احق بہ من عالم
 نہ کسبی۔" (۱۱)

مردوں کو حق پرورش حاصل ہونے کے لئے ضروری ہے
 کہ اگر ذریعہ پرورش بچی کا مسئلہ ہو، اور اس کا محرم ہو جائے (۱۲)،
 البتہ اگر کوئی دوسرا پرورش کنندہ موجود ہو، اور کاغذی مناسب
 جگہ اور مطمئن ہو تو بچہ آزاد بجائی کے پاس بھی لڑکی کو رکھ سکتا
 ہے، (۱۳) لڑکی کا حق پرورش جس کو دیا جائے ضروری ہے کہ وہ
 مرد یا عورت کامل احمد ہو، جہاں تک کہ بھائی اور چچا کیوں نہ
 ہو، لیکن نفس و حیانت کی وجہ سے اس پر اطمینان نہ محسوس کیا
 جائے تو اسے حق پرورش حاصل نہ ہوئے گا۔ "لسان کسان لا
 یؤمنن للفسق وللعیانت لعم یکن لہ ظہار حق" (۱۴) مالک
 کے یہاں یہ بھی شرط ہے کہ اس مرد کے ساتھ کوئی بھی ایسی
 خاتون ہاں، بیوی یا غیرہ موجود ہوں، جو اس بچہ کی پرورش
 کر سکیں، تنہا مرد بچہ کی پرورش نہ کرے گا حق دار نہیں۔ (۱۵)

حفاظت کے سلسلہ میں جو شرطیں مطلوب ہیں اگر ان میں
 سے کوئی موجود نہ تھی جس کی وجہ سے حق حفاظت سے محروم کر دیا
 گیا، لیکن بچہ یہ گواہ فتم ہوگئی، مثلاً ماں نے نکاح انجس سے
 شادی کی، لیکن اب اس سے طلاق دفع ہو چکی ہے، یا باپ کی

(۳) بیع الصانع ۴۴

(۴) شرح المہذب ۳۱۸، ۳۱۹، مدائع ۴۴

(۵) الفقه الاسلامی و تحلہ ۴۴۷ (۶) الفقه الاسلامی وادلہ ۴۴۷

(۷) بیع الصانع ۴۴

بچہ کی پردوش کہاں ہونی چاہئے، علماء کا ساقی نے اس پر تفصیل سے لکھ گئی ہے، جس کا ملاحظہ اس طرح ہے کہ

۱ - اگر عورت ذرا عریض کی رہنے والی ہو تو وہ بچہ کو ذرا عریض لٹس لے جائیگی۔

۲ - عورت انکی منوں مسافت پر بچہ کو لے جائیگی ہے۔ باپ وہ اپنے بچہ کو دیکھ کر اذیتا کرے۔

۳ - بچہ کو دوسرے شہر لے جانا ہے اور اس کی دوشی زیادہ ہو تو وہ ایسے شہر تک بچہ کو لے جائیگی ہے جہاں اس کا منہ ہو اور وہیں اس مرد کے ساتھ عورت کا نکاح ہوا ہو، اگر منہ ہو لیکن وہ ہم عقد نہ ہو یا مقام عقد ہو لیکن وہاں عورت کا منہ نہ ہو۔ وہاں صورتوں میں بچہ کو وہاں نقل کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴ - عورت بچہ کو شہر سے دیہات نقل کرنا چاہے جہاں اس کا منہ بھی ہے لیکن وہ مقام عقد نہیں ہے تو گو یہ دیہات شہر سے قریب ہو مگر بھی عورت بچہ کو یہاں نقل کرنے کی عوار نہیں، نہ اہل دیہات کے اخلاق، عادات اہل شہر سے کٹر ہوتے ہیں۔ (۱)

چند ضروری احکام

فضالت سے متعلق چند ضروری اور مشترک احکام یہ ہیں

۱ - حق پردوش صرف اہل کا حق نہیں، بلکہ بچہ کا بھی حق ہے، لہذا اگر عورت اہل شراب پر طبع کرے کہ وہ حق پردوش سے

ہٹنی اور مان کے سو دوسری پردوش لکھد اختیار نہیں کریں تو اس مرد کے ساتھ اپنے پاس لیکن جس کی طرف مردوں کا مشہور کے ساتھ میدان نہ ہو سکے کہ وہ مشہور کو نہ پہنچ جائے (۱) یہ رائے احناف کی ہے، مالکیہ کے یہاں لڑکے کے پانچ ہونے اور لڑکی کے نکاح اور شہر کے اس سے دخول تک ماں کا حق پردوش ہوتا ہے، (۲) البتہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک اس اور باپ میں سے کسی کو اختیار نہیں، باپ نے گا۔

امام شافعی کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جب ان کی عمر سات آٹھ سال ہو جائے اور عقل تخییر پیدا ہو جائے تو قاضی مجس کو اختیار ہے کہ اگر وہ والدین میں سے جس کے ساتھ رہنا چاہیں اس کے ساتھ رہیں گے (۳) لیکن رائے امام احمدی ہے (۴) البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ جس کا بھی انتخاب کرے اس کے پاس رہے گا لیکن دوسرے کو بھی اس سے ملاقات اور آمد و رفت کا حق حاصل رہے گا۔ (۵)

پردوش کس جگہ کی جائے؟

بچہ کے والدین میں اگر مرد کا حق نکاح موجود ہو تو ظاہر ہے کہ بچہ کی پردوش انکی جگہ ہوگی جہاں زوجین سوچ رہے ہیں، اگر شوہر زوجین کے مقام سکونت سے دوسری جگہ تنہا ہونے سے بچہ کو لے جائے تو اس کے لئے اس کی اجازت نہیں، اور عورت شوہر کی اجازت کے بغیر خود کو لے جائے تو بچہ کو لے جائے بھی جائز نہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ زوجین میں ملاحد کی ہو چکی ہو اور عورت بھی گھر چلی ہو، انکی صورت میں

(۳) شرح منہج، ۳۹/۱۸

(۴) الشرح المصغر، ۵۵/۲

(۵) رد المحتار، ۳۵

(۱) جامع الصنائع، ۳۵/۳۰، وایضاً منکح المحرمہ

(۲) شرح منہج، ۳۹/۱۹

(۳) رد المحتار، ۳۵

سرمری طور پر وضاحت کر دی ہے اور فقہی مزاج کے مطابق (اضابطہ قلعہ) سے قرض نہیں کیا ہے، موجودہ زمانہ میں حقوق کی حفاظت اور اس کے اثر و اثر کی آئینی تدبیریں کی گئی ہیں، اس سے بہت سائنس متعمد متعلق ہو گیا ہے اور باضابطہ حقوق کی تجارت اور معاملت ہونے لگی ہے، اسی صورت حال نے کئی غم کو اس امر پر جنم دیا کہ وہ حق کا نقص اور ہست معلوم حسین کریں اور اسی کی ایک دینی تعبیر کریں کہ تحفہ حقوق کے احکام و اثرات کے درمیان فرقی کیا جاسکے۔

شاعر چاہے طائر عقیق نے حق کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے "حق الانسان صلیہ علی البیاء واسقاطہ" (۳) کہ انسان کا حق وہاں تھا جہاں جن کو ثابت کرتا اور ساقط کرتا انسان کے اختیار میں ہو۔

غور کیا جائے تو یہ تعریف ہی کی طرح جامع نہیں ہے، مان لے کر حقوق کی بہت سی ایک صورتیں بھی ہیں کہ انسان اگر چاہے بھی تو انہیں ساقط نہیں کر سکا، مثلاً حق خلاق، خیر و فروخت کے معاملت میں "خیار رکعت" حق ولایت اور بعض صورتوں میں حق ضمانت و پردہ، بحر اعظم سوانا محمدی نقیضی نے حق کی تعریف "تہذیب" (تعمد بہت شہادہ) سے کیا ہے، (۴) مگر غور کیا جائے تو یہ تعریف بھی مکمل نہیں ہے، نعم سے اگر یہ مراد لیا جائے کہ وہ شارع کے امر یا نہی کا اثر و نتیجہ ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں احکام فقہی، فرض، واجب و مندوب،

دست بردار ہو جائے گی تو قطعاً درست ہو جائے گا، لیکن یہ شرط باطل ہو جائے گی اور صورت کا حق پرورش باقی رہے گا۔ (۱)

۲۔ اس بار اگر صورت خود دیکھی کہ اور شے کا چاہے اس کی کچھ نہ ہو کے لئے اس کا پرورش کرنا ضروری نہ ہو، مثلاً وہ دوسری صورت کا بھی وہ وہ مقام لیتا ہو تو اس کو پرورش نہ بخور نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ عدت گزرنے کے بعد نوحان واجبات کی اور انکی عدت کے بعد بھی۔ صورت کو پرورش کی اجازت، بچے کے اخراجات اور بچہ اور وہ بچہ جو صورت کے مطالب پر کسی کی مسئول اجازت۔ (۲)

۴۔ خیر انسانی اور مشہور قول کے مطابق مالک یہ اس مکان کا کرایہ بھی کچھ سے باج کے ذمہ رکھنے ہیں، جس میں بچہ اور اس کی پردہ کے لئے صورت تمام پڑے ہو۔ (۳) (حضانہ سے متعلق بعض احکام کی تفصیل کے لئے وضاحت اور تفصیل دیکھنی چاہئے)۔

حق

لغت میں برابری اور موجود "حق" کو حق کہا جاتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں "حق" کسے کہیں ہے؟ اس سلسلہ میں حدیث میں کے یہاں آجھو زیادہ بحث نہیں ملتی، ایک دو اہل علم نے لکھا بھی ہے تو انہوں نے غائب اس کو ایک عام فہم نقطہ سمجھ کر

(۱) البحر الرضائی ۸۰۳ (۲) بیب علی لا یستطاع امر الف صاحب داسر المحققین ولفظ اولہ، مدحہ المظنی علی البحر ۱۸۷۲

(۳) فقہ الاسلامی وادلہ ۴۵۸ (۴) حاشیہ ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵،

کردہ تحریری اور کھروہتی میں سب داخل ہو جائیں گے اور ہم
اختیار شریعہ حقوق قرار پائیں گے اور ظاہر ہے کہ حق سے فقہاء
کے یہاں یہ تصور نہیں رہا ہے بعد کے اہل طرے نے ضرورتوں کی
تشریف کرنے اور اس کی حد میں تعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہم سے خیال میں اس مسئلے میں سب سے جامع تقریب وہ
ہے جو شیخ مصطفیٰ زکاء نے کی ہے، فرماتے ہیں کہ حق دو کیفیت
اختصاص ہے، جس کے ذریعہ انسان حق تعریف کا ایک ہوتا ہے،
یا کسی واجب کی انانیت کا ذمہ دار اور یہ کیفیت حق و حکم شریعت
قرآن پر حاصل ہوئی، ”الحق هو اختصاص بفرد به
الشئ من صفة او سلباً، و انما یؤثر فی حق و سلباً فی شئ
آسان نظروں میں اس طرح تصویر کرنے کی دشواری ہے۔ یہی
کتاب مصنفہ کثرت للاسنان ما عینوا للشارح (۱۰۱)۔ یعنی
برہہ صحت جو شمار کے معجز قرار دینے کی وجہ سے انسان کے
لئے حاصل ہو۔

شیخ زکاء نے ”حق“ کی جو تعریف کی ہے اس کے وجود
و اثرات پر خود علی روئی ذائل ہے، جس کا خلاصہ یہاں ذکر کرنا
جاتا ہے۔

اختصاص۔ یہ ایک ایسا شخص ہے، جو کسی مادی شئی پر ملکیت کے
غیر اس کے لئے بھی ہے۔ و غیرہ، لیکن حق تعالیٰ کو بھی
ظاہر کرتا ہے۔ جیسے دینی کا حق ایمان اور انیس کا حق
ذکات، یہ اختصاص بھی ایک فرد کے ساتھ نہیں ہوتا ہے
اور بھی جماعت کے ساتھ، نیز یہ لفظ کسی چیز سے انسان
کے اپنے علاقہ کو حق کی قربت سے نکال دیتا ہے، جس

میں اختصاص کی کیفیت نہ ہو، جیسے عمار کی ملکیت،
چنگاٹ سے ٹکرائی کاٹنے کی اجازت، ملک میں ایک چکر
سے دوسری چکر آمد و رات کی گنجائش، کہ یہ چیزیں شیعہ
موصوف کیا گاہ میں رخصت کے قبضے سے ہیں، مطلق
میں سے نہیں شریعت کے آثار و اعتبار کی قید کا منہ دھالنا
ہے، اس لئے کہ شریعت حق تعالیٰ کی اساس اور اس کے
نوعت کا حصہ نہ ہو۔

”سلباً“ سے مراد تعریف کا تہیہ ہے، وجاہت یہ کہ نفس نہ ہو۔
جیسے باپ کا بیٹے پر حق، اہل بیت یا اس کا بچہ پر حق، ضمانت
اور بیعت، کسی غاص کی جگہ جیسے اپنی ملک پر ملکیت کا حق۔
حق شیعہ یا کسی ملک پر ولایت۔ ”تکلیف“ سے مراد
ذمہ داری (بجور) میں جو اپنی انسان پر ذمہ داری
چاہے یہ نفسی یا جسمانی نوعیت کی ہوں، جیسے اچھڑ پر منحرف
کام کی ذمہ داری، دینی نوعیت کی ہوں، جیسے ادا دین،
”سلباً“ اور تکلیف کے لفظ سے ”حق“ کے وجود اور
اس کے مفہوم کو بہت دقیق کر دیا ہے اور فرما رہا ہے
ہوئے واسطے مطلق، انوں واسطے دامن میں سوا کیا ہے۔

”حق“ کی یہ تعریف جہاں ایک فرقہ مطلق حق تعالیٰ، جیسے اہل بیت،
مطلق اور یہ ممکن جواب کے فہم کی کی چیزیں، جیسے اہل بیت
کا حق طاعت اور ایمان عام کے حق کو شامل ہے،
وہیں ”اعمال“ جن کا مادی وجود ہوتا ہے، ان کو حق کے ذمہ
سے باہر کر دیا ہے، نہ کہ اختصاص ایک مطلق کیفیت ہے
نہ کہ کوئی مادی وجہ، اور ”میان“ کو ”حق“ کی تعریف

روایت سے شروع ہوئے ہیں، خالص حقوق العباد میں شمار کیے جاتے ہیں، خلاق پائے والی صورت پر قدرت واجب ہو، اس سے اللہ تعالیٰ کا حق بھی مشتق ہے، اور بندے کا حق بھی، بندے کا حق اس لئے کہ اس میں اس کے نسب کی حفاظت ہے، لیکن اس میں اللہ کا حق غالب ہے، کیوں کہ جس صورت کو عمل کا امکان باقی نہیں، ہے اس پر بھی قدرت واجب قرار دی گئی ہے، ہر لائق اختلاف نسب کا چھاپہ امکان نہیں، اسی طرح جست کی مدد، اسی سے حق اللہ بھی مشتق ہے، کیوں کہ غلط جست اللہ کی ممانعت کبیرہ ہے، ہمارے بندہ کا حق بھی مشتق ہے، کیونکہ اس کی عزت و آبرو کی حفاظت ہے، لیکن حق اللہ غالب ہے، لیکن وجہ ہے کہ اگر بندہ معاف بھی کر دے تو سزا احکام نہیں ہوتی۔

۱۔ عمل سے نقصان کا حق اللہ اور بندہ کا مشترک حق ہے، لیکن اس میں بندہ کا حق غالب ہے، لیکن وجہ ہے کہ مرنے والی کا دلی قائل کیونکہ اگر دے تو وہ مرے ہی ہو جاتا ہے۔

۲۔ جو حقوق خاصہ اللہ تعالیٰ کے ہوں، وہ کسی بندہ کے معاف کرنے کا وجہ سے باطل ہے، ذرا برساتنا نہیں ہو سکتے، اور ناس میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے، چنانچہ اگر شوہر بیوی کو اجازت دے گا کہ عورت ذاتی کر حراف کرے تو اس سے عہد نہ سافنا نہیں ہوگا، جو حقوق بندوں کے ہیں، ان کو صاحب حق معاف کر سکتا ہے، اس کے بعد اس میں باقی رہے ہو سکتے ہیں، اگر ذاتی حق ہے تو صاحب حق بڑی کر سکتا ہے، ہر اسے مجرم کے لئے سہارہ کر سکتا ہے۔

۳۔ جو حقوق مشترک ہوں، لیکن اس میں اللہ کا حق غالب ہو، ان کا حکم بھی دینی ہے، جو حقوق اللہ جتنی پہلی صورت کا ذکر ہوا،

سے باہر ہوا ہی چاہے، اس لئے کہ فقہاء نے "ایمان" کے مقابلہ میں "حقوق" کے الفاظ استعمال کیے ہیں اور اختلاف نے چونکہ صرف ایمان ہی کو مانا نہیں کیا ہے اسی لئے حقوق کو مانا نہیں دیا ہے۔ (۱)

۴۔ قریب ذاکر پہلی کی تحریف سے بھی زیادہ موزوں اور مناسب ہے، کیونکہ پہلی نے خود "مصلحت" کو حق قرار دیا ہے، حالانکہ مصلحت حق نہیں ہے، بلکہ مصلحت حق کے ثابت کیے جانے کا محرک یا وجہ ہونے والے حق کا اثر نتیجہ ہے۔

حق کی تقسیم

حقوق کی مختلف جہتوں سے تقسیم کی گئی ہے، صاحب "حق" کے اعتبار سے "حقوق" کے قابل اختلاف ہونے اور نہ ہونے کے لحاظ سے، اسی اعتبار سے کہ درود اوقات میں کامل، اعتکاف میں یا نہیں، "حق" کے معنی کے اعتبار سے کہ بعض حقوق مال سے مشتق ہوں، بعض اس شخص سے، اور بعض کا حق بعض ہونے ہیں اور بعض نا قابل ہونے۔

صاحب حق کے اعتبار سے حق کی تقسیم

صاحب حق کے اعتبار سے حقوق کی چار قسمیں کی گئی ہیں، ۱۔ خاصہ اللہ تعالیٰ کا حق، ۲۔ ذاتی حق، ۳۔ خدا اور بندے کا مشترک حق، لیکن حقوق اللہ کا پہلو غالب ہو، چونکہ یہ مشترک حق جس میں حق العباد کی جہت زیادہ تھی، ہر مذکورہ درجہ کو، چار دھارہ نیز حد نہ، سو غیر، یہ خاصہ حقوق اللہ ہیں، یہی کا حق اللہ، مال کا حق، حفاظت، باپ کا حق، الایات وغیرہ جو کو حق خداوندی ہی سے ثابت ہیں، لیکن خالص ذاتی جذبات اور

کا حق حضانہ کہ اس سے بچہ کا حق بھی متعلق ہے، ہر
طلاق، یعنی (۱) طلاق کا حق عدالت عدالت سے شریعت
کا حق بھی متعلق ہے، جبکہ اگر اس حق عدالت اور شریعت
عدالت سے دست کشی ہو جائے تو بھی یہ حقوق مافوق
ہوں گے۔ (۱)

کون حقوق میں دراشت جاری ہوتی ہے؟

حقوق میں سے بعض وہ ہیں جو دراشت کی طرف متعلق ہوتے
ہیں، اور بعض وہ ہیں جو دراشت میں داخل انفاق ہیں، انھیں
تعبیحات اور اجتہادات کہتے ہیں، کہ اگر اس مسئلے میں جو بات
مجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ بعض حقوق ایسے ہیں جو بالذات
داخل انفاق ہیں جیسے وصیت کرنے والے اور بیہ کرنے
والے کی موت کے بعد اس کے وارث جو غرض کرنے کا حق نہیں
رکھتے، اسی طرح وہ حقوق جو "میان" یعنی ولی شہادے
حقوق میں، یا خالق و دراشت کی طرف متعلق انفاق ہیں، جیسے حق
شراب (۲) اور حق عمارت (۳) کہ یہ مکان اور زمین کے تابع ہیں،
اسی طرح اپنے کسی حق واجب کی وجہ سے سامانِ رہن کو روک
رکھنے کا حق کہ یہ بھی ایک ولی قس کے حقوق ہے۔

تیسرے قسم کے حقوق وہ ہیں جو معنوی نوعیت کے ہیں،
جیسے اعتبار و حقوق احواف کے نزدیک یہ ناقابل انفاق ہیں،
اور اگر (۴) کے نزدیک تو انھیں انفاق اسی زمرہ میں شمار
"خیار شرط" اور "خیار رباہت" کو دیکھئے، اور دراصل خود یہ
مخالف اس اختلاف پر مبنی ہے کہ "حقوق" ان میں کون کون سے؟

اور جن حقوق میں بندوں کا حق غالب ہو، ان کا علم ہی ہے جو
بندوں کے خاص حقوق یعنی دوسری صورت کا ہے۔ (۵)

پھر بندوں کے خاص حقوق کی بھی بنیادی حدود پر فرضیں
ہیں، اولیٰ روئی جو شرط ہو سکتی ہے، امور میں ہے کہ بندوں
کے حقوق نہ سب حق کی رضا عدلی سے مافوق رکھتے ہیں، جیسے
غلام، شہداء وغیرہ دوسرے وہ حقوق جو مافوق نہیں رکھتے،
پھر جو حقوق مافوق نہیں رکھتے، ان کا جائز نہیں ہیں۔

۱ - وہ حقوق جو انسانی ثابت کی گئی ہوں گے، جیسے بیک مستقل
کا حق، یا خرید و مرمان کے رکھنے سے پہلے طے کیا
رویت مافوق کو، اسی طرح جس زمین سے حق شہد
متعلق ہو، اس کے بیچ جانے سے پہلے ہی متعلق کا حق
شہد سے دست برداری اختیار کرنا، یہ سارے حقوق قابل
مستقل۔

۲ - وہ حقوق جو لازمی طور پر کسی کے لئے ثابت ہوتے ہیں،
جیسے باپ اور کاٹنے چارے حق وراثت یا نام الویست
کے قول کے مطابق وقف کرنے والے کی قس متوفیہ
والایت۔

۳ - وہ حقوق جن کو ثابت کرنا احکام شرعی میں تصریح اور حدیث کی
عمل پیدا کر دے، جیسے طلاق ایسے والے کا حق اور عدت
یا وصیت کرنے والے کا وصیت سے رجوع کرنے کے حق
سے دست بردار ہونا۔

۴ - وہ حقوق جس سے دوسرے کا حق بھی متعلق ہو، جیسے ان

(۲) الفقہ الاسلامی، جلد ۴، ص ۱۹

(۳) عقد ۵۲۰۰، کتاب النکاح

(۴) جامع الفقہ الاسلامی، جلد ۱، ص ۱۵۳

(۵) مسند احمد، ج ۱، ص ۱۳۱، کتاب النکاح

میں اختلاف زیادہ ہے اور بھی "حق" کے موضوع پر بحث کرنے والوں کی اصل جڑان کچھ گہری ہے۔

حق کی مجرہ اور غیر مجرہ

مالی حق کی دو اقسام تھیں ہیں، ایک حق مجرہ اور غیر مجرہ کی۔ دوسرے حق فیصلہ اور حق عینی کی۔ فقہاء احناف کی کتابوں میں "حق مجرہ" کا ذکر کثرت سے ملتا ہے۔ لیکن مجھے اپنی تلاش کی حد تک حق مجرہ اور غیر مجرہ کی کوئی واضح تعریف اور ان دونوں کے درمیان فرق و امتیاز کے متوجہ معلوم نہیں ہوئے، البتہ مذہبی لے اپنے استدلال علیٰ غیب سے ان حق کی تعریف نقل کی ہے۔

ذہنی کے بقول "حق مجرہ" وہ ہے کہ اگر اس سے صاحب حق دست بردار ہو جائے یا صلح کر کے حق سے تاول کرے تو اصل حق میں کوئی غیر واقع نہ ہو۔ جیسے حق شفعہ کہ اگر شفعہ حق شفعہ سے متبرک واد ہو جائے تو اس زمین کے خراج و ادائیگی جیسے پہلے اس زمین پر قائم تھی اب بھی قائم رہے گی، اور "حق غیر مجرہ" وہ ہے کہ اس سے دست بردار ہوئے کا اثر اصل حق پر چڑھے اور اس کے حکم میں تعمیر پیدا ہو جائے، مثلاً حق قصاص کہ اگر مقتول کے والد حق قصاص سے دست بردار ہو جائے تو قاتل جو مبارک اللہ تعالیٰ اب مصروف الہم، (۱) قرار پائے گا۔

حق غیر مجرہ پر مالی سوائف لینا بالائتفاق درست ہے، جیسے قاتل پر مقتول کے اولیاء و قصاص کا حق ہے، وہ اس کا عوض لے لے، یا عورت پر شہر کو جو تکلیف پہنچا رہا ہے، اگر

مال میں باقاعدگی اور رشتہ داری ہوگی، اور احناف کے نزدیک صرف "اعیان" علی مال ہیں وہ حقوق جو "امورنا" سے حلق ہیں، وہ مال کے تابع ہونے اور رشتہ میں پھل ہونے کی بجائے، دوسرے حق نیز مصالح مال نہ ہونے کی وجہ سے اس ناخوشی میں کہ ان میں رشتہ جاری ہو، لیکن وجہ ہے کہ "جادہ" اور "اعادہ" جس میں ایک شخص صرف نفع کا مالک ہوتا ہے، احناف کے نزدیک موت کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے اور اصل صاحب معاملہ سے وراثت کی طرف یہ حق لوٹتا ہے، اس کے برخلاف دوسرے فقہاء کے نزدیک "مصالح" اور "حق" بھی از قبیل مال ہیں، اس لئے وہ رشتہ میں بھی کامل بقول ہوں گے۔

مالی اور غیر مالی حق

جو حق چھوٹا کھن ہے اس کو طوطا رکھ جانے تو "حق" کی دو بنیادی قسمیں ہیں، مالی حق اور غیر مالی حق، مالی حق وہ ہیں جو مال یا مصالح مال سے متعلق ہوں، جیسے قیمت پر تاجر کا حق، حق شفعہ، کرایہ دار کا مکان کرایہ پر حق اور راسخ سے گزرنے کا حق وغیرہ، اور ظاہر ہے کہ جو حق مال یا مال سے متعلق ہے متعلق نہ ہوں گے، وہ غیر مالی حق کہلائیں گے، جیسے بعض صورتوں میں عورتوں کو نفرتی کا حق، باپ کا بچے پر حق والایت اور دوسرے سیاحی اور عمومی حق، غیر مالی حق سے متعلق اکثر احکام چنانچہ منعموں اور قرآن و حدیث کی تصریحات سے ثابت ہیں، اس لئے ان کے احکام میں نہیں کہ اختلاف پایا جاتا ہے، نہ اس کے برخلاف، مالی حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اربعہ کے مابین اختلاف ہے، اس سے ظہری طہر پر ان

(۱) مباح نام نہ ہو، شخص ہے، نہ مال نہ نہ ہو، اس شخص کا مال نہ ہو، ان کا خون، اور انہما میں سلطان میں "مصروف الہم" کہلاتا ہے۔

نہیں۔ ایسی شخص کا کسی دست پر چلے جائے پانی سے نہ نہ
انسانے کا حق حقوق ارتفاق جن کا اڑنا گئے۔ گاہی کی ہی
ذمیت میں اعلیٰ ہے۔

یہ "حق یعنی" بھی مستقل حیثیت کے حامل ہوتا ہے۔
جیسے، ملک کا حق، اپنی حیثیت پر یا راست سے گزرنے والے کو روکنا
حق، جو حقوق ارتفاق میں آتا ہے، دوسرے کو غیر مستقل اور
مذمتی حقوق جو حق طار پر مائل ہوتا ہے، جیسے صاحب قرض
کا متروقی کی طرف سے روک کر لے گئے نہان پر قبضہ (میں)
قرارداد کے حق، مستقل حق کو حق میں کسی اور غیر مستقل حق
کو "حق یعنی" کہا جاسکتا ہے "حق میں" میں صاحب حق
اس پر ہر حراس کے قبضہ کا جائز ہوتا ہے، جب کہ "حق یعنی"
میں اس کا حق نہایت محدود ہوتا ہے، صرف "مقتدرہ" کہ اس پر
ہذا قبضہ قرار دے۔

حق یعنی اور حق شخصی کے احکام میں فرق

"حق یعنی" اور "حق شخص" میں احکام و نتائج کے تباہ سے
خاص فرق ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱- جس شخص کا حق یعنی حاصل ہو اس کو اب اس حق کی حفاظت
و تحفظ کا حق حاصل ہے، جس سے اس کا حق محفوظ رہا ہے
و کسی بھی وجہ سے ہر مثل کماؤں کو کہ جسے صاحب کو روکی
اور اصل صاحب کے بجائے کسی اور کے ہاتھ میں چلے
گئی، تو ملک کا ان شخص سے مطالبہ کرنے اور اس کے خلاف
تقاضی سے روکنا کرنے کا حق حاصل ہے، جس کے ہاتھ
میں یہ سامان پائے گئے ہوں کسی کے ہاتھ میں بھی ہو اور اس نے

حوت میں کام لیا کہ تو وہ اس نسبت کا اراکوں مائل
کرنے طاق دے، "مگر نہ" بدل میں "کہتے ہیں۔

حق یعنی ہر دوسرے کے نزدیک قوت مندوں کے مطابق کوئی
وہی نہیں لیا جاسکتا، اور دوسرے فقہاء کے نزدیک بعض حقوق
بجز ہر بھی کوئی لیا جاسکتا ہے، ان کا ہر سے کوئی مثال معارف حقوق
بجز وہی ہو سکتے ہیں، ان سے مالی نفع حاصل ہوئی ہو۔

حق شخصی اور حق یعنی

شریعت ایک شخص کے تین دوسرے شخص پر جو ذرا اور
نہ نہ کرنی ہے، "حق یعنی" ہے، یہ ایک معنی حق ہوتا ہے،
لیکن فی الجملہ اس کا تعلق ماں سے بھی ہوتا ہے، مثلاً، بچے کے
لئے قیمت وصول کرنے اور فریاد کے لئے فریاد ہونا، ملان
حاصل کرنے کا حق، اور ان کے حاصل کرنے کا حق، بچوں
اور قرعی رشتہ داروں کا حق، لیکن یہ حق ذمیت کا ہوتا ہے،
جیسے اہل بیت اور ہر مالک کا ہونا کہ وہ سامان امانت استعانت
کرنے سے باز رہے۔

حق شخصی کے حامل تین ہیں، ایک تو صاحب حق، جس کا
حق ہے، دوسرے تو شخص، جس پر حق کیا جاسکتا واجب ہے،
تیسرے حق کی جس شے سے حق حصول ہے، لیکن اس میں نمایاں
اور ہر دوسری حیثیت پہلے کا خلاصہ کرتی ہے۔

شمارنے کی شے میں ہر دوسری شے پر دوسرے شخص کا ہر حق
متفرک ہو، اور حق یعنی ہے، غرض کہ حق یعنی، ملک کا اپنی ذاتی حق
سے جو شخص اس سے عبارت ہے، اور اس کے کو صرف وہ
ہیں، صاحب حق کو بھی حق، جیسے مالک کا اپنی ملک۔ شے پر حق

ہاں تو یہ جاننا بھی ضروری نہیں کہ اس کا کیا حاصل ہو۔

انہی یہ بات ملحوظ رہے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ حق یعنی "حق شخص" میں جو چیز ہوتا ہے مثلاً ایک شخص نے کسی کا ہل غصب کر لیا تو جب تک اس شخص کو اپنی اصل شکل میں غاصب کے پاس موجود ہے اس مال سے مالک کا تعلق حق یعنی کا ہے، لیکن جب غاصب سے اس مال میں تغیر کروا دیا جائے تو غصب کیا اسے چاہو یا نہ کیا یا کسی کا غصب کیا اس کا تغیر ہو تو اب یہ حق شخص کے زمرہ میں آگیا، چنانچہ ملک غاصب سے اس مال کو حقیت وصول کرے گا۔

حق یعنی کے عمومی احکام

اس سے پہلے کہ حق یعنی کے ذیل میں "حق" کے اعلیٰ مختلف حقوق اور خصوصیات کو حق ارتقا کے بعد اعداد و اعداد منطقی بنائے اور ان کے کاموں کے جائز ہیں، ان کے حقوق ہوتے ہیں۔ حق سے متعلق عمومی احکام پر روشنی ڈال دیا جائے، حق کے یہ عام احکام اس طرح ہیں۔

- ۱- غاصب حق اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ تمام جائیدادیں ختم کر کے اپنے حق وصول کرے، چنانچہ اسے غصب کے تحت دیکھیں، ان کو وہ حکومت کو بھروسہ حاصل ہے، اگر وہ دولت کی جنگ کرنے چاہے، اللہ تعالیٰ کی نصرت کرتی ہے۔
- ۲- غاصب حق کے لئے کیا نہیں ہے کہ وہ اپنے حق کی حفاظت کرے اور دوسروں سے اس کا دفاع کرے، اسلحہ حکومت میں "خلفہ" احکامات کی بنیاد پر مطلب ہے، تاکہ معروفہ کی حفاظت کی جائے۔
- ۳- غاصب حق کے لئے اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ وہ خود اس طرح سے رہے، اسے اپنے حق کا استعمال کرے،

۲- "حق یعنی حق" کے ملک کو با حق وصول کرنے میں اوریت اور ترجیح حاصل ہے، جب کہ "حق شخص" کا، ملک اس حق سے محروم ہے، مثلاً جس شخص کے پاس زمین اور مال رہا جس نے اپنا حق حاصل کرنے میں مقدمہ ہے، دوسرے شخص خود، جن کا حق قرض متروک ہے، حق شخص کے تحت ہے، ان کو یہ اوریت حاصل نہیں، دوسرے قرضوں کے برابر ہیں، البتہ بعض استثنائی صورتوں میں حق شخص بھی "حق یعنی" کی ایک بعض صورتوں پر اولیت حاصل کر لیتا ہے، جیسا کہ فقہاء نے مانتا ہے، ان کی پوری صورت کے ذیل یہ مقدمہ ہم دیکھ سکتے ہیں۔

۳- حق یعنی کا مادہ اور اثر کیا جاتا تھا غاصب نے کی سرکشی ہے، جب کہ حق شخص پر بعض کی رضامندی ہی سے ساتھ ہو سکتا ہے، چنانچہ قرض خود غرض کی رضامندی کے بغیر بھی سہارا نہیں دیا، اس کی اولیت نہیں ہے، پیسے والے کی مرضی سے بغیر خریدے ہوئے مالان کی قیمت نہیں کر سکتا۔

۴- حق یعنی جو کسی خاص معاملہ کی وجہ سے حاصل ہوا اور ان کی کا کل معاملہ کے لئے اسے پہلے ہی ضائع ہو جائے تو وہ معاملہ باطل ہو جائے گا، جیسے کہ حدیث میں کی نزع و زحف کی بات ہے، پانی قراوی خریدنا اور ملک کے زمینان حق یعنی کا رشتہ تو یہ تو ہے، لہذا اگر وہ جمع حوالی سے پہلے ہی ضائع ہو جائے تو یہ معاملہ باطل ہو جائے گا، جب کہ حق شخص باطل نہیں ہو گا اور اس کی جگہ دوسری چیز لے لے گی۔

سے متعلق ہوں، جیسے ہٹی ہوئی چیز کے لئے اصل چیز کی کاپی اور گزشتہ وقت کے حقوق، جس اور کسی زمین سے یہ نتائج حاصل کیے جائیں، وہ کسی شخص خاص کی ملکیت بھی ہو سکتی ہے اور عمومی ملک بھی ہو سکتی ہیں۔ (۲۰)

”حق ارتفاق“ سے قریب قریب ”حق انتفاع“ ہے، ”حق انتفاع“ سے مراد نفع اٹھانے کا حق ہے جو کہ ایسا دار کو سامان کرے اور عاریعہ حاصل کرنے والوں کو سامان عاریعہ حاصل ہوتا ہے، ان دونوں حقوق کے درمیان کئی باتوں میں جوہری فرق موجود ہے۔

۱۔ ”حق ارتفاق“ ہمیشہ غیر متقول اموال، یعنی متقول سے متعلق ہوتے ہیں، جب کہ ”حق انتفاع“ اموال متقول اور اموال غیر متقول دونوں سے متعلق ہو سکتے ہیں۔

۲۔ حق ارتفاق کا تعلق ایک شخص اور عاریعہ کے درمیان ہوتا ہے، جیسے ملک و مکان اور اس کا راستہ سے گزرنے کا حق، یاں گرجہ کے حق کو بھی ایسی ندرست میں دیکھا جائے تو مگر ”حق ارتفاق“ دو اشخاص اور دو یا ہم پڑھوں کے درمیان متعلق کو بھی شامل ہوگا لیکن حق انتفاع کا معاملہ ہمیشہ افراد اشخاص ایک مکان و گھر یا عاریعہ ملک سامان اور صیغہ کے درمیان ہوا کرتا ہے۔

۳۔ حق ارتفاق دو اشخاص کے درمیان ہوتا ہے، مثلاً راستہ سے گزرنے کا حق ہے، یہ فیض حاصل ہے سے عاریعہ حاصل رہے گا لیکن حق انتفاع مخصوص مدت کے لئے ہو کرتا ہے اس مدت کے

مثلاً پٹا زمین میں ہر طرح کی تعمیرات وغیرہ کی گنجائش ہے، البتہ بچے حق کا ایسا استعمال جو دوسرے کے لئے باعث ضرر ہو جائے جائز نہیں، جس کو بیع کی اصطلاح میں ”مصرف“ کہا جاتا ہے۔

مثلاً برقعہ کو اپنے مال میں وصیت کا حق حاصل ہے لیکن قرآن پاک نے کہا کہ وصیت ایسا نہ ہو کہ جو راستہ کے لئے ضرر کا باعث ہو۔

۴۔ جو حقوق قابل انتفاع ہوں ان کا ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہونا یا منتقل کیا جانا جائز ہے، جیسے بیعے دھارے کے حق ملکیت کو بیعہ کی طرف منتقل کرتا ہے، یا انتقال ہو جائے تو ولایت راء کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

۵۔ شرعاً جس حق کی ختم ہونے کے لئے وجوب مقرر کیا جائے اس وجہ کے پائے جانے کے بعد وہ حق بھی ختم ہو جائے گا۔ جیسے نکاح کے فوریہ میں صلہ ہونے والا حق طلاق سے ختم ہو جاتا ہے، اور بیعت کسب معاشرے کے لئے ہو جائے تو باپ برادر کے حق کا حق باقی نہیں رہتا۔ (۲۱)

حق یعنی اور حق انتفاع میں فرق

ہیں تو ”حق یعنی“ میں بہت سی صورتیں داخل ہیں، (۲۲) ”حق یعنی“ کی ایک قسم حقوق ”ارتفاق“ ہے، ”ارتفاق“ کے معنی متعلق کسی چیز سے نفع اٹھانے کے ہیں، مثلاً، کسی اصطلاح میں اموال غیر متقول، یعنی زمین، مکان وغیرہ کے ایسے نفع کا نام ہے، جو کسی دوسرے کے حقوق اموال غیر متقول

(۲۰) مدخل فی الفقہ الاسلامی وادبہ، ۳۹۰-۳۸۵، جلد ۴، ربع، امجدی، ص ۳۸۵

(۲۱) بیعہ، روح البیان، المدخل فی الفقہ العام، ۳۸۳، (۲۲) مدخل فی الفقہ، ص ۳۸۵

کھل ہونے کے بعد پتہ آپ سے آپ فتح ہو جائے گا۔
 جیسے کہ آپ کا معاملہ موجودہ وقت کے کہہ کر فرشتوں میں سے کسی
 ایک کی موت کی وجہ سے یہ معاملہ فتح ہو جائے گا۔ (۱)

حقوق ارتفاق کے عمومی احکام

حقوق ارتفاق میں سے ہر حق کے علاوہ اور مستقل احکام
 ہیں لیکن بعض عمومی احکام ہیں جو تمام حقوق ارتفاق سے متعلق
 ہیں ان کا بیان ذکر کیا جاتا ہے۔

۱- صاحب حق اپنے حقوق کا اسی طرح استعمال کرنے کا پابند
 ہوگا کہ ایسا نہ ہو جس سے دوسروں کو ضرر نہ پہنچے مثلاً جس
 راستے سے گزرنے کا حق ہے اس میں ایسی صورت اختیار
 نہ کی جائے جو دوسروں کے لئے ایذا کا باعث ہو، اسی
 طرح جس پانی سے کھیت کو سیراب کرنے کا حق ہے اس
 سے اس طرح پانی نہ لیا جائے کہ دوسروں کی کھیتی کو نقصان
 پہنچے۔

۲- عمومی املاک سے روئے دوسرے کا وہی نوعی استعمال مباح اور
 ہی وغیرہ میں تمام لوگوں کے لئے حقوق ارتفاق ثابت ہے،
 اور اس میں کسی سے اجازت کی ضرورت نہیں، اس کے
 برخلاف کسی فرد خاص یا چند شخصیں (مراوی ملکیت میں حق
 ارتفاق) ہی ثابت ہے جو کسی کا جب کہ مالک خود اس کی
 اجازت دے۔ (۲)

۳- گویا حق ارتفاق کا ایک جب عمومی قسم کی شریعت ہے جو
 شریعوں کو سرکاری املاک میں حاصل ہوتی ہے، دوسرے

معاصلے میں بطور شرف پہلے سے یہ بات ضروری تھی ہو کہ
 اسے حق ارتفاق حاصل ہوگا، جیسے زمین خریدی اور خریدار
 نے بیچنے والے سے یہ شرط کر لی کہ اس کی زمین سے پانی
 لے کر وہ اسے چلا کرے گا، یا اس کی زمین سے گزر کر اپنی
 زمین میں آیا کرے گا۔ اور ان دونوں صورتوں کا ذکر آچکا
 ہے۔

”حق ارتفاق“ حاصل ہونے کا تیسرا سبب ”تھم“ یا یعنی
 قدیم اور باطلہ زمانہ سے کسی عمل کا جاری رہنا بہت رہا ہے مثلاً
 ایک شخص کو ایسی زمین اور اوقاف میں ملتی ہے جو زمانہ قدیم سے
 پڑوسی کی زمین سے سیراب کی جاتی تھی، یا اس کا غلہ پانی
 پڑوسی کی زمین میں بہا جاتا تھا، یہ بھی بجائے خود حق ارتفاق
 کے ثابت ہونے کا وجہ ہے، لیکن یہاں بھی کچھ شرط ہے کہ وہ
 دوسرے کے لئے باعث ضرر نہ ہو، مثلاً ایک شخص کے مکان سے
 دوسرے کے گھر میں کھڑکی کھلی ہوئی ہو اور اس سے بے پردگی
 ہوئی ہو، تو گویا کھڑکی ذاتہ دراز سے اسی طرح بنی ہوئی ہو، پھر
 بھی اسے بند کر دیا جائے گا، کیوں کہ کھڑکا مشہور قاعدہ ہے کہ:
 ”العصر ولا یحکون لنبیہما“۔ (۳)

۴- ”حقوق ارتفاق“ جن کو ہندی، اشیا، (امویان) نے متعلق
 ہیں اس لئے ہا ارتفاق ان میں دو باعث جاری ہوگی، (۴) احناف
 اور ان کو فقہاء کے نزدیک حقوق ارتفاق نہیں اور محد وہی ان
 حضرات کے نزدیک کسی چیز حقوق ہیں، جو ارتفاق کے ذریعہ میں
 آتے ہیں:

(۲) فقہ الاسلامی، راجعہ، ۵۹۱/۵

(۱) المدخل فی الفقہ الاسلامی، جلد ۳، ۳۳۳

(۳) المدخل فی الفقہ الاسلامی، جلد ۳، ۳۷۳

(۴) فقہ الاسلامی، راجعہ، ۵۹۱/۵

حقوق ارفاق

اوقات کے ہیں، گویا درختوں اور پھلوں کو میراث کرنے کا حق
 "حق شرب" ہے، اسکی سے قریب ایک اور حق ہے جسے حق
 شرب (شیں کے پیش کے ساتھ) الحق لفظ کہا جاتا ہے، اس
 سے مراد پینے کا پانی ہے۔ جسے انسان خود اپنے لئے، یا اپنے
 جانوروں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ (۱)

شراب۔ یعنی پانی لینے کا حق

طریق۔ یعنی گزرنے کا حق۔

گہری: یعنی ایک ایسے شخص کو جو پانی کی جگہ سے دور ہے۔

بھلا سے پانی بہا کر دوسروں کی زمین سے گزارنے

کو اپنے زمین تک لے جانے کا حق۔

میل: یعنی متصل پانی کی گاہی کا حق۔

حق قطع: کہ کوہری منزل کا مالک بجلی منزل کی جگہ سے

استعداد کرے۔

اور جوار: یعنی بڑوں کا حق۔

فتہاء مالک کے نزدیک حقوق ارفاق کی کوئی تخصیص نہیں،

مثلاً ایک شخص زمین کا ایک حصہ دوسرے شخص کو سڑک کے

ساتھ دے کہ وہ ایک مخصوص حصہ سے کوئی عمارت نہ بنائے تو

بھی اس کے حقوق میں سے شمار ہوگا، (۱)۔ باقی مسئلہ کا

خیال ہے کہ "حقوق ارفاق" کی اس میں بعض سے زیادہ لوگوں

کا عرف اور عادت ہیں اور عرف میں حقوق کی بعض ایسی

صورثیں پیدا ہوتی ہیں جن کا ماضی میں کوئی تصور نہیں ہوتا،

اسی لئے مالک کی رائے زیادہ اثر میں آتی ہے اور قرین مصلحت ہے۔

اب آگے ہم مختلف "حقوق ارفاق" پر ایک ایک مختصر

تکلف کریں گے۔

حق شرب

دوسری قسم جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے جو کسی شخص خاص

کی ملکیت ہو جیسے: گھڑے، گھریلو خوشی، اور باغ وغیرہ کا پانی۔

اس پانی سے مالک کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے بھی نفع اٹھانا

"شراب" کے معنی درخت اور پھلوں کی آبیاری کے لئے پانی

کے مخصوص حصہ یا پانی حاصل کرنے کے مخصوص مقصد (لوٹ)

پانی، معی اور آگ میں شریک ہیں۔ "الناس شرکاء فی الثلاث: الماء، والنکاح، والنسب" (۲۷)

(شراب سے عورتی انکسار علی۔ نزاع، عسائی، ۱۷۷۵)

۱۷۷۵ عہد ۱۷۷۵ عہد سے فقہانے کی تکرار طور پر بیان کی ہیں جو کہ "شراب" کے وقت نہ کہہ سکتے ہیں۔

حق بھری

ایک شخص نے زمین پانی کی جگہ سے دور ہے اور وہی جگہ سے پانی بہا کر اپنے قبیلے کی یہ اہل کے لئے پانی زمین تک لاتا ہے، حق حق کو "حق بھری" ہے فقیر کیا ہے تاہم حق بھری زمین قدیم سے اسے حاصل تھا "الغنیہ ہوک علی لیس" (قدیم دینی حالت پر پانی رکھا جائے گا) کے وقت اسے یہ حق باقی رہے گا، اور اگر کسی دوسرے کی ملک زمین سے پانی نہا تو اس سے اجازت ملنی ضروری ہوگی، اور جو زمین اس کی زمین سے پانی نہا کر اپنے لئے کا حکم ہوگا نہیں ہونا چاہئے۔

حق مسل

حاصل اور استعمال شدہ پانی کے اخراج کا حق "حق مسل" ہے عورت ہے جو ہے کھلی مانی کے ذریعہ جو زمین دوزن اور پانی دھیرے دوزن، وغیرہ "عمری" پانی کے حصول کا آتی راستہ اور "مسل" پانی کے اخراج کا آتی راستہ ہے، اس نے اندک دوسری چیز جو "حق بھری" کے ہیں اور یہ وقت تحریر ہے کہ مسیل کی درستی اور احوال اس سے ظاہر ہے والے کے

رواکیں، البتہ فقہ کے ہم قاعدہ کہ "بجوریاں ہم نہ کوہ نہ کر لیتی ہیں" (المستغذوات فی حق المستحظوات) کے وقت مستحق شخص، ریاض کی ہے جس میں نہ لیا جائے گا اور یوں، بلا اجازت بھی اس پانی سے استفادہ کر سکتا ہے، اور کوئی شخص اس پانی کو بہا کر تو اس کی ضرورت نہ ہوگی کہ وہ بھر کر پانی دینے کرے۔

تیسری قسم میں پانی ہیں جن میں نہ لوگوں کو نہا کوئی حق استفادہ حاصل ہے اور نہ کسی شخص خاص کی مکمل ملکیت، عوض، امور، ذمہ اور کوئی جو کسی نہ میں شخص کی ملکیت میں ہوں، پانی کی اس نوع کے معنی میں، ان کا حکم یہ ہے کہ ان میں "طرب" "نہ" "حق" تو "حق" حاصل ہے۔ "حق" ہر شخص اس سے پانی پانی سکا ہے، جانور کو پانی سکا ہے، وضو کر سکا ہے، لیکن کسی اور کو "حق شرب" حاصل نہیں، لیکن اس کی اجازت کے بغیر اس سے اپنے قبیلے اور اپنے قبیلے اب نہیں کر سکتا، البتہ اگر دوسری جگہ بھی پانی کا پانی موجود ہو تو مالک جو لوگوں کو اپنی زمین کی سرحد پر پانی پانی ملے دے تو وہ نہا دے، یہ بھی کوئی ہے، یہی صورت میں اہل حاجت کے لئے خود جا کر پانی حاصل کرنے کی "تقاضا" نہیں۔

۱۱۱ شافعی کے نزدیک پانی کی یہ قسم بھی "اسری قسم" میں خاص میں شخص کی ملکیت ہے، دوسری اس میں "طرب" "حق" حاصل نہیں، "حق" ہر شخص کو ملتا ہے کہ لوگ نہیں جیچوں۔

(۲) حق اللہ سابق

(۱) باریہ کمالہ ۱۱۱

(۴) حق لہجہ ۱۱۱

(۲) حق لہجہ ۱۱۱

(۵) حق لہجہ ۱۱۱، حق لہجہ ۱۱۱، حق لہجہ ۱۱۱، حق لہجہ ۱۱۱

نہ ہوگی، ہاں حکومت کی طرف سے اس کے لئے جو حقوق نظر آیا
”یہاں حکومت اس کی اصلاح کر سکی۔“

حن مردار

”حن مردار“ سے رامت سے گزرنے کا حق مردار ہے یہ کہ
انسان اپنے مکان یا زمین میں بیٹھا کھائے اور دست و پا کر رہا عام
ہوگا یعنی کسی نہ کسی شخص کی ملکیت نہ ہوگی، اس سے تمام لوگوں
کے لئے وسیع تر فائدہ راستہ بنائی رکھے ہوئے نمایاں ہوتا ہے،
مثلاً اس راستہ میں کھڑکی اور دروازے کھولے جاسکتے ہیں، بجلی
کے ساتھ جاسکتے ہیں، ٹھیکوں کے راستہ نکالے جاسکتے ہیں،
سوار یاں یا گاڑی یا ٹرک یا جاسکتی ہیں، اور یہ سب حقوق جس
وقت ہیں جب کہ اس سے دوسروں کو ضرر نہ پہنچے اور عالم سے
اجازت لے لی جائے دوسرے راستہ ہے جو یہ کہ ایک
سے نہ ہوا اشخاص کی ملکیت میں ہو، جس سے گزرنے کا حق تو
نہ ہوگا، لیکن کوہاں اور مالکین زمین کا کوئی نوہ اذیت سے منع
کرنا صحیح و بوجہ، لیکن مالکین کے علاوہ دوسروں کو اس طرف
دراڑہ دیکھنا اور ان کے اچھے و خیر و کھانے کو کھانے ہوگا، بلکہ
اگر یہ راستہ آہستہ سے نہ رہا، زمین کے درمیان مشترکہ حقوق
میں سے کسی ایک کے لئے اس طرح کا قطع اختتام نہ ہوگا، جب
کہ تو مشترکات کے لئے ماضی میں۔“

حن قتل

اگر ہی منزل کے لوگوں کو اپنے قتل کی خبر ملے تو چھٹ پر اپنے

مکان کو قتل کر لے، جو مستقل حق حاصل ہے، جس کو ”حن قتل“
سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، فقہائے احناف اور مالکیہ کے نزدیک
پھٹ اس کی قتل کی خبر کے مالکوں کی ملکیت ہوتی ہے، بالائی
منزل کے مالک کو اس پر صرف ہوا، اور اس کا حق حاصل ہوتا ہے،
نقصان کے خواہش سے نہ ہو، ایک دوسرے دوسرے منزلوں کی مشترکہ
ملکیت ہوتی ہے، اس کا اصل مسئلہ قاتل قاتل ہے، ایک یہ کہ ان
دونوں منزلوں کے مالکان اپنے تعبیر کے تصرف میں کن امور
و قواعد کے بند ہوں گے، دوسرے یہ کہ ”یا قتل“ کے قریب
اور دست چلا سکی، دوسرے مسئلہ یہ کہ قاتل قاتل کے لئے
جہاں حقوق کی قریب اور دست اور اس کے مال ہونے اور
ہونے پر بحث ہوگی، اس میں فقہاء و فرائض کے تصرف کے اختلاف
کی بات ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہامان اور قتل کی خبروں
منزلوں کے مالک، ملائی ملکیت میں تصرف کے پانچوں
گے، اس کے تصرف سے دوسرے قریب و کھانے سے، پانچ
جلی منزلوں کا مالک اپنی ملکیت میں کھڑکی کھولے اور دھانے
اور غیرہ میں اور بالائی منزل کا، کہ جس کی ملکیت میں کسی تصرف
کے لئے جس کی منزل کے مالک سے اجازت حاصل کرنے کو
بند ہوگا۔

صاف میں، اگر ایک اصولی طور پر دونوں میں سے ہر ایک
کا اپنی ملکیت میں تصرف صحیح ہے، اور طریقین میں سے
تصرفات میں دوسرے قریب سے اجازت حاصل کرنے کے پانچ

(۱) حنفیہ فقہ

(۲) فقہ الاسلامی، ۱۷۷۵، جوناں، دہلی، جامعہ نعیمی، طبعی، ترویج، اصلاحی، فقہ الاسلامی، ۱۷۷۵-۱۷۷۶

(۳) فقہ الاسلامی، ۱۷۷۵-۱۷۷۶

اس کا ذمہ ارمقصور ہوگا، حاضنین کی رائے پر توفی ہے اور جلد
 کا کام جاریہ (مرتبہ حکومت متحدہ ترکیہ) میں بھی ایسی ہی اختیار
 کیا گیا ہے۔ (۱۰)

(عربی، سنی، شریعت و طریق کے تحت ان حقوق سے
حقوق بشر طور پر ملنے کے تحت، نیچے کے احکام کی حریت
تعمیل کی جاسکتی ہے۔ براہِ عمل البند: ۲۱۴۲۰
۲۱۴۲۰ کتاب اشکاف میں ان احکام کی تعمیل مذکور ہے۔
دانشہ دلی انور میں۔

حقوق کی خرید و فروخت کی مربوط صورتیں

عقوب کی خرید و فروخت جازم ہے، جسکے "یاسی بات پر سرفروشہ" قوف ہے۔ عقوبی ایل کا دھڑہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ اور مال کی حقیقت کیا ہے؟ اس پر گفتگو کا سب سے صحیح فریضہ "الی ہوگا" اور انکا دائرہ دینا یہ بحث آئے گی، لہذا عقوب کی خرید و فروخت کی جو صورتیں ن زمانہ رائج ہوئی ہیں، ان پر اختصار کے ساتھ یہاں روشنی ڈالی جاتی ہے اور اوپر یہ ہیں: حق، غلو، یعنی کھڑی، حق، ایجاب و جالیف، درہنہ و غریہ، مالک اور ماسک کی حق، حق طوع و جہی، غلو کی حق، جہاد کی لائسنس، یعنی حق تجارت کی حق۔ ان میں کھڑی کے مسئلہ پر "بدل غلو" کے تحت گفتگو کی جا چکی ہے، بقید مسائل پر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔ (۱۳)

حق تالیف و ایجاد و حق طباعت

حق مالک، حق ضمانت، حق اعدا کی خرید و فروخت

ہو لہا کے جن سے دوسرے فریق کو نقصان پہنچے گا اور پھر ہو
 لہا کا پر تختی ہے۔ (۱۶)

میں جوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے شخص! جس نے کسی کو دیکھا کہ وہ کسی کو اپنے آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہا ہے، تو اسے اس طرح کی روایت شریعت اسلامی نہیں کہہ سکتا۔" — یہ اور اس طرح کی روایت شریعت اسلامی نہیں کہہ سکتا۔ "حق جہاد" کی نسبت کو واضح کرتی ہیں۔ "جہاد" سے مراد ہمارے دین کے مسائل و امور ہیں، جن سے کسی شخص کی زمین کی حد یہاں تک بڑھتی ہے۔

امام ابو حنیفہ اور شوافع اسی اصل پر قائم ہیں، مگر برقصہ کو کوئی
حکیت میں ہر طرح کے تصرف کا حق حاصل ہے، مگر اس سے
دور یہ کہ تصرف، بیچنے، دہ، کھڑکیاں کھول سکتا ہے، دیوار میں گر سکتا
ہے، کنویں کھود سکتا ہے، کسی بھی مقصد کے لئے اپنی زمین میں
کوئی کارخانہ بنا سکتا ہے، مساجد میں اسلام کے عمومی حوائج کو
چشم نظر رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ اپنے مکان میں ایسا تصرف
جس سے چڑی کو تکلیف نہ آئے وہ نقصان پہنچ سکتا ہے، جائزہ
ہوگا، اور امتلا اپنی حکایت میں کہی تصرف کی وجہ سے چڑی کی
قمارت کے ختم ہوئے یا قمارت کے کمزور ہوئے گا جب یہ
جائے وہ اپنے مکان میں کاہنے وغیرہ کی عین ذالی ہائے قویہ
جائزہ ہوگا، اس کو نہ تصرف سے روکا جائے گا، اور اگر اس کے
اس طرح کے تصرف سے چڑی کے مکان کو نقصان پہنچتا ہو

$\tau_{\text{eff}} = \tau_{\text{eff}}(t)$

(۲) مؤلفان: ۱۳۷۹

(١٧) بعد الصلوة (١٧)

(۳) یہاں سے لے کر آخر تک مروجہ معنی میں ترجمہ سے اخذ ہے جو "اس کا کہہ کر اچھا بھلا نہ لے سکتی" (انگریزی) کے لئے کہہ کر یا اچھا یا برا نہ لے سکتا (فارسی) اور عربی صاف مسائل "بھی نہیں لے سکتا" ہے۔

۴) کتاب کی خدمت پر پابندی جو ہا اس کی فروخت روک دی جائے۔ یہ سختاب علم ہے۔ کھانا علم یہ نہیں کہ ہر کسی کو خدمت کی اجازت نہ دی جائے، ہمارا دماغ میں اشاعت علم کو فریضہ ادا کرتی ہیں، لیکن یہ سختاب علم سے بچنے کے لئے اس بات کی پابندی نہیں ہے، کہ جو شخص بھی مدرسہ میں کسی کتاب کی تخریب کرنا چاہے اسے اجازت دے، یہ عالمی علم درمیان میں آج کے خردواں کا داخل ہو جائے ہواں کو خردواں پر حایا جائے۔

۵) ”حق الہ“ ایک ایسا حق ہے کہ جس کا ”حق الہ“ کا وجود شریعت نے دیا ہے، یہ ہے کہ نہ کہ نہ قربت کی طرہ ”دلہ“ کو تکلیف اسباب رافت کے مانا گیا ہے۔ اسی لئے حق و ہواں کو فریضہ فروخت کی ضمانت پر دوسرے حقوق کو قیاس کرنا صحیح نظر نہیں آتا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ محدث فرماتے ہیں: ”علیہ اهل العلم ان لا یؤاخذوا بالایحیاء ولا یؤاخذوا بالماضی“۔ ۱) ۵) حق ملک اور حق برہمات کی ضمانت — شاہ ولی اللہ کے نزدیک، کے یہاں مختلف ہے، یہ ہے شاہ ولی اللہ کو کسی وقت، جائز سمجھتے ہیں، جب اصل صاحب حق سے خرید کر کے والا کسی اور شے کے شخص سے فروخت کر دے اور باوجود اس کے کہ اس طرح کے فعل معاملات، جیسے ”حقو کا اثر“ کی بیخ کو خردواں چھلکی جائز فراموش ہے، اور — سے حق تاثیر اور حق ایجاد وغیرہ کی ضمانت پر استدلال

کسی طرح صحیح نظر نہیں آتا، محمد بنی۔ خزان روایت۔ یہ جس روایت پر استدلال کیا ہے، اور یہ ہے کہ ”حق ملک“ حق پر قبضہ سے پہلے کسی فروخت کرنا ہے، اور یہ جائز نہیں، امام مسلم نے ان کو اشیاء معدومہ کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں قبضہ سے پہلے، یا معدومہ کی بیخ کی ضمانت نقل کی ہے۔ امام مالک بنی روایت میں خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس کی ضمانت کی وجہ کی حصول ہے کہ: ”ثم جاعلوا فاعل ان یقوموا بها، ۱) امام ہادی نے بھی اس کی وجہ نقل کی ہے، اس کی تخریب ہے ”لم یبعھا المشعرون قبل لھما فھما عن والک“ ۲) امام بخاری نے ان ضمانت کی وجہ کو کہ امکان انوار، ان کو فراموش ہے۔ اس لئے کہ نہ معدومہ میں اجازت نامہ پر مقرر ضمانت میں بھی سبب داخل نہ ہو، ”لانہ غدر فلا یطری ایضاً حرج ام لا یحرج“ ۱) یہاں حضرت باوجود ایک حق کو فروخت کرتا ہے، جس کو وہ خود میں لایا کا ہے، اور ایک نامہ یا ضمانت کے پاس جب یہ تالیف کیا گیا، شیعہ سامان موجود ہے، اور اصحاب حق سے اجازت پالیتا ہے، کہ جو اس میں پابندی بھی پالیتا ہے، اس لئے شاہ ولی اللہ کے ”حق نقلی“ فراموشی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، اور اگر بغرض اس کو حق نقلی شخص ”اسی نامہ“ کے تو اصل علم کے لئے اس سے انکار مشکل ہے کہ ان حقوق کا استحسان بھی از قبیل ”اصحاح“ ہے، جو بالہما ”حق معدوم“ کا

(۱) الفیاض ۲۸۱: ۲ (۲) ترمذی، حنفی، مالکی، شافعی، ۱۲۶: ۶: ۲۸۱ (۳) موطا امام محمد، ۲۵۵

(۴) ترمذی، حنفی، مالکی، ۲۸۱: ۲

(۵) ترمذی، حنفی، مالکی، ۲۸۱: ۲

غیر مقبول کی نہی۔ مستثنیٰ ہے۔

اب جب کہ حق ملی کے قسم میں آج پانچ سو روپے
اور آٹھ سو روپے کے لئے کسی فرد کو دست چار
ہو گیا اور جو شخص اشتہاقی کے بغیر اس غلامی پر مجبور رہا
ایک "حق ملی" کا نام ہے جو کہ جو کہ غصب کی یہ ایک
صورت ہے کہ یہاں "غاصبہ" وہاں کے غائب یا غصہ
سے روکنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ صورت ہے جو غاصبہ سے
غصباء کے فوائد پر غائب یا غصہ سے متعلق ہے
کام میں غائب یا غصہ سے متعلق ہے کہ اس میں غصب
سوالیہ احوال کے غاصبہ کو غصب میں ترقی دے گی ہے اور
اس کے لئے غائب یا غصہ سے متعلق ہے کہ اس میں غصب

(۶) اسی میں فرمیں کہ حدیث کی روایت انھیں ہر طرف سے ہو
اکثر اہل حدیث کا رستہ سمجھتے تھے، حسن بکری کی امانت
میں یہاں تک شریعت طبعاً ان پر واجب نہ ہو تا کہ ان کی
شہادت اور امانت میں مضیق نہ ہو، جس سے نہ صرف یہ کہ
اس کا باوجود ہر نقل پایا گیا ہے، بلکہ یہ حضرات اپنے مخصوص
کی روایت قرون میں نہیں کرتے تھے، اور ان کی بعض
حضرات روایت سے حدیث نہ آجرت لینے اور ستہ کی سمجھتے
تھے، ایقوب کے بارے میں مروی ہے کہ: ”جو حضرت
ابو ہریرہ، عثمان غنی اور کہ حدیث ”لا یسأل أحدکم فی
شئ منہما، اللہ اعلم“ کو نقل کرے گی، کہ حدیث اللہ کا نام

(۱) **ماده ۱۰۰:** هرگاه در صورتی که در این قانون، عبارت «ماده ۱۰۰» آمده باشد، به معنی ماده ۱۰۰ قانون اساسی است.

(١١) نكحناه من علم النبوة ٢٥٢ باب كبره اعطى لا من علمه انجحت

١٣١: الخطباء، د. " في بعض النسخ، من كان له عهد انموذجي... عهدت

[illegible]

۱۷ جولائی کو، ان کی جماعت اور ان کی خردداشت کو اسرارِ
 ۱۸ میں قرار دیتے ہیں۔ انھیں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر
 ۱۹ سکتا۔ یہ کبھی جبر، یا مصیبت نہ ہے۔ یہ ایک ایمان نہیں
 ۲۰ ہے کہ اس پر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی۔ ہر تدبیر کے لئے بہت ہے
 ۲۱ کہ وہ اپنی اشیاء کو انھیں کا جب کے سامنے پیش کرے اور
 ۲۲ کا جب کو اختیار ہے کہ وہ جبر سے اپنی عقلی اپنے لئے فریاد
 ۲۳ کرے۔ انھیں اگر یہ تدبیر نہیں ہے اس لئے کوئی دال پیش کر
 ۲۴ چکا ہے۔ اس لئے کوئی دال کی فروخت کی جیٹیں نہیں کرنے
 ۲۵ سے منع کر دیا گیا۔ ایک کا جب کو تھیں جیٹیں کی توت کے کر سزا
 ۲۶ *non* کے کا جب کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کے
 ۲۷ پر نہ کرنا چاہئے کی انھیں کر۔ یہ بدھ میں ہی کہ اسود
 ۲۸ علی سورہ اخیہ "کہا گیا ہے۔

مشہور کہ تھے نرس کی نصیحت میں کوئی حصر نہ تھیں۔

اسی پر حق تعالیٰ کو بھی قیاس لایا جاسکتا ہے، کہ جس طرح ”اسوم عسی سوم احیہ“ اور ”عطفہ علی عطفہ احیہ“ میں اور گرائی فردی کی صورت میں من پانی قحط کو سدھار ہونے کے باوجود ممنوع قرار دیا گیا، اس لئے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو ضرر ہو، نقصان پہنچ سکتا ہے، اسی طرح یہ بھی معصوم اور مظلوم شخص سے چھاننے کے لئے اس کو کئی تکفویٰ نصیحت دی جائے گی، اور یہ شرعی کن کا پابند نہ رہا جائے گا

رجسٹرڈ ناموں اور نشانات کی بیخ

انٹرنیٹ پر یہ ماک اور نام سب کا بھی رجسٹرڈ ہوتا ہے، اگر دوسرے لوگ اس کا استعمال کریں تو کاروباری اعتبار سے یہ بہت بڑا ”خلافہ“ ہے اور خریداروں کے ساتھ اس کو ہے اور شریعت کے قانونی معاملات میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ قانونی کام نہ کیا جائے جو دوسروں کے لئے دھوکہ دہی کا باعث ہو، اس لئے اگر کوئی شخص ہم پر تجارتی نشست کو اپنے حق میں تکفویٰ کرنا چاہتا ہے تو یہ بین مطابق شرع ہے، اور اگر اسے شخص یا ادارہ کا اس کو استعمالی کر دے جو کہ ہونے کی وجہ سے ہمارے نہیں، ایک شخص کے نام کی موجودگی اور شخص کے نام کی مرخصی کی وجہ سے اس کے کاروبار ہے؟

پھر یہ کہ اس کا حق تکفویٰ اور اسی نام کی شہرت کی وجہ سے اس سے معاشی مفاد بھی مطلق ہو گیا ہے، اس لئے یہ لوگ کے غم میں ہے اور اس کی غریب مظلومت بھی درمیان ہوتی چاہئے، اس

اسی طرح ”عطفہ علی عطفہ احیہ“ (۱) سے منع لیا گیا ہے کہ آپس میں عطفہ کا حق اپنے کے بعد پھر کوئی پیڑہ سے، اور کئی قسم ہر ایک کے لئے کارج کا پتہ چاہئے کی گنجائش ہے۔

لہذا بعض ایسے مسائل میں بھی جس میں واضح نص موجود ہے، شریعت کی بحوث و محنت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض استنادی صورتیں پیدا کی گئی ہیں، مثلاً ہر شخص اس بات کا اختیار رکھتا ہے کہ جس قیمت پر چاہے اپنی اشیاء فروخت کر دے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ تجارت سے اس شخص کو حق میں غفلت دیا جائے، اور لیکن اگر کوئی شخص اس قیمت کا غلط فائدہ اٹھانے لگے، قیمتیں بہت کم کر دے تو غفلت، اسے حکومت کے لئے ایسی گنجائش پیدا کی ہے کہ وہ قیمتوں کا تعین کر دے

فاز کلان ارباب الطعام بجمعهم و بحدود
من خبیثۃ تعذباً فاحشاً و عجزاً فاضی عن
عبادۃ صلی فی المناسبات لا بالمشہور
فحسبہ لا من وہ اذا کان من اهل النوازی
والبصرۃ (۲)

اگر قدرتی اشیاء کے، تنگ کھم برنجی اور قیمت میں جمع سے زیادہ بڑھ جائیں، ماضی مسطوروں کے تحفظ سے عاجز ہو جائے اور قیمت کی تین کے بغیر یہ ممکن نہ ہو سکے، اور اگر وہ بابت بھرت سے

(۱) المودود، ج ۱، ص ۲۸۰

(۲) حلی، ج ۱، ص ۲۸۰، ۲۸۱

(۳) نکتۃ صبح، ص ۲۸۰

حق التعلیٰ فی تعلیق بعض لافظی وهو ایضا، لافظ
الضائع اما حق المردود یعلق بعض نفی وهو الارض
فان فی الارض انما یظهر بان صاحبہ اونی فی غیرت
ان وقت ہرست ہو سکتی ہے جب کہ حقہ ہونی اور حقہ غیر ہونی
کے درمیان بیخ کنہ ہرست ہو سکتا ہے جو کہ حقہ ہونی اور حقہ غیر ہونی
ہوتا اور حال ان کے ہرست ہو سکتا ہے۔

[illegible]

”خدا“ بھی تو راہ سے ہوا اسے ایسا کہہ سکتے ہیں۔
 ”الحقّٰہ الدواۃ الطیّٰہ الخدیروۃ“۔

ضروری احکام
از روایات نہی طرحہ کا شمول یافتہ ہے، امام ابن حنیفہ
نہی دیکھ کر اس سے باز رکھے نہ جہاد کا جانتے (انہی)!

پہلے تین جہزت سو انا شرف ملی تھانوی کا خاتمی زیارت چشم کشا
سے ہے ۔

[illegible]

تغذیه

افعالی حق کے حملہ میں اثناف متفق ہیں مگر سب سے پہلے
جستجو اس سے کرے کہ وہاب کی وضاحت میں افعی علم
کے دو بیان اثناف مابین ہوتا ہے، خزانے کے حق کو چننا
اس سے ہے، یہ ایک قول حق کے یہاں موجود ہے، مگر حق
کے آخر میں افعی علم کی بجائے "وہاب" کے خلاف عداوت
الضمانہ "وہاب" کے خلاف اثناف متفق ہیں کہ یہ کہ افعی علم
ہے، "وہاب" کے خلاف افعی علم کی وضاحت ہے، "وہاب" کے خلاف

یہ ہے۔ جب حق نے شہرِ دونوں "نضا" (نور) اور "مرد" دونوں مشہور کیا ہے تو ایک کی کیا جائز اور دوسرے کی کیا جائز کیوں کر ہے؟ اس کا ایک جواب صاحبِ دعا نے اپنے کہ "مرد" کا قطعی رہنمائی ہے اور باقی بچے اور فدا کا قطعی حتمی نہایت ہے جو "میرا بی" میں ہے ان

[44] جوادیت لعلی، حصہ چہارم، حرکۃ سماء نکاحی، ۱۳۶ھ، ۱۵ دسمبر، ص ۹۰۔

$$H^1(X, \mathbb{Z}) \cong H^1(X, \mathbb{R}) \oplus H^1(X, \mathbb{C})$$

(۵) مرگ: انبلا = عمر درخت انباشته می ۶۴

کیا گیا ہے، لیکن چونکہ عقلی میں خزن نہیں پایا جاتا اور خون
اس کے ذریعہ ”الحیض“ کی شکل میں نکلتی ہے، اس لئے
خود لفظ کا نشاۃ نہ ہو کہ اس سے عقلی کا کثرت مراد نہ ہو۔

۳۔ بھی کلام کا بیان اس بات کا متقاضی ہوتا ہے کہ لفظ کا
عقلی معنی مراد نہ ہو، جیسے ارشاد خداوندی ہے: ”وَمِنْ
شَاءَ غَلِظَ صَوْنُ شَاہِ فَلْيُكْثِرْ“ جو چاہے ایمان
ثابت اور چاہے کفر کرے۔ اس آیت کا عقلی معنی یہ ہے
کہ برائے انسان کو کفر و ایمان میں بذریعہ اختیار ہو۔ لیکن آیت کا
اگر اطلاق ”إِنَّمَا احْتِصَانًا لِّلْمُطَّاعِينَ مَرَاتِنًا“ کہ مرنے کا عالم
یعنی شریک کرنے والوں کے لئے قہر میں تدارک رکھی ہے اس
بات کو سمجھتا ہے کہ یہ عقلی تصور نہیں، اصل تصور وہ تو بیخود
تہدیب ہے۔

۴۔ بعض افسوس و غم کی حالت میں بات کا تکرار کرتی ہے کہ
عقلی معنی مراد نہ ہو، مثلاً ایک عورت کمر سے لگی رہی تھی
کہ شوہر نے کہا کہ اگر تو نکلی تو تجھے طلاق دے گا، اب اس لفظ کا
عقلی معنی یہ ہے کہ وہ جب کمر سے نکلے تو طلاق واقع ہو
جائے، لیکن غم کی حالت سے یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اسی
وقت نکلے پر طلاق واقع ہوتا ہے بلکہ اگر وہ کھدے نکلے
طلاق واقع نہ ہوگی۔

۵۔ بھی کلام کا عقلی معنی اس بات کا متقاضی فرما کر رہا ہے کہ
عقلی معنی کچھ اور نہ ہو جائے، جیسے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم ہے: ”إِنَّمَا الْإِسْمَاعِيلُ بِالْإِيمَانِ“ اس کا عقلی
معنی تو یہ ہے کہ عیسائیوں اور ادیان کی وجہ سے اہل

ظلم نے اس کی نیت کی ہو نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی
فحش اپنی بیوی کو ”طلاق“ کے لفظ سے طلاق دے تو
بائیت طلاق واقع ہو جائے گی۔

دوسرے لفظ سے اس کے عقلی معنی کی نفی نہیں کی جا سکتی
مثلاً ”سب“ کے عقلی معنی یہ ہیں، ”سب“ ”سب“ ”سب“
(دارا) کے عقلی معنی کی نفی کی جا سکتی ہے، لیکن ”سب“ کے عقلی معنی کی نفی
نہیں کی جا سکتی۔

تیسرے یہ کہ عقلی معنی، عقلی کلام کی پر زنی دیتا ہے، اسی
لئے جب تک کوئی ایسا قرینہ موجود نہ ہو جو عقلی کلام کی مراد
ہوئے کو بتائے اس وقت تک عقلی معنی ہی مراد ہوگا، اس کے
بر خلاف عقلی کلام کی مراد ہی مراد ہو سکتا ہے، جب کہ کوئی
قرینہ موجود نہ ہو۔ (۱)

عقلی معنی کو چھوڑنے کے قرائن

لیکن یہی وجہ کہ نہ ہو، بعض قرائن یہ ضرور ہیں، جن کی
وجہ سے عقلی معنی آجھڑا دیا جاتا ہے اور کوئی دوسرا عقلی مراد ہو جاتا
ہے، اختلاف نے ان قرائن کو پانچ صورتوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ بھی عام انسانی استعمال و عادت کی وجہ سے عقلی معنی کو
چھوڑا دیا جاتا ہے، مثلاً کوئی شخص ”صلوٰۃ“ کی نذر مانے تو
کہا ”صلوٰۃ“ کے لغوی معنی ”زمانہ“ کے ہیں، لیکن وہ نماز
کی نذر میرا اس نذر کو پوری کرے گا۔

۲۔ بھی خود لفظ کا لفظ ظاہر رہا ہے، کہ اس سے اس کا عقلی معنی
مراد نہ ہو، مثلاً کسی شخص نے ”الحجہ“ نہ کھانے کی قسم کھائی
تو بارگاہِ خود فرماں پاک میں بھی ”الحجہ“ کا لفظ

حکم

لغت میں "عق" کے معنی "علم، فہم اور دماغ کے ساتھ فیصلہ" کے ہیں۔ اقرآن مجید میں اہل کفر و کفر پر حکم فیصلہ کی معنی میں استعمال ہوا ہے، "اور انہیں" حکم کی اصطلاح ایک "قیاس" (برسر شریعت اسلامی میں ایک اہم اصل ہے) کے ذریعہ ملتی ہے، اور ہم بھی دیکھیں اہل کفر و کفر کے حکم کی ایک اور اصطلاح بھی ہے، "وہ اسامی کے حکم قانون میں کلیدی حیثیت کی حامل ہے اور اس وقت نفع کے ساتھ اسی پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شاعر شریعت پر، راکن سے مراد ہے، عالم، عقوم، یہ، حکم ملتا اور حکم۔

نکاح : ذابہ عقد مذہبی ہے، جس کے ہاتھ میں ہمیں تحریم اور اور مرد و عورت کی کلید ہوتی ہے، اقرآن مجید نے صاف کہا ہے، "لا تہونوا"۔

حکوم فیہ : سے اللہ تعالیٰ ہی مختلف عقوبت کے افعال مراد ہیں، جن میں طہری حرام اور مستحب و مکروہ وغیرہ کے احکام لگائے جاتے ہیں، یہ عقد ہی وہ بھی ہو سکتے ہیں، جو احکام و احکام سے صادر ہوں اور وہ بھی جن کا تحقق کفلی خوب سے ہوں۔

حکوم بحیہ : سے منطقی مراد ہیں، جو احکام عقد مذہبی کے حامل ہیں اور جن کے افعال پر شریعت حکم لگاتی ہے۔

حکم : کی تعریف میں علما و مفسرین کی تفسیر میں تفرقات و اختلاف نظر آتا ہے، ہر ذی کا بیان ہے۔

وجود پذیر ہوتے ہیں، حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ کسی بھی فعل کا مصدر، فاعل، اعضاء و اجزاء کے حرکت و فعل کے بغیر ممکن نہیں اور ارادہ کی وجہ سے نہیں ہوتا، اس لئے ضروری ہے کہ یہاں یہ مراد لیا جائے کہ اعمال کا ثواب یا اس کا عیب ہونا یا نہ ہونا شریعت سے متعلق ہے۔

حقیقت و عجز کا اجتماع

حقیقت کے معنی میں ایک اہم اصولی بحث یہ ہے کہ اصناف، مقسمات، شریعت اور اکثر اہل عرب کے نزدیک ایک ایک وقت لغت کے معنی حقیقی اور معنی عجزی دونوں میں اس طرح استعمال کے قابل سمجھا جاتا ہے کہ وہ دونوں ہی معنی متعین ہوں، جب کہ بعض شایع نے یہ ایک وقت معنی حقیقی اور "مکلی جہاد" دونوں کے مراد لینے کی ہرگز دی ہے، "جیسے قرآن پاک نے کہا، "لو لم یسم"۔ "یعنی" نام مستعار کی وجہ سے بھی حرم واجب ہوتا ہے۔ "خلاصہ" سے حجاج کا معنی مراد ہونے پر اتفاق ہے، لہذا "نام" کا دوسرا معنی، یعنی محض عورت کو چھونا اور کسی مرد اسی سے مراد نہیں ہو سکتا اور عورت کے چھونے کو جنس و تصور نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔

(حقیقت سے حقیقت یعنی اور ہر وقت اس وقت تک رہے گی کے جب حقیقت کے متعلق ایک اور لفظی اصطلاح "مجاز" پر لکھ دیا جائے، لہذا اس عقد کے ساتھ یہ بھی بحث بھی مکمل ہو جائے۔

(۱) لغت: لہجہ عربی

(۲) لغت: لہجہ عربی

(۳) لہجہ عربی: لہجہ عربی

(۴) لہجہ عربی: لہجہ عربی

الخطاب المتعمد بالفعال المكلفين
بالانصاف والتعصير .

مكلف کے فہم سے متعلق خطاب یا کرنے اور نہ
کرنے کے اختیار کے طور پر — خطاب ۱۱۰

یہ قریب قریب اسی تفسیر ہے جو امام ابوحنیفہ اشعری
سے منقول ہے۔ ۱۱۱

”مدنی نے اس کی تفسیر کرنا کافی اور غیر بہ مع تصور کیا
ہے اور انہوں نے ان الفاظ میں تفسیر کی ہے :

خطاب المشايخ المعبد للادلة الشرعية .

شمارح کا یہ خطاب جو شرعی ناکہ پہنچے۔ ۱۱۲

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مدنی کی تفسیر زیادہ غیر واضح ہے
اور صاحب توضیح کی وضاحت کو سامنے رکھا جائے تو یہی تفسیر
زیادہ جامع ہے۔ البتہ اس کو مزید جامع اور واضح کرنے کی غرض
سے بعض من الفاظ کا اضافہ کر لیا جائے جن کی طرف صاحب
توضیح نے اشارہ کیا ہے کہ

خطاب الله تعالى المتعلق بالفعال المكلفين

والله تعالى أو التعصير أو الوضع

مكلف نے انہماک سے متعلق خطاب یا اختیار یا وضع

نے طور پر اللہ تعالیٰ کا خطاب ۔

یعنی حکم اللہ تعالیٰ کے خطاب کا وہ ہے جو مکلف کے اللہ
سے متعلق ہوتا ہے۔ اب یہ حکم تین طرح کا ہوگا یا تو کسی کام کے
کرنے کا مطالبہ ہوگا، یا کسی کام کے نہ کرنے کا، اگر کسی کام کے
انجام دینے کا مطالبہ ہو اور لازمی طور پر اس کا مطالبہ کیا گیا ہو، تو

اور فرض و واجب ہے، اور مکرر مطالبہ ہو اور لازم نہیں کیا گیا ہو تو
احتمالاً وہ واجب ہے، مگر ترک فعل کا لازم قرار دیا گیا ہو تو حرام
ہے، اور اگر اس سے کہ وجہ کا ہو تو کہایت، یہ تمام قسمیں طلب
کے دائرہ میں آتی ہیں، بلکہ اختیار و عدم دینے سے مراد واجب ہے
جس میں مکلف پر نہ اس کے کرنے کو لازم قرار دیا جاتا ہے اور نہ
اس کے نہ کرنے کو۔

اور وضع سے مراد یہ ہے کہ شریعت نے کسی کا حکم اس طرح
دیا ہو کہ اس کو کسی اور بات سے مبرا کر دیا گیا ہو مثلاً کسی بات
کو اور کسی بات کے لئے سبب یا شرط یا اس کے بوجہ اس کے
لئے مانع قرار دیا گیا ہو، جیسے نماز کے لئے پاکی کی شرط، نماز کی
اور اس کے لئے وقت کا پابانہ یا سورت کے نکل کا سیراٹ کے
لئے مانع ہونا وغیرہ۔

”اس تفسیر پر ایک شبہ یہ ہو سکتا ہے کہ حکم اس خطاب کا قرار
دیا گیا ہے۔ جس کا متعلق مکلفین کے افعال سے ہو حالانکہ بعض
احکام بھروسے متعلق ہیں، اسی لئے صاحب توضیح کا خیال ہے
کہ مکلفین کے افعال کے بجائے ”بندوں کے افعال“ کی تعبیر
اختیار کرنی چاہئے، تاکہ انہوں سے جو واجبات اور اذیات
متعلق ہوتی ہیں، وہ بھی حکم کے دائرہ میں آجائیں، اس طرح
حکم کی تفسیر اب یوں ہوگی

”بندگان خدا کے فہم سے متعلق اللہ تعالیٰ کا خطاب،

خواہ کسی بات کا مطالبہ ہو، یا کسی عمل کے سلسلے میں

کرنے اور نہ کرنے کا اختیار، یا بطور وضع کوئی بات

کی بھی ہو۔“

”صحیح“ ہے۔ — اصل نہ ہو یا نہ ہو۔ “بطل“ ہے۔

اگر ان شرائط اس مقصد کے حاصل ہونے اور عدم کے قانع ہونے کے متعلق ہیں، لیکن جو خارجی اوصاف مطلوب ہوں وہ وہاں سے نہ ہو یا نہیں تو “قاسمہ“ ہے۔

اگر وہی مقصود وہاں کا حصول یا عاریت کا ترغیب ہے۔ اس لحاظ سے احکام کی حسب ذیل قسمیں ہیں :

رضعت : جو احکام کے حاصل اظہار پر مبنی ہوں، اصل اور مستقل حکم نہ ہوں۔

فرض : جس کی انجام دہی کا حکم ہو ترک کی ممانعت ہو اور اس کا ثبوت دلیل قطعی سے ہو۔

واجب : جس کی جتنی کیفیت ہو مگر اس کا ثبوت قطعی دلیل جیسے خبر واحد و قیاس سے ہو۔

مستحب : جس کی انجام دہی مطلوب ہو، چھوڑنے کی ممانعت نہ ہو اور اس پر انجام دہی کرنا ثابت ہو، طریقہ مصلو کا فی الدین۔

مندوب : جس کی جتنی کیفیت ہو مگر اس پر انجام دہی نہ کیا گیا ہو۔

حرام : جس کے ترک کا حکم ہو، اور فعل کی ممانعت ہو۔

مکروہ : جس کا ترک کیا جائے مطلوب ہو لیکن فعل کی ممانعت نہ ہو۔ (۱)

یہاں ان اصطلاحات کی جامع تقریباً اسی پر بحث مقصود نہیں کہ وہ بات اپنے موقع سے خود ان اصطلاحات کے ذریعہ میں آئے گی، امام رازی نے “المکحول“ (جلد اول) کی ابتداء

اس طریق پر کیا کہ قوی شہادہ تمام اب بھی باقی رہا ہے کہ شریعت کے بہت سے احکام وہ ہیں، جو شارع کے خطاب یعنی کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہو، بلکہ چند کی رائے اور اجتہاد پر مبنی ہوتے ہیں، جن کو “قیاس“ کہا جاتا ہے اور حکم کی یہ تقریب ان احکام پر متعلق ہونے سے قاصر محسوس ہوتی ہے جو “قیاس“ سے ثابت ہوں، صاحب توضیح نے لای زہدت سے اس کی حصر و کشائی کی ہے اور جواب دیا ہے کہ قیاس نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ اس مسئلہ میں شارع کا خطاب ہی ہوگا ہے، کیونکہ قیاس کی حکم کو جو میں نہیں لایا، نہ کتاب و سنت کی تہ میں جو حکم مبنی ہوتے ہیں اور جہاں تک عالم لوگوں کی نظر میں آئے ہیں، مجتہد اپنی “کیفیت قیاس“ کے ذریعہ وہاں تک رسائی حاصل کرتا ہے، “کان الفہام مظہر للحکم لا مصلحت“۔ (۱)

حکم تکلفی

علامہ اصول نے حکم کی طرح قسمیں بھی بیان کر دی ہیں اور قسمیں نیز، تکلفی اور وضعی، “تکلفی“ سے وہ حکم مراد ہے، جو مکلف کے افعال کی ممانعت ہو، جیسے وجوب، استحباب، حرمت وغیرہ یا مکلف کے فعل کا اثر ہو، جیسے ملکیت یا کسی کے ذمہ دین کا ثبوت وغیرہ۔

احکام تکلیف کا ذریعہ مقصود ان احکام کی اور تکلفی سے وضع کا قانع ہو جاتا ہے، چاہے عبادات ہوں یا معاملات، اس اعتبار سے ان احکام کی قسمیں قسمیں ہیں، صحیح، مدلل، باطل۔

اگر یہ “مقصود“ کوئی “پورے پورے اصل ہو جائے تو

(۱) جہاں ہر مسئلہ کے احکام کی شرح کرنا، ۳۷۱-۳۷۵ سے مستند درمیں ہیں، جو دیگر ترتیب پر کتابت سے اور نہایت عجیب و غریب سے بیان کی گئی ہیں۔

(۲) مفسر ل: الفروع، ۱: ۲۲۳-۲۲۴

ہو جائے گا، احناف کے یہاں ہر قوم کوڑے لگنے کے بعد ہی
کفار ہو کر ضروری ہے، چنگی کفار کی ادا چنگی کافی نہیں۔ (۱)
اسم باری تعالیٰ سے قسم

پر ضروری ہے کہ اسم باری تعالیٰ ہی سے قسم کھائی جائے،
چاہے اللہ تعالیٰ کو اس نام سے سوگم کرنا متعارف ہو، نہیں،
البتہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ ایسے نام جو اللہ اور غیر اللہ میں
مشترک ہیں، مثلاً حکیم، علیم وغیرہ ان کے ذریعہ قسم کھائی جائے
توحید اور ربوبہ پر متوقف ہوگا، اگر اسم الہی کا ارادہ کیا تو قسم
ہوگی اور نہ نیک، اور ایسے نام جو اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ مخصوص
ہیں، مثلاً اللہ، رحمان وغیرہ ان کے ذریعہ قسم کھائے تو چاہت
قسم ہو جائیگی، ہاں خیر الیٹ کے نزدیک "واثرین" کہے اور
"موردہ نہیں" امر اولیٰ تو قسم ہوگی، اسی طرح قرآن مجید سے
قسم کھائے تو قسم نہ ہوگی (۲) اور جو ذاتیں چونکہ قرآن مجید
کی قسم کھانے اور قرآن کا حلف لینے کا عرف ہو گیا ہے، اور
قسم سے متعلق احکام کی بنیاد پر وہ ترغیب ہی پر ہے اس لئے
فتویٰ اسی پر ہے کہ قرآن کی قسم کھانے اور قرآن مجید کا حلف
الٹانے کی صورت میں قسم مستند ہو جائے گی۔

صفات باری سے قسم

اللہ تعالیٰ کی صفات جیسے علم، قدرت وغیرہ سے بھی قسم کھائی
جاسکتی ہے، یہ صفات دو طرح کی ہیں، ایک "صفات ذات"
جس اور دوسری "صفات فعل" اور صفات کہ جن کی خدا سے بھی

اللہ تعالیٰ کو موصوف کیا جاتا ہو "صفات فعل" ہیں، جیسے رضا اور
غضب، رحمت اور قہر، مطلق کہا جاتا ہے "اللہ تعالیٰ موصوف پر رحم
کرتا ہے، کافروں پر رحم نہیں کرتا" اس طرح رحم اور اس کی ضد
دشمنی صفت خداوندی ہے اور وہ موصوف کائنات کی ضد سے خدا کو
مختلف نہیں کیا جاتا "صفات ذات" ہیں، جیسے عظمت، عزت،
قدرت، پس خدا کی صفات ذات کے ذریعہ قسم کھائی جائے تو
قسم ہوگی، صفات فعل کے ذریعہ کھائی جائے تو قسم نہ ہوگی (۳)
قسم کی ایک خاص صورت

اگر کوئی شخص ہوں کہے کہ اگر میں یا ہر کوئی قریشی یہودی یا
عیسائی یا بیت پرست ہوں، تو احناف اور حنابلہ کے نزدیک یہ بھی
قسم ہے، اگر اس کام کو کر گزرے تو کفارہ اور اگر نہ ہوگا تو حلف اور
مالکیر کے نزدیک قسم ہی ہوگی اور اس حلف کے کرنے پر کفارہ
واجب ہوگا (۴) اصل یہ ہے کہ ذات کے نزدیک قسم (یعنی)
نام ہے حلال کو حرام کر لینے کا، اس لئے ہر ایسی چیز سے قسم مستند
ہو جاتی ہے، جو حرام ہو، عیناً تک کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میرے
لئے اس مگرش داخل ہیں صرف، ہے تو یہ بھی قسم ہی تصور ہوگی (۵)
البتہ وہ ایسا بات ہو جس کی حرمت ابھی قائم رہتی ہے، اگر بعض
حالات میں اس کی حرمت ختم ہو جاتی ہو، جیسے مرد اور شراب
مکا ضروری حالت میں ان کا استعمال جائز ہے، تو کسی بات کو
اس پر مشروط کرنے سے قسم نہ ہوگی، مثلاً یوں کہے، اگر میں نے
ایسا کیا تو میں مرد کفار کا ہوں گا۔ (۶)

(۲) اختصار فی التعلیل جلد ۳ ص ۱۶۳

(۱) اختصار فی التعلیل جلد ۳ ص ۱۶۳

(۳) تہذیب جلد ۳ ص ۲۴۳

(۴) تہذیب جلد ۳ ص ۲۴۳

(۵) تہذیب جلد ۳ ص ۲۴۳

(۶) المغنی جلد ۳ ص ۲۴۳

حلقہ میں "انشاء اللہ"

ان بات پر مھمل کا ارتکاب ہے کہ "اللہ" نام "قسم" کو ب
اثر کر رہا ہے، یہ شرطاً "قسم" سے مستلزم کرنا ہے، انشاء اللہ کا
نہوت سے متعلقہ نہ ہو، بلکہ "لکھام" نام سے جو خبروں، لکھ
مروں، یوروں، باہروں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، انشاء اللہ
کہنے، وضروں کی نہیں کہتے تھے، قسم کھانے سے بعد کہتے تھے، فصل
سے نہ تھے "نک، اللہ" کہہ دے، ان کے نزدیک قسم بے اثر
ہے مگر اور اور دوسرا عمل کو کتاب کرے تو حقائق نہ ہوگا۔

چند فقہی قواعد

مناسب ہے کہ ان کو ان موقع پر طلبہ و محققین کے حلقے میں چند فنی قواعد کا ذکر کر دیا جائے اور جن کو ان کے محکمہ نے ذرا کیا ہے۔

۱۔ اکتھریا ہیرے: بالظاہر ہے کہ کاغذ پر۔

چنانچہ کسی شخص نے قصہ ہو کر جاننا نہیں کئے
ایک پیر کی کوئی چیز نہیں فریہ نہ گا، پھر اس کے سوا رہیم کی
کوئی چیز فریہ نہ تو اللہ کی دعا کرتے ہوئے حاضرت نہیں
ہوگا، قسم کھائی کہ قتل سرور میں رہیم میں فروغ نہ کرے گا،
اب تو کیا ہو، رہیم میں وہی سرمان فراغت کرے تو حاضرت نہ
ہوگا نہ رہا

۲۔ مکمل کی قیمت متغیر ہوگی؟

(١) من أجل تسهيل ٢٠١١: اختيار الأول، لم يشرعوا. (استنادا نموذجي الجبي

(۶) انشاء و تفسیر: ہر مضمون پر دو سو سے زائد کلمات لکھ کر دینا ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس مضمون پر دو سو سے زائد کلمات لکھ کر دینا ہوں گے۔

لقد نے بھی جلد اس پر مامور ہو کر اس کے لئے تمام ضروریات کی فراہمی کی ہے۔ (۱۳)

[illegible][illegible]

توہم کی وجہ سے، یہ مقررہ ہے کہ اس کتاب میں جو کچھ ہے، اس کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔

محلّی

(زبور)

محلّیہ (ج اور بی پر زبور اور اس کے سکون کے ساتھ) کے سکون میں سے نکلنے والی معدنیات کا حجر کے پائے ہوئے زیر کے ہیں، یہ قطار کے گہرے ساتھ جلیقہ لگتی ہے اس کی ترقی جلیقہ اور جلیقہ (اس پر زبور یا جلیقہ اور اس کے سکون کے ساتھ آتی ہے) (۱)

زبورات کا پہنچنا اور جسامتی آزمائش کے لئے اس کا استعمال کرنا ضروری ہے، یہ ہے یہ زبورات سونے چاندی کے ہوں یا کسی اور چیز کے، اور جسامتی آزمائش کے علاوہ مکانی آزمائش، جیسے سونے پر لکھی کی کریموں پر بیٹھنا، برنجوں میں کھانا کھانا، سونے اور چاندی کی میزیں بنانا اور ان پر کھانا کھانا، مردان کو طرغ اور جلیقہ کے لئے بھی حرام ہے، مردوں کے لئے چاندی کی انگلیں اور ہتھیار اور کمرے دینے چاندی کے بنائے جاسکتے ہیں۔ (۲)

(عزیمیت۔ لے لے لے لے "خاتم")

زبورات میں زکوٰۃ

امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک مردوں کے زبورات پر زکوٰۃ واجب نہیں، احناف کے نزدیک زبورات میں لکھی زکوٰۃ واجب ہوئی، (۳) حقیقت یہ ہے کہ متعدد روایات ہیں جو احناف کے مسلک کی تائید کرتی ہیں، جو بعض روایات پر

تھیں نے لکھ دی ہے، لیکن صحیح ہے کہ ان روایات کا مجموعہ

درجہ اعتبار کا کمزور ہے، چنانچہ روایات اس طرح سے ہیں :

۱- عبداللہ بن عمر بن ابی اسلمہ سے مروی ہے کہ کچھ خواتین حضور ﷺ خدمت میں آئیں، ان میں سے ایک کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے اس کی زکوٰۃ دیا کی ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے لئے سمان ہوگا کہ تم قیامت کے ان یہ دونوں کڑے آگ کے ہو جائیں؟ خاتون نے اسے اذیت اتارا وہ کہا کہ یہ اٹھ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔ (۴)

۲- ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں آئیں اور عرض کائن ہوئیں کہ میرے ہاتھ زبورات ہیں، کیا میں ان کی زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ (۵)

۳- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت ہیں کہ میں سونے کے بازو پہن رہی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ مقدار زکوٰۃ کو پہنچ جائے اور تم زکوٰۃ دے کر دو تو اس کا ثواب اس گنہگار کے لئے ہوگا جس کی قرآن پر یک میں خدمت دار ہوئی ہے۔ (۶)

۴- سیدنا حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کے انگلیں دیکھے، فرمایا: عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا: میں نے اس سے کیا کہ آپ ﷺ کے لئے آگے تھیں، فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ کرتی ہو؟

(۱) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹، (۲) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹

(۳) الجامع المسند، ۱۷۴، (۴) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹

(۵) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹، (۶) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹

(۷) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹، (۸) ترمذی علیہ السلام، ۳۱۸-۳۱۹

میں نے کہا میں، یا کسی بھی لایا لو مضاف، اللہ، آپ نے ارشاد فرمایا یہ جنم کے لئے کافی ہے۔ (۱)
ان احادیث کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر، وغیرہ کے آثار بھی مقبول ہیں، جو استغفار و توبہ میں بھی روکے واجب ہونے کی دلیل ہیں۔ (۲) جب کہ روایات پر روکے واجب نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں، اس لئے واقعہ ہے کہ حقیر کا یہ حکم حدیث سے قریب تر ہے۔

جمعاً (موبلی چاگاہ)

برائے "ن" کے زیر "ز" "ن" کے زیر کے ساتھ ہے اور "صمیمہ" سے ماخوذ ہے (۱) اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عربوں میں یہ ان تہ کہ رسالت قبلہ حب کسی شہر و زمین میں اترتے تو کسی بھی جگہ پر چڑھ کر اتر لگاتار اور ہر چار جانب چوبیس تک آواز دینا، اس کو انبیاء و ائمہ کے لئے مخصوص کر دیا۔ اس میں صرف اسی کے جائزہ کو چرنے کی اجازت ہوئی۔ دوسرے لوگ دوسرا میں جائزہ چرنے کے مجاز نہ ہوتے، البتہ جہاں دوسرے لوگ اپنے جانور کو چراتے وہاں اس کے چرنے بھی جائز ہے، اس طرح حبس و تھوڑی ہوئی زمین کے حق میں ہوا اور اسی مناسبت سے اس کی خصوصیت کو حبس کر دیا کرتے تھے (۲) ظاہر ہے یہ ایک عامانہ رسم تھی، اس لئے اسلام نے اس طریقہ کو رد کیا۔ (۳)

البتہ چونکہ ہر شخص کو چاگاہ کی سہولت میسر نہیں ہوتی اور بہت سے لوگوں خاص کر عربوں کو اپنی سوشل ضروریات کی تکمیل کے لئے سوئمنی یا ٹھکانہ کرنا پڑتا تھا، اس لئے عوامی چاگاہ کی فراہمی ایک اہم ضرورت تھی، اس میں سطر میں اسلام نے جمعی کے لئے کوئی کوئی خاصہ انصاف کی تکمیل کے ساتھ باقی رکھا، چنانچہ حضرت مصعب بن عمیرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعی صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کے لئے ہوگا، لا جمعی الا للہ و لہ سولہ (۱) یعنی جمعی کسی خاص شخص کے لئے نہیں ہوگا، جسے اللہ ہوگا، جس سے جمعی مسلمانوں اور کتب کے باشندوں کا حق تیرا طور پر متعلق ہوگا، چنانچہ علوم و تجارتی کے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے قریب واقع مقام بنی قریظہ کو اور حضرت عمرؓ نے کد کے قریب صرف اللہ کے لئے یہ کہ اس زمانہ توبہ و انکاری عقائد کا حبس قرار دیا تھا (۲) چنانچہ حضور فقہاء کے نزدیک حبس حبس کا حکم عہد نبوی ﷺ کے لئے مخصوص نہیں تھا، مگر اس عہد کے لئے نقل کیا ہے کہ حبس کا حکم پائی رہے پر محتاج کا اہتمام ہے (۳)۔

اصل میں تو حبس کسی خاص جگہ کے لئے مخصوص نہیں، لیکن عہد بنی کی سادگی اور عہد قریش کے جوروں کے لئے مخصوص چاگاہیں بھی مقرر کی جاسکتی ہیں، اس پر فقہاء کا اتفاق ہے (۴) کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت بنی پر چاگاہ کو مسلمانوں کے گھروں کے لئے مخصوص کر دیا تھا چنانچہ سند احمد

(۱) بخاری، ج ۱، ص ۵۶۸

(۲) الطبرانی، المعجم، ج ۱، ص ۱۰۵

(۳) صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۵

(۴) الفقہ اسلامی، ج ۱، ص ۵۶۸

(۱) بخاری، ج ۱، ص ۵۶۸

(۲) الطبرانی، المعجم، ج ۱، ص ۱۰۵

(۳) صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۵

(۴) الفقہ اسلامی، ج ۱، ص ۵۶۸

ہے اس لئے کہ کثرت سے سب کا مسئلہ پیدا کی ہو، ہر مدت ماضی سے حقیقت ہے، ماضی کی کم سے کم مدت جو ماہ ہے ہر حق و قرآن میں پورا حقیقت ہے، لہذا خالی سے اس مسئلہ کا کما کر ماضی الہی اور اولاد (۱) مل نکلتا، اور وہ چلتی ہیں، (۱) (۲) اور (۳) اور دوسری طرف ماضی اور رضاء کی بحوالہ مدت تھی، ہر قدرہ دینی ماضی ہے (۱) (۲) (۳) اور (۴) اور رضاء کی مدت کا نئے کے بعد ماضی کی مدت جو دورہ جاتی ہے، پہنچا حضرت عمرؓ نے جب اس قانون کو نکلتا، کہ زمانہ چاہا، جن کو کائنات سے علیحدہ ہر حالات میں تھی تو حضرت علیؓ نے بھی سے مسئلہ نکال کر دیا، مع فرمایا، ماضی قریب نے نقل کیا ہے کہ مشہور فرمایا، روا ہے علیک، ماضی کے ہر حال کی وادات علیک، جو ہر حال میں تھا۔ (۱)

زیادہ سے زیادہ مدت حمل کے طے کی گئی آیت پادرسو
تو کی **طغور** نہیں ہے اور نہ غلبہ کیا ہے، نہ ثابت و احوال
پانچا کی بنا اور مکی سے پتا نچو شافعی اور حلیہ کے نزدیک
زیادہ سے زیادہ مدت حمل پادرسو ہے ۱۰۰ ماہ مانگ سے
چارہ سال اور باقی سال و دنوں طرح کے اقوال منظور ہیں (۳۱)
اور امام زحوی سے توچہ اور مدت سال تک کے اقوال منقول
ہیں اور ۱۰۰ احادیث نے زیادہ سے زیادہ مدت حمل و دس ماہ قبراوی
ہے اور اہل پر حضرت عائشہ کے قول سے استدلال کیا ہے کہ وہ
سار کے بعد ایک موی بھی چھ ماہ کے پہنٹ میں نہیں رو سکتا (۳۲)
غور کیا م کے تو احادیث کا یہ استدلال بھی کسی شخص شرقی سے

استدلال نہیں ہے، اس لئے کہ مدت عمل کا مسئلہ محسوسات و خیالات سے متعلق ہے اور ایسے مسائل میں کسی حکم الہی کی رائے دینے ممکن ہے کہ ان کے قیام اور اجتہاد پر مبنی ہو، اور ظاہر ہے کہ ایسے مسائل میں حکم الہی کے خلاف ہی جنت نہیں ہیں ماس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مستشرقین اور بعض دوسرے زہدین نے اس مسئلہ کو لے کر شریعت اسلامی پر جو اعتراض کیا ہے وہ کھٹکے بنے محض ہیں، یہ محض فقہاء کا اجتہاد اور اجتہاد ہے، اور آج تک کسی مسلمان نے فقہاء و علماء محمدین کو مصوم نہیں کہا ہے، اور خود ان فقہاء و علماء ان اجتہادات کی وجہ سے مورد الزام قرار نہیں دیا، یہ مسلمانوں کے زہادہ علیٰ حق تھیں اور مسلم النجین میں اس وجہ پر ہی نہیں ہوئی تھی کہ مدت عمل سے بارے میں گمراہی ملی مدت کی نشان دہی کی جائے

اس کتاب کا بار چاہے شاذ و نادر تو درجہ معروف، بلکہ ایک
 حد تک، بجا طور پر درجہ ممتاز ہے اس مسئلہ میں جو رائے اختیار
 کی ہے وہ عام اصولِ فہرست اور یہ یہی مسئلہ فقہ سے ہم آہنگ
 یا قریب ہے۔ اہلِ معصرات کے نزدیک یہ زیادہ سے زیادہ دست
 ِ عملِ نو ہے۔ اہلِ تشیع کے یہاں بھی نو یا نو یا نو کا قول
 ِ مشہور ہے۔ اس کا حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ میں شراط سے
 ِ متعلق ہے، اور اہل علم عام انسانی عادت، اور اصول کے مطابق
 ِ نو، نو، نو یا نو یا نو سے زیادہ حد تک تسلیم کرتے ہیں، اور
 ِ میں بعض غیر معمولی اور عجیب و غریب توجہات کو ان کی حیثیت و دلیل کی

$$\Phi_1 = \{A_1, A_2, \dots, A_k\}, \quad (1)$$

94 *Journal of American Studies* 37 (2003)

$$\|f\|_{\mathcal{H}^s} = \|f\|_{\mathcal{H}^{s-1}} + \|f\|_{\mathcal{H}^s}(\cdot)$$

44.6 厘米 (17 1/2 英寸)

(۵) اعلیٰ درجہ کی

(٤) بزيادة المجهود

٨٤٣ = (١٠٠٠ - ١٥٠) = ٨٥٠ - ٧٠ = ٨٤٣

نے کے سلسلہ میں چند باتیں خاص طور پر پہلی ذکر ہیں۔

۱۔ کے لئے ارادہ ضروری نہیں

اول۔ یہ کہ قسم کھانے اور قسم کی خلاف ورزی کرنے یعنی شہ ہونے میں یہ ضروری نہیں کہ بالارادہ اور الہی رضا مندی قسم کھائے یا قسم توڑے بلکہ بھول کر یا جبر و باء کے تحت ایسا کیا بھی قسم اور حلف کے احکام جاری ہوں گے اور کفار و واجب ۱۔ یعنی مسک اختلاف کا ہے اور اسی کے فائن الام مالک بھی بالام شافعی کے نزدیک بھول کر یا انکار کے تحت نہ قسم ہوتی اور نہ اس طرح قسم توڑنے سے کفار و واجب ۲۔ ہے۔ (۱)

۲۔ لیا ترک کا جزوی اور کتاب

دوسرے کسی شخص نے کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی اس کا کچھ حصہ کیا یا نہ نہیں بیان کرنے کی قسم کھائی اور مکمل طور تک نہیں کیا اور اسلاف اور شوافع کے نزدیک وہ حلف نہیں گا۔ (۱) بہت الخلاف بلعل بعض الصلوف علیہ (۲) مالک کے یہاں تفصیل ہے کہ اگر کسی کام کے کرنے کی قسم کھائی تو جب تک اس کو مکمل ہو نہ کر لے حلف نہ ہوگا، مثلاً پانی کھانے کی قسم کھائی تو جب تک پوری چھاتی نہ کھالے حلف نہ ہوگا اور کفار و واجب نہ ہوگا اور کسی کام کو ترک کرنے کی قسم کھائی وہ اس نے اسی کام کا ترک کیا اس کام کا کچھ حصہ بھی کر لے تو حلف نہ ہو جائے گا، چنانچہ اسی مثال میں چنانچہ نہ کھانے کی قسم کھائی تھی تو اگر اس کا ایک حصہ بھی کھالے تو حلف

(۱) نظام حاشیہ ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱

خواله

”حوالہ“ کے لغوی معنی ”منقول“ کے ہیں فقہاء کی اصطلاح میں ایک شخص سے دوسرے شخص کے ذمہ دین منقول کر دینے کا نام ”حوالہ“ ہے۔ ہونقل الدین من ذمۃ الی ذمۃ (مذہب حوالہ) سے عربی مفہوم رکھتے ہیں اصطلاح ”کفالت“ ہے۔ ایک شخص کے ساتھ دوسرے شخص کو ذمہ داری کی ذمہ داری میں شریک کرنے کا نام ”کفالت“ ہے۔ گویا ”حوالہ“ شریعت کی اصل ذمہ داری باقی نہیں رہتی اور ”کفالت“ میں اس کی ذمہ داری باقی رہتی ہے۔ لیکن مذہب دین اپنے حق سے لئے اصل شخص کے ساتھ ساتھ منقول ہے۔

خوالہ کا رستہ ہونا عادی ہو جاتا ہے مگر اسے بھی ثابت ہے (۱۵) اور اس پر غصہ کیا اتفاق بھی ہے (۱۶) امام کے حکام کو سمجھنے کے لئے چار ضمنی تصویریں بھی کچھ لپی چاہئے کہ مقررین کو فہم ہوا "محکم" کہتے ہیں اور صاحبِ ذہن کو کسی کا لپا ہائی تو "محال" یا "محال" کہہ دیتا ہے۔ جو شخص دین کی ادراک کی کاغذ کے اس کو "محال" طے "یا محال" طے کہتے ہیں اور جس دین کی ادراک کی کاغذ کو لپکا کرے اس کو "محال" طے "یا محال" طے کہنا چاہئے۔

ارکان دشرائط

فہم معاملات کی طرح حالہ کے لئے بھی ایجاب و قبول ضروری ہے، بخلاف دہن اپنی طرف سے ایجاب کرے کہ ترضی خواہ لڑائی محض سے اپنے واجبات وصول کر لے اور صاحبِ دین

[illegible]

مشہدہ اسلام آباد خدی کے لیے

قسم علیہ اگر اللہ تعالیٰ کے خوف ناموں کا ذکر کیا گیا، مثلاً
 اللہ ہو جس کی قسم تو اگر حرم اور قسم سے تاکید مخصوص ہو تو حرم
 حرم منصوص ہوگی اور قسم کی خلاف ورزی کی تو حرم کا طاعت واجب
 ہوں گے۔ یہ انہم کا کہنا ہے کہ (۱) احکام کے یہاں اگر
 زمین اور حرم کا بغیر مفت ذکر کیا گیا ہو تو ایک ہی قسم بھی جانے کی
 اور حادث ہونے کی صورت میں ایک ہی کفارہ واجب ہوگا اور
 اگر بغیر ہمد ذکر کیا ہو مثلاً "عطف" کے ساتھ میں کہے "اللہ اور
 رحمان اور جو جس کی قسم" تو یہ تین طلاعات و طہرہ قسم بھی جانے کی
 اور حادث ہونے کے وقت تین کفارات اور نہ ہونے کے (۱۶)

(٢) مفسرنا: صفاته الجوهريه: ١٣٧١، فصل الثالث في ترتيب كتابه الحديث وكم يروي (١٢) رواية الجوهريه: ١٣٧١

(۳) $\frac{1}{2} \log 2$ حقیقی عدد، m و n صحیح اعداد اور $\frac{1}{2} \log 2$ کا ایک اعداد

(۵) تفہیم کے لئے شروع کیجیے: ۳۳۲-۳۳۳ (۶) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳

پس یہ تیرے بھائی اور بھائی کی بہنیں تھیں۔

تاہم اس نئے معاہدے کے خیریت پر ضرور غور کرنا ہو گا۔
 دوسرا یہ سمجھنا ہو گا کہ اسرائیل کی اسرائیلی اصلیت
 کی طرف واپس آ جائے گی۔

2۔ (۱) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ کی نسبت سے $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$ ہے۔

دوسرے شخص نے دوسری کی اسرار کی تعریف کی وہ پہلے سے
 ایمان نہ لے گا۔ اسی شخص کو ایمان کا مفروضہ ہے جو ایمان
 کی اجازت سے واجبہ کو لازم قبول کیا ہو اور ایمان را
 بھی کر دے۔ دوسری کا منہ سے اذکار قبول کیا ہے۔ وہ
 ایمان را اذکار اور ایمان کی نئی نئی وجوہ ایہ تر تفسیر

۱۔ صہیب ذہین کا اظہار ہو جائے کہ: میں نے اپنا
کارنامہ قبول کیا تھا، وہی اس ادارے قرار دے گا۔

کب مقروض سے رجوع کرے گا؟

جس شخص نے زمین ادا کرنے کا ارادہ ہے، وہ یہ دیت:

مسئلہ میں دو باتیں قابلِ غور ہیں، اول یہ کہ جو کچھ لکھنا ہے۔
 ہونے کی شرمیں لپٹا لیاں، دوسرے اس میں جتنے سے لکھنے کے
 بہت گاہ؟

حوالہ کب ختم ہو جاتا ہے؟

حوالہ درج ذیل صورتوں میں تجویز ہوگا۔

تو کہنے لگا: یاد ہے ایسی صورت مجھ سے حسبِ ذیل اصل
میں جو مختصر و مفید سے ملے کر ہے۔

۱۔ ازلے بوالے اور روزِ عفرین غم نے ضمیرِ تیرا

تھا، کیونکہ میں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔

۲۔ جس شخص نے حق تعالیٰ کا شہادہ دیا اور اس کے کلمہ دار بن کر ایمان کی دولت سے جوئے، یا دوسرے دینی امور جوئے یا کوئی بھی نیک بات نہیں کی، اسے جہنم میں لے جائیں گی اور اس کی اصل نصیب پاتی ہے، یہ اس کے خلیفہ کو ہے، اور مفسرین دینیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اصل مقرض پانچ سو روپیہ کی مالیت ہے، مگر علیٰ حق میں مقررہ کی مالیت ہے، اور اس کو جوئے کے لئے ایک مفسر نے بیان کیا ہے کہ اس کا تہا نہیں ہے۔

جس شخص نے اپنی انورسے کی ذمہ داری نہیں لی ہو۔
 نے قرض بندہ مال خانہ کی جیب سے مال لیا ہو۔
 و صدق کہ یہ مال قرض بندہ نے قرض کی ذمہ داری
 قبول کرنے والے شخص کو اپنی ہی ذمہ داری قرار
 دینا بھی بری بات ہے۔ اور اس ذمہ داری کو
 کرنے والے شخص کو ملے۔ جس طرح کہنے والے مال
 وصول کرنے کا التزام نہیں ہوگا۔

۳۔ مقروض شخص اصل قرض و سود کو قرض ادا کر دے۔
۴۔ قرض رویت، جس شخص کو مقروض پرانے روزے یا سستی کی دے۔

۲۔ "مقررہ فیصد" پر "قرض" (۱) کے لئے "فائدہ" (۱) ہے؟

Journal of Management Studies, 1986, 23(1), 7-10

$$0 \leq x^2 \cos \theta \leq x_1^2 \cos^2 \theta$$

أما بعد فقد استقر رأي اللجنة على ما يلي:

ذہین پاتی نہ ہو، اگر ذہین پاتی ہو تو دونوں ذہین برابر ہو جائیں گے اور درجہ کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔ (۱)

کس مال سے ذہین وصول کیا جائے گا؟

سال یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کے دوسرے شخص کے دوسرے ایک لاکھ روپے مال تھا فرض کی جاوے گی کہ اس کے لیے ہائے شخص نے بجائے دو چیل کے فرض دے دے کہ پڑوس کی محل میں فرض دے کہ وہ ایک دوسرے فرض سے پہلے وصول کرے گا پڑوس میں اس سلسلے میں ملے گا سوائے لکھا ہے کہ جس چیز کو اس نے قبول کیا تھا، جیسے جو کہ اس کی ہوا ہوگی اس شخص کے ذمہ ہوگی۔ (۲)

حیات

”حیات“ کے معنی زندگی کے ہیں، جو موت کی ضد ہے۔ جو شریعت پر جانی نے حیات کی قریب اس طرح کی ہے:

صلوٰۃ تو جب للمصروف بعد ان یعلم
و یقلد۔ (۳)

ایسی صفت جس سے شغف ہونے والا علم اور قدرت کا حامل ہو سکتا ہے۔

حیات ایک عام فہم اور غیر الاستعمالی کلمہ ہے، لیکن اس کی حقیقت تک رسائی اور اس کا مکمل ادراک آسان نہیں، فقہ میں بہت سے احکام وہ ہیں جو حیات اور موت سے مشتق ہیں، مالی، غیر مالی حقوق کا ثبوت اور ان کی ذمہ داری، شریعت کا مختلف

ہونا، عدالت کا گناہ اور اوراد کی تعلیم، بہت سے مسائل ہیں، جو حیات و موت سے مشتق ہیں، دوسری طرف انسان کی حیات کا آغاز اس عالم مشاہدہ سے اور اس کے عین میں ہوتا ہے، اس کی بنیاد اس کے گناہ اور اس کے فروغ پر ہے، جو فقہ و سنی میں ایک راز ہے کہ مائتس کی تمام تر قیادت اور علمی اکتسابات اور لوازمات سے باوجود اس مسئلہ کی حقیقت خود عرفی اصول کا وہجہ بنتی ہے۔

فقہاء نے عام طور پر ”حیات“ کلمہ ”موت“ کے لئے ظاہری علامات کو اس میں پایا ہے، اس لئے اس موضوع پر اصل مشکوٰۃ ”موت“ کے ذیل میں ہوگی، البتہ یہاں کا فرض کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو تیس (۱۳۰) دنوں میں مدح پیدا ہوتی ہے، (۴) اس لئے فقہاء بھی اکیس مدت کے بعد حیات کے آغاز کو مانتے ہیں، ڈرائی نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے، لم یسکن ذالک الا بعد مائت و عشرون یوماً (۵) چنانچہ اس میں موت کے بعد بالاتفاق اکتافاً مل کو فقہاء حرام قرار دیتے ہیں، جو فقہ سبب علی استعمال بعد الفسخ المروج فیہ معصوم اجساد (۱۰) اور ظاہر ہے کہ جس کی موت طاری ہو، تسلیم کیا جائے گا، (۶) جس زندگی کا فقہاء اعلان ہوگا۔

زندگی انسان کے انھوں اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اس لئے نہ دوسرے کی حیات پر تعویذ اور اس کا کمال جائز ہے، اور نہ

(۲) بدائع الصانع ۵: ۳۵

(۳) مسلم، کتب صحیحہ

(۴) فتح مصلیٰ المصنف ۳۹۹۰

(۱) جو الفہم ۱۳: ۱۱

(۲) کتب صحیحہ ۱۲۶

(۳) رد المحتار ۳۹۰

درمیان مشترک ہیں، لیکن بالکلیہ احکام میں جو خاص حیض سے متعلق ہیں، حیض اگر تیسرا ہو تو مکمل ہوتے ہی طہارت گنہ جاتے گی یا جاری ہوتی رہے گا، حیض کا اعتبار ہو جائے گا، حیض کے آنے کی لڑکی بالغ ہو جائے گی، طلاق سنت کے لئے ضروری ہے کہ دو طلاقوں کے درمیان ایک حیض کا قائل ہو، اس طرح یہ حیض طلاق سنت و بدعت کے درمیان فصل کا کام کرتا ہے، بعض کفارات میں مسلسل روز نہ رکھا ضروری ہے، حیض کے ایام میں چونکہ روزہ نہیں رکھا جاسکتا، اس لئے ظاہر ہے کہ ان مسلسل روزوں کے درمیان حیض آجائے تو روزوں کا تسلسل باقی نہیں رہے گا۔ لیکن چونکہ ایک شرعی مجبوری کے تحت ہے، اس لئے بلا جبر اس انتظام کے یہ روز سے تسلسل سمجھے جائیں گے (۱)۔ کچھ احکام ہیں جو حائلہ اور نفاس والی عورتوں کے درمیان مشترک ہیں۔

نچھان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نماز و روزہ

۱۔ حالت حیض میں نہ نماز پڑھیں گی نہ روزہ رکھیں گی، امام ابوحنیفہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں جب خواتین حالت حیض میں ہوتی تھیں، تو نماز نہ پڑھتی تھیں اور نماز نمازوں کی اشاعت کرتی تھیں۔ تھنڈا کھا لیٹیں، عتہ رسول اللہ ﷺ فلا نفی ولا نؤمر بالفشاء (۲)۔ چنانچہ اس پر آیت کا احرام ہے (۳)۔ نماز کے معاف ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ پورے وقت نماز میں خون آیا ہو، اگر نماز ادا

وہاں ہے، (۴)۔ فقہاء کی ان آراء کی بنیاد کسی واضح اور صریح نص پر نہیں ہے۔ بعضوں نے صحابہ جلیلہ کے آثار پر بحث کی ہے اور بعضوں نے آیہ آدمی، جو مکمل روزہ رکھ کر ایک آدمی و اجتہاد پر مبنی ہے، حقیقت یہ ہے کہ فقہاء نے مکمل اپنے اہل انوار علاقہ کے تجربات پر اس کی بنیاد رکھی ہے، اور یہ کوئی جدید مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اصول طہارت سے قطعاً ملتا ہے۔

حالت حیض کے بعض مسائل استخارہ سے بھی متعلق ہیں، مثلاً مبتدأ، مستأد، مستأد اور تحیہ کے احکام، خون کے وقفہ رنگ کا متعین ہونا اور نہ ہونا، اور اگر معتبر ہو تو "تعیین" کے احکام، اس سلسلے میں تفصیلات خود لفظ "مستأد" کے تحت مذکور ہوں گی، یہاں صرف اتنی وضاحت پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ چھ رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کا خون ایام حیض میں آئے وہ حیض ہی شمار ہوگا، سیاہ، سرخ، زرد، انگوٹھا، ہنر اور مینا (۵)۔

حالت حیض میں ہر وقت اور ہر دن خون کا آنا ضروری نہیں، مدت کے اندر بعض ایام میں خون نہ آئے اور ابتداء اور انتہاء میں خون آجائے تو ان درمیانی ایام کے احکام بھی حیض ہی کے ہوں گے۔ (۶)۔

حالت نسل میں خارج ہونے والا خون "منف" اور دنابلہ کے نزدیک حیض نہیں، مالمیہ اس خون کو بھی حیض شمار کرتے ہیں، امام شافعی سے دونوں طرح کی آراء منقول ہیں۔ (۷)۔

حیض و نفاس کے مشترک احکام

"حیض" سے متعلق بعض احکام وہ ہیں، جو حیض و نفاس کے

(۱) حوالہ: سائل، ص ۳۶۱

(۲) عالمگیری ص ۳۶۱

(۳) حلیۃ المہذب، ۲: ۵۰۲، الإحصاح ۲۶۱

(۴) عالمگیری ص ۳۶۱، الإحصاح المصنوع، بالحبش

(۵) الإحصاح ۱۷۱

(۶) الإحصاح ۱۵۱، حوالہ: ذکر الحيض والنفاث

(۷) ترمذی ص ۳۵۰، باب فی حیض و نفاس لا یفصل فیہما

مسجد میں توقف اور اس سے مراد

اس بات پر بھی اجماع ہے کہ حالت جنس میں مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں (۱) البتہ اس میں اختلاف ہے کہ مسجد سے حالت جنس میں ٹھہرے بغیر گھر نہ جانا ہے یا نہیں؟ احناف کے یہاں جائز نہیں (۲) امام شافعی سے مختلف رائے منقول ہیں، عدم ہوازی کی بھی اور ہوازی بھی، شوافع کے ہاں فتویٰ اس پر ہے کہ حالت اگر مقام خون کو اس طرح پاندھ کر رکھے کہ مسجد کی گودیٹ کا اندیشہ نہ ہو تو مسجد سے گزرنا مہرور نہ اور مست ہے (۳) ہاں بعض صورتوں میں احناف نے بھی مسجد میں داخلہ بلکہ حسب ضرورت قیام کی بھی اجازت دی ہے، مسجد میں پانی ہو، مسجد سے باہر نہ ہو۔ پورہ ورنہ ویاؤن کا اندیشہ نہ ہو تاہم ایسے موقع پر بھی بہتر ہے کہ تنجھ کر کے مسجد میں داخل ہو، ہاں میوگاؤ اور قبرستان جانے میں مٹھا نقد نہیں۔ (۴)

طواف

حالت جنس میں بیت اللہ شریف کا طواف بھی جائز نہیں، حضرت عائشہؓ کو حج کے دوران یہ نوبت پیش آئی تو آپ ﷺ نے سبکی ہدایت فرمائی کہ: العلیٰ کما یفعل الحاج غیر ان لا یطوف فی (۵) اس مناسبت میں فرض وکس دونوں طرح

نہیں کی تھی کہ نماز کے آخری وقت میں خون آنے لگا، اب بھی اس وقت کی نماز معاف ہو جائے گی (۶) بعض فقہاء احناف نے یہ بھی لکھا ہے کہ حالت کو نماز کے وقت وضو کر کے اپنے گھر کی نماز گاہ میں بیٹھ جانا چاہئے اور عتیقی دیر میں نماز ادا کرتی ہو اتنی دیر "مسبحان اللہ" اور "لا الہ الا اللہ" کہتی رہے، (۷) لیکن حدیث میں کہیں اس کی کوئی اصل نہیں ملتی، اس لئے قائلنا امام نووی کی روایت زیادہ صحیح ہے کہ جمہور علماء مطلقہ یہ شمول امام ابوحنیفہؒ اس سے قائل نہیں ہیں، البتہ امام نووی نے حسن بصریؒ کی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ (۸)

جنس کی حالت میں روزہ بھی رکھ نہیں سکتی (۹) بلکہ روزہ رکھنا حرام ہے (۱۰) ہاں ایام جنس میں فوت شدہ نمازیں تو بالکل معاف ہو جائیں گی، لیکن روزوں کی قضاء واجب ہوگی، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہمیں ان ایام کی نمازوں کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا، روزوں کی قضاء کرنے کا حکم تھا، (۱۱) امام نووی ناقص ہیں کہ اسی پر امت کا اجماع ہے، (۱۲) وجہ اس فرق کی ظاہر ہے نمازوں کی قضاء واجب قرار دی جاتی تو خاص ہی وقت پیدا ہو جاتی، روزے سال میں ایک بار فرض ہیں، ان کی قضاء واجب قرار دینے میں اس (وجہ قرار دی نہیں تھی۔

(۱) عالمگیری ۳۸۰/۱

(۲) البحر الطریق: ۴۳۰

(۳) شرح المہذب ۳۵۳-۳۵۴

(۴) بحاری: ۳۳۱۱، باب ترک الجنائز المذموم

(۵) شرح المہذب ۳۵۵/۴

(۶) ابو داؤد: ۳۵۰۰

(۷) شرح المہذب ۳۵۵/۴

(۸) الإيضاح: ۹۵/۱

(۹) عالمگیری ۳۸۰/۱، الفصل الرابع فی احکام الجنائز المذموم

(۱۰) شرح المہذب ۳۵۸/۲

(۱۱) عالمگیری ۳۸۰/۱

(۱۲) بحاری: ۲۲۲۱۱، باب یفعل الجنائز المذموم

کے خلاف داخل ہیں (۱)۔ ایت ایشیاء شریف کی مسجد کے اندر سے طواف کرنا حرام ہے ہی، مسجد کے باہر سے بھی طواف جائز نہیں (۲)۔ اگر یہ مادات کے التزام کے خلاف ہے۔

علاوہ قرآن

اکثر فقہاء کا رائے ہے کہ فضی کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت حرام ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عائدہ اور فضی قرآن نہ پڑھے۔ (۳) لا یقرأ بالمسبب ولا بالعاصف (۴)۔ انکسار سے امام ترمذی نے امام حنفیؒ کو راضی سے نقل کیا ہے اور بھی حنفیہ کی رائے ہے، ایت احاف کے ہاں ترمذی ہی تفصیل ہے کہ مسلمات کے لئے حالت بیض میں بھی قرآن مجید کا پچھلے کلمہ اور الفاظ کو کثرت کا کرا کر ادا کرنا درست ہے، (۵) احاف کے ہاں گواہی میں اختلاف ہے کی ایک آیت سے کہ تھوڑی تلاوت درست ہے یا نہیں؟ لیکن صحیح یہ ہے کہ پچھلی درست نہیں اس لئے اس کے کہ تلاوت قصور نہ ہو، جیسے شکر ادا کرنے کی نیت سے "الحمد لله" یا کلمہ شہداء کرنے کی غرض سے "بسم اللہ" کہنا (۶) یا کلمہ کے ہاں مالمع جب جمع میں تو تلاوت جائز نہیں، عائدہ کے لئے جائز ہے، کیونکہ عائدہ آیہ مرصع تک پاک ہو ہی نہیں سکتی، امتناع مرصع تلاوت سے بخود ہی قرآن مجید ہل جائے گا اور پڑھنے اور مسلمات قرآن کے لئے اس میں شہادہ بھی ہے، نیز حضرت

عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا ہر دم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے: "کسان پہلے کہو اللہ علی کل اشیاء" (۱)۔ ہر قرآن مجید کی تلاوت بھی میں بسم اللہ کرتے رہے، وہ بھی ترمذی کی مانند وہ بالا روایت تو وہ ضعیف ہے، خود امام ترمذی نے اسکا ملل میں لحاظ کیا کہ جب سے امام بخاری کی تضعیف نقل کی ہے (۲)۔ عائدہ ہے کہ عافیات اور مسلمات قرآن کے لئے، لکیر کی رائے زیادہ قرین کمالت محسوس ہوتی ہے۔ (۳) اضافہ علم

تاہم اس پر اتفاق ہے کہ مجموعہ بغیر مصحف قرآن کو کوئی شخص سے بخیر دل ہی دل میں قرآن مجید پڑھنا صحیح و جلیل اور دوسرے تذکار جاکو ہیں (۴)۔ (۵) عائدہ قوت پڑھنا اور اذان کا جماعہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مولانا محمد یوسف بخاری نے خلاصہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ کھلے روئے، چادر، دروازہ یا قیام کی تلاوت کرے تو بھی مسلمان نہیں اور ہی گھسٹولی نے ترجیح دیا ہے۔ (۱)۔

قرآن مجید چھوٹا اور اٹھانا

قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ قرآن مجید کا چھوٹا بھی جائز نہیں، (۱)۔ (۲) اس کا غالباً اس مسئلہ میں کوئی تفصیل نہیں (۳)۔ لیکن کامنائی نے امام شافعیؒ سے قرآن مجید کے حالت حدیث میں چھوٹے کا جواز نقل کیا ہے، گو بغیر خلاف کے ہو۔ (۴) امام ابو حنیفہؒ نے خلاف کے ساتھ اجازت دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(۱) مشکوٰۃ، ۳۸۰

(۲) مشکوٰۃ، ۳۸۰

(۳) معارف السنہ، ۳۹۰

(۴) مشکوٰۃ، ۳۸۰

(۵) فتح الباری، علی شرح المہذب، ۳۸۰

(۱) شرح المہذب، ۳۵۲

(۲) ترمذی، اجاب ماہا فی حبیبہ والیہ والیہ والیہ والیہ والیہ

(۳) سلفی، ۳۹۰

(۴) شرح المہذب، ۳۸۰

(۵) معارف السنہ، ۳۸۰

جہان اور طہرہ

حالت فیض میں "جہان" کی شدت سے منافقت وارد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے منافیہ عزت سے دلی کی عزت سے واقف کی یا کانٹوں سے پیب کی یا تنہا عزت کیں، اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والے احکام کے ساتھ کفر و نکار کا معاملہ کیا۔ ۱۰ پتا نیچے اس کی حرمت پر فقہ کا اجماع ہے۔ ۱۱ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ اگر اتنا ہیض میں کہ خون سرخ ہو، ہر ستری کر، جو تک، یا دھوک کر، یا بچا ہ فیض میں کہ خون دریا ہو، ہم ہستی ہو، تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲ امام احمد نے حدیث کے ظاہر منہم پر عمل کیا ہے اور اس شخص کے مطابق صدقہ دینا واجب قرار دیا ہے۔ آخر فقہاء کے اس لیے فیض کے لئے صرف توجہ و استفادہ ہے، یہی رائے مالک اور دوسرے فقہاء کی ہے۔ شریعہ کے کفار و اچپ توند ہوا، لیکن بعض فقہاء احتساب کے قائل ہیں۔ ۱۳ اذان کے ہنس، جب تو نہیں، لیکن ابن نجیم، دھوکا اور نہ شیریں نے مستحب ہونا نقل کیا ہے۔ ۱۴ یہ بات بھی مشرق میں ہے کہ ناف سے ٹھنوں تک کا حصہ پھوڑ کر بچہ جسم سے لذت اخذ نہ کرے۔ ۱۵ امام احمد اور حنفی میں امام احمد نے کچھ ذکر کیا ہے کہ ان کے درمیان مصدقہ بھی اعلان نہ کرنا کر کے ہیں۔ ۱۶ اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اصعوا کل شی الا الکباک" (۱۷)

نے فرمایا پاک فیض ہی قرآن پھوڑے، لایسوس الفسوان الاضطرار، یہی تعلیم قرآن کا تقاضا ہے۔ ۱۸ اگر لڑکی اور اکثر اہل علم نے آیت قرآنی: لا یسوا الا العطھرون (۱۹) پڑھتے ہیں، اس سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن یہ استدلال محض نظر ہے۔ قرآن مجید کے حقائق و مسائل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں "ضمیر" اس قرآن کی طرف لوت دیا ہے جو نوح محفوظ میں محفوظ ہے، اور "عطھرون" سے مراد فرشتے ہیں۔ واللہ اعلم

فقہ کے یہاں یہ تفصیل ہے کہ خلاف قرآن مجید کے ساتھ جو سنت ہو، قرآن کے قسم میں ہے، اگر خلاف ایسا ہو کہ اس کو لگ کر جائز ہو، تو ایسے خلاف کے ساتھ قرآن مجید کو پکڑنا جائز نہیں ہے، قرآن مجید کی کتابت شدہ سطروں کے دو میان کی خالی جگہ اضافہ ہو، جو جائز نہیں، جو پکڑا جائے، اس سے ایسے قرآن کو خاصا جائز نہیں، ایسی غلطی جائز نہیں ہے قرآن کی ایک مکمل آیت دینا ہو، جو کو بھی جائز نہیں، حاشہ کی غرض نہیں لکھ سکتی میں قرآن مجید کی آیت ہو، جو اس آیت کو زبان سے ادا کرے، تفسیر و حدیث کی کتابت میں بھی نہایت سے خالی نہیں، بعض اہل علم نے کتب قدیمہ بھی چھوئے سے صح کیا ہے، لیکن کوسمانی نے لکھا ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، امام ابو حنیفہ نے ان کے خلاف نہ دیکھا، قرآن پاک کو بھی چھوئے سے منع کیا ہے۔ (۲۰)

(۱) مدنیہ الصحاح ۳۲۸

(۲) جامع المغیری ۳۸۱، جامع الصحاح ۳۲۸

(۳) ۱۱۳/۱۱۳ صحاح ۵۰۱

(۴) قرمدی ۱۲۵، مدنیہ صحاح ۱، کرمیۃ النہال المحتاج

(۵) ۲۶/۲۶۰۲ شرح المصنوع ۲۶۰۲

(۶) رواہ الترمذی، مسند عقیق، کتاب دعا، علی الشکری، علی و ملک ۱۱۲

(۷) البحر المحیط ۱۱۲، ۱۱۲، ۱۱۲، علی حدیث، الرشد، المغیری ۳۸۱ (۸) مسلم ۳۳۱، ہی اسر، باب حواء الفس، الخ

اسلام کا اعتدال و توازن

میں نے ان لوگوں پر ایک نگرہ ڈال کر اسلام کے کمال
اور اہل تہذیب کا دور دیکھا جس کا ایک طرف یہ پانی
کے پاک و مجتہد مقامات اور بیڑوں کا کوڑا دکھایا
میں نے عداوت سے صاف کر دی تھیں۔ اقصائے لطافت و
معمول صحت کی رعایت کرتے ہوئے ہمارے نفع فرمایا مگر
میں نے غائب کی طرح اور خود باقی اسلام اوقات باہمت کے
دوران کے مطابق کھڑی کو اچھٹا بھی نہ بچا دیا اور حاکم نے
ساتھ برفروشی کی مبارک دے دی۔ (۱۱) ہم صدی میں کوئی قباحت
نہیں تھی۔ ان کے جسم کو حقیقی تجسس کی طرح نہیں کرنے
کے لئے کسی نہ مانا گیا آپ ﷺ حالات احوال میں ہوتے اور
حضرت نے تشریف حالات میں مسجد نبوی ﷺ سے باہر ہے ہوئے
ہر ہر ایک میں نکھار تھی (۱۲) ہم صدی بھی ثابت ہے کہ یہ غلط
ہی حاکم اور اہل حق میں سرور کو قوت نہ بیچو کی قوت
کرتے (۱۳) میں کی حالت میں چوتھوں کے حرا میں
تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے غصہ و عداوت سے اس حالت میں
معلق دینے سے منع فرمایا (۱۴) کہ اس کی طرف عجز و غور و فکر کا
تجسس نہ کی بلکہ غور کی ضرورت کا عمل ہوئی اور اس طرح کی

امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور اکبر اللم نے اس پر سے حصہ سے صلح کیا، جب کہ اکثر روایات، عیسیٰ کی جانب ہوتی ہے، اور دیگر قرون حقیقہ ہے، اس سے زیادہ کی اجازت دینے میں قوی الدین ہے کہ دوسری طرف ضمانت محمد اعلیٰ ہو جائے، بعض متابع سے یہ بھی متحمل ہے کہ دیکھ لے، لوگ جن کو اپنے نفس پر قابو نہ آتے تو ہمارے مجبور نہ ہو، جسے نہت اندازہ ہو سکتے ہیں اور جن کو اس وجہ کا یقین نہ ہو ان کے لئے وہی استیلاء والا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ نے اس مسئلہ میں امام احمد کی رائے کو اختیار کیا۔

قوی قرار دے۔ ۱۳

اگر جنس پروری نہ تھی تو انہوں نے (مختلف قسم کے مسلک پر) توجہ تو بخوان دینا ہونے کے ساتھ ہی جوت سے بے جا جاننا ہے۔ اگر اس بات سے پہلے ہی خون بند ہو گیا تو جنس کرنے کے بعد ہی جملہ درست ہوگا۔ فعل نہ کرے تو کسی نماز کا اتنا وقت گزار جائے کہ فعل کر کے تیسرے نماز ہو جائے پھر نہ ہو تو صرف تھکانی نہیں۔ ختم کر کے نماز ادا کر لے اب اس کے بعد نماز جائز ہوگا۔ اگرچہ وہ اس فعل کے فتنہ ہونے کے بعد اس بات پر واجب ہے کہ وہ غسل کرے۔ اور اگر وہ عبادت کے لائق نہ ہو سکے۔

(١) كجھه بهي بي . ۳۶۰، باب رزوه الحائضه، غير لاندہ مسعودہ، ص ۱۸۰، باب رزويہ كجھه

(2) \mathcal{L}_1 is a linear space over $\mathbb{F}^{n \times n}$ with the operations $+$ and \cdot defined by

(۲) غنچکیم ی ۴۰۰ (۳) سو۷۹ صافی

(1) H_2O is a liquid at room temperature. H_2O is a liquid at room temperature. H_2O is a liquid at room temperature.

١٤١ هـ جى . ٢٠٠٧ م باءى و باءى
 ١٤١ هـ جى . ٢٠٠٧ م باءى و باءى

۴ - حدیث میں وارد ہے کہ ایک شخص نے دو صاع معمولی گجور کے بدلے ایک صاع عمدہ و گجور خریدی، آپ ﷺ نے اس کو دو (دو) قرار دیا اور فرمایا کہ تم نے دو صاع اس گجور سے کوئی اور سامان خرید لیا ہو تو اس سامان کے عوض یہ ایک صاع گجور خرید کر لیتے تو یہ معاملہ جائز ہو جاتا۔ (۲۱)
گویا آپ ﷺ نے سود سے بچنے ہوئے اس معاملہ کی ایک تدبیر بتائی۔ (۲۱)

۵ - سرخسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ اس نے بیوی کو مشروط طور پر تین طلاقیں دے دی ہیں کہ اگر اس (شوہر) نے اپنے بھائی سے گھٹکو کی تو اس کی بیوی پر تین طلاق، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیوی کو ایک طلاق دے، عدت گزر جائے دو، اس کے بعد اپنے بھائی سے گھٹکو کر لو، پھر دوبارہ اس مطلقہ عورت سے نکاح کر لو، اس طرح بیوی پر تین طلاق واقع ہوئے بغیر بھائی سے گھٹکو ہو جائے گی۔ (۲۱)

اس طرح حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی کے ساتھ حق تلفی اور یا دینی کے بغیر حیلہ شرعی اختیار کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ بعض فقہاء نے اپنی کتابوں میں ایسے مسائل کو کتاب الحیل یا کتاب الخدایہ کے عنوان سے جمع کیا ہے، اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے فقہاء حنفیہ کو ہدف ملامت بھی بنایا ہے، اس ضمن میں حنفیہ کا سبب یا تو غلط فہمی ہے، چونکہ ائمہ احناف سے اس زمانے

اپنی شخصیت کو ان بھائیوں سے چھپانا بھی چاہتے تھے اور بنیامین کو روکنا بھی، لیکن اس روکنے کے لئے کوئی قانونی جواز بھی ہونا چاہئے تھا، چنانچہ انھوں نے بنیامین کے حیلے میں بیانا شہادی رکھوا دیا اور قانون کی کے مطابق اعلان فرما دیا کہ جس کے پاس یہ بیانا پایا جائے گا، اسے روک رکھا جائے گا، (۲۱-۲۰) اس ضمن میں تدبیر کے متعلق قرآن مجید کا بیان ہے کہ یہ تدبیر خدا ہی نے آپ ﷺ کو سکھائی تھی، کہ لا الہ الا اللہ، لیو سلف، (۲۱-۲۰) انور کیا جائے کہ اس "حیلہ" سے بچ کر "حیلہ" کے اور کیا مراد ہے؟

۳ - قرآن مجید نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت خضر رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا ایک خاص دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے، اس میں یہ بات بھی آئی ہے کہ حضرت خضر رضی اللہ عنہ قانون گویوں کے تحت بعض ایسے عمل کئے جو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے حیرت و استعجاب کا باعث ثابت ہوئے اور آپ ﷺ اس پر نو کے بغیر نہ رہ سکے، یہاں تک کہ حضرت خضر رضی اللہ عنہ کو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے عہد لیا، پھر ادا کر کے آئندہ وہ اس طرح نو کئے سے گریز کریں گے، حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بظاہر عہد کرتے ہوئے "انک و اللہ" کا اضافہ کر دیا کہ انک و اللہ ایسا کلمہ ہے جو وعدہ کو بے اثر کر دیتا ہے، تاکہ اگر وہ آئندہ بھی اپنی بات پر قائم نہ رہ سکیں اور بے ممانعت سوال کر ہی بیٹھیں تو وعدہ خلافی کا ارتکاب نہ ہو، چنانچہ فرمایا:

سنتجلی ان شاء اللہ صلیراً (۱) (۱) (الف) (۱۹)

(۱) یہ بیان آنحضرت نے اگر کسی کے ساتھ حق تلفی اور یا دینی کے بغیر حیلہ شرعی اختیار کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ بعض فقہاء نے اپنی کتابوں میں ایسے مسائل کو کتاب الحیل یا کتاب الخدایہ کے عنوان سے جمع کیا ہے، اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے فقہاء حنفیہ کو ہدف ملامت بھی بنایا ہے، اس ضمن میں حنفیہ کا سبب یا تو غلط فہمی ہے، چونکہ ائمہ احناف سے اس زمانے

(۳) اس روایت سے ان کے نام و نشان لیا گیا ہے، الاشیاء و الظاہر، ۳۰۹ (۳) المصنوع، ۱۹۹، ۳۰۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

کے فرقِ جملہ مزرلہ اور رافضیہ کو کوکلی مورودہ ان کو جہ نام کرتے کے لئے اپنی طرف سے بعض تقریریں لکھ کر انہیں ان حضراتِ ائمہ کی طرف منسوب کر دیتے تھے تاکہ لوگ ان سے بدگمان ہوں، لہٰذا اسی قبیس کی یہ تحریر وہ ہے جسے بعض لوگوں نے کتابِ اُتیل کے نام سے امام محمد کی طرف منسوب کیا ہے، چنانچہ اہلِ سنن نے فرماتے ہیں

اختلف الناس في كتاب الحبل انه من تصنيف محمد بن لاكان ابو سليمان الحرزي جاني بتكر ذلك ويقول من قال ان محمدا صنف كتابا سماه الحبل فلا تصدقه ومالي ابي عبد الله الناس قالما جمعه ورواه بقدره وقال ان السجبال بنسبون علما ونا رجموه انه ليس ذلك علي صيل التعمير فكيف يظن بمحمد رحمه الله انه سمي شيئا من تصنيفه بهذا الاسم ليكون ذلك عونا للجهال علي ما يقولون (۱)

کتابِ اُتیل کے سلسلہ میں دو کتب کا اختلاف ہے کہ یہ امام محمد کی تصنیف ہے یا نہیں؟ ابوسلمان جزوی نے اس کا انکار کرتے ہوئے اور کہتے تھے کہ یہ بعض نے کہے کہ امام محمد نے ایسا کے نام سے کتاب تصنیف کی ہے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو اور لوگوں کے ہاتھ میں اس نام سے جو کتاب ہے مانتا رہا اصل بغداد کے کاتبوں نے منع کیا ہے، علامہ جزجانی نے کہا کہ جانی قومہ عامہ اپنے کی فرض سے

ہر سے علم کی نسبت اس کی طرف کرتے ہیں تو امام محمد کے بارے میں کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کوئی کتاب اس نام سے لکھی ہوگی تاکہ جاہلوں کے لئے ان کی من مصلحت بات میں سجادہ دو جائے۔

یہ گمان ہے کہ اسی غیر مستند اور الحاقی تخریف کی وجہ سے بعض اہل علم کو محمد بن یزید ابوی، اور انہوں نے اختلاف کو طعن و تشنیع کا ہدف بنایا یا پھر وہ تافہ و غرض کی وجہ سے نقد و تنقید کے اسباب پر ظاہر رہتے ہوئے علماء نے ہدفِ دست عاید و انتہاء نے سنہ اور غار کے تحت جو سنہ ذکر کر کے ہیں، اگر وہ فکر کا وزن کا ملاحظہ کیا جائے تو عارف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام کو حلال کرنے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے حرام سے بچنے اور سموات پر اُترنے کی ایسا کوشش ہے، اس شخص ہے کہ متاخرین سے بعض خیالوں کی ترویج میں لغزش ہوئی ہو، جس کی وجہ سے ظاہر وہ بات شریعت کے خارج کے خلاف محسوس ہوتی ہو، حالانکہ محمد بن کا اصل مقصد چمک رہا ہو۔

مثال کے طور پر علامہ ابی نعیم مصریؒ اپنے پایۂ فقہاء میں سے ہیں، انہوں نے اپنی کتاب الاقباقہ و الاختار میں پانچوں اُتیل کا ذکر کیا ہے، اس میں اطلاع کے، کن، اعظم نماز کی بابت صرف ایک جملہ ذکر کرتے ہیں۔

کہ ایک شخص صلیبی پر دھنڈا فرض ادا کر رہا ہے، کہ مسجد میں جماعت گھڑی ہوئی ہے، وہ بے عیب صلیبی ہے کہ فرض ایک ہے۔ زیادہ دفعہ جاہلی اقلی کے ادا نہیں کی جاسکتی اور اس نماز کو

(۱) المختار، ۱۹۸۳ء، ۵۵۲، تصانیف العربیہ، ص ۲۰۲

البتہ ذبح کے مذہب طریقے اور اصول بتائے تاکہ جانور کو بچے جا اذیت سے بچایا جاسکے اور جانور کے ساتھ حسن سلوک اور مطابق فطرت برتاؤ کے ہدایات و احکام دے۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک

جانوروں کے سلسلے میں جو ہدایات دی گئی ہیں، ان میں اہم باتیں یہ ہیں:

۱۔ جانور کو بے مقصد ذبح کرنے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص گویا کو بلا ضرورت مارے گا، قیامت کے دن گویا اس کے خلاف فریاد کرائے ہوگی کہ اس نے مجھے بے فائدہ مارا تھا، (۱) آپ ﷺ نے حیوانی شہد کی کمی اور بد چلن و غیرہ کو مارنے سے منع فرمایا، (۲) یہ بھی اسی قبیل سے ہے کہ ان کو مارنے کا کوئی فائدہ نہیں، ہاں موذی جانوروں اور دندانوں کو مارنے کی آپ ﷺ نے اجازت دی ہے، (۳) کہ اس سے حفاظت انسانی کا مقصد متعلق ہے۔

۲۔ جانوروں کو نہ انسانی مقصد کے لئے ذبح کرنے کی اجازت دی ہے، یا کسی طور ان سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، ان کے لئے بھی رحم یہ ہے کہ مذہب طریقہ پر ان کو ذبح کیا جائے، تاکہ یہ آسانی موت واقع ہو، اسلام سے پہلے لوگ جانوروں کو باندھ کر ان پر تشدد کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف منع فرمایا، بلکہ اس کے مکمل سد باب کے لئے ایسے جانور کو حرام قرار دے دیا، (۴) اسی طرح

حقوق تسلیم نہ کئے جائیں، یہ دونوں نقطہ نظر غلط ہیں، دوسرے نقطہ نظر کا غلط ہونا تو حتمی ہے، ائمہ اربعین کے یہ قائل انسانی کے معین برعکس ہے، لیکن غور کر تو یہاں طریق فکر بھی قانون فطرت سے ناواقفیت، بلکہ اس سے بغاوت کے موافق ہے۔

خدا نے کائنات کا حکام کچھ اس طرح رکھا ہے کہ مختلف مخلوقات کو ایک دوسرے کے لئے غذا بنانا کر پیدا کیا ہے، چھوٹی مچھلیاں بڑی مچھلیوں کی خوراک ہیں، وحشرات الارض ہی کے ذریعہ بہت سے پرندوں اور پیٹ کے بل چلنے والے جانوروں کی زندگی بسر ہوتی ہے، خود ہدایت جن کی چارہ گری سے نہ حیوان مستفید ہیں اور نہ انسان، ان میں بھی آج کی تحقیق کے مطابق ایک خاص قسم کی حیات موجود ہے۔ برسانس جو انسان لیتا ہے، اور پانی کا ہر گھونٹ جو ہر انسان پیتا ہے وہ بے شمار ناییدہ جرائم کے لئے پیغام اہل حق کو دیتا ہے، پھر کیا "بیہوش" کے نام پر پانی پینا اور برسانس لینا بھی منوع ہوگا اور کیا اس طرح کا مکمل قانون قدرت سے ہم آہنگ ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ انسانی جسم اور صحت کے لئے مطلوب بعض اجزاء کی تکمیل کئی غذاؤں کے بغیر ممکن نہیں، اور یہ گویا اس بات کا اشارہ ہے کہ خود رب کا کائنات نے ان مخلوقات کو انسان کی غذائی اقدایت اور غذائی ضرورت کی تکمیل کے لئے پیدا کیا ہے، چنانچہ اسلام نے اس کو ٹھوٹہ رکھا اور وہ جانور کہ جن کا گوشت اپنے اخلاقی یا طبی اثرات کے اعتبار سے انسان کے لئے مضر نہیں ہوتا، کو ذبح کرنے اور غذا کے طور پر ان کو استعمال کرنے کی اجازت دی،

(۱) نسائی، کتاب الطحالب

(۲) مشکوٰۃ، کتاب الصيد والطابع ۲۹۱-۲۹۰

(۳) مشکوٰۃ الطابع ۲۹۱

(۴) الترمذی ابواب الصيد، باب ما جاء فی ذکر اھل الکلی المصنوعۃ ۸۱۱

پیس سے خرچے ہوئے کئے کوکوں میں زکرا اور پانی
کے کمرے میں بھائی اور میں کی زندگی بچا لیا «وہ ہا ہی مریں
جانوروں کی اذیت رسائی کو تپ آپ ہٹانے کو سب
غلاب قرار دیا ایک خاتون کے بارے میں میں نے
ایک ٹی کو ہند کر رکھ بیوی ۱۱۱ اور اس کو کھانا بھی نہیں دیا،
تو اس کو اس کی موت واقع ہوئی۔ آپ ہٹانے فرمایا کہ
وہ اسی ملک کی ہے جو غلاب میں پیدا ہوئی۔

۶۔ جیسے انسان کی جہاد میں مد سے گمراہے کو فتح کیا گیا
ہے، اسی طرح جانوروں کے بارے میں بھی آپ ہٹانے
نے ولایت ابن ہریری کہ ان کے منہ پر نہ مارا جائے نہ
دانا جائے، بلکہ میرا کرنے والوں کو آپ ہٹانے
سستی لعنت قرار دیہ ۱۱۱ اسی طرح جانوروں کو ہام
نرانے کی ممانعت کی ۱۱۱۔ انہ اس سے حق ایہ، رسائی
ہوئی ہے یہ مختلف اصولی ہدایات ہیں جو آپ ہٹانے
جانوروں کے سبب میں دیں اور جو اخلاقی اور مذہبی ہیں،
البت جانوروں کے او ملحق ایسے ہیں، جن کو بعض فقہاء
قانون کے اندر رکھتے ہیں۔

چارہ کا انتظام

اگر جانوروں کا خوراک جو تمام اہل کے یہاں، رنگ یہ دور پر
وہاں ہے، البت خلاف کے نزدیک یہ ایمان نہیں جس نے

لوگ زندہ جانور کے بعض حصہ جسم کو کھا کر لے لے
وہ اس کو کھانے کرتے ہیں، آپ ہٹانے اس کو منع فرمایا اور
اور ملا حوالہ زندہ جانور سے جو حصہ کھا لیا جائے دوسرا
اور حرام ہے۔ ۱۰۰

۳۔ جانوروں کے ذبح کے لئے نہایت شائستہ اور ممکن حد تک
کم تکلیف وہ طریق اختیار کیا گیا، چنانچہ انت سے کات
کر لورٹ میں سے دبا کر ذبح کرنے کو منع کیا گیا ۱۰۱۔ اعلم ہوا
کہ تیر پھری استعمال ۱۱۱ اور ذبح کرنے سے پہلے جانور کو
زندہ رکھا جائے۔ ۱۰۲

۴۔ جانوروں کو بھی آب میں جلانے سے اور جلانے کی سزا
دینے سے انسانوں کی طرح منع فرمایا، چنانچہ حد میں
مستولی سے کہ ایک تیر پھری کی رشت کے پیچے طہرے تو
ایک چوٹی کے کات لیا، انھوں نے اس جگہ کی تمام
چوتھوں کو جلوا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر تحریر فرمائی۔ ۱۰۳

۵۔ اسلام کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ اسلام سے پہلے لوگ
جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کو شکل اور ثواب نہیں سمجھتے
تھے، نیز اسلام ہٹانے یہ بات ذہن میں رکھنی کہ
عیسائیت کے ساتھ حسن سلوک بھی منائے اللہ تعالیٰ ۱۰۴
آخر آخر تک کا باعث ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ
ایسے شخص کی مغفرت کھل اس پر یاد ہو گئی کہ اس نے

۱۰۰ ترجمہ: ۱۰۰ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۰۔

۱۰۱ تفسیر: ۱۰۱ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۱۔

۱۰۲ تفسیر: ۱۰۲ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۲۔

۱۰۳ تفسیر: ۱۰۳ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۳۔

۱۰۴ تفسیر: ۱۰۴ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۴۔

۱۰۵ تفسیر: ۱۰۵ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۵۔

۱۰۶ تفسیر: ۱۰۶ باب ۱۱۱، انتظام میں اسی کی روایت ۱۰۶۔

لے نہایت برخلات کرے اور ہم شافعی امام احمد و امام نسبی سے لڑا، یہاں تک کہ ہمیں سب چاروں کا طعن کرے تو حکمت اسے مجبور کر گئی اور اگر وہ نکال کر لے تو جبراً تو جانا، لڑوٹ کر آیا جاتے گا، یہ لکھنا طعن ہو تو ان کے کہنا جاسے گا، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو جلائے قہر بنا دیا، اس کے خزانے کیلے جسے ملی مرنے لگی، رانی کے فقہاء نے لٹا دیا کہ یہ نور کا دھڑ بھی اسے تو رو دیا جائے کہ اس کا بچہ لڑا ہے محروم نہ ہونے پائے اور ابھیر کی رائے یہ وہ قرین ترین معلوم ہوتی ہے اور طوطہ بی دلی، دانت کے مختلف روایات میں اس طرف اشارہ کر گیا ہے، ایک دفعہ مجروحہ ظاہر ہو، ایک اونٹ نے آپ ﷺ سے زہر پانی نکال دیا، اس سے اپنے ایک کے زہر اور دیا، چاروں سے بے اعتنائی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے اس کے انک کو تھپے فرمائی، رکھا کہ خدا کا خوف لیکن اس کو تھکا کر رکھے، اور ایک اونٹ کو دیکھا کہ اس کا پیرتہ پیٹے لٹک کر ہے، تو مقدمے لگے، یہ لکھنے کے چاروں کے کہہ کر ختم فرمائی، اور:

کام لینے میں اعتدال

اور حق نہیں کا لٹھ، نے انگریز کیات جانور سے اس کے سر پر، عطا تفتیش کے مطابق کام لینا ہے، صاحب مذہب کا بیان ہے کہ انہی مقدمے سے خرافا دور چھڑا

چاہیں اور یہ سوزاں بمعامل علیہا مالا مطیع اور خدائی کو ٹوٹی تبدیل کیے کہ تو سبکی بات، ان تہ اس نے بھی نہیں ہے، اور ہم سمجھ کر نہیں ہے کہ ان فقہاء کی رائے عطا نہیں ہے، لکھنے کے مطابق ہے، حدیث موجود ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص بنی پر سواری کر رہا تھا، غلط سے کہہ کر میری تفتیش اس کام کے لئے نہیں ہوئی، یہاں یہ کوہاں بہت پر غور کرنا ہے، چونکہ اسے کام نہ لیا جائے تو اس کی نمری تو تہ اور صلاحیت کے خلاف ہے۔

طوائف اور حرام جانور

خدائی قہار سے فقہاء کی ناک میں چہ نور و قہر کے ہیں، ایک بول جن کا کھانا حلال ہے اور دوسرے غیر مائل و جن کا کہ حرام ہے، اس کی تفصیل یہاں ہے کہ یہ جانور کی ہیں، آبی جانوروں میں ام و حنیفہ کے یہاں صرف بھلی کا کھانا چڑھے، اور وہ بھی اس وقت جب کہ عالمی نہ ہو، یعنی جو طعن صحت مرچ سے اور اس طرح پانی کے گھر پر آجائے کہ پیٹ اور اور پست نیچے، ایسی بھلی، لکھنا نام نہ نہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے "مسک" نامیہ رائے اس وقت کی ہے، اور سے فقہاء کے نزدیک یہ عرق چہ نوروں نے جو از میں بہت وسیع ہے۔

(تفصیل کے لئے لکھئے "الاسم" نامیہ جانور بھلی ہے)

جانورال کی روایتی قصہ ہے، جو خشکی کے جانور کہا جاتے

(۱) شرح مہذب ۳۹۰، ۳۹۱، ص ۲۸، ص ۲۹، ص ۳۰، ص ۳۱، ص ۳۲، ص ۳۳، ص ۳۴، ص ۳۵، ص ۳۶، ص ۳۷، ص ۳۸، ص ۳۹، ص ۴۰، ص ۴۱، ص ۴۲، ص ۴۳، ص ۴۴، ص ۴۵، ص ۴۶، ص ۴۷، ص ۴۸، ص ۴۹، ص ۵۰، ص ۵۱، ص ۵۲، ص ۵۳، ص ۵۴، ص ۵۵، ص ۵۶، ص ۵۷، ص ۵۸، ص ۵۹، ص ۶۰، ص ۶۱، ص ۶۲، ص ۶۳، ص ۶۴، ص ۶۵، ص ۶۶، ص ۶۷، ص ۶۸، ص ۶۹، ص ۷۰، ص ۷۱، ص ۷۲، ص ۷۳، ص ۷۴، ص ۷۵، ص ۷۶، ص ۷۷، ص ۷۸، ص ۷۹، ص ۸۰، ص ۸۱، ص ۸۲، ص ۸۳، ص ۸۴، ص ۸۵، ص ۸۶، ص ۸۷، ص ۸۸، ص ۸۹، ص ۹۰، ص ۹۱، ص ۹۲، ص ۹۳، ص ۹۴، ص ۹۵، ص ۹۶، ص ۹۷، ص ۹۸، ص ۹۹، ص ۱۰۰، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲، ص ۱۰۳، ص ۱۰۴، ص ۱۰۵، ص ۱۰۶، ص ۱۰۷، ص ۱۰۸، ص ۱۰۹، ص ۱۱۰، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲، ص ۱۱۳، ص ۱۱۴، ص ۱۱۵، ص ۱۱۶، ص ۱۱۷، ص ۱۱۸، ص ۱۱۹، ص ۱۲۰، ص ۱۲۱، ص ۱۲۲، ص ۱۲۳، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵، ص ۱۲۶، ص ۱۲۷، ص ۱۲۸، ص ۱۲۹، ص ۱۳۰، ص ۱۳۱، ص ۱۳۲، ص ۱۳۳، ص ۱۳۴، ص ۱۳۵، ص ۱۳۶، ص ۱۳۷، ص ۱۳۸، ص ۱۳۹، ص ۱۴۰، ص ۱۴۱، ص ۱۴۲، ص ۱۴۳، ص ۱۴۴، ص ۱۴۵، ص ۱۴۶، ص ۱۴۷، ص ۱۴۸، ص ۱۴۹، ص ۱۵۰، ص ۱۵۱، ص ۱۵۲، ص ۱۵۳، ص ۱۵۴، ص ۱۵۵، ص ۱۵۶، ص ۱۵۷، ص ۱۵۸، ص ۱۵۹، ص ۱۶۰، ص ۱۶۱، ص ۱۶۲، ص ۱۶۳، ص ۱۶۴، ص ۱۶۵، ص ۱۶۶، ص ۱۶۷، ص ۱۶۸، ص ۱۶۹، ص ۱۷۰، ص ۱۷۱، ص ۱۷۲، ص ۱۷۳، ص ۱۷۴، ص ۱۷۵، ص ۱۷۶، ص ۱۷۷، ص ۱۷۸، ص ۱۷۹، ص ۱۸۰، ص ۱۸۱، ص ۱۸۲، ص ۱۸۳، ص ۱۸۴، ص ۱۸۵، ص ۱۸۶، ص ۱۸۷، ص ۱۸۸، ص ۱۸۹، ص ۱۹۰، ص ۱۹۱، ص ۱۹۲، ص ۱۹۳، ص ۱۹۴، ص ۱۹۵، ص ۱۹۶، ص ۱۹۷، ص ۱۹۸، ص ۱۹۹، ص ۲۰۰، ص ۲۰۱، ص ۲۰۲، ص ۲۰۳، ص ۲۰۴، ص ۲۰۵، ص ۲۰۶، ص ۲۰۷، ص ۲۰۸، ص ۲۰۹، ص ۲۱۰، ص ۲۱۱، ص ۲۱۲، ص ۲۱۳، ص ۲۱۴، ص ۲۱۵، ص ۲۱۶، ص ۲۱۷، ص ۲۱۸، ص ۲۱۹، ص ۲۲۰، ص ۲۲۱، ص ۲۲۲، ص ۲۲۳، ص ۲۲۴، ص ۲۲۵، ص ۲۲۶، ص ۲۲۷، ص ۲۲۸، ص ۲۲۹، ص ۲۳۰، ص ۲۳۱، ص ۲۳۲، ص ۲۳۳، ص ۲۳۴، ص ۲۳۵، ص ۲۳۶، ص ۲۳۷، ص ۲۳۸، ص ۲۳۹، ص ۲۴۰، ص ۲۴۱، ص ۲۴۲، ص ۲۴۳، ص ۲۴۴، ص ۲۴۵، ص ۲۴۶، ص ۲۴۷، ص ۲۴۸، ص ۲۴۹، ص ۲۵۰، ص ۲۵۱، ص ۲۵۲، ص ۲۵۳، ص ۲۵۴، ص ۲۵۵، ص ۲۵۶، ص ۲۵۷، ص ۲۵۸، ص ۲۵۹، ص ۲۶۰، ص ۲۶۱، ص ۲۶۲، ص ۲۶۳، ص ۲۶۴، ص ۲۶۵، ص ۲۶۶، ص ۲۶۷، ص ۲۶۸، ص ۲۶۹، ص ۲۷۰، ص ۲۷۱، ص ۲۷۲، ص ۲۷۳، ص ۲۷۴، ص ۲۷۵، ص ۲۷۶، ص ۲۷۷، ص ۲۷۸، ص ۲۷۹، ص ۲۸۰، ص ۲۸۱، ص ۲۸۲، ص ۲۸۳، ص ۲۸۴، ص ۲۸۵، ص ۲۸۶، ص ۲۸۷، ص ۲۸۸، ص ۲۸۹، ص ۲۹۰، ص ۲۹۱، ص ۲۹۲، ص ۲۹۳، ص ۲۹۴، ص ۲۹۵، ص ۲۹۶، ص ۲۹۷، ص ۲۹۸، ص ۲۹۹، ص ۳۰۰، ص ۳۰۱، ص ۳۰۲، ص ۳۰۳، ص ۳۰۴، ص ۳۰۵، ص ۳۰۶، ص ۳۰۷، ص ۳۰۸، ص ۳۰۹، ص ۳۱۰، ص ۳۱۱، ص ۳۱۲، ص ۳۱۳، ص ۳۱۴، ص ۳۱۵، ص ۳۱۶، ص ۳۱۷، ص ۳۱۸، ص ۳۱۹، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ص ۳۲۲، ص ۳۲۳، ص ۳۲۴، ص ۳۲۵، ص ۳۲۶، ص ۳۲۷، ص ۳۲۸، ص ۳۲۹، ص ۳۳۰، ص ۳۳۱، ص ۳۳۲، ص ۳۳۳، ص ۳۳۴، ص ۳۳۵، ص ۳۳۶، ص ۳۳۷، ص ۳۳۸، ص ۳۳۹، ص ۳۴۰، ص ۳۴۱، ص ۳۴۲، ص ۳۴۳، ص ۳۴۴، ص ۳۴۵، ص ۳۴۶، ص ۳۴۷، ص ۳۴۸، ص ۳۴۹، ص ۳۵۰، ص ۳۵۱، ص ۳۵۲، ص ۳۵۳، ص ۳۵۴، ص ۳۵۵، ص ۳۵۶، ص ۳۵۷، ص ۳۵۸، ص ۳۵۹، ص ۳۶۰، ص ۳۶۱، ص ۳۶۲، ص ۳۶۳، ص ۳۶۴، ص ۳۶۵، ص ۳۶۶، ص ۳۶۷، ص ۳۶۸، ص ۳۶۹، ص ۳۷۰، ص ۳۷۱، ص ۳۷۲، ص ۳۷۳، ص ۳۷۴، ص ۳۷۵، ص ۳۷۶، ص ۳۷۷، ص ۳۷۸، ص ۳۷۹، ص ۳۸۰، ص ۳۸۱، ص ۳۸۲، ص ۳۸۳، ص ۳۸۴، ص ۳۸۵، ص ۳۸۶، ص ۳۸۷، ص ۳۸۸، ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، ص ۳۹۳، ص ۳۹۴، ص ۳۹۵، ص ۳۹۶، ص ۳۹۷، ص ۳۹۸، ص ۳۹۹، ص ۴۰۰، ص ۴۰۱، ص ۴۰۲، ص ۴۰۳، ص ۴۰۴، ص ۴۰۵، ص ۴۰۶، ص ۴۰۷، ص ۴۰۸، ص ۴۰۹، ص ۴۱۰، ص ۴۱۱، ص ۴۱۲، ص ۴۱۳، ص ۴۱۴، ص ۴۱۵، ص ۴۱۶، ص ۴۱۷، ص ۴۱۸، ص ۴۱۹، ص ۴۲۰، ص ۴۲۱، ص ۴۲۲، ص ۴۲۳، ص ۴۲۴، ص ۴۲۵، ص ۴۲۶، ص ۴۲۷، ص ۴۲۸، ص ۴۲۹، ص ۴۳۰، ص ۴۳۱، ص ۴۳۲، ص ۴۳۳، ص ۴۳۴، ص ۴۳۵، ص ۴۳۶، ص ۴۳۷، ص ۴۳۸، ص ۴۳۹، ص ۴۴۰، ص ۴۴۱، ص ۴۴۲، ص ۴۴۳، ص ۴۴۴، ص ۴۴۵، ص ۴۴۶، ص ۴۴۷، ص ۴۴۸، ص ۴۴۹، ص ۴۵۰، ص ۴۵۱، ص ۴۵۲، ص ۴۵۳، ص ۴۵۴، ص ۴۵۵، ص ۴۵۶، ص ۴۵۷، ص ۴۵۸، ص ۴۵۹، ص ۴۶۰، ص ۴۶۱، ص ۴۶۲، ص ۴۶۳، ص ۴۶۴، ص ۴۶۵، ص ۴۶۶، ص ۴۶۷، ص ۴۶۸، ص ۴۶۹، ص ۴۷۰، ص ۴۷۱، ص ۴۷۲، ص ۴۷۳، ص ۴۷۴، ص ۴۷۵، ص ۴۷۶، ص ۴۷۷، ص ۴۷۸، ص ۴۷۹، ص ۴۸۰، ص ۴۸۱، ص ۴۸۲، ص ۴۸۳، ص ۴۸۴، ص ۴۸۵، ص ۴۸۶، ص ۴۸۷، ص ۴۸۸، ص ۴۸۹، ص ۴۹۰، ص ۴۹۱، ص ۴۹۲، ص ۴۹۳، ص ۴۹۴، ص ۴۹۵، ص ۴۹۶، ص ۴۹۷، ص ۴۹۸، ص ۴۹۹، ص ۵۰۰، ص ۵۰۱، ص ۵۰۲، ص ۵۰۳، ص ۵۰۴، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ص ۵۰۷، ص ۵۰۸، ص ۵۰۹، ص ۵۱۰، ص ۵۱۱، ص ۵۱۲، ص ۵۱۳، ص ۵۱۴، ص ۵۱۵، ص ۵۱۶، ص ۵۱۷، ص ۵۱۸، ص ۵۱۹، ص ۵۲۰، ص ۵۲۱، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، ص ۵۲۴، ص ۵۲۵، ص ۵۲۶، ص ۵۲۷، ص ۵۲۸، ص ۵۲۹، ص ۵۳۰، ص ۵۳۱، ص ۵۳۲، ص ۵۳۳، ص ۵۳۴، ص ۵۳۵، ص ۵۳۶، ص ۵۳۷، ص ۵۳۸، ص ۵۳۹، ص ۵۴۰، ص ۵۴۱، ص ۵۴۲، ص ۵۴۳، ص ۵۴۴، ص ۵۴۵، ص ۵۴۶، ص ۵۴۷، ص ۵۴۸، ص ۵۴۹، ص ۵۵۰، ص ۵۵۱، ص ۵۵۲، ص ۵۵۳، ص ۵۵۴، ص ۵۵۵، ص ۵۵۶، ص ۵۵۷، ص ۵۵۸، ص ۵۵۹، ص ۵۶۰، ص ۵۶۱، ص ۵۶۲، ص ۵۶۳، ص ۵۶۴، ص ۵۶۵، ص ۵۶۶، ص ۵۶۷، ص ۵۶۸، ص ۵۶۹، ص ۵۷۰، ص ۵۷۱، ص ۵۷۲، ص ۵۷۳، ص ۵۷۴، ص ۵۷۵، ص ۵۷۶، ص ۵۷۷، ص ۵۷۸، ص ۵۷۹، ص ۵۸۰، ص ۵۸۱، ص ۵۸۲، ص ۵۸۳، ص ۵۸۴، ص ۵۸۵، ص ۵۸۶، ص ۵۸۷، ص ۵۸۸، ص ۵۸۹، ص ۵۹۰، ص ۵۹۱، ص ۵۹۲، ص ۵۹۳، ص ۵۹۴، ص ۵۹۵، ص ۵۹۶، ص ۵۹۷، ص ۵۹۸، ص ۵۹۹، ص ۶۰۰، ص ۶۰۱، ص ۶۰۲، ص ۶۰۳، ص ۶۰۴، ص ۶۰۵، ص ۶۰۶، ص ۶۰۷، ص ۶۰۸، ص ۶۰۹، ص ۶۱۰، ص ۶۱۱، ص ۶۱۲، ص ۶۱۳، ص ۶۱۴، ص ۶۱۵، ص ۶۱۶، ص ۶۱۷، ص ۶۱۸، ص ۶۱۹، ص ۶۲۰، ص ۶۲۱، ص ۶۲۲، ص ۶۲۳، ص ۶۲۴، ص ۶۲۵، ص ۶۲۶، ص ۶۲۷، ص ۶۲۸، ص ۶۲۹، ص ۶۳۰، ص ۶۳۱، ص ۶۳۲، ص ۶۳۳، ص ۶۳۴، ص ۶۳۵، ص ۶۳۶، ص ۶۳۷، ص ۶۳۸، ص ۶۳۹، ص ۶۴۰، ص ۶۴۱، ص ۶۴۲، ص ۶۴۳، ص ۶۴۴، ص ۶۴۵، ص ۶۴۶، ص ۶۴۷، ص ۶۴۸، ص ۶۴۹، ص ۶۵۰، ص ۶۵۱، ص ۶۵۲، ص ۶۵۳، ص ۶۵۴، ص ۶۵۵، ص ۶۵۶، ص ۶۵۷، ص ۶۵۸، ص ۶۵۹، ص ۶۶۰، ص ۶۶۱، ص ۶۶۲، ص ۶۶۳، ص ۶۶۴، ص ۶۶۵، ص ۶۶۶، ص ۶۶۷، ص ۶۶۸، ص ۶۶۹، ص ۶۷۰، ص ۶۷۱، ص ۶۷۲، ص ۶۷۳، ص ۶۷۴، ص ۶۷۵، ص ۶۷۶، ص ۶۷۷، ص ۶۷۸، ص ۶۷۹، ص ۶۸۰، ص ۶۸۱، ص ۶۸۲، ص ۶۸۳، ص ۶۸۴، ص ۶۸۵، ص ۶۸۶، ص ۶۸۷، ص ۶۸۸، ص ۶۸۹، ص ۶۹۰، ص ۶۹۱، ص ۶۹۲، ص ۶۹۳، ص ۶۹۴، ص ۶۹۵، ص ۶۹۶، ص ۶۹۷، ص ۶۹۸، ص ۶۹۹، ص ۷۰۰، ص ۷۰۱، ص ۷۰۲، ص ۷۰۳، ص ۷۰۴، ص ۷۰۵، ص ۷۰۶، ص ۷۰۷، ص ۷۰۸، ص ۷۰۹، ص ۷۱۰، ص ۷۱۱، ص ۷۱۲، ص ۷۱۳، ص ۷۱۴، ص ۷۱۵، ص ۷۱۶، ص ۷۱۷، ص ۷۱۸، ص ۷۱۹، ص ۷۲۰، ص ۷۲۱، ص ۷۲۲، ص ۷۲۳، ص ۷۲۴، ص ۷۲۵، ص ۷۲۶، ص ۷۲۷، ص ۷۲۸، ص ۷۲۹، ص ۷۳۰، ص ۷۳۱، ص ۷۳۲، ص ۷۳۳، ص ۷۳۴، ص ۷۳۵، ص ۷۳۶، ص ۷۳۷، ص ۷۳۸، ص ۷۳۹، ص ۷۴۰، ص ۷۴۱، ص ۷۴۲، ص ۷۴۳، ص ۷۴۴، ص ۷۴۵، ص ۷۴۶، ص ۷۴۷، ص ۷۴۸، ص ۷۴۹، ص ۷۵۰، ص ۷۵۱، ص ۷۵۲، ص ۷۵۳، ص ۷۵۴، ص ۷۵۵، ص ۷۵۶، ص ۷۵۷، ص ۷۵۸، ص ۷۵۹، ص ۷۶۰، ص ۷۶۱، ص ۷۶۲، ص ۷۶۳، ص ۷۶۴، ص ۷۶۵، ص ۷۶۶، ص ۷۶۷، ص ۷۶۸، ص ۷۶۹، ص ۷۷۰، ص ۷۷۱، ص ۷۷۲، ص ۷۷۳، ص ۷۷۴، ص ۷۷۵، ص ۷۷۶، ص ۷۷۷، ص ۷۷۸، ص ۷۷۹، ص ۷۸۰، ص ۷۸۱، ص ۷۸۲، ص ۷۸۳، ص ۷۸۴، ص ۷۸۵، ص ۷۸۶، ص ۷۸۷، ص ۷۸۸، ص ۷۸۹، ص ۷۹۰، ص ۷۹۱، ص ۷۹۲، ص ۷۹۳، ص ۷۹۴، ص ۷۹۵، ص ۷۹۶، ص ۷۹۷، ص ۷۹۸، ص ۷۹۹، ص ۸۰۰، ص ۸۰۱، ص ۸۰۲، ص ۸۰۳، ص ۸۰۴، ص ۸۰۵، ص ۸۰۶، ص ۸۰۷، ص ۸۰۸، ص ۸۰۹، ص ۸۱۰، ص ۸۱۱، ص ۸۱۲، ص ۸۱۳، ص ۸۱۴، ص ۸۱۵، ص ۸۱۶، ص ۸۱۷، ص ۸۱۸، ص ۸۱۹، ص ۸۲۰، ص ۸۲۱، ص ۸۲۲، ص ۸۲۳، ص ۸۲۴، ص ۸۲۵، ص ۸۲۶، ص ۸۲۷، ص ۸۲۸، ص ۸۲۹، ص ۸۳۰، ص ۸۳۱، ص ۸۳۲، ص ۸۳۳، ص ۸۳۴، ص ۸۳۵، ص ۸۳۶، ص ۸۳۷، ص ۸۳۸، ص ۸۳۹، ص ۸۴۰، ص ۸۴۱، ص ۸۴۲، ص ۸۴۳، ص ۸۴۴، ص ۸۴۵، ص ۸۴۶، ص ۸۴۷، ص ۸۴۸، ص ۸۴۹، ص ۸۵۰، ص ۸۵۱، ص ۸۵۲، ص ۸۵۳، ص ۸۵۴، ص ۸۵۵، ص ۸۵۶، ص ۸۵۷، ص ۸۵۸، ص ۸۵۹، ص ۸۶۰، ص ۸۶۱، ص ۸۶۲، ص ۸۶۳، ص ۸۶۴، ص ۸۶۵، ص ۸۶۶، ص ۸۶۷، ص ۸۶۸، ص ۸۶۹، ص ۸۷۰، ص ۸۷۱، ص ۸۷۲، ص ۸۷۳، ص ۸۷۴، ص ۸۷۵، ص ۸۷۶، ص ۸۷۷، ص ۸۷۸، ص ۸۷۹، ص ۸۸۰، ص ۸۸۱، ص ۸۸۲، ص ۸۸۳، ص ۸۸۴، ص ۸۸۵، ص ۸۸۶، ص ۸۸۷، ص ۸۸۸، ص ۸۸۹، ص ۸۹۰، ص ۸۹۱، ص ۸۹۲، ص ۸۹۳، ص ۸۹۴، ص ۸۹۵، ص ۸۹۶، ص ۸۹۷، ص ۸۹۸، ص ۸۹۹، ص ۹۰۰، ص ۹۰۱، ص ۹۰۲، ص ۹۰۳، ص ۹۰۴، ص ۹۰۵، ص ۹۰۶، ص ۹۰۷، ص ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۹۱۰، ص ۹۱۱، ص ۹۱۲، ص ۹۱۳، ص ۹۱۴، ص ۹۱۵، ص ۹۱۶، ص ۹۱۷، ص ۹۱۸، ص ۹۱۹، ص ۹۲۰، ص ۹۲۱، ص ۹۲۲، ص ۹۲۳، ص ۹۲۴، ص ۹۲۵، ص ۹۲۶، ص ۹۲۷، ص ۹۲۸، ص ۹۲۹، ص ۹۳۰، ص ۹۳۱، ص ۹۳۲، ص ۹۳۳، ص ۹۳۴، ص ۹۳۵، ص ۹۳۶، ص ۹۳۷، ص ۹۳۸، ص ۹۳۹، ص ۹۴۰، ص ۹۴۱، ص ۹۴۲، ص ۹۴۳، ص ۹۴۴، ص ۹۴۵، ص ۹۴۶، ص ۹۴۷، ص ۹۴۸، ص ۹۴۹، ص ۹۵۰، ص ۹۵۱، ص ۹۵۲، ص ۹۵۳، ص ۹۵۴، ص ۹۵۵، ص ۹۵۶، ص ۹۵۷، ص ۹۵۸، ص ۹۵۹، ص ۹۶۰، ص ۹۶۱، ص ۹۶۲، ص ۹۶۳، ص ۹۶۴، ص ۹۶۵، ص ۹۶۶، ص ۹۶۷، ص ۹۶۸، ص ۹۶۹، ص ۹۷۰، ص ۹۷۱، ص ۹۷۲، ص ۹۷۳، ص ۹۷۴، ص ۹۷۵، ص ۹۷۶، ص ۹۷۷، ص ۹۷۸، ص ۹۷۹، ص ۹۸۰، ص ۹۸۱، ص ۹۸۲، ص ۹۸۳، ص ۹۸۴، ص ۹۸۵، ص ۹۸۶، ص ۹۸۷، ص ۹۸۸، ص ۹۸۹، ص ۹۹۰، ص ۹۹۱، ص ۹۹۲، ص ۹۹۳، ص ۹۹۴، ص ۹۹۵، ص ۹۹۶، ص ۹۹۷، ص ۹۹۸، ص ۹۹۹، ص ۱۰۰۰، ص ۱۰۰۱، ص ۱۰۰۲، ص ۱۰۰۳، ص ۱۰۰۴، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶، ص ۱۰۰۷، ص ۱۰۰۸، ص ۱۰۰۹، ص ۱۰۱۰، ص ۱۰۱۱، ص ۱۰۱۲، ص ۱۰۱۳، ص ۱۰۱۴، ص ۱۰۱۵، ص ۱۰۱۶، ص ۱۰۱۷، ص ۱۰۱۸، ص ۱۰۱۹، ص ۱۰۲۰، ص ۱۰۲۱، ص ۱۰۲۲، ص ۱۰۲۳، ص ۱۰۲۴، ص ۱۰۲۵، ص ۱۰۲۶، ص ۱۰۲۷، ص ۱۰۲۸، ص ۱۰۲۹، ص ۱۰۳۰، ص ۱۰۳۱، ص ۱۰۳۲، ص ۱۰۳۳، ص ۱۰۳۴، ص ۱۰۳۵، ص ۱۰۳۶، ص ۱۰۳۷، ص ۱۰۳۸، ص ۱۰۳۹، ص ۱۰۴۰، ص ۱۰۴۱، ص ۱۰۴۲، ص ۱۰۴۳، ص ۱۰۴۴، ص ۱۰۴۵، ص ۱۰۴۶، ص ۱۰۴۷، ص ۱۰۴۸، ص ۱۰۴۹، ص ۱۰۵۰، ص ۱۰۵۱، ص ۱۰۵۲، ص ۱۰۵۳، ص ۱۰۵۴، ص ۱۰۵۵، ص ۱۰۵۶، ص ۱۰۵۷، ص ۱۰۵۸، ص ۱۰۵۹، ص ۱۰۶۰، ص ۱۰۶۱، ص ۱۰۶۲، ص ۱۰۶۳، ص ۱۰۶۴، ص ۱۰۶۵، ص ۱۰۶۶، ص ۱۰۶۷، ص ۱۰۶۸، ص ۱۰۶۹، ص ۱۰۷۰، ص ۱۰۷۱، ص ۱۰۷۲، ص ۱۰۷۳، ص ۱۰۷۴، ص ۱۰۷۵، ص ۱۰۷۶، ص ۱۰۷۷، ص ۱۰۷۸، ص ۱۰۷۹، ص ۱۰۸۰، ص ۱۰۸۱، ص ۱۰۸۲، ص ۱۰۸۳، ص ۱۰۸۴، ص ۱۰۸۵، ص ۱۰۸۶، ص ۱۰۸۷، ص ۱۰۸۸، ص ۱۰۸۹، ص ۱۰۹۰، ص ۱۰۹۱، ص ۱۰۹۲، ص ۱۰۹۳، ص ۱۰۹۴، ص ۱۰۹۵، ص ۱۰۹۶، ص ۱۰۹۷، ص ۱۰۹۸، ص ۱۰۹۹، ص ۱۱۰۰، ص ۱۱۰۱، ص ۱۱۰۲، ص ۱۱۰۳، ص ۱۱۰۴، ص ۱۱۰۵، ص ۱۱۰۶، ص ۱۱۰۷، ص ۱۱۰۸، ص ۱۱۰۹، ص ۱۱۱۰، ص ۱۱۱۱، ص ۱۱۱۲، ص ۱۱۱۳، ص ۱۱۱۴، ص ۱۱۱۵، ص ۱۱۱۶، ص ۱۱۱۷، ص ۱۱۱۸، ص ۱۱۱۹، ص ۱۱۲۰، ص ۱۱۲۱، ص ۱۱۲۲، ص ۱۱۲۳، ص ۱۱۲۴، ص ۱۱۲۵، ص ۱۱۲۶، ص ۱۱۲۷، ص ۱۱۲۸، ص ۱۱۲۹، ص ۱۱۳۰، ص ۱۱۳۱، ص ۱۱۳۲، ص ۱۱۳۳، ص ۱۱۳۴، ص ۱۱۳۵، ص ۱۱۳۶، ص ۱۱۳۷، ص ۱۱۳۸، ص ۱۱۳۹، ص ۱۱۴۰، ص ۱۱۴۱، ص ۱۱۴۲، ص ۱۱۴۳، ص ۱۱۴۴، ص ۱۱۴۵، ص ۱۱۴۶، ص ۱۱۴۷، ص ۱۱۴۸، ص ۱۱۴۹، ص ۱۱۵۰، ص ۱۱۵۱، ص ۱۱۵۲، ص ۱۱۵۳، ص ۱۱۵۴، ص ۱۱۵۵، ص ۱۱۵۶، ص ۱۱۵۷، ص ۱۱۵۸، ص ۱۱۵۹، ص ۱۱۶۰، ص ۱۱۶۱، ص ۱۱۶۲، ص ۱۱۶۳، ص ۱۱۶۴، ص ۱۱۶۵، ص ۱۱۶۶، ص ۱۱۶۷، ص ۱۱۶۸، ص ۱۱۶۹، ص ۱۱۷۰، ص ۱۱۷۱، ص ۱۱۷۲، ص ۱۱۷۳، ص ۱۱۷۴، ص ۱۱۷۵، ص ۱۱۷۶، ص ۱۱۷۷، ص ۱۱۷۸، ص ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۱۸۱، ص ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۳، ص ۱۱۸۴، ص ۱۱۸۵، ص ۱۱۸۶، ص ۱۱۸۷، ص ۱۱۸۸، ص ۱۱۸۹، ص ۱۱۹۰، ص ۱۱۹۱، ص ۱۱۹۲، ص ۱۱۹۳، ص ۱۱۹۴، ص ۱۱۹۵، ص ۱۱۹۶، ص ۱۱۹۷، ص ۱۱۹۸، ص ۱۱۹۹، ص ۱۲۰۰، ص ۱۲۰۱، ص ۱۲۰۲، ص ۱۲۰۳، ص ۱۲۰۴، ص ۱۲۰۵، ص ۱۲۰۶، ص ۱۲۰۷، ص ۱۲۰۸، ص ۱۲۰۹، ص ۱۲۱۰، ص ۱۲۱۱، ص ۱۲۱۲، ص ۱۲۱۳، ص ۱۲۱۴، ص ۱۲۱۵، ص ۱۲۱۶، ص ۱۲۱۷، ص ۱۲۱۸، ص ۱۲۱۹، ص ۱۲۲۰، ص ۱۲۲۱، ص ۱۲۲۲، ص ۱۲۲۳، ص ۱۲۲۴، ص

پالتو گھوڑے، ٹیگر کا کھانا بالاقاق جڑی ہوتا ہے، اور اس کا ٹکڑا کرکٹ کا کھانا حلال ہے۔ اور ایسے آلات جو نہایت ضروری نہ عادی ہوں ان کا کھانا مکروہ ہے۔ (تفصیل "ایمان" میں دیکھیں جانے)

پروندہ میں بھی بعض حلال اور بعض حرام ہیں، جن کا ذکر انشاء اللہ "حائز" کے تحت ہوگا، یہ تو وہ حرام جانور ہیں جن کی حرمت اپنی اصل کے اعتبار سے ہے، بعض جانور خارجی اسباب کے تحت حرام ہوتے ہیں، اور وہ یہ ہیں طبعی موت مر جانے والا جانور، جن کا گھٹا ٹھونٹا پایا گیا ہو، چمٹ کی وجہ سے مرنا والا جانور، وہ جانور، جو کسی دودھ کے حمل سے مرنا اور فرض اور تمام صورتوں میں جن میں شریعت کے مقرر کئے ہوئے "قواحد" کی تکمیل نہ کی گئی ہو۔ ۱۱

جانور کی خرید و فروخت

جانور کی خرید و فروخت کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے اور فقہاء کی بیان کی ہوئی چیزیات کو اس سے روک کر اس مسئلے میں جو غلطی تو افسوسناک آتے ہیں وہ یہ ہیں

۱۔ جانور کو بیچنا اس وقت درست ہے، جب کہ وہ بیچنے والے کی ملکیت اور اس کے قابو میں ہو۔

۲۔ وہ حلال یا حرام سے کسی اور ملکیت کا طبعی اضافہ یا منکسر ہو۔ اسی لئے فقہاء نے سانپ کی خرید و فروخت کی اجازت دہی نے "آثار حائز" میں لکھا ہے: المصحح اللہ یجوز۔

ابح کل شیء یمنع به ۱۔

جس کو اس طرح کے ہیں۔ ایک وہ جن میں خون بالکل نہیں پایا جاتا، جیسے بلی، بکڑی، بکری وغیرہ، ایسے حیوانات میں مٹی (جراہ) کے سوا سب کے حرام ہونے پر اتفاق ہے، دوسرے وہ جن میں خون ہے، لیکن بہت کم خون نہیں ہے، جیسے سانپ، چھلک، اور تمام حشرات الارض ان کے حرام ہونے پر بھی اتفاق ہے، سوائے توڑ (ص) کے، جو بالکل مٹی اور بعض خفیا، کے نزدیک حلال اور امام ابوحنیفہ نے نہ، ایک حرام ہے۔

(تفصیل نوہ خفا، سب "لے وقت انشاء اللہ ذکر ہوگی)

تیسرے وہ جن میں بڑا خون (دم ساکن) موجود ہے، یہ بھی دو طرح کے ہیں، ایک پالتو جانور دوسرے جنگلی اور وحشی، پالتو جانوروں میں اونٹ، گائے، بیل، بکری، اور وحشی جانوروں میں ہرن، نیکس، گائے، جنگلی اونٹ، جنگلی گھوڑے کا کھانا بالاقاق جائز ہے، اسی طرح پالتو جانوروں میں کتا اور بلی بالاقاق حرام ہیں۔ نیز وحشی جانوروں میں دوندے جانور، شیر، بھیڑ، چیتا، بھنگلی، بندر وغیرہ بالاقاق حرام ہیں، (۱۱) البتہ "بندہ اور گھڑی شائع اور عتیلہ کے عیاں جانور اور انسانیت والہ لہذا کے عیاں حرام ہیں، (۱۱) بلکہ ان جانوروں کے خون کی علت اور حرمت میں فقہاء سے درمیان اختلاف ہے، جو امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک حرام، امام شافعی اور امام احمد کے عیاں حلال ہے۔ ۱۲

(فقہاء نے "ابن خلدون" میں ذکر کر دیوں گے)

(۱) مہذب مع شرح ۱۰۹

(۱۱) مہذب مع شرح ۱۰۹

(۱۲) مہذب ۱۰۹

(۱۳) مہذب ۱۰۹

(۱۴) مہذب ۱۰۹

(۱۵) مہذب ۱۰۹

(۱۶) مہذب ۱۰۹

ذہبیات سے متعلق اور بھی مختلف احکام ہیں، مگر حسب
مواضع پر ذکر ہوئے ہیں۔

(۱) زنا کے احکام: ”زینہ“ میں جموٹے کے احکام نیز جانوروں
کی طہارت و نجاست ”سور“ اذکار و خیر و شر و صحت کا مسئلہ ”سم“
اور شکار کی تعلیمات ”سمہ“ میں ذکر کی جا چکی ہیں، چاروں کا حکم
”احباب“ میں گذر چکا ہے اور قربانی سے متعلق تعلیمات ”اخیرہ“
میں ذکر کی جا چکی ہیں۔

دو مختلف جنس کے جانوروں کا اختلاط

بعض دفعہ مختلف جنس کے زوائد کے اختلاط سے پیدا
میل شے آتی ہے اور لی زمانہ اس سلسلہ میں کافی تجربات کئے
جائے ہیں، جگہ جگہ حیوانات کے نباتات میں بھی اس قسم کے
تجربات کی کامیابی ملتی ہے، مگر یہی ہے، اس سلسلہ میں نہیں
فقہی ائمہ سے قلمی فتویٰ ہیں، اذلی یہ کہ اس طرح کا میل جانور
بھی ہوگا کہ نہیں؟ دوسرے امر طحال و حرام جانور کے اختلاط سے
پیدا ہوا تو طحال تصور ہوگا حرام؟ تیسرے پانچ اور بھی جانور
کے اختلاط سے پھر پیدا ہوا تو اس کی قربانی درست ہوگی یا نہیں؟

ان جانوروں کی حلت و حرمت اور قربانی

جہاں تک خود اس میل کی بات ہے تو اس کا ارادہ اور
منفعت پر ہے، اگر یہ میل انسان کی کسی ضرورت کی تکمیل کے
لئے مفید ثابت ہو تو ایسا کرنا جائز ہوگا، چنانچہ صاحب دایہ نے
گذرے درگزر کے اختلاط کو جائز قرار دیا ہے اور اسی بات
سے استدلال کیا ہے کہ خود آپ ﷺ نے چھڑکی سواری قربانی

ہے، مگر یہ میل ناجائز ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ ﷺ اس پر سواری
کو حرام قرار فرماتے۔ (۱)

طحال و حرام جانوروں میں اختلاط ہر قسم کا کھانا جائز
نہیں، اولا بحل ما یولد من ما کولہ و طہر ما کولہ، (۲)
مشہور مفتی فقیر ملاح اس میں حکم مصرحتی نے بھی اسی کو صحیح قرار فرما
دیا ہے اور کئے اور بکری کے اختلاط سے پیدا ہونے والے جانور
کو حرام بتایا ہے کہ فقہ کے فقہ طہر تھامس سے ہے: ”اذا

اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام“ جب حلت و
حرمت کے پہلو میں ہو جائے تو حرمت کو ترجیح دی جائے گی، (۳)
حاکم بکری کے پیدائش سے وہاں مظلوم ہوتا ہے کہ بکری اور کتے کے
اختلاط سے پیدا ہونے والے جانور کے طحال حرام ہونے کا
فیصلہ اس بات سے کیا جائے گا کہ وہ ان دونوں میں سے کس
سے مشابہت رکھتا ہے، (۴) لیکن مفتی نے ”فلاح الفقہ“
سے نقل کیا ہے کہ عام مشائخ کا قول اس کے خلاف ہے اور یہ
مشابہت والا قول امام فخر الفیضی کا ہے، دوسری حق نے صاحب
دایہ سے نقل کیا ہے کہ بھیڑے اور بکری کے اختلاط سے پیدا
ہونے والے جانور کی قربانی درست ہوگی اور جانوروں کے
تالچ بکھا جائے گا، (۵) لیکن صاحب خلاصہ نے جو بات کہی
ہے وہ (میں) کا ذکر اور آج ہے، اس سے اعزاء ہوتا ہے کہ عام
مشائخ اتفاق کے نزدیک ایسے جانور کا کھانا حرام ہوگا اور بھی
صحیح ہے۔ (۶) مگر دونوں حلال جانور ہوں تو ظاہر ہے کہ
ان کا کھانا جائز ہوگا۔ (۷)

(۳) الاہل والاعیان لا من جہنم ۱۰۱

(۴) شرح مہذب ۲۶۱

(۲) شرح مہذب ۱۸۷

(۵) غریبوں جہاد ۳۲۰

(۱) ادایہ، ربیع الاول ۱۳۶۶

(۶) حلیہ بکری ۲۰۰

ہاں اگر دیکھتے ہیں جانور جو حلال ہیں اور ان میں ایک یا تو
 اور دوسرا حرام جانور ہو۔ — کے اختلاط سے بچہ پیدا ہوتا
 قریباں کے جائز ہونے اور نہ ہونے میں اس جانور کی جان کا
 اعتبار کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ موسیٰ نے صلیب پر اپنے نعلین کیا
 ہے جو السوئسود بن الاہلی والوحشی یتبع الاہم، (۱)
 طحاوی نے لکھا ہے کہ اگر حلال و حرام کے اختلاط سے کوئی جانور
 پیدا ہوتا تو اس کا حلال نہ ہوگا، لیکن بھولنے کی چوٹی اور
 ناچنے کے معاملہ میں وہاں کے متعلق ہوگا، "ولا یکرہ سورما
 اعمہ ما کرہ"۔ (۲)



(۲) طحاوی: ۱۹۰

(۱) امیر عیون قصص: ۳۲۵-۱

خاتم (انگوشی)

خاتم مبارک

رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کسی کا استعمال نہیں فرمایا تھے، اگر
مسلم صحابہ کے بعد جب آپ ﷺ نے غلبہ ممالک کے رؤساء
کو دعوت اسلام کے خطوط لکھے تو فرما دئے وہم کے متعلق معلوم
ہوا کہ وہ ایسے ہی غلو کا قبول کرتے ہیں جو محکوم نوکری کی سر
سے آراستہ ہوں، اس لئے ان سے مابعد ان کو بھی پرہیز ہانی تھا،
اسی موقع سے آپ ﷺ نے ان کو بھی جواب دیا، (۱) شروع میں آپ
ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنائی اور آپ ﷺ کی اتباع میں بہت
سے صحابہ نے بھی ایسا ہی کیا، مگر پھر سنا مرد کے لئے حرام کر دیا
گیا، آپ ﷺ نے انگوٹھی بیک کر دی، آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ
نے بھی یہی عمل کیا، پھر آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنائی، (۲)
خاتم مہارک پر ”محمد رسول اللہ“ ختم فرمایا، رسول اور اللہ تینوں
کلمات الگ الگ طور میں کہہ دئے (۳) شہر مدینہ کے درمیان
افرن میں اختلاف ہے کہ یہ سر میں کس ترتیب سے تھیں، بعضوں
نے اس فقرہ کی ترتیب ہو پھر، پہلے اللہ اور درمیان میں رسول
کے الفاظ قرار دئے ہیں، بعضوں نے برعکس اور درمیان میں
اللہ، پہلے محمد اور درمیان میں رسول کی ترتیب دانی ہے مگر یہ بھی
عین ممکن ہے، روایات میں اس کی صراحت نہیں تھی، اب
جب کہ آثار قدیمہ میں سکوت نبوی و صحابہ کے عین ہوا، ان

کی تصویر طبع بھی ہو چکی ہے، اس ضمن و تحقیق کی حاجت نہیں کہ ان
الظن لا یفتی من الحق شئاً“ ان کلمات مبارکہ میں اوپر
اللہ بکرم رسول اور فرمیں ”حقہ درج ہے۔

خاتم مبارک کا عجیب کیسا تھا؟ اسی سلسلہ میں دور و اقصیٰ میں،
جہاں میں یہ ظاہر توحہ دینی محسوس ہوتا ہے، ایک روایت میں ہے کہ
ہجری چاندی کا تھا اور میں بین قرین قیاس ہے کہ چاندی پر حرف
کا کندہ ہونا یہ مقابلہ حق کے زیادہ آسان ہے، دوسری روایت
میں ہے کہ عجیب مٹی تھا، اور اتفاق ہے کہ کدائی دلوئی کے بارگاہ
نوبی کے خادم غلام حضرت انس ؓ ہیں، (۱۲) اس لئے ہوں
بھن چائے کے عجیب چاندی کا تھا اور ساخت مٹی تھی۔ چونکہ
اس انگوٹھی کی مشیت آپ ؐ کی دستاویزات اور تحریکات کے
لئے شافقت کی تھی، اس لئے آپ ؐ نے دوسرے دن کو اس نقش
پر انگوٹھی بنانے سے منع فرما دیا تھا، (۱۳) آپ ؐ کے بعد یہ انگوٹھی
بالحریب حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ؓ کے
ہاتھوں میں رہی، حضرت عثمان ؓ کا ایک دن انہیں مانی کوئیں
پر بیٹھ کر بار بار انگوٹھی مکتور رہے تھے، انار رہے تھے کہ کوئی
سر پڑی، اس کے بعد تین دن تک تلاش کی گئی، ہوا کھواں خالی
کر دیا، مگر انگوٹھی آخر ذیل پائی، (۱۴) بعض مصلح نے لکھا ہے کہ
اس خادو کے بعد فتنہ کا علوہ ہوا اور مسلمانوں نے مسلمانوں کے
خلاف جو کجکار اٹھائی، وہ پھر انہیں میں ادب نہ چاہی، و کان

(*) معجم: ٢٠٢٢، ص ١٠٠

244-2, 244-3

(۳) اگر واری $\sigma^2 = 0.04$ باشد، آمار \bar{X} را فرستادن

{م} في مدني ٣٥٠ باب ما جاء في حقها في القضاة باب ما جاء في حقها في القضاة باب ما جاء في حقها في القضاة

(۹) مرقا: ی ۳۰۸، باب مرقا، مقادیر شریعت لایزالہ قسطنطین

[illegible]

أمر الله فليسرنا مقبلين.

خواتین کا انکوائری سہ ماہی

انگوئی صرف آپ ﷺ کی نہیں جتنی ہے، صوبہ نے بھی جتنی ہے، ہاں لے آپ ﷺ کی خصوصیت تو نہیں تھی، چنانچہ کراؤں پہلے مسلمان زہنت میں بھی ججز جاؤں گے، عورتوں کے لئے تو قوام کیا، زورات جاؤں گی، انگوئی کیوں نہ جاؤں گا، صبر و راءات بھی موجود ہیں۔ ایک بار ملازمہ کے موصوفے سے عورتوں نے صدمہ کرنا شروع کیا اور اپنے اپنے زعم راءات راء خدا میں دے بیگیں، حضرت بلاں ﷺ ان کو دامن میں جمع کرتے جاتے اس روایت میں تجلیوں دے کے کا خاص طور پر ذکر ہے، ۱۸۸ ہجری کا بیان ہے کہ خود حضرت عائشہؓ کے پاس سونے کی کچی انگوئی تھیں۔ ۱۱۱

انگوٹھی پہننے کا حکم اور اس کا وزن

لیکن سوال یہ ہے کہ انکو بھی پھرنا مطلق مناجع ہے یا نہ پھرنا
 جہت ہے۔ محدثین نے اپنی کتابوں میں جو علامات قائم کئے ہیں،
 ان سے اخذ ہو رہا ہے کہ اس کو مطلق جانا سمجھتے ہیں، نہ پھرنا
 باعث اجر سمجھتے ہیں اور نہ اس کے ترک کو فاضل، اولیٰ قرار دیتے
 ہیں، لیکن فقہاء کی روایت کی اور محدثین نے یہاں بھی اپنا موقف
 دکھایا ہے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انکو بھی استعمال
 اس وقت فرمایا جب ضرورت دیکھی کہ وہی ماں سے معطوب ہوا

کہ میرا جسمی، عقلی، مادی، اخلاقی، نفسی وغیرہ، جس کے لئے میرا مطلب ہو، کوئی انگوٹھی استعمال کرنی چاہئے۔ یہ ضرورت اس کا استعمال کو مزید دہرایا کہ یہ نہایت آسان ہے کہ قبل سے ہے اور یہ کہ وہ جس کو مزید دہرایا ہے، اس کے بعض تائیدیں سے تو مقول ہے کہ انگوٹھی کا استعمال خلاف اولیٰ اور کرم و عزیمت ہے۔ ۱۱ مئی ۱۳۷۱ء کے لئے یہ چاندنی کی انگوٹھی بھی ایک مثال (۱۳) ۱۳۷۱ء ۱۳۷۱ء کی گرام) کے لئے بھی موزوں کی جائے۔ (۱۴)

حضرت بروجہ چنگی کی روایت میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک مشال کے (ازن سے کچھ کم)۔ (۱۰)

کس چیز کی انگلی ہو؟

ایک صاحب خدمت نوکری چھٹی تھی، جس کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھی، آپ نے فرمایا، میں تم سے تنوں کی ٹاپا ہوں، انھوں نے وہ انگوٹھی چھین لی، پھر اسے لکڑی کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، اور شاہد ہوا کہ تم پر اہل دوزخ کا لباس لکھا رہا ہوں، انھوں نے یہ انگوٹھی بھی چھین لی اور عرض کیا کہ ہوں کہ کس چیز کی انگوٹھی استعمال کروں؟ فرمایا کہ لکڑی کی اور وہ بھی استعمال کر رہی تھی، اس لئے فقہاء، مجلس اہل بیت نے اور بعض کی انگوٹھی مردوزن و دونوں کیلئے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(1) معانی: ۱۰۰۰ باب احادیث کے مجموعہ

۱۴۰۱ هجری قمری

[illegible]

کے خسر سے اپنی انگوٹھیں کے گینوں پر چھس کر گئے تھے، ہاں
”میر رسول اللہؐ“ اور ان کی پادشاہی و طیرہ ذی روح کی تسبیح
ہوتی چاہئے۔ (۲)۔ البتہ ضروری ہے کہ مردوں کی انگوٹھی
مردانہ شمع کی ہو، قدیم زمانہ میں خواتین ایک سے زیادہ گینوں
کی انگوٹھی استعمال کیا کرتی تھیں، علامہ شانی نے ان کو بھی
مردوں کے لئے نکروہ قرار دیا ہے۔ (۳)

کس ہاتھ اور انگلی میں پہنی جائے؟

دائیں اور بائیں کسی بھی ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جاسکتی ہے،
حضرت علیؑ نے آپ ﷺ سے دائیں ہاتھ میں اور حضرت
عبداللہ بن عمرؓ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا نقل کیا ہے، (۱)
حضرت حسینؓ سے بھی دائیں ہاتھ میں پہنا مروی ہے، (۲)
حضرت انسؓ سے مروی ہیں کہ خسر (سب سے پہلی اہلی) میں
آپ ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے، اور حضرت علیؑ کی روایت
میں یہ صراحت بھی موجود ہے کہ بائیں تینوں انگلیوں میں پیپے
سے شمع لڑایا، (۳) یہ علم مردوں کے لئے ہے، مگر کسی بھی
انگلی میں پہن سکتی ہیں۔ (۴)

چمکے تڑپنے والے اکل مردوں کو زیبائیں: اسی لئے انگوٹھی کا
مجید اہلی کی طرف دکھنا چاہئے، نہ کہ بائیں طرف، حضرت
عبداللہ بن عمرؓ نے یہ صراحت آپ ﷺ سے یہاں نقل
فرمایا ہے، (۵)، انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام قائل ہو تو بیت الکلاء میں

جیسے جتنی انبر کی انگوٹھی پہنے کو سباح قرار دیا ہے، معاصیہ ہدایہ
اور علامہ خسر داس کو بھی منع کر رہے ہیں، مالیت اعتبار انگوٹھی کے حکم کا
ہے، حلقہ چاندی کا ہو اور گھینہ نقش، یا قوت یا کسی اور چیز کا، نو
مضانہ نہیں۔ (۱)

حلقہ میں بھی اعتبار بیرونی خول کا ہے، اگر ہو پر کا خول
چاندی کا ہو اور اندرونی ہو تو حرج نہیں، بلکہ ایک روایت میں
ہے کہ خود آپ ﷺ کا خاتم مبارک اسی طرح کی تھی، (۲)۔
موجودہ زمانہ میں روانہ گولہ و طیرہ کی انگوٹھیاں مردوں کے لئے
جائز ہوں گی کہ نہ ہوں، تاہنہ عقل اور جس کے علاوہ ان کے
لئے خاص ہی روایات سباحت ہیں، البتہ مردوں کے لئے چاندی نہیں
ہوں گی، اگر ان کے لئے صرف چاندی کی انگوٹھی ہی جائز ہے۔
گھینہ کیسا ہو؟

گھینہ پر کوئی تحریر جو سب بھٹک کر دائی جاسکتی ہے، جیسے
”ام ہادی تھانی“ یا ”خود انا نام“، حضرت ابو بکرؓ نے ”لعم
اللہ اللہ“ (خدا کیا ہی قادر ہے!) حضرت عمرؓ نے
”کنی بالموت واعطاء“ (موت پند و عطا کیلئے کافی
ہے)، حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ”قل العیبر والافسکھ“
(پھلنے کی بات کو دور نہ چپ رہو)، امام ابو یوسفؒ نے ”من
عمل ابراہیم لفظ لعم“ (جو خورائی کرے گا، برکت اللہ کے کا
اور امام محمدؒ نے ”من صمد لفظ“ (جو صبر کرے گا سب ہوگا،

(۱) مکتبہ دارالحدیث، ص ۵۹۰، باب ۵۹، فی حاتم الحدیث

(۲) حوالہ سابق، ص ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳

(۳) نوحدی، ص ۳۰۶، باب فی لمس الخاتم فی البین

(۴) طرح جوڑی علی مسلم، ص ۱۱۷، باب نہیہم حاتم قلبہ نج

(۱) مکتبہ دارالحدیث، ص ۵۹۰، باب ۵۹، فی حاتم الحدیث

(۲) مکتبہ دارالحدیث، ص ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳

(۳) نوحدی، ص ۳۰۶، باب فی لمس الخاتم فی البین

(۴) طرح جوڑی علی مسلم، ص ۱۱۷، باب نہیہم حاتم قلبہ نج

(۵) مکتبہ دارالحدیث، ص ۵۹۰، باب ۵۹، فی حاتم الحدیث

خدمت کی مگر آپ ﷺ نے نہ بھی افس کہا اور نہ بھی کسی کام کے بارے میں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ نہ بھی یہ پوچھا کہ ان کام کیوں نہیں کیا؟ اور اس امر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ کسی عورت پر بھی ہاتھ اٹھایا نہ کسی خادم پر۔ (۱۰)

داخل ہوتے ہوئے انگوٹھی کو نکال لینا بہتر ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ معمول مبارک یہی فرماتے تھے کہ اس میں دشواری ہو تو کہتے تم ضروری چیزیں تنہا کی طرف کر لے، انھوں نے اس کی اجازت دلی ہے، (۱۱) نیز اگر انگوٹھی یا کبوتر ہوتی ہو تو دائیں ہاتھ میں دھریں گے مگر انگوٹھی آلودہ نہ ہو۔

خادم

شریعت نے جن کاموں میں اس مرد سے خدمت لینے کی اجازت دی ہے، ان میں خادمہ کی خدمت لینا جائز ہے، غلاموں سے تو خدمت لینا ہی جائز ہے، آزاد آدمی کو بھی خدمت کے لئے اجازت پر دیکھا جاسکتا ہے، آپ ﷺ نے غلام رکھنے کی نہایت حرمت فرمائی ہے، حضرت سعید بن جبشہد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا، تمہارے پاس بھتہ نامہ اسباب دیکھا آئیں گے، تم اس میں سے صرف ایک خادم اور ایک عماری لے لیا، (۱۲) آپ ﷺ نے اپنے خادم کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے اور اگر بدسلوکی کرتے پر بھی فرمایا ہے، حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سات بھائیوں کے درمیان صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے تمنا کی کہ تمہارا وہ خادم تو آپ ﷺ نے اس کو آزاد کرانے کا حکم دے دیا، (۱۳) اور آپ ﷺ کو پناہ مل گیا تو اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اس سارا آپ کی

(۱) گئے غلام کے حقوق تو غلام یا تو غلام ہو گا، اس سلسلہ میں علامہ ابو زرعہ نے یہ آراء بھی بیان کیے ہیں جو خارجہ و طرہ ہوں اس سلسلہ میں علامہ ابو زرعہ (۲)

خاص

فرمایا تو اعد کے لحاظ سے "خاص" اسم قابل ہے، کوئی چیز کسی چیز سے نہ مخصوص ہو جائے تو وقت میں نہ "خاص" کہتے ہیں، اصطلاح میں خاص اس لفظ کو کہتے ہیں جو ایک خاص نام کے لئے وضع کیا گیا ہو، لفظ وضع بعضی علی الاختصاصات (۱)

خاص کی قسمیں

ایک معنی پر مشتمل کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ فرد واحد کو بتاتا ہے، خصوصاً یہ ہے کہ وضع نے عمل میں اس کو ایک معنی کے لئے وضع کیا ہے، اب یہ ممکن ہے کہ اس معنی کا حوالہ بنے والے افراد کی تعداد ایک سے زیادہ ہو، مثلاً انسان کے لفظ میں بہت سے افراد شامل ہیں لیکن یہ خاص ہے، کیوں

(۱) ابو زرعہ علی زہدہ ۳۸۰:۱

(۲) نوعدی ۱۰۰:۱، اب فی الجواب بظاہر جامعہ

(۳) حوالہ سابق ۳۵۳

(۱) نوعدی ۳۵۴:۱، اب زہدہ علی زہدہ ۳۸۰:۱

(۲) نوعدی ۳۵۴:۱، اب زہدہ علی زہدہ ۳۸۰:۱

(۳) نوعدی ۳۵۴:۱، اب زہدہ علی زہدہ ۳۸۰:۱

(۴) نوعدی ۳۵۴:۱، اب زہدہ علی زہدہ ۳۸۰:۱

خاص کا حکم

خاص کا حکم یہ ہے کہ بچے مفید پرانی ولادت قطعی اور خالی از حرج ہوئی سے لے کر اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس لئے مرنے کا کتاب اللہ کے خاص کے مقابلے میں بھروسہ یا تو کرنا جائے۔ تو اگر یہ بات لیکن ہو کہ دونوں میں کسی طرح قطعیت پیدا کی جائے تو دونوں پر عمل کر جائے گا اور اگر دونوں میں قطعیت ممکن نہ ہو تو کتاب اللہ کے خاص پر عمل کر جائے گا۔ اور شافعیہ تو یہ کہ اوتار ہے "یا ایہ الذین امنوا ازکھوا وامنوا" (رواۃ: روح البیہار) خاص میں جس کے سنی ہا تر تہب جھگے اور اپنی چٹائی: میں پر رکھے کے ہیں۔ اور اگر بچہ وہی اچھی پر رہ جائے کہ مرنے سے پہلے وہ بچہ ہو۔ اور اگر اس کی تعمیر اس کی تعمیر میں نہ رہی۔ لیکن حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ روح البیہار کی کیفیت میں لمبھت بھی ضروری ہے۔ لہذا ان دونوں میں پورا مطابقت ملے گی۔ یعنی نہ تو کتب و کتب میں جھگڑا رہے گا۔ ہمیں اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر فرماں ہے کہ جس لئے نہ اس کا اصل مصدر اس ہے۔ اور یہی کیفیت میں مرنے کے احوال فرض تو لیکن لیکن واجب ہے اس طرح کتاب اللہ کے خاص اور خیر ادا میں مطابقت پیدا ہو سکتی ہے۔

مطابقت نہ پیدا ہونے کا مثلاً "وانعطف لیت برصن بانصہن لیلۃ قروہ" (۱۰۰) سے دیکھی گئی ہے۔ "قرۃ" کے سنی بھی ہے۔ یعنی ہیں۔ اور پھر کے بھی اس معنی پر نکالے گئے ہیں۔ وقت ہو سکتا ہے جب کہ قرۃ کے معنی "نیش" قرار دے جائیں

کہ یہ اصل میں ایک الی معین معنی کے لئے نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ کہ اس معنی کے صدائق کی تعداد بے شمار ہے۔ مگر کیا خاص کے صدائق میں قطعی وحدت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ایک ہی فرد کو بتائے اور اعتباری وحدت بھی ہو سکتی ہے کہ وضع کے اعتبار سے دو لائق ایک ہی معنی بتاتے ہیں۔ لیکن اگر اسے ایک مجموعہ کو شامل ہو جائے اس لئے ہمارا رسول نے خاص کی چار قسمیں کی ہیں۔

۱۔ خاص فرد۔ لیکن جو شخص کسی بھی نوع یا جنس کے ایک ہی فرد کو بتائے۔ جیسے زیادہ کرنا کرنا وغیرہ

۲۔ خاص نوع۔ جیسا کہ علی فرما کرتا ہے۔ میرا (رہل) حور (مرزا) کل (قرۃ) اور وضع ہو سکتا ہے۔ مرزا فرما کہ ایسا مجموعہ ہے جس کی ایک شخص کے لئے تشکیل ہوئی ہو۔

۳۔ خاص جنس۔ جیسے ایک بچہ جنس کی تعمیر کے لئے مخصوص ہو۔ گو اس جنس میں بہت سے افراد شامل ہوں۔ جیسے انسان، ایوان، دیر، "بھڑ" سے مراد وہ تعمیر ہے جو مختلف افراد پر فرما کر شامل ہو۔ جیسے انسان میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ اور دونوں کی تشکیل کے قاصدہ افراد ایک ایک ہیں۔

۴۔ خاص باعتبار عدد۔ جو شخص کسی معین عدد کو بتائے کہ اس میں ہے۔ افراد کے معین مجموعہ پر دلالت کرنے کی وجہ سے اس کو خاص کہا جاتا ہے۔ جیسے "اسی" اور "بزار" اور "انہ" میں افراد کی کثرت ہے۔ لیکن اس کا معنی معین ہے۔ اس لئے ان کو بھی خاص میں شمار کیا گیا ہے۔ (۱)

(۱) انیسویں صدی الاسلام ۲۰۰۰ء اور ۲۰۰۱ء، ج ۱، صفحہ ۱۰۰، محمد رفیع صاحب

(۲) اصول التفسیر ۲

خیالی ٹپک ہو کر ابرو میں ٹپک نہیں، خیال برا ہو تو سماں کو لکھ دینا ہے،
 ”عزم“ ٹپک کا صدمہ کا ہو تو خدا کی شان، رحمت ہے کہ اس خیال پر
 تیسرا اعمال میں ایک ٹپک لکھ دی جاتی ہے اور بری بات کا ہو تو
 اس کی شان مغفرت پر قربان جائے کہ معاف کر دیا جاتا ہے،
 لہذا ”عزم“ سے کہنا دو ثواب دونوں منتقل ہیں، عزم خیر کا ہو تو
 ثواب اور عزم شر کا ہو تو مٹاؤ (۱)

خال، خالہ

خال کے معنی ہیں، کھائی ہوئی جگہوں کے، اور خالہ کے
 معنی ماں کی بہن کے ہیں، جن کو اردو میں بھی خالہ ہی کہتے ہیں،
 ماں اور خالہ دونوں محرم رشتہ دار ہیں، معنی ان سے ہمیشہ کے
 لئے نکاح حرام ہے، خود قرآن مجید میں اس کی صراحت موجود
 ہے (۱۶۰، ۱۶۱) خوبیاں کے لئے بھائی بہن ہوں یا باپ
 شریک یا اس شریک، جو توں کے لئے وہ دو کھاب اور سفر کی
 رشتہ میں ان کے احکام وہی ہیں جو دوسرے محرم رشتہ داروں
 کے ہیں، وہ بچے کھاب، حرم، ماں اور خالہ چونکہ قرابت
 بدوں میں ہیں، اسی لئے فقہ میں ان کے وہی احکام ہوں گے
 جو قرابت داروں کے عقد کے عموماً احکام ہیں۔

(تحصیل کے لئے دیکھئے: فائدہ)

ماں اور خالہ اصطلاح میں ذی الارحام سے دائرہ میں
 آتے ہیں، جو شخص نہ میٹھ کے ذی الارحام میں ہو اور نہ مصیبت
 میں، وہ ذی الارحام کہا جاتا ہے (۱۶۰) پھر اسے فقہ مجتہدین میں
 سے امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدیؒ نے ۱۶۰ احکام میں حضرت عمرؓ

کہاں کہ بالاتفاق طلاق طہر میں دیا مسنون ہے، مگر مسنون
 طریقہ پر طلاق دی جانے کو حلی کے ذریعہ حوت گزارنے
 میں ہے تم کو مستحقین قرار دے، بٹے کے عزم پر عمل کیا جا سکتا
 ہے، اگر طہر کے ذریعہ حوت گزار دی جائے تو حلی طہر اور کھ
 صدمہ پر حلی نہیں گزارا ہو گا، حلی طہر سے تم اس طرح خاص
 کے عزم پر عمل نہیں ہو سکتے، اب اگر تیاں طہر پر عمل کیا جائے تو
 کتاب لہ کے خاص پر عمل عمل نہیں ہو سکتا اور کتاب اللہ کے
 خاص پر عمل عمل ہو تو قیاس طہر ہی جھوٹا ہے، اس لئے یہاں
 حلی سے کام لیا گیا اور کتاب اللہ کے خاص پر عمل کو ترجیح دی
 گئی۔

خاطر

قصہ دار اور وہ ایک خاص صفت کا نام ”خاطر“ ہے، علامہ
 ابن قیمؒ نے اس پر بڑی ضخیم کتاب لکھ دی ہے، ان کا بیان ہے کہ
 قصہ دار اور وہ کچھ ایسا ہے جس میں کسی بات کا خیال آئے،
 یہ جو حس ہے، خیال آئے اور کسی قدر رہے یہ ”خاطر“ ہے،
 کوئی خیال آئے، اسے اور ایسی کیفیت پیدا ہو جائے کہ انسان
 اس کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں تردد ہو جائے یہ
 ”خاطر عزم“ ہے، اور تردد کے مراحل سے گذر کر اس خیالی
 کے پورا کرنے کی طرف مائل ہو جائے یہ ”عزم“ ہے، اور میلان
 اور مائلان سے آگے بڑھ کر اگر آدمی اس خیال کو، پہل لانے کا
 پختہ ارادہ کر لے تو اس کو ”عزم“ کہیں گے، ان میں اس ارادہ خیال
 کے پہلوئیں اور بات باہمی، خاطر اور عزم، نفس کا اعتبار نہیں۔

حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ بھی اسی خطہ تفرکے حامل تھے، (۱) حضرت زید بن ثابتؓ ذی الزہراءؓ کو کسی بھی صورت میں میراث تصور نہیں کرے، بلکہ ان کی رائے میں اگر ذی الزہراءؓ اور حصہ نہ ہوں تو مشرکہ بیت المال کے حوالہ ہو جائے گا (۲) اس طرح امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ذی الزہراءؓ اور صاحبہؓ وارث ہونے کی صورت میں، مومن اور مولا کو بھی میراث کا امتیاز حاصل ہو سکتا ہے۔

ذی الزہراءؓ کی چار قسمیں کی گئی ہیں، مومن اور مولا ان میں سے چوتھی قسم میں ہیں، پھر اس چوتھی قسم میں بھی چھ درجات کے ملے ہیں، ان میں سے مومن اور مولا پہلے درجہ میں ہیں، چوتھیں ان قسموں کی ہے اور پھر چوتھی قسم کے مختلف درجات کی ہے، بعضی ترتیب، میراث میں ان کے امتیاز کی گئی ہے۔ (۳)

خبر

خبر کے معنی اطلاع دینے کے ہیں، خبر میں سچ اور حیرت و دلوں کا احوال ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کتاب، اسلحہ میں بعض مواقع پر خبریں، قول کی گئی ہیں، اس کی سب سے بڑی دلیل نبوت کا نہیں نظام ہے، اکثر قوموں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو کتابی نبوت فرمایا، اگر ایک شخص کی خبر قابل قبول نہ ہوتی تو اسے عظیم الشان اور اہم کام کے لئے تھا ایک خبر کا احباب ایک بے سنی بات ہوگی، بہت ہی خبروں کو (جو ابھی

سرگوشیوں میں ہی در سنائی جاتی ہیں) کفر و آن مجید نے خبر دھلائی سے غلط قرار دیا ہے۔ بعض اطلاعات کے بارے میں فرمایا گیا کہ نہ ان کو بلا تحقیق مان لیا جائے نہ مسترد کر دیا جائے، بلکہ تحقیق و تحقیق کی جائے اور ہر کوئی فیصلہ کر جائے۔ (الحجرات ۱۶) ایک طرف شریعت میں "خبر" کے قبول کرنے اور نہ کرنے کی بات یہ پایا ہے، دوسری طرف جن امور کے متعلق اطلاعات دی جاتی ہیں، ان میں بھی غلط ہے، بعض زیادہ اہم اور دور رس اثر کی حامل ہیں، بعض نہ کہ اہم ہیں، بعضوں کا تعلق دین و شریعت سے ہے، بعض کا بنیادی تعلق دنیوی معاملات سے ہے، بعض وہ ہیں کہ ان میں شدت اور احتیاط پر عمل کرنا ممکن ہے، بعض وہ ہیں کہ ان میں شدت اور احتیاط کی وجہ سے حرج و غلی کا اندیشہ ہے۔ فقہاء نے ان تمام معاملات کو سامنے رکھ کر طے کیا ہے کہ کون سا کس میں کس طرح کی خبر سہجہ ہوگی؟ جن چیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے، وہ بنیادی طور پر دو طرح کی ہیں: معاملات اور آیات۔

معاملات

"معاملات" سے بندوں کے وہ آئینی معاملات مراد ہیں، جس میں کسی پر کوئی چیز لازم قرار دی جائے اور نہ اس میں نزاع کی صورت ہو، مکمل حتمی لیس فیہ الزام و لا ممانع علی النزاع لھو من المعاملات، (۴) جیسے کسی کو خرید و فروخت کا اکیلے بیایا جانا، تجارت کی اجازت دینا، کسی شخص کا دوسرے کی طرف سے تہذیب پیش کرنا، وغیرہ، ان صورتوں میں

(۱) سراج، ۵۵۰: ۵۶

(۲) البحر المحرق، ۱: ۱۵۷

(۳) سوانح، ۱۱

(۴) تحفۃ الفقہ الاسلامی، ۲۸۶-۲۸۷

رضان المبارک کے چاکر تھے، رویت ہے (۱) طلال و حرام سے متعلق مسائل میں بھی مستبر مسلمانوں کی خبریں مستحکم ہیں۔
الحلل والحرام من الذبائح (۲)

مگر بعض دفعہ ایسے مواقع ہیں کہ کوئی بات ہوئی تو ہے معاملات کے زمرہ کی، لیکن غلط طور پر طلال و حرام سے بھی ہم رشتہ ہوتی ہے، مثلاً کسی غلام کو گوشت خرید کر کھانے کو بھیج دیا، یا مسلمان کا فریاد، اس نے فریاد کہ مسلمان کا زیور خرید کر لایا، یا اس کے برعکس کسی مشرک کا زیور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو ان صورتوں میں خرید و فروخت کے لحاظ سے یہ ایک ”معاذ“ ہے۔ تحریر کی نوعیت کے بارے میں اس نے جراحات دہی ہے وہ طلال و حرام سے متعلق ہے اور اس طرح اس میں غلطی طور پر ”دیانہ“ کا پلہ بھی موجود ہے، ایسے ہو، تو بھی فقہاء ”معاذات“ ہی کا حکم دیتے ہیں اور مسلمان و کافر دانتوں و دندانہ، ہر ایک کی خبر و قول کرتے ہیں۔ (۳)

مستورانی شخص کی خبر مستبر مسلمان ہوگی یا نہیں، معاملات میں تو مستبر ہونا ظاہر ہے، ادیان میں ظاہر و باطن کے مطابق مستبر نہیں، مگر حسن بن زیاد نے ۱۱۱ھ ہجری سے اس کا مستبر ہونا نقل کیا ہے (۴) اور خیال ہو ۳۳ ہے کہ اگر زور بخانا قلب ایسے شخص کی، طلال کی صداقت و محنت کی طرف ہو، تو حسن بن زیاد ہی یہ روایت لایا، و قال لولہ ہے۔

خبر پر یہ تحقیق ضروری نہیں کہ کیا واقعی اس کے اصل مالک نے بیچنے والے کو بیچنے کا جواز دیا ہے، یا غلطی سے بیچ دیا ہے، اس کو اس مالک کے مالک نے اس پر مامور کیا ہے؟۔ بدھن اس میں مسلمان و کافر عادل و فاسق، مبالغہ کر دی ہو، (حمیو) بچہ، مسلمان کی خبریں قابل ثبوت ہوں گی، مگر اس کے اگر جواز ہو تو زمرہ کے مسائل میں سخت مشکلات اور قیاسی بحثیں کی اور معاملات کا زور و اثر دینی بند ہو کر رہ جائے گا، (۵) گو امام قسطنطین نے اس پر کسی اور غیر اسلام پروردی و غیرہ نے اس کے ساتھ دیکھا، قسطنطین (قرنی) کو بھی ضروری قرار دیا ہے، غلطی نے بھی بعض اہل علم سے ایسا غلطی کیا ہے، مگر عام لفظ نے اس کے ساتھ کوئی تکیہ نہیں لگائی ہے۔ (۶)

ادیان

خبر اور بدھنوں کے درمیان حق سے شخص جہاد کام ہوں (۷) ”ادیان“ میں، ہی القی بیز العبد والوب (۸) ایک خبر میں ضروری ہے کہ خبر احمد و مستبر مسلمان (عادل) شخص ہو، غیر مسلم اور مستبر و کفر کی خبریں ایسے احکام میں مستبر نہیں ہیں، مثلاً پانی موجود ہے، لیکن ایک شخص اطلاع دیتا ہے، کہ یہ ناپاک ہے، اگر یہ خبر مستبر مسلمان شخص تھا تو نجس کرنے پر اعتقاد رکھے گا، فاسق تھا تو رکبان قلب پر نہیں کرے گا، (۹) اور نفس کہتے ہیں کہ اس پانی سے وضو کرے گا، وہ ایسی قبیل سے

(۱) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

(۲) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

(۳) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

(۴) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

(۵) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

(۶) البحر الرائق ۱۶۶۸، ص ۱۶۶، طالع علی، حسن الہدیہ ۴۱۳

جب شہادت ضروری ہے؟

لیکن یہ تمام احکام اسی وقت ہیں کہ خبر دہندہ کی خبر کی وجہ سے کسی پر کوئی چیز لازم نہ ہوتی ہو اور اگر اس خبر کا مستند کسی پر کوئی چیز لازم نہ ہے تو چاہے اس کا تعلق معاملات سے ہو یا دیانات سے اسے خبر کافی نہ ہوگی، شہادت ضروری ہوگی، شہادت کے لئے ضروری ہے کہ تم سے کم دوسروں یا ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ دونوں ناقلین و بائعین ہوں، مسلمان ہوں، معتبر ہوں، ۱۰۰ چٹاغیہ کوئی شخص خبر دے کہ وہ میں باہم رضائی ہوئی بہن ہیں، بڑھتیہ کے یہاں صرف یہ اطلاق موجب حرمت نہ ہوگی، جب تک کہ نصاب شہادت کی تکمیل نہ ہو جائے۔ (۱۶)

(تفصیل کے لئے دیکھئے: رسالہ صامت)

اسی طرح بعض دفعہ "دیانات" میں بھی نسبت کا موقع ہو، تو نصاب شہادت کو ضروری قرار دیا جاتا ہے، جیسے اہل اسلام اور ہر اور عید کا چاند کیسے کی خبر دی جائے۔

خبر اور شہادت میں فرق

مناصب ہو گا کسی ذیل میں "خبر" اور شہادت کے فرق کی طرف بھی اشارہ کر دیا جائے۔ ... اس سلسلہ میں دو اصولی فرق خصوصیت سے ذہن میں رکھئے چاہئیں۔ ایک یہ کہ شہادت قاضی کے دربار میں جاتی ہے، خبر کے لئے یہ ضروری نہیں، امید کے چاند میں مطلقاً برآلود ہو تو شہادت مطلقاً ہے۔

لہذا لونہ پر کوئی معتبر نہ ہوگی، مگر سلطان کے چاند میں خبروں پر وہی جا سکتی ہے، عید کے چاند سے متعلق شہادتوں کے ذریعہ جو کچھ ثابت ہو، اس کی خبر لونہ پر دی جاتی ہے تو معتبر ہوگی۔ دوسرے شہادت میں مطلوبہ نصاب مکمل ہو جائے تو آگے کوئی کی کثرت سے ثبوت میں قوت نہیں پیدا ہوتی، مگر خبر میں خبر و ہندوں کی کثرت "خبر" کو قوت دیتے پہنچاتی ہے، اسی لئے فقہاء سمجھتے ہیں کہ ایک معتبر مسلمان کسی چیز کے طالع ہونے کی خبر دے اور دوسرا شخص حرام ہونے کی، تو وہ دونوں کی خبر کو زنجیر حاصل ہوگی۔ (۱۷)

(روائی) خبر

آپ ﷺ نے روئی تناول بھی فرمائی ہے، اور پند بھی کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپ ﷺ روئی کی ٹہپہ (۱-۲) بہت محبوب تھی، کبھی کبھی حب الطعام الی رسول اللہ التوبہ من التحیل (۱۵) ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بھی اور دو روئی ہوئی روئی کھانے کی خواہش ظاہر فرمائی، ایک صاحب نے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا، مگر تمہی کوہ کے چڑے کے برتن میں تھا، اس لئے آپ ﷺ نے نہ دیکھا، فرمایا: یا اے!

(۱) شہادت کا یہ نصاب و مسلمات میں ہے، روایت میں ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱

بھی ہے اور ایک نکتہ فتنہ سے جسم کی حفاظت اور سفائی ضروری میں مدد ملتی ہے، چنانچہ اسی سے قصبہ کے گھر سے حفاظت ہوتی ہے بلکہ اذیت کی بھاری سے بچاؤ بھی اسی کو مفید مانا گیا ہے، صحت کے لئے مفید ہے، جسمی اعتبار سے لذت بخش بھی ہے اور اعتدال کا باعث بھی۔ تاہم درایہ میں فتنہ کی بہت زیادہ تفصیلات متعلق نہیں ہیں، فتنہ اور شاربین حدیث نے ان پر روشنی ڈالی ہے، قوراء کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ ملی اسرائیل میں فتنہ ہوا کرتا تھا، یہابیہ میں جب قرطبہ نے جگہ پائی تو علاء اور اخام کے فتنہ بھی منسوب ظہیر اہریوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے قتل ہوئے، ہر ایسی کی خطرات پر غل کی وجہ سے فتنہ ہوا کرتا تھا، اسلام نے نہ صرف اس کا حکم باقی رکھا بلکہ اس کو فطرت انسانی کا تقاضا قرار دیا، اس نہایت اکنڈ شریک قوم میں بھی فتنہ نہیں کرتی تھیں، نوراب بھی سوائے یہودیوں کے غائب مسلمانوں کے سوا کوئی قوم فتنہ نہیں کرتی، اس لئے فقہاء نے اس کو مسلمانوں کے شعار کا درجہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ کسی شریک کے لوگ فتنہ نہ کرانے پر اتفاق کر لیں اور امام اسلام ان سے جنگ کرے گا۔ (۱)

انبیاء کرام اور فتنہ

اسلام سے پہلے انبیاء نے فتنہ کرایا، اور مخون ہی بچا ہوئے، اس سلسلہ میں اہل علم کی رائے عقیدہ ہے، ایک ماہی

اللہ تعالیٰ کی صفات سرور و رزق کا احترام پر وہ نفس ضروری جانتا ہے، جو اپنی بدگئی اور دعا کے سامنے اپنی احتیاج کا بغیر رکھتا ہو، اسی لئے فقہاء نے روٹی بھی فتنہ اور رزق کے سلسلہ میں بھی قدم قدم پر اس کا خیال رکھا ہے، روٹی سے ہاتھ یا گھری نہیں پانچھی چاہئے اور نہ یہ کرنا چاہئے کہ اس کے بچ کا حصہ کھا لیا جائے اور کتنا کھڑا کیا جائے، (۲) اگر روٹی کے ٹکڑے جمع ہو جائیں تو ان کو بھی پھینک دئے جائے بلکہ مرغی، بکری وغیرہ کو کھلا دیا جائے۔ (۳)

اس طرز کی رہا دیت بھی معروف ہے، روٹی کا احترام کرنا اور احترام کا تقاضا ہے کہ روٹی آنے کے بعد سامان کا انتظام نہ کیا جائے مگر یہ تا سحر روایت ہے، (۴) اسی طرز حال سے روٹی کاٹنے کی ممانعت سے متعلق روایت بھی ہے اصل ہے، یہ روایت گریست کاٹنے سے متعلق ہے۔ (۵)

چھوٹا بھی چھلڑ کر ہے کہ روٹی پانچھ کا آنا شراب وغیرہ میں گوند مل جائے، یہ جاننا نہیں، فخر کے لئے شراب کا استعمال نہ کرنا چاہئے، فقہاء نے ایسی روٹی کو کھانا بھی قرار دیا ہے۔ (۶)

فتنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے پانچ باتوں کو انصاف فطرت میں شمار کیا ہے، ان میں سے ایک فتنہ

(۱) مجمع الزہد ۵۸۰/۲

(۲) فقہاء حنفیہ ۱۰۵

(۳) زاد المعاد ۲۰/۲۴۴

(۴) وکئی: لہذا فی الصبر ج۱: ۱۳۰، الفوائد المصنوعہ: ۱۶۸، ۲۴

(۵) حناہ ۳۳۳، کتاب الاکسریہ

(۶) مسلم ۱۵۸۱، باب حصول الفطرۃ، نسبی، مسند کو الفطرۃ والإیمان ۱۷۱، ملاحضۃ الفطوری ۳۷۳، کتاب الکرامیۃ

جب شرح صدور کا واقعہ چنی آیا، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سید مہرگ کو چمک کیا، اسی وقت انھوں نے غصہ بھی کر دیا، (۸) — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو اگر طہر بخون مانا بھی جائے تو آپ کی شخصیت اور عظمت پر کوئی حرف نہیں، کیونکہ بہت سے انبیاء اور خود حضرت ابراہیم علیہ السلام غیر بخون پیدا ہوئے، اور اس کے برخلاف ابھی بھی بعض واقعات بچوں کے بخون پیدا ہونے کے متعلق آتے رہتے ہیں۔

فقہ کا طریقہ اور عمر

مردوں کے فقہ کا طریقہ یہ ہے کہ حنہ کے اوپر کا چروا کاٹ دیا جائے، عورتوں کے بال تیرے چروا پر کاٹ دیا جائے، انہی کے بالوں کا انکڑا کر کٹ جائے تو یہ بھی کافی ہے، (۱) اگر ہارے کا جسم سے علاوہ کمرہ اور عوار ہو تو بچہ پر اس کے لئے شہت نہ رہتی ہے کی کہ یہ ایک خطر ہے اور غور کی جگہ ہے تو واجبات بھی مجبوراً جاسکتے ہیں، چہ جائیکہ صحت (۲) نیز چہ عدا کی طور پر بخون ہو تو اس کا فقہ بھی کٹ گیا جائے۔ (۱)

امام نووی نے لکھا ہے کہ عدا کی کے ساتھ ہی دن فقہ کر دیا مستحب ہے، (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کا فقہ ساتھ ہی دن کر لیا تھا، (۳) حضرت

یہ ہے کہ تمام انبیاء بخون پیدا ہوئے تھے، (۴) اور سے السلام نے تمام انبیاء کے بخون پیدا ہونے کو قول نہیں کیا ہے، علامہ بیہقی کی رائے میں ۱۸ انبیاء بخون پیدا ہوئے تھے، علامہ صفحی نے ان کے علاوہ سے نام بھی ذکر کئے ہیں، (۵) اور طحاوی قاری نے ۱۲ انبیاء کے نام گرائی کا ذکر کیا ہے۔ (۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فقہ

مشہور ہے کہ آپ ﷺ بخون پیدا ہوئے تھے، لیکن اس سلسلہ میں صحیح روایت نہیں ملتی، ابن جوزی نے کتاب لموضوعات میں نقل کیا ہے، (۷) وروی فی فہرک حلیہ لا یصح، (۸) علامہ ثانی کا رجحان بھی یکساں معلوم ہوتا ہے، انھوں نے بعض حکماء حدیث سے حضور ﷺ کے بخون پیدا ہونے کی بات نقل کی ہے، (۹)

اگر آپ بخون پیدا ہوئے تھے تو پھر آپ کا فقہ کب ہو؟ اگر حنہ میں ۹۹ واسطیں ہیں، ایک ہے کہ ادا عبد المصعب نے آپ کی عدا کی کے ساتھ ہی دین آپ کا فقہ کر لیا، اسی دن آپ کو محمد سے موسوم کیا اور عورت کا اتمام بھی کیا، یہ حضرت عبد اللہ ابن عباس علیہ السلام کی روایت ہے، (۱۰) (۱۱) زائد اللہ کے فضل و اکثر شیعہ زوائد نے اس روایت کے بغیر راویوں پر کلام کیا ہے، (۱۲) (۱۳) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جابر حدیث کے یہاں

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳)

اسطرالحو فوج الروح للطنین۔ (۷) امام شافعی کے ہاں ۲ عورتوں کا عقد بھی واجب ہے، حنفیہ کے یہاں ایک قول امت ہونے کا ہے اور ایک قول محض الغلیت کا، جس کو لقمہ نے ”مکررہ“ سے تیسر کہا ہے، (۸) چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: الغنسان سنة للروحان و مکرمہ للنساء، (۹) مکرئی زمانہ ہندوستان اور اکثر ممالک میں عورتوں کا عقد مذکور ہے۔

دعوت عقد

خیر و فروع میں عقد کے موقع پر دعوت کا کوئی رواج نہیں تھا، حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں نہ عقد میں دعوت تھی نہ عقد دہی جتنی بھی نہی ہو جایا کرتے تھے ماں لئے یہ دعوت محض مہر ہے، امام احمد کے ہاں میں عقدی ہے کہ ان کو کسی سلسلہ میں دعوت دلی تھی تو قبول کیا اور تالی فرمایا، چون کہ یہ محض ایک سماع دعوت ہے، اس لئے مسلمانوں کی عام دعوت کی خیر اس کا قبول کرنا البتہ یہ اس وقت ہے جب کہ دعوت میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو اور اسے لازمی رواج کا درجہ نہ دے دیا جائے، مستحب ہے، حجاب، مالکیت اور شواخ کے علاوہ حنفی کے رائے بھی یہی ہے۔ (۱۰)

اسحاقؒ نے ہاں میں بھی عقدی ہے، بلکہ حضرت اسماعیلؒ کا عقد خیر وصال کی عمر میں ہو کر قائل کیا جاتا ہے (۱۱) بعض فقہاء کا خیال ہے کہ نو سال کی عمر اس کے کچھ کم و بیش میں عقد کر دیا جائے، عمر الاثر ملوٹی کہتے ہیں کہ جس عمر میں عقد برداشت کر سکے، فرضی کر امام ابو حنیفہؒ نے اس سلسلہ میں کوئی خاص مدت مقرر نہیں کی ہے (۱۲) اور یکنی صحیح ہے، مولود کی سخت اور قوت برداشت کا کالاکر کے جلد سے جلد عقد کر دیا جاتے۔ معر فہ کی قوت برداشت پر ہے، اگر برداشت کر سکا ہو تو عقد کر لیا جائے اور ایسی صورت میں ایک ضرورت کے تحت ہے حزی گوارا کی م سکتی ہے، (۱۳) ورنہ ڈاکٹر کی رائے ہو کہ عقد میں سب نہیں تو چھوڑ دیا جائے کہ یہ ایک عذر کی بنا پر ترک شدت ہے، اور ان کے عقد کا طریقہ یہ ہے کہ شرمگاہ کے اوپری حصہ میں بھرے ہوئے چڑے کا کچھ حصہ کاٹ دیا جائے۔ (۱۴)

عقد کا حکم

عقد امام شافعیؒ اور بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے، مالکیہ کے ہاں شدت ہے، (۱۵) یکنی رائے حنفیہ کی ہے، (۱۶) البتہ چونکہ عقد کی حیثیت شہادہ کی بھی ہے، اس لئے واجب نہ ہونے کے باوجود اس کی خصوصیت ہے، وہاں لئے فقہاء نے عقد کے لئے بے سزائی کی بھی اجازت دی ہے، وہ عہود

(۱) خلاصۃ الفقہ ۳۳۷، ۳۳۸

(۲) خلاصۃ الفقہ ۳۳۷، ۳۳۸

(۳) خلاصۃ الفقہ ۳۳۷، ۳۳۸

(۴) خلاصۃ الفقہ ۳۳۷، ۳۳۸

(۵) شرح مسلم للذہبی ج ۱ ص ۱۸۰

(۶) نزہ علیٰ حبش تہذیب ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴

غیر مختلن کے احكام

۵۶ اگر کوئی شخص غیر متوطن تھا، اور اسی حال میں بلوچ کی مکتوبہ کا
 کیا، اور اس کا ختمہ کرنے میں جان کا یا کسی شے پر ضرر کا
 خطرہ نہ ہو تو حاکم اسے ختم نہ کیجیو، مگر اگر خطرہ ہو تو من مبالغہ

غير منصور أجبره الحاكم عليه. (١)

۱۵ اگر کوئی شخص حق کو واجب سمجھے کے باوجود غصہ نہ کرے۔
حالانکہ غصہ کرنے میں حق کے اعتبار سے کسی ضرورت کا
اندر نہ ہو، بلکہ اس کے لئے باعث نقص ہے۔ (۱)

☆ خیر متون غرض پر فصل واجب ہوگی (تلفظ) یعنی سپاری کو چھپانے والی کمال کے اعر پانی پیچھے، صحیح قول کے مطابق واجب نہیں ہوگا۔ (۱۰۰)

☆ غیر مفلح شخص کی وفات ہو جائے تو اس کا ختم نہیں کیا جائے گا، بلکہ رانے خفیہ، مالک، شواہر اور اکثر حاکمہ کی ہے، البتہ حاکمہ کے یہاں ایک قول اس کے خلاف لکھا ہے۔ (۴)

☆ اچھے کے حلال ہونے کا حقیقی سلطان ہونے سے ہے نہ کہ
 مخلوق ہونے سے۔ اس لئے غیر مخلوق کا اوجہ لگی حلال
 ہے۔ یہی منہی اور مہجور کا مسلک ہے حضرت عبداللہ
 عباس رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے بارے میں غریبوں کے

خبر کو کھلا کر قرائت نہیں دیتے تھے، (۵) اہل ایک قول امام
اٹھائے بھی اسی طرح کا مسئلہ ہے لہٰذا حنا بل کے یہاں
بھی اتنی انکسار پر ہے کہ اس کو مذہبِ حلال ہے۔ (۶)

خراج (یکہ روزی فکس)

”خراج“ کے معنی عطیہ وچہ اور اس کے لیے پہلے مقررہ عالم
نقصہ اسمعی کا خیال ہے کہ ایک دفعہ کچھ چیز کو ”جعل“ سے اور
باد بارہ جے سے کو ”خراج“ سے تعبیر کیا جاتا ہے، خواہ میرٹھ
میں یہ لفظ آدمی اور کھلی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ
جاتا ہے کہ عالم یا خراج عامہ کرنے کا سلسلہ سب سے پہلے
امیران میں شاہ قباد بن فیروز نے شروع کیا، اسلام میں عالم
سب سے پہلے خلیفہ دوم حضرت عمر ؓ نے عراق کے مکتوف
علاقوں میں خراج مقرر فرمایا، امام حضرت عمر ؓ اس رائج
میں تہمت تھے بلکہ بہت سے صحابہ نے اس کا مشورہ دیا تھا، جن
میں عذیمین نے حضرت علی ؓ اور مسیح بن خلیفہ ؓ کا خاص
طور پر ذکر فرمایا ہے۔ (۱۶)

خزان اصطلاحاً کسی وہ زندگی لکس ہے جو تجلیدی طور پر اسلامی مملکت کی غیر مسلم رعایا پر عفر کی جو لگا جاتا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ساتھ امتیازی برتاؤ نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ مذہبی

(١) والممنوع: ٢٣٧٥

(۴) فتاویٰ کا مجموعہ: سجاد علی محمد صاحب، (۱۳۲۱ھ)

(٥) كروية السطح ٢٠٩٠٠

[illegible]

(٩) ملحق: ١: الاستعلام لأحكام الجزاء: لا بد ويجب تحليل: $\epsilon = 3$

(۲) کتب و تفہیم : ۷۵۹

(۴) لیکن، لازم الدلیل: ۳۰/۴۳

(۱) وکے، الطبی: ۳۵۹

۳- انھوں نے زمین کوئی مسلمان ہرگز کے محرم غرضی پائی ہے۔
خرامی پائی ہے وہ پھل نہیں مرد ہیں، جو غیر مسلم
نہرہوں کی کھدائی ہوئی ہوں، ہارٹ، ٹریس، پٹھے، بڑی
نہرین، تھائی، دے پائی عسکری پائی کھاتے ہیں

غرض غیر مذکورہ پر غیر مسلموں کی زمینیں آزاد پائی ہیں،
نہیں ہر مسلمان نے ان کو لڑ پکڑ لیا تو اب بھی وہ خراجی پائی
رہتی ہیں، جب کے یہاں اس میں صرف خراج واجب ہوتا ہے
اور دوسرے فقہاء کے اہل بعض صورتوں میں صرف لڑا، بعض
صورتوں میں لڑا، خراج دونوں :-

(تفصیل کے لئے دیکھئے صفحہ ۱۰)

خراج کی دو قسمیں

خراج کی دو قسمیں کی جاتی ہیں، خراج متہرہ خراج ولیفہ۔
خراج متہرہ یہ ہے کہ زمین کی پیداوار کے ایک تناسب حصہ
مطلقاً یا محض حصہ یا حصہ حصہ کا خراج متہرہ کیا جائے، یہ خراج
پیداوار سے متعلق ہوتا ہے، کاشت کی جائے اور پیداوار ہوتی
خراج واجب ہوگا، زمین کاشت کی نہ کی جائے یا پیداوار نہ
ہو پائی تو خراج واجب نہیں ہوگا اور سال بھر میں جتنی فصل کی
جائے ہر فصل پر مستقل خراج عائد ہوگا۔

خران ولیفہ میں فی ہر بہ زمین غلہ یا قہر یا نہر یا پائی
ہے، ایک ہر بہ ساتھ سرزمین تھکا ہوتا ہے، قائل کاشت تری
کی زمین، لہجہ، انہر، کے پائے کی زمین پر غنہ، نے اگے
ایک مقدمہ شخص کی ہے اور اصل میں اس کا ہر زمین کی پیدا
وارتی صلاحیت اور حکومت وقت کی صواب دے، یہی کہ

جر سے بڑا انتخاب متعہ ہے، ہر زمین پر طرہ نہ کیا جاتا ہے
ان کو ایک سلطان عبادت پر مجبور کرنا ہوگا اور یہ لگانا جبر و ہذا
کے مراد ہوگا، اس لئے ان کو شریک مختلف نہیں بنایا گیا، ان
کے ایک خصوصی ٹیکس مقرر ہوا۔

خراجی زمینیں

”خراج“ کن اراضی پر عائد ہوگا۔ انھما کی تعریحات
سے معلوم ہوتا ہے کہ ارضائی طور پر چار قسم کی زمینیں ہیں، جو
خرابی ہیں۔

۱- مسلمانوں نے بزدقوت اس علاقہ کو فتح کیا، ہر عمارت
کے، شہروں کے حوالہ کر دیا، خراج مقرر کر دیا، جیسا کہ
حضرت عمرؓ نے عراق کے متروک علاقوں میں کیا تھا،
حضرت حذیفہؓ میں نہان چھکارا، عمان میں ضیف چھکارا
زمین کی پائش اور خراج کی قسمیں پر، سور فرمایا تھا۔

۲- کوئی علاقہ فتح سے فتح ہوا اور ہر طور مسلمان کی زمین پر
خراج سے پہلے، جیسا کہ بنو نجران سے خود آپ ﷺ نے
مصافحت کر لائی کہ کوئی کسی چیز کے علاوہ ہر طور خراج
سالانہ دو ہزار درہم یعنی راہبوں کے مطابق بائیس سو ملے
دیا کریں گے۔

۳- انھما دونوں زمین جس کو اسلامی حکومت کی اجازت سے کسی
غیر مسلم نے آباد کیا ہو، جس میں خداوند کے بدلہ حکومت
نے اس کو ہر طور امداد دیا ہو، یا غیر مسلموں کی زمین اراضی
ہوں، جن کو بعد میں قائل کاشت کر لیا گیا ہو۔

عائلہ فقہاء کی تصریحات کو سامنے رکھ کر معصوم ہوتا ہے، خراج کی اس صورت میں مالی نیکر ایک ہی مقدار، ادنیٰ مقررہ خراج واجب ہوگا، کاشت کی جائے اور پھر بارہ ماہ صلیٰ نہ نہیں اور ایسے فی فصل کی ہر سہ یا زبارة کی جائے۔ (۱)

خراج کا مصرف

”خراج“ اصطلاحی معنی میں واجب ہوتا ہے، اور بنیادی طور پر جو آمدنی واقعی ضرورت کے لئے صرف کی جاتی ہے، عمارت، صحت کے اسی کا مصرف ممکن، متعلقین کو قرار دیا ہے، لیکن اگر فقہاء نے اس میں حریص و صحت پر کی ہے اور مردوں کی حاملہ بندگی، چلوں کی تعمیر، عمارت، عاصین اور قاضیوں کا کف، فوجیوں کی نگہداشت اور ان کی پرورش وغیرہ کو بھی اس کا مصرف قرار دیا ہے۔ (۲) فرض پر آمدنی واقعی اور قومی مداخلت کی حالت ضروریات پر غور کیا جاتی ہے

خذف

”خذف“ کے معنی چھٹی ٹکری یا ٹھیکر کی تسلی کرنا، شہادت اور انگوٹھے کے درمیان رکھ کر چیتے کہ ہیں۔ (۳) خراج کا ایک اہم معنی ”دفعہ“ ہے، اجرات پر آپ ﷺ نے اسی طرح ٹکری چیتے کو فرمایا ہے۔ (۴) (تھیں کے لئے دیکھئے عروت)

عام حالات میں آپ ﷺ نے اس طرح ٹکری چیتے کو منع فرمایا اور فرمایا کہ اس سے کسی جانور کا شکار ہو سکتا ہے، نہ وہ زمین کو زخمی کیا جاسکتا ہے، مبادتہ اس سے کسی آنکھ بھرت نکلتی ہے اور دانت ٹوٹ سکتا ہے (۵) اس لئے اس سے گریز کرنا چاہئے، یہ نہ نعت صرف چھٹی ٹکری ہی سے متعلق نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی اذیت رسالہ اور مہر پر چیتے کا ملکی ختم ہے۔

فرض

(۱) ائمہ اربعین

”فرض“ کے معنی اللہ عزوجل کے لئے ہے۔ (۱) فرض ہے کہ ہم فرض چلوں کی طریقہ و روش، بکھن اور چلوں کی طاقی وغیرہ میں محاذ سے کام لیں اور فریقین کا فرض زمین نہ تہا کر لیں۔ (۲) اخذ زکوٰۃ کے سلسلہ میں ہے، حضرت ابو حیدر سادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ جہنم کے موقع سے مدینہ نظام کے درمیان ایک طلاق زبانی تھی کہ پڑتا تھا، وہاں کے ایک باغ میں آپ ﷺ نے زکوٰۃ کے لئے چلوں کی مقدار کا خود بھی اندازہ کیا اور دوسرے صحابہ سے بھی اندازہ کر کے کہا، حضرت ابوبکر بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز اور دوسرے چلوں کے محاذہ کے لئے اپنے لئے تھوڑے بچھا کرتے تھے۔ (۳)

(۱) صحیح مسلم ج ۲، ص ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷

زکوٰۃ میں اعزازہ و تحنین

آمدنی کا اعزازہ ہو جائے تاکہ وہ اس کے مطابق ہی اپنے خراج ت کاقت نہ سکے۔

(خرم و اعزازہ سے حلقہ بعض تہذیبات میں متعلق خرم کے درمیان بھی امتیاز پایا جاتا ہے، یہاں مسئلہ زکوٰۃ میں زکوٰۃ کے وصول کے لئے فتح الہادی ۳۱۲ھ و حمزہ و قتادیہ ۱۸۱ھ و بخرم و خرم نیز الخلیفہ ۱۲۰۰ھ-۱۲۰۱ھ تک بھی چاہئے)۔

خرقاہ

”خرقاہ“ دو جانور ہے جس کے کان میں گول سوراخ (۲۰۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایسے عیب دار جانور کی قربانی کو منع فرمایا، (دختر کے نزدیک یہ مخالفت تھی ایسے جانور سے اہتاف کے انتخاب کو بھڑتی ہے، ورنہ اگر کان کا انجم نہ ہو جاتی ہو اور کچھ کلا ہو اور اس کی قربانی کا عیب نہ ہو جائے، (۱) اطلاع دینا میرا ہے قتل کیا ہے۔ (۲) لکھنا، امام ابوحنیفہ کے بھائی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک کان کشا ہونہ مطلقاً (جائز کہ جس) قربانی صحیح ہونے میں فتح نہیں، (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱۳۹۰) (۱۳۹۱) (۱۳۹۲) (۱۳۹۳) (۱۳۹۴) (۱۳۹۵) (۱۳۹۶) (۱

۷: (ایک خاص کپڑا)

”خز“ اصل میں ایک آبی جانور کا نام ہے، جس کا اعلان کچڑوں کی جلالت میں استعمال ہوتا ہے، (۱) آبی جانور یا کسی اور جانور کے اون اور وٹھم سے بچے کو لے کچڑے ”خز“ کہلاتے ہیں، (۲) صاحب دوا نے لکھا ہے کہ یہ جلالت اس طرح ہوتی ہے کہ باقوانوں کا اور تانبا ٹنکی کا، (۳) مہر پر کڑا عمروں کی عطاہ مردوں کے لئے بھی طالع ہے، حضرت سعد ؓ نے جلالت میں ایک شخص کو سیاہ خنز کے عمار میں لپٹ کر ہار دیا، کیا انھوں نے فرمایا کہ مجھے یہ اخطار دیکھنے پہنچا ہے، حضرت عمران بن حصین، انس، حسین، عبداللہ بن عباس، سعد، عبداللہ بن عمر، جابر، البرہہ اور ابی سعید خدری کی نیز انی وادی سے بھی خنز پر پشہ نقل کیا گیا ہے۔ (۴)

بعض روایتوں سے ”خز“ کی مراد بھی معلوم ہوتی ہے، (۵) مگر اس کے خالصہ کی پکڑ سے مراد ہیں۔ (۶)

فوسفور (گہن)

”خف“ کے معنی مخفی اور کھپے کے ہیں، کہا جاتا ہے ”وحی فلان بالخف“ یعنی فلان مخفی تم پر وحی ہو گیا، اسی مابعد سے عرب اس کو جو کہ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں ”ہات فلان الخف“ یعنی فلان مخفی نے

سواری کے لئے ایک ٹکڑی دی۔ سواری اور چاند میں بھی ایسی
 کی روشنی و سماں کے لئے ایک ٹکڑی دی ہے۔ اسی لئے
 گمین کو "خسوف" کہا جاتا ہے۔ چاند تو یہ سواری اور چاندوں
 کے گمین کے لئے ہوا جاتا ہے۔ چاند چاند ہی ہے۔

لأن الشمس والقمر لا ينفصلان أبداً ولا

الحملات (4.9)

لیکن عام طور پر عرب سورج کے گھٹن کیلئے "مسول" اور
چاند گھٹن کے لئے "خسوف" کی تعبیر اختیار کرتے ہیں، تاہم
المفسرین میں ایسا کو عام اعتقاد قائم ہے مگر کہا ہے کہ یہ
مشکوٰۃ فخری، اور طبری وغیرہ نے بھی اسی تفسیر کو پسند فرمایا ہے۔ (۱)
جو ترجمان سے لیا ہے: ههلا اجود الکلام (۲)

اسلام کا مزاج یہ ہے کہ کوئی بھی عالم واقعہ کو سنا یا پتہ لگا
 کو اللہ تعالیٰ کی مدد ملے اور دل و ذہن کے بل پر کھلتا رہے
 خدا فراموشی کے غبار سے پاک و صاف کرنے کا ذریعہ بن جائے
 ہے۔ آفتاب و اجتاب اللہ تعالیٰ کی نور و مست نمایاں اور دوسری
 قدرت و ربانیت کی آیات ہیں، چند کلمات کے لئے سخی، انسان کی
 روشنی سے عروجی خدا کے سامنے ان کی طاعتی اور مجرکاً منظر ہیں،
 یہ اتنا ایک صاحب ایمان کے لئے خدا کی بے پناہ طاقت اور
 تمام عالم کی اس کے سامنے غرور و جاہلی پرانہ کو بے حیا اور
 خدا کی جلالت شان کی طرف متوجہ کرے ہے اور اس کی عین غار

$$E_{\alpha} F = \varprojlim_{\beta} E_{\alpha\beta} F$$

(۲) کیجئے اس راۓ کی تشریح و المناقشہ، جس کا منشا یہ ہے کہ

(٩) ٤٥٠٠ : ٤٦٠٠

(۵) بحاری ۸۰/۲، کتاب المغنی

$$170 \text{ V}^2; \quad \text{---} \quad (18)$$
$$FTV_{\text{red}} = \mu_{\text{red}}(t)$$

(۳) یوزفاژد : ۲۰۹۵۴۰، باب دیجاا فی الیاز

06072 25392. 25392(5)

(د) المصاحح المجهو طري ۱۳۵۸

(4) 2014 年 12 月 31 日

خصی

”خصی“ اس مرد اور زکو کہتے ہیں جس کے خنطوں کی گونیاں کاٹ دی گئی ہوں۔
خود اس لفظ کا کیا حکم ہے؟ اس کے لئے ”اختصار“ کا عقد بیان ہے۔

آمر کوئی انسان خصی ہو جائے یا گروا جائے تو اس کے احکام عام مرد پر دی ہیں، جو دوسرے مردوں کے ہیں، چونکہ خصی شخص کے بارے میں فقہاء کا تجزیہ ہے کہ گواہ میں تو یہی صلاہت باقی نہیں رہتی، مگر شہادت اور عورت سے خصی صلاہت کی قوت باقی رہتی ہے، وہ اس لئے عورتوں کے لئے اس سے پردہ و حجاب کے وہی احکام ہیں، جو دوسرے مردوں سے پردہ کرنے کے ہیں، (۱) اسی طرح جیسے غیر حرم مردوں کے ساتھ عورتوں کا خلعت اور عمامہ اختیار کرنا جائز نہیں، اپنے ہی آخر مرد کے ساتھ بھی صحت حرام ہے۔ (۲)

خصی شوہر سے تفریق کا حق

آیا شوہر خصی ہو تو عورت کو اس سے تفریق کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے؟ عام طور پر فقہاء نے اس مسئلہ میں کوئی حرج نہیں کیا ہے، فقہاء حنفیہ کے یہاں صرف دو مہم ہیں، جن میں پہلی تفریق کا دعویٰ کر سکتی ہے، ایک ”مردی“ دوسرے اس کا کہہ دے کہ وہ ”عقب“ یا آخر شخص کا ہے، لہذا عورت سے عاجز ہونا ضروری نہیں، اس لئے یہ عاجز یہاں عیب نہیں کہ عورت تفریق کا مطالبہ کر سکتی ہے، مگر ملک المسلمین، عاصہ کا ساتھی کی

میں اپنے، ملک و آقا کے لئے کھڑے رہتے ہیں، چنانچہ شریعت نے اس موقع پر لئے بھی ایک خاص نادر ضرورت رکھی، جو ”مسنوہ کوف“ کہلاتی ہے۔ سورج جن کی صورت میں نماز کے سلسلہ ہونے پر اتفاق ہے، البتہ نماز کی کیفیت کے مسئلے میں فقہاء کے درمیان بعض تشدید میں اختلاف ہے، چاند گہن، سیاہی کوئی نماز مسنون ہے یا نہیں؟ اس میں بھی اختلاف ہے، البتہ ”کوف“ کے تحت اس سلسلہ میں روشنی الٹی جائے گی۔

خشوع

نماز کا مقصد خدا کی بندگی اور اس کے سامنے فروتنی کا اظہار اور اپنے آپ کی ہر مرضی کو بے پروا کرنا، یک عمل ایسی حقیقت کا علم ہے، ایسی کیفیت کا نام ”خشوع“ ہے، گواہ میں اختلاف رائے ہے کہ ”خشوع“ ”قنوت“ کے حوالہ سے لیا جاتا ہے کہ نام ہے یا اعتقاد، جو ارجح کے پر سکون ہونے کا محرک عقیدین کا رائے ہے کہ خشوع کیفیت قلب سے عبارت ہے، اور عبادت کی فعل و انفعالی اور عبادت و حجاج کا سکون اور عبادت کے طور و انداز اس کے مظاہر و اثرات ہیں، (۱) البتہ چونکہ قلب میں مطلوبہ کیفیت پیدا کرنا اختیاری فعل نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ انسان کو غیر اختیاری اعمال کا متعلق نہیں مانتے، اس لئے یہ ایک اعتدالی عمل ہے نماز کے لئے فرض و واجب یا شرط نہیں۔

(۱) لایم المذنب (۲) ۳۶۱

(۱) لایم المذنب (۲) ۳۶۱، (۲) مطلب فی الخشوع

(۳) حدیث، ۳۶۱، ۳۶۲

(۱) لایم المذنب (۲) ۳۶۱، (۲) مطلب فی الخشوع، (۳) حدیث، ۳۶۱، ۳۶۲

خطاب

خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عیب کی بنا پر بھی عورت تفریق کا مطالبہ کر سکتی ہے:

وَالْمَرْءُ عَدُوٌّ لِزَوْجَتِهِ كَمَا أَنَّهُ عَدُوٌّ لِنَفْسِهِ
وَالْمَرْءُ عَدُوٌّ لِمَنْ يَحِبُّهُ كَمَا أَنَّهُ عَدُوٌّ لِنَفْسِهِ
وَكُلُّ الْمَرْءِ كَالْمَرْءِ (۱)

”خطاب“ کے معنی رشتے کے ہیں ہمال، رنگے جانکیا
جس کا کوئی اور حصہ، ہاتھ وغیرہ، چنانچہ حدیث میں عورتوں کے
مہر کی جگہ کو بھی ”خطاب“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (۲)

خطاب لگانے کا حکم

ہند میں بیوہ وادھی ملید رکھتے تھے اور خطاب کا
استعمال نہیں کرتے تھے، آپ ﷺ ہمیشہ اس بات کے خواہاں
رہتے تھے کہ مسلمان خالص دینی اعمال کے ساتھ ساتھ اپنی
خاہری وضع قطع میں بھی غیر مسلم اقوام سے ممتاز رہیں، اس لئے
آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم ان کی وضع کے خلاف طریقہ
انتخاب کرو اور خطاب لگایا کرو، ”اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى
لَا يَصْلَحُونَ لِمَعَاشِرَتِهِمْ“ (۳) ترجمہ کہ ان کے موقع سے حضرت ابو

بکرہ نام نہ نہیں لگائی راستے پر ہے، امام فتح کے نزدیک ہر
ایسے عیب پر عورت مطالبہ تفریق کر سکتی ہے جس کے باوجود
عورت اس مرد کے ساتھ رہنے میں نقصان محسوس کرتی ہو، ”کُلُّ
عَيْبٍ لَا يَصْلَحُهَا الْمَرْءُ مَعَ الْاِبْتِصَارِ“ (۴) اور صحابہ نے
اسی قول پر فتویٰ دیا ہے، اس کا تقاضا ہے کہ اگر عورت میں بننے کا
شدید جذبہ نہ ہو تو عورت اس پر صبر نہ پاتی ہو تو اس کا شوہر کے
خلاف دینی تفریق کا حق حاصل ہونا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

آخر کی قربانی

جن جانوروں کے فوموں کی گولیاں نکال دی گئی ہوں،
ان کی قربانی جائز ہے، ”مَنْ لَعَنَ كَرَامِيَّ سَعْدَ عَرَبٍ زَوْجَتِي
هَوَاتَا، بَلَدَا، كَرَامِيَّ كَرَامِيَّ فِي خُشْبِيَّةٍ اَهْلِيَّ جَاءَ اَوْ جَاءَ خُشْبِيَّةٍ
هَوَاتَا، يَوْمَ سَلَفَتَا وَكَدَسَ مِثْلَانِ فَضْلِي عَلَيْهِ“ اور ابن قتیرہ کا
بیان ہے: ”لَا نَعْلَمُ فِيْهِ اَحَدًا“ (۵)

میں نے ان کے سر اور وادھی کے پاس بہت سفید کر دی، اس موقع
سے آپ ﷺ نے ان کو خطاب لگانے کی تلقین کی اور یہ بھی فرمایا
کہ سیاہ خطاب استعمال نہ کیا جائے، (۶) سیاہ خطاب کی
سمجھت بعض اور روایتوں میں بھی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خَيْرُ مَا فِيَّ مِنْ شَيْءٍ كَيْفَ اَيْسَ
وَلَوْ بَلَغَ عَنِّيْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اِسْرَءِيْلَ اَنَّهُ يَنْتَظِرُ عَنِّيْ اَنْ يَّخْتَلِيَ بِيْ
فَيَقُولَ: يَا اَبِيْ سَلَمَةَ، اَوْ يَا اَبِيْ سَلَمَةَ، اَوْ يَا اَبِيْ سَلَمَةَ“ (۷)

(۱) مجھے سوال مد کو

(۲) بحال الصالح، ۳۶۴

(۳) المغنی، ۳۵۹

(۴) ترجمہ، ۵۵۶، ”اِنْصَابُ الشَّيْءِ“ ابو قتیرہ، ”اِنْصَابُ الشَّيْءِ“

(۵) بخاری، ۵۵۶، ”اِنْصَابُ الشَّيْءِ“، ۹۹، ”اِنْصَابُ الشَّيْءِ“

(۶) مسلم، ۹۹۲، ”اِنْصَابُ الشَّيْءِ“، ۳۵۶

مردم و قریب کے۔ (۱۰)

اسی لئے عام طور پر خطاب کے استعمال کو فقہ و مکرہ قرار دیتے ہیں، امام نووی نے کو بعض فقہاء شوافع سے کراہت سترجیحی نقل کی ہے مگر شوافع کا صحیح قول اس کو قرار دیا ہے کہ سیاہ خطاب کا استعمال حرام ہے۔ (۱۱) دارع لکھا ہے کہ مکرہ تحریمی ہے۔ (۱۲) البتہ احناف کے یہاں جسک کی صورت بالاختلاف اس سے مشکئی ہے کہ یہ جو میں دشمن کو مکرہ کر کے لے لے سیاہ خطاب کا استعمال کریں، امام ابو حنیفہ نے شوہر کو چہلی کے پاس اس کی اہمیت دی ہے اور کہا ہے کہ جیسے شوہر چاہتا ہے کہ اس کی چہلی ترمیم و آراؤں کرے، اسی طرح شوہر کو بھی چاہتی ہیں کہ اس کے شرابان کے لئے آراہت ہوں مگر عام طور پر فقہ احناف نے اس صورت میں بھی سیاہ خطاب کے استعمال کو مکرہ و مکی قرار دیا ہے۔ (۱۳) ایسے سیاہ خطاب کے استعمال کی ممانعت مطلق کے درمیان ختم نہیں ہوئی ہے، حضرت عثمان و حضرت حنین اور حضرت قنبر بن عامرؓ اور تابعین میں ائمہ سیرین و غیر بعض اور اہل علم اس کے جواز کے قائل تھے۔ (۱۴) امام محدثین سیاہ خطاب کی کراہت ہی کو باطلی میں لاریکی دانے ہے۔

خطاب کا رنگ

خطاب کا رنگ کیا ہوا ہے؟ درگ کو مستثنیٰ کر کے کسی عام

رنگ کی فقہ یہ نہیں سمجھتا، امام محدث میں بھی رنگ کا عام طور پر ذکر ملتا ہے، ایک محدث کی کا خطاب ”سرے“ ”قلم“ کا جو سبھی مال ہوتا ہے، حضرت ابو زرارہؓ فرماتے تھے کہ میں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو بہترین خطاب قرار دیا ہے ”الفضل من غیرہ“ بہ الفضل المحض، والکلیہ“۔ (۱۵) سرے قرآن و عارف حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول زرارہؓ کا قول اور روایت فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کو بھی ایک رنگ سب سے زیادہ محبوب تھا۔ (۱۶) امام نووی نے بھی نقل کیا ہے کہ اگر مطلق زرارہؓ خطاب کو پسند کرتے تھے، صحابہ میں مولانہ بن عمرؓ کے علاوہ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو بکرؓ اور صحابہ سے بھی جی محتول ہے اور ایک روایت حضرت علیؓ کے بارے میں بھی زرارہؓ خطاب کے استعمال کی ہے۔ (۱۷) اسی طرح ابن شہر آشوبؒ نے بھی صحابہ سے زعفرانی خطاب کا استواء بھی مردوں ہے۔ (۱۸) — خطاب کے استواء کا جو حکم مردوں کے لئے ہے وہی عورتوں کے لئے بھی ہے۔ (۱۹)

استعمال بہتر ہے یا ترک؟

اہلے خطاب کا استعمال بہتر ہے یا ترک؟ — اس میں بھی فقہ و کی رائے قدرے مختلف ہیں، حنفیہ کے یہاں استعمال مستحب ہے؛ کیونکہ روایات گذر چکی ہیں کہ آپ ﷺ نے صحابہ سے اس کا حکم فرمایا، (۲۰) شوافع کے یہاں بھی ترجیح

(۱) التلخیص ۲/۲۷۴

(۲) کو مدخل و رد المحتار ۲/۲۷۴

(۳) التلخیص بیرونی علی غیبت ۱/۱۹۲

(۴) کو مدخل التلخیص ۲/۲۷۴

(۵) کو مدخل التلخیص

(۶) کو مدخل التلخیص ۲/۲۷۴

(۷) التلخیص ۲/۲۷۴

(۸) کو مدخل التلخیص

(۹) التلخیص ۲/۲۷۴

(۱۰) کو مدخل التلخیص ۲/۲۷۴

(۱۱) کو مدخل التلخیص

اسی کو ہے (۱)۔ نووی نے بعض اہل علم سے رد و رد تو اس نقل کے لیے ہیں، ایک یہ کہ جہاں عام طور پر لوگ خطاب کا استعمال کرتے ہیں، وہاں استعمال بہتر ہے، جہاں بالعموم خطاب نہ لگایا جاتا ہو، لگائے والا سرگز قہر میں جاتا ہو، وہاں نہ لگانا چاہئے کہ ”خروجہ عن العادة شعرة“ و منکر وہ ”دوسرے یہ کہ جس کے بال، یا جسم میں اور ہوا خطاب بھلے گئے ہوں، ان کے لئے خطاب سے خطاب بہتر ہے اور جس کا صفات اس کے برعکس ہو وہاں خطاب کا استعمال بہتر ہے۔ (۲)

نام نہاد وہی تو ان اقران کی طرف بالآخر نہیں آتے، مگر ان میں سے پہلا رائے اس عاجز کے خیال میں زیادہ قرین ذہب ہے اور یہ قول نورانی بھی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے، و عمر بن الخطاب کے استعمال کا رد و عام قہر، اس لئے خطاب کا استعمال انھیں نہائی کا باعث نہ بناتا، دوسرے خطاب سے بہت بیداری کی شاعت تھی، اور آپ ﷺ ایک مشترک معاشروں میں صحابہ کو ان سے ملنا دیکھنا چاہتے تھے، ایک ایسے مہاجر میں جہاں یہ وہ لوگ بائیس نہ پائی جاتی ہوں، سیاہ کے علاوہ کسی اور رنگ کا خطاب انھیں نہائی اور قہر کی زبان میں ”شہرت“ کا باعث بن جاتا ہے۔

معمول نبوی ﷺ

خود آپ ﷺ نے خطاب کا استعمال فرمایا ہے یا نہیں؟

اس سلسلہ میں رد و رد میں اختلاف پایا جاتا ہے، و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں رسول مبارک میں نبی اور ایک میں رد و خطاب کے استعمال کا ذکر ہے، آپ ﷺ کے زرد خطاب استعمال کرنے کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی متحول ہے (۳)۔ لیکن اکثر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خطاب کے استعمال کی ذہرت آتی تھی، مگر میں یہ بتا تو شمار کر لیتا، (۴) چنانچہ اکثر محققین کا خیال یہی ہے کہ آپ ﷺ نے سیاہ خطاب کا استعمال نہیں فرمایا، آپ نبی تھے، انھیں صراحتاً استعمال فرماتے جس سے بعض دفعہ لوگوں کو غلط فہمی برپا جاتی، نہائی کی ایک روایت میں قریب قریب اس کی صراحت موجود ہے، و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم خود خوشبو داہمی میں استعمال کرتے تھے، اس پر حیرت کا اظہار کیا گیا، نہائی کا ذکر میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو عرض مبارک میں یہ رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے، (۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں یہ طور و شہر اس رنگ کا صراحتاً استعمال فرماتے تھے جس سے سفید یا دھواں پر زردی نہ جاتی تھی، اور بعض لوگ اس کو خطاب بھلے گئے تھے، بخاری کی دو روایتیں جن میں اوقات کے بعد بعض اذواج مطہرات کے پاس موجود صوعہ سر رک سرخ یا خطاب میں رنگے ہوئے ہونے کا ذکر ہے، وہ ان کا خطاب بھی یہی ہے، اور نہ تو آپ ﷺ نے باطنی خطاب کا استعمال نہیں فرمایا ہے۔

(۱) حوالہ سابق

(۲) حوالہ سابق

(۳) سنن: ۸۰۷

(۴) ردی صلی مسلم ۲۹۰۲

(۵) نسبی ۸۰۷، و الخطاب دلجنا، و انکم

(۶) بحاری: ۸۰۷، و باب مذکر علی القلب

(۷) بحاری: ۸۰۷

مضمرات (مبزی)

مبزیوں میں زکوٰۃ

”مضمرات“ سے مراد مبزی و ترکاوی ہے۔ اسرار
زکوٰۃ میں سے ایک مبزی کی پیدائش ہے، البتہ کسی پیدائش
زکوٰۃ واجب ہوگی اور کسی میں نہیں، اس میں اختلاف ہے،
الکبیر، شوخی کے نزدیک اور میں ہیں، خود کہ کے قبیل سے
ہو، ایک طہیزت کے لئے کسی کو انحراف کیا ہو، مگر
حلیلہ کے ہیں، خراب ہونے کی شرط نہیں مگر دوسری شرطیں
میں عاید ہونا ہوتے، البتہ کہ لے کر دوسرے شپ یا قول کر
اس کی مقدر معلوم کیا جاتی ہو، ۱۰۰ نام یا ۱۰۰۰ نام یا
نئے نزدیک مبزیوں، اور ان میں سے زکوٰۃ نہیں ہو، ورنہ
ہو، ۱۰۰ نام یا ۱۰۰۰ نام یا ۱۰۰۰ نام یا ۱۰۰۰ نام یا ۱۰۰۰ نام
ہے، البتہ اس کی زکوٰۃ ملین وصول نہیں کریں گے، ۱۰۰ کان۔
مردودہ اور اگر کسی گے، ۱۰۰

۱۰۰ صاحب کے چھٹی نظر، روایات ہیں میں میں مضمر
زمین کی پیدائش زکوٰۃ واجب قرار دی گئی ہے، (۱۰۰) دوسرے
فتاویٰ کی دلیل حضرت سجاد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مبزیوں میں
زکوٰۃ نہیں ہے، (۱۰۰) البتہ خود ہی نے کہا کہ حدیث کہ ”مبزی میں
فتاویٰ کی حد سے ضعیف تر قرار دیا ہے، مگر حدیث امام کے پیچھے

۱۰۰ زکوٰۃ حق حادث کے مسئلہ میں ان کی روایت سے
استدلال کرتے ہیں، (۱۰۰) دوسرے روایات میں مبزیوں کی روایت کو
مکمل سنہ سے نقل کیا ہے، (۱۰۰) اس کے خلاف کے یہاں اس
حدیث کا مضمون یہ سمجھا گیا ہے کہ حیثیت عامل زکوٰۃ حضرت
مناذ رضی اللہ عنہ اس کے قاضی تھے نہ کہ عام مسلمان، (۱۰۰) مفسد
ہے کہ عامل زکوٰۃ کسی کی زکوٰۃ دوسرے کے گاہک دھارم۔

خطا

شریعت میں بعض امور میں یہ کہ ان سے حکام میں تخفیف
ہو جاتی ہے، ان میں ایک ”خطا“ بھی ہے، اور مردودہ، (۱۰۰)
میں ”خطا“ سے اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے، مگر ترجمہ یہ ایک عام
مطالعہ ہے، دفعہ پہلے کہ نتیجہ میں جس سے انسان کا مقصد
نہ کہ، (۱۰۰) البتہ اس کا ارتکاب نہ ہو، مگر مردودہ اور عام اس کا
مردودہ ہو جائے، ”الخطا“ ان بقصد الغرض غیر المحلل
لہی بقصد بہ الجاہل“ جیسے روزہ کی حالت میں کھانے
کے ارادہ سے سر میں پانی والا مردودہ پانی ملنے کے لیے چا گیا،
تاکہ کسی جوان کو بلی اور دوسری آدمی کو گندہ گیور، (۱۰۰) البتہ اس
راہزہ عت کا عقیدہ ہے کہ خطا مردودہ اور دوسرے جس درست
ہے، محترم کے نزدیک خطا مردودہ، (۱۰۰) البتہ اس کی رو سے
درست نہیں، البتہ اس سے کہ خطا مردودہ، (۱۰۰) البتہ اس کی رو سے
ہے، اس نے فی الحقیقت اس میں انسان مقصود مردودہ ہے، (۱۰۰)

(۳) التمسی ۳۳۲

(۴) زاد المعاد ۳۳۲

(۵) التمسی ۳۳۲

(۶) التمسی ۳۳۲

(۱) رد المحتار ۳۳۲

(۲) رد المحتار ۳۳۲

(۳) رد المحتار ۳۳۲

(۴) رد المحتار ۳۳۲

(۵) رد المحتار ۳۳۲

قرآن مجید نے نہ "کورسیا" دینے والی تعلیم اور کوتاہیوں پر بھی اللہ تعالیٰ سے متوفی اپنی تعلیم دہی ہے۔ وہاں خطا خطا ان نسبتاً اور خطا (۱۵۶)

الحی جو (۳)

کئی دن تک میں پاؤں ڈالنے کے دور میں پانی میں چلا جائے۔

خطا سے بعض احکام تو بالکل عین صواب ہو جاتے ہیں، غم میں کروا احکام جو حقوق اللہ سے متعلق ہوتے ہیں، پتہ بچانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "معین لغو" پر کلام نہیں لڑا کہیں گے (دور، ۱۵۵) "معین لغو" سے ایسا قسم بھی مراد ہے جو بلا ارادہ زبان پر جائے ہو جائے، (۱۵۶) جیسا کہ عربی کی کامریتہ کہہ بات نہ پڑے "لغو" کہہ "لغوی" والہ "کہا کرتے تھے، ایسی غیر مادی قسم پر نگاہ ہو واجب نہیں ہے۔ مختلف احکام میں خطا کا کیا اثر پڑتا ہے، نیچے کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے:

زکوٰۃ میں :

البتہ اگر مصرف زکوٰۃ کو سمجھنے میں زکوٰۃ لینے والے سے خطا ہو جائے اور غیر مصرف میں زکوٰۃ اور کر دے، امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک زکوٰۃ اور ہو جائے گی، امام ابو یوسف کے نزدیک دائیں ہوگی اور سی کوہ پارہ اور کر ہوگی۔

لال نہو صنفہ و محمد : اذا دفع الذکاة الى رجل بلفظ ففہراً ثم بان الہ ہمی او ہامی او کلور او دفع فی مجلس فبان الہ ابوہ او بنہ فلا اعتلاۃ عنہ قال ابو یوسف علیہ السلام (۵)۔

چشم میں :

چشم میں خطا کے بارے میں کسی شخص سے متعلق جو دعویٰ غم ہے، وہ پیشہ جاری ہوتا ہے، اگر مسموعات احرام کا ارتکاب ہو جائے تو شرعاً کسی کے لئے جو کفارہ مقرر ہے، وہ ادا کرنا ہوتا ہے "بتیات" کے ذیل میں مختلف جتناں کے تحت فقہاء نے

نماز میں اگر غلطی ہوگی کسی ایسے فعل کا ارتکاب ہو گیا جس کے عمل ارتکاب سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو نماز فاسد ہو جانے کی :

اذا شکم فی صلوۃ نامیاً او عاملاً حافظاً او لاصداً و یكون الکلام مر کلام الناس (استعمل الصلوۃ عندنا ۲)

روزہ میں :

ایک جاہ روزہ کا ہے، ہر صعب "مرئی الغلو" نہ زکوٰۃ کے طہارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

او الطیر علیہما سوط ماء المضمضة او الاستنشاہ

(۳) ص ۹۹

(۳) خطا اور ۳۱۹

(۱) مجھے العصر میں "ص" (۳۵) (۲) (۳۵)

(۱) مرئی الغلو مع المضمضی ۳۹

(۲) حذابہ مع طہارۃ ۱۵۰۴

میں کا اصرار ہے کہ یہ سب باتیں عام آدمی کے لئے سمجھنے کی ہیں۔

^{١٧} ان فعل ايضاً في النسخة الخامسة رقم ١٦

ملفوظات کی گنجینہ ہے

تم لا طرقي في وسعنا ان ندره ابي من اول حسي

• **معلومات** عن

طحاوی میں :

ہر ایک میں نقد کا کھانا کھائیں، لیکن ہر ایک کو چاہا تھا کہ ان
 کے پاس وہ علاقے کے خوش روئی کو ملے، اپنا وہاں بھیجے،
 یہ سب کو ملنے دے چاہتا تھا، ہر ایک پر ملے گا، نام انکیا، تو یہی
 صورت میں ملانی واقع ہو جائے گی، اور اس صورت میں ملے
 حلقہ صحیح کے انگریز تھے، ان کو ملنے کو چاہیے، واقع پر امتیاز
 سے کاربند ہوتا ہے اور ان کا امتیاز کو پور کرنے کے لئے میں
 کی جائے سوگوں، ان کو ملتا ہے، لیکن یہاں انکی ملانی
 واقع نہیں ہوتی، لیکن اگر ملانی تک نہ ملے اور اپنے ممبر
 کی حالت سے، اور ان کی حالت میں کوئی نہ ملے۔

معاملات میں :

[illegible]

جائے گا، نکاح رشیدہ بنت ابوقریب سے کیا جائے گا اور انچاس سو
نکاح وقت زبانی سے میری وصیت ہادی کا تھا جس کی عمر تیرہ سال ہو چکی تھی۔
میرے دوستوں نے اس سے شک کیا۔

نیت عمل :

”خطا کا مرقعہ دینیت پر بھی پڑتا ہے، کوئی شخص روزہ کی جگہ روزہ کی نیت کر لے، نماز ظہر کی جگہ عصر کی نیت کر لے تو اس کی نیت سقیم ہوگی، اور نہ روزہ کو فجر، عصر یا عشاء کی سلسلہ میں، اصولی یہ ہے کہ بعض عبادات میں تین ضروری ہیں، بعض مہات اور عبادات کے بعض ایساں ہیں جن میں تین ضروری نہیں، جیسے نماز کی جگہ شہادہ اور دعوت کی تعداد وغیرہ، قرآن کی تفہیم ضروری نہیں بلکہ اس کی نیت میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی ضرر نہ ہوگا۔“

حقوق النفس :

خدا کی عہد سے "حقائقِ اخبرہ" نہایت نہیں ہوتے۔ انسانی
 عقل خدا جان کر کہنے کی ممکن نہ ہے۔ وہ تو نہ بتا سکتا اور نہ ہی سمجھ
 سکتا۔ تو اس کی قیاس و سنجہ کا تان اور نہ ماہر کا، کی مرمت نہیں اور نہ
 بدلہ کی کچھ کر سکتا۔ نہ کر سکتا نہ جو ان کی اپنی کیفیت ہے۔ نہ کہ
 ان کا حسن اور نہ ان کا ہونا، خلیفہ کہتے ہیں کہ یہ فعلِ خفا کی سزا نہیں،
 بلکہ جس طرح حق میں براہِ کمال اور ہوتے، ان کی جرات ہے، ان کو
 میں سمجھاؤ۔ جتنے کہ ان کے لئے کسی کام کا خطا نہ ہو، نہ کہ
 ان کا خاصہ اور نہ ہی عیبت، یعنی اہلِ ان کو جان کا نہ ہوگا، ان

[illegible]
$$v_{\alpha} = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\alpha} + \alpha \right) \left(\frac{1}{\alpha} - \alpha \right)$$

٤٧ - *مخطوطات*، ١٩٨٧، ١٩٩٠.

(١) اشارة العنبر : ٢-٣٠٥، يهمل بين حركتي عاشره : غايه الصحه :

* (2.1) $\sum_{i=1}^n \lambda_i \mathbf{A}^i = \mathbf{0}$

Figure 2

بیان کے قصہ کی اس سرسبز فوس کا قہقہہ قہکان میں سے ہر شخص سے ملاحظہ کیا تاوان اصول کیا جائے۔ (۱)

"خطبہ" سے متعلق یہ چند احکام ذکر کئے گئے ہیں اور نہ محلات و مصالحت اور جمالیات کے بہت سے احکام ہیں جو اس سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنی اپنی جگہ ذکر کروں گے، خاص طور پر "اجتہاد" میں "خطبہ" اجتہاد قرآنی میں خطبہ: "حمیہ" ذکر میں خطبہ "مسید" اور نقل میں خطبہ "وہب" و "نقل" کے ذیل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

خطبہ

"خطبہ" (نہ کے پیش کے ساتھ) خطاب سے ماخوذ ہے اور حاضرین سے گفتگو کرنے کو کہتے ہیں (۱)۔ اگر بالعرف کے لئے ایکہ اہم ذریعہ اجتماعی خطاب ہے تاں لے اسلام نے خطبات کو مختلف مواقع کا جزو بنادیا ہے، جو انی خطبہ سے جتنوہ ہی خطاب اور دعوت الی المعروف کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مسجدین تمام شہر والوں کی باہم مذاکرات اور گفت و شنید کی تقریب ہے، شیخ کے ذریعہ تمام عالم کے مسلمانوں تک خبر کی بات پہنچانے کا موقع ہم یہو بخا ہے، نماز استقامت کسوف خاص واقعات کے پس منظر میں پڑھی جاتی ہے، ان نمازوں کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ پڑھا جاتا ہے کہ ہر موقع ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کی نشانیاں سامنے ہوتی ہیں،

قلم پر تاریکی کیفیت، انی ہے اور جن کلمب میں ملاحظہ بقول کی غورزی ملامت بھی ہوتی ہے، خطاب و مصحفہ ان پر خاص اثر ڈالتا ہے، علاج نفسی کا موقع ہے اور ضرورت فی کہ اس مبارک موقع پر زمین اور پورے سماج کو تقویٰ و خدا ترسی کی تلقین کی جائے اور اس کے فرائض پادا لائے جائیں، اس لئے اس موقع خاص پر بھی خطبہ رکھا گیا، پس ان خطبات کی صورت میں موقع بہ موقع اصلاح دینہ کیر اور اس کے بعد یاد و نقل کی ایک اچھی صورت پیدا کر دی گئی۔

اس وقت جن خطبات پر نقلی احکام بیان کئے جائیں گے، وہ یہ ہیں: خطبہ جمعہ، عیدین کا خطبہ، خطبہ کسوف، خطبہ استقامت، حج کے موقع سے عرقہ کا خطبہ اور خطبہ کراچ۔

خطبہ جمعہ کا وقت

جمعہ کے موقع سے آپ ﷺ نے ہمیشہ ہی خطبہ شریف فرمایا ہے، ماسی لئے اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ جمعہ کے لئے خطبہ شرط ہے (۲) علامہ کاسانی نے اس پر بے قرآنی "کاسوا" الی ذکر اللہ (۱۰۰) ذکر اللہ کے ذکر کی طرف دوازہ سے استہلال کیا ہے اور کہا ہے کہ یہاں "اگر" سے خطبہ جمعہ مراد ہے، نیز اس پر اراکات بھی دلیل ہیں جن میں "خطبہ" کو دو رکعت نماز کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے (۳) پھر خطبہ شرط ہے اور شرط کا وجود اصل محل سے پہلے ہوتا ہے، اس لئے جمعہ کا خطبہ بھی نماز جمعہ سے پہلے ہی ہوگا (۴) خطبہ الی نے ابوداؤد کی ایک

(۱) الخطبہ (۱۰۱)

(۲) نظریۃ الحکم و مصداقہ المستخرج للمعمری ۳۴۲

(۳) لا نظیر، جامع الصحیح، ۳۳۸

(۴) الاصحاح ۱۰۰، باب عدم الجمعہ

مرسل روایت کی روشنی میں بتایا ہے کہ ابتداء اساس میں بعد کا خطبہ بھی نماز کے بعد ہوا اگرچہ نماز کا ایک خاص اہمیت کے تحت میں حضور ﷺ نے اس کی ترغیب تو نہیں فرمائی اور خود سے پہلے نہ فرمایا (۱) نیز خطبہ کے لئے ضروری ہے کہ خطبہ کا وقت شروع ہونے یعنی زوال کے بعد ہو، اس سے پہلے خطبہ مستحب نہیں (۲) جو کہ خطبہ کے سلسلہ میں یا سورہ عامیہ پر قاضی ذکر ہیں :

۱- خطبہ کا صلوات اور اس کی مقدار۔

۲- خطبہ کی زبان۔

۳- خطبہ کی مشیتیں۔

۴- خطبہ کی کمالات۔

۵- خطبہ کے در بیان سامعین کیا کریں؟

مقدور

خطبہ کی کم سے کم ضروری مقدار کیا ہوگی؟ اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک مطلقاً اللہ کا ذکر خطبہ کی نیت سے خطبہ کی شرط کو ہر اکروجا ہے، جیسے یحییٰ بن اسماعیل، ابو حنیفہ، ابو حنیفہ کی نیت "کا مقصد یہ ہے کہ پیچھے آئے اور نیت سے "اللہ" کہہ دے تو یہ نیت ہوگا، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک عربی ذکر ہونا چاہئے جس کو عرب عام میں خطبہ کیا جاتا ہو (۳) "مراقی الخلفاء" میں اس کی مراد واضح کر کے ہوتے کہا گیا ہے کہ "تہنید" کی مقدار

"بعد از نماز" تک کے بہ قدر جو جب سامعین کے نزدیک خطبہ کا مطلق ہوگا (۴) شافعی اور حنابلہ کے نزدیک جو، موقوفہ مردم طرہت قرآن اور تکریم موقوفہ یہ تمام مضامین ہونے چاہئیں، جب ہی وہ "خطبہ بعد" کہلائے گا، امام مالک سے یہ رائے بھی مقبول ہے اور امام ابو حنیفہ کی رائے کے مطابق بھی (۵)۔ ان حضرات نے بعد کے خطبہ کی بات آپ ﷺ کے عام معمول کو پیش نظر رکھ کر ہے، اور امام ابو حنیفہ کا خیال ہے کہ قرآن نے خطبہ کو مطلق "اگر اللہ" "لما سمعوا الہی دکر اللہ" (بعد ۱۹) سے تحریر کیا ہے، جس میں کسی خاص مقدار کی تحدید نہیں، نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ جب آپ ﷺ نے خطبہ ختم ہونے کے بعد خطبہ دیا تو "اللہ" کہنے کے ساتھ ہی ایک صوبہ کی سی کیفیت جاری ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو نیت "قولی" یعنی میں تم کو امام کی بجائے خال اور کار کردار امام کی ضرورت ہے، اسی پر اکتفا فرمایا اور مجاہد نے اس پر کوئی تفسیر بھی نہیں فرمائی (۶) البتہ جو کلمہ مامول نبوی اس کے خلاف رہا ہے، اس لئے خطبہ بھی ایسے کلمہ کو گروا، نیز یہی قرار دیتے ہیں (۷)۔ حنفیہ کے نزدیک بعد کے دو خطبوں میں سے ایک بھی بعد کے مستحق کرنے کے لئے کافی ہے، یہی رائے مالکی کی ہے، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دونوں خطبہ شرط ہیں، ایک خطبہ کافی نہیں (۸)۔

(۲) بعد ۲۰۰

(۳) مراقی الخلفاء مع الفتاویٰ ۲۹۰

(۴) خطبہ ۳۷

(۵) التفسیر : ۲۶۲، لہجہ ۳۵۰، جلد ۱، صفحہ ۱۵۵

(۱) خطبہ علی مرآۃ الفلاح ۲۷۰

(۲) مسند ۵۵۵، باب ۱۱

(۳) الخلفاء : ۱۶۱

(۴) مؤلف سابق

مضامین

خطبہ میں کوئی "یت پڑھی جائے" اس سلسلہ میں علامہ
کامرائی نے خاص طور پر "ہوم فیچر کل نئس سوسائٹی من
بھیر محصور" (۱۱ برہنہ) پر بحث کا ذکر کیا ہے۔ (۲)
دیکھئے پگ ۷۷:

ان الله يامر بالعدل والاحسان والعبادة لله القوي
ويهي عن الفحشاء والمنكر والحي على بالحكم
خطبكم مذکور (۵) (پگ ۹۰)

کا پڑھنا حضرت مرین عبدالحقؒ سے ثابت ہے اور اس
آیت کی جامعیت کی وجہ سے اس کے پڑھنے کا قرآن و حدیث کا
ہے۔

واجبات

خطبہ میں تین باتیں واجب ہیں:

۱- پاکیزگی کی حالت میں ہونا (۱۲)۔ تمام جنابت یا بے وضو
حالت میں خطبہ دینا تو حنیفہ کے نزدیک خطبہ صحیح
ہو جائے گا، امام صاحبؒ فرماتے ہیں: "خطبہ صحیح کی نزدیک
نہیں ہوگا" (۱۶) ان حضرات کا خیال ہے کہ چونکہ خطبہ کو
نماز جمعہ کی دو رکعت کے قائم مقام ہے، اس لئے جیسے
نماز پاکیزگی کے بغیر صحیح نہیں، خطبہ بھی صحیح نہیں، حنیفہ کے
میں بھی حالت جنابت میں خطبہ کی وجوہ خطبہ کا اعادہ
بجڑ ہے۔ (۱۷)

۲- ساقی اس کے ساتھ خطبہ پڑھائے۔ (۱۸)

تین مضامین تو انوں خطبات میں مشترک ہیں، اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثناء اور رسول اللہ ﷺ پر صلوات و سلام جس کے ساتھ
پہلے خطبہ میں قرآن مجید کی آیت کی تلاوت ہوتی چاہئے اور
کچھ گفتگو موصوفت و تذکیر سے ختم ہو، دوسرے خطبہ میں
عام مسلمانوں کے لئے دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۱۹) حضور
ﷺ کے خطبات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے
خطبات میں وقت کے مسائل اور حالات کا اس درجے سے اور
ضرورتی مسائل پر گفتگو فرمایا کرتے تھے تا جی بھی خطباء کے لئے
اس کا خیال رکھنا بہتر ہے، بعد کے دور میں بعض خطباء الجماعت
نے بعد کے خطبوں میں فقہاء و محدثین اور حضرات اہل بیت
الطہارہ کے مناقب بھی کہنے شروع کئے جس کا مقصد ایک طرف
ان بدو فحش کی تردید تھی جو فقہاء و محدثین کا صحابہ "رضوان اللہ
علیہم اجمعین" کو برا بھلا کہتے تھے اور دوسری طرف ناصبیہ کا رد
مقصود تھا جو حضرات اہل بیت "رضی اللہ عنہم" کی جگہ کرتے
تھے، اس لیے بھی صفحہ کا شروع مل ہے، لیکن ہوتا ہے کہ
چونکہ بدو فحش حضرت عائشہؓ کے بارے میں (نہو یا اللہ) بدوئی
کرتے ہیں اور حضرت عائشہؓ کے علاوہ دوسری صحابہ و اہل بیت کا
تلاوت کرتے ہیں، اس لئے فی زمانہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ حضرت
عائشہؓ اور حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوسری بات طائزات یا مطلق
از تاریخ مطہرات اور بات طائزات کا ذکر بھی کرنا چاہئے۔

(۲) بدائع الصالح: ۳۴۷

(۱) کبریٰ: ۵۵۵

(۳) کبریٰ: ۵۵۵

(۵) خطبہ علی مرتضیٰ القلاج: ۹۰

(۳) بدائع الصالح: ۳۴۷

(۶) کبریٰ: ۵۵۶

۳- خلیفہ کھڑا ہو کر خطبہ دے گا۔ (امام شافعیؒ کے یہاں)

خطبہ پہلے کھڑا ہونا شرط ہے امام احمدؒ کے یہاں شافعی کی طرح شرط نہیں ہے بلکہ حدیث کے نزدیک گواہ ضروری ہو کر خطبہ دینے سے خطبہ کی شرط پوری ہو جائے گی مگر اس کا یہ فعل مکروہ دوم، حنفیہ کہتے ہیں کہ جہاں تک خطبہ کے کلمات کرنے کی بات ہے تو وہ تو ریت کر خطبہ دینے سے بھی ہو جائے گا۔ (۱۰۱)

کامانی وغیرہ نے ان تین کو بھی "سنن" میں شمار کیا ہے مگر اس مختصر نے اس میں علامہ امام عظیم علیؒ (م ۱۰۷۰ھ) کی اتنا ہی کیا ہے۔

منتخب

خطبہ کی منتخب یہ ہیں

۱- دو خطبہ پڑھا اور ایک پراکتفات کرے۔ (۱۳۱)

۲- دونوں خطبوں کے درمیان بیعتنا ہو، بیعتک شکر و ست کے بعد نہ ہونا چاہئے (امام نسائی کے نزدیک اس قدر چھٹنا کافی ہے کہ تمام اصناف اپنی اپنی جگہ آ جائیں، امام شافعیؒ کے یہاں دونوں خطبوں کے درمیان بیعت واجب ہے، فقہاء احناف نے حضور ﷺ کے معمول مبارک کے پیش نظر درمیان میں نہ بیٹنے کو مکروہ قرار دیا ہے، الاصح ان یکتون مستأثرک للبیعت

بین الخطبتین۔

۳- خطبہ کے درمیان ساتھین کی طرف توجہ اور ان سے مخاطب اور ساتھین کے لئے بھی مسنون ہے کہ وہ خلیفہ کی طرف توجہ دیں۔ (۱۰۱)

۴- خطبہ سے پہلے خطبہ منبر پر بیٹھ جائے جو عراب کے راہیں جانب الایمان کے مقابلہ میں باہر ہو۔ (۱۰۱)

۵- خطبہ کے سامنے کھڑا ان دی جانے جس پر حضور کا صنف حاضرین کا عمل ہے۔ (۱۰۱)

۶- خطبہ مختصر پڑھا جائے جو احوال مفصل کی کسی صورت کے برابر ہو، زیادہ ہو جائے تو ہوا (۱۰۱) اور یہ مقابلہ نماز کے مختصر ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ یہی نماز اور مختصر خطبہ دینی کے عہد کی علامت ہے۔ (۱۰۱)

خطبہ کی کچھ سنتیں وہ ہیں جو خطبہ کے مضامین سے متعلق ہیں، شرعاً میں خود پھر کر دیکھوں، اس کے بعد توجہ اور ریت کی شہادت، رسول اللہ ﷺ پر درود، سلام، مصلحت الصحت اور قرآن مجید کی قراءت، قراءت قرآن میں چھوٹی یا ایک جی آیت کے بعد پڑھنا چاہئے، اس کے بعد درود پڑھنا چاہئے، پھر دوسرے خطبہ میں پھر کر درود، سلام کا اعادہ، پھر مسلمانوں کے لئے دعا، غلطی اور غلطی اور اہل بیت کا ذکر بھی مناسب ہے، مستحب ہے کہ خلیفہ انچہ آواز بلند کرے اور

(۳) حلفہ سنن

(۴) بدائع الصالح ۱۳۳۱

(۵) بدائع الصالح ۱۳۳۱

(۶) حلفہ سنن

(۷) بدائع الصالح ۱۳۳۱

(۱) حلفہ سنن

(۲) حلفہ سنن علی لہر علی ۲۸۰

(۳) حلفہ سنن علی لہر علی ۲۸۱

(۴) حلفہ سنن علی لہر علی ۲۸۰

(۵) حلفہ سنن

آخر پر ان کو صحیفہ فرمائی (۱) اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے درمیان ایسی گفتگو کرنا جو "بر السرف" کا درجہ رکھتی ہو جائز ہے۔

خطبہ کے درمیان تحریۃ المسبح

خطبہ وقفہ داد تہ کبر و موصفت کی ایک صورت ہے، اس لئے فقہاء نے اس کے سنتے اور خطبہ کی طرف متوجہ رہنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے، خطبہ کے دوران سامعین کا گفتگو کرنا قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے (۲) ایسی تحکم ضرور روشن کا ہے (۳) ہر طرح کی لہجہ و فرض نراذ بھی مکروہ ہے، اہستہ نام شافی نے خطبہ کے درمیان تحیۃ المسبح کی اجازت دی ہے (۴) کیونکہ آپؐ نے خطبہ کے درمیان حضرت مالک غنغنی کو دو رکعت ادا کرنے کا حکم فرمایا (۵) احتیج کا خیال ہے کہ یہ ان کی خصوصیت تھی اور مقصد چونکہ ان کا تعداد کم تھا تو آپؐ چاہتے تھے کہ لوگ ان کی خدمت جالی کو خطہ کریں (۶) دوسرے سنائی کی روایت میں یہ ہے کہ آپؐ نے ان کی نماز کے درمیان خطبہ موقوف کر دیا تھا (۷) ایسی ملاحظہ اس لئے ہے کہ خطبہ سنتے میں رکاوٹ نہ پڑیں آئے اور یہاں خطبہ ہی موقوف تھا۔

سلام و کلام اور ذکر و تلاوت

سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، بھیجنے والے کا تحفہ کرنا اور

دوسرے خطبہ میں یہ مقابلہ پہلے خطبہ کے آرازم بلند ہو۔ (۱)
خطبہ میں عدا کا استہساں بھی مسنون ہے اور رسول اللہ ﷺ کا عمل اس سلسلہ میں ثابت ہے (۲) گو بعض فقہاء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے (۳) (دیکھئے ماوۃ ۱/۱۸۸)

یہاں یہ وضاحت مناسب ہوگی کہ خطبہ کے اہم بات منس اور مستحبات و آداب کے بیان میں فقہاء کے یہاں خاما تفاوت پایا جاتا ہے، کیونکہ عوامیہ احکام آنحضور ﷺ سے بت ہیں اور آپ ﷺ کے افعال و معمولات میں بعض سنت کے وجہ پر ہیں اور بعض مستحب کے درجہ پر۔

مکروہات

خطبہ کی بعض مکروہات جو خطبہ سے متعلق ہیں، موروثی طور پر ان کو ذکر آچکا ہے، جیسے ناپاکی کی حالت میں خطبہ کا مذکورہ مضامین سے غالی ہونا، درغیوں کے درمیان نشست کا نہ پایا جانا وغیرہ، اس کے علاوہ کسی ایسی سنت کا ترک کرنا ہے (۴) خطبہ کا خطبہ کے درمیان کوئی ایسی بات کسی شخص سے کرنا جو "امر السرف" کے قبیل سے ہے جاتا ہے، لیکن اس کے علاوہ گفتگو کی تو جو باوجود درمیان میں اظہار کے خطبہ درست ہو جائے مگر اس کا یہ عمل مکروہ ہوگا (۵) حضرت عمرؓ نے خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان غفریب لائے، حضرت عمرؓ نے اس

(۱) خلاصۃ المفہد ۱/۳۶-۳۷

(۲) خلاصۃ المفہد ۱/۳۶، سندہ (۳۷)

(۳) بدائع الصنائع ۱/۳۶۵

(۴) بدائع الصنائع ۱/۳۶۶

(۵) بدائع الصنائع ۱/۳۶۶

(۶) سنائی: ۳/۳۷۳، باب النہی عن تعطلی و لایم یعطی

(۱) دیکھئے: طحطاوی علی مولیٰ الفلاح: ۲۸۱

(۲) مولیٰ الفلاح مع الطحطاوی: ۲۸۱

(۳) کہاروی: ۱/۳۸۱، باب فضل العسل ورم النعیم

(۴) خلاصۃ المفہد ۱/۳۶۱

(۵) تاجناؤد: ۱/۱۵۹، باب لا یطعن لراجل ولا یام یعطی

خلفہ مسودہ لکھتے ہو۔ اس کی تصحیح کرتے جاتے تھے۔ (۱) انہوں نے جو تحریر کتب فقہاء کو لکھوائی تھیں وہیں حکم پڑا کہ ان میں قرآن وحدیث کا ہر کلمہ اور ہر نمائش اور نقل کی کتابوں کے لئے ہر کلمہ ضروری ہے کہ دوسرے خطبہ دار اور خطباء کو ان کی کتابوں کا بھی حکم ہو۔ تحریر شریعت میں خطبہ سننے اور خطبہ کی طرف متوجہ رہنے جو واجب ہے اور بعض اہل علم نے فراغت قرآن کے وقت استسنا (پہلو سننے) اور انصاف (خبر سننے) کے قلم قرآن کا مصدق جو خطبہ کو بھی قرآن قرار دیا ہے (۲) اس کی دشمنی میں قرین صوبہ کیا بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ ہے وہی کہ کہ خطبہ کہہ کر نہ گئے رکعت اور اسٹیج پر بھی ضروری ہوگا۔

آداب

خطبہ کے دو میں کوئی ضروری بات کہیں ہو تو وہ بھی من منکر سے قبل سے یوں نہ کہ اشارہ لکھی جائے اور پھر ہر کلمہ وغیرہ کے اشارہ سے کام لینا جو ہے (۱) انام سے قریب چھٹا فصل ہے (۲) بہت گردن پھانے کر کے یہ سننے کی جگہ کی جائے (۳) کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (۴) اگر خطبہ سننے اور ان نشست سے کسی کوئی خاص جرح و تکلیف نہ ہو تو کسی نام نہاد نے اس میں بھی کسی شگفتگی کو غور کر لکھا ہے اور کہا ہے کہ نماز کے بعد وہ جس طرح بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنا بہتر ہے (۵) (۱)

سننے سے کامل جواب دینا بھی کر دیا ہے اور مشافہی اور ایک روایت سے مطابق اور جو بسف کے نزدیک اسلام اور بھٹک کا جواب ہے چنانچہ (۱) ان دنوں سے گفتار کے لئے اہل علم میں جواب دے تو حضرت ائمہ کیسے جگہ بہتر ہے (۲) یہ کہایت کہہ سرور کا کام ہی ہر وقت نہیں، سرکار جو خطبہ سننے میں بیگوت ہو کر وہ بیگوتی جگہ پر تحریر و کتابت وغیرہ (۳) اصل یہ ہے کہ بہتر علم عامہ اور عوامی اور مفید و نفعی ہو نصیب نماز میں حرام ہیں خطبہ میں بھی حرام ہیں (۴) مبالغہ کی جس ضرورت ہے کہ دوران خطبہ درود پڑھنا بھی ضروری ہے ورنہ یہ انصاف علی ایسی بیگناہ (۵)

فقہاء نے اس پر بھی بحث کی ہے کہ ترغیب سے اور ہو اور ہر خطبہ دار آزاد سے ہونی چاہئے کہ نہ چاہئے؟ اس مسئلہ میں خود مشائخ ائمہ سے مختلف افواہ متواتر ہیں، محمد بن علی کا خیال ہے کہ خداوندی اختیار کرے و نیز ابن نجی کے یہی قرآن کی حیثیت دئے ہیں "آمن" "زمانی" "بکفر ہے" دوم ابو یوسف بھی سکوت ہی کو کہتے ہیں اور بھی بات زیادہ قرآن قیاس ہے، وہ گناہ پست کو لوں کا دلی کتابوں کا معاملہ نہ تو کھانا ہے کہ اسے صحابہ یعنی اہل بیت کی کتابوں کو دیکھا ہو سکتا ہے، لہذا خود نام ابو یوسف سے منقول ہے کہ دوران

(۱) حوالہ نہ ہو

(۲) خلاصۃ النصاب ص ۲۶

(۳) خلاصۃ القدوی ص ۲۰

(۴) خلاصۃ القدوی ص ۲۶

(۵) خلاصۃ القدوی ص ۲۱

(۶) خلاصۃ ص ۱۲

(۱) جامع الصغیر ص ۲۰

(۲) حوالہ نہ ہو

(۳) خلاصۃ ص ۲۰

(۴) جامع الصغیر ص ۲۰

(۵) حوالہ نہ ہو

(۶) خلاصۃ ص ۱۲

خطبہ کے لئے نکلنے کے بعد

نماز توڑ دے۔ (۱۵)

خطبہ عیدین

جموں کی طرح شریعت نے عیدین میں بھی خطبہ رکھا ہے، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہمیشہ نماز عیدین کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی عیدین کی معمولی نقل کیا گیا ہے (۱۰) اسی خطبہ کے احکام بھی بالعموم دہی ہیں جو جمعہ کے خطبہ کے ہیں، لیکن بعض احکام میں فرق بھی ہے، کاغذی خانے سے دو ہاتھوں میں فرق پان کیا ہے، بائیں ہاتھ کے صدر کے لیے عیدین کا خطبہ، دوسرے ہاتھ کے لیے عیدین کا خطبہ، لیکن عیدین اس کے عیدین بھی جائز ہیں، دوسرے ہاتھ کا خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین کا بعد میں (۱۱) گو بنو امیہ کے بعض خداؤں نے اس پر ادا کیا ہے، لے اپنی بات انہیں سننے پر مجبور کرنے کے لئے خطبہ عیدین سے پہلے کر دیا تھا اور تمام اس عائشہ اور خلاف شرع حرکت کا سہرہ رواں بن محمد الملک تھا (۱۲) مگر صحابہ نے اس پر گہر فرمایا (۱۳) اور عیدین نے خاص طور پر اس کی تردید کی، لے اپنی باتوں میں "ناہب" قائم فرماتے (۱۴) البتہ اگر پہلے خطبہ دے تو نماز توڑنے کے بعد عیدین ضروری نہیں (۱۵) اسی طرح جیسا کہ مذکورہ خطبہ پہلے دیا جائے، مگر بھی نماز عیدین ادا ہو جائے گی۔ (۱۶)

اسکی خطبہ شروع نہ ہوا اور اگر امام خطبہ کے لئے نہیں پہنچ چکا ہو اور نماز ہو رہی ہو، امام ابو حنیفہ کے یہاں اس وقت بھی نماز اور گفتگو جائز نہیں، امام ابو یوسف اور امام احمد کے نزدیک نماز تو مکروہ ہے مگر گفتگو میں کوئی حرج نہیں (۱۷) امام صاحب کے پیش نظر حضور ﷺ کا یہ عام مطلق ارشاد ہے کہ جب خطیب نکل جائے تو کوئی بھیگنا اور روت نہ لار نہ نماز، افلا عروج الخطیب فلا صلوا ولا کلام (۱۸) اور صاحبین نے شروع کے خطبہ کو پیش نظر رکھا ہے کہ حضور خطبہ کا سننا ہے، نہ کہ اس کو کہنا اور نماز کو سنتا دوسرے فقہاء بھی اس وقت تک امام کی اجازت دیتے ہیں (۱۹)

اگر نماز شروع کر چکا تھا کہ خطیب خطبہ کے لئے نکلے تو دو رکعت میں سے ایک پڑھ چکا تھا تو دوسری تکمیل کر لے، چار رکعت کی نیت کی اور تیسری کا سجدہ بھی کر چکا تو اب چوتھی تکمیل کرے، تیسری رکعت شروع کر چکا اور سجدہ نہیں کر پاتا، تو بعض کا خیال ہے کہ تعدد کی عرفی نوبت آئے اور بعض کہتے ہیں کہ پڑھ کر لے مگر بہر صورت اس کا خیال ضرور رکھے کہ نماز ملے گی اور مختصر طور پر ہی پوری کرے۔ (۲۰) اگر نماز کے دو میان ہی خطبہ شروع ہو جائے اور پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا ہو تو دوسری رکعت تکمیل کر لے، پہلی رکعت کا سجدہ بھی نہ کرے، تھا تو جاتا خیر

(۱) منابع الصلوات: ۲۴۱

(۲) منابع الصلوات: ۲۴۱

(۳) حاشیہ: ۱۸۴

(۴) حاشیہ علی حاشیہ الہدیہ: ۱۸۴

(۵) مسلم: ۶۰۰، کتاب صلاۃ العیدین

(۶) حاشیہ: ۱۸۴

(۷) نصب الرایہ: ۲۰۲

(۸) حاشیہ الصغری: ۲۰۲

(۹) معاری: ۱۳۱، باب الخطبۃ بعد الصلاۃ

(۱۰) قرطبی: ۱۱۹۱

(۱۱) قرطبی: ۲۹۱۰

(۱۲) منابع الصلوات: ۲۴۱

عبدین کا خطبہ کھڑا ہو گا کی وجہ سے تعمیر ختم ہونے سے شروع ہو گا اور ان تعمیر کی کوئی حد اور مقرر نہیں ہو رہا ہے کہ پہلے خطبہ سے آغاز میں مسلسل چار روز دوسرے خطبہ میں شروع میں مسلسل سات تعمیرات کی جائیں (۱) امام کی تعمیرات اور دوسرے چار دن کے مریاں بہتے اور ملکی آواز میں مقتدی بھی تعمیر مصلوۃ کا روز بھی (۲) اجماع فقہ کے خطبہ میں خاص طور پر محدثہ انصر کے احکام اور علی الاطلاق کے خطبہ میں قرآنی اور کفریئے علوم، علم ہونے تک تعمیر کے احکام کی وضاحت کر دی جائے۔ (۱-۲)

گمبوف اور استحقاق میں

اسرار نے سورج تھکن کے سوا کسی اور بھی ایک خاص نماز رکعتی ہے جو اللہ کی عزت سے "صنوا کہو" کہلاتی ہے، خود آپ ﷺ نے تھکن کے سونے سے پہلے اور نماز کے بعد اسے اسی وزن میں پڑھا اور رسولِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا ساتھ دینا چاہا جس کے پہلے سے خیال پایا جاتا تھا کہ سورج اور چاند کو کسی بڑے ٹھکانے کی پیدائش اور موت کی جگہ سے تھکن گنا ہے، صحابہ کو خیال ہوا کہ آج کا یہ ساتھ شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کا ہے آپ ﷺ نے مناسب جانا کہ برکتِ رحمتِ رحمت علیہ السلام کا نالہ کرنا چاہئے چونکہ نماز کے بعد صبح ﷻ نہ کیے نصرا شہر رہا، اس میں مساحت کی گہرہ ۱۰۰ سالہ تہائی

لکھائیں ہیں، قصاص کی صورت، حیات ہے ان کے کہیں کو کوئی
 مر کا نہیں۔ — بآخر فرمایا، نے آپ کے اس خط کو
 پھر ایک اعلیٰ واقعہ سمجھ کر جو اس متقدمہ کتب خانہ کا ازالہ تھا،
 پناچہ منیہ۔ لکھیا، حالہ اسی خط لکھ کے عامل ہیں اور ملانہ
 کوف میں کسی خطبہ کے چلے آئیں، (۱۰) مگر نامہ شافی نے بعد
 علی بن ابی طالب (۱۱) اور ابی ایک منہ کھ ہے، وہی لئے وہی
 کوف کے بعد قادیانہ کو ملوں قرار دیتے ہیں (۱۲) امام زادہ
 بھی امام شافعی کے بعد قادیانہ لکھتے ہیں (۱۳)

نواز استقامت، جد باوشی کے لئے نواز حاجت کے خواہر ہو رہا
 کی جاتی ہے۔ نام جو یوسف اور محمد کے نواز ایک ہی نواز کے بعد
 بھی خلیفہ پر عہدہ جانے کا نام محمد کے نواز اور خلیفہ ہوں گے اور
 اس اور یوسف کے نواز ایک ہی ہے۔ امام، ملک اور شہنشاہی بھی نواز
 کے بعد اور خلیفوں کے قابل ہیں اور امام احمدؒ اور اس طرح
 کی روایتیں محفوظ ہیں اور جو لوگ خلیفہ کے قابل ہیں ان کے
 پیش خیر غلام الہیہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے استقامت اور نواز
 کی یہی طرح یا فرمائی ہے (۱۷) اور عید کی نواز سے ساتھ خلیفہ بھی
 ہے اور اہل بیت خیر ہے کہ حضور کے عید پر کھڑے ہو کر رہنا جائے
 حسب ضرورت سے گزری وغیرہ کا سید الایمان ہے اور عام خلیفین
 کی طرح اس کی ابتداء بھی نہیں ہو سکتی ہے اور کہ (۱۸)

(٢) موالي الخراج مع قطططارف ٢٩٢

Dr. James F.

٥: أوصيكم على العلم والعبادة.

(١٠) يدان العتاة

400 J. R. Nye et al.

١٤٣٥ هـ : ١٩١٤ م

(۴) طبعی و غیر طبعی اشیاء .

E720 : الجوزية 4، - المصنف(ع)

زنا، بھاری : ۱۵۵، باب طرہٴ لاف و لعلی حقیقۃً لکھو لاف

(الف) الألف م: ١٥

[illegible]

(۱۴) د. سید علی هاشمی، ص ۱۷۵

خطبات حج

حج کے موقع سے رسول اللہ ﷺ سے جن خطبات کا رت ہیں، ایک ماہ ذوالحجہ ۱۰۰۰ اس خطبہ میں "یوم ترویہ" (۸ روزی الحجہ) کو مکہ سے مکہ کے نئے راہگی سے لے کر "یوم ترویہ" یعنی نویں ذی الحجہ کی صبح تک کے احکام بیان کئے گئے ہیں گئے اور یہ حیثیت مجموعی حج سے متعلق مسائل پر روشنی ڈالنے پر لگی ۱۱۱ اور اس خطبہ آپ ﷺ نے میدان عرفات میں ہر ذی الحجہ کو دیا ہے ۱۱۲ اور ایک تاریخی نمونہ کی حیثیت سے حدیث دوسری کی کتابوں میں محفوظ ہے: "اس خطبہ میں "یوم ترویہ" (۸ روزی الحجہ) تک کے احکام بیان کر کے جائیں گے ۱۱۳ اخیر ذی الحجہ آپ ﷺ نے ۱۱۴ ذی الحجہ کو خرمہ کی سر دشاؤں کو یہ: "اپنا حج قضاء کرنے میں تیرے خطبہ کو بھی مستثنیٰ قرار دیا ہے جس میں ۱۱۵ ذی الحجہ تک کے احکام و مسائل بیان کر دئے جائیں۔ ۱۱۶

خطبہ نکاح

نکاح نہ صرف زوجین بلکہ دونوں کے خاندان کے لئے بھی فحشی و سرت کا موقع ہے اور زوجین اس دن سے دوبا ایک نئی زندگی شروع کرتے ہیں ۱۱۷ اسلام ایسے موقعوں پر خاص طور سے انسان کو اللہ کی نعمت کی طرف توجہ داتا ہے۔ اسی توجہ دانی کے لئے اور دعا کے لئے خطبہ نکاح رکھا گیا ہے، یہ ایک عمومی خطبہ ہے جو نکاح کے عام امور سے متعلق ہر بھی پڑھا جاتا ہے،

حدیث میں اس کے لئے "خطبہ النکاح" یا "تشیہ النکاح" کے الفاظ آئے ہیں اور پہلی میں نکاح کی صراحت موجود ہے ۱۱۸ بعض صحابہ سے اس سلسلہ میں یہ خطبہ منقول ہے ۱۱۹ اس میں کل تحمید اور شہادت کے بعد تین نیکی آیات ہیں جن میں چار دفعہ تقویٰ کا حکم ہے ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱

پیام نکاح کے آداب

نبیوں نے قول کیا: "اسی طرح اگر عورت کو بیک وقت کسی شخص نے پوچھا کہ دے لکھا ہوا ہے، رشتے اس کے سامنے زیر غور ہوں تو کسی نے شخص کے لئے پیغام دے دینے میں کوئی مصلحت نہیں۔"

لا تکان للمرأة عطاء بخطوبها لابس جان
بخطوبها رجل عہدہم وان تکان راحۃ وصال
اللہ اکبر وان بدخل خطوبها واحد (۱۳)

اس بات سے متنبہ کیا گیا ہے کہ عورت کے درمیان کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا جائے، البتہ اگر صرف ایک پیغام دیا جائے، جس شاعر نے لکھا ہے: پہلی بات کہی جائے تو اس کی تکمیل ہے، وگرنہ قرآن مجید نے اس کی اجازت دی ہے، وگرنہ (۱۴) (تفصیل انشاء اللہ "عدت" کے تحت مذکور ہوگی)

خطوبہ کو دیکھنے کی اجازت

آپ ﷺ نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ جس عورت کو یہ پیغام دیا جائے (خطوبہ) اس کو پہلے دیکھ لیا جائے، حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی عورت کو پکار کر نکاح دو تو اگر تم اس چیز کو دیکھ سکو جو تمہارے لئے اس سے نکاح کا باعث بن رہی ہے تو دیکھ لینا چاہئے (۱۵) اسی لئے عام طور پر فقہاء نے خطوبہ کو دیکھ لینے کو مستحب قرار دیا ہے (۱۶) اس بات کا اندیشہ ہو بھی خطوبہ کو دیکھ

نظر (دیکھنے کے ساتھ) کے معنی یہ ہیں کہ اس شخص کے پاس سے پہلے کا پیغام دے، رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں ہدایت فرمائی ہے کہ اگر ایک شخص نکاح کا پیغام دے چکا ہو تو جب تک بات کسی شخص پر نہ پہنچ جائے، دوسرے شخص کو پیغام دینے سے اجتناب کرنا چاہئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لا یعط الرجل عنی عطیۃ احبہ حتی یشکر
الخطاب قبلہ، ابو یونس، لا الخطاب (۱۷)

ایک شخص دوسرے شخص کے پیغام کی مراد کی تکمیل تک
پیغام نہ دے تا کہ پہلے پیغام دینے والا اس شخص سے باز
نہا جائے، وگرنہ دوسرے شخص کو اس سے روک دے گا۔
اس لئے کہ اگر اس کی دعا ہے کہ دیکھ جائے تو اس شخص اور
زنا کے اندیشہ ہے۔

تاہم یہ حکم اس وقت ہے جب کہ پہلے شخص کے پیغام کی طرف عورت یا اس کے ولی مائل ہوں اور عورت کا اس شخص کی طرف میلان نہ ہو تو دوسرے شخص کیلئے پیغام نکاح دینے میں قوت نہیں، چنانچہ حضرت طاہر بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کہ پیغام دیا جاتا ہے کہ اس سے نکاح کرنا چاہئے اور اس کے لئے عورت یا اس کے ولی عظیم سے شکایت نہ کی جائے تو اس کو

(۱) بخاری، ۶۶۲۴ باب لا یحب علی خطبۃ احبہ حتی یشکر الخ۔ نیز طہطاوی، ام حجاز، ۲۸۴

(۲) ترمذی، ۱۳۵۳ باب ما جاء فی الیہ عطاء الرجل علی خطبۃ احبہ

(۳) خلاصۃ الفتاوی، ۴۰۰۲۴۴، کتاب النکاح، الفصل السادس فی حکایہ و الصالح

(۴) ام حجاز، ۲۸۴، باب لا یحب علی خطبۃ احبہ حتی یشکر الخ

(۵) ام حجاز، ۲۸۴، باب لا یحب علی خطبۃ احبہ حتی یشکر الخ

نکاح ہے (۱) اگر خود نہ دیکھے تو ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی عورت

کے ذریعہ لڑکی دیکھ لیا جائے اور وہ اس مرد سے لڑکی کی عقل و شایستگی کو دیکھ کر دے۔ (۱)

لڑکی کا پیام دینے والے کو دیکھنا

جیسا طرح مرد کے لئے مصلوبہ کو دیکھنے کی اجازت ہے:

اسی طرح عورت کے لئے بھی پیام دہندہ مرد کو دیکھنے کی مجاز مل

ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ

لیں: ۱۰۱ مالکیہ اور شافعیہ کے یہاں بھی اس کی صراحت ملتی

ہے۔ (۲) ملام مدنی نے اس سلسلہ میں بیوی ابھی بات نہیں

ہے فرماتے ہیں کہ عورت کو بددھن، اونی دیکھ لیتا جائے، اس

لئے کہ مرد کیلئے تو گناہ بھی ہے کہ بیوی پسند نہ آئے تو اس کو طلاق

دے کر علاحدگی حاصل کرے، مگر عورت کیلئے تو اس کی بھی

گناہ نہیں لکھا، بل ہی اولیٰ منہ علی ذالک لانه ہمک

مطلوبہ من لایر ضلھا بھلاھا" (۳)

تاہم ظاہر ہے کہ نکاح سے پہلے مرد کا عورت کا

مرد کو دیکھنا بھی نکاح کی نیت سے ہو، چاہے، تمھیں ہوں حضور

نہ ہوئی چاہئے نیت پاکیزہ ہو مگر غیر ارادی طور پر شہوت پیدا

ہوگی تو خدا تعالیٰ کی نیت کی وجہ سے وہ شامل حق ہے۔

مختصوبہ کو دیکھنے کے اصول و احکام

مختصوبہ کو دیکھنے کے سلسلہ میں دو چیزیں ذیل احکام و آداب

ہیں:

۱- نکاح کے ارادہ کے بعد اور پیام نکاح سے پہلے ہی دیکھ

لے، پیام دینے کے بعد درشتہ ترک کرنے میں لڑکی کے

لئے ایذا ہے۔ (۱)

۲- اگر لڑکی پسند نہ آئے تو سکوت اختیار کرے اور دوسرا

کے سامنے اس کا اظہار نہ کرے کہ اس میں عیب بھی ہے

اور یا خدا مسلم بھی۔

۳- نکاح کا بھٹا ارادہ ہو، بھل سرسری خیال کے تحت لڑکی

کو دیکھنا مناسب نہیں۔

۴- بہتر ہے کہ مختصوبہ کو اس طرح دیکھے کہ اس کو یہ شک نہ پڑے،

حضرت چار بھائی کی روایت میں صراحت ہے کہ میں نے

ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا اور اس کو چھپ کر دیکھا، (۲)

اہم احسن نے بھی ایک روایت میں یہ وضاحت آپ ﷺ کا

ارشاد نقل کیا ہے کہ اگر لڑکی کو معلوم نہ ہو تو مختصوبہ کو دیکھ سکتے

ہو۔ (۳) چوتھے فرقہ میں لے بہتر ہے کہ اگر درشتہ حضور نہ ہو تو

لڑکی کی اولیٰ شفی نہیں ہوتی، اگر عظم و اطلاع کے ساتھ کہتے

کے بعد درشتہ حضور ہو جائے تو یا عیث اذیت ہوتا ہے اور

تکلیف و نفسیاتی اثر مرتب ہوتا ہے۔ (۴) البتہ مالکیہ بلام

اطلاع و مختصوبہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں

کہ خود اس کی اس کے لیے کی اجازت ضروری ہے۔ (۵)

(۱) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

(۲) دیکھئے حلیہ دوسوف، ۲۵۵، حلیہ المحتار، ۵: ۳۳۵

(۳) مسراج، ۶: ۳۵۱

(۴) مل الاطراف، ۶: ۳۵۰

(۱) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

(۲) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

(۳) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

(۴) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

(۵) رد المحتار، ۵: ۳۳۵

تعلیمیں دیکھی جاسکتی ہیں، وہ اہل بیت و ائمہ اطہری شریکار کے عباد و چور سے تم کے دیکھنے کو، اور ابن حزم لایق چور سے تم کو دیکھنے کو جائز قرار دیتے ہیں، مگر یہ اقوال کتاب سنت کی تعلیمات کے سراسر خلاف اور شریعت کے جزئی و ذاتی کے مفاد پر مستلزم الحین کے اندر و نکاحات بالکل مختلف ہے، صحیح دینی ہے جو اس پر درجہ رفقا و محدثین کی رائے ہے۔

نفسیں

(سورہ)

موزوں پرست و خواہش ہاں، جو نے ہی جلتے کھاتے کر سکتا ہے، ہیں پرانی سنت و عبادت کا اجماع ہے (۱۰۰) امام جوینی سے نقل کیا گیا ہے کہ میں ابن نوکوں کے بارے میں کھر کا کھیر دیکھا ہوں، جو "کرمی انگلیں" (موزوں پرست) کے کھانے نہیں (۱۱) عہد مہی سے نقل کیا ہے کہ ان کی (۱۲) کتاب سے اس کی روایتیں متواتر ہیں، (۱۳) احسن ابھی کہتے ہیں کہ خود مجھ سے (۱۴) صحابہ نے کرمی انگلیں کی بات روایت نہیں کی ہے، (۱۵) حضرت زہری میں عہد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں، (۱۶) جس میں پاؤں کے اعضاء کا ذکر ہے، (۱۷) کہتے ہیں ہونے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیر کر کے ہونے دیکھا ہے، (۱۸) اسی

۵۔ خود لکھے، کسی اور سے نہ لکھا، اپنے حوروں کے ذریعہ بھی دیکھا، لکھا ہے، ماسیہ کے دوسرے م: کے ذریعہ بھی دیکھنے کی اجازت دی ہے، (۱۹)

۶۔ غلوپ کے نہ جو غلط کسی طور یا نرسوں، آپ ملکا نے فرمایا کہ جب بھی انجی مراد و عورت تھا وہ قرین الہ، (۲۰) میں تیرا شیطان ہوتا ہے، (۲۱)

۷۔ ایک مغربی تہذیب میں نکاح سے پہلے حرمہ تک زونہ کے درمیان باہمی معاشرت اور طرما کے قربات مصلحت نامی اور بے حیائی ہے، مگر عام ہرگز اس کا رد و انہیں لکے۔ غلوپ و صرف دیکھ جائز ہے، بلکہ ان کو نہیں کہ وہ انجی حور سے جدا رہتی حور و جن مواقع پر دیکھا جائے، اور جو قرین ہیں، (۲۲) تھکا کر انہیں، (۲۳)

۸۔ اگر ایک نھر کا ہی ہو جائے تو دوسری نھر اٹھانا جائز نہیں، (۲۴) ہاں اگر ایک نھر میں کچھ اور پرندہ کی جائے تو وہ وہ دیکھ سکتا ہے، (۲۵)

۹۔ عورت اپنے پیامد بندہ مرد کو ناف سے گھٹنے تک کا قصہ چھوڑ کر دیکھ سکتی ہے، مرد و غلوپ کے جسم کے کسی حصہ کو دیکھ سکتا ہے، (۲۶) جسے اللہ میں کافی، مالک و شافع، (۲۷) قابلہ نیز قریب قریب تمام ہی فقہ و متفق ہیں تو میرا، (۲۸)

(۱)۔ سورہ صفر ۵۱

(۲)۔ عہد اسلامی ۵۰

(۳)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، نو انگلی مالک و شافع و حرمہ و حرمہ

(۴)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱، سورہ صفر ۵۱

(۵)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۶)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۷)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۸)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۹)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۰)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۱)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۲)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۳)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۴)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۵)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۶)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۷)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

(۱۸)۔ (رد المحتار) ۳۳۵، سورہ صفر ۵۱

گازھے کپڑے... مراد ایسا کپڑا ہے جو کئی چیز سے بنا کر
 بغیر ختم ہو کر رہا ہے۔ اس کو کپڑے کرنا ایک فرخ (مرد) یا بھر (چلا
 چلا) ہونا کہیں کہیں کہا جاتا ہے کہ وہ عین غلے میں دلت
 میں حصہ لینا کی اس دانت کی طرف رجوع کرنا تھا اور خود بھی
 اپنے موزوں پر مسخ کیا تھا، فقہاء حنفیہ کی کتابوں میں تو اس کا
 ذکر ہے ہی، امام ترمذی کی سنن میں ایک لفظ میں اس کا ذکر موجود
 ہے۔ (۱) کچھ دانتے نام اٹھائی ہے۔ حضرت صفیہ بنت
 شعبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ خود آپ ﷺ نے گاڑھے کپڑے
 کے موزوں (موزین) پہنا کر فرمایا ہے۔ (۲) موزوں و زائد میں
 قوم کے موزے سے اس شکل میں وطن ہیں مگر انہیں کے موزوں پر
 مسخ جانے نہیں اور اس پر امام ربیع کا اتفاق ہے، انہوں نے کہا
 زائد بعض لوگ اہل افکار کی اور حق آسانی سے کام لے کر ایسے
 موزوں پر مسخ کرتے ہیں اور حدیث کے عموم سے استفادہ کرنا
 کرتے ہیں، کاش! یہ اس پر غور کرے کہ ”مضین“ کا معنی عربی
 زبان و سنت میں کس قسم کے موزوں کے لئے ہوا جاتا ہے؟
 یہ بھی ضروری ہے کہ موزہ بہت زیادہ پہنا ہوا نہ ہو اس
 کو فقہاء ”حق کبیر“ سے تعبیر کرتے ہیں، ”فرق کبیر“ سے
 مراد یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں سے چمکی انگلیوں کے برابر
 چمکی ہو (۱:۱۱) یہ خلاف نقل ہو گا، حدیث میں ہونا پاؤں کا

تشبیہ چونکہ وضو میں پاؤں اسی لئے کھانے میں ہیں، صرف مسخ
 کے کھانے میں اس لئے موزوں پر مسخ کے کوئی ممکن ہیں۔ (۱)
 علامہ نوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے
 موزوں پر مسخ فرما کر کے لئے تین دن اور پھر نیلے ایک دن مسخ
 کی حد مقرر فرمائی ہے۔ (۲) اعلیٰ علیہ السلام

موزوں پر مسخ کے مسئلہ میں چند باتیں قابل ذکر ہیں:

۱۔ کس قسم کے موزوں پر مسخ کی اجازت ہے؟

۲۔ موزوں پر مسخ کی نیت کیا ہوگی؟

۳۔ مسخ کیا مدت کی ہوگی؟

۴۔ مسخ کے بعد اگلے روز سے متعلق ضروری احکام۔

کس قسم کے موزے ہوں گے؟

عربی زبان میں ”خف“ کا لفظ پورے ہی کے موزوں
 کے لئے آتا ہے، اسی لئے ہم ”خف“، ایک اور شافعی کے
 نزدیک ہرگز کے موزوں پر ہی مسخ ہو سکتا ہے۔ (۱) ابو حنیفہ
 کے یہاں اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ تو مضین ہیں، یعنی نہ لیس
 پڑے کے ہوں، نہ جلدین، اول یعنی موزے کا بالائی حصہ
 چڑا کا ہونا، ”مضین“ ہوں یعنی کمرے کے حصہ میں چڑے
 کی پوند کاری کر دی گئی ہو (۲) امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے
 نزدیک گاڑھے کپڑوں کے موزوں پر بھی مسخ کیا جاسکتا ہے،

(۱) القسّم الکبیر للردی ۵: ۵۰۵، مدائع المساجع ۱: ۵۰

(۲) المسجّد، شرح منہج، ۱: ۱۰۰، کتاب الترویث فی المسجّد علی اصحاب

(۳) المسجّد ۱: ۱۰۰، (۴) ردی ۵: ۵۰۵، کتاب الترویث فی المسجّد علی اصحاب

(۵) حوالہ مذکور، (۶) ردی ۵: ۵۰۵، کتاب الترویث فی المسجّد علی اصحاب

(۷) المسجّد ۱: ۱۰۰

(۸) ردی ۵: ۵۰۵، کتاب الترویث فی المسجّد علی اصحاب، وفاء اللہ، حدیث مسجّد، مسجّد ۱: ۱۰۰

(۹) ردی ۵: ۵۰۵

1.64 0.1'

— سزاؤں کے بارے پر کاف میں نے جس کا "جرم حق" کہا
جانتا ہے تو میں پر بھی سزا یا مکتبہ ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھئے "جرم حق")

مسح کی جرت

[illegible]

مسافر اپنا دن رات مسجروں کے چھتے پر گزار دیتا ہے۔

$$(A) \quad \mathbb{L} \rightarrow \mathbb{C}$$

مسح کے لواقیف اور ضروری احکام

یہ سزاؤں پر مسکاحیہ کی صورت میں ہے افضل و اہل
ہو کر موزے امانت پر ہوں فی جہنم کا۔ ۱۰۱ حضرت

مفتوحہ کی رپورٹ میں ہر ارجحہ پر جواب ہے :-

۱۰ جن باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے صحیح بھی ٹوٹ جاتا ہے

میں نے ان کو ایک سوزنا تر ویدم کے یہ چاکن کا اکڑ حصہ نقل
کر عروا کی پڈلی کے حصہ میں دینا کہا۔ اس کے بعد کج
نوٹ جاتا ہے۔

☆ اگر سوزے کی دو مہیں ہوں اور ایک نہ بچل کی جائے تو
میتہ بنی رہے گا۔

۳: عت گذر چوئے تو بھی مسخر نہ جائے گا۔ (۱۱)

۵۔ مہذبوں میں چھٹے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو انصاف کی حالت میں پرانا جائے، چونکہ اہل انصاف کے یہاں انصاف، شریعت، نیابت، انجیل، نبی، اس لئے یہ بھی درست ہے کہ باؤں اور کر دوز سے بچنے کے لئے، چھر انصاف، کھلی کر کے، شریعت، انصاف

• ۱۰۰٪

(٢) ... ١٣٥٠ هـ، في دار علي الصديق علي الحبيب.

(١٥) محمدی، در باب بیع غیر الزامی، المصنف، ١، صفحہ

۱۵۰۰ سالہ کتب خانہ

١٠٨

(٩) بدائع الصنع ١٠:١

(١) اسم: جنة "T" الحبيب الخمر في دار السلام

10. $\int_0^1 x^2 \ln x \, dx$

420. 7. 1949

٤٩ : من له سائر

(١) انعموا، ١٥٦ باب المسح كشي: انعموا على بطور الجفوة

ہوئے تک باقی اعضاء میں نہ آئے۔ (۱)

یہ اگر ہضم ہوئے کی حالت میں عتس کا پانی ہوئی یا ہونے سے پہلے صرف پاؤں وغیرہ پر سے بہنے پر کافی ہے اس ضروری نہیں۔ (۲)

حالت احرام میں ہونے سے

حالت احرام میں ہونے سے پینے کی حرمانت ہے البتہ اگر کسی شخص نے اس شخص کی وضع کی چیز نہ ہو (موجود زمانہ کی ہو لی چیز سے کافی حفاظت رکھتی ہے) تو نہیں کے پینے کی اجازت دی گئی ہے۔ من لم يجد الفعلين لليس الخفين (۱۰) البتہ ٹھوس سے بچنے کا تحذیرات و احرام سے پنجہ زدن کی روایت میں ہے۔ فليس الخفين و لم يطمعوا ما لم يخل من الخفين (۱۱) اور اس میں مجبور دے اس پر قلم نہ تھا کا اتفاق کیا ہے۔ (۱۲)

غل (سرک)

”غسل“ کے معنی ”سرک“ کے ہیں۔

سرک حلال ہے۔ آپ ﷺ نے اسے نہ صرف تناول فرمایا ہے بلکہ پینہ بھی فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اسی خانہ سے سونے طلب فرمایا۔ عرض کیا کیا، صرف سرک ہے، آپ ﷺ نے وہی طلب فرمایا۔

کھاتے جاتے اور فرماتے جاتے۔ سرک کی باقی بچھرائی سے ”عموم الاصل الحن“ (۱) ایک اور روایت میں ہے کہ اسے طہ سرک میں برکت و عافیت ہے۔ یہی روایت فرماتا ہے کہ جو کچھ سے پہلے کے انبیا کا سر لیں بھی ہے جس گھر میں سرک موجود ہو وہ گناہ نہیں۔ (۲) شراب کو سرک بنانا

شراب اگر آپ سے آپ سرک بن جائے تو اس کے پاک اور حلال ہونے پر اندیشہ نہیں۔ لیکن سرک سے روکونی چیز ڈال کر سرک بنایا جائے تو اب بھی امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہاء کے نزدیک وہ حلال ہو جائے گا۔ نام شافعی کے یہاں حلال نہ ہوگا، جو لوگ شراب سے سرک بنانے کو جائز سمجھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اس طرح شراب کی حقیقت اور ذاتیت جدا کر دو جاتی ہے۔ وہ حقیقت کی تبدیلی سے عم تبدیل ہو جاتا ہے۔ (۱) دوسرے سرک بنا کر شراب کے کا سوا اجزاء اور اثرات کا ذوال ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حیثیت و باغت کے بدل کی ہے، جیسے باغت کے ذریعہ کچے میوے کے پکوانے اور ادو کر دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح کھل سرک میں بھی ہوتا ہے۔ (۲) البتہ اس میں بھی احتیاط ہے کہ شراب کب سرک بنتی ہے؟ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب تک شراب کی کچھ کچھ لہر پر قائم ہو جائے اس پر سرک کا اطلاق نہیں ہوگا۔ امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک جو کچھ کھاتا ہے وہی سرک بن گیا۔ (۳) اظہار ہے کہ نام صاحب کی

(۱) حوالہ سابق

(۲) اردو مدنی ۱۰۱، باب ما حلال فی سوا بھور الفمیرہ لیس

(۳) مسند ۱۶۲، باب لیسبیلہ العز والاشادہ

(۴) انور جامعہ دہلی صفحہ ۳۳۰، کتاب الاقسام منہول، جامعہ عربیہ (۵) اعداد ۱۵۴، کتاب الاشریہ

(۶) کتاب الصالح ۲۰۵

اور سب کوئی اور تعبیر نہیں ہو سکتی تھی۔

اصطلاح میں ضلع عورت سے ملوے کر اس کو نکالنے سے تراز کر دینے کا نام ہے وہاں "حکلی" نے ان الفاظ میں کہا ہے کہ ضلع بان طرح کے کسی اور لفظ سے نکال کر کو ختم کر دیتا۔ جو عورت کے قولی کرنے پر معروف ہو۔ "ضلع" ہے "زالۃ ملک الکاح" متفقہ علی قیوبھا بنظر العلیع (اوصالی ج ۱)

ثبوت

ضلع کا ثبوت قرآن مجید سے بھی ہے اور شریعت اور فقہی ہے۔ اگر زوجین اللہ کی قائم کی ہوئی حدود کو قائم رکھنے کے سلسلہ میں اندیشہ مند ہوں تو اس میں کوئی قباحت نہیں کہ عورت کچھ دے کر دین حاصل کر لے۔ (نور، ۱۱۱) حدیثوں میں حضرت ہبت بن قیس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ تمہیں سے فقہ ہے کہ ان کی بیوی نے ہر میں میں کیا ۱۱۱ دفعہ شوہر کو اپنی کر کے ضلع حاصل کیا ۱۱۱ اس کے شوہر اس نے ہر آست کا مبالغہ و غالی ہے والبتہ ابو بکر بن عبداللہ حنفی کا ایک مشہور قول ہے کہ شوہر کے لئے ہر ایک سے طلاق کے بعد چھ لینا جائز نہیں۔ (۱۶)

شریعت کی نظر میں!

شریعت اسلامی میں یہ بات مطلوب ہے۔ رشک کراچ ایک دفعہ قلم ہونے کے بعد پھر اسے قوت نہ دے، اس لئے

طلاق کی عام صورتوں کی طرف ملاق کی خاص صورت "مضیق" کو بھی پسند نہیں کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت نے ہر دفعہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی ہر می حرام ہوگی۔ (۱۱) لیکن چونکہ بعض دفعہ ازدواجی زندگی کی محنتوں اور بے سکونان کا طلاق ہی میں منسوخ ہو جاتا ہے۔ کہ زوجین کو ایک دوسرے کی وابستگی سے آزاد کرنا پانا ہے۔ اس لئے شریعت نے ان مخصوص حالات و مواقع کی حمایت کرتے ہوئے اس کی مجازت دی ہے۔

جبکہ اگر رشک کا جائز ہو تو عورت کا بلا ضرورت ضلع کا مطالبہ کرنا مکروہ ہے۔ وہ لفظ ای کفر کا بیان ہے۔ (نور و مکروہ ۱۱۱) ہر حائلہ مختلفہ لا یفسد حدود اللہ اور اسلحا متھما ما امر بہ (۱۱) مضیق کر دے جو اس کے لئے دو چیزیں ہیں۔ ایک سے ایک اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود پر چڑھنے کے سلسلہ میں تدریج رکھتے ہوں۔ بلکہ ان دفعہ کو خیال ہے کہ حد میں بلا حرجت ضلع کو راسم قرار دیتی ہیں۔ (۱۱) ہاں حاجت و ضرورت کے وقت عورت کا مطالبہ ضلع جائز و درست ہے۔ (۱۱) بلا ص ۱۶ عند المحققین۔ (۱۱) البتہ اگر عورت کے مطالبہ کو غرض کے لئے کوئی معقول وجہ موجود نہ ہو مگر کسی طرف سے ظلم و زیادتی نہیں پائی جاتی مگر عورت کو شوہر کی طرف سے اس وجہ نظر ہو کر طبیعت کو تسخیر اس کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہ پاتی ہو اور اس

(۱۶) بخاری، ۵۶۲۲، باب العلق و کتب الطلاق ۱۶

(۱۷) ترمذی، ۳۳۸۱، باب من ادعی الحلال

(۱۸) ترمذی، ۳۳۸۱

(۱۹) المحققین علی حدیث ۱۶، ۵۶۲۲

(۲۰) سبیلہ لمتحد، ۱۳۸۶

(۲۱) فتح الباری، ۳۹۹

(۲۲) محمد علی، حدیث طرد، ۵۵۸۲

قربان سے شہر کے ساتھ خلیج طبری کا بندر جو تو یہ بھی پایہ
حایت تھا ہے۔ بزرگی کے مضرت حالت میں جسے پہلے کی بیوی
نے سسلہ میں دفن نہیں کیا ہے کہ وہ اپنے شہر کے اخلاق
و سنسکارت دیکھ کر عواذ میں شامی نہیں تھیں اور سما کی ہر
مقرر تھیں مگر میں نے باوجود ان کی خدمت میں نہ تھا اور
نیک نہیں کہ میں نہیں چاہتی ہوں کہ میں نے ساتھ ہمشیر اور
قرآن نعت کا معاملہ ہو حضرت موت نے اپنی بیوی کو ہر شہر
ایک بار فرمایا تھا وہاں جو پہلے ان کے قریب یا کہ برف انہوں
نے لکھ کر اودھائی ہے یہ ہے ۔

قطع کے نقاط

[illegible]

مخرج ہے۔ مالک نے ایک طلع لکھنے پر اللہ جل جلالہ میں وضع،
میرا وہ طلع ہے۔ مگر ان الفاظ کے ساتھ کسی کو، بے فرق ہے،
صبح کے الفاظ سے مراد ہے کہ مرنے کو جو کچھ دیا تھا،
میں نے اس کو اپنے ساتھ لے لیا ہے۔ صبح سے مراد ہے کہ جو کچھ
دو ہے اس کا جو کچھ مرنے کے طلع میں دیا ہے، اس کے لئے "فدیتہ"
کے نقل ہیں کہ وہ ان کے اظہار بعد وہی کر دیا ہے، اور
"میرا" کے معنی ہیں کہ مرنے کو جو کچھ اپنے تمام حقوق سے
برہنہ کر دیا ہے۔ (۱) یہ تمام ہی الفاظ صبح کے لئے ہیں۔
بدل طلع کی مقدار

[illegible]
$$f(x) = \frac{1}{2} \ln \left(\frac{1+x}{1-x} \right)$$

المجلس

Figure 1. *Phylogenetic tree of the 16S rDNA sequences of the 16 isolates of *Staphylococcus* spp. The scale bar represents 0.01 substitutions per site.*

[illegible]

$\frac{1}{2} \pi \approx 1.57$

(د) بهای اندیشه و ۹۶٪ از آن در دست همگان

المعنى: في ١٨٠٠، كانت أمة

بدل ضلع

کا مسئلہ ۴۲ ہے، حنفیہ کے نزدیک بیکہ پرورش کا حق تھا، عورت کا حق نہیں اس سے خود اس بیکہ کا حق بھی حنفیوں سے اس لئے عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ طلاق کے عوض اس حق سے دستبردار ہو جائے، اور ہو جائے تو اس شرط کا اظہار نہیں، البتہ عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی، (۱۲) اسی طرح عدت کے درمیان رہائش (سکنی) سے عورت کا حق بھی حنفیوں سے نہیں کا بھی کہ اس سے نسب کی حفاظت منقطع ہے اور خود باری کا بھی کہ یہ خداوند ہیں اور ان سے تجاوز حق اللہ میں تھدی ہے، ایسی اگر کوئی عورت شوہر کو طلاق میں "سکنی" سے وہی کر دے تو یہ شرع مستحسن نہیں، اس کا یہ کہ عورت کو یہ کہ وہ شوہر کی طرف سے "سکنی" کے کرایہ کی ذمہ دار ہوئی تو اب یہ شرط مستحسن ہو گئی (۱۵) مالکیہ کے نزدیک عورت طلاق میں حق پرورش سے دستبردار ہو سکتی ہے (۱۶) مگر اسی کے نزدیک یہ غلطی عورت کا حق ہے۔

احکام و مسائل

طلاق سے عورت کا حق عرج ہوتا ہے، اس میں عرج ہوتا ہے:

- ۱۔ اکثر فقہاء حنفی، حنفیہ، مالکیہ اور شافعی کے نزدیک اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے، (۱۷) حنفیہ کے یہاں ایک قول اسی کے مطابق ہے کہ ایک قول کے مطابق "نکاح" ہے، حنفی اس کا شمار طلاق میں نہیں، (۱۸) اسی طرح کی ایک روایت شافعی کی بھی ہے اگر کسی نے اپنی بیوی کو

احکام کے یہاں اصول ہے کہ جس چیز کو مکرر طلاق یا سکا ہے اس کو طلاق کا معاوضہ مکرر کیا جا سکتا ہے، (۱۹) ہم اگر کوئی شخص کسی چیز کو "بدل طلاق" بتائے جرثربیت کی نگاہ میں مال نہیں ہے، ایسے شراب، خنزیر وغیرہ عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی مگر مقررہ عوض یا اس کے بدلہ کچھ (۲۰) اگر باری کی ذمہ نہیں ہوگا (۲۱) مگر طور پر معاملات میں "عوض" کی پوری طرح تسکین، تصدیق ضروری ہوتی ہے، (۲۲) وہ معاملہ قاصر ہو جاتا ہے، مگر طلاق کا معاملہ عام معاملات سے مختلف ہے، بدل طلاق بہر، غیر واضح ہو جب بھی طلاق اور بدل طلاق کی تسکین درست ہو جاتی ہے، مشکا کوئی شخص کہے کہ اس بیکہ کے حمل میں جو بچہ ہے اس پر طلاق کرتا ہوں، یا اس درخت میں گئے ہوئے پھل پر وہ طلاق درست ہوگا اور بیکہ کا بھی ہوگا اس کے حمل کا اور درخت کے پھل کا اور مقدار ہوگا، (۲۳) یہ بھی درست ہے کہ طلاق کے عوض کو مرد اپنے یا بھائی کے یا کسی غیر سے شخص کے فیصلہ پر موقوف کر دے۔ (۲۴)

طلاق میں عورت اپنے کسی شخص حق سے بھی دستبردار ہو سکتی ہے، جیسے غنہ عورت، زمانہ نکاح کا عقد وغیرہ یا خود میر، لیکن عورت کا اپنا حق جس سے دستبردار ہو سکتی ہے، حنفیوں میں اس سے دستبردار نہیں ہو سکتی یا اس میں بیکہ کے حق پرورش (مضانت)

(۱) حنفیہ، ۴۹۵

(۲) درمختار، ۵۱۶، حنفیہ، ۴۲۱

(۳) حنفیہ، ۴۹۵

(۴) حنفیہ، ۴۹۵، حنفیہ علی عاملین، ۵۳۲، ۱

(۵) حنفیہ، ۵۳۲

(۶) الشرح المصغر للعقد، ۲۰۱

(۷) حنفیہ، درمختار، ۵۱۶، حنفیہ، ۴۹۵

(۸) حنفیہ، ۴۹۵، حنفیہ، ۴۹۵، حنفیہ، ۴۹۵

کے ساتھ فریقین نے جن حقوق سے شہرہ و بی کی صراحت کی ہو صرف ان حق سے رہی گا نہ وہ نکلیں گے۔ (۱۰)

متفرق احکام

خلع میں وقت کی کوئی قید نہیں، حالت بیضا یا پسے لہر جس میں بیوی سے صحبت کر چکا ہو — میں بھی بیکراہت خلع کیا جاسکتا ہے۔ (۱۱) اگر مرد نے خلع کی پیشکش کی تو اس کا جواب دینا ایک ہی مرد کے حق میں "بھین" یعنی ناقابل واپس اقرار ہے "خلع" کے بھین ہونے سے درج ذیل احکام متعلق ہیں:

- ۱- شوہر اپنی بات سے رجوع نہیں کر سکتا۔
- ۲- شوہر نے جس مجلس میں خلع کی پیشکش کی ہے اس کے بعد بھی عورت کو خلع کا حق باقی رہتا ہے، مجلس تک محدود نہیں رہتا۔

۳- شوہر کے لئے درست ہے کہ وہ خلع کو کسی شرما کے ساتھ مشروط کرے، یا مستقل کسی کسی وقت کے ساتھ متعلق کر دے اور ایسی صورت میں اس مفروضہ وقت کے آنے پر ہی عورت کا قبول کرنا مستحکم ہوگا۔ (۱۲)

خلع سے متعلق ایک اہم بحث یہ ہے کہ اگر زوجین کے درمیان اختلاف نہ ہو جائے اور اس کے حل کیلئے کاغذی حکم مقرر کرے تو حکم کے یہ اختیارات ہوں گے؟ — اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں، امام ابوحنیفہ کے یہاں اس کا اختیار شخص طور پر مرد ہی کے ہاتھ میں ہے، کاغذی خود یا کاغذی

پہلے دو طلاق ہی تھی، مگر خلع کی لغت آئی تو عام فقہاء کے نزدیک اب اس پر تین طلاقیں واقع ہو چکیں اور جو تک خلع کو "خلع" کہتے ہیں، ان کے نزدیک وہی طلاقیں واقع ہو چکیں۔

۲- خلع کے حے کاغذی سے رجوع کرنا اور کاغذی کا فیصلہ کرنا مفروضہ نہیں۔ (۱۳)

۳- خلع کے بعد قریبی عقیقہ کے نزدیک بلا نکاح رجعت کا حق باقی نہیں رہتا۔ (۱۴)

۴- خلع میں جو عیوض دیا جائے، اگر اس کو عیوض دینے میں کوئی شری توجہ نہ ہو یا اس سے دوسرا اس کا حق متعلق نہ ہو تو عورت پر اس بدلہ کی ادائیگی واجب ہے۔

۵- خلع میں اگر کاغذی نہیں لگائی جائے تو جب بھی خلع درست ہو جائے گا۔

۶- خلع سے بعد عورت کی حالت میں کام یا بیضہ کے نزدیک صریح نیکوئی میں ہی مطلق واقع ہو جاتی ہے، دوسرے فقہاء کے یہاں واقع نہیں ہوتی۔ (۱۵)

۷- لفظ "خلع" کے ذریعہ خلع کیا جائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دن و شام ایک دوسرے کے ذمہ نکاح کے سلسلہ میں ازبیب ارادہ جملہ حقوق سے بری ہو جائیں گے، جو معاملہ انہم حقوق یا صراحت کے ساتھ ان حقوق سے براہت کا اثر نہ ہو مگر دوسرے فقہاء کے نزدیک یہ یقیناً

(۱۰) الطحطاوی، ص ۱۵۱

(۱۱) الطحطاوی، ص ۱۵۱

(۱۲) حاشیہ مرد، ج ۱، باب طلع، الفہم الاسلامی، ۱۴۱۷ھ، ص ۲۰۶

(۱۳) الطحطاوی، ص ۱۵۱

(۱۴) الفہم الاسلامی، ۱۴۱۷ھ، ص ۲۰۶

(۱۵) الطحطاوی، ص ۱۵۱

کھڑے سر پر ہوا ڈالنے سے فرمایا کہ جب تک اس صورت
کی صورت فیصلہ کی بہ صورت پر تباہی کا اظہار نہ کرو، یہاں سے
بہت نہیں نکلے

امام، کھٹ کے دلائل

الکھ کا کھٹ کھٹ کھٹ نہ لے کر یہی ہے کہ ہم قرآن
مہدی کی طرف رجوع کر رہے ہیں قرآن کریم ہے

وَالْحَقُّ مَقْلُوبٌ مِّمَّا فُحِّصَ احْكُمَا مِنْ تَعَالَى
احْكُمَا مِنْ تَعَالَى ان يَرْجِعَ احْكُمَا بُولُو اَلَا
مَدِيحًا (۵۰: ۵۰)

اگر تم کو ان دونوں کے درمیان شرع اختلاف کا رویہ
ہو تو ایک یہ قسم کرو کہ اس صورت کے خلاف میں سے جو دائرہ
دونوں صورتوں میں چلیں تو وہ خلاف ان دونوں کے
درمیان وقت پیدا ہو گا

اس آیت میں متحد قرآن میں ہے کہ امام ایک کے
موقف کی تائید کرتے ہیں

۱- اس آیت کے صاحبِ فہمہ اور کامیاب ہیں، اگر مضمون
اور خود یہ کہ یہ صمدی کے خلاف ہے

۲- قرآن نے "احکم" کا لفظ استعمال کیا ہے "قرآن" کی
خود تائید کرنے والے کے لیے

۳- قرآن نے "ان یوبد احکم" کہا ہے اور نصیحت کی
عرف اور دائرہ "چاہتے" کی نسبت کی ہے، اور یہ بات
اس کے بارے میں کہی جا سکتی ہے جو کسی کام کے کرنے
اور اس کے خلاف نہ کرنے کا حکم دیتا ہے

طرف سے مقرر کیے ہوئے نمبر اور صورت و طاق کی اس
نکاح نامہ کے برخلاف، امام کا کہنے کے نزدیک قاضی، لیکن اس
ص سے گزرے ہوئے، اپنی اختلاف کی صورت میں ایک وہ
رہی مصافحہ یعنی جائز کر کے گا جس میں بہتر ہے کہ یہ مرد کا
رہنہ وار ہو اور اس صورت کا دائرہ اضافی کی کوئی صورت نکلے
تو دونوں میں مصافحہ نہ رہے، اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکے اور
دونوں کے دائرے ہو کہ باہم تفریق اور عذر دہی جائے تو وہ
یہ بھی کر سکتے ہیں اس طرح کہ مرد کا رہنہ وار، حتمی طور
کے ساتھ، اس قسم کے مصافحہ کر دے جو سوا اس کے سب کچھ
صورت کو اس کی اور اس کے کچھ نہ رہے اور دونوں میں تفریق
ہو جائے (۱۰)

اختلاف کے دلائل

۱- امام، اصل میں مسئلہ میں اس امام اصول پر چلے ہیں
مرد کی کا اختیار مردان کے، محمد بن ابی خلیفہ بھی اس کے
شرط پر ہے، یہ اس لیے مردان کی بہر طور ضروری ہوئی
اسی بنا پر ان کے یہاں حکم کی حیثیت تو ان کے اس کے
ہوتی ہے، اور وہ ان کی حدود میں رہ کر اللہ سے رہ سکتا ہے جو
زہدین نے نہیں کر لی ہیں، ان کا استدلال اسی واقعہ سے بھی
ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک ایسے عاقل مرد کی حکم نصیحت
کے، مگر ان حکم سے قوی ہو کر ان کی اس امر کی تائید کی کہ اگر
ان دونوں کو جمع کر سکو تو جمع کرنا اور اگر تفریق دیا جائے
تو مناسب ہوئے ہوئے مطالعہ کرو اور صورت کو اس پر تیار ہو کر
مرد نے عذر دہی پر اپنی ہم آہنگی کا غور کیا، حضرت علی

احادیث

اب آئیے ان احادیث کی طرف جہاں مسئلہ میں تفسی کے فوائد ہونے لگتے ہیں۔

۱۔ اہم قول ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی (بیت بنت عبداللہ) حضور ﷺ خدمت میں تشریف لائیں اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ثابت کے دین اخلاقی سے کوئی شکایت نہیں، لیکن مجھے یہ بات بھی پسند نہیں کہ مسلمان ہر کر کسی کی ناشہرتی تو ان میں ایک طرف ثابت کا برے ساتھ اچھا سلوک ہے اور دوسری طرف میرا ان کی طرف طبعی رجحان نہیں ہے جس کے باعث میری طرف سے ان کی تائید دینی ہوتی ہے، اس لئے ہم دونوں میں معاہدہ کرادی جائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کوں کا بلاؤ تو نہ کی؟ انھوں نے کہا: ”ہاں“ اب آپ ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہاں لے جاؤ اور اس کو آپ ﷺ طلاق دیدو۔

حضور ﷺ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے اپیل نہیں کی، نہ مشورہ کیا، بلکہ واضح الفاظوں میں طلاق دینے کا حکم فرمایا، یہ اس بات کی علامت ہے کہ تاحضی عروہی رضہ مندی اور تاحضی معلوم کرنے کا پابندی ہوگا۔

۲۔ دوسرا واقعہ بھی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے ہے جسے ابو داؤد نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے، حضرت حبیبہ بنت اسلم، ثابت بن قیس کے کان میں تھیں، ثابت رضی اللہ عنہ نے حبیبہ رضی اللہ عنہا کو کسی قدر مارا کہ ان کا کوئی عضو ٹوٹ گیا،

حبیبہ حضور ﷺ خدمت میں حاضر ہوئیں اور شہر کی شکایت کی، آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ ”حبیبہ کے بال میں سے کچھ لے کر مار کر دو“

اس واقعہ میں بھی آپ ﷺ نے ثابت رضی اللہ عنہ سے کوئی مشاوری اور انہی نہیں کی اور ان سے طلاق پر رضامندی نہیں معلوم کی، بلکہ حالت کو پیش نظر رکھ کر خود فیصلہ فرمایا کہ میری رقم لے کر طلاق دیدیں۔

آئیے دیکھا جائے

۱۔ اس نوعیت کا ایک واقعہ سیدہ حضرت حشمتی رضی اللہ عنہا کے دور میں چلی آیا، ان کے ذات میں عقلی بنی ناپا لب اور نہ طریقت حب کے، وہ میان اختلاف پیدا ہوئیں، تاہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھیج دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ”میرے بھتیجے کا ہمیشہ حکم بھیجا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں ضرور ان دونوں میں تفریق کروں گا“ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ ”میں معاویہ کے اور بزرگ خاندانوں میں تفریق نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ ان دونوں نے ہم خود ہی معاملات کر لی“

یہاں بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بحیثیت شہر فرمایا کہ ”میں ان دونوں کے درمیان ضرور تفریق کروں گا“ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکم بحیثیت ہم خود ہی تفریق کے معاہدہ میں مختار ہے، لہذا یہ ضرور ای ہے کہ دونوں ہی حکم کسی ایک دوائے پر مشتمل ہو جائیں۔

سے کوئی ذبح باقی نہ رہا، تو عورت نے اپنا ٹھنسی سپرد کر دیا اب اگر مرد نے ٹھنسی توڑ لی تو اس میں عورت کی کوئی کمی نہیں۔ اس لئے اس کو اس کا سپرد راجح ماننا چاہئے۔

ظنوت صحیحہ؟

۱۔ ہم یہ ضروری ہے کہ ظنوت اس طرح ہوئی ہو کہ جماع سے کسی قسم کا کوئی مانع باقی نہیں رہا ہو، ایسی ظنوت کو "ظنوت صحیحہ" کہا جاتا ہے۔ ظنوت صحیحہ کی تکمیل یوں ہے کہ اس میں جماع سے کوئی حائل شرعی یا طبعی مانع باقی نہیں رہے، حقیقی مانع سے مراد یہ کہ زن اور شمس سے کوئی آٹکا یا دار ہو کہ جماع کے باقی نہ رہے، یا دونوں میں سے کوئی اپنی کم عمری کی وجہ سے ضل مہارت کے قاصر نہ ہو، یا عورت کی شرمگاہ میں گوشت یا بڑی اس طرح بڑھ گئی ہو کہ جماع ممکن نہ ہو، جس کو "رق" اور "قرن" کہتے ہیں۔ ہاں، مرد اور عورت (فحش)، غش کی ظنوت معتبر ہوگی، بلکہ تمام اور ضعیف کے نزدیک تو اس غش کی ظنوت بھی جماع ہی کے حکم میں ہوگی جس کا مضبوطی کا کٹ دیا گیا ہو (محبوب)، مانع حقیقی کو بعض معطلین نے "مانع حسی" سے بھی تعبیر کیا ہے۔

مانع شرعی یہ ہے کہ زنا جین میں سے ایک رمضان کا روزہ رکھے ہو اور عروج فرض یا نفل یا عہدہ کا احترام پانہ عہدہ ہو اور عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، جو ایسے حیض یا نفاس کی حالت طبعی مانع بھی ہے۔ مانع طبعی کی صورت یہ ہے کہ زنا جین کے ساتھ کوئی تیسرا ٹھنسی چٹا یا نیچا، مرد یا عورت، یا نل یا ان امور سے آٹکا یا مانع موجود ہو، خواہ یہ وہ ٹھنسی بھی اسی حکم میں ہے کہ

کو وہ ابھی سپرد ہوا ہے، لیکن مرد وقت اس کی بے ادبی کا امکان موجود ہے، کبھی جبکہ عہدہ، عہدہ، عہدہ خالی ممکن ہے، گذرگاہ عام اور سپرد و غیرہ میں نصوت کی صورت طبعی مانع موجود ہے کہ وہ مردان کی نگاہ پرانے کا قطعہ ہے، انکی صورت میں حیا جماع میں مانع ہو کر پڑتی ہے، بلکہ سپرد میں تو مانع شرعی بھی موجود ہے۔ ۱۱

فرض زنا جین کی ایسی خجالی جس میں جماع کے لئے کوئی جسمانی شرعی یا طبعی رکاوٹ باقی نہیں رہے "ظنوت صحیحہ" ہے اور جماع کے حکم میں ہے۔ ان مسائل کے ساتھ خجالی جماع کے حکم میں نہیں، چنانچہ نکاح فاسد، میں ظنوت جماع کے حکم میں نہیں کہ نکاح کا فاسد ہو، شرعاً جماع کے لئے مانع ہے (۱۱) ان مسائل کے ساتھ خجالی کو فقہاء، "ظنوت لاسدہ" سے تعبیر کرتے ہیں۔

جب ظنوت جماع کے حکم میں ہے؟

نصوت کی وجہ سے جو احکام مرتب ہوں گے، فقہاء نے ان کا بھی ذکر کیا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ عورت کا ہر امر واجب ہوگا، ہر ستر نہ رہا تو مکمل خاندانی میر (میر شل) اور اگر بنا ہوگا۔
- ۲۔ طلاق و خیراتی کی صورت عورت پر بہت واجب ہوگی۔
- ۳۔ دورانِ عہدہ اس عورت کی بہن سے یا چچی عورت سے نکاح جائز نہیں ہوگا۔ یہ اصل میں عدت کا حکم ہے۔
- ۴۔ عورت کا قطعہ اور کبھی واجب ہوگا۔

(۱) املحضر، ۱، ص ۲۵۰-۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲

مشاہدہ کر رہے ہیں، دیکھ چکے ہیں، ہوا وہیں کہنے ہیں کہ قرآن سے صرف شراب کا ناپاک ہونا بیان کیا ہے نہ کہ حرام ہوتا۔ (رحمہ اللہ المستحکم)

خمر کے متعلق کچھ ضروری احکام "شراب" کے تحت لکھے جا چکے ہیں، اب اگر کے کہ جانے کا مسئلہ "خمر" کے ذیل میں آپکا ہے، یہ نہ تو دشوار و آسان، نہ "خمر" کے تحت کیا گیا ہے۔ یہاں تین مسائل زیر بحث یہ ہیں: اول یہ کہ خمر کی حقیقت کیا ہے؟ دوسرے شراب کی حد، اور تیسرے جانے والوں سے اپنے بھروسے کی ضرورت کرنے کا کیا حکم ہے جن سے شراب پانی جاتی ہے؟

خمر کی حقیقت

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حقیقی خمر کا اطلاق صرف انگوروں شراب پر ہوتا ہے، عام طور پر فقہاء عراق اور اہل اہل سنت نے خمر کو شری، یعنی اہل لکھنؤ وغیرہ کی بھی ممانعت دے دی ہے، امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ، امام احمد اور فقہاء حجاز پر نیک اور شراب کو قہر قرار دیتے ہیں۔ (۱)

مذہب کا مسئلہ الفت ہے کہ عربی زبان و سنت میں خمر کا اطلاق صرف انگوری شراب ہی پر ہوتا ہے، دوسرے فقہاء نے اس پر کئی طریقوں سے استدلال کیا ہے، اب یہ کہ خمر کے مادہ اختلافات میں متصل کہ سمجھتے کر دینے کے معنی ہیں اور اکی ہوئے

خمر کو نہ کہا گیا، حد میں بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ موجود ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا اللعصر حد ما هو المصل (۲) دوسرے روایات میں انگور کے علاوہ مختلف اشیا کی مشروبات پر صرف خمر کا اطلاق کیا گیا ہے، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سب شراب کا حکم نازل ہوا تو کمبودوں کی شراب پی جاتی تھی، اور خود حضرت عمرؓ بھی مصلیٰ مراد سے کہ حدت خمر کی نیت نزل ہوئے وقت انگور، شہد، گیہوں اور جوئی خمر پائی جاتی تھی (۳) حضرت عثمانؓ میں شیر کی روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ گیہوں سے، جو سے، کھجور سے، مشک سے اور شہد سے خمر پئی جاتی ہے۔ (۴)

تیسرے ایسی مسلمانوں کی روایتیں بھی نکلتے ہیں کہ برقعہ اور شراب حرام ہے اور مس کی کثیر مقدار تک پیدا کرے اس کی تکلیف مقدور بھی حرام ہوتی ہے، حالانکہ کثیرہ و غلبہ سحر، حضرت عائشہؓ روایت ہے کہ جس کے تکیہ صاف (تقریباً دس کلو) سے زیادہ ہوتا ہو اس کا آپؐ چلو بھی لازم ہوگا۔ (۵)

دو گنا مذہب کا الفت سے استدلال کرنا تو اول فقہاء مجاز کے لئے بھی الفت کی تائید موجود ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، دوسرے عام بھی ممکن ہے کہ لفظ کا متعلق لغوی معنی اور عقلی شرعی معنی صدق کے اعتبار سے اس سے عام و عام نہ ہو، یہ بھی وہی واسطے ہے جو جیسر فقہاء کی ہے۔ (امام طحاویؒ کا بھی اسی

(۱) تاجوسمعیۃ، ۱/۱

(۲) الترمذی، ۱/۱۰۰، حد ما هو العصر، حد ما هو العصر، ۱/۱۰۰

(۳) الترمذی، ۱/۱۰۰، حد ما هو العصر، حد ما هو العصر، ۱/۱۰۰

(۴) الترمذی، ۱/۱۰۰، حد ما هو العصر، حد ما هو العصر، ۱/۱۰۰

(۵) الترمذی، ۱/۱۰۰، حد ما هو العصر، حد ما هو العصر، ۱/۱۰۰

طرف دینی مسموم ہوتا ہے۔ اور اسی کی زیادہ طعنا
امثال کا کافی ہے اور نہ اندیشہ ہے کہ جس سے بلائے فتنہ کا
ظہور ہو۔ ۱۱

شراب کی سزا

شراب نوشی ان جرائم میں سے ہے جس کی شریعت نے
قسطِ مرتبہ قیام دیا ہے۔ مستقل سے مقرر فرمائی ہے۔ اور
میں کوئی ترمیم نہ نہیں کی ہوگی۔ شراب پینے والوں کو کھجور کی ٹہنی
اور جوئے وغیرہ سے مارتے تھے۔ اور بعض دفعہ آپ ۱۲ گھٹنے
چا لیکن نے قریب چھریوں سے لے کر قیامت کیا ہے حضرت ابوہریرہ
۱۳ گھٹنے پر نہیں کھڑے کیا کرتے تھے حضرت عمر ۱۴ گھٹنے سے سوجھ
تے مشورہ کیا۔ کوئی ایک سزا تھیں اور مقرر کر دی جائے حضرت
علی ۱۵ گھٹنے سے لے کر ہر طرف شمشیر سے سستہ بن کر کھڑا
ہے اور کسی نہ پاؤں کو کسی شمشیر کو گھسیٹا جاتا ہے بلکہ
تھکے سے سزا دینی ہے۔ اور لڑنے میں جرم بھی گناہ ہے۔ ۱۶
بعض دفعہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ۱۷ گھٹنے
بھی اسی کوڑے سے سزا دی۔ ۱۸ لڑنے کی سزا دی۔ ۱۹ لڑنے کی سزا
اطراف مالکیہ و حنفیہ کی ہے۔ امام شافعی نے لڑنے کی سزا نہیں
کوڑے شراب نوشی کو دیا ہے۔ ۲۰ پھر قیامت میں
شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ گناہ کو گناہ جانے کا۔ اور
شبیہ کی ہے۔ ۲۱ لڑنے سے لڑنے کا گناہ ہے۔ ۲۲ لڑنے کی سزا

نصیحت سے اس مسئلہ میں زیادہ روشنی ملے گی
اور گواہان کی کافی و تحقیق کے فقرہ کے وقت اس کے متن میں
شراب کی باقی ذرائع قیاس پر نہ پوری نہیں لی جو شکیابی
طریق شراب کی پوری جوئے یا شراب کی ٹہنی سے نہیں شراب
پینے کا آواز نہ کرنا۔ اور۔ ۲۳ نہ ہی خود نہ ہو کسی صورت میں
نہیں گناہ میں پھر خود ہی نہیں ہوگی۔ ۲۴ لڑنے میں کچھ
نہیں لے کر خود نہ ہو کسی صورت میں قیاس دیتے نہیں لے کر
ہر ایک۔ ۲۵ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔ ۲۶ لڑنے میں
بعض مشائخ سے نقل کیا ہے۔ ۲۷ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
ہوگی۔ ۲۸ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔ ۲۹ لڑنے میں
کے زیادہ شراب کا ان کو سزا ہوگی۔ ۳۰ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

شراب نوشی کی سزا میں سے لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
جائے۔ ۳۱ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔ ۳۲ لڑنے میں
بعض مشائخ سے نقل کیا ہے۔ ۳۳ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
تھکے سے سزا دینی ہے۔ ۳۴ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
بکشت ہوئے تھکے سے سزا دینی ہے۔ ۳۵ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
لیکن امام محمد کا کہہ رہے ہیں کہ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
۳۶ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔ ۳۷ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔
نہیں لے کر۔ ۳۸ لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔ ۳۹ لڑنے میں

۱۱: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۲: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۳: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۴: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۵: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۶: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۷: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۸: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۱۹: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

۲۰: لڑنے میں قیاس دیتے نہیں لے کر۔

سہ حزلی تہو۔ (۱۰)

شراب ساز سے دس فروخت کرنا

مہین کار مکان یہ ہے کہ شراب بنانے والے شخص سے انگو و غیرہ کا شیرہ لینا جائز نہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے لئے دس پھونڈے والے کو بھی ملعون قرار دیا ہے۔ (۱۰) فقہاء مختلف کے میں اس مسئلہ میں یہ تفصیل ہے کہ اگر شراب ساز کو شراب سازی کی ہی نہایت سے انگو یا کسی اور پھل کا دس فراہم کیا جائے تو یہ جائز نہیں۔ نفس تجارت کی نہایت ہو تو درست ہے۔ (۱۱) اس لئے کہ شیرہ انگو سے بعد شراب نہیں بنتی بلکہ تیر کے بعد شراب تیار ہوتی ہے۔ (۱۲) لہٰذا حنفی نے اس بات کی بھی اجازت دی ہے کہ مسلمان کسی غیر مسلم سے شراب کی حاناکہ اجرت حاصل کرے۔ (۱۳) لیکن ظاہر ہے کہ بازی انھیں شمس شریعت کے حق صدور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے یہ رائے نکل نہیں سکتی جس میں شراب پھونڈنے والے کو دس اس کے اٹھانے والے پر بھی لعنت بھیجی گئی ہے۔ (۱۴) و اللہ اعلم۔

تختلف احکام

شراب کی بیج جائز نہیں، فقہاء کے نزدیک اصل ہے۔ (۱۵) حنفیہ کے یہاں لاسہ ہے۔ (۱۶) (بیج کا صدور اصل کے دوہاں لڑتی کے لئے لا فہم لہ فقہ "بیج")

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے، وہی مضمون کی روایت حضرت عائشہ سے بھی منقول ہے۔ (۱۷) اے اگر کسی مسلمان کی شراب مناج تروی جائے تو اس پر کوئی جہاں نہیں۔ امام بخاری نے اس پر ایک مستقل باب قائم فرمایا ہے۔ (۱۸) و شہرہ کی حالت میں بیس دور کرنے کے لئے یا لہ کو حق سے اتارنے کے لئے حنفی موقوف اور حنبلی نے شراب کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے، و مالکیہ نے منع کیا ہے، و شافعی کے لئے مانگیہ دور دتا ہے شراب کے استعمال کی اجازت ہے۔ (۱۹) حنفی اور شافعی منع کرتے ہیں۔ (۲۰) لا خلا ہو۔ "قد نوی"۔

نہار

نہار اصل میں اسی چیز سے کہتے ہیں جس سے خوشی سر ڈھانکتی ہیں۔ (۲۱) و اربعہ اسمہائی نے لکھا ہے "ماصل میں" "خمر" کے معنی ہی احاطہ ہے جس میں سے کوئی چیز چھائی جائے وہ "نہار" کہلاتی ہے، مگر عرف اور عام استعمال میں سر اٹھنے والا درپہ نہار کہلاتا ہے۔ (۲۲) اسی لفظ سے چند اہم احکام منسلک ہیں: عورتوں کے سنے عام حالت میں درپہ نہار لگام نہار میں وہ نہار شریعی حیثیت، لیکن میں نہار اور کپڑوہ میں سر پہننے کی بجائے

(۲) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۳) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۴) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۵) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۶) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۷) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۸) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۹) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۱۰) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۱۱) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۱۲) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۱۳) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

(۱۴) (۱) ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰ ۱۵۰۰

وہ بچے پر کالی ہے؟

خوار کا شرعی حکم

قرآن مجید نے مسلمان خواتین کو پردہ و حجاب کے مسئلہ میں جو اصولی ہدایات دی ہیں، وہ اس طرح ہیں۔

وَاللَّيْسُ مِنَ الْمَحْضَرِّ مِمَّنْ يَتَعَفَّفُ عَنْهُ

يَحْضُرُ قُرُوبَهُنَّ وَلَا يَسْتَعْرِضُهُنَّ وَلَا يَمْلَأُ

مِنْهَا وَابْصُورُ بَيْتَهُنَّ مِمَّنْ عَلَى جِهَتِهِنَّ (۱)

یہاں ”حجب“ پر نفاذ دینے کا حکم فرمایا گیا ہے ”حجب“ اصل میں کپڑے میں چنے کے سائے رکھے جانے والے ٹکاف (گرمیان) کو کہتے ہیں اور یہ ”حجب“ سے اخذ ہے جس کے کسی کاسے کے ہیں۔ (۱) آیت میں برہنہ کے علاوہ زیور و زین کو کپڑوں کے اوپر سے اٹھانا ہے ”مَحْضَرُہُنَّ وَابْصُورُہُنَّ“ (۲) ”حجب خواتین اسلام سے پہلے ہی خدا کا استیصال کرتی تھیں، مگر اب بھیگی کی طرف سے اس طرح خوار ہانہ تھی کہ جسے ”مردوں اور کانوں کا حصہ نکلا، وہ جام تھا، مگر ان نے گرمیان پر خوار رکھنے کی ہدایت فرما کر اپنی جان نہ طریقہ کو نبھایا ہے۔

چونکہ فقہاء کے یہاں سر کے بالی اور جیز کا حصہ بلا تعلق ان حصوں میں داخل ہے جس کا ستر ضروری ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے) حجاب و حجرت۔ اس لئے خبر ہے کہ خدا کا استعمال بھی واجب ہوگا، حضرات صحابیات اس کا پورا ہتہر

فرمائی تھیں، حضرت عائشہ رادی جی کریم یہ آیت مائل ہوئی، خواتین انصار نے دوسرے گاڑے قسم کے کپڑے پہنا کر بچے (۱) پہنے۔ (۱) حضرت ام سلمہؓ سے راجت ہے کہ خواتین انصار اس آیت کے نزول کے بعد اس طرح چلا کرتی تھیں کہ ان کے سر کوڑے کے سروں کی طرح انحراف تھے۔ (۲) مسرین نے اس کا طریقہ نکھا ہے کہ عورت سر پر دوپٹہ ڈالے اور دو ٹیخے طرف سے چند پر کاٹتے ہوئے، ”میں“ کاٹے ہوئے پر دوپٹہ ڈال دے، اگر جسم کے مطلوب حصے ایک جاگیں۔ (۳) دوپٹہ اس طرح نہ ڈالے کہ سر ۱۱۱ کے تمام سے ٹکارت ہو جائے، حضرت ام سلمہؓ ایک بار دوپٹہ پسینہ دہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایہ لٹھیں“ (ایک ہی ۱۱۱)۔ جس (۱) امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ خطا یہ ہے کہ سر کے تمام کی مماثلت اختیار نہ کرو اور خوار میں چکا نہ ہو۔ (۱)

خوار میں

فلکھا، قریب قریب مشق ہیں کہ سر کا حصہ بھی عورتوں کے لئے نفاذ میں نہ حک ضروری ہے اور سر سے نیچے کی طرف نکتہ ہوا یا نیچے۔ (۱)

کفن میں خوار اور اس کی مقدار

کفن میں عورتوں کے لئے پانچ کپڑے مستون ہیں، جن میں ایک ”خوار“ بھی ہے، اس پر انہر اور بھٹن ہیں۔ (۱)

(۱) الجامع لاحکام القرآن ۲۲: ۲۲

(۲) انصاری، ۲: ۲۲

(۳) حررہ صغیر، ۱: ۱۱۱، قول اللہ تعالیٰ ہنس علیہ من حاکمہن

(۴) مؤلف، ۱: ۱۱۱، حجت مسر، ۱: ۱۱۱، کتاب کتب الاحکام

(۵) الاحکام، ۱: ۱۱۱

(۱) البور، ۲

(۲) روح البیان، ۲: ۲۲

(۳) مؤلف، ۲: ۱۱۱، قول اللہ تعالیٰ والبصیر من مہمہ من شح

(۴) انصاری، ۲: ۲۲

(۵) مؤلف، ۲: ۲۲، کبریٰ، ۲: ۲۲

کرنے میں فقہاء کو دقت پیش آتی ہے، راجع الحروف ان کے اسکا خلاصہ و اسکا سانی اور اس تکمیل سے نقل کرتا ہے۔

عقد اور غسل

اپنے فحش کا شتہ نہ مرد کر سکتا ہے نہ عورت کر سکتی ہے، لہذا ایک عورت سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا جو عقد کر سکتی ہو، اور راجع کا خیال ہے کہ شریعت نے جس مخالف کے ستر کے ساتھ میں جو احتیاط برتی ہے اس کے تحت اس درجہ تکلف کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، تاہم باطنی کی صورت میں عقد نہ ہو تو اس کو غیر حلالی مجوز دیتے ہیں شاید کوئی قیامت نہ ہو — موت ہو جائے تو نہ مرد غسل دے سکتا ہے نہ عورت، عجم کرانے پر استنجا کیا جائے گا اور اس میں یہ بھی تفصیل ہے کہ غیر مجرم یا مجرم ہو تو ہاتھ میں پتھر اپیت کر عجم کرانے اور زور کے بعد سے نگوہ بچائے رکھے عجم ہو تو پتھر پختے سے ہاتھ سے عجم کر سکتا ہے۔ (۱۰)

دوسرے احکام

فرز باہر عاقبت میں اس کی صفت مردوں کے جیسے اور عورتوں کے آگے ہوگی، جنہ سے بھی گناہ ہو جائے تو آگے مرد کا، پھر عجمی کا پھر عورت کا جنازہ اٹھایا جائے گا۔ (۱۱) لیکن عورت ہی کا یا جو بیکار، اگر اس میں بھی زمانہ نہ ہو تو کسی عورت کو نہیں اور نہ مرد عجمی کا

استعمال ضروری ہو گا، البتہ شمر اور زید و مات نہ ہونے کی۔ (۱۲) غرض میں بیعت بھی خواتین کی طرح ہوگی اور کسی مرد یا عورت کے ساتھ اس کی تہائی ہو کر نہ ہوگی (۱۳) ان میں انوں سے زیادہ کا سفر بلا عزم ہو کر ہوگا اور جنگ میں قید ہو کر خدا تعالیٰ سے سزا ہو جائے تو اس کو کھلی بخش لیا جائے گا جیسا کہ عورتوں کے لئے عزم ہے۔ (۱۴)

خبر (سور)

سورہ صرف ناپاک ہے بلکہ نجس البتہ بھی ہے اسی لئے اور سخت کہے، اور جو غلہ کا جو ناپاک نہیں ہوگا، اگر اربو کے درمیان یہ مسئلہ حلق خطی ہے، اس کے بھونکے ناپاک ہونے پر بھی تمام فقہاء متفق ہیں (۱۵) اور کسی خرید و فروخت بھی ہو تو نجس، عورت چاند منہ عبد اللہ سے مردی ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے (۱۶) البتہ فقہاء احناف نے ضرورت سور کے بالوں کے استعمال کی اجازت دی ہے کہ اس زمانہ میں موزوہ ہونے کے لئے اس کا استعمال کیا جاتا تھا، لیکن یہ جواز بھی بدوہ ضرورت ہے، اگر تم کی اور بڑے سے یہ ضرورت پوری ہو جائے تو پھر اس کا مستعمل جاز نہیں، لیکن اس کی فریاد

(۱) جامع الصغیر

(۲) جامع الصغیر

(۳) جامع الصغیر

(۴) جامع الصغیر

(۵) جامع الصغیر

(۶) جامع الصغیر

(۷) جامع الصغیر

(۸) جامع الصغیر

(۹) جامع الصغیر

(۱۰) جامع الصغیر

(۱۱) جامع الصغیر

(۱۲) جامع الصغیر

(۱۳) جامع الصغیر

(۱۴) جامع الصغیر

(۱۵) جامع الصغیر

(۱۶) جامع الصغیر

کیا (۵) پس موجود زمانہ میں میز و کرسی پر کھانے کا جو عام رواج ہو گیا ہے دوست کے خلاف ہے، لیکن مباح ہے۔

عرب اس لفظ کو ہمزہ کے اضافہ کے ساتھ "اخوان" بھی کہا کرتے ہیں اور ایک حدیث میں بھی اس طرح استعمال ہوا ہے۔ (۶)

صلوۃ خوف

نماز اسلام کا رکن اعظم اور دو عظیم الشان عبادت ہے کہ مسلمانوں کو تہذیب و ہوش و حواس کبھی بھی اس سے محرومی کی اجازت نہیں دیتی گئی، اس میں امن کے ساتھ ساتھ جنگ و خوف کی حالت بھی مستثنیٰ نہیں ہے، مگر ظاہر ہے کہ جنگ کی حالت ایک غیر معمولی حالت ہوتی ہے، اس حالت میں نماز کو معمول کی کیفیت سے ادا کرنا دشوار ہوگا، اس لئے آپ ﷺ سے اس موقع پر کچھ خاص رعایتیں منقول ہیں، فقہاء کے یہاں اس غیر معمولی کیفیت کے ساتھ نماز "صلوۃ خوف" کا مستقل عنوان پائی گئی ہے۔ علامہ ہسکلی نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے چار مواقع پر نماز خوف ادا فرمائی، غزوہ ذات الرقاع، بطن لعل، عسفاں اور ذی قرد میں (۱) اور علامہ شامی کے حسب روایت ان چار مقامات پر کل چوبیس نمازیں آپ ﷺ نے نماز خوف کی کیفیت کے ساتھ ادا فرمائی ہیں، (۲) نماز خوف کا ثبوت قرآن مجید سے بھی ہے (۳)۔ (۴) یہ سب کچھ حدیثوں سے بھی اور قریب قریب

فروغ جائز ہے پانچویں اس سلسلہ میں علامہ ابن نجیم نے لکھا ہے کہ فروغ کرنا تو کسی صورت کراہت سے خالی نہیں، لیکن خرید و بارہجہ حاجت جائز ہے (۵) دوسرے فقہاء بھی اس کی فروغ کے ناجائز ہونے پر متفق ہیں، مالکیہ میں ابن قاسم اصبح نے استعمال کی اجازت دی ہے، نفع کو منع کیا ہے۔ (۶)

روگنی یہ بات کہ ازاد و حاجت استعمال کی صورت میں اس کی ناپاکی کا حکم باقی رہے گا یا نہیں؟ اس میں امام ابو یوسف اور امام محمد کے درمیان اختلاف ہے، امام ابو یوسف کے یہاں ناپاکی کا حکم باقی رہے گا یہاں تک کہ اگر پانی کی مقدار قبیل میں اگر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا، امام محمد کے یہاں ایسی صورت میں اس کی پاپاکی کا حکم ہوگا، فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے۔ (۷)

خوان

(کھانے کا چوبی میز)

"خوان" اصل میں بلند چیز کو کہتے ہیں "الشئی العرفیۃ کما لکوا سی" (۱) اسلام سے پہلے اونچی چوبیوں پر کھانا رکھنے کا رواج تھا، لوگ فرش پر بیٹھے اور ان چوبیوں پر کھاتے، ظاہر ہے کہ یہ مادی آب و تاب اور شان بان کا مظہر ہے، آپ ﷺ اس طرح کی ثروت و ریاست کے مظاہر کو پسند نہیں فرماتے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے کبھی ایسی میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا اور پیچھے پیچھے بونے مسخر خوان (سٹرک) پر کھایا

(۱) البحر الرائق: ۸۰/۶

(۲) البحر الرائق: ۸۰/۶

(۳) بخاری: ۸۱/۲، زاد الخیر العرفی الخ

(۴) درمختار: ۳۹۹/۱

(۵) بدایہ المصنف: ۴۶/۲

(۶) المواقف اللغویۃ: ۱۱۹، باب ما جاء فی صفة خیر رسول اللہ

(۷) التہذیب: ۴۰۲

(۸) رد المحتار: ۱۰۰/۲

امت کے جامع اتفاق سے بھی، (۱۰) ”قريب قريب“ تمنا نے اس لئے کہا کہ شافع میں، م ح ح میں نماز کو منسوخ قرار دینے ہیں، اور امام ابو یوسف کو خیال ہے کہ یہ غلطی کی خصوصیت تھی، امت کے لئے آپ ﷺ کے بعد اس کی گنجائش نہیں (۱۱) امام احمد ابراہیم اور ان دو حضرات کے سوا پوری امت ہم زبان ہے کہ یہ تمنا اب بھی باقی ہے۔

نماز خوف کا طریقہ

نماز خوف کا طریقہ کیا ہے؟ — اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے متعدد طریقے منقول ہیں، مثالی نے لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں (۱۲) سورہ البقرہ میں آیت ۲۳۸ میں (۱۳) ائین امیر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، کہ آپ سے جتنے طریقے ثابت ہیں، ان میں سے کسی بھی طریقہ پر نماز ادا کی جائے، نماز ادا ہو جائے گی، صرف امام شافعی کا ایک قول اس سے مختلف نقل کیا ہے (۱۴) اختلاف کی وجہ میں بھی مراحضہ موجود ہے کہ تمام ہی ماثر طریقوں سے نماز ادا کی جاسکتی ہے، اختلاف محض اضلیت کا ہے۔ (۱۵)

سماج میں امام ابو داؤد نے نماز خوف کے مختلف طریقوں کے روایت کرنے کا تمام کیا ہے، (۱۶) حنفیہ کے یہاں جس طریقہ کو ترجیح ہے، (۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

حروکی ہے کہ فوج کے دو حصے کو دینے یا نہیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں ہے اور ایک حصہ امام کے پیچھے، ایک رکعت نماز کی ایک آیت میں ادا کرے، دوسرے حصہ سے سر اٹھانے کے بعد یہ حصہ دشمن کے مقابلہ چلا جائے اور پہلا حصہ بجائے اور ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرے، امام سلام پکڑے اور یہ گروہ دشمن کے بالفاظی چلا جائے، پھر پہلا گروہ آئے اور ایک رکعت پوری کر کے سلام پکڑے، اب یہ دشمن کے متعلق جائے اور دوسرا گروہ اگر اپنی دوسری رکعت پوری کر لے۔ (۱۸)

شافعی کے نزدیک اس طریقہ کو ترجیح حاصل ہے کہ ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت نماز ادا کرے، پھر تمام باقی کی کثرت اظہار کرے، (۱۹) آئینہ، اپنی دوسری رکعت مکمل کر لے اور نماز مکمل کر کے نماز پڑھا جائے، پھر دوسرا گروہ آئے اور امام کے ساتھ دوسری رکعت میں مثال دے، امام قہو کی حالت میں انتظار کر رہا ہے اور ان لوگوں کو موقع دے کہ وہ اپنی دوسری رکعت پوری کریں، اس کے بعد امام سلام پکڑے اور یہ لوگ بھی امام کے ساتھ ہی اپنی نماز پکڑ کریں، (۲۰) یہ طریقہ حضرت بل بن ابی حمزہ سے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے (۲۱) امام مالک سے بھی ایک روایت میں ایسی گزرتی ہے کہ وہ اور ایک روایت کے مطابق امام دوسری رکعت میں متعین کی

(۱۰) ح ۱۵۱ ص ۱۰

(۱۱) ح ۱۵۱ ص ۱۰

(۱۲) بیہیجہ، مودار ۱۵۰ ص ۱۰، باب صلوات الحوی

(۱۳) بخاری، ۱۸۰ ص ۱۰، باب صلوات الحوی

(۱۴) ابو داؤد، ۱۵۰ ص ۱۰، باب صلوات الحوی مع الامام فتح

(۱۵) ح ۱۵۱ ص ۱۰

(۱۶) رد المحتار، ۱۵۰ ص ۱۰

(۱۷) موطی للاح مع الطحاوی، ۲۰۸ ص ۱۰، رد المحتار، ۱۵۰ ص ۱۰

(۱۸) رد المحتار، ۱۵۰ ص ۱۰

(۱۹) ح ۱۵۱ ص ۱۰، ۳۳۹

میں نماز کا اٹھ کر کئے بغیر تمام پھر دے گا۔ (۱) الاذکار نے
سئل کی یہ روایت یہ وہاں مالک میں لکھی جو سعید بن مسروق
ہے اس روایت میں امام کا پہلے علم پھر یہ فقہوں ہے (۲)
ماہر لکھی امام انکے کے پیش نظر ہے۔

مشرق اور ضروری مسائل

اب فقہ حنفی کی روشنی میں نماز خوف سے تحقق کچھ ضروری
انعام کر لکھ جاتے ہیں:

۱۔ نماز خوف کے لئے بھیگنا اور اگر ایسی ضروری نہیں ہو
میں ادا ہو جائے تو گناہ میں جلتے اور وہ حجاج سے مانع کا
خوف دیکھ کر ضروری ہو اور حالت میں کسی نماز کی اجازت نہ
دیتے ہو سب بھی نماز خوف جائز ہے۔ (۳)

۲۔ اگر یہ ہے کہ خوف کی حالت میں اور اگر اسے قوت
حاضرین کے دوسرے کیے بعد اگر عہد مملوالات نے
مطابق نماز ادا کر لیں تاہم اگر تمام لوگ ایک ہی امام کے
پچھے نماز کرتے پر مصر ہوئی تو یہ بھی کہ ہے کہ لازم
نہ کہ کچھ مصر ایک گروہ اور کچھ مصر دوسرے گروہ و
پڑھائے۔ (۴)

۳۔ خوف شدید اور قنات ساری نماز والی جائگیا ہے
تھا تھا پھر اس نے وہاں اگر ایک سواری پر ایک سے زیادہ
افراد ہیں تو جمعہ سے کہہ تھیں گے پڑھ سکتے ہیں۔ شدید

خوف کی صورت خوف لیدگی نماز کے درست ہے۔
میں راجح نہیں ہے۔ (۵)
۴۔ سفر نہ کرنے والوں سے لئے نماز خوف جائز نہیں دانی
لئے اسلامی ملک کے باغیہ خوف ادا کریں تو جائز نہ
ہوگی۔ (۶)

۵۔ نماز خوف سفر کی حالت میں اور رکعت اور سفر نہ ہوتا چار
رکعت ہوگی۔ (۷)

۶۔ حنفیہ امام کا یہ کہ نزدیک نماز خوف میں پہلیوں کو
سب سے پہلے پڑھنا ہے تاکہ وہ شافع کے نزدیک تھیں
دیکھنا وہ سب ہے۔ (۸)

خيار

”خيار“ کے معنی ”ضمیر“ سے ہیں اسی معاملہ کے متعلق
ہونے کے بعد معاہدہ کے دو طریق ہیں سے ہر ایک یہ ایک و
اسی معاملہ کے ختم کر دینے کا حق حاصل ہو یہ فقہ کی اصطلاح
میں ”خيار“ کہلاتا ہے۔ خيار کا تعلق زیادہ تر خرید و فروخت کے
معادہ سے ہوتا ہے اس لئے پہلے خرید و فروخت سے متعلق
”خيار“ کو ذکر کیا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر خيار دو صورتیں ہیں ایک وہ جو منہ سے
ہونے والی شرط لگانے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے یہ

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

(۱) مؤلف: (۲) مؤلف: (۳) مؤلف: (۴) مؤلف: (۵) مؤلف: (۶) مؤلف: (۷) مؤلف: (۸) مؤلف:

اور غیر معتبر ہوگا۔

شعہ و قیمت (میں) اور اگر کسی ہوئی، بازار کی عام قیمت تھیں۔ (۱۰)

امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان اس اختلاف نے بہت سے احکام پر اثر ڈالا ہے۔ (۱۱)۔۔۔ قریشیوں کے لئے اس بات کی بھی گنجائش ہے کہ وہ کسی بیسرے شخص کے لئے خیار حاصل کرے، اسکی صورت میں اگر وہ شخص معاملہ کو قبول کر لے تو

معاملہ نافذ ہو جائے گا۔ (۱۲)۔۔۔ جس نے اپنے لئے خیار حاصل کیا اس کو اختیار ہے کہ ان تین دنوں کے اندر چاہے تو قبول کرے یا رد کر دے، انھوں نے کرنے کے لئے دوسرے فریق کی موجودگی ضروری نہیں، رد کرنے کے لئے دوسرے فریق کی موجودگی ضروری ہے، اگر تین دن گزر چکے ہوں، اس لئے معاملہ قبولیت کا اظہار کیا اور رد نہ کیا تو وہ تہ گزرتے ہی معاملہ نافذ ہو گیا اور رد کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہی (۱۳)۔ اگر خیار لینے والے کی انہ دونوں چیزیں موجود واقع ہو جائے تو معاملہ لازم ہو جائے گا اور اس کے وارث کو یہ حق منتقل نہ ہوگا۔ (۱۴)

کن معاملات میں خیار شرط ہے؟

خیار شرط کے اعتبار سے معاملات کی تین صورتیں ہو جاتی ہیں: ایک وہ جو منقذ ہونے کے بعد بیع کا احتمال نہیں رکھتے، جیسے: نکاح، طلاق، صلح وغیرہ، اس میں ”خیار شرط“ کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، اس لئے کہ اسی خیار کے ذریعہ صلابہ معاملہ کو معاملہ کے منقذ ہوجانے کے بعد مگر اس کے رد کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور نگاہ ہے ان معاملات میں اس کا کوئی

اگر تین دنوں سے زیادہ کا خیار لیا تو یہاں خیار فاسد ہے، تین دنوں کے اندر فریقین نے معاملہ کی برقراری سے اتفاق کر لیا تب تو معاملہ صحیح ہو جائے گا، اگر تین دنوں سے زیادہ ہو گئے تو معاملہ فاسد ہو جائے گا۔

معاملہ کے وقت کوئی شرط نہ لگائی، بعد کو ایک نے دوسرے کو تین دنوں کا اختیار دے دیا تو اب بھی اس کو خیار شرط حاصل ہو جائے گا اور معاملہ کے وقت سے تین دنوں کے اندر وہ اس حق کا استعمال کر سکتے گا۔ (۱۵)

خیار شرط اگر بیعت دانے نے حاصل کیا ہے تو فروخت کر دے، سامان اس کی ملکیت میں اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ وہ اسے نافذ نہ کر دے، اگرچہ خریدار نے خود فروخت کنندہ سے ہی سوا سے بچہ نہ کر لیا ہو، جو بھی دوسرا سامان میں کسی بھی قسم کے تصرف کا ہو نہیں سکتا، نیز اگر خریدار کے زیر قبضہ وہ چیز ضائع اور بار ہو گئی تو فریقین کے درمیان طے شدہ قیمت واجب نہ ہوگی، بلکہ بازار کے عام نرخ کے مطابق قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

اگر خیرہ خریدار نے حاصل کیا تو فروخت کیا جانے والا سامان ناجر کی ملکیت سے فسخ جائے گا، البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک خریدار کی ملکیت میں داخل نہیں ہوگا اور خاص بیع منقذہ امام حنفیہ کے نزدیک خریدار کی ملکیت میں آجائے گا، اب اگر خریدار سے دوسرا سامان ضائع ہو گیا تو خریدار کو معاملہ کے وقت طے

(۱) پرتامہ سنہ ۳۸۰ھ سے ۳۹۰ھ

(۲) مغلطی: حدیث مع الصحیح: ۳۹۹-۳۹۶، وھدھ: ۳۱۰-۳۱۳

(۳) حدیث مع الصحیح: ۳۱۲-۳۱۶

(۴) پرتامہ سنہ ۳۸۰ھ سے ۳۹۰ھ

(۵) حدیث مع الصحیح: ۳۹۹-۳۹۶

(۶) مغلطی: ۳۱۰-۳۱۳

۴۔ کہ جس

۵۶۔ چننے کی اشیاء یعنی باطنی یا ظاہری جانے والی چیز ان میں خیار تعمین حاصل نہ ہوگا۔ جسکا نام چڑی جس کی صفہ رنگی کو معلوم کی جاتی ہوں اور جس کے مختلف فرد میں شکات پایا جاوے ان ہی میں "خیار تعمین" حاصل ہوتا ہے، انکی چڑوں کو فکری صلاح میں "نیک" کہا جاتا ہے۔

۵۷۔ خیار تعمین چار سے کم یعنی دو باتیں یا اشیاء میں حاصل ہوتا ہے۔

۵۸۔ جیسے خریدار کو خریدی ہوئی اشیاء میں "خیار تعمین" حاصل ہوتا ہے، اسی طرح فروخت کنندہ کو بھی اپنے بیچے جانے والے سامان میں "خیار تعمین" حاصل ہوگا۔

۵۹۔ اگر خریدار نے ان غیر مستعمل اشیاء میں سے کسی ایک میں کسی قسم کا نقصان دیا تو خریدار صرف اس کی طرف سے معین کرنے کے عزم میں ہوگا۔ ۱-۲۔

شائع، حلیہ اور خود حلیہ میں، مگر خیار تعمین کے متعلق نہیں ہیں۔ ۱-۲۔

خیار و ریت

(ان اچھے سامان میں دیکھنے کے بعد اختیار)

"دوے" کے معنی دیکھنے کے ہیں "خیار و ریت" سے مراد ہے کہ اگر خریدار نے اس دیکھے کوئی چیز خرید کر لی تو دیکھنے کے

انکان نہیں ہے اور جس قسم کے دو معاملات ہیں "خیار و ریت" میں نہیں ہیں۔ جسکی جن کوئی بھی فریق یک طرفہ طور پر شہرہ رکھتا ہے، جیسے: ایک وقت میں، وصیت و عہدہ، ان میں خیار شہرہ کی ضرورت ہی نہیں ہے، اس لئے کہ خیار شہرہ کے ذریعہ صاحب معاملہ کو جو اختیار حاصل ہوتا ہے (وہ اس کو پہلے سے حاصل ہے۔۔۔ تیسری قسم کے معاملات اور میں جو فریقین کے ہیں اس لام ہوتے ہیں لیکن اس کو کٹا کرنے کی تھانیں ہوتی ہے، جیسے: خرید و فروخت، عہدہ، بھیجی اور بھلاؤ کی نئی، نکاحات وغیرہ، ان معاملات میں "خیار شہرہ" کا اعتبار ہے۔ ۱-۲۔

خیار و ریت اور اس کے احکام

'خیار شہرہ' کی سے قریب خیاری ایک اور صورت ہے جو "خیار تعمین" کہلاتی ہے، ۱-۲۔ خیار تعمین یہ ہے کہ فروخت کنندہ کے پاس چند چیزیں ہوں، وہ ایک معینہ قیمت پر خریدار کے ہاتھ میں خیار ان میں سے کوئی ایک چیز فروخت کر دے اور خریدار کو اختیار دے کہ وہ ان میں کسی ایک کو معین کر لے یہ معین کا اختیار دینا تو خیار و ریت کے لئے حاصل ہوگا، امام ابوہنوفہ و امام شافعی نے "خیار شہرہ" کی طرح اس میں کسی قسم کی حد نہیں پڑی، فریقین، امام جعفر نے اس میں اتنی حد تک اس کو حق تعمین حاصل ہوگا۔

"خیار تعمین" کے مسئلہ میں کچھ ضروری احکام درج کیے

- (۱) کتاب العتبات الطرہ لشیخ احمد رحمہ اللہ ص ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴

کہ یہ خیال صرف خریدار ہی کو حاصل ہوتا ہے، امام ابو حنیفہ پہلے
 جہے والا لے کر بیچے بھی خیال کے مالک تھے مگر بعد میں جو بیچ کر لیا۔ (۸)
 متفرق اور ضروری احکام

اس خیال کے سلسلہ میں تجویزوں کی احکامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے

☆ قرعہ کی ہوئی چیز خریدنے وقت یا اس سے کچھ پہلے نہ
دیکھیں، ورنہ معاملہ سے آگاہ پہلے دیکھا تھا کہ عام طور پر
اسے وقت سے اس چیز میں تبدیلی کبھی نہ آتی ہے، خواہ اس کا
غلط نہ ہو۔

ایسا معاملہ جو جرمِ مستحق ہونے کے بعد منع کیا جا سکتا ہو۔
جیسے: خرید و فروخت، اجارہ، تقسیم، صلہ و فہرہ، زنا و زانیات
جو ایسے معاملات سے متعلق ہیں جن کو منع نہیں کیا جا سکتا:
خیالِ ہر دلت کے دائرہ میں نہیں آتے، ان کو کھینے کے بعد
واپس کرنا سکتا، جیسے ہر قطع کا غرض، عقل و عرق کی صورت
میں غرض کی ضرورت۔

☆ خیابان راستہ متعین اور نقد جزئی میں حاصل ہوتا ہے جو حکومتی اوصاف کی وضاحت کے ذریعہ متعین کیا گیا ہوا اور احادیث اور ہے: ”مذہبِ مسلم“ جس میں قیادت خدا کی جاتی ہے اور مسلمان احادیث اور ہے: ”خیابان راستہ“ حاصل ہوتا ہے۔

☆ یہ ضروری نہیں کہ پورا سامان ہی دیکھ لیا جائے مگر مسلمان یکساں ہے تو اس کا کوئی حصہ نہ دیکھ سکتا ہے مگر مختلف

بعد اس کو اس معاملہ کے باقی رکھنے پر اصرار کر دینے کا اختیار حاصل ہو گا۔ تاہم بعض دفعہ ایک غیر خرید و فروخت کی صورت کرتی ہوتی ہے، یہ اسی طرح کے دوسرے معاملات طے کیا جاتے ہیں، اس لئے شرط ہے کہ وہ کچھ غیر خرید و فروخت کی اجازت دی ہے، البتہ اس کی زراعت و اشکاف اور دھوکہ سے بچانے کیلئے یہ محتاج بھی رہی کہ دیکھنے کے بعد معاملہ کو باقی رکھنے پر اصرار کر دینے کا حق ہو گا، یہ دے اختیار ہو گا، بلکہ یہ ہے اور حالہ اس سے مشکل ہیں، (۱۱) اشکاف کے نزدیک ہیں، دیکھی چیز کا خرید کرنا جائز نہیں، اس لئے ان کے ہیں "خیار روت" کا سوال ہی نہیں، (۱۲) خیار وغیرہ کی دیکھ بھول کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دیکھے بغیر کوئی چیز خریدی اس کو دیکھنے کے بعد اقرار حاصل ہو گا۔ (۱۳)

خیر و برکت، خفیہ کے نزدیک جو مالک ہذا چاہتا ہو اس کو حاصل ہوگا، جیسے: خرید و فروز، کنیہ دار، معادہ کا جو فروقی مالک کے ذریعہ ملے ہو، اس کو خیار صارت حاصل نہیں، حضرت عثمان ؓ نے حضرت طلحہ ؓ کے ہاتھ بصرہ کی ایک زمین دیکھے بغیر فروخت کر دی، دونوں میں سے کسی نے بھی نہیں دیکھی تھیں، تمہی بعض لوگوں نے دونوں کو احساس دلایا کہ وہ دھوکہ کھا گئے ہیں، دونوں نے اپنے لئے "خیار" کا دعویٰ کیا، حضرت جبریلہ ؓ معلم ؓ دونوں کے حکم ٹھہرے، انہوں نے حضرت طلحہ ؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا جو فرما تھے۔ (۲) یہی معلم ہوا

(١): كيمياء، برنامج البكالوريوس، ١٩٩٥، الطبعة الأولى. (٢): فتح العلي بشرح قوله تعالى: ٦٤/١

(۲) یہ حدیث کی مشہور اسناد پر ابن کثیر نے تعلیل سے مشکوٰۃ کے حصے ۱۷۷۶ فصیح لغویہ

(د) د پانچمې څانګې ، ۹۷۵

(٣) حسب الوارد : ٤٣٤

ہو سکتا ہے، اور کبھی دولت یعنی قرآن کے زور پر صرف مادی
مصلحت کی جاننے لگی۔ مثلاً سہ ماہی دیکھ کر قندہ کر لیا یا اس
سہ ماہی میں کوئی تصرف کر لیا۔ ۱۱

۱۲ مزید کی خرید و فروخت درست ہے اس کا پھر دالہ
پلٹ کر نہ اور تو سمجھا جائے دالہ اشیا کو سونگھ لینا جو نے طو:
روایت (دریکھئے) کے حکم میں ہے۔ ۱۳

۱۴ اگر نہ پار و غیرہ نے اس پر بھی ایسا تصرف کیا جو شرعاً
ناکام اور ناجائز ہے یا جس سے دوسرے کا حق منقضی ہو،
جیسے زہری، جارد، وغیرہ جب تو جہ صورت فیہ روایت کا
حق ختم ہو گیا، دیکھئے کے بعد کیا ہو یا اس سے پہلے آرا ایسا
تصرف کیا جس کی وجہ سے دوسرے کا ابراہی حق منقضی نہ ہوا
ہو جیسے زہری یا جارد (مسئلہ ۵۰۰) دیکھئے کے بعد یہ
تصرف اس خیال سے کہ حق سے محروم نہ رہا، مگر حق دیکھئے میں
تصرفات سے "حق خیار" باطل نہ ہو گا۔ (۱۵) اسی طرح
دیکھئے کے بعد اس میں جب پیدا ہو گیا، اب بھی اس
مولیٰ کو رد کر دینے کا اختیار ہی نہیں ہے گا۔ ۱۶

تجارت میں عیب پوشی کی ممانعت

خرید و فروخت کا مفاد بجائے خود اس بات کا خاصا کر
ہے کہ فریقین جو معاوضہ و آئیں اور عیب و نقص سے محفوظ ہو،
اس لئے اسلام نے عیب و رنج کی دامن کو، خصوصاً حق و کھ
آپ نے فرمایا، جس نے اس کی بکری خرید کر لی، جس کے حق

ہے تو جو جس اور مقصود ہے اسے دیکھنے کا حق ہے، اگر کسی نے
طرف اور عادات پر مبنی ہے، اس صاحب کو رد کرتے تھے
مکان کو جو دینی عہدہ دیکھ کر یا تو یہ درد مکان رکھنے کے
عزوف ہے، بعد کو مکان کا انداز دینی عہدہ دیکھا تو طیار
مصلح نہیں ہو گا، مگر اس نے اس سے اختلاف کیا۔
ترقی کے زمانہ میں مکان کی حیثیت اور مساحت کی حیثیت
میں خاصا فرق نہ رہا ہو، لہذا فقہاء کا محض مکان، کو ظاہری
عہدہ کو دیکھ کر مکان کی اندرونی کیفیت کو مدعیہ کا اندازہ
نہیں کیا، مگر مکتبہ۔۔۔ دیکھئے سے پہلے اگر خریداری
کر لیا اور اپنے "حق" سے استغناء و عدم سے اس کا اختیار
نہیں کہ جب تک وہ دیکھنے کے لئے یہ حق ثابت نہیں ہو گا اور
اب تک حق ثابت نہ ہو جائے اس کو رد اور اسے کرنا ہے مگر
بات ہو گی۔ ۱۷ یہ حق دیکھئے کے بعد اس وقت
تک دینی روایت سے جب تک کہ اس کی طرف سے
رضہ مادی کا اظہار نہ ہو جائے اور طوطہ کا سالی کے پتوں
سارے اور دیکھا اور ذاتی جملہ نئے کے باوجود اس کا اس معاملہ
آورد کر سکتا تھا، دیکھئے میں یہ جوئے خود اس کی رضا مادی
کی دلیل ہے، یہ رضا مادی کا اظہار کسی طرح ہو گا، اس کی
تفصیل یہ ہے کہ کبھی تو "رضہ مادی" کا اظہار ہی ہوتا ہے،
جس میں رضا مادی کے اظہار کے لئے کوئی قس نہیں کیا گیا
ہو، جیسے خریداری کر لیا اور اس کی موت واقع ہو گئی، اور اختیار
رضہ مادی ہوئی، مگر کبھی تو اس رضا مادی کا اظہار صرف

(۱) - دفع الصداق ۵۰۰

(۲) - حدیث ۳۰۰

(۳) - فقہ ۶۰۰

(۱) - حر ۵۰۰

(۲) - موافق ۵۰۰

(۳) - دفع الصداق ۵۰۰

میں فروخت کنندہ نے چند دنوں کا دورہ روک رکھا تھا تاکہ خریدار کو رکھا جانے کو اس کو تین دنوں تک اختیار حاصل ہوگا کہ اس کو روک رکھے یا واپس کر دے۔ (۱)۔ اسی اختیار کو خیار کی اصطلاح میں "خیار حب" کہا جاتا ہے۔

خیار حب کے سلسلہ میں متعدد اہم بحثیں ہیں جن پر علماء نے اہر خصوصیت سے معروف فقہ طحاوی نے بڑے شرف و بسط کے ساتھ گفتگو کی ہے (۲)۔ حب کی حقیقت، خیار حب حاصل ہونے کی شرائط، معاملہ کو ختم کرنے کی صورت، گن صورتوں میں حب دار و سامان واپس نہیں کیا جاسکتا ہے یا یہ جی بٹ کے اہم نکات ہیں اور اسی وقت انہی پر انشاء کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی۔

حب سے مراد

برہات جہاد کے عرف و رواں اور معمول و عادت کے مطابق قیمت میں معمولی یا زیادہ کی کا باعث ہو جائے "حب" ہے۔ کل ملو جب نقصان النفس فی عادیہ التجار نقصاناً فاحشاً (۱)۔ فقہ حب (۲)۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سے بہت گہر میں فرمایا کہ کوئی حب دار و سامان حب کو ظاہر کیے بغیر فروخت کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے کوئی چیز فروخت کرے جو حب دار ہو اور اس کے سامنے حب ظاہر نہ کر دے۔ (۳) ایک موقع سے آپ ﷺ کا مذکر ایک

فصل کے پاس سے ہوا جو کھانے کی چیز فروخت کر رہا تھا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اندر ڈال کر دیکھا کہ اس کا سامان قرعے کا ہے آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: میں نے تمہیں جو کچھ دیا وہ تم سے نہیں ہے۔ (۴)۔

خیار حب کے لئے شرطیں

خیار حب حاصل ہونے کے لئے چار شرطیں فقہاء نے نقل کی ہیں:

۱۔ سامان فروخت کرنے کے وقت، یا فروخت کرنے کے بعد خواہ کرنے کے وقت اس میں حب موجود رہا ہو، ماہین پر قبضہ کے بعد کوئی حب ہو اور وہ ظاہر ہے یا چھپے والے پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔

۲۔ خریدار نے جس وقت زمان اسے قبضہ میں لیا، اس وقت حب موجود رہا، اگر بیچنے والے کے پاس کبھی حب رہا ہو مگر خریدار کے قبضہ کے وقت حب کی موجودگی ثابت نہ ہو تو انہی کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

۳۔ ایک حب بیچنے والے کے یہاں کسی خاص حب کی بنا پر تو خریدار کے یہاں وہی حب کبھی دوسرے حب کی بنا پر ظہور میں آیا تو اب کبھی خیار حاصل نہ ہوگا، یہ بھی ضروری ہے کہ خریدار کے یہاں ظاہر ہونے والے اور بیچنے والے کے یہاں حب کے سبب ایک ہی ہوں۔

۴۔ خریدار سامان خرید کرے اور قبضہ کرنے وقت اس حب

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

سے باخبر نہ ہو اگر خریدنے یا بیچنے کرنے کے وقت عیب سے آگاہ ہو گیا تو وہ اس کو بیع ماحصل نہ ہو سکے گا۔

۵۔ بیچنے والے نے بیچتے وقت یہ شرط نہ لگائی ہو کہ سالانہ میں پائے جانے والے ہر طرح کے عیب و نقص سے وہ بری قرار دے گا۔ اس شرط کے قائل کرنے کے بعد خریدار کا حق خیار فسخ ہو جائے گا۔ ۱۵

خیار عیب کے حق کا استعمال کس طرح کیا جائے؟

"خیار شرط" اور "خیار رویت" میں خاصی کا فیصلہ دوسرے فریق کی آمد کی ضرورت نہیں، خواہ عیب کے نزدیک ہی حال "خیار عیب" کا ہے، اس لئے ان کے نزدیک دوسرا فریق راضی ہو نہ ہو سالانہ ماحققہ تک بڑی کے قبضہ میں ہو خریدار کے قبضہ میں ہو ضرورت خریدار کا ایک مخصوص پر سوال کو فسخ کر دینا اور کہہ دینا کہ "میں نے اس کو رد کیا" کافی ہے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ سالانہ بیچنے والے کے قبضہ میں ہو جب وہ خریدار کے قبضہ میں ہو مگر وہ فسخ کر سکتا ہے، اور اگر خریدار قبضہ کر چکا ہو تب ضروری ہے کہ ہاتھ دوسرے فریق کو بھی سالانہ کی دواہن پر راضی کرے، ورنہ کسی کے یہاں مستند ذکر ہے اور تاحضی قسطنطنیہ کے بعد اسی کا حکم صادر کر دے۔ ۱۶

ملکت

"خیار عیب" کے سلسلہ میں جو وہاں سے ذکر کی جاتی ہے، اس

میں ناہمی ضرور پانچوں میں درجہ کر دے، کہ کئے کا ذکر ہے، وہ اس میں "حقمانوں" کی صراحت ہے مگر حنفیہ کے نزدیک نہیں رہا، ان کے نزدیک یہ ممکن اور ملحق ہے کہ عام طور پر لوگ عیب اور عیب کی دانتی میں اس سے زیادہ تاجہ کو رد نہیں کرتے (۱۷) اس لئے حنفیہ کا مسلک ہے کہ "خیار عیب" سے یہ بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، فقہان اصطلاح میں یہ حق "حق اعتراضی" کہلاتا ہے، لیکن رائے حنبلیہ کے ہے، امام شافعی کے نزدیک خیار عیب کی وجہ سے نوراواہی ضروری ہے، عیب سے باخبر ہونے کے بعد فسخ سے یہ حق فسخ ہو جاتا ہے، ۱۸، ان امور بلا عدل و بلا ضرر ولا اضرار۔ ۱۵

جن میں سالانہ میں عیب وار سالانہ واپسی نہیں کیا جاسکتا! جن صورتوں میں "خیار عیب" ختم ہو جاتا ہے، یعنی خریدار کو عیب وار سالانہ واپسی کرنے کو حق نہیں رہتا وہ یہ ہیں:

۱۔ عیب سے واقف ہونے کے بعد بھی خریدار خرید کر دے، سالانہ میں اس پر تعریف کرے جو اس کی رضامندی کو ظاہر کرے۔ ۱۹

۲۔ ہر خط عیب وار سالانہ پر رضامندی کو ظاہر کر دے۔

۳۔ خریدار، فروخت کنندہ کو بری کر دے۔

۴۔ واپسی سے پہلے ہی خریدار یا بیع سالانہ منسوخ ہو جائے۔ ۲۰

۵۔ خریدار نے یہاں سالانہ میں خود اس کے نقل یا قدرتی

اسبوب سے تحت کوئی نیا عیب پیدا ہو گیا یا اب گراں بنے

(۱۵) مولد سہیل ۸۸

(۱۶) المدنی ۱۰۶

(۱۷) مدنی نصاب ۳۲-۳۳

(۱۸) بدیع الصانع ۹۵-۹۶

(۱۹) بدیع نصاب ۷۵

(۲۰) مسماہج فقہین لعمرو ۲۰

میں داخل کر سکتا ہے۔ (۱۲)

خیار عیب کا حکم

”خیار عیب“ کے باوجود سامان پر خریداری کی ملکیت قائم ہو جاتی ہے، البتہ اس کی یہ ملکیت لازمی نہیں ہوتی، اس اعتبار کے استعمال سے بعد ختم ہو سکتی ہے، (۱۳) ”خیار عیب“ صورت کی طرف ختم ہو سکتا ہے یعنی خریدار کا انتقال ہو جائے تو اس کے وارث کو بھی حق رہتا ہے کہ وہ چاہے تو اس کو باقی رکھے یا ختم کر دے۔ (۱۴)

(”خیار عیب“ سے حقیقی ادا شدہ کی کتابوں میں بہت

شرائط و طے سے یہ ثابت کیے گئے ہیں مختلف شہادت کے اندر

عیب کو اس سے عیب، دفع میں اور کوئی بھی عیب کو

خاصی کے ساتھ ہی ثابت کرے کہ کو اصل ہو کر رہے

ہیں ان کے لئے ”ہو یا نہ ہو“ ”بہر“ ”جائز“ ”مضر“ ”میں

نہ“ سے مراد وقت مضبوطی کی، یہاں اسی غلامہ پر استغنا کا

جاء ہے۔)

خیار نقد

(قیمت کی برداشت عدم ادائیگی کی صورت اختیار)

غیر کے یہاں ”خیار“ کی ایک صورت ”خیار نقد“ کے نام سے ملتی ہے۔ خیار نقد سے مراد یہ ہے کہ خریدار فروخت کے وقت قیمت ادا کرے اور فروخت کنندہ کہے کہ اگر نہیں دے گا، کے اندر قیمت ادا کر دے معاملہ باقی رہے گا اور نہ ختم ہو جائے گا،

عیب کے ساتھ فروخت کنندہ اپنے سامان و اشیاء کو تیار

ہو کر تو بیک ہے ورنہ خریدار اس کو واپس لینے پر مجبور

نہیں کر سکتا۔ ہاں اس صورت میں خریدار کو یہ حق ہے کہ

بیچنے والے سے اس عیب کا ہرجا نہ وصول کرے۔ (۱۵) اس

ہرجا نہ کی تعیین اس طرح ہوگی کہ اس سامان کی معیاری

حالت کی قیمت لگائی جائے گی، پھر بیچنے والے کے یہاں

جو عیب تھا اس عیب کے ساتھ قیمت شخص کی جائے گی،

ان دونوں قیمتوں کے درمیان جو فرق ہوگا، وہ خریدار کا

نقصان تصور ہوگا، اس کی تلافی کے لئے وہ بیچنے والے

سے ہرجا نہ کرے گا۔ (۱۶)

۱۔ خریدار کے یہاں یہ سامان کسی ایک طرف اضافہ نہ ہوگا۔

الف: اضافہ اصل سے شخص جو مگر اس سے بیک ادا نہ

ہو، جیسے زمین پر تعمیر، تعمیر کا کار، کچرے کی رانگائی۔

ب: اضافہ اصل سے علاوہ ہوا، اور اس سے بیک ادا نہ ہو،

جیسے خریدار سے ہوئے جانور کو بیچ ہوئے یا فروخت لے

پھل، یا دکان دونوں صورتوں میں خریدار سامان و اشیاء

نہیں کر سکتا۔

۲۔ اضافہ اصل سے منسلک بھی ہو اور اس سے بیک ادا نہ

ہو، جیسے مگر یا یا مگر میں اضافہ ہو جائے یا اضافہ اصل سے

علاوہ ہو مگر اس سے بیک ادا نہ ہو، جیسے جانور سے حاصل

ہونے والی کوئی، ان صورتوں میں خریدار باوجود اس اضافہ کے

(۱۲) حذاب ۳۰۳

(۱۳) حذاب ۳۰۳

(۱۴) حذاب ۳۰۳

(۱۵) حذاب ۳۰۳، مدنی طبع ۳۰۳

(۱۶) حذاب ۳۰۳

خباہک اور قسمیں

یہ سعادت میں "خیزا" کا چمکنا مشہور اور رحیم کے اعتبار سے تاریخ الازمنہ میں وہ پسے ہوئی اور بھیست کی صورت میں غم و غمہ دہنے والی ہیں، علامہ مصطفیٰ نے "خیزا" کی سزا صحت میں شکر کر لی ہیں، اور مزید ذی غنیت کی ہیں اور یہاں ان کے انکار کا کوئی جگہ نہیں، ہمارے عہد کے معروف عالم، فقیر ڈاکٹر اسید رحیم نے شواہع سے بھی خیزا کی سزا اور علامہ سے "خیزا" کی عقل کی ہیں اور خیزا کی ذمہ داریات چھوڑیں اور کچھ کر دے گی کی وضاحت کی ہیں اس کے یہاں ان سے انکار کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

حقائق

مکملی غائب ہے اور تمام میں اس کی بھی کچھ شناخت ہے اور کچھ تاج احمد نہیں، خیانت کا قطعی سہولت سے ہے، لیکن کی خیانت، منصب اور میں کی طرف سے پٹی جانے کی خیانت، رحمت خدیجہ پر فراغت (قرآن) یا مقررہ قطعہ پر فراغت (مدرسہ) کی صورت میں حقیقی قیامت کے انجیل میں، اور خیانت، متولی کا اشیاء انجیل میں خیانت کا کتاب اور دیگر، یہ اور اس طرح کے قیام اور کو یہاں بیان کرنا انھیں نکل کر کا بحث ہوگا، اس لئے کہ مصنفہ خیانت کی صورت میں شریعت کیا کام آتی ہے، اس کو متعلقہ صورت میں، لکھا جاتا ہے۔

یاد تھی تھی ہوا اور بیچنے والے کہنے کہ تمنا ہو اس کے لئے میں نے
تیسے ڈالر کا معاوضہ دیا گیا۔ یہ میں اس کے خیر شرط
کی ایک صورت ہے، اور اس میں کھڑے کھڑے ایک شرط
کی صورت میں کہ تمہاری تین بھائی ہیں، اور اب یہ سب
کے نزدیک بھی نہ ہو، تمہاری تین بھائی ہیں، اب جو
ہوئے۔

خوار مجلہ

”خیر“ کی یہ صورت جس میں اس راوی کے درجہ میں اختلاف ہے، اختیار ممکن ہے، ”خیار ممکن“ سے مراد یہ ہے کہ ایجاب و قبول کے بعد بھی جب تک ممکن رہی ہو، اسے رد و تخریج کو اختیار رہتا ہے، اگر وہی حوالہ کو ختم کرے تو شرط اور احتمال اس کے کما حقہ ہیں اور معترض علیہ، خدا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے استثناء کرنے میں کوئی آپ ﷺ نے فرمایا غلطیہ و فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہوا، جب تک ایک دوسرے سے گھٹ نہ ہو جائیں، ”عالم مطلقاً“ سے طلب کی توجیہ اور یہ ان کا تعلق نہ ہوگا ہے، بلکہ قول کا تعلق ہوا ہے کہ ایک فریق کی طرف سے ایجاب کے بعد جب دوسرا فریق قبول کا اظہار کرے، پھر قول کا تعلق، تفسیر میں آیا ہے، نہیں ہوا، یہ ہے کہ ایجاب کے بعد جب دوسری طرف سے کمال کا اظہار نہ ہو جائے، پہلے فریق کے لئے اپنے ”ایجاب“ سے دوسرے فریق کے لئے ممکن نہیں ہے۔

[illegible]

(٤) في مبحث: علم شريعة الإمام د. *

(گھوڑا)



خیر اسباب نے جانوروں میں گھوڑے کو پسند فرمایا ہے اور ثواب دیا کہ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی سے خیر دیکھائی جائے گی ہوئی ہے باللیل معطود فی نواصبہا العیبر الی یوم القیامۃ (۱)؛ الفاظ کی یکجہتی کے ساتھ یہ روایت حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے (۲)؛ اصل میں گھوڑے کا ذکر علامتی حیثیت رکھتا ہے، آپ ﷺ کے عہد میں جہاد کے لئے جو سواریاں استعمال کی جاتی تھیں ان میں گھوڑا سب سے متبع ثابت ہوتا تھا اس لئے اصل مقصود یہ ہے کہ جذبہ کھیل کو سرانہ ہونے دیا جائے، اسی لئے ایک روایت میں ہے کہ جس نے محض کھیل و تماشا کے جذبہ سے گھوڑوں کی پرورش کی اس کے لئے یہی گھوڑے پر گناہ لکھ دیں گے۔ (۳)

گھوڑا دوڑ

رسول اللہ ﷺ گھوڑوں کی جوصلہ افزائی فرمایا کرتے، بعض دفعہ آپ ﷺ نے خود گھوڑا دوڑ کر لیا ہے، وہ بے پور چست گھوڑوں کیلئے آپ ﷺ نے ”خیاہ“ سے بھیہ الوداع“ تک مقرر فرمایا جس کا تامل پانچ چوبیس میل ہے، اور دوسرے گھوڑوں کیلئے ”مہیہ الوداع“ سے ”سمہیہ زریقی“ تک جس کا قاصد کم (بیش) ایک میل ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس دوڑ میں

شریک رہے ہیں (۴)۔ لیکن طہر ہے کہ یہ گھوڑا دوڑ اسی وقت ہو کر ہے جب کہ وہ قیام و جوئے کی صورت سے خالی ہو، اگر دو آدمی یا کم شرط مانا جائے کہ باہمی کھیل تو جائز ہوگا یہ قرار ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے ”سباق“)

گھوڑے کا گوشت

حضرت جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ فرزند خیر کے دن رسول اللہ ﷺ نے گوشت کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت صرف فرمائی (۵)؛ حضرت امام جنت الی کفر فرمائی ہیں کہ حدیث میں ہم لوگوں نے گھوڑا ذبح کیا اور ﷺ (۶)۔ ان کو خضیا، ابو حنیفہ، صالحین ابن عباس کی روایت میں گھوڑے کے گوشت کو کھانا کرنا حلال قرار دیتے ہیں، امام مالک کے نزدیک کرہا ہے (۷)؛ امام ابو حنیفہ بھی مکروہ کہتے ہیں، حرام نہیں کہتے (۸)؛ اور خود مشائخ احناف کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے یا مکروہ تنزیہی، مگر عام طور پر حنیفہ کا رجحان اس کے مکروہ تحریمی ہونے کی طرف ہے۔ (۹)

حنیفہ اور مالکیہ کے پیش نظر یہ ہے کہ قرآن نے عظام الیمیہ کے طور پر گھوڑے اور خیر کا ذکر کیا ہے، مگر اس موقع پر صرف سوار کی اور نہ خنث کا ذکر ہے (۱۰)؛ کھانے کا ذکر نہیں کیا ہے،

(۱) بخاری ۳۹۹۱، باب فی الخیل للصفرد فی نواصبہا الخ

(۲) بخاری ۳۹۹۱، باب فی الخیل ثلاثہ طبع

(۳) بخاری ۳۹۹۰، باب فی الخیل، باب علیہا حسن الخیل المعظم

(۴) حوالہ سابق، ج ۲، صفحہ ۱۵۶/۲

(۵) حکم القرآن للعلامة ۳۷۲/۳

(۶) بخاری ۳۹۹۱، باب فی الخیل

(۷) شرح مسلم للنووی ۱۵۰/۲

(۸) دیکھیے: المختار ۱۲۲/۲، کتاب لایزج

ہو جاتا تو سر کی پہاڑ میں قلت پیدا ہو جی رہا اور ان کی بات "غذائاً" کہ بہت تیزی کی روایت کرنے کیلئے کافی نہیں ہے وہاں اس سے کہ بہت تیزی کی ثابت ہو سکتی ہے اس لئے صحیح یہی ہے کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ تہذیبی ہے، چنانچہ خواہ امام ابوحنیفہ سے اس بارے میں جرائد کا فتویٰ ملے تو یہ ہیں:

رحمہم بعض العلماء فی لحم الخیل وما
لا یصحی منہ. (۴۰)

ان الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خود مسند امام اہل اس کو مکروہ تہذیبی ہی سمجھتے تھے، لہذا ان کے اس کو مکروہ روایت اور صحیح قرار دیا ہے اور یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپؐ نے وفات سے تین دنوں قبل گھوڑے کی حرمت کے قول سے رجوع فرمایا تھا اور اس پر فتویٰ ہے۔ (۴۱)

گھوڑے کی ذکوۃ

گھوڑے کی ذکوۃ کے مسئلہ میں بھی امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، امام ابوحنیفہ کے یہاں گھوڑے میں ذکوۃ واجب ہے اور ذکوۃ ادا کرنے والے کا اختیار ہے کہ کئی گھوڑا ایک اپار دے یا اس کی قیمت لگا کر قیمت کا چار سو اس حصہ عام فقہاء کے نزدیک گھوڑے میں ذکوۃ واجب نہیں، لیکن امام ابو یوسف اور امام محمد کی بھی ہے۔ (۴۲) حنفیہ کے جوش

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا کھانا جائز نہیں اور تو یہ نکتہ ان دونوں فقہوں سے یاد کرے اور مقررہ غذا کہ پہلے اس کا ذکر کیا جاتا دوسرے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت کہ آپؐ نے گھوڑے، بکرا، گدھے اور برادندہ جانور سے منع فرمایا ہے۔ (۴۳) امام احمد سے استدلال کیا گیا ہے، اول یہ کہ یہ بات کی ہے، لہذا وہاں پر متعلق ہیں کہ گدھے کی حرمت خود بخوبی کے مرتفع سے ہوئی ہے، اس سے پہلے حلال تھا، مگر اس میں حد تک گدھے کا ذکر بھی ہے، پھر اس آیت سے حرمت پر استدلال کرنے کی صورت ماننا چاہیے کہ یہ تمام جانور گدھے سے خرام ہے، اور عرب چونکہ گھوڑے، گدھے اور بکرا کو خدا کے لئے مکمل اور برادری اور سواہی کے لئے زیادہ استہنیٰ کیا کرتے تھے، اس لئے انہوں نے اتفاقاً سواہی کی گدھے کا کر کیا کیا، چیرے بکرا استعمال تھا ہی قصہ کے لئے ہوتا تھا، اس لئے قرآن نے اس کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے صرف گوشت کا ذکر کیا، دوسری چیز اس کا نہیں، (۴۴) اس کا یہ مطلب نہیں کہ گوشت کے سوا خیر کے دوسرے اجزاء حلال سمجھے جائیں۔ جہاں تک خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے تو کہ جن عام مقررہ اس کو ضلیق قرار دیتے ہیں۔ (۴۵) اس لئے صحیح ہے کہ امام صاحب نے آج ہوا جوئے کی وجہ سے گھوڑے کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے، اور خدا کے طور پر اس کا استعمال عام

(۴۰) مسند، ۱: ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴

نزدیک گھوڑے کا بھی ایک حصہ ہوگا، اس طرح گھوڑا سوار فوجیوں کو اڑھسے دے جائیگا، ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ خود فوجی کا، دوسرے فتنہ اور خود جنگ میں امام ابو جعفرؑ اور امام محمدؑ کا خیال ہے کہ گھوڑا سوار کو تین حصے ملیں گے۔ جس میں ایک حصہ خود اس کا اور دو حصے گھوڑے کے ہونگے اور دونوں کے پاس دلائی و رولات ہیں، سوار کی روایت عام طور پر اسی دوسرے فتنہ لکھنؤ کی تائید میں ہیں (۱۰)۔ فتنہ کے دلائل اور ان سے حقائق تدریجاً جڑیں پراسی عام نے ثانی و کافی منظر کی ہے۔ (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔

گندھ سے احتیاط

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے گندھ سے گھوڑی کو سختی کرنے سے منع فرمایا: لیکن آپ ﷺ سے خبر کی حوالہ کر رہا بھی ثابت ہے: اور اگرچہ گندھ سے گھوڑی کے احتیاط سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے امام بخاری کا خیال ہے کہ یہ نہایت پر غور شفقت و ارشاد کے ہے، کیونکہ اس سے گھوڑے کی افزائش میں کمی ہوگی اور وسائل چلو کو نقصان پہنچے گا: اور صحت یا کرباہت کی کمی پر نہایت نہیں ہے۔

لکھنؤ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ کئی گھوڑا ایک دینار صدقہ بخیریں روایت میں، "مذکورہ صدقہ" کا واسطہ ہے جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں (۱۰)۔ دوسرے فتنہ لکھنؤ کے بارے میں حقائق ہیں کہ وہ گھوڑے کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو اس کی بابت اپنا فرمان بھی لکھا تھا، حنیفہ اسی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں فرمایا گیا کہ گھوڑا اس شخص کیلئے (سحر) "یعنی نہ تو آب نہ غلاب" کا باعث ہوگا جو اس کو اللہ کے راستہ میں باندھے اور اس کی پیٹھ اور گردن میں اللہ کا حق نہ بھولے (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔

مگر علامہ ابن تیمیہؒ کا طریقہ اللہ نے اس استدلال پر قاطع نہیں ہے، ان کا خیال ہے کہ حضرت جابرؓ کا بیان کہ کئی گھوڑا ایک دینار صدقہ بخیریں روایت میں، "مذکورہ صدقہ" کا واسطہ ہے جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں (۱۰)۔ دوسرے فتنہ لکھنؤ کے بارے میں حقائق ہیں کہ وہ گھوڑے کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہؓ کو اس کی بابت اپنا فرمان بھی لکھا تھا، حنیفہ اسی روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں جس میں فرمایا گیا کہ گھوڑا اس شخص کیلئے (سحر) "یعنی نہ تو آب نہ غلاب" کا باعث ہوگا جو اس کو اللہ کے راستہ میں باندھے اور اس کی پیٹھ اور گردن میں اللہ کا حق نہ بھولے (۱۱)۔ (۱۲)۔ (۱۳)۔ (۱۴)۔ (۱۵)۔ (۱۶)۔ (۱۷)۔ (۱۸)۔ (۱۹)۔ (۲۰)۔ (۲۱)۔ (۲۲)۔ (۲۳)۔ (۲۴)۔ (۲۵)۔ (۲۶)۔ (۲۷)۔ (۲۸)۔ (۲۹)۔ (۳۰)۔ (۳۱)۔ (۳۲)۔ (۳۳)۔ (۳۴)۔ (۳۵)۔ (۳۶)۔ (۳۷)۔ (۳۸)۔ (۳۹)۔ (۴۰)۔ (۴۱)۔ (۴۲)۔ (۴۳)۔ (۴۴)۔ (۴۵)۔ (۴۶)۔ (۴۷)۔ (۴۸)۔ (۴۹)۔ (۵۰)۔ (۵۱)۔ (۵۲)۔ (۵۳)۔ (۵۴)۔ (۵۵)۔ (۵۶)۔ (۵۷)۔ (۵۸)۔ (۵۹)۔ (۶۰)۔ (۶۱)۔ (۶۲)۔ (۶۳)۔ (۶۴)۔ (۶۵)۔ (۶۶)۔ (۶۷)۔ (۶۸)۔ (۶۹)۔ (۷۰)۔ (۷۱)۔ (۷۲)۔ (۷۳)۔ (۷۴)۔ (۷۵)۔ (۷۶)۔ (۷۷)۔ (۷۸)۔ (۷۹)۔ (۸۰)۔ (۸۱)۔ (۸۲)۔ (۸۳)۔ (۸۴)۔ (۸۵)۔ (۸۶)۔ (۸۷)۔ (۸۸)۔ (۸۹)۔ (۹۰)۔ (۹۱)۔ (۹۲)۔ (۹۳)۔ (۹۴)۔ (۹۵)۔ (۹۶)۔ (۹۷)۔ (۹۸)۔ (۹۹)۔ (۱۰۰)۔

مال قیمت میں گھوڑے کا حصہ

گھوڑے کی بابت فتنہ کے یہاں ایک اختلاف، مال قیمت میں اس کے حصہ سے حقائق ہے امام ابو حنیفہؒ کے

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

جھوٹا اور دودھ

گھڑی (۱) جھوٹا پک ہے، عام فقہاء کے یہ سوا پک
 ہونا ظاہر ہے کہ خود کو جانور ہے، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک گن
 پک ہے، کیونکہ اس کی حیثیت نہ گن، نہ پک کی وجہ سے نہیں
 میراں کی حکیم قسم ہے، (۲) اگرچہ بعض احباب نے اس کو
 قرار بخشا ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے اس کی طہارت کی پر
 ہے وہ، گھڑی کا (دودھ) یا لائق پاک ہے۔ (۳)

(۱) (۲) (۳)

دار

تینیں تعین ہوتی ہیں۔

دار الاسلام اور دار الحرب کی تعریف

فقہاء نے عام طور پر ”دار“ کی دو قسمیں کی ہیں۔
دار الاسلام اور دار الحرب۔

دار الاسلام: روزِ حرب سے کیا مراد ہے؟ اس مسئلہ میں
اہم، مفید کی طرف مشوب ہے۔

صنف ان الاماکن ان كان للمسلمین فیها

على الاطلاق والصفوف للكفرة على

الاطلاق فهي دار الاسلام وان كان الاماکن

فیہا للکفر علی الاطلاق فهي دار الکفر (۳۱)

اور اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو طلاق

امن حاصل ہو اور کافروں کو خوف، تو دارانِ سلام

ہے اور ان کافروں کو طلاقِ امن اور مسلمانوں

کو خوف ہوتا دارِ الکفر ہے۔

ام ابو یوسفؒ کا یہ تصور امام محمدؒ کے نزدیک دارِ اسلام اور

دارِ الکفر کا تعلق قانونِ اسلام اور قانونِ کفر کے تقاضا سے ہے،

جس ممکنہ میں قانونِ کفر: مذہب، دین، دارِ ستور“ ہے، روزِ

دارِ اسلام ہے، انہما لصبر دار الکفر بظہور احکام

الکفر فیہا (۳۲) عام طور پر متاخرین نے اس مسئلہ میں بھی فقہ

تشریح کر دیا ہے۔ (۳۳)

نور کی جائے تو قرآن مجید نے جن الفاظ میں اسلامی

حکمت کے خداوند کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس میں ان

”دار“— وقت میں جگہ کو کہتے ہیں، نئی جگہ بڑھ رہی اور
کئی اراضی پر مشتمل ہو (۱)۔ فقہاء کے یہاں یہ لفظ یہ نسبت
”بیت“ کے زیادہ وسیع مفہوم کا حامل سمجھا گیا ہے، علامہ شافعی
نے ”دار“ کی اصطلاحی توضیح ان الفاظ میں فرمائی ہے :

المراد بالدار الاقليم المخصص بقهر حاکم

اسلام اور حکمران (۲)

دار سے مراد ایک علاقہ ہے جو حکومتِ اسلام یا

حکومتِ کافرہ کے غلبہ کے ساتھ مخصوص ہو۔

”موجز اہل علم نے“ دار“ کے اصطلاحی مفہوم کو قرآن و

حدیث سے اخذ کرنے کی سعی کی ہے، مگر درحقیقت اس مرحلہ کی

کوششیں تلف سے خالی نہیں ہیں، کتابِ سنت میں یہ لفظ اس

کے لغوی و سادہ معنی میں استعمال ہوا ہے، بعد کے ادوار میں

فقہاء کے یہاں اس نے ایک اصطلاح کا درجہ حاصل کیا ہے،

اس نئے فقہی نوعیت کی حکومتوں کے حلقہ احکام کی قرآن و

حدیث میں تلاش کر رہے ہیں، مگر اس مرحلہ کی اصطلاحات کا اخذ

کرنا کچھ بہت قریں صواب نظر نہیں آتا۔

علامہ شافعی کی وضاحت کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی مملکت

جو کسی انتظامی غلبہ کے تحت ہو ”دار“ ہے خود یہ علم و فہم اسلامی

اصولوں پر قائم ہو یا کفر کے زیرِ تسلط ہو، ”دار“ کی اس تعریف

میں زیادہ واقف دار ایک اساسی مضمر کا درجہ رکھتا ہے، پھر اقتدار

کی حاکمیت اور صلاح سے عموماً کے لحاظ سے اس کی مختلف

(۳۱) مباحی الحدیث: ۱۳۶

(۳۲) رد المحتار: ۱۶۶

(۳۳) حاشیہ لعل العرب: ۱۸۵

(۳۴) بیہکبہ صنف: ۳۳۶، رد المحتار: ۵۲۲

(۳۵) حوالہ لغو: ۱۰۰

دونوں ہی شکستہ نعرہ کی تائید دیتے رہے۔

المسلمین ان ملک ماہبہ طیبی الارض اقصا
الصلوٰۃ واتوا الفکر کذا وکمروا بالمعروف
ونہوا عن المنکر وکذا عاقلۃ الامور (۱۰)
وہ لوگ کہ جب ہم ان کو زمین میں طلبہ حلا کرتے
تو تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں،
حکم کا علم دیتے ہیں اور ایمانی سے روکتے ہیں اور
تمام چیزوں کا اچھا ہانڈہ بننے کے ہاتھ میں ہے۔

”مسکن فی الارض“ (۱۱) یعنی مائے اعتبار سے طلبہ
واقفہ سے جو مدت ہے اور یہ بجز اس کے ممکن نہیں کہ مسلمان
اہل تفر سے غافل نہ ہوں اور وہ اس سر زمین میں خود کو زیادہ
مخصوص و مامون اور کرتے ہوں۔ یہ بات کہ کسی مملکت میں
اجامت ملنے لگتی ہو، نظام کو کچھ کاظم ہو، امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کا فریضہ انجام پا جا تا ہو، احکام اسلام کے اجرا و انفاذ
کی تشریح و تفسیر ہے، پس ہمارا اسلام میں انہی فیصلہ پر چودہوں
باتیں چلی جاتی ہیں اور جو ان خصوص سے محروم وہ رہی ہو، وہ
دارالحرب یا زیادہ جملی مملوہ میں ”دارالکفر“ ہوگا۔

لیکن اس آیت پر غور کیا جائے تو یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ
لفظ مملکت کی اصل بنیاد جسکین واقفہ اور ہے، احکام اسلام کا اجرا
اس کا اثر اور نتیجہ ہے، گو یا کسی مملکت کے دارالاسلام بننے کے
لئے وہاں مسلمانوں کا ایسا غلبہ کافی ہے کہ وہ ہمیشہ قوم و امت
اپنے تیس تیس دسے نوئی فرسوں کرتے ہوں، اس کے بعد جو
اولیٰین فریضہ ان پر عائد ہوتے ہیں، ان کے احکام اسلام کا اجرا اور
جہاں یہ غلبہ اہل کفر کو حاصل ہے وہ دارالکفر ہے۔ نہیں، ہر چند

کہ عام طور پر سنائی گئی اسلاف نے اس مسئلہ میں امام ابو یوسف
اور امام شافعی کے رائے کو ترجیح دیا ہے مگر غور کیا جائے تو انہیں ہر صاحب
کا نقطہ نظر قرآن سے زیادہ قریب ہے، اور احکام بات یہ ہے کہ
صاحبین کے مسلک پر آج دنیا میں کوئی خطہ، دارالاسلام باقی نہیں
رہے گا؟ اگر اسلام کے تمام ہی حکم کا اجرا ہمارا ہو تو کیا یہ
میں ایک بھی چھوٹے سے چھوٹا ایسا ملک ہے جس نے پوری
شریعت اسلامی کو اپنے اوپر نافذ کیا ہو؟ جیسے مصیبت سودا گروہ
کی خبیثوں سے خالی ہو اور جہاں جا ست ”خلافہ علی منساج
المنہ“ کا صدق ہو؟ اور اگر مطلق چھ احکام اسلامی کا اجرا،
اور مسئلوں کے لئے اس پر عمل کی قدرت مختص ہو، تو آپ کہ
اشترکیت کی تہ خود اس کے سلسلہ میں بھی چلے ہے، کوئی ایسا خطہ
زمین بھی ہے جہاں مسلمان اقتدار و اعتبارات کے حصول کی
تھم اسلامی کو طاعت و بندگی کے ہوں اور مسلمانوں پر کمالی طور پر
احکام کفر ہی نافذ ہوں؟ تو کیا اس طور پوری دنیا کو ”دارالاسلام“
ہی مانا جائے گا؟ امام ابو حنیفہ کا نقطہ نظر اس مشکل کی
خلافہ کشافی کرتا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہو اور
اقتدار میں وہ ساری کرامات ادا کرتے ہوں، چاہے ہاں محمد خدا
کی شریعت کی بجائے خدا بنی اسرائیل کی ”شریعت ذمہ“ نافذ
ہو، وہ بھی دارالاسلام ہی ہوگا اور جہاں یہ کیفیت نہ ہو وہیں کو
جمہوری نظام حکومت ہونے سے، وراثت مسلمان بغیر قوانین
شرعیہ پر عمل کرنے کے ہمارے ہوں اور ملک کا دستور اور عدلیہ ان
پر اس قانون کو جاری کرتا ہو، مگر بھی ۱۲۰۱ھ تک مصر ہی ہوگا، کہ کفر
کے غلبہ و اقتدار کے ساتھ اعلیٰ قومی حیثیت میں وہ پوری طرح
مطلبن وہ بے خوف نہیں ہو سکتے۔

دارالہمد یا دارالانوار سے مراد

و صنیع عند الشافعیة و بعض الحنفیة (۱) — ای

طرح لاء محمد کے معنی "دارالانوار" کہا کرتے ہیں :

ان المختصر فی حکمہ الدار هو السلطان
والمنعہ فی مہود الحکم فان کان الحکم
حکم الموائع من لم یطہر وہ علی الاموی
کان الدار من موائع (۲)

دار کے مختصر میں یہ ان اور فتح کے غلاموں کی بات کہ
نہ پانی جان سمجھ رہے تو نہ موائع کا ختم ہے اور
پھر یہ کہ وہ دوسری قوموں پر غلبہ آجائے اور آپ دار
"دارالانوار" نہ ہوا ہے۔

اہمیت سے اہل علم کا خیال ہے کہ اس طرح نام خود اور شریف
و مبالغہ کے نزدیک دارالاسلام اور دارالہمد کے برابر ایک اور
"دار" کا تصور موجود ہے، مگر ان ہم دونوں کے پانچ پہلوؤں کو یکسا
جائے اور نوٹ لیں، خود شافعی اور فقہ حنفی کی کتابوں میں کسی اور
"دار" کے تصور سے سخت اور اس کی دوسری قوموں میں تقسیم سے
اخذاء ہوتے ہیں کہ "دارالہمد" یا "دارالانوار" ان کے یہاں
مستقل "قسم" کا درجہ نہیں رکھتی تھی، بلکہ "دارالہمد" خود
دارالاسلام کی اور "دارالانوار" خود دارالہمد ہی کی ایک قسم
ہے، ان کے درمیان میں علیٰ حدی نے کسی پرستی یا حسوداؤں کو ملنے
کی ہے۔ (۳)

حمد نبوی کے نظام پر مملکت

مگر ظاہر ہے فقہاء کی یہ تقسیم اپنے زمانہ اور مہد کے تاخر

فلسفے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے، جسے تو عام طور پر ان کے
ہاں دوسری "دار" کہتے ہیں جن میں ایک "دارالاسلام" کہا جاتا ہے
اور دوسرے کو لکھتے "دارالکفر" اور لکھتے "دارالہمد" کے تعبیر کیا
جاتا ہے، مگر اور عرب نے مسلمانوں میں بھی دینی امور پر فرق ہے، مگر
عام ہے اور جب کفر کے ساتھ دینی جمع کر دینی اور مسلمانوں سے
مقابلہ دینی اور غیر دینی کی کیفیت کا اعتبار ہو جائے تو اب وہ
"عرب" سے مگر اہمیت ہے، نہ ان اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ
کی تعبیر اختیار کی ہے، نہ ان اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ
ہے کہ مسلمان بھی اہل کفر سے مطمئن نہ ہو جائیں اور نہ مسلمان
مردم کی کو موجودہ بددینی کو خوف آواز شعور کر دینے اور زمین پر
اس کے مخالف کے احکام کے اور وہ عقیدے کے لئے قدم "کے
بہرہ دینا کا فرض ہے اور کفر کی طرف سے چار کاروبار اس
کے مقابلہ میں اپنے آپ کو حالت جنگ میں تصور کرنا ان کے
لئے ضروری ہے۔ اس لئے ہر دارالاسلام اپنی روح اور اپنے
اہل عزت و اتفاق کے اعتبار سے مسلمانوں کے حق میں
"دارالہمد" ہی ہے۔

اس کے سوا "دار" کی ایک ہی اصطلاح قابلِ صرف
ہو جس میں دوسری اور امم متحدہ ہونا ملتی ہے، دوسری نے شوافع
اور حنفیہ سے نقل کیا ہے کہ جو مملکت مسلمانوں کے زیرِ کفر
زیرِ کفر چھوڑ دیئے جائیں "دارالہمد" یا "دارالاسلام"
کہلاتے ہیں۔ تعریف دار ہر لاء المصالحین دار عہد

(۱) شرح: التفسیر الکبیر لغیر حسن ۱۰۱۲

(۲) الاحکام السلطانیہ ۱۳۳

(۳) "مکملہ" مختلفہ مذہبوں و مذاہب حکماء المسلمین و اصطلاحات ص ۱۲۵-۱۲۷

اس کی شرعی حیثیت کی درپاقت میں یہ نشان راہ اور سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔

دارالامین

”جیش“ کی جو سیاسی صورت مانتی تھی، وہ مسجودہ اور کی جمہوری ملکوں سے بہت کچھ مختلف تھی۔ یہ لوہار کی صورت حال کو ”دارالامین“ کا نام دیا جاسکتا ہے، جہاں مسلمانوں کو آئینی طور پر امن حاصل ہوا اور وہ اپنی اقسام پر عمل کرنے میں آزاد ہوں، وہاں کبھی کوئی فرقہ وارانہ تعلق دامن پیدا ہو جائے اور فتنہ حاضر مسلمانوں کو نقصان پہنچا نہیں تو یہ اس کے ”دارالامین“ ہونے کے متناظر نہیں، جیسا کہ خضہاء نے کسی ایسے ملک کو جس سے کہ سلج ہو چکی ہے، جہاں اس طاہرہ دارالحرب نہیں ہے کہ وہاں سے کوئی شہری اپنی شخصی حیثیت میں باہر نکل کر دارالاسلام کے شہریوں کو نقصان پہنچائے (۱)۔ ہاں، اگر خود حکومت کی اجازت سے کوئی شخص اس طرح باہر اپنی بدکردانہ و فاسق فتنی مقصود ہوگی۔ (۲)

نہیں یہ امر کی جن قسمیں ہو سکتیں۔

دارالاسلام ہوا دارالحرب، دارالامین۔

دارالاسلام، وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کو ایسا سیاسی موقف حاصل ہو کہ وہ کاملاً کامیابی کے تقاضا پر قادر ہوں۔ دارالحرب، وہ ملک کا فرقہ ہے جہاں کافروں کو امن و صلہ ہوا اور مسلمان شہری اس سے محروم ہوں، نیز وہاں مسلمان مذہبی حقوق و عبادات اور جو دھرم، عین و غیرہ کی علانیہ پیہچام و دفاع سے کام لیں۔

میں ہے ”دار“ کی صرف دو ہی قسمیں کرنا اور اس لحاظ سے احکام مقرر کرنا کوئی مخصوص مسئلہ نہیں ہے اور مسجودہ حالات میں ضرور ہے کہ اس میں امتداد کیا جائے، اس کے لئے ہم جہدِ نجات سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں، اس جہد میں ہم کو تین طرح کے نظام اپنے ملک کی نظیر ملتی ہے، ایک مذکورہ، جہاں مسلمانوں کو مذہبی حقوق بالکل حاصل نہ تھے، نہ علاج و عبادت کر سکتے تھے اور نہ عین حق کی طرف دعوت دی دے سکتے تھے، یہاں تک کہ مسلمان اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے وہاں سے ہجرت پر مجبور تھے، دوسرے وہ مذہب و مذہب کی حکومت کو مختلف اقوام کی شرکت اور ان کی آزادی پر مبنی تھی اور آپ نے اس پہلے کو مختلف مذہبی، مذہبی کاغذی سے باضابطہ یکت کیا تھا کہ سیاسی فتنہ مسلمانوں کے ساتھ تھا اور مسلمانوں کو بالادستی حاصل تھی، تیسرے جیش، جیش، ایک سیاسی ملک تھا کہ دوسری اقوام کو بھی امن حاصل تھا چنانچہ مسلمانوں نے ہجرت کی اور ملک جیش نے ان کو چلا دیا۔۔۔۔۔ اس طرح ملک کی جو صورت قابل تھی، اس کا دارالحرب ہونا ظاہر ہے، یہ دارالحرب سلام ہونا بھی واضح ہے اور یہ میں دوسری اقوام کی موجودگی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ دارالاسلام غیر مسلم قبیلوں کے جھوک بھی برداشت کرتا ہے۔ ”جیش“ کی حیثیت ان دونوں سے مختلف ہے جہاں مسلمان غیر مسلم اکثریت کے ساتھ کامیاب اور مذہبی آزادی کے اصول پر رہ رہے تھے، میرٹ کا یہ گوشہ لاجت امتیاز کا حامل ہے جس پر توجہ کم کی گئی ہے حالانکہ مسجودہ (۱) میں ملک کے جس، جمہوری نظام نے فرار کیا ہے،

کی بھی اجازت دیا گئی ہے، البتہ یہ رائے امام ابوحنیفہؒ کو رواہ محمدؒ کی ہے جس پر کسی رائے کے خلاف ہے۔

واقعہ ہے کہ کسی مسئلہ میں غریب کی رائے ضعیف ہے مگر کوئی
 اور حدیث میں سرور اور دوسرے قاصدو محالہ کو مستحق تسلیم کر دیا
 ہو گیا ہے اور کسی حادق و خلیفہ کا اس سے استثناء نہیں کیا گیا ہے،
 آپ (علیہ السلام) معروف واقعہ میں حضرت جوکرہ رضی اللہ عنہ نے نماز کے ذریعہ
 نوبت حاصل کئے تھے۔ یہ اہل حق پر اس کی سے حاصل ہوئے
 تھے۔ بلکہ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موصوف کرنے کا حکم فرمایا (۵)
 رکعت صلوئے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخش دی اور یہ آپ کی بانی کا
 تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کو تھیں، رگسٹ سے دی انھوں نے
 کہاں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس فرما دی (۶)۔

فرار و خدق کے موقع سے شریکین نے ایک شترک حصول کی
لش کا معائنہ کیا یا تو آپ ﷺ نے لاش دے دی اور
معاوضہ قبول کر لیا۔ یہاں فرار و یا پناہ مانگنے کا ظہور کرتی ہیں
کہ ادا الحرب میں بھی فاسد معاملات اور سودا گری و حرمت باقی
رہتی ہے۔ دو کیا حقیقہ کا استدلال اس حدیث سے کہ مسلمان
اور عربی کے درمیان سودا کا تحقق نہیں ہوتا۔ "لا ربح بین المسلم
والحرابی" تو کیا یکہ یہ اصل روایت ہے خود حنفیہ میں ایک
مصرّف صاحب مہم کامی روایت کے متعلق بیان ہے کہ "کس
لا اصل سند" ۱۔ اور اصل یہ ہے کہ ادا الحرب میں اسی
طرح کے معاملہ رہیں جائز ہے۔ یہ شرعی غرات کی حرمت و

دارالحرب میں تو امن اختیار کر لیں تو "جہن دار" کی ہر
سے دونوں میں تغیر ہی ہو جائے گی اور: — یہ رائے مذہبی
ہے۔

۱۰۔ عرب میں کافر و مشرک میں سے ایک اسلام قبول کر لیں
تو مسلمانوں کے نظام تقاضا کے لئے ان کی ہجرت سے دوسرے
فریق پر اسلام کی پیشکش نہ کی جائے گی۔ بلکہ تین فریق
گنہگار کے بعد ان خود دو فریق میں بھرتی ہو جائے گی۔
جب کہ ۱۱۔ اسلام میں دوسرے فریق پر اسلام پیش کیا
جائے گا مگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے تب
وہوں میں بھرتی نہیں ہوئے گی۔

[illegible]

ای اصول کی بنیاد پر دہائیوں میں 7 جہاں۔ 7 جہاں: لہذا

1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 26

1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 26

(*) هاتين النجاة تسمى علمي علمي حفظي

(١٣) اسم الخمرة ٤٥٦

(5) α is the α -th root of unity

۱۷۱: مدینه علمیه

Prüfung: 20.05.2014 (4)

مالیہ، حجاب اور فساد شائع کر کے قریبی وصیت کو

درست مانتے ہیں۔ (۱)

ان عقائد و اصول کو سامنے رکھتے ہوئے دارالامین کے احکام

متعین کرنے ہوں گے۔ جہاں اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا ہوگا کہ یہ

دارالامین اسلامی کی حدود و ازیات سے باہر ہوتا ہے، لیکن یہ ملک

آنکھیں طور پر اسلام کے خلاف محارب نہیں ہوگا اور مسلمانوں کو

غریبی اور اذیت و محنت و تعلق کی آزادی ہوتی ہے۔ لہذا دارالامین

کے احکام حسب ذیل ہوں گے۔

۱) دارالامین میں اسلامی حدود و تعارض جاری نہ ہوں گے۔

۲) دارالامین کے مسلمانوں اور ہندوؤں کے معاملات دارالاسلام

کی عدالت میں فیصلہ نہ ہو سکیں گے۔

۳) یہاں کے مسلمان باشندوں پر حجرت واجب نہیں ہوگی۔

۴) یہاں کی دفاعی قوت میں اضافہ اور مسلمانوں کے لئے

درست ہوگا۔ جیسا کہ مئی ۱۹۷۱ء میں شامہ جعفری نے ان کے

دشمنوں کے خلاف ہونے والی فوجی، جڑھیکہ وہ کسی مسلم ملک سے

برسر پیکار نہ تھے۔

۵) دیکھنا ضروری ہے، واقفیت اور تحمل کے معاملہ میں جس طرح

دارالغرب کے مسلمانوں کو معذور سمجھا جائے گا، اسی طرح

ان کو معذور نہیں سمجھا جائے گا۔

۶) زوجین میں سے ایک دارالامین سے دارالاسلام میں چلے

جائیں تو ان کے درمیان محض "تائید و راز" کی وجہ سے

تفریق واجب نہ ہوگی، لیکن کسی کو اس کی فضا کی وجہ سے

مذہوریت اور حقوق و ذمہ داری کی تکلیف نہیں ہے۔

۱۵) دارالاسلام کے مسلمان غیر مسلم شہرین کا کسی قریبی ہوائی

کرتازر سے نہ ہوگا، ولا یصح ولف مسلمہ از لہمی

علی بعدہ از حرمی ۱۱۱

۱۶) مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے وارث نہیں ہوں گے۔ یہ

بہت قریب قریب قطع طبع ہے، مگر کے نزدیک

دارالغرب میں رہنے والے مسلمان بھی اپنے ان مسلمان

قرابت مسلمان سے میراث نہیں دے سکیں گے دارالاسلام

میں ہوں اور فوت ہو جاتے ہوں، اور مسلمان کے نزدیک

ان کے مسلمان وراثت کا مستحق جاری ہوگا۔ (۳۱)

فوریہ بانی دارالغرب کے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ

یہ

اول: یہ کہ دارالغرب دارالاسلام کی حدود و ازیات سے باہر

ہے۔

دوم: یہ کہ دارالغرب کے باشندے اسلام کے خلاف محارب

اور برسر پیکار ہیں، اسی لئے ان کو چاہیے کہ اپنی نقصان پہنچانے

کے معنی طور پر درست اور باہر نہ رہیں۔

سوم: دارالغرب میں مسلمانوں کو غریبی آزادی حاصل نہ

ہونے کی وجہ سے احکام اسلامی سے ان کا بے خبر ہونا ایک گنہ

قابل غور ہے۔

ہے تو ظاہر ہے کہ کوئی اور شرعی مرامیت نہ پائی جاتی ہو تو اس کا استعمال طہان و مباح اوجہ، اثر و باغت کے بعد بھی نہ پاک نہ سی، چنانچہ قرآن کے بعد بھی اس کا استعمال حلال و درست نہ ہوگا۔
حنبلہ کے نزدیک ۱۲ سالے سود اور انسان کے ہزارے کے تمام چھوٹے پاک اور قابل استعمال ہو جاتے ہیں، اس کا خشک استعمال بھی درست ہے، مگر حوب اشیا کے لئے بھی استعمال کرنا جائز ہے، نماز بھی اس پر بھی جائز ہے اور اس کے بچن سے وضو بھی کیا جاسکتا ہے ۱۱۰۱ھ عام نے مشہد کیا ہے کہ۔
نظارہ مردار کے ہزارے کی پانی سے غزیر اور آدمی کے انشاء سے محسوس ہوتا ہے کہ انسانی چیز سے کیا اگر دہشت کر لی جاتی ہے تو بھی وہ پاک، ہیں کے مگر یہ نہیں ہے انسانی چیز یا پاک ہو جائے گا، البتہ اس کا استعمال جائز نہیں ہوگا، وغیرہ، اختلاف میرا امام کے نزدیک، پانی کا ہزار بھی غزیری کی مخرج باجود دباغت کے پاک نہیں ہوگا ۱۱۰۲۔ حنبلہ نے عام طور پر سنا ہے اور چاہے وغیرہ کے چھوٹے کو بھی ناقابل اعتبار قرار دیا ہے یہاں کو ان کی دہشت نہیں ہے، مگر وہ وہ زمانہ میں یہاں کراں مشرتہ اور شرعی کے چھوٹے کو بھی دباغت دینا نہیں ہو گیا ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ وہ بھی دباغت کے بعد قابل اعتبار ہوں گے، چنانچہ لہذا ہم مجتہد سے مستحالی ہے کہ اگر مردار جہی کے مثلاً زکوہ دباغت سے کہ قابل استعمال بنایا جاسکے تو وہ بھی پاک ہو جائے گا۔ ۱۱۰۳

مظہر مہم پڑتی، اس سے بھی بد بھاس تحریر میں استفادہ کیا گیا ہے گو نام کو بہت سے مسائل میں بولک موصول کی، اسے سے اختلاف ہے، اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ کے لئے کتاب مذکورہ اور آئم کا ذکر یہ مقالہ — جواب — سلام اور جدید معاشی مسائل، دوم میں شریک اشاعت ہے — کا مطالعہ مفید رہے گا، (ملاحظہ التوفیق)

دائمہ و امیہ (المعبر)

”دائمہ“ ایسا زخم ہے جس میں خون جاری ہو جائے لیکن بچے نہیں، جیسے زخم شہ آئندہ کی کیفیت ہوتی ہے۔ ۱۱۰۴
”امیہ“ زخم ہے جس میں خون بہہ بھی جائے۔ ۱۱۰۵
”دائمہ“ ایسا زخم ہے جو اس کی جلی توجہ ذکرہ داغ تک پہنچ جائے۔ ۱۱۰۶
ان زخموں میں تصادم کا قسم ہوگا، رویت کا؟ — اس مسئلہ میں خود ”رویت“ کی بحث دیکھی جائے۔

دباغت

دباغت کے معنی کو ذریعہ سے چھوڑنے کی مزان اور اس کے کچھ کچھ ہونا اور کرنے کے ہیں۔
دباغت کے ذریعہ پاک کی فقہاء کے یہاں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مردار کا چھرا دباغت کو جہد سے پاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ مگر پاک نہ ہو جاتا

(۱) ۱۱۰۱ھ - ۱۱۰۲ھ - ۱۱۰۳ھ - ۱۱۰۴ھ - ۱۱۰۵ھ

(۲) ۱۱۰۶ھ - ۱۱۰۷ھ - ۱۱۰۸ھ - ۱۱۰۹ھ - ۱۱۱۰ھ

(۳) ۱۱۱۱ھ - ۱۱۱۲ھ - ۱۱۱۳ھ - ۱۱۱۴ھ - ۱۱۱۵ھ

(۴) ۱۱۱۶ھ - ۱۱۱۷ھ - ۱۱۱۸ھ - ۱۱۱۹ھ - ۱۱۲۰ھ

کے ہم سے اور طاعتِ خدا کا عزم سے چھوٹا تھا اس لئے شریعت میں جو چیزیں مومن اور کفر سے متعلق ہیں، آپ ﷺ نے عام بصر پر ”درہم“ اور ”نہیں“ کے لفظ سے ان کی مقدار متعین فرمائی ہے، چاندنی شیش لہب ۱۰۰ درہم اور سونے کی ٹیس ایندھن ۱۰۰ درہم (فول ہال ایک ہزار درہم) چاندی ۱۰۰ درہم کے لئے ایک ہزار درہم (تھوڑا سا نیکل چاندی کی ٹھونگی) اور قرودنی کی برکی فرسے کم مقدار اور اسی کی روٹھی میں نیکل کے پچاس درہم اور اسی لہب کے یہاں پرتھوی درہم حضرت امیر حبشہ کو جھڑا کر انہیں اہل مسکن کا یہ پانچ سو درہم اور حضرت فاطمہؓ کے سر کے بارے میں بائیس سو چار سو اسی درہم و دو سو تولی آئے ہیں۔ منقر نے یہ درہم کے بقدر انہماست غلطی کا حال لکھا ہے۔ ان تمام اوزان میں سے درہم و دینار کو اصل مانا گیا ہے۔

نیک چمن، بار بار اعات جاتے ہیں اور مختلف اوزان میں ان کی مقدار میں کمی کی کہ رنگین نشی و واقع ہوتی رہتی ہے۔ یہ درہم جو ”فوق“ ایک درہم بہت خفیف محسوس ہوتا ہے جو ہی بے بے نظیر و نہ جانیں تو قاسم ۱۰۰ جاتا ہے، اس لئے فقر نے ۱۰۰ درہم دینار کی مقدار کی کہ یہ تصنیف پر خصوصی توجہ کی بنیاد پر فرقہ لائین توجہ نوادہ حضرت عمرؓ کے فرمانی، ان کے درہم میں نیکل تھا۔ مزان کے درہم چھوٹا تھا ایک ۱۰۰ درہم یا ۱۰۰ درہم کی تھیں چھوٹی ۱۰۰ درہم = ۱۰۰ درہم اور ۱۰۰ درہم = ۱۰۰ درہم تھیں اور ۱۰۰ درہم = ۱۰۰ درہم حضرت عمرؓ نے ان محاسن پر

برقیہ کوئی بہت پر سوز و گشیں ہے اور اصل پر چینی چاندی سوجا دیتے ہوئے ان کے کوئی دلیل نہ لے کر لے جاتے ہیں یہ جاننا کہ انہوں نے ہے یا نہیں بلکہ ان کی طرح کراہت حرام کی ہے۔ جو انہوں نے خود خرابی سمجھے ہیں ان کا نہیں ہے کہ کراہت کے جو درہم ہوتے تھے ان سے کراہت ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں لیکن کراہت ان سے ضرور ثابت کی جا سکتی ہے اور اگر کامیاب ہے کہ یہی نقطہ نظر میں اور امتحان پر پڑتی ہے واللہ اعلم

روز و میں تھا کوٹوٹی

محررت و جان و خبر دینے سے بالفاظ روز و نوٹ جانے کا و شادی ہی الصوم لاشک بھڑو (۱)۔ بیت تہ و نوٹ سے صرف روز و نوٹ کے کیا کار و مکی و ادب ہو گا؟ اگر یہ انداز میں سے وہ توں متعلق ہیں۔ یہ فرق کے معنی اور تمام چیزیں لکھیں انکار نہ ہو گی نہ ان کی طرف غیبت مانی جاتی ہے اور ان سے ہیئت کی خواہش اور ہوتی ہے۔

حاصل الطبع الی انکارہ و بعضی شہود الصنہ و غایہ ہے کہ انکار نہ ہو کہ یہ کیفیت پائی جاتی ہے نہ ان کے لئے ان سے انکار و مکی و ادب ہو گا۔ (۲)

درہم و دینار

چھ سب سے اصل میں یہ فارسی لفظ ہے۔

خبر امامؑ کے کہ ”درہم عرب سے عربی لفظ ہے۔“

(۱) درہم فی غلام و خاشا لمعشور۔

(۲) لفظ الی انکارہ۔

۳۔ کتاب المساجد، ص ۳۱، مرقیہ ابو سعید۔

[illegible]

مردان کی زندگی کے لحاظ سے ماسٹر پر خیر خواہی کے لیے
 دیارِ اہلس خیر خواہ ایک مردانہ خود قیادت کے مساوی ہے۔
 ایک خیر خواہ کا بنیائی جو ہے اس طرح خیر کارانہ ایک
 جو خود اور تمام کا سر جو کے رہا ہے ۱۳۷۱
 اور اس طرح میں اس کی عقل دینی ہے اس میں جس کی قدر
 اختلاف کے لیے جو ہے۔ یہ دنیا دہی ہے اور دوسرے فقہاء کے
 میں میں اس کی قدر یہ میں اختلاف ہے۔ دوسرے اور کے
 معروف، داخل اہلس خیر خواہ دینی کی ہے۔ ہر ایک کے
 میں ایک اور ہم ۵۰ ہزار اور دوسرے فقہاء کے لیے ۳۰۰
 کریم سے ۱۰۰ ایک ہزار دوسرے کے لیے پانچ کریم ۱۰
 دوسرے فقہاء کے لیے ۵۰۰ ہزار کریم کے مساوی ہے۔ (۱۳۱)
 (لفظ جرقی سے یہی کہہ دیا اور ان "کہتے ہیں اور ان"
 قائم ہوا میں) یعنی پانچ

فُجَاءَ

۱۔ 'نہ' کی جگہ 'اور' لکھنا ہے جس سے شریعت کی اصطلاح میں تسبیح کے پانچ خاتمیہ لکھنے سے انکار ہوگا۔

[illegible]

اسی حق پر ان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے یہی
 قدرت قادر مطلق کو اس کا جو ضرورہ ہے جس کے لئے وہ
 کائنات کو مخلوق بنائی اور جس نے نعمتیں مہیا کیں ان کو لوگوں نے
 سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا اور وہ اہل کفر و کجی کے لئے اس کا کوئی
 نفع و نقصان محسوس نہیں۔ یہ وہ خلق کا ثبات کی ہے جس کے
 لئے اس قدرت میں سرچرچہ خدا ہوتا ہے چاہے جسے جانتا ہو
 یا نہ مطلق کے لئے اسے باتھو بچھو یا نہ "ہو"۔ انسان تو اس
 میں رہا کوئی کی ضرورت نہ ہو وہاں وہ رب کے لئے

(1) 1990-1991: 1.000.000.000
 (2) 1991-1992: 1.000.000.000

(*) ارمندو علم دسر و. ٤٠

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ ﷺ جب وعاء کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اس طرح کہ نعل کی سفیدی نظر آتی (۱)۔ وعاء میں عاجزی و فروغی کی کیفیت ہو اور آواز پست ہو اندھو و سکھ تصور عا و خفیہ (۲)۔ ۵۵ ہجر کے مقابلہ وعاء میں پست آواز بہتر ہے، اسی لئے خلیفہ کے یہاں نماز میں "امین" بھی آہستہ کی جاتی ہے، تاہم ہجر کے ساتھ وعاء کرنے میں بھی قہاحت نہیں، آپ ﷺ کی جو دعائیں صحابہ نے نعل کی ہیں، ظاہر ہے ان کو آپ ﷺ نے زور سے کہا ہوگا، جب ہی صحابہ نے بھی ان کو سنا ہوگا۔

نماز میں وعاء

فقہی اعتبار سے وعاء کے سلسلہ میں چند باتیں ضرور طلب ہیں: نماز میں قرأت قرآن مجید کے درمیان وعاء، عیدہ کی حالت میں وعاء، نماز میں غیر عربی زبان میں وعاء اور نمازوں کے بعد وعاء کا معمول۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز میں جب کسی آیت رحمت پر آتے تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور کسی آیت عذاب پر آتے تو ٹھہرتے اور اللہ سے پناہ چاہتے (۱)۔ اس سے بظاہر قرأت قرآن کے درمیان وعاء کرنے کا جو معلوم ہوتا ہے، مگر عام طور پر فقہاء نے اس طرح وعاء کرنے کو صرف

دل میں گرائی محسوس کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ یہ سوال ہی اس کو سب سے زیادہ محبوب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ليس شيء اكرم على الله من الدعاء (۱)۔ اور اس کی شان کریمہ یہ ہے کہ دست سوال کو خالی واپس کرتے ہوئے دیا کرتا ہے (۲)۔ اسی لئے بندہ کامل ﷺ نے وعاء کی خاص ترغیب دی اور اس کو ہدایت کا مفر قرار دیا "الدعاء مخرج العبادۃ" (۳)۔

وعاء کے آداب

رسول اللہ ﷺ نے وعاء کی اسی اہمیت کے پیش نظر تفصیل سے اس کے آداب بتائے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وعاء کرتے اے خوب رغبت کا اظہار کرنا چاہئے، یوں نہ کہے کہ الہی! تو چاہے تو معاف کر دے، تو چاہے تو عروزی دے دے، یا چاہے تو رحم فرما (۱)۔ وعاء کے وقت پوری طرح اللہ کی طرف متوجہ رہ، قلب میں خللت اور بے اعتنائی کی کیفیت نہ ہو (۲)۔ وعاء کے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں اور احمیوں کا زرخ چرو کی طرف رکھا جائے (۳)۔ ہاتھ سینہ کے متقابل رکھا جائے، آپ ﷺ کا معمول اس سے نوچنا ہاتھ اٹھانے کا نہیں تھا، چنانچہ ان عمر ﷺ نے تو اس سے زیادہ ہاتھ اٹھانے کو بدعت کہا ہے (۴)۔ وعاء میں اس طرح ہاتھ اٹھایا جائے کہ بازو پیلو سے الگ ہو،

(۱) ترمذی ۵۰۴ نا، وقال: هذا حديث حسن غريب.

(۲) ترمذی ۱۹۰۴، كتاب الدعوات.

(۳) بخاری ۲۵۶۰۸، كتاب التوحيد، باب يريد الله ملك المسير.

(۴) ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء.

(۵) ان الله لا يستعبد عاء، من قلب غافل لاه، ترمذی حديث نسي.

(۶) ۳۷۹، كتاب الدعوات، وقال: هذا حديث غريب.

(۷) ابوداؤد ۲۹۹۱، باب الدعاء.

(۸) مشکوٰۃ المصابيح ۹۰۴، ما تنقل: سعيد محمد لحام، بحوالہ: سند احمد.

(۹) سنن ابی داؤد ۱۵۶۱، تعوذ الفاری الزبانية.

(۱۰) مشکوٰۃ المصابيح ۹۰۴، بحوالہ: سبھی فی الدعوات الكبير.

ہماز سے ٹکس دی ہے یوں کہ کفر ٹکس میں "مبحدہ"۔
 ہے ازہر قول ٹکس ہے: "یہی رائے خلیہ
 ہے"۔
 دو ٹکسوں کے درمیان دعا

مغیر کے بیان و انہوں نے درمیان کی دھڑکن
 ٹکڑ ہے؟ — نعم، حاکم نے نوید نے انہوں نے
 درمیان جلد میں سے کچھ ایک سہ "رب اعظمی" —
 وہاب ہے کامل طریقہ یہ ہے کہ تم سے تمہیں اٹھو، وہی کھر
 کرے؟ — ا — — — میں رسول خدا ﷺ سے
 جہدوں کے درمیان اس سے طویل دیا، بھی حقوق ہے اور
 کے خلاف جس

اللهم اغفر لي وارحمني واجبرني وأغنني

۴۰۱ وادزنی

ہے اللہ تو میری مشقت فرما، تجھ پر رحم فرما، مجھ کو بھی
سے مر رہی، افرامہ، احسانیت، روزنی، علم فرما۔

نغمہ و معر کے درخشاں گوشت و پخت مشہور ہے کہ یہ درخشاں
طرز کیا حد بلوں کا طالع نظر کر دے ہے۔ نہیں حجاب کے
نزدیک اس کی جھلک میں ہے، عداوت پر حجاب ہے اور ہر
بوت مستحب ہے کہ حجاب و عداوت اس طرز انجوسہ کی جاسے
کر کرنا مفاد ہے، نزدیک کر ہی مفاد درست جاسے۔ اگر

تخلی میں جی نہ قرار دیا ہے، یہاں کہ فراغ میں آپ ﷺ
 سے اس طرح کا عمل متزلزل نہیں، لہذا کسب مستقل عی
 الہی ﷺ کی ضرورت ہے، ہفت روزہ کا نفع نظریہ ہے، نہ قی
 نماز نہ سنے، دس شخص کے لئے نماز میں اس طریقہ وہ بھی
 روزہ ہے، ہر شخص میں گنہگار قنات کے (دریاں) کا بخیر
 ہے، امام نہ فراغ میں، خدا کو نہ نہ وہی میں، اتنی فراغ
 ہر حال طاقتور رہتا ہے، اور عائد نہ کرے اور اگر خدا میں
 کے تعبہ ہے، اگر مہر کوئی کے عائد کوئی اور بھی پکارا جاو
 اور یکہ، اور آتی شریعت نہ است ہوں، ہر جناح کے تانے
 کے قنات کے، دریاں، امانت نے کی جی سے متعجب ہر
 ہر کوئی نہ تو کوئی قنات کے (دریاں) میں جی نہ کر سکتا ہے (۱۰)

کدھوٹکی وچاء

مکہ مکرمہ کی حالت میں رسول اللہ ﷺ سے دعا کہ اگر رسول اللہ ﷺ
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم "سبحانک اللہم
 وسبحمک" اللہم تعالیٰ سے اس طرح کی ابھی
 روایات ہیں۔ ۵۔ اسی عام پرانا مشرخی کے نزدیک مکہ مکرمہ کا
 کہ کام نہ پڑا۔ ۱۔ فقہاء ہر کے یہاں کی تہذیب و تمدن
 ہے، اعلیٰ معیار کے مکہ مکرمہ و مملکت کا جو تہذیب و تمدن
 بعض حضرات نے نقل کیا اس حالت میں کہ بعض

79. $\frac{1}{2} \log_2 213$

2009 年 12 月 1 日

۳۱. دیکھئے، المیزان، ۱۳/۱

1994

⁴ "بكره" جال لوموزيم ليل راي: يفتي ليل: "بكره"

$$\Delta \text{ref} = \frac{\Delta \text{ref}}{\Delta \text{ref}} = \frac{1}{1} = 1$$

$\rho_{\text{eff}} = \rho_{\text{eff}}(t) = 1$

११५ ६३ मङ्गल २३४

$$(P_{\text{eff}} = 1.0 \text{ atm} \cdot \text{m}^2)$$
$$F_3(\mathbb{A}_f) = \mathbb{A}_f^{\times} \prod_p \mathbb{Z}_p^{\times} = \mathbb{A}_f^{\times}$$

٢-٤ (١) من أجل أن يكون α جذراً لـ $f(x)$ في $K[x]$ ، يجب أن يكون α جذراً لـ $f(x)$ في K .

ولی پر مبنی ہے یہاں یہ دعا مستحب قرار پائی ہے (۱۱)۔
 یہ بعض اہل طریقے نے ابو حنیفہؒ کے یہی نسخہ حائس کا صراحہ ہونا
 لکھا ہے (۱۲)۔ امام غزالیؒ نے اس میں مولانا شاہؒ نے پائی جتنے بھی اس
 نسخہ پر دعا کو مستحب کہا ہے (۱۳)۔ مولانا نور شاہ صاحب
 بیرونیؒ کا ترجمان بھی اسی طرح ہے کہ اس طرح وہ طریقت
 حق پر مبنی ہے جو افعال نماز میں مطلوب ہے (۱۴)۔
 ترجمہ طبر علیؒ نے زبان میں دعا

نماز میں اہل زبان ہی میں وہ نہ کہنی چاہئے اور دشمن
 کو نہ چاہئے کہ جو دعائیں کتاب و سنت میں منقول ہوں وہی
 ہی جائیں، انشاء و احرف میں طالعہ مصلحتی نے نماز کے اندر
 عربی میں مادہ و اسطر قرار دیا ہے، علامہ شاہیؒ نے ”الہدایہ“
 ایک عبارت میں مسئلہ فقہانی ہے، لکھا ہے کہ میں سے نماز
 غیر عربی دعاؤں کا خصلت خود بخود کی ہونا معلوم ہوتا ہے مگر
 علامہ شاہیؒ نے اسے کہ نماز میں غیر عربی زبان میں دعا
 نہ کرے کہ (۱۵)۔ دوسرے فقہاء نے بھی نماز میں غیر عربی
 میں دعا کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے، چونکہ نماز میں
 کچھ فرض و واجب نہیں کہ ان کے لئے سخت اور سبکی کے
 طریقہ نہ چھوڑ دیجئے۔ (۱۶)

نہ کے بعد دعا

نماز کے بعد وہ کے متعلق متعدد روایات موجود ہیں،
 رب العالمین سے مروی ہے کہ

کس رسول اللہ ﷺ دعا تسلیم لایفعد
 لا اعداء و لا یقولون انہم انت السلام
 و منک السلام تبارک انت ذالجلال
 والا کرامہ (۱۷)

آپ ﷺ جب سلام پھیر کر تو صرف از دعا
 کے بعد پڑھتے تھے نہ کہ ”پ سلام ہی، آپ ہی
 سے سلامتی ہے، آپ کی ذات و برکت ہے“۔ (۱۸)
 جلال و عزت دے دے دعا۔

حضرت سیدنا ابو حنیفہؒ نے شعب راوی ہیں کہ آپ ﷺ نماز
 کے بعد پڑھنے کے بعد پڑھا فرماتے:

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لا اله الاک
 ولہ اسجد و هو علی کل شئی قلیو،
 الطیب لا متنع لہا اعطیت ولا معنی لہا
 معذ ولا یفعل ذالجلد منک المجد (۱۹)
 خواہد ہی معبود ہے، کوئی نہ کہ شریک نہیں، اے
 کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف، وہ
 چیز پر قادر ہے، خداوند، آپ جسے دعا فرمائیں
 اسے کوئی محروم نہیں رہتا اور جسے محروم نہ کرے
 کوئی دے نہیں سکتا، آپ کے مقابلہ کی غنی کا غنا
 پہنچ نہیں سکتا۔

حضرت شہین رحمہ اللہ سے نمازوں کے بعد آپ ﷺ کا

(۱) مسند امام علیؒ، ص ۲۲۰، (۲) بیہقی، المعجم للرائق، ص ۲۶۰، (۳) مالک، ص ۳۰

(۴) بیہقی، ص ۲۶۰، (۵) بیہقی، ص ۲۶۰، (۶) دار الحدیث، ص ۲۵۰، (۷) دار الحدیث، ص ۲۵۰، (۸) دار الحدیث، ص ۲۵۰

(۹) دار الحدیث، ص ۲۶۰، (۱۰) دار الحدیث، ص ۲۶۰، (۱۱) دار الحدیث، ص ۲۶۰، (۱۲) دار الحدیث، ص ۲۶۰، (۱۳) دار الحدیث، ص ۲۶۰

لم یکن قوله والقرارد (۱)

عاصل یہ ہے کہ ہمیشہ اجتماعی طور پر دعاء کرنا نہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا نہ آپ ﷺ کا قول اور نہ ایسا ہوا کہ آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے سکوت فرمایا ہو۔

مولانا محمد یوسف غوری ماضی قریب کے ان علماء میں تھے جنہوں نے فقہ حنفی کو تقویت پہنچانے کی خوب خوب سعی کی ہے، ان کا بیان ہے :

قد راج فی کثیر من البلاد الدعاء بھینۃ اجتماعیۃ راعین ابدھم بعد الصلوات المکتوبۃ ولم یثبت ذالک فی عہدہ ﷺ وبالاخص بالمواظنۃ ، نعم ثبت ادعیۃ کثیرۃ بالنسبۃ بعد المکتوبۃ ولکھا من غیر رفع الابدی ومن غیر ہینۃ اجتماعیۃ (۲) بہت سے شہروں میں فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعاء کا رواج ہو گیا ہے، عہد نبوی ﷺ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا، خاص کر مواظبت اور پابندی کے ساتھ، ہاں فرض کے بعد بہت سی دعائیں تو اسے ثابت ہیں لیکن بغیر ہاتھ اٹھانے ہوئے اور انفرادی طریق پر نہ کہ اجتماعی۔

— ایک اور موقع پر لکھتے ہیں :

غیر الہ بظہر بعد البحت والتحقیق الہ وان

وقع ذالک احسانا عند حاجات خاصۃ لم یکن سنۃ مستمرۃ لہ ﷺ ولا للصحابۃ والا لکان ان یطلق تو اقرا (۳) لیکن بحث و تحقیق کے بعد یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگرچہ کبھی کبھی خصوصی مواقع پر نماز کے بعد دعاء کی گئی ہے، لیکن یہ آپ ﷺ کی یا صحابہ کی سنت مسخرہ نہیں تھی، اگر ایسا ہوتا تو ضرور تھا کہ یہ بات تو اس کے ساتھ نقل کی گئی ہوتی۔

یہی رائے مولانا تقیری کی بھی تھی (۴) — فی زمانہ نمازوں کے بعد دعائوں کا اہتمام و التزام اس درجہ ہے کہ بنائے خود یہ دعائیں نماز کا جزو بن گئی ہیں اور اگر کوئی امام کبھی دعاء نہ کرے تو اس کی تخریم نہیں اور یہ اصول اہل علم کے نزدیک مسئلہ ہے کہ جو چیز واجب نہ ہو اس کو اجابات کا درجہ دے دینا اور اس کا اس درجہ اہتمام کرنا جو ثابت نہ ہو اس کے بدعت ہونے کے لئے کافی ہے، یہی ضرورت ہے کہ علماء و ائمہ مساجد اس پر توجہ دیں اور اہل عمل کو اتنی تقویت نہ دیں کہ ان کا یہ فعل "بدعت" کے زمرہ میں داخل ہو جائے۔

دعوت

ہندوگان خدا کو اسلام کی طرف دعوت دینا امت مسلمہ کا اہم ترین اور اولین فریضہ ہے اور یہی اصل میں نصرت خداوندی اور تحفظ تعلیمی کے حصول کا ذریعہ وسیلہ ہے، انہوں کی دھرم صدیوں

(۳) حوالۃ سابق ۱۲۲۳

(۲) معارف السنن ۳۹۶

(۱) الاعتصام ۳۵۲۱

(۴) حوالۃ سابق

منا، نبوی ﷺ ہے کہ کسی مسلمان کو اختیار نہ سمجھا جائے اور یہ نہ دیکھ جائے کہ کھانے کا سوا، اعلیٰ پر یا عموماً، بلند جگہ بھی بیٹھ کر کھائے اور بیٹھنے سے ساتھ ٹھوکر پڑ جائے۔

کھانے کی دعوت کے سلسلہ میں، اہل الحروف نے اپنی تالیف "طال و تامل" میں ص ۱۹۹ میں کچھ ضروری احکام ذکر کئے ہیں، یہاں انکی انشاء کیا جاتا ہے:

مسلمان کی دعوت

مسلمانوں کی دعوت ٹھوکر پڑ جانی چاہئے، حدیث میں نص صحت سے دعوت دینے کے بدلے میں ستم کی دعوت دینے سے ضرور ٹھوکر پڑ جائے۔ حافظ ابن عبد البر نے نقل کیا ہے کہ دعوت دینے کی کیفیت کے وجہ سے کھانے پر فقہاء کا بحث ہے۔ بشرح عید کوئی حد نہ ہو (۱)۔ اس کے علاوہ دوسری جگہوں کا قیال کرنا مستحب ہے، دوسری جگہ پر ان کو یہ کہا تھا کہ (۲)۔ مائتیری میں، یہ کہہ کر فرار دیا گیا ہے، (۳)۔ اور یہی صحیح ہے، اگر کسی جو سے دعوت فوراً نہ کر سکے تو وہ دینے پر اکتفا کرے، اور شادی نہ کرے۔

(۱) دعویٰ احمد کم فلیجب فان کان حنیئاً

فلیدع وان کان مضطراً فلیطعم (۴)

تو میں سے کسی کو دعوت دینی چاہئے تو قبول کرے،

ورنہ بے محتاج دینے پر اکتفا کرے اور روزانہ

دعوت دے۔

جس دعوت میں منکر ہو!

لیکن اگر دعوت کی منکر اور مخالف شریکات پر مشتمل ہو تو حدیث سے معلوم ہے کہ اگر آپ ﷺ نے اس میں شرکت کرنا پسند فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس طرح ان پر شرب پناہ دے گا کہ اس پر نہ بیٹھا جائے، یہی عن الجھوس علی

مانعہ من شرب الخمر علیہا (۵)

فقہ و سائنس آپ کی اس بیعت نبی عن المنکر کے متعلق اسلام کا دھڑلہ، اور حالات و حیثیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس پر تفصیل سے روشنی اٹا رہے ہیں کہ کس قسم کی دعوتوں میں شرکت صحیح ہے اور کس میں شرکت ممنوع؟

دعوت کے ساتھ ضرورتاً ہونی چاہئے، اسلاف کے تعلق، ٹھوکر کا معاملہ یہ ہے کہ اگر پیسے سے دعوت میں شرکت کے ثواب ملے گا تو بہت خوشی میں شرکت جائز نہیں، ایسی دعوت قبول نہ کرنی چاہئے، طویل علیہ لیل الحضور لا یفقدہ (۶)۔ کو بعض فقہاء نے کسی کو جائز قرار دیا ہے اور اس کو نواز بن زہ کے ساتھ نوچ پچا کر لیا ہے، اگر یہ لیاں درست نہیں معلوم ہوتا کہ نماز پڑھنا وغیرہ ہے اور اگر دعوت سنت یا شہب، اگر پہلے سے علم نہ ہو اور دیکھا گیا اور منکر، عین اس طرح ان پر ہونی چاہئے، اگر آپ بھی شیعہ و ملوٹکان، ظالمک علی المعصا لا یسبھی ان یفقدہ (۷) اگر منکرات عین اس طرح ان پر نہ ہوں ہوں، لیکن ان کو امتداد کی حیثیت حاصل ہے، ماسواک ان کے

(۳) حذیہ ۲۳۲

(۴) التسلو نو ۱۸۸۹

(۵) البصر ۲۱۰

(۶) بیہ (۱) ۱۸۸۹

(۷) حذیہ ۲۳۵

(۸) البصر ۲۱۰

(۹) التسلو نو ۱۸۸۹

(۱۰) حذیہ ۲۳۵

طریقہ مکمل و قائل اتباع رکھتے ہوں تو جس کے لئے اب بھی اس دعوت میں رہن چاہئے، پہلے اسی منکر کو دور کرنے کی سعی کرے اور نماز پڑھنے سے ہوا خود چلا جائے۔ عساکر کمان مقتدی و لم یقدر علی معہم یخرج ولا یفقد (۱) اگر اس کو یہ نصیحت حاصل نہ ہو تو اول قرآن برائی کو رفع کرنے کی سعی کرے اور اگر یہاں نہ دیکھ سکے تو بہر امت مسلمہ کھانے میں شرکت نہ کرے، بلکہ ان قدر علی الصنع معہم وان لم یقدر یصبر۔ وھذا اذا لم یکن مقتدی بہ (۲)

منہج اور شائع کا نقطہ نظریہ ہے کہ اگر پہلے سے دعوت کے ساتھ ملکر کسی موجودگی کا علم تھا تو اگر وہ اس منکر سے باز رہے گا، ہوتا واجب ہے کہ دعوت میں شریک ہو اور اس منکر کو دور کرے اور اگر کسی منکر سے نہ راک نکلا ہو تو شریک نہ ہو، یہی علم اس وقت بھی ہے جب کہ پہلے سے دعوت میں شریک موجودگی کی اطلاع نہ ہو آئے کے جدا ملازم ہوئی اس صورت میں بھی یہ تو معصیت سے روک دے، نہ مانیں چلا جائے (۳) — بالذکر کا نقطہ نظر بھی قریب قریب یہی ہے، البتہ نام مالک نے مشہور فرمایا کہ ان کا حکم کا خیال ہے کہ معمولی قسم کا لہو جیسے ”ذہ“ ہوتا ہوا ضروری نہیں، اس پر کہتے ہیں کہ جو طور لوہا ضروری ہے۔ (۴)

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ ان تمام مفسدات کے سامنے جو بت ہے وہ یہ کہ ایک طرف منکر سے روکا نہ جائے کہ اس پر ناگہانی کا اظہار ہر مسلمان پر واجب ہے، بالخصوص طرف یہ

بات بھی ضروری ہے کہ کسی برائی سے روکنے کے لئے مشقت سے بچنے کی راہ اختیار کی جائے اور یہاں تک نہ کیا جائے جس سے رشتہ تعلق اور محبت کی وہ آفریں موت بھی کٹ جائے، جس کو نہیں دیکھا تو کھدرا اصلاح صالح کی، جاسکتی تھی، انہوں نے کاف کا شعور نظر ہی دیکھ کر اصول کے درمیان تخلیق پرستی ہے کہ جہاں پر روکنے کی قدرت ہے وہاں روکنے کی سعی میں کوتاہی نہ کرے، جہاں روکنے پر قادر نہ ہو وہاں پہلے سے خبر ہو وہاں ناگزیری کے اظہار اور شرکت میں احتیاج سے تکلف نہ کرے، آگیا ہوا اور کسی منکر کا اعتقاد ہو اور خارج میں اس کو مقام اہل حق حاصل ہوتا اب بھی پائے بات میں خلل نہ آنے دے اور اہل حق چلا جائے، جس کو اصلاح کا آقا اہم شخص نہ ہو، پہنچ چکا ہو درمکرات میں اس طرح ان پر نہ ہوں تو بہر امت مسلمہ کے ساتھ رک جائے کی محبت ہے اور مصیبت وہی ہے کہ کھینچا نہ ہو کہ اس کی یہ راہیں رشتہ اور تعلق کی آفریں سات کو بھی کاٹ کر دکھ دے اور آئندہ اصلاح حال اور جمعی میں اسلحہ کی کوئی گنجائش نہ ہے، اس لئے ضروری ہے کہ جب کہ معاشرہ میں بعض منکرات فروم کا وسیع اختیار کرتی جاری ہیں اور اعتقاد میں طرح عام ہوتا جا رہا ہے کہ کیا عوام اور کیا خاص اور کب اہل و عیال اور کیا بے و عیال کوئی بغیر محفوظ کھیر دان میں نکلی دانہ میں کمال مصیبت و حکمت اور نہ رنج سے کام لیا جائے، ایسا طرز عمل اختیار نہ کیا جائے جس سے اصلاح کا دروازہ ہی بند کر کے لئے بند ہو جائے اور نہ یہ ہو کہ مباحات و مکروہات اور محرمات و

(۱) حوکلہ سابق، بخلافہ، البدر الرانی، ۸۸۸

(۲) المغنی، ۲۵۰

(۳) غنم الشیخ، ۳۸۸

(۴) المغنی، ۲۶۰

سے قبول کرنے سے موافق اور نہ ہو تو کھانا جائز نہیں، اسی طرح غیر مسلولی کو دعوت دینا بھی جائز ہے، خود آپ ﷺ نے بعض کھڑکی میز بنائی کی ہے۔ (۲۱)

مسلمان کی دعوت کے متعلق ایک ضروری ہدایت
دعوت، ایمان اور تقاضا کے سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ کسی مسلمان شخص کے یہاں کھانا کھایا جائے تو اس صحن ٹھن پر کرے۔ آمدنی اس کو حلال طریقہ سے حاصل ہوئی ہوگی، اس کے بارے میں تحقیق و تحقیق نہ کرے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

اذا دخل احدکم علی اخی المسلم
فعلعنه صحناً فلیأکل من طعمه ولا یبال
عنه، وان سفاہ فرباً فلیشرب من هرامه
ولا یبال عنه۔ (۲۱)

تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے
اور وہ اسے کھانا کھائے، تو کھالے، اس کے بارے
میں غصہ نہ کرے، کچھ چائے تو پی لے اور غصہ نہ
کرے۔

اس لئے کہ یہ ایک مسلمان سے سوتن اور بھائی ہے،
اس لئے فقہاء کے یہاں قاعدہ ہے:

الیقین لا یرزول بالثبوت۔ (۲۱)

یقین شک سے زیادہ ہے۔

پس جب تک کسی کی آمدنی کے حرام ہونے کا یقین یا گمان

نہ ہو، اسے کوئی بھی صنف میں جگہ سے دلی جائے اور سب کے
ساتھ ایک ہی مادیہ وار کھائے، وہ دھوکے میں نہ آجائے، جو
فہم، کے، اور یقیناً شکی علیہ ہو اور ان پر نفس وارد ہو اور وہ جو
اجتہاد ہی ہو اور ان میں اختلاف کی کوئی شے ہو، کو ایک ہی وجہ
دے دینے کے اس سے خیر سے زیادہ ضرر اور نقص ہے، یا وہ ضرر
کا اندیشہ ہے، یا نفس جو نقص و فحش میں مبتلا ہو اس کی دعوت
معارضہ ہے، نہ کہ دلی کی جائے تاکہ اس کے لہجہ و لہجہ پر
تاریقی کا خیال ہو، لہذا جب دعوت الفاسق الملعون لعلہ
انہ غیر راض بنفسه (۱) — تاہم ضروری ہے کہ اس کا
استعمال معارف و حالات کی رعایت کے ساتھ کیا جائے، اگر اس
بات کا امکان ہو کہ اس کی دعوت قبول کر کے اس کی اصلاح کی
جاسکتی ہے تو اس تاہم نہ مصلحت کی بنیاد پر دعوت قرآن کی جو سکتی
ہے۔

غیر مسلول کی دعوت

فقہاء نے غیر مسلول کی دعوت قبول کرنے کو جائز قرار دیا
ہے کہ خود آپ ﷺ نے ایک یہودی کی دعوت قبول فرمائی تھی
(۱) ہر اصل اسلام نے، اس کی اسلاف اور اکرام میں مسلمان
قریب مسلم کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے، ہاں اگر اس کی دعوت
اس کے کسی نہ کسی مقصد پر غصہ سے متعلق ہو تو اس میں شرکت جائز
نہ ہوگی کہ یہ کھانے پینے کی بات ہے، کھانا پر دھوکہ، کھانا ہوگا،
دھوکوں کے یہاں تو ایمان اور دین پر دھوکہ دینا اس کے پریشانہ
بکی حکم ہے کہ ان کا قبول کرنا جائز نہیں، اگر کسی قدر کے اندیشہ

(۲۱) مجمع الزوائد، ۲/۱۶۱

(۲۱) الفتن، ۲/۳۸۸

(۱) فتاویٰ، ۳/۳۳۵

(۲۱) لائحہ عمل، ۵۱

(۳) مجمع الزوائد، ۲/۱۶۱

غالب نہ ہو اور اس سلسلہ میں کوئی قرینہ یا شہادت موجود نہ ہو
ایک مسلمان کے ساتھ حسن ظن کے تحت اسے طلال و مہاجر سمجھا
جائے گا۔

اس اصول کے تحت ایسا شخص کہ جس کے پاس حلال و حرام دونوں طرح کی آمدنی ہو، کب اس کے چاہا کا قبول کرنا جائز ہوگا اور کب نہیں؟ اس بارے میں فقہاء نے رہنمائی کی ہے کہ اگر کسی کی آمدنی کا غالب حصہ حرام آمدنی پر مشتمل ہو تو اس کے تمام اخراجات قبول کرنا یا اس کے یہاں کھانا جائز نہ ہوگا اور غالب حصہ حلال کا ہو تو ضیافت نیز تحائف کا قبول کرنا جائز ہوگا، البتہ اگر غالب آمدنی حرام ہو اور چاہا کی رقم کے بارے میں دیکھنے والا صراحت کرے کہ یہ حلال کی آمدنی ہے تو قبول کر سکتا ہے، اسی طرح آمدنی کا غالب حصہ حرام پر مشتمل ہو لیکن چاہا دینے والا کسی ایسے ذریعہ آمدنی کی اطلاع دے جو حلال ہو جیسے قرض یا وراثت تو قبول کیا جا سکتا ہے۔ (۱)

دعوی

”وہی“ کے معنی مطالبہ کے ہیں، غلام باہر ہی کا بیانا ہے کہ ایسی بات جس سے انسان دوسرے پر اپنا حق واجب نہ کرنا ہو وقت میں ”وہی“ ہے، ہی فی اللغۃ عبارة عن قول
— قصد به الانسان ايجاب حق علی غیر (۲) —

دعویٰ کا اصطلاحی مفہوم بھی اس کے لغوی معنی سے قریب تر ہے۔ اسلام کے نظامِ قضا میں اس اصطلاح کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

اسی لئے فقہاء نے بڑی دقیقہ داری اور ژرف نگاہی کے ساتھ اس پر بحث کی ہے اور ایک ایک نقطہ کو تو لے کر اور پرکھنے کی سعی کی گئی ہے کہ اگر یقین میں سے کون مدعی تصور کر سکا جائے گا؟

ہدایتی نے لکھا ہے کہ ایسے فطری کفلس میں کسی حق کا مطالبہ، کہ چاہت کو پہنچنے کی صورت وہ اپنا حق حاصل کر سکے، "دعویٰ" ہے۔ اسی مطالبہ حقیقی نفسی مجلس من لدہ العلاء عند ثبوتہ (۲) — اس کو کسی قدر زیادہ وضاحت کے ساتھ بعض فقہاء نے اس طرح کہا ہے : احسان بحق الانسان علی غیرہ عند الحاکم (۳) — "ایک انسان کے دوسرے پر حق کی بابت قاضی کے سامنے اظہار دینا" مگر تاہم ہدایتی کی تعبیر دعویٰ کی حقیقت کے اعتبار سے لئے زیادہ معزوں ہے اور یہ دوسری تعبیر دعویٰ کی حقیقت اور روح کے اعتبار میں اس اور پہلے فقہاء کیوں کہ دعویٰ محض اظہار نہیں بلکہ مطالبہ ہے اور دعویٰ کا تعلق خود ہی کے حق سے ہوتا ہے اور کسی دوسرے انسان کے حق کی بابت اظہار نہیں دیتا ، ورنہ اس کے حقوق کی بابت اظہار شہادت ہے نہ کہ دعویٰ ۔

زبان سے کبھی غصے پر اپنے حق کی بہت مطالبہ کے الفاظ
 "دعویٰ" کا رکن ہیں۔ جیسے : غصاں غصاں کے ذریعہ یہ باقی
 ہے یا یہ کہ میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ یا غصاں نے اپنے
 غصاں حق سے مجھے بری کر دیا تھا۔ (۵)

دعویٰ صحیح ہونے کی شرطیں

”دعویٰ“ صحیح ہونے کے لئے یہ شرطیں ہیں

(1) عالمگیر اور مقامی

(٩) عملية في الطبق ٢٠٩

(٣) مؤلفات المؤلف

(٢) الدور المخطط: ٢٢٢٢٢٢

(5) $\Delta \text{H}_{\text{fusion}} = 11.7 \text{ kJ mol}^{-1}$

کوئی اعتراض نہ ہو تو پھر بالاحتمال دعویٰ کیا جاسکتا ہے
(۵) دعویٰ قاضی کے سامنے پیش کیا جائے، قاضی کے سامنے
دعویٰ پیش کرنے کے بعد ہی مقدمہ قاضی سماعت ہو گا اور
آگے کارروائی چلے گی۔

(۶) دعویٰ میں تاقض اور تضاد نہ ہو مثلاً پہلے تو اقرار کیا کہ یہ فی
جو میرے قبضہ میں ہے، اعلان شخص کی ہے، اب جب قاضی
نے اس کی دہائی کا حکم دیا تو دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اس
شخص سے خریدا ہے تو اب یہ دعویٰ ناقض قبول ہے کیوں
کہ اقرار اعلان شخص کی ملکیت کو ظاہر کرتا ہے اور خریدا کرنے کا
دعویٰ خود اس کی ملکیت کو، اس سے صرف ثبوت نسب کی
صورت مستثنیٰ ہے، ایک شخص پہلے کسی بچے کے بارے میں کہتا
ہے کہ یہ یہ طریق زنا میرا بیٹا ہے، پھر مدعی ہوتا ہے کہ یہ
طریق نکاح سے میرا بیٹا ہے، تو باوجود اس تضاد کے یہ دوسرا
دعویٰ مستحکم ہو گا۔

(۷) کسی ایسی بات کا دعویٰ نہ کر رہا ہو جس کا خلاف عقل و واقعہ
ہونا ظاہر ہو، مثلاً ایک شخص اپنے آپ سے بڑی عمر کے آدمی
کی بابت دعویٰ کرے کہ میں اس کا باپ ہوں۔

(۸) امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ دعویٰ کے وقت
مدعی علیہ کو قاضی کے اہلاس پر پیش کیا جائے اور نہ صرف
دعویٰ بلکہ اثبات دعویٰ کے وقت بھی اس کی موجودگی ضروری
ہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ اگر فریقین غائب کسی اور شہر میں رہتا
ہو تو مدعی قاضی سے خواہش کرے کہ وہ اس کے دعویٰ کو ثبوت

(۱) دعویٰ کرنے والا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا جا رہا ہے۔
دونوں ہی عاقل و بالغ ہوں، مجنون اور نابالغ کا نہ دعویٰ مستحکم
ہو گا اور نہ ان کے خلاف دعویٰ قاضی سماعت ہو گا۔

(۲) جس چیز کی بابت دعویٰ کیا جا رہا ہے، وہ معلوم و متعین ہو
مثلاً اگر اموال منقولہ (۱) سے متعلق دعویٰ ہو اور وہ
اپنے وزن کے اعتبار سے بہ آسانی عدالت کے سامنے پیش
کی جاسکتی ہو، تو اس کو وہاں پیش کیا جائے، اگر اس میں
دقت ہو تو قاضی خود یا اس کا نمائندہ موقع پر پہنچ کر اس کا
معائنہ کرے، اگر غیر منقولہ اشیاء سے متعلق دعویٰ ہے جیسے
زمین، دیکان وغیرہ، تو اس کے نقل و قوع کی وضاحت کرے
اور بعد میں بھی اس طرح بیان کرے کہ چاروں یا کم سے کم
تین طرف کی اراضی مع مالکان کی وضاحت ہو جائے۔
اگر دعویٰ کسی ایسے مال سے متعلق ہو جو ابھی موجود نہیں ہیں
یعنی "وین" کے قبیل سے ہے تو اس کا وزن و مقدار نوعیت
اور جس کی انہی طرح توضیح کرے۔

(۳) غیر منقولہ جائیداد کے دعویٰ میں مدعی کو یہ وضاحت بھی کرنی
ہو گی کہ ابھی اس پر فریق مخالف کا قبضہ ہے۔

(۴) امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ اگر مدعی کو کوئی
عذر نہ ہو تو وہ خود ہی اپنا دعویٰ پیش کرے، قاضی ابوحنیفہؒ
اور امام محمدؒ کے نزدیک باوجود قدرت کے وکیل کی وساطت
سے بھی اپنا دعویٰ پیش کر سکتا ہے، ہاں اگر مدعی علیہ وکلاء
دعویٰ پیش کرنے پر رضامند ہو اور اس کو مدعی کے اس عمل پر

(۱) ایک ٹکڑے، دوسری ٹکڑے چلی جائے والی کوئی "مال منقولہ" کہلاتی ہے۔ یعنی یہ ایک ٹکڑے دوسری ٹکڑے نہ چلی جائیں جیسے مکانات اور ارضی و غیرہ امان کو
"مال غیر منقولہ" کہا جاتا ہے۔

کو کہے اس دوسرے شیعہ کے قاضی کو بھیج دے کہ وہ عراقی قاضی کا طلب کرے۔ اسی طرح دوسرے فقہاء کے نزدیک تائب شخص کے خلاف دعویٰ شہادت کی کوئی عدم موجودگی کی جس کی ثابت عمل کا موقع دینا اور فیصلہ کرنا یہ سارے معاملے عدلیہ کی عدم موجودگی میں بھی سرانجام

ادائیگی کی شناخت اور تعین پر ہی مقدمے کے فیصلہ کا حوالہ دیا جائے گا۔ یہ بات عدلیہ کی اہمیت کی وجہ سے کہ عدلیہ اور عدلیہ حاکم کے درمیان کس طرف از پاز کیا جائے؟ — قاضی عادلہ میں فراہم ہونے کی صورت کا جائز کرتے ہوئے موضوع کی اہمیت و زامتہ میں ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے:

اعلم ان علم القضاء بدور علمی معرفة المدعی من المدعی علیہ لانه اصل مشکل ولم یختلفوا الی حکم لكل واحد منھما وان علی المدعی البیۃ اذا انکر المطالب وان علی المدعی علیہ البیۃ اذا لم یقسم البیۃ لیکن الشان فی معرفة الدعوی والاحتکار والتمدعی والمدعی علیہ ۱۲۱

علم قضاء: اصل دعویٰ اور مدعی کی شناخت پر متعلق ہے۔ اس کے لئے یہ اشارہ اور بخاری کام ہے۔ جہاں تائب مدعی اور مدعی علیہ کے ضمن میں بات ہے تو اس سے کسی کوئی اختلاف نہیں، اس بات بھی اختلاف نہیں کہ اگر مدعی علیہ کا انکار کرے تو مدعی کے ذمہ بیۃ ہے۔ اگر بیۃ فراہم نہ ہو تو مدعی علیہ پر یمن ہے۔ لیکن اصل اہمیت کا حامل دعویٰ اور انکار اور مدعی اور مدعی علیہ کی شناخت ہے۔

پانچویں: ۱۱۰) تائب شخص کے خلاف دعویٰ اور بیۃ وغیرہ کی اہمیت کا تصور: کائناتی جہود مدعی کا مدعی علیہ ہے لیکن ایسا کیجئے کہ بہت سے مواقع پر اس کی وجہ سے منظور ہو جائے کہ صرف اور اولاد بدعا کر دیا جائے گا اور بالخصوص ایسی صورت میں کہ طرحیں اس سے آگاہ ہوں کہ ان کی مدعا حاضری کی صورت میں اس پر مقدمہ نہیں چلایا جاتا۔ ان کی برائت اور بڑھ پائے کی۔ اسی لئے حقیقت یہ ہے کہ دوسرے فقہاء کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے تائب شخص کے خلاف بھی دعویٰ کی اجازت کی جاسکتی ہے۔ (۱۱۱) — (۱۱۲) ”تائب“ کے تحت میں موضوع پر کسی نہر تفصیل سے گفتگو کی جائے (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵)

مدعی اور مدعی علیہ کی تعین اسلام کے قانون تقاضا اس میں بیہر سلام ﷺ کے اس اثر و اثر ہے کہ حجت پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور مدعی علیہ مدعی علیہ کے ذمہ حجت لھار کرنا ہے۔ تاہم اگر تائب ہے، نسبتہ علی المدعی والیسین علی المدعی علیہ ۱۲۱ — تو یہ مدعی

۱۰۰: قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵

وخصی شریک کا بیان ہے کہ جب وہ قاضی بنائے گئے تو ان کو خیال تھا کہ اس قدر داری کو انھیں دینا ان کے لئے مشکل نہیں، مگر جب پہلا مقدمہ آیا تو اسی نے کسی خیال کی غائی کو واضح کر دیا اور یہ بنے کر وہ مشکل ہو گیا کہ اس مقدمہ سے قرطین میں کون دہی ہے اور کون دہی مایہ (۱)۔ — دہی دہی علیہ کی زمین کے سلسلہ میں اہل علم کے یہاں جو قیود ملتے ہیں، ان میں بعض یہ ہیں:

(۱) کسی کو اپنی کوئی طرف منسوب کرے اور اس کو اس انتساب کی مانند بھی (۲)۔ دہی ہے، جس بظروف انسانی الی بحسب مع مناس حاحہ البیہ - پناہی حکایت کے مقدمہ میں اس کا قبضہ قائم ہو اور دہی عید ہوگا اور اس امر الترق دہی، کیا کہ دہی کا دہی کا اپنے حکایت نے اظہار کی حاجت نہیں، اس کا تصرف و قبضہ کرنے سے قائم ہے۔

(۲) دہی دہی جو خوش سے دشمن اور جو دے تو اس پر مقدمہ نہ چلے، دہی علیہ وہ ہے کہ جو دہی ترک کر دے پھر بھی مقدمہ کی کار دانی نہ جائے، المدعی من اذا ترک المدعی بعرک والمدعی علیہ من اذا ترک المدعی لا یوکل دہی کو امام قدوری نے ان الفاظ میں کہا ہے:

المدعی من اذا ترک الخصومة لا یحر علیہ والمدعی علیہ من اذا لم یحر بحر علیہا.

دہی دہی کے اگر مقدمہ سے دشمن دار ہو جائے تو

اسے مجبور نہ کیا جاسکے اور دہی علیہ وہ ہے کہ اگر اس مقدمہ کی دہی نہ کرے تو اسے اس پر مجبور کیا جائے۔

(۳) دہی وہ ہے جو کسی اور غیر عاجز کو ثابت کرے کہ اسے اور غیر کی لٹی کرنا چاہتا ہے۔ من یزاد الیہ امر حقی یہ وہ ہے (۱) والد امر حقی.

(۴) دہی وہ ہے (۲) غلبت با حق کو ثابت کرے کہ دہی علیہ وہ ہے جو اس کی لٹی کرے کہ المدعی من یصل الیہ ملک او حق والمدعی علیہ من یضہ.

(۵) دہی وہ ہے کہ زیر بحث کی اپنے متصرف خود دہی ہے اور جو خود اپنے زیر بحث کی اپنے متصرف خود دہی علیہ ہے.

(۶) دہی وہ ہے جس کا تحقیق حجت و دلیل ہی سے ثابت ہو، دہی علیہ وہ ہے جس کا تحقیق محض اس کے قول سے ثابت ہو جائے۔

(۷) جس کی بات گیارہ کے خلاف ہو وہ دہی ہے اور جس کی بات ظاہر ہو اس کے مطابق ہو وہ دہی علیہ ہے۔ (۱)

صاحب واپس دوسرے نمبر کی تعریف کو ترجیح دیا ہے جو اہم قدوری سے متعلق ہے اور دہی نے دوسری تعریف سے ٹھیکوں کی طرف اشارہ دہی کہا ہے (۲) — طرہ میں نے پہلی طرف کی ہے (۱) اصل میں ان تمام تعریفات میں "اذا" کا مفہوم وہ اس کا مقدمہ جھین کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کو

(۱) احوالہ سنہ ۴۰۰ مدعی الحکام ۱۰ مدعی من یصل الیہ ملک او حق المدعی علیہ من یضہ ۱۰۰-۱۰۱

(۲) مدعی الحکام ۱۰۰ تقسیم الفکر من مدعی مدعی من المدعی علیہ

(۳) عدایہ ۱۵۰-۱۵۱

کامو ہے، عام طور پر ۱۵۰۰-۱۶۰۰ دعویٰ ہندوستان ہے، ایک یہ کہ دعویٰ فریق خاص، کسی چیز کو لازم نہیں کرتا، مثلاً ایک شخص دعویٰ کرے کہ وہ عرقہ کیل ہے، وہ دیر سے کھائے، یہ ذیہ پر کوئی ضرر دعویٰ سے متعلق لازم نہیں ہوتا، دوسرے یہ کہ جس چیز کی بہت دعویٰ کیا جا رہا ہو، وہ بھول اور فراموش ہو ۱۶۰۰ — یہ مشق علیہ ہے، ۱۶۰۰ اس کے کہ، لکھ، مٹا، بھول، مٹا، وصیت میں اہم اور ہندو شہین کے بغیر کسی دعویٰ کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ (۱۶۰۰) حاصل دعویٰ شہین کی حاجت کرے گا، دعویٰ فاسد کی حاجت نہیں کرے گا۔ (۱۶۰۰)

دعویٰ کا قلم

دعویٰ کا قلم یہ ہے کہ اس کے بعد دعویٰ خیر یا جواب دعویٰ واجب ہو جاتا ہے — اگر دعویٰ علیہ نے جواب میں اقرار کر لیا تو دعویٰ کا دعویٰ ثابت ہو گیا، انکار کیا تو دعویٰ سے جینو نہایت طلب کی جائے گی، اگر دعویٰ مثبت نہ کر سکے تو دعویٰ سید سے بعض عداوت کو چھوڑ کر عام عداوت میں قسم کی جائے گی اور قسم کے بعد دعویٰ کا دعویٰ ہو جائے گا، انکار میں نے قسم کھانے سے انکار کیا جس کو انکار کہتے ہیں، تو پھر یہ دعویٰ کے دعویٰ کی تعدد ہی ہی تصور ہو گی (۱۶۰۰) اگر دعویٰ کے دعویٰ کے بعد دعویٰ علیہ جواب میں خاموشی اختیار کرتا ہے، اقرار کرتا ہے، اور نہ انکار تو یہ بھی دعویٰ کا دعویٰ کے دعویٰ سے انکار ہی تصور ہو گا، جو بعض شرط کا خلاف کسی کو قرار دے حکم میں بھی، کہتے ہیں (۱۶۰۰) اور اس کو مان لیا جائے تو عداوت کو حل کرنے میں تسبیح زیادہ

جس نے دعویٰ کیا، آئے اس کو آپ چاہتے ہیں علیہ اس کے مقابل فریق دعویٰ قرار دے، اسی کا اس سے قطعاً، نے سکر اور اس کے مقابل فریق کی حیثیت نہیں کی ہے اور تو ان میں سے بعض تقریبات پر متعلق ہو اور تو کے اخبار سے کام کی گنجائش ہے، لیکن عام حالات میں ان کے ذریعہ دعویٰ اور دعویٰ سید کی شناخت مشکل نہیں، دشواری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اور (اصحاب حاشیہ) پائے جاتے ہوں اور وہ اس ایک دوسرے سے کمر تھار، کہتے ہوں (۱۶۰۰) — مثلاً زمین کچن ہو کہ میں نے لمانت لڑا دی تھی اور اب مجھ پر بار لمانت نہیں ہے لفظہا میں کو بحث و دعوت میں کرنے کا مضامین نہیں کرتے اور اس کے قول کا اعتبار کرتے ہیں، مگر وہ اس کو دعویٰ علیہ کا اور بد دیتے ہیں، حالانکہ وہ لمانت کے دعویٰ کرنے کا دعویٰ ہے اور جو تقریبات نو پر مبنی ہیں ان میں سے بعض اس شخص کے دعویٰ ہونے کو ظاہر کرتی ہیں، دعویٰ علیہ اس کو اس لئے مانا کرتے ہیں کہ وہ ضامن ہونے کا انکار کرتے ہیں (۱۶۰۰) اور ضامن ہونے خلاف خیر اور ضامن نہ ہونا معاقبہ طار ہے۔

دعویٰ چھوڑنے کا دعویٰ فاسد

دعویٰ کی محنت کے لئے مطلوبہ شرط کے پائے جانے اور نہ پائے جانے کے اعتبار سے قطعاً، نے دعویٰ کی اوجہ میں ہیں، دعویٰ چھوڑنے کا دعویٰ فاسد۔

اگر دعویٰ میں تمام مطلوبہ شرائط پوری نہ کی گئی ہوں، تو ”صحیح“ ہے۔ جس میں یہ شرائط پوری نہ کی گئی ہوں، دو دعویٰ

۱۶۰۱ (۱) حکم فتح القدر ۵۸۸

(۲) مدائع تصنیف ۲۴۶

(۳) مدائع مع لفظ ۵۶۹

(۴) حوالہ سابق

(۵) مدائع الحکم ۶۱

(۶) مدائع الحکم ۶۳

(۷) مدائع الحکم ۶۴

کرے کہ اس کے شوہر نے اس کو نہیں طلاق دے دی ہے، گواہان بھی پیش کرے کہ شوہر کو انکار ہو، تو قاضی ابھی شہادت کی سماعت نہ کرے گا، نہ ہی اس عورت کو شوہر کے مکان سے باہر نکلے گا، بلکہ کسی قابل اہم و خاتون کو مامور کرے گا جو اس عورت کی حفاظت کرے اور شوہر کو اس سے روکے رکھے، پھر قاضی ان گواہان کے اہم و اہمیت کی بابت تحقیق کرے گا اور اس کے بعد گواہی کی سماعت کرے گا۔

(۶) قاضی دعویٰ کی سماعت کرے، مدعی کو اس پر گواہان پیش کرنے کا موقع دے اور مدعی علیہ کو جواب کا پابند کرے، اکثر مقدمات میں یہی عمل ہوتا ہے۔

(۷) قاضی دعویٰ کی سماعت کرے لیکن مدعی کو اپنے دعویٰ کی صحت پر گواہان پیش کرنے کا موقع نہ دے، بلکہ اس کے خلاف دوسرے فریق کا جو دعویٰ ہے، اس کو اس کا مقدمہ اور ضامن قرار دیا جائے، جیسے کسی شخص کے ذمہ سامان امانت کے ہونے کا دعویٰ کیا گیا جائے اور وہ شخص اس سے انکار کر جائے، پھر انکار کے بعد وہی دعویٰ کرے کہ اس نے امانت لی تو تھی مگر واپس کر دی تھی، تو اب اس کے اس دعویٰ پر گواہی کی سماعت بھی نہ کی جائے گی اور اس کو اس امانت کا ذمہ دار گردانا جائے گا۔ (۲)

دف

شادی، بیاہ کے موقع سے آپ ﷺ نے دف بجائے گی اجازت دی ہے بلکہ بعض دفعہ ہم بھی فرمایا ہے، ایک روایت میں

آسانی ہو اور یہ بات قرین قیاس بھی ہے کہ انسان کو اپنے اوپر دوسروں کے حق سے انکار میں تامل نہیں ہوتا، اقرار میں تامل ہوتا ہے، البتہ فقہاء نے لکھا ہے کہ ایسے شخص کو قید کر دیا جائے گا کہ وہ عدالت کی عدول علمی کا مرتکب ہو رہا ہے، مکان جماعیہ لغو رک طاعة اهل الامر۔ (۱)

دعویٰ کی سات قسمیں

اس اعتبار سے کہ دعویٰ پر کیا اثر مرتب ہوگا؟ — طرابلسی نے اس کی سات قسمیں کی ہیں :

(۱) قاضی دعویٰ نہیں سنے گا اور اس کی وجہ سے مدعی پر کچھ لازم ہوگا — یہ اس وقت ہوگا جب دعویٰ قاسد ہو۔

(۲) قاضی دعویٰ کی سماعت نہیں کرے گا اور مدعی کی حادیب بھی کرے گا — جب اہل دین و اصلاح پر ایسا دعویٰ کرے جو ان سے متعلق نہیں۔

(۳) قاضی دعویٰ کی سماعت کرے گا، مدعی کے لئے ثبوت پیش کرنے کی بھی گنجائش ہو مگر قاضی مدعی علیہ کو جواب دعویٰ کا مکلف نہ کر سکے، جیسے تباہی اور سلب و محنت کے خلاف دعویٰ۔

(۴) قاضی دعویٰ سنے گا اور مدعی علیہ کو جواب دہی کا پابند بھی کرے گا مگر کچھ شرطوں کے ساتھ، جیسے کوئی شخص جس مکان یا زمین پر قابض ہو، اس کے بارے میں کوئی اور شخص دعویٰ کرے کہ وہ اس کا مالک ہے۔

(۵) دعویٰ سنا جائے، شہادت بھی پیش کی جاسکتی ہو مگر اس کے مطابق فوری حکم جاری نہ کرے، جیسے ایک عورت دعویٰ

مدافعت کے شرعی اصول

مدافعت لیکن نہیں تو بھرتا بھی مباح ہے اس سے
کس کے دماغ کے لئے قتل، مگر یہ جوگی ہے۔

(۳) مدافعت میں بہت ضرورت ہی طاقت کا استعمال کیا ہے
اور بلا معمولی طاقت کا استعمال کر کے دیکھا جائے اس
سے کام نہ چلے تو اس سے زیادہ اور اس سے بھی کام نہ چلے
تو اس سے بھی زیادہ طاقت کا استعمال کرے۔ چنانچہ کوئی
فحش گھر میں گھسے تو اسے لڑائی باز سے بھاڑ دینا جائے
اور قتل بھی کیا جائے، اگر نہ لڑائی سے کام چلے تو
تو تھوڑا استعمال نہ کرے، بھارت کھڑا تو بھارت میں اس کے
قتل سے روکے نہ ہو، مگر مدافعت دار عیا ہو جائے کہ مل
تو ضرور ہو جائے تو قتل کی ضرورت نہیں، چنانچہ ضرور
پرہیز کرنا کہ اس کا ہاتھ نہ لگے، دوسرے کا غلبہ کر
دوسرا مار کر اسے قتل کا ڈنک بھی کاٹ ڈالے تو پاؤں کی
مدافعت مباح اور واجب ہوگا۔ (۴)

مدافعت کا حکم

حصر کر بیان پاں پر ہو تو مدافعت مباح اجاز ہے۔
اجب نہیں ملتی اگر اس نے مدافعت کے بغیر جان دے لی تو
کچھ نہیں ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ نے قتل کے زمانہ میں مہر میں
جانیٹے کا ضم فرمایا، اور فرمایا کہ "ان نخت ان یمھوک
شعاع السبع لفظ وحید" (اگر تمہیں آٹھ پیر ہو کر مار
دی جائے تو نہ پریشان ہو، آج کے ہی تو تو پہر چھوڑ دے، ایک دو
رات میں ہے کہ قتل کے حکمات میں قاتل بٹے کے ہاتھ بندھ
دینا، اصول ہے، لیکن عداۃ المفعول ولا تکن عداۃ

اس مدافعت کا حق ایک متفق عین حق ہے، البتہ اس
طرح میں وہ حق اعلیٰ اس کی رعایت ضروری ہے :
کہ انھارے منہ اس دھتے کیام سے کہ جب ملے اس پر جارحیت کی
جائے بھگت دینی اور خوف پر چلے ملے کہ جائے۔ (۱)
۱۔ اگر ضرب قتل کے بجائے دوسرے ذرائع سے مدافعت نہیں
ہو تو اس انتہائی اقدام سے باز کیا جائے مثلاً دھتے کا وقت
سے اور حملہ دار اس کی سے تلوار رہا ہے تو چوں کہ انھی سے
فوری ہے کہ نہ ناظر نہیں ہے، دون کے وقت چلے پکار پر
شیر میں دھتے یا اس کی اس کی برقرار نہ رکھنے والے
کارکنان سے یہ وقت مدہا جاسکتی ہے، اس لئے جواب
میں کہ قتل کا استعمال چاہو نہ ہوگا، ہاں اگر ضرورت کے
پس تلوار ہو جائے جو ممکن بات ہو یا دن کا وقت ہو لیکن
آپ کی کاغذات میں مدافعت کے لئے تلوار اور منہک اسلحہ
استعمال ہوا، گا، گا، گا، ان کی نصیحت کے بعد اصل
کے طور پر لکھا ہے کہ :

سطر ان کان المشہر عبہ بحدہ دفعہ عن
نصف بدون القتل لایباح له القتل وان کان
لا یسکھن لدفع الا بالقتل بایح له القتل لانه
من ضرورات الدفع۔ (۲)

یہ بات دیکھی جائے گی کہ جس پر جھجھا، اٹھایا گیا
ہے اگر اس کے لئے قتل کی گئی ہو تو مدافعت
میں ہے تو قتل مباح نہیں ہو، اگر قتل نے بغیر

اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو بلائست میں نہ آلو۔

لقد اتلوا النبی قطعی حسی نفی الی امر اللہ .

(آیت ۱۸)

زیادتی کرنے والوں سے زیادہ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرتے۔

لستم اعتدی علیکم لماعتوا علیہ بعمل

ماعتدی علیکم . (آیت ۴۰)

جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کے لحاظ سے جو اللہ تقدیر کرے۔

وجزاء مہلۃ سبۃ مدللہا .

برائی کا بدلہ ہی سے ملے۔

اس کے علاوہ حضرات حضرت عکرم پر بھی قیاس کرتے

تھیں کہ جان جانے کی قربت ہو تو بلا اجازت دوسرے کا مکان

کھا کر بھی اپنی جان بچاؤ، ادب ہے — روئیں اور ایلیات

بجواز پر مذکور ہوئیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل، تو یہ حال اپنی

وقت ہے جب مدافعتی عمل مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں

انتہائی اہمیت اور فہم رکھتا ہے، جو نہ کہ ایک صورت میں فرد کی

بلکہ اس شخص کے مقابلہ میں اور فرد پر ہے۔

اگر کسی شخص سے جان و مال یا حریت آج، پر خطر کیا گیا

ایک قافلہ کے لوگوں پر یا لوگوں نے حملہ کیا، تو دوسرے

مسلمانوں پر بھی واجب ہے کہ اگر وہ اس جارحیت کو روک سکیں

تو روکنے میں مدد دیں کہ گھر چکا ہے کہ آپ ﷺ نے مظلوموں

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کیا کہ بارگاہ

قدرت کے قتل کی راہ اختیار نہ کی اور اپنے معاونین و انصار کو

بھی اس سے منع فرما دیا — یہی جب جان اور زندگی کے

مشتعل آپ ﷺ نے اس سکوت اور خاموشی کو درست سمجھا ہے،

تو بال کے معاملہ میں تو بارگاہ اولیٰ یہ صورت جائز تھی۔

اہل امر معاملہ عزت و آبرو کا ہوتا لیکن حد تک مدافعت

واجب ہے، ورنہ کسی کی نفسی طور دوسرے کو ہر طریقہ پر پہنچ

نہیں پر قدرت اسے دینا لازم ہے اور مدافعت سے گریز نہیں پر

تو مدت دے دینے کے خلاف ہے، اس لیے جہاں تک جو شخص

خود روک سکتی ہو، اس کے لئے مدافعت اور مقابلہ کرنے کی کوشش

کرنی، اختلاف قاروقی کے زمانہ میں ایک صاحب نے جو

بہل کے چوکوں میں کی مدافعت کی، سہانوں میں سے کسی نے

یہ بیان کی خاتون پر دست دراز کی کسی کی مدافعت نے اس پر

ایسا جھڑپ کیا کہ اس کو ہاساک کی جان قحطی تھی، حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس مقدمہ میں فرمایا کہ میں ہرگز اس شخص کی مدافعت

نہیں کروں گا۔ ۱۲

جان و مال اور عزت و آبرو کی مدافعت کے ہمیشہ یہ فرق

مقابلہ کے نزدیک ہے، حد تک خیال ہے کہ مدافعت واجب ہے

میں شہر علی المسلمین سبھا و جب قتلہ، ۱۳، مگر اور

شواہخ کی بھی سہارے ہے (۱۴) ان حضرات کے پیش نظر

یہ آیات تھیں:

لا تقواہا بلہکم الی التہلکۃ . (آیت ۱۱۵)

سے دافعت کا ترجمہ فرمایا ہے۔ (۱۱)

کیا بدافعت کنندہ پر ضمان ہے؟

جن صورتوں میں بدافعت کرنے والے کے لئے اللہ ام قتل کے سوا چارہ نہیں تھا، ان صورتوں میں اس پر نہ قصاص واجب ہو گا نہ مقول حملہ وکفران یا اکاسائی کا کیا جانے ہے :

ولو اظهر علی رجل ملاحا نھا والاولی علی غیر مھودا و فی مصر لقتلہ المشہر علیہ عدا فلاشی علیہ (۱۲)

اگر کسی آدمی پر دین وراثت میں اور غیر میں یا کسی اور کوئی شخص حبیہ یا غم سے اور جس پر ملایا جائے وہ اسے قصداً قتل کرے تو قاتل پر مجتہد واجب نہیں۔

مگر پاگل اور بچے سے قصداً کر دیا اور بدافعت میں قاتل اور قاتل پران کی دیت واجب ہوئی (۱۳) اسی طرح اگر قاتل سے

مصر اللہ ام بدافعت کے لئے کافی ہو گیا، اس کے باوجود قصداً اور کو قتل کر دیا تو اب اس صورت میں قاتل سے قصاص لیا جائے گا، جیسا کہ فقہی جزیات سے مسلم ہوتا ہے اور اگر حملہ

اور نے ایسا بھیجا، اشتہال نہ کیا ہو عام طور پر قاتل نے لئے اشتہال نہیں کیا جاتا اور جس پر حملہ کیا گیا وہ پچاس کے دوسرے ذریعہ بھی اشتہال نہ کر سکتا، مگر اس نے قصداً اور قتل ہی کر دیا تو نام ابو حنیفہ نے نزدیک قاتل سے قصاص لیا جائے گا، امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک نہیں لیا جائے گا۔ (۱۴)

اگر چاہو حملہ کر دے تو جان بچانے کے لئے اس کا قاتل جائز ہے، البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قاتل مالک چاہو کہ اس کی قیمت ادا کرے (۱۵)۔ مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک قیمت واجب نہ ہوگی، کیوں کہ اس کا یہ اللہ ام دفع شر کے لئے قاتل ہو گیا، چاہو کہ قاتل مقتول ہات ہے۔ (۱۶)

مختلف احکام

اگر کسی نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت کاٹا، جب اس نے ہاتھ کھینچا تو کانٹے والے نے دانت بھی اُٹھ گئے تو اب ہاتھ کھینچنے والے پر اس کی کوئی دیت واجب نہیں۔ (۱۷)۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسا ہی قصداً آیا تو آپ ﷺ نے شکایت کنندہ کو اس کے دانت کاٹنے والا نہیں والا بٹکے فرما دیے، مگر تین دو چپتر تھوڑے سے جس میں چبانے کے لئے پھونکا دیا کہ تم اس کو دانت کی طرح چبے۔ (۱۸)

مگر جس جھگڑنے والے پر آپ ﷺ نے نگرانی کی تھی مہارت دی ہے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

لو ان امرأ طلع علیک بعورہا فقل عہد بعصافعات عہد لی یکن علیک جناح (۱۹) اگر کوئی آدمی تم پر بلاوجہ جھگڑے، تم اس پر کھڑکی پھینکو جس کی وجہ سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی عہد نہیں۔

(۱۲) حدیث ۱۶۶۱ - صحیح مسلم

(۱۳) اللہ تعالیٰ - حدیث ۱۶۶۱

(۱۴) اللہ تعالیٰ - حدیث ۱۶۶۱

(۱۵) الحدیث ۱۶۶۱

(۱۶) الحدیث ۱۶۶۱

(۱۷) الحدیث ۱۶۶۱

(۱۸) الحدیث ۱۶۶۱ - حدیث ۱۶۶۱

(۱۹) الحدیث ۱۶۶۱

(۲۰) الحدیث ۱۶۶۱ - حدیث ۱۶۶۱

میں جو استیسا خدا سے اپنے اس بھائی کی سفارت اور غلامانِ آخرت کے لئے اجاتا ہوں وہ کبھی منزلِ تہائی ہے یا ہی نہیں اور اگر اہم الاحرام کے ساتھ اہل ایمان کا قائلہ مرا طرہٴ حرمت کو قہر تک لے جاتا ہے، ہاتھوں ہاتھ قہر میں ڈالتا ہے اور میں خاک سے پیدا ہوا ہے اسی کی خوش میں پھونکا تا ہے، اللہ ہند ہم پر یہ خیال ہے کہ حرکت نہ ہون ہو، غرور و غلبہ نہ ہو، ہے ہر دلی نہ ہو کوئی ایسا شخص نہ ہو جس سے زخموں میں دلی کڑاوت ہوتی ہے — فور تیجئے زندگنی کے مصاحب کو آخرت کے سفر پر روانہ کرنے کو یہ کسی قدر پانگیزہ، احترام آمیز، خوفناک اور قہر آمیز سے ہم آہنگ طریقہ ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ لیکن ”ذکر“ فطری لریق سے خود اور اس کے زیرِ امانہ قوی نے نہایت کے پہلے ”شیر“ ہاشی“ کے لئے انسانیت کے پہلے ”وحش“ ”علیٰ“ کو کھیا با تھا، لا شواہر علاء اللہ لی حرمت کے مغایر ہے، اس میں چارے پہلے میں جاتے ہیں اور مرنے والا شخص ہے نمایاں زہم تا ہے، اس سے تحقیق اور اس شخص کی وجہ سے بیمار یاں پیدا ہوتی ہیں، ماحول آلود ہوتا ہے، وہی لئے مذہب اور احاطیت کے دو مہموں نے ہمیشہ سے یہی طریق اختیار کیا ہے، بنی اسرائیل کے انبیاء کی قہر میں یا کھیا با کھل میں فہم میں، مذہب و مذہب کے موجود، فہمیں گو لا شواہر کو نہ رانہ لیں کرتے ہیں، لیکن ان کے ہاں کسی شیا کی لیں کئے جاتے ہیں اور شکر، ہمارے ہی جلائے حضرت علیؑ میں آتی ہے، یہ اس بات کی ثمرات ہے کہ یہ بھی مذہمیں کے طریقہ و اہل و بہر جانتے ہیں — کہاں تا ہے کہ مذہمیں کے ہی طریقہ

اس روایت کی روشنی میں شرافی اور عامل نے کہا کہ ”م صاحبِ خاندان نے کھری کھلی اور انکھ بھرتی فرمے جانتے اور اس پر کوئی غلام نہیں، ہاں اگر ان پر انچہ پھینک دیا جو اس کے لئے ہر ایک بن گیا تو اب صاحبِ خاندان سے قصاص لیا جائے گا“ اور ہر جہتہٴ زور یک حضور ﷺ سے تہہ بود و تاج پھول ہے، اگر اس کی پھنگی ہوئی تنکری سے بھانجے، لے لی آکھ بھوت گئی تو اس کو قصاص، اگر انکھ اس سے کھرا کر کوئی شخص مگر میں داخل ہا جائے، اس کی حرمت، کمر تھوڑا سے مگر کوئی اور برائی کر گزرتے تب بھی اس کی آکھ پھوڑا رہا لیں، ہے تو شخص تاک جھانک پر کیوں کر اس کی اجازت دلی یا کھتی ہے۔ (۲۰)

ذکر

”انسانی احترام“ اسلام کا ایک اساسی اصول ہے۔ یہ احترام جسے دین نے زندگی میں مذہم آدم پر تو عہد رکھا ہے، موت کے بعد بھی، اس کا پورا، اظہار کیا گیا ہے، موت کے بعد کمال احترام اور سزا و بخشش کی پوری پوری رہے ہو، کے ساتھ متصل رہنے کا حکم ہے، فصل کے بعد سفید اور بنے یا کسی بھی ایسے اور صاف ستھرے کپڑوں کے کفن پہناتے ہیں، دھیر مذہب و اقارب اور عام مسلمان جنازہ اپنے کا نہ مہموں پر لٹھ کر کے دھتے ہیں، لہو ہے ستونی بھائی کے لئے زہ لب استغفار بھی کرتے جاتے ہیں، احرام کے ساتھ سامنے جنازہ رکھا جاتا ہے اور انچوں، لادوں، مچھوٹوں، ناخروں اور جڑوں کی صفیں لگتی

سے زمین کا فضول سرزد ہوتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے تو نہ معلوم مستقبل میں کس قدر حصہ زمین زحدر کے ہاتھ سے نکل ان مردوں کے ہاتھ چلا جائے؟ مگر یہ محض اسلامی تعلیمات سے بے خبری اور نا آگہی کا نتیجہ ہے، اسلام کا مقصد ظہر ہے کہ قبر پر پتہ نہ کی جائیں اور ندان پر غارت خیزی نہ جائے، جب قبر میں مدفون مظلّم لاش برباد ہو جائے تو وہی قبر میں دوسرے مردہ کو دفن کیا جائے، اس پر اہمیت پر عمل ہو تو ایک مردہ اور قبرستان بڑی بڑی آبادیوں کے لئے کافی ہے۔ "جنت البقیع" اس کی مثال ہے، ۱۳۰ سال سے زیادہ عمر سے کتنے ہی مردہ کے بدن کو اس نے اپنی آغوش میں جکڑ لی ہے اور آج تک کھایت کرتے چلے۔ واللہ بھدی العفی۔

نقش قبر میں کس طرح اُتاری جائے؟

دفن کس طرح کیا جائے؟ — اس سلسلہ میں بعض نکات پر فقہاء کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مردہ کو اول قبر سے قبل کی طرف لایا جائے اور پھر قبہ کی سمت سے قبر کے اندر اُتارا جائے (۱)۔

کرامانی نے نقل کیا ہے کہ اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ کو قبر میں اُتارا تھا (۲) امام ترمذیؒ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے جانب قبہ سے ایک صحابی کو قبر میں اُتارا (۳) تاہم اسی روایت میں حجاج بن اوطافہؒ اس جن کی روایت کو بہت سے محدثین قبول نہیں کرتے

(۱) — حکم یہ بھی کہتے ہیں کہ قیاس اور اس کا عمومی حوزہ بھی یہی کہتا ہے کہ قبر میں جاتے ہوئے دو قبلہ کی طرف جا کر آئے، نیز ابوہریرہؓ کا یہ قول ہے کہ مدینہ کے لوگ ابتدائی طرح دفن کیا کرتے تھے، بعد کو لوگوں نے پاؤں کی طرف سے سر کا کر لے جانے کا عمل شروع کر دیا (۲) مائتین نے حضرت علیؓ کی طرف بھی اس لئے کی نسبت کی ہے۔ (۳)

شواہد، حوالہ، اور اکثر فقہاء کا خیال ہے کہ مردہ کو قبر کی پانچویں کی طرف رکھا جائے اور پھر سر کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے، جب مردہ کا سر قبر کے سر اس کے متقابل آ جائے تو انفراداً تو وہی جائے، اسی طریقہ کو "سَل" کہا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ خود آنحضرت ﷺ اسی طرح قبر میں اُتارا گیا تھا (۴) اس کتاب رسول عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، اسی میں مالکؒ اور عبد اللہ بن یزیدؒ علیؓ سے بھی تہنجن کے اسی طریقہ کی تصدیقات نقل کی گئی ہے (۵) — مگر بعض صحابہ سے آنحضرت ﷺ کی تدفین کی بابت بھی اسی طریقہ نقل کیا گیا ہے جس کو حنفیہ نے ترجیح دی ہے، مگر دو ایک قوسند کے اعتبار سے بھی درجہ محنت و تکیس پہنچتی، دوسرے چوں کہ آپ ﷺ کی قبرا طرہ مجرّعا نشوینہ و پوز قبلہ سے نہیں متصل واقع ہے، اس لئے اگر دوسرے روایت بھی اس کی تہد ہی نہیں ہوتی، البتہ اس بات میں وزن ہے کہ حضور ﷺ کے مسہ قبلہ سے تہنجن میں دفن تھے اور یہ صحابہ کا عمل تھا، جب کہ حنفیہ نے جس روایت

(۱) بدائع الصلتع ۳۸۸ (۲) حوالہ سابق ۴۹

(۳) سنن ترمذی ۲۶۶۱، مان ماہد فی البغی، ۱۱۱

(۵) بدائع الصلتع ۳۸۹ (۶) البغی ۱۴۵۲

(۷) دیلمیہ مستند الامام الشافعی، حدیث ۵۹۸

(۸) بیہقیہ، ص ۱۱۱

(۹) شرح جہاد ۲۹۵

قبر میں آتا تھا۔ (۱۱)

ہے، اس کو طبعاً ہی نقل کیا ہے، لیکن دوسرے فقہاء لکھتے ہیں:

مواضع اور حجاب کے یہاں ہی کا، جو بس وجہ خاکہ ہے کہ آرائش نہ کیا جائے، کا ثمرہ کو تہذیب کی طرف متوجہ کرنے کے لئے دیا، اور قبر کھودی جائے گی۔ (۱۲)

یہ اس کے بعد مرد کو جو بڑھیا بنے ہوئے جات ہیں کہ کفن منتقل نہ ہونے کے اسے کمال دیا جائے، حضرت سرہرہ رحمہ اللہ کے کہ بڑھیا کا اسٹن ہو بھی تو آپ رحمہ اللہ کے حکم سے انھوں نے ایسا ہی کیا تھا۔ (۱۳)

یہ معمول کے عادات میں آپ قبر میں ایک ہی قفس کی قفسین ہی جانتی ہے، البتہ غیر معمولی حالات میں کہ میت کی اصوات پیش آتی ہیں اور ان کی مدد سے علاحدہ قبروں میں قفسین بنی ہوئی قبر میں متحد قفسین بنی ہوئی ہیں۔ (۱۴)

آپ رحمہ اللہ نے غزوہ احد کے موقع تک ایک ایک قبر میں دو دو تین تین صحابہ کو دفن فرمایا ہے۔ (۱۵) اگر ایک قبر میں مرد و عورت دونوں کو دفن کرنے کی صورت آئے تو قبلہ کی سمت آگے مرد اور پیچھے عورت لکھی جائے، بچے بھی ہو تو نمازی بغیر کی ترتیب کی طرح مرد و عورت کے درمیان بچوں کی نقشیں ہوں۔ (۱۶)

مسند شمس قفسین کا طریقہ
اگر مسند کی قبر میں موت واقع ہوئی، اصل قبر سے اور

بہ مردوں کو دفن کرنے کے لئے، قفسین اور بڑھیا کے اقرباء میں اس پر ماست حسب ہے، یا معتادہ (۱۷) چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی قفسین کے قمر العرش میں چار اشخاص آئے جن میں تین حضرت عباس رحمہ اللہ، حضرت علی رحمہ اللہ اور حضرت فضل بن علی رحمہ اللہ (۱۸) — اور یہ قفسین ہی آپ ﷺ کے اقرباء میں تھیں۔

یہ عورتوں کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کچرے کا پتھر پڑا کر دیا جاتا ہے کہ مہاروا قفسین بنانے کو بے عزتی نہ ہو، نام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد کے نزدیک یہ حکم خاص عورتوں کے لئے ہے، امام شافعی کے نزدیک مرد و عورت دونوں ہی کی قفسین میں پتھر پڑھنا ضروری ہے۔ (۱۹)

یہ قفسین قبر میں داخلے کے بعد مرد کو کسی قدم قبلہ رخ کر دیا جائے، قفسین کو پاتا ہے کہ عورت کا مطلب میں ہی قفسین کی وفات ہوگی تو آپ رحمہ اللہ نے حضرت علی رحمہ اللہ کو اس کی جہت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اسطیل بہ القبلۃ استقبلاً (۲۰) — اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: "بیت خرم زعمی میں بھی تمہارا قبہ ہے اور وفات کے بعد بھی" البتہ انھیں علم تھا کہ قبہ نبیؐ و اموات (۲۱) — مرد کو سمت قبہ متوجہ کر دینا واجب ہے، صرف مومنوں کا قبہ کے یہاں اس میں اختلاف

(۱۱) بکرم، المستدرک، ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱

شوافع اور حنبلیہ کے یہاں بھی پھر یہود وغیرہ کا خون تپا پاک نہیں (۳) مصلح کا خون حنبلیہ کے نزدیک پاک (۵) اور شوافع اور مالکیہ کے نزدیک بچہ جو اس وقت تک (۶)

ہے شریعت و مسلمات دیت کے احکام ذکر کئے گئے ہیں (۱۲)۔
تجربہ میں اختلاف کے باوجود اصولی طور پر محض دناوت
میں دیت واجب ہونے پر قرعہ ہی فقہاء مختلف ہیں اور اس پر
امت کا انداز ہے۔ (۱۳)

دیت کب واجب ہوتی ہے؟

ہدایت کی درج ذیل صورتوں میں دیت واجب ہو جاتی
ہے۔
(۱) کسی شخص کو خطہ رقبہ لقمہ کر دیا ہو یا کسی اور کو بیرون ملک کر دیا
اور کوئی کسی اور کو جا بھی۔

دیت

(۲) "قتل شرعی" کی صورت میں کسی آدمی کو کسی ایسے شخص پر
سے دیا گیا جس سے موت نہایت واضح نہیں ہوتی، مگر اتنا
ہلکتا واقع ہوئی۔

(۳) کوئی شخص بدو یا مشرک کی ہدایت کا باعث بنا ہو۔

(۴) بچے یا بچوں نے کسی کو ہلاک کر دیا ہو۔

(۵) ان تمام صورتوں میں تو اصل فقہان دیت واجب ہوتی ہے۔
لیکن اگر قتل عمر کا واقعہ ہو اور مستحق کے ارشاد دیت لینے اور
قاتل دیت ادا کرنے پر راضی ہو جائے تو اس صورت میں
بھی دیت واجب ہوتی ہے۔

دیت واجب ہونے کی شرطیں

خفیہ کے نزدیک دیت واجب ہونے کے لئے دو شرطیں
ہیں۔

اول یہ کہ مشرک یا کسی و نقصان پہنچایا گیا ہے۔ "معموم"

ہے کہ وہی عمر نسو کا بھی ہو گا، اس قدر اس نے پیشاب و پاخانہ
کے علاوہ حیوانات کے جسم سے خارج ہونے والی انیہا پر بڑی
انجی بیٹ کی جہاز اس کاٹا۔ یہ حیوانات کی چار قسمیں کی ہیں
مگر حاصل اس کا بھی یہی ہے کہ جن کے گوشت پاک یا طہر
ہیں، ان کے آئس، پیپے، دودھ وغیرہ بھی پاک ہیں، مگر خمر
اگر کوئی جانور حرام ہو تو آدمی کے لئے اس سے پکنا ضرور ہو۔
جیسے ملی تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱۱)

جسمانی نقصان پر ہر مال تادم فقہ نے واجب قرار
دینے پر دو تین طرح کے ہیں دیت، مالش و بھگت ہوگی۔
نقصان ہدایت کی ایسے نقصان کا "دیت" ہے،
جس کو قربیت سے قتل و دہکتی کی قسم میں رکھا ہے، جزوی
جسمانی نقصان پر جزوی دیت کا کیا جاتا ہے "نہی" ہے،
دیت اور ان کی بابت احکام حدیث میں مذکور ہیں، جس
جسمانی جزوی نقصان کے متعلق شرع نے کوئی سزا مقرر نہیں کی
ہو اور حاکم کو اختیار دینا گیا ہو کہ وہ اصل یا سبب معصرت سے
مشاورت کر کے کسی سزا متعین کرے، یہ "سزا" بھگت
ہوگی "بھگت" ہے۔ (۱۶)

"دیت" کا لغوی خود قرآن مجید سے ہے (انہ۔ ۴۰)
حدیثیں بھی متعدد اس بارے میں موجود ہیں، آپ ﷺ نے
نہرت مروی ہیں کہ ہر ایک تعلیمی کتاب کو پڑھنا یا لکھنا، اس میں

(۱۲) بیکنیہ الحنفیہ ۱/۱۶۰ (۱۳) حنفیہ ۲/۳۵۰

(۱۴) بیکنیہ الحنفیہ ۱/۱۶۰ (۱۵) بیکنیہ الحنفیہ ۱/۱۶۰ (۱۶) بیکنیہ الحنفیہ ۱/۱۶۰

ہو یعنی شرعی نقطہ نظر سے قتل کے جانے کا مستحق نہ ہو، چنانچہ حربی اور باغی کے قتل پر دھت واجب نہیں کیوں کہ خون مصحوم نہیں۔
دوسرے متوال یا نقصان زدہ شخص کا خون شربت کی مانند جس قاتل قیت بھی ہو، چنانچہ حربی، دارالحرب میں مسلمان ہو، ہجرت نہ کرے اور غلطی سے کسی مسلمان کے ہاتھ مار جائے تو دھت واجب نہیں اس لئے کہ حقیقہً گزندہ یا باغی نہ ہو، خون اس وقت کاغذی قیت ہوتا ہے جب کہ دارالاسلام میں ہو۔
دوسرے فقہاء کے نزدیک چونکہ سلام قبول کرتے ہی اس کا خون قاتل قیت ہو جاتا ہے، اس لئے ایسے شخص کی دھت بھی واجب ہوگی۔ (ز)

کن اشیا سے دیت ادا کی جائے؟

”جنت کن اشیاء کے ذریعہ دیا جائے گی؟ — اسی سلسلہ میں مکی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ اور مالک کا خیال ہے کہ جنت میں طرین کے اسواں میں سے کسی سے ادا کی جا سکتی ہے۔ (اؤٹ ۳۵۱، چاندنی ۲۰) — یہاں کہ حضرت عمر و بن زمزم رحمہ اللہ کے نام کتاب نبوی رحمہم اللہ میں ایک سو اونت و ایک جزا درج ہے، کا ذکر ہے کہ وہ اور حضرت عمر رحمہم اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رحمہم اللہ نے چالیس ایک جزا درج و ایک سو تیر فرما لی تھی۔ (۲۰)

امام احمد، امام ابو حنیفہ و محمد بن زکریا جو جنسوں سے

ہوتا، تو جاسکتا ہے۔ ان میں میں جو بھی اذیت، سزا اور پناہ کی ہے، اور مزید پیش کیا گئے، مگر یہی اور پوشیدہ ہیں (۱۵)۔

ان حضرات کے لئے نظر بھی محنت و جدوجہد کی ایک فیصلہ ہے، دولت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک تعبیر دے دی جو اسے اذیت دینے والوں کی قیست گراں ہو گئی ہے۔

بہذا اب سنا ہے کہ ایک ہزار بار جو دعا ہے بارہ ہزار بار کہ،

”اللھم! ارحم الراحمین“ اور ہزار بار اس دوسری دعا میں یہ بخور دے

جاسکتا ہے۔ (۱۶)

اسخبرقبائے کاعلمحضرت عمرؓ کے اتنی فیصلہ پر ہے اور
 کے نزدیک چاندنی میں ریت کی مقدار ہمارا سوراخم ہے،
 امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایک ہزار درہم چاندنی ریت ہے (۱) اور
 درہم ہاشمی کا قوس حدیث میں بیان ہے (۲) حقیقت یہ ہے کہ یہ
 انصار اور اہل قیس اس کے آہر چھا رہے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ
 نے اس درہم کو ایک دینار کے مساوی مانا ہے، خود مصاب ذکر کو
 جس کے سونے اور چاندی کی قیمت میں یہی تناسب ظاہر ہے
 ہے، اور میرے فقہاء نے یہ دینار ذکر کو، درہم کے برابر قرار
 دیا ہے، چنانچہ علامہ حضرت عمرؓ کے مذکور فیصلہ کے بعد اسی
 جس کا عمرؓ نے خواتین پر واجب سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے
 ایک ٹھنڈی کھانسی سے بارہ ہزار درہم الاؤ (۱) — اصل یہ ہے کہ
 شریعت میں رویت کے لئے بنیادی معیار "انٹ" ہیں، جس

(2) \mathcal{L}_1 is a linear space.

(١٤) مذاهب الحنفية ، ٢/٢٢٧ ، مادة القنينة ، ٢٠٠١

٣: ٢٩٠٣، دكر خدمت حسن، ج. ٢، خرم، في القبول الاخلاص الضمير له (١) نصب لركه ٢٩٠٣، ٢٩٠٣

[illegible]

(٩) عدم التنازع: $\emptyset \neq \emptyset$

$$P_{\text{درجہ اولیٰ}} = 100 - \frac{100}{100 + 1000000}$$

١٩٠ - د. محمد بن عبد الله بن عبد الوهاب - د. محمد بن عبد الوهاب - د. محمد بن عبد الوهاب

قوت کی قیمت میں بہتے ہوئے حالات میں عادت ہو سکتا ہے اور اس نسبت سے سونے اور چاندی کی مقدار میں بھی تفاوت ہوتا ہے گا۔

عورتوں کی دیت

عورتوں کی دیت مرد کی دیت کے مقابلہ نصف ہے، اس پر قریب قریب اتفاق ہے، اگر اسائی کے عقول یا نہتہ کسان خستہ میں حضرت محمد ﷺ، حضرت علی ﷺ، حضرت محمد بن مسعود ﷺ اور حضرت زید بن جراح ﷺ کے آثار بھی موجود ہیں، بلکہ وہیں پر صحابہ کے شمارے کے ذیل میں (۴) صرف ذہن علیہ وراہ کبریا حضرت کی دیت بھی مرد کے مساوی قرار دیتے ہیں۔ ۳:۔ مرد کے مقابلہ عورت کی دیت کا کم ہونا اس بات کی الجس پیش کرنا صحیح اور نیکو لگائی ہے، لیکن یہ یکسر غلطی ذمہ دار عورتوں پر بھی ہے، شریعت سے نہ خدا کی کائنات کی ذمہ داری مردوں پر رکھی ہے اور اصولی طور پر عورتوں کو اس سے بری رکھ ہے، مگر، جب کوئی مرد ہلاک ہوتا ہے تو اس خاندان کا سوشل سہارہ نہ بکھیرنا ضروری ہوتا ہے اور خیمے میں اشتہار بھی لگتا ہے، اور مشکلات کا سامنا بھی ہوتا ہے، ایسے میں وہ زبانا و معاشی تعاون کا ضرورت مند ہوتا ہے، عورت کی موت دل کو ضرور صدمہ پہنچاتی ہے اور خاندان کے تعلیمی نظام کو بھی اس سے متاثر نقصان ہوتا ہے مگر باوجود یہ نہ خدا کی کائنات کے نظم میں عدم توازن پیدا نہیں کرتا، میراث کے قانون میں بھی مردوں اور عورتوں کے حقوق میں تفاوت کی وجہ سے جاسکتی ہے۔

غیر مسلموں کی دیت

ذی حنی مسلط مملکت میں آزاد غیر مسلم، "مستحق" یعنی غیر مسلم ملت سے اجازت حاصل کر کے ہمارے ملک میں آنے والے غیر مسلم کی دیت، ہم "طریقہ کے نزدیک" ہی ہے جو مسلمان کی ہے، "مردے" فقہاء کی رائے اس سے مختلف ہے (۱-۱) اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے، دیگر حسب ذیل ہیں (۱) قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ يُسَلِّمُوا بَيْنَهُمُ الْبِرَّ

مصلحتہ الی اللہ (۱۱، ۱۲)

اگر متحول کسی قوم میں سے ہو کہ اس کے اور

تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو متحول کے

دادوں کو خواہ یہ پناہ ضروری ہے۔

یہاں انہ قول نے صحابہ کی دیت اور کرنے کا مطلب حکم دیا ہے، جس معاہدہ ہا اگر لگائی تو یہ عورتوں میں دیت کی دیت واجب ہوگی۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کے بارے میں حق ہے۔

جَعَلَ ذِي كَيْفٍ ذِي عَهْدٍ هُوَ عَهْدُ الْف

وہاں (۱۰)

کہ آپ ﷺ نے معاہدہ دیت اس کے زمانہ عہد

میں یہ ہر دو بار ضروری ہوگی۔

(۳) عمر ابن ابی سلمہ نے ابو غیر مسلموں کو لگ کر دیا تھا آپ ﷺ نے اس کے بعد دو مسلمانوں کی دیت کے برابر دیت

(۳) بعد الاسلام داخلہ ۳۰۰

(۴) تدنیہ مصطلح ۷۵۵

(۵) دین اللہ ۳۴۹

(۶) اہل الذمہ، دین اللہ، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰،

اور فرمائی۔

ان کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے، جمعہ کلمہنا و ذبحہ
 کذبہ (۲۰)۔ کہ اس ارشاد کی حیثیت چہایات کے باب
 میں عمومی اصول و قاعدہ کی ہے واللہ اعلم۔
 دیت میں شدت اور تخفیف

(۴) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و فرماتے ہیں کہ انہوں نے
 غیر مسلم شہریوں کی دیت کے بارے میں رضی اللہ عنہ فرمایا جو
 مسلمانوں کی دیت ہے۔

جرم کی شدت کے اعتبار سے مفروضہ و اضافہ کے
 بغیر دیت کو گراں قیمت بھی بنایا جاتا ہے، سونے اور چاندی میں
 تو ایسے کیا چاندی میں نہیں، اس لئے صرف اونٹ سے دیت اور
 کرنے کی صورت ایسا کیا جاتا ہے جس کو نقد کی زبان میں
 ”خلفیہ دیت“ کہا جاتا ہے۔ نقل محمد اور شہرہ کی صورت ایسی
 دیت واجب ہوتی ہے بالکلیہ و شائع اور خفیہ میں امام محمد کے
 نزدیک یہ دیت اس طرح ہوتی ہے : ۳۰ تین سال اونٹیاں،
 ۳۰ چار سال اونٹیاں اور ۳۰ حاملہ اونٹیاں۔ اکرم خفیز اور حلیہ
 کے نزدیک اس دیت کی تفصیل اس طرح ہے : ۱۵۰ ایک سال،
 ۲۵۰ دو سال، ۳۵۰ تین سال اور ۴۵۰ چار سال اونٹیاں (۱۵)۔ حضرت
 محمد رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پہلے خفیز نے تحریر کی تاہم یہ
 ہیں (۱۶) اور دوسرے خفیز نے تحریر کی تاہم یہ امام مالک میں سائب
 رضی اللہ عنہ کی زیر کی روایت سے ہوتی ہے کہ یہ نہی رضی اللہ عنہ میں سائب
 معمول تھا نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ان کی جگہ
 رائے نقل کی گئی ہے۔ (۱۷)

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ وہی کرپ کی
 دیت مسلمانوں کے برابر ہے ذبیہ اھل الکتاب و اھل
 ذبیہ المسلمین

(۶) دیت کا معاملہ دینا کے احکام سے متعلق ہے و نہی اس میں مکمل
 دیت کا واجب ہونا متولی کے مرد، آزاد اور معصوم اہل
 ہونے سے متعلق ہے اور یہ تمام انہیں ایسے غیر مسلم شہریوں
 میں بھی پائی جاتی ہیں، جس میں ان کا قصہ ہے کہ ان کی دیت
 بھی پوری پوری واجب قرار دی جائے۔ روایات میں
 کے کفر کا معاملہ، تو ان کا نقصان اس کو آخرت میں پہنچتا
 پڑے گا۔ (۱۸)

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک غیر مسلموں کی دیت بہ مقابلہ
 مسلمانوں کے نصف ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : معاہدہ کی
 دیت بہ مقابلہ مسلمان کے نصف ہے (۱۹) بعض روایات میں
 سائب کی بجائے ”کافر“ کا غلط آیت ہے (۲۰)۔ تمام حنفیہ کی تابع
 غیر مسلم شہریوں کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چون کے ہوئے
 اس اصول سے بھی ہوتی ہے کہ ان کے خون انارے خون اور

(۱) سنن ابی داؤد، الاکلیف، ابی داؤد، مسند ابی یوسف، ۲: ۲۵۷

(۲) ذبیہ العبادہ، مسند ابی یوسف، ۲: ۲۵۷، مسند ابی داؤد، ۲: ۲۵۷

(۳) ابی یوسف، انکشاف نصف غل، المسعودی، ترمذی و قلی، حدیث حسن، ۲: ۲۵۷، مسند ابی یوسف، ۲: ۲۵۷

(۴) ابی یوسف، رخصۃ الاہل، ۲: ۲۵۷، کتاب النکاح، ۱: ۱۶، سنن ابی داؤد، ۲: ۲۵۷، کتاب النکاح، ۱: ۱۶

(۵) ابی یوسف، ۲: ۲۵۷

دہشت کی اور اسکی میں اعلیٰ تعین (عائد) کا تعاون

قلمی ہوئی صورت میں دہشت خود قائل پر واجب ہوتی ہے

اس پر فقہ کا حلقہ ہے (۱) اور یہ شریعت کے اس حوالہ

کے میں مطابق ہے کہ مخصص الایمان کی رویت خودی زوردار

ہے جس کو آپ ﷺ نے جب حوالہ کے موقع سے ان اندو

میں واضح فرمایا (۲) یا جیسی جان لا عین بھہ (۳) —

البتہ بعض صورتوں میں شریعت نے قائل کے الیٰ تعین کو بھی

دہشت کی اور اسکی میں "معدون" کا یہ ہے۔ لیکن کو "قلہ" کہا جاتا

ہے۔ دہشت کی اور اسکی میں ان کو فرقت کے ازہم ہونے کے

لئے شرط ہے۔

(۱) قائل نظائر شریعت کا مرتب ہو۔

(۲) دہشت باطنی مسئلے کے زور دینے والی ہو کہ مسلح صرف مسلح

کرنے والوں کی تہمت میں ہوتا ہے

(۳) دہشت عزم کے قیام، العزائم کے نتیجہ میں، جب نہیں

اولیٰ ہو۔

(۴) قائل نظام زہر (۱) —

(۵) پہلے اور بچتوں کو محمول کرین۔ لیکن اگر کوئی خطہ کے بعد

میرے۔ اس کے دہشت کی اور اسکی میں "قلہ" کہا جاتا

ہے۔ (۶) —

"عائد" سے خودی ہے۔ اور بھرتی کسی کی شریعت سے دہشت

میں تعاون و صحت یا جہ کے گاہ خائن، بچوں اور بچوں پر یہ

تعاون کا نہیں ہے جو گاہ (۱)۔ لیکن وہ مطالب کے نزدیک

عائد نے سے تعاون کی ولی شرح تحریر نہیں ہے، بلکہ عادت

صوابہ ہے اس کی تعین کرنے کی (۲) — (۳) (۴) سے

کون وقت مراد ہیں (۵)۔ اللہ خود زور قائل کے تحت اس کی

معاذت کی جائے گی

اور اسکی کی مدت

ماہیہ ضیق کے نزدیک قائل کی تمام صورتوں میں مراد

دہشت میں دہشت (۱)۔ اس میں خودی خطہ کا کوئی فرق

نہیں (۲) اور دوسرے فقہ کا خیال ہے کہ خودی صورت میں

بہرہ ملت خودی دہشت (۳) اور (۴)۔ مراد بہت صریح خطہ۔

شرع کی صورت میں ہی دی جائے گی (۵) — فقہ کا خیال ہے

کہ یہ قائل عموماً صورت دہشت سے زور کر دی گئی ہے۔

اور یہ خودی دہشت کا زوردار قائل کو زور دیا گیا ہے۔ لیکن

اس کے حرم کی پاداش کے لئے کوئی ہے۔ اب دہشت اور دہشت

میں ایہ قائل کو بہت سے بھی اس کو کثرت کر دیا مناسب

نہیں چنانچہ خودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سجاد کی موجودگی

میں بھی فیض برپا کیا (۱) تو جس دہشت (۲) — جو اس کی کوئی

وستانی، ملتا ہے۔

جب ان اعضاء کے کاٹنے پر کھنسا دہشت واجب ہے!

"دہشت" اصل میں پاداش کی پاداش کا بدلہ ہے۔

لیکن فقہی مراد "نے خودی زور دینے کے بعد اپنے کو خوب

(۱) دہشت کی تعریف (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲

لوٹے اور مت کی شرم گاہ سے دونوں کناروں کے سب سے مریئے اور واڑہ۔ اگرچہ دونوں جوڑے اعضاء ضائع کر دیئے جائیں تو عمل اور ایک کو نہ کٹ لیا جائے تو نصف دیت واجب ہوگی۔

تیسرے اور اعضاء جو جسم میں چار چار ہیں اور دو یہ ہیں۔ دونوں آنکھوں کی پگھلیں اور ان پر گھسے ہوئے پونے اگر یہ چاروں ضائع کر دیئے جائیں تو مکمل دیت اور ایک ضائع کر دیا جائے تو چوتھا دیت واجب ہوگی۔

چوتھے اور اعضاء جن میں ایک اعضاء ہیں۔ یہ ہیں: دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ اگر تمام ان انگلیاں کاٹ دی جائیں تو مکمل دیت اور کچھ کال جائیں تو ہر انگلیت پر دسواں حصہ دیت واجب ہوگا۔

کسی جسمانی مفعت کا ضیاع

جسم کی کوئی مفعت مکمل طور پر ضائع ہو جائے تو یہ ملاحیت کا قائل بھی اصل میں اس شخص کی شخصیت اور جوہر کا قائل ہے۔ انسان کا جھولہ اور اس کی ساخت میں عاصب و قوازن سے عمر دی تو کبھی فقہاء نے انی شخص میں رکھا ہے۔ پھر کہانے والوں نے میں سے بھی زیادہ بڑی ملاحیت نکالنے کی ہے۔ ان میں سے کچھ ہم یہ ہیں: عقل، سماعت، بصر، ذہن، شامہ (سوچنے کی صلاحیت)، واڑہ، پگھلیے کی ملاحیت، چبانے کی صلاحیت، تناسخ، حمل، افزائش حسی، بکڑ، قرار، بادل کا دھواں وغیرہ۔ ان ملاحیتوں کو قطع کر دینے کی صورت جہاں قصاص

کرانی میں بعض اور اعضاء کو بھی موجب دیت قرار دیا ہے۔ چنانچہ ہاک، کچھ مکمل طور پر کاٹ دیئے، آنکھوں کے بھڑکنے اور خصوصاً قاس کے کاٹ دیئے اور غیر پر بھی دیت واجب قرار دی گئی ہے اور۔ اس لئے فقہاء نے یہ اصول مقرر فرمایا ہے کہ جسم کی کسی بھی مفعت سے کسی شخص کو مکمل طور پر محروم کر دینے کی صورت میں اگر محرم پر کسی چیز سے نقصان واجب نہ ہو تو چوتھی دیت واجب ہوگی۔ یہ مفعت کو ضائع کر دینا اور صریح ہوتا ہے یا تو جسم کا کوئی حصہ کٹ دیا جائے یا جسم کے قاب کو بانی رکھتے ہوئے اس کی صلاحیت کو ختم کر دیا جائے۔

اعضاء کے کاٹے جانے کے سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ جن اعضاء کے کاٹے جانے پر دیت واجب ہوتی ہے اور چار طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو جسم میں تھا اور دوسرے ہیں: ہاک، زبان، لکڑے، قاس یا اس کا خنجر، ریشہ کی بولی، بڑا اور منہ کا خزان ہے، پتھریاب کا راستہ، پگھلائے کا راستہ، چلار، سر کا بال، واڑہ کی کسے بال، پتھر کی بال اس طرح کھینچ لے جائیں کہ دوہرا غل نہ بنیں۔ ان تمام اعضاء کے کاٹ دیئے اور الگ کر دیئے کی صورت مکمل دیت واجب ہے۔

دوسرے وہ اعضاء ہیں جو انسانی جسم میں جوڑے جوڑے رکھے گئے ہیں اور دو یہ ہیں: ہاتھ، پاؤں، واڑہ، کان، بھروسے کے بال، (پگھلیے بال اس طرح اکٹھا کر دیئے جائیں کہ پھر نہ فگھیں)، جن، پستان کی گھٹنیاں (البدین و حلقہ سین)،

(۱) نسائی، ۸: ذکر حدیث ۴۰۰۰، حرر فی الحفظ، ۱: احوالہ فقہاء

(۲) نظام صحت، ۱: راجع لاصلاح، ۲: الفتن، ۳: ۳۳۶، ۴: لفظ الاسلام، ۵: ۳۳۰، ۶: ۳۳۰، ۷: ۳۳۰، ۸: ۳۳۰، ۹: ۳۳۰، ۱۰: ۳۳۰، ۱۱: ۳۳۰، ۱۲: ۳۳۰، ۱۳: ۳۳۰، ۱۴: ۳۳۰، ۱۵: ۳۳۰، ۱۶: ۳۳۰، ۱۷: ۳۳۰، ۱۸: ۳۳۰، ۱۹: ۳۳۰، ۲۰: ۳۳۰، ۲۱: ۳۳۰، ۲۲: ۳۳۰، ۲۳: ۳۳۰، ۲۴: ۳۳۰، ۲۵: ۳۳۰، ۲۶: ۳۳۰، ۲۷: ۳۳۰، ۲۸: ۳۳۰، ۲۹: ۳۳۰، ۳۰: ۳۳۰، ۳۱: ۳۳۰، ۳۲: ۳۳۰، ۳۳: ۳۳۰، ۳۴: ۳۳۰، ۳۵: ۳۳۰، ۳۶: ۳۳۰، ۳۷: ۳۳۰، ۳۸: ۳۳۰، ۳۹: ۳۳۰، ۴۰: ۳۳۰، ۴۱: ۳۳۰، ۴۲: ۳۳۰، ۴۳: ۳۳۰، ۴۴: ۳۳۰، ۴۵: ۳۳۰، ۴۶: ۳۳۰، ۴۷: ۳۳۰، ۴۸: ۳۳۰، ۴۹: ۳۳۰، ۵۰: ۳۳۰، ۵۱: ۳۳۰، ۵۲: ۳۳۰، ۵۳: ۳۳۰، ۵۴: ۳۳۰، ۵۵: ۳۳۰، ۵۶: ۳۳۰، ۵۷: ۳۳۰، ۵۸: ۳۳۰، ۵۹: ۳۳۰، ۶۰: ۳۳۰، ۶۱: ۳۳۰، ۶۲: ۳۳۰، ۶۳: ۳۳۰، ۶۴: ۳۳۰، ۶۵: ۳۳۰، ۶۶: ۳۳۰، ۶۷: ۳۳۰، ۶۸: ۳۳۰، ۶۹: ۳۳۰، ۷۰: ۳۳۰، ۷۱: ۳۳۰، ۷۲: ۳۳۰، ۷۳: ۳۳۰، ۷۴: ۳۳۰، ۷۵: ۳۳۰، ۷۶: ۳۳۰، ۷۷: ۳۳۰، ۷۸: ۳۳۰، ۷۹: ۳۳۰، ۸۰: ۳۳۰، ۸۱: ۳۳۰، ۸۲: ۳۳۰، ۸۳: ۳۳۰، ۸۴: ۳۳۰، ۸۵: ۳۳۰، ۸۶: ۳۳۰، ۸۷: ۳۳۰، ۸۸: ۳۳۰، ۸۹: ۳۳۰، ۹۰: ۳۳۰، ۹۱: ۳۳۰، ۹۲: ۳۳۰، ۹۳: ۳۳۰، ۹۴: ۳۳۰، ۹۵: ۳۳۰، ۹۶: ۳۳۰، ۹۷: ۳۳۰، ۹۸: ۳۳۰، ۹۹: ۳۳۰، ۱۰۰: ۳۳۰، ۱۰۱: ۳۳۰، ۱۰۲: ۳۳۰، ۱۰۳: ۳۳۰، ۱۰۴: ۳۳۰، ۱۰۵: ۳۳۰، ۱۰۶: ۳۳۰، ۱۰۷: ۳۳۰، ۱۰۸: ۳۳۰، ۱۰۹: ۳۳۰، ۱۱۰: ۳۳۰، ۱۱۱: ۳۳۰، ۱۱۲: ۳۳۰، ۱۱۳: ۳۳۰، ۱۱۴: ۳۳۰، ۱۱۵: ۳۳۰، ۱۱۶: ۳۳۰، ۱۱۷: ۳۳۰، ۱۱۸: ۳۳۰، ۱۱۹: ۳۳۰، ۱۲۰: ۳۳۰، ۱۲۱: ۳۳۰، ۱۲۲: ۳۳۰، ۱۲۳: ۳۳۰، ۱۲۴: ۳۳۰، ۱۲۵: ۳۳۰، ۱۲۶: ۳۳۰، ۱۲۷: ۳۳۰، ۱۲۸: ۳۳۰، ۱۲۹: ۳۳۰، ۱۳۰: ۳۳۰، ۱۳۱: ۳۳۰، ۱۳۲: ۳۳۰، ۱۳۳: ۳۳۰، ۱۳۴: ۳۳۰، ۱۳۵: ۳۳۰، ۱۳۶: ۳۳۰، ۱۳۷: ۳۳۰، ۱۳۸: ۳۳۰، ۱۳۹: ۳۳۰، ۱۴۰: ۳۳۰، ۱۴۱: ۳۳۰، ۱۴۲: ۳۳۰، ۱۴۳: ۳۳۰، ۱۴۴: ۳۳۰، ۱۴۵: ۳۳۰، ۱۴۶: ۳۳۰، ۱۴۷: ۳۳۰، ۱۴۸: ۳۳۰، ۱۴۹: ۳۳۰، ۱۵۰: ۳۳۰، ۱۵۱: ۳۳۰، ۱۵۲: ۳۳۰، ۱۵۳: ۳۳۰، ۱۵۴: ۳۳۰، ۱۵۵: ۳۳۰، ۱۵۶: ۳۳۰، ۱۵۷: ۳۳۰، ۱۵۸: ۳۳۰، ۱۵۹: ۳۳۰، ۱۶۰: ۳۳۰، ۱۶۱: ۳۳۰، ۱۶۲: ۳۳۰، ۱۶۳: ۳۳۰، ۱۶۴: ۳۳۰، ۱۶۵: ۳۳۰، ۱۶۶: ۳۳۰، ۱۶۷: ۳۳۰، ۱۶۸: ۳۳۰، ۱۶۹: ۳۳۰، ۱۷۰: ۳۳۰، ۱۷۱: ۳۳۰، ۱۷۲: ۳۳۰، ۱۷۳: ۳۳۰، ۱۷۴: ۳۳۰، ۱۷۵: ۳۳۰، ۱۷۶: ۳۳۰، ۱۷۷: ۳۳۰، ۱۷۸: ۳۳۰، ۱۷۹: ۳۳۰، ۱۸۰: ۳۳۰، ۱۸۱: ۳۳۰، ۱۸۲: ۳۳۰، ۱۸۳: ۳۳۰، ۱۸۴: ۳۳۰، ۱۸۵: ۳۳۰، ۱۸۶: ۳۳۰، ۱۸۷: ۳۳۰، ۱۸۸: ۳۳۰، ۱۸۹: ۳۳۰، ۱۹۰: ۳۳۰، ۱۹۱: ۳۳۰، ۱۹۲: ۳۳۰، ۱۹۳: ۳۳۰، ۱۹۴: ۳۳۰، ۱۹۵: ۳۳۰، ۱۹۶: ۳۳۰، ۱۹۷: ۳۳۰، ۱۹۸: ۳۳۰، ۱۹۹: ۳۳۰، ۲۰۰: ۳۳۰، ۲۰۱: ۳۳۰، ۲۰۲: ۳۳۰، ۲۰۳: ۳۳۰، ۲۰۴: ۳۳۰، ۲۰۵: ۳۳۰، ۲۰۶: ۳۳۰، ۲۰۷: ۳۳۰، ۲۰۸: ۳۳۰، ۲۰۹: ۳۳۰، ۲۱۰: ۳۳۰، ۲۱۱: ۳۳۰، ۲۱۲: ۳۳۰، ۲۱۳: ۳۳۰، ۲۱۴: ۳۳۰، ۲۱۵: ۳۳۰، ۲۱۶: ۳۳۰، ۲۱۷: ۳۳۰، ۲۱۸: ۳۳۰، ۲۱۹: ۳۳۰، ۲۲۰: ۳۳۰، ۲۲۱: ۳۳۰، ۲۲۲: ۳۳۰، ۲۲۳: ۳۳۰، ۲۲۴: ۳۳۰، ۲۲۵: ۳۳۰، ۲۲۶: ۳۳۰، ۲۲۷: ۳۳۰، ۲۲۸: ۳۳۰، ۲۲۹: ۳۳۰، ۲۳۰: ۳۳۰، ۲۳۱: ۳۳۰، ۲۳۲: ۳۳۰، ۲۳۳: ۳۳۰، ۲۳۴: ۳۳۰، ۲۳۵: ۳۳۰، ۲۳۶: ۳۳۰، ۲۳۷: ۳۳۰، ۲۳۸: ۳۳۰، ۲۳۹: ۳۳۰، ۲۴۰: ۳۳۰، ۲۴۱: ۳۳۰، ۲۴۲: ۳۳۰، ۲۴۳: ۳۳۰، ۲۴۴: ۳۳۰، ۲۴۵: ۳۳۰، ۲۴۶: ۳۳۰، ۲۴۷: ۳۳۰، ۲۴۸: ۳۳۰، ۲۴۹: ۳۳۰، ۲۵۰: ۳۳۰، ۲۵۱: ۳۳۰، ۲۵۲: ۳۳۰، ۲۵۳: ۳۳۰، ۲۵۴: ۳۳۰، ۲۵۵: ۳۳۰، ۲۵۶: ۳۳۰، ۲۵۷: ۳۳۰، ۲۵۸: ۳۳۰، ۲۵۹: ۳۳۰، ۲۶۰: ۳۳۰، ۲۶۱: ۳۳۰، ۲۶۲: ۳۳۰، ۲۶۳: ۳۳۰، ۲۶۴: ۳۳۰، ۲۶۵: ۳۳۰، ۲۶۶: ۳۳۰، ۲۶۷: ۳۳۰، ۲۶۸: ۳۳۰، ۲۶۹: ۳۳۰، ۲۷۰: ۳۳۰، ۲۷۱: ۳۳۰، ۲۷۲: ۳۳۰، ۲۷۳: ۳۳۰، ۲۷۴: ۳۳۰، ۲۷۵: ۳۳۰، ۲۷۶: ۳۳۰، ۲۷۷: ۳۳۰، ۲۷۸: ۳۳۰، ۲۷۹: ۳۳۰، ۲۸۰: ۳۳۰، ۲۸۱: ۳۳۰، ۲۸۲: ۳۳۰، ۲۸۳: ۳۳۰، ۲۸۴: ۳۳۰، ۲۸۵: ۳۳۰، ۲۸۶: ۳۳۰، ۲۸۷: ۳۳۰، ۲۸۸: ۳۳۰، ۲۸۹: ۳۳۰، ۲۹۰: ۳۳۰، ۲۹۱: ۳۳۰، ۲۹۲: ۳۳۰، ۲۹۳: ۳۳۰، ۲۹۴: ۳۳۰، ۲۹۵: ۳۳۰، ۲۹۶: ۳۳۰، ۲۹۷: ۳۳۰، ۲۹۸: ۳۳۰، ۲۹۹: ۳۳۰، ۳۰۰: ۳۳۰، ۳۰۱: ۳۳۰، ۳۰۲: ۳۳۰، ۳۰۳: ۳۳۰، ۳۰۴: ۳۳۰، ۳۰۵: ۳۳۰، ۳۰۶: ۳۳۰، ۳۰۷: ۳۳۰، ۳۰۸: ۳۳۰، ۳۰۹: ۳۳۰، ۳۱۰: ۳۳۰، ۳۱۱: ۳۳۰، ۳۱۲: ۳۳۰، ۳۱۳: ۳۳۰، ۳۱۴: ۳۳۰، ۳۱۵: ۳۳۰، ۳۱۶: ۳۳۰، ۳۱۷: ۳۳۰، ۳۱۸: ۳۳۰، ۳۱۹: ۳۳۰، ۳۲۰: ۳۳۰، ۳۲۱: ۳۳۰، ۳۲۲: ۳۳۰، ۳۲۳: ۳۳۰، ۳۲۴: ۳۳۰، ۳۲۵: ۳۳۰، ۳۲۶: ۳۳۰، ۳۲۷: ۳۳۰، ۳۲۸: ۳۳۰، ۳۲۹: ۳۳۰، ۳۳۰: ۳۳۰، ۳۳۱: ۳۳۰، ۳۳۲: ۳۳۰، ۳۳۳: ۳۳۰، ۳۳۴: ۳۳۰، ۳۳۵: ۳۳۰، ۳۳۶: ۳۳۰، ۳۳۷: ۳۳۰، ۳۳۸: ۳۳۰، ۳۳۹: ۳۳۰، ۳۴۰: ۳۳۰، ۳۴۱: ۳۳۰، ۳۴۲: ۳۳۰، ۳۴۳: ۳۳۰، ۳۴۴: ۳۳۰، ۳۴۵: ۳۳۰، ۳۴۶: ۳۳۰، ۳۴۷: ۳۳۰، ۳۴۸: ۳۳۰، ۳۴۹: ۳۳۰، ۳۵۰: ۳۳۰، ۳۵۱: ۳۳۰، ۳۵۲: ۳۳۰، ۳۵۳: ۳۳۰، ۳۵۴: ۳۳۰، ۳۵۵: ۳۳۰، ۳۵۶: ۳۳۰، ۳۵۷: ۳۳۰، ۳۵۸: ۳۳۰، ۳۵۹: ۳۳۰، ۳۶۰: ۳۳۰، ۳۶۱: ۳۳۰، ۳۶۲: ۳۳۰، ۳۶۳: ۳۳۰، ۳۶۴: ۳۳۰، ۳۶۵: ۳۳۰، ۳۶۶: ۳۳۰، ۳۶۷: ۳۳۰، ۳۶۸: ۳۳۰، ۳۶۹: ۳۳۰، ۳۷۰: ۳۳۰، ۳۷۱: ۳۳۰، ۳۷۲: ۳۳۰، ۳۷۳: ۳۳۰، ۳۷۴: ۳۳۰، ۳۷۵: ۳۳۰، ۳۷۶: ۳۳۰، ۳۷۷: ۳۳۰، ۳۷۸: ۳۳۰، ۳۷۹: ۳۳۰، ۳۸۰: ۳۳۰، ۳۸۱: ۳۳۰، ۳۸۲: ۳۳۰، ۳۸۳: ۳۳۰، ۳۸۴: ۳۳۰، ۳۸۵: ۳۳۰، ۳۸۶: ۳۳۰، ۳۸۷: ۳۳۰، ۳۸۸: ۳۳۰، ۳۸۹: ۳۳۰، ۳۹۰: ۳۳۰، ۳۹۱: ۳۳۰، ۳۹۲: ۳۳۰، ۳۹۳: ۳۳۰، ۳۹۴: ۳۳۰، ۳۹۵: ۳۳۰، ۳۹۶: ۳۳۰، ۳۹۷: ۳۳۰، ۳۹۸: ۳۳۰، ۳۹۹: ۳۳۰، ۴۰۰: ۳۳۰، ۴۰۱: ۳۳۰، ۴۰۲: ۳۳۰، ۴۰۳: ۳۳۰، ۴۰۴: ۳۳۰، ۴۰۵: ۳۳۰، ۴۰۶: ۳۳۰، ۴۰۷: ۳۳۰، ۴۰۸: ۳۳۰، ۴۰۹: ۳۳۰، ۴۱۰: ۳۳۰، ۴۱۱: ۳۳۰، ۴۱۲: ۳۳۰، ۴۱۳: ۳۳۰، ۴۱۴: ۳۳۰، ۴۱۵: ۳۳۰، ۴۱۶: ۳۳۰، ۴۱۷: ۳۳۰، ۴۱۸: ۳۳۰، ۴۱۹: ۳۳۰، ۴۲۰: ۳۳۰، ۴۲۱: ۳۳۰، ۴۲۲: ۳۳۰، ۴۲۳: ۳۳۰، ۴۲۴: ۳۳۰، ۴۲۵: ۳۳۰، ۴۲۶: ۳۳۰، ۴۲۷: ۳۳۰، ۴۲۸: ۳۳۰، ۴۲۹: ۳۳۰، ۴۳۰: ۳۳۰، ۴۳۱: ۳۳۰، ۴۳۲: ۳۳۰، ۴۳۳: ۳۳۰، ۴۳۴: ۳۳۰، ۴۳۵: ۳۳۰، ۴۳۶: ۳۳۰، ۴۳۷: ۳۳۰، ۴۳۸: ۳۳۰، ۴۳۹: ۳۳۰، ۴۴۰: ۳۳۰، ۴۴۱: ۳۳۰، ۴۴۲: ۳۳۰، ۴۴۳: ۳۳۰، ۴۴۴: ۳۳۰، ۴۴۵: ۳۳۰، ۴۴۶: ۳۳۰، ۴۴۷: ۳۳۰، ۴۴۸: ۳۳۰، ۴۴۹: ۳۳۰، ۴۵۰: ۳۳۰، ۴۵۱: ۳۳۰، ۴۵۲: ۳۳۰، ۴۵۳: ۳۳۰، ۴۵۴: ۳۳۰، ۴۵۵: ۳۳۰، ۴۵۶: ۳۳۰، ۴۵۷: ۳۳۰، ۴۵۸: ۳۳۰، ۴۵۹: ۳۳۰، ۴۶۰: ۳۳۰، ۴۶۱: ۳۳۰، ۴۶۲: ۳۳۰، ۴۶۳: ۳۳۰، ۴۶۴: ۳۳۰، ۴۶۵: ۳۳۰، ۴۶۶: ۳۳۰، ۴۶۷: ۳۳۰، ۴۶۸: ۳۳۰، ۴۶۹: ۳۳۰، ۴۷۰: ۳۳۰، ۴۷۱: ۳۳۰، ۴۷۲: ۳۳۰، ۴۷۳: ۳۳۰، ۴۷۴: ۳۳۰، ۴۷۵: ۳۳۰، ۴۷۶: ۳۳۰، ۴۷۷: ۳۳۰، ۴۷۸: ۳۳۰، ۴۷۹: ۳۳۰، ۴۸۰: ۳۳۰، ۴۸۱: ۳۳۰، ۴۸۲: ۳۳۰، ۴۸۳: ۳۳۰، ۴۸۴: ۳۳۰، ۴۸۵: ۳۳۰، ۴۸۶: ۳۳۰، ۴۸۷: ۳۳۰، ۴۸۸: ۳۳۰، ۴۸۹: ۳۳۰، ۴۹۰: ۳۳۰، ۴۹۱: ۳۳۰، ۴۹۲: ۳۳۰، ۴۹۳: ۳۳۰، ۴۹۴: ۳۳۰، ۴۹۵: ۳۳۰، ۴۹۶: ۳۳۰، ۴۹۷: ۳۳۰، ۴۹۸: ۳۳۰، ۴۹۹: ۳۳۰، ۵۰۰: ۳۳۰، ۵۰۱: ۳۳۰، ۵۰۲: ۳۳۰، ۵۰۳: ۳۳۰، ۵۰۴: ۳۳۰، ۵۰۵: ۳۳۰، ۵۰۶: ۳۳۰، ۵۰۷: ۳۳۰، ۵۰۸: ۳۳۰، ۵۰۹: ۳۳۰، ۵۱۰: ۳۳۰، ۵۱۱: ۳۳۰، ۵۱۲: ۳۳۰، ۵۱۳: ۳۳۰، ۵۱۴: ۳۳۰، ۵۱۵: ۳۳۰، ۵۱۶: ۳۳۰، ۵۱۷: ۳۳۰، ۵۱۸: ۳۳۰، ۵۱۹: ۳۳۰، ۵۲۰: ۳۳۰، ۵۲۱: ۳۳۰، ۵۲۲: ۳۳۰، ۵۲۳: ۳۳۰، ۵۲۴: ۳۳۰، ۵۲۵: ۳۳۰، ۵۲۶: ۳۳۰، ۵۲۷: ۳۳۰، ۵۲۸: ۳۳۰، ۵۲۹: ۳۳۰، ۵۳۰: ۳۳۰، ۵۳۱: ۳۳۰، ۵۳۲: ۳۳۰، ۵۳۳: ۳۳۰، ۵۳۴: ۳۳۰، ۵۳۵: ۳۳۰، ۵۳۶: ۳۳۰، ۵۳۷: ۳۳۰، ۵۳۸: ۳۳۰، ۵۳۹: ۳۳۰، ۵۴۰: ۳۳۰، ۵۴۱: ۳۳۰، ۵۴۲: ۳۳۰، ۵۴۳: ۳۳۰، ۵۴۴: ۳۳۰، ۵۴۵: ۳۳۰، ۵۴۶: ۳۳۰، ۵۴۷: ۳۳۰، ۵۴۸: ۳۳۰، ۵۴۹: ۳۳۰، ۵۵۰: ۳۳۰، ۵۵۱: ۳۳۰، ۵۵۲: ۳۳۰، ۵۵۳: ۳۳۰، ۵۵۴: ۳۳۰، ۵۵۵: ۳۳۰، ۵۵۶: ۳۳۰، ۵۵۷: ۳۳۰، ۵۵۸: ۳۳۰، ۵۵۹: ۳۳۰، ۵۶۰: ۳۳۰، ۵۶۱: ۳۳۰، ۵۶۲: ۳۳۰، ۵۶۳: ۳۳۰، ۵۶۴: ۳۳۰، ۵۶۵: ۳۳۰، ۵۶۶: ۳۳۰، ۵۶۷: ۳۳۰، ۵۶۸: ۳۳۰، ۵۶۹: ۳۳۰، ۵۷۰: ۳۳۰، ۵۷۱: ۳۳۰، ۵۷۲: ۳۳۰، ۵۷۳: ۳۳۰، ۵۷۴: ۳۳۰، ۵۷۵: ۳۳۰، ۵۷۶: ۳۳۰، ۵۷۷: ۳۳۰، ۵۷۸: ۳۳۰، ۵۷۹: ۳۳۰، ۵۸۰: ۳۳۰، ۵۸۱: ۳۳۰، ۵۸۲: ۳۳۰، ۵۸۳: ۳۳۰، ۵۸۴: ۳۳۰، ۵۸۵: ۳۳۰، ۵۸۶: ۳۳۰، ۵۸۷: ۳۳۰، ۵۸۸: ۳۳۰، ۵۸۹: ۳۳۰، ۵۹۰: ۳۳۰، ۵۹۱: ۳۳۰، ۵۹۲: ۳۳۰، ۵۹۳: ۳۳۰، ۵۹۴: ۳۳۰، ۵۹۵: ۳۳۰، ۵۹۶: ۳۳۰، ۵۹۷: ۳۳۰، ۵۹۸: ۳۳۰، ۵۹۹: ۳۳۰، ۶۰۰: ۳۳۰، ۶۰۱: ۳۳۰، ۶۰۲: ۳۳۰، ۶۰۳: ۳۳۰، ۶۰۴: ۳۳۰، ۶۰۵: ۳۳۰، ۶۰۶: ۳۳۰، ۶۰۷: ۳۳۰، ۶۰۸: ۳۳۰، ۶۰۹: ۳۳۰، ۶۱۰: ۳۳۰، ۶۱۱: ۳۳۰، ۶۱۲: ۳۳۰، ۶۱۳: ۳۳۰، ۶۱۴: ۳۳۰، ۶۱۵: ۳۳۰، ۶۱۶: ۳۳۰، ۶۱۷: ۳۳۰، ۶۱۸: ۳۳۰، ۶۱۹: ۳۳۰، ۶۲۰: ۳۳۰، ۶۲۱: ۳۳۰، ۶۲۲: ۳۳۰، ۶۲۳: ۳۳۰، ۶۲۴: ۳۳۰، ۶۲۵: ۳۳۰، ۶۲۶: ۳۳۰، ۶۲۷: ۳۳۰، ۶۲۸: ۳۳۰، ۶۲۹: ۳۳۰، ۶۳۰: ۳۳۰، ۶۳۱: ۳۳۰، ۶۳۲: ۳۳۰، ۶۳۳: ۳۳۰، ۶۳۴: ۳۳۰، ۶۳۵: ۳۳۰، ۶۳۶: ۳۳۰، ۶۳۷: ۳۳۰، ۶۳۸: ۳۳۰، ۶۳۹: ۳۳۰، ۶۴۰: ۳۳۰، ۶۴۱: ۳۳۰، ۶۴۲: ۳۳۰، ۶۴۳: ۳۳۰، ۶۴۴: ۳۳۰، ۶۴۵: ۳۳۰، ۶۴۶: ۳۳۰، ۶۴۷: ۳۳۰، ۶۴۸: ۳۳۰، ۶۴۹: ۳۳۰، ۶۵۰: ۳۳۰، ۶۵۱: ۳۳۰، ۶۵۲: ۳۳۰، ۶۵۳: ۳۳۰، ۶۵۴: ۳۳۰، ۶۵۵: ۳۳۰، ۶۵۶: ۳۳۰، ۶۵۷: ۳۳۰، ۶۵۸: ۳۳۰، ۶۵۹: ۳۳۰، ۶۶۰: ۳۳۰، ۶۶۱: ۳۳۰، ۶۶۲: ۳۳۰، ۶۶۳: ۳۳۰، ۶۶۴: ۳۳۰، ۶۶۵: ۳۳۰، ۶۶۶: ۳۳۰، ۶۶۷: ۳۳۰، ۶۶۸: ۳۳۰، ۶۶۹: ۳۳۰، ۶۷۰: ۳۳۰، ۶۷۱: ۳۳۰، ۶۷۲: ۳۳۰، ۶۷۳: ۳۳۰، ۶۷۴: ۳۳۰، ۶۷۵: ۳۳۰، ۶۷۶: ۳۳۰، ۶۷۷: ۳۳۰، ۶۷۸: ۳۳۰، ۶۷۹: ۳۳۰، ۶۸۰: ۳۳۰، ۶۸۱: ۳۳۰، ۶۸۲: ۳۳۰، ۶۸۳: ۳۳۰، ۶۸۴: ۳۳۰، ۶۸۵: ۳۳۰، ۶۸۶: ۳۳۰، ۶۸۷: ۳۳۰، ۶۸۸: ۳۳۰، ۶۸۹: ۳۳۰، ۶۹۰: ۳۳۰، ۶۹۱: ۳۳۰، ۶۹۲: ۳۳۰، ۶۹۳: ۳۳۰، ۶۹۴: ۳۳۰، ۶۹۵: ۳۳۰، ۶۹۶: ۳۳۰، ۶۹۷: ۳۳۰، ۶۹۸: ۳۳۰، ۶۹۹: ۳۳۰، ۷۰۰: ۳۳۰، ۷۰۱: ۳۳۰، ۷۰۲:

واجب کرنا ممکن ہو وہاں انھیں واجب ہوگا ورنہ مکمل دین واجب ہوگی۔ اگر جڑی نقصان پہنچا تو پھر اسی کے مطابق دواں عاکر کیا جائے گا۔ اس طرح اگر اگر نقصان کا تشویش ممکن ہو تو دین ہی کے لحاظ سے جڑی دین واجب ہوگی، جیسے ایک آنکھ پھوڑی تو نصف دین۔ مگر نقصان ممکن نہ ہو تو اصحاب رائے کے مشورہ سے حساب دواں۔ جس کو ”نکوت مدلی“ کہا گیا ہے۔ (۱)

موصو : جس میں نہ کوہ جلی پھٹ جائے اور نہ بڑی ظاہر ہو جائے۔

ہاشم : جس میں بڑی ٹوٹ جائے۔

معتد : جس میں جڑی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔

آمد : جو زخم، رگ میں بھیجے۔ کے اوپر کے خلاف تک پہنچی جائے۔

دلف : جو اس خلاف کو چاک کر کے اصل دماغ تک پہنچی جائے۔ (۲)

سر اور چہرے کے زخم

جڑی نقصان کی ایک صورت زخم کی ہے۔ زخم کو بنیادی طور پر فقہاء نے دو حصوں میں بانٹا ہے۔ ایک ”شخارج“۔ شخارج دو زخم ہے جو سر اور چہرے کے حصہ میں ہو، ایسے زخم کی حقیقت کے یہاں گیارہ صورتیں ہیں۔

دور : جس میں جوا پھٹ جائے مگر خون نہ لگے۔

داعد : جس سے خون لگے مگر بہنے نہ پائے۔ اس کو ”خارہ“ بھی کہا جاتا ہے۔

دامیہ : جس سے خون بہے اور خون کا ترش ہونے لگے۔

پتھر : جس میں گوشت کٹ جائے۔

مخاحر : جس میں کسی قدر زہا اور گوشت کٹ جائے مگر بڑی ستر قریب تک نہ پہنچے۔

مکان : جس میں گوشت کٹ جائے اور بڑی کے اوپر کی باور بھی ظاہر ہو جائے۔ دراصل ایسی جلی ”کو“ مکان“ کہتے ہیں۔

دینت کے عام اصول کے مطابق ”نکوت“ چا

سر اور چہرے کے ماسوا زخم

زخم کی دوسری قسم ”جراح“ ہے۔ جراح میں فقہاء کے نزدیک دو قسم زخم داخل ہیں جو سر اور چہرے کے حصہ کو چھوڑ کر

(۱) مختصر اللغۃ الاسلامیہ، وادعہ ۳۶۸-۳۶۹، مدائع المصنف، صفحہ ۳۸

(۲) دیکھئے، بدائع، ۱۴۹۔ انہوں نے اکثر میں فقہاء سے اس بیان کی تردید نہ کی تھی اور جاتا ہے (۳) لغتہ الاسلامیہ، ۵۵۱-۵۵۲

جسم کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ یہ بنیادی غور پر مدد فرما کر
 سنا لیں۔ جانکھ اور غیر جانکھ، جانکھ اور غیر جانکھ ہے جو "جانکھ"
 تک پہنچتا ہے، جیسا کہ، ہیئت و پشت، ہیئت و سرین، دلیر و حسی، اور سے
 پیچھے، "اسی نے ہاتھ، پاؤں اور گروں کا ڈھنگ" جانکھ، "میں
 کھانا لگا۔ جس کے علاوہ جو ختم ہوا" "جانکھ" میں۔ (۱)
 جانکھ (فصلوں کی بابت) خوراک آپ (اللہ) کے کتب میں۔ یہ کہہ
 بہت حد تک ہے اور اسے ان تمام درجہ ہے۔ فیروز جانکھ (فصلوں میں) (۲)
 ہونے کے لئے کہ ایک تھا جس میں ہے۔ اسے اس کے کہہ اور (۳)
 بالآخر مجھ میں (فصلوں کی) دوت کا باعث بن جائے (۴)۔
 دوسرے فقہاء کے ہاں جن اصولوں میں سنا لیا کہ اگر قرار دین
 ممکن ہو، ان میں تھا لیا جائے گا اور دوسری صورت میں
 خصوصیت (۵)۔

حکومت کی تعمین کا طریقہ

یہاں زنی انصاف جن کے لئے شہداء کی طرف سے مالی
 جوان کی کوئی مقدار نہیں تھی، مگر وہ چکا ہے کہ اس کو انصاف
 "مکتبہ" کہتے ہیں اس میں طور عدالت کے جاری ہوتی
 ہے کہ وہ "مکتبہ" کی تہ کی "مکتبہ" کہہ سکتا ہے کہ وہ
 "مکتبہ" کی تعلیم میں کیا اصول پیش کرے گا؟ اس مسئلہ
 میں فقہاء کے ہوں مجموعی اعتبار سے نہیں مارتے ہوتے ہیں۔

ظالم غرضاً تو مجھے زخمی شخص کی کیفیت کی قیمت لگائی جائے اور پھر اس سے صحت باہ ظالم کی قیمت بھی لگائی جائے اور

انہوں کی قیامت میں جو خود سے ہے۔ وہ جو ان کا نہ کرے
 جائے (-) انہوں نے تمام کی قیامت ایک ہزار بار رحمت خدا کی
 بارہ سو تین سو سو "کھنکھ" کا نہ کرے گا۔ یہ دوسرے انہوں کی
 اولیٰ انہوں کا ہے

۲) ظالم نے جس دشمن کی بہت طاقت تھیں کر دیا ہے۔ حق پر
 سے جس دشمن کو بہت دیکھ کر کسی کی روحنی میں میں کی جانے
 رہا۔ ظالموں کی ہے ۱۵۰

(۳) خرمے علاقے میں جوئے والے مالی آخرات جن میں اوربہ، معالیٰ قیصر، اورمرے، قوام، معارف، افیس تیرہ بلوڑ، حکومت، واسطہ قمر، کے میں۔ (۱۰)

افانکر ملکی نے قصداً ہے کہ کچھ حیران کن باتیں لکھا۔
مردوں پر، یہاں کتاب سے بالکل الگ عصبہ (۱)۔
اور شاہ سید محمد جی۔ دین اللہ اعلم

(السلام کے پہرے خاتم، بیت کو سمجھنے کے لئے قصاص، نقل، حافظ اور بیت عزیز بنی کے الفاظ کا مطالعہ کی مفید ہو گا۔
نہ ان تمام مباحث کو اپنے چہ قدم پر رکھ کر اسے واضح
بیان)

وَرَيْنَ

دین کے لغوی معنی قربانیاں اور سامان کی قیمت کے ہیں (۸)۔
قدر کی اصطلاح میں دین وہ مال ہے جو کسی کے (۹) میں

(۳) اصفیٰ کی سالانہ آمدنی ۲۵۰ روپے ہے

$$F(\omega) = \frac{1}{\sqrt{2\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} f(t) e^{-i\omega t} dt$$

(۱) عداوت و دشمنی

(١٦) ادرال-جور ٤٠٠، كذا - لومات

٢٧٥ : مناقشة القضايا

(۷) - در صورتی که

٢٢٦ : الحسام لبر

የፌዴራል ሥልጣን ለማስፈጸም

بھی ایک طرف جیسے : غدار اور فتنہ ماں لکیر کے ذریعے بدور
خود کی معروف و نامور کی ذمہ داری قبول کر لیں۔ (۲)

(۳) اور بغیر بڑی عمر کرنا جس کے سرگب پر دین و ادب قرر
و جلا ہو جیسے : حق جس سے دیت واجب ہوتا ہے۔
دوسرے کے مان کا انکاف کر دیا کرنا یا پر مائل کرنا
سلطان کا مناسب طور پر استعمال، اشیاء کا مال نامت کو
استعمال کرنا۔

(۴) دل کا اپنے شخص سے بات میں ضائع ہو جانا جس کا اس
سائن پر قبضہ طاعت پہنچتا جیسے : قاصد کے زیر قبضہ
مال منسوب نہ ہو۔ نہ تلف ہو جائے یا غیر مشورہ کے
پاس سے نہ مال ضائع ہو جائے وغیرہ۔

(۵) ایسی بات کا پاب نہ جانا جو کفریت کے حق میں ثابت ہونے
کی بنیاد بنایا جیسے : مانی و کفر پر سال گزار جانا یا ایسی کا
شوہر کے پاس، بنا یا اس کے لڑکے کی وجہ سے نکاح نہ کرنا
یا غلط ذہنیت کے واجب ہونے کا سبب ہے۔

(۶) ممبرانہ کے رے تحت حکومت کا ملک کے شریوں پر کی قومی
ضرورت کی بناء پر انھوں میں کسی عائد نہ ہو جیسے : دفاعی ملکی
وغیرہ۔ (۷)

(۸) کوئی چیز و ادب کچھ کرنا کی گئی۔ مگر بعد کو معلوم ہو کر اس کا

معاذ۔ قرض و مال کے ضائع نہ ہونے کی وجہ سے واجب ہو۔
الطین طر، رعد، اعدال و اجہ با لسی اللہ مدہ باللفظ او
الاستہلاک او الاستغفر (ظن) — دین سے قرضی مفہوم
رکھے والی ایک اصطلاح قرض کی ہے۔ قرض کا لفظ خاص
ہو کر اس اندر پر ہونا جاتا ہے، جو کسی کو اس نیت سے دیا جائے
کہ وہ بعد میں ادا کر دے گا اور دین کا لفظ اس کے مقابلہ عام
ہے اور وہ تمام صورتوں کو شامل ہے۔ جن میں کسی شخص کی
کوئی چیز دوسرے کے لئے مبادلہ اللہ ہو جائے۔ بدو قرض
ہو یا کسی دل کے عوض باقی ہو یا کسی غیر مضموم (۳) کسی کے بدلہ
شر۔

دین واجب ہونے کے اسباب

دین کی تحریف سے اس بات کی طرف بھی اشارہ
ہو گیا کہ قرض کی طور پر واجب دین کی ممکن صورتیں ہیں : اول
عقد و معاوضہ دوسرے قرض اور تیسرے کسی سامان کا ضائع
کر دینا جس کو فقہ ”مضارک“ سے تعبیر کرتے ہیں تاہم ان
اموری صورتوں کا تجزیہ کیا جائے تو یہی تین صورتیں تو صورتوں
پر مشتمل ہیں۔ ذیل میں انھما کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے :
(۱) اپنے لاد پر مال کا اجازم — یہ بھی دو طرف بنیادوں پر
ہوتا ہے۔ جیسے : بیع قرض، جوارہ، نکاح و طلاق وغیرہ اور

(۱) کتاب المصالحات اعلیٰ ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸،

کہتے ہیں یہ جی وجہ نہیں تھی تو بیٹے اپنے شخص پر کسی
داخل واجب ہوئے۔

۱) مائیکہ اور خالہ کے نزدیک اگر کوئی شخص دوسرے کی
اجازت سے بغیر اس کی طرف سے کوئی کام کرے جیسے
اس کی طرف سے عقد ویزا کرے و یا زاد و تہنہ و
ادمان کا نہ ہو تو وہی دوسرے شخص کے بعد اس کا وین
ہے گا۔ شواہد اور خبری نے اس سے عقد ہے۔ ان
اعزازت سے نزدیک یہ کسی طرف سے تحریر تصور کی
ہے نہ کہ۔

۲) اگر شخص جس کی حالت مضطرب اور ایش اجازت کی ہی ہو لیکن
اس کی وجہ سے دوسرے کا نہ تھا تو وہی جیسے حالت
اضطرب اور اجازت دوسرے کا تھا نہ تھا لیکن ویزو
۳) مہربان کے خلاف پر کوئی شخص اس وین اور اسے خوب
خوب ہو جس پر اور شدہ کا وین واجب ہوگا۔ ۱

دین پر وثیقہ اور ثبوت کی صورتیں

دین پر وثیقہ اور ثبوت کی چار صورتیں ہیں

۱) دین پر دین کی طرف سے کوئی شخص نہ اسے قبول کرے۔
۲) دین کی طرف سے کوئی ضمانت ہو اور اسے صلہ کیا
جائے۔
۳) دین پر وثیقہ ہو جائے۔

۴) دین کی ضمانت ہو جائے۔ تحریر میں ہو اور اسے ثبوت

کرنے میں مستحق ہوگی۔ نہیں اس میں لفظ نہ کے اور یہاں
اختلاف ہے بعض لوگ اس کا اعتبار نہیں کرتے۔ اس سے
کہ تحریروں میں تسلیم اور اقرار کا کوئی امکان ہوتا ہے۔
اور یہی ماننے ہے کہ اگر تحریر محض ہوئے کے فراہم ہو
اس تو اس کی تحریر میں مستحق ہوں گی ۱۰۰ — موجود و نہ
یہی جب تحریر اور اقرار کا روزانہ عام ہے اور نہ
بڑے معاملات میں خرچہ نہ کیا جائے تو تحریریں اور ان کو
محفوظ رکھنے کی سبب نہ ہوگی۔ یہی جی جاتی ہیں۔ جی
نہی ہے کہ تحریریں (جن کے خلاف ویزو)۔ برہانیت کا
مناصب لکھ کر لیا گیا ہو یا جت ہیں وراہی پر پختہ رہا تحریریں
مواصرین کا جس ہے ۱۰۰ یہی کچھ الا انکاسی (۱۰۰)
اس مرتبہ

والجملہ اصل . بعمل بالصل اذا كان مروت

من فائده التروا و شدة النصيح .

حاصل یہ ہے کہ اگر مروت اور نصیحت کے شر سے

خالی ہو تو نہ تھا ورنہ قائل ہوگی۔

دین پر قبضہ سے پہلے تصرف

دین کے سند میں ایک اہم قسم سند یہ ہے کہ مالک
دین قبضہ سے پہلے دین میں تصرف کرتا ہے یا نہیں؟
نہی کہ جب دین میں تصرف کی اور اس میں ہیں یا نہیں مروت
دین ہے اس کی نہ کہا جائے۔ اور یہی صورت یہ ہے کہ

۱) صحیح . در احادیث من قصہ الامامات من العاد الاسلامی للفقہ حرمہ ص ۱۰۰ فصل ۱۰۰ من الاموال ص ۱۰۰

۲) النجاشی . مسند الامام من فائده التروا و شدة النصيح ص ۱۰۰

۳) النجاشی . مسند الامام ص ۱۰۰ فصل ۱۰۰ من الاموال ص ۱۰۰

کسی در شخص کو اس کا مالک بنا دیا جائے، خلیفہ کے یہاں مکمل صورت جائز ہے اور خود دین کو کسی عوض کے بغیر بھی اس کا ملک بنا دیا جائے۔ اور عوض لے کر بھی۔ چنانچہ ابن قیم کا بیان ہے:

روى الشيخان لا يحدود ولو دانه من العديون

اور وہ حد جائز

اس کی کچھ حد نہیں، نہ غریب دین کی۔ نہ

فرمانت نہ نہ دین کا ہر دوست ہے اس کی کچھ حد ہے۔

یہی دوسرے فقہاء کی بھی ہے (۱)۔ بہت اکر کسی

ان کی چیز کو دین کے بدلہ خرید کر دیا ہے جس کی کچھ حد (اوعمار)

جائز نہیں، مجھے۔ سو چاندنی کے بدلہ چاندنی سونے کے بدلہ،

تو غنیمت میں بقدر ضرورتی ہے، نہ کہ دین کی دین سے اوجھار خیر

فرمانت لازم نہ جائے۔ یہی یہ ہے کہ کچھ مسلم میں "محب لہ"

کے یہ نہ چھوڑ باقی ہو یا کسی اور کے یہاں کوئی چیز، اسی کو اس

کو "دین امانی" فقہاء اگر کچھ مسلم کی جائے تو یہ جائز نہیں (۲)

اس پر بھی قریب قریب علماء کا اتفاق ہے اور انی مستدر نے اس

پرجوش کا رد کر دیا ہے۔ (۳)

البتہ علامہ کے نزدیک وہ دین نہ دین کو کچھ اور عوض لے

نہ دیا جاسکتا ہے۔ جس پر حسب دین کی ملکیت قائم ہوگی۔

ملکیت کے استعزاز سے پہلے وہ دین خود دین سے بھی

سے دین کی کچھ حد ہے۔ (۴)

دین کے ہر دوست کو دین کا بلا عوض، بلا عوض مالک

نہ نے میں اختلاف ہے، خلیفہ، حاکم اور مشائخ کے قول مشہور

کے مطابق نہ دین کا ہر دوست ہے اس کی کچھ حد ہے۔ (۵)

مالک کے نزدیک کچھ خاص شرطوں کے ساتھ غیر دین سے

دین کی کچھ حد ہے اور ان شرطوں کا خلیفہ، غرض سے ضمانت ہے

نہ اشواہ اور حاکم کے بعض اور اقوال بھی ہیں، (۶)۔ مسد لیکن

اسی دو اقوال نہ وہ مشہور ہیں۔ (۷)۔ اہم یہی اقوال نہ خلیفہ اور جمہور کا

ہے۔ فقہاء اور محدثین و حفاظات کے بارے میں شریعت کے

مزارع و مذاق سے زیادہ قریب ہے، واللہ اعلم

دین کی دین سے کچھ

دین کی کچھ دین کے بارے میں حقیت (مثنیٰ) اور مان

(کچھ) اور دین دین و اشواہ ہوں۔ یہ جائز نہیں، حدیث میں

مرد لہ ہے

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

بیع الککائی بالککائی (۸)

(۱) رتبے شرح حدیث ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۲) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۳) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۴) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۵) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۶) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۷) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

(۸) رتبے ۵۰۶۸ - ۵۰۶۹ - ۵۰۷۰

خسور ﷺ نے اوجھڑے جڑ اداکار فرید زبردست سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث کو متفقین کے نزدیک حد کے اقدار سے ضعیف ہے۔ لیکن فقہاء اس کی درست ہونے کا دعویٰ وفاق ہے۔ چنانچہ ابن منذر، احمد بن حنبل، ابی داؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، مسند ابی یوسف وغیرہ میں یہ حدیث منقول ہے۔

دین ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ ملوک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا .

الدين رواية الله في الأرض ، فإذا أراد الله

يُذَلِّعُ عَبْدًا وَمُخَلِّعًا لِي عَقْدًا. (٢)

ویرج زمین میں لڑھکائی کا علم (ذلت) ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو ذلت میں مبتلا فرما دیتا ہے تو اس کو اس کی قبروں میں رکھ دیتا ہے۔

آئی نئے امین ملک بال مولانا مفت محمد اور مصحفیت ہے

البتہ وہ سمجھ نہ سکا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا صورت کیا
سلوک کیا جائے؟ اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے
مذہب کے مقلدوں کا خیال تھا کہ اگر عورت جو کہ نکاح کی صلاحیت کے وجود
میں نہ ہو تو اس سے نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے اسے مقرر کیا جائے گا
کہ جب تک وہ نکاح نہ کرے یا خواہنا مال فروخت نہ کرے، کہ بن
کلیہ نکاح کی صورت پیدا نہ کر لے اس کو قید کر دیا جائے گا۔

نہج مکر وہ مفصل اور روح لیے ہوئے ہے۔ اسے رہا کر دینا چاہئے گا اور بالی

[illegible]

دین کی ایک اور اصطلاح

دین کے سلسلہ میں فقہاء کے یہاں ایک اور اصطلاح بھی ہے اس اصطلاح کے مطابق جو چیز اس میں ثابت ہوتی ہے۔ لیکن معین معین نہ ہوتے اور وہ کچھ جانتی ہے۔ جیسے سوا، چوڑی، دلچسپ، اور کچھ سب سے کچھ جانتی ہے اور "تین" کہلاتی ہے۔ جیسے۔ مکان، شاپ، دکان،

ایسی ہی محسوس ہے جو غریبی کی بیخ ایک دوسرے سے ملتا ہے کہ
 "خیر اللہ ہے کہ یہ ہے" کہہ رہا ہے۔ (۱۹)

میں اپنے کے متبادل فتنہ، کے یہاں لفظ بھی ہے۔ متعلق

(1) في حالة الإلغاء لا يرد على صاحب العمل ما دفعه من اشتراك في التأمين الاجتماعي، إلا في حالة الإلغاء من مالكي الشركة.

(٢) مستند: دكم ٦٠٥ رقا، صحيح علي شرط ائمه

(١) إيفه: (مدير، زوجه) ٩٥٥-٩٥٦

٢٦: مصنفات حكيم، ج ١، ص ٢٢٩. ٢٧: ج ١، ج ١، ص ٢٢٩. ٢٨: ج ١، ص ٢٢٩. ٢٩: ج ١، ص ٢٢٩.

اور موجود شخص چیز کو "میں" کہتے ہیں۔ المعین هو الشیء المعین المستخص (۱)۔ یوں بعض دفعہ میں یعنی ذریعے کی صلاحتیت دیکھنے والی چیز دوسرا، چاندی اور روپے میرے کو فقہاء دین اور دوسری چیزوں کو میں کہہ دیتے ہیں۔

خصوصی احکام

دین کے خصوصی احکام یہ ہیں

(۱) دین صرف مال مثالی ہی میں ہو سکتا ہے یعنی ایسی چیزیں جو تاپنی یا قوی جاتی ہوں یا ان کی مقدار گنتی اور شمار ہی کے ذریعہ معلوم ہوتی ہو مگر ان کے افراد میں کوئی خاص تفاوت نہ پایا جاتا ہو، قیمتی چیزیں جن کے افراد میں قابل لحاظ تفاوت اور فرق پایا جاتا ہو وہ دین میں ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اسی لئے ان میں بیع مسلم (۲) بھی درست نہیں ہے چنانچہ اگر کسی وجہ سے "قیمتی" چیز کسی کے ذمہ واجب ہوئی جائے تو فقہاء اس میں اصل چیز کے بجائے اس کی قیمت واجب قرار دیتے ہیں۔ (۳)

(۲) جب تک دین پر قبضہ نہ ہو اس وقت تک اس کی تحسیم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کسی شخص کے ذمہ چار آدمی کے پیسے ہوں اور ایک شخص نے اس شخص کی کوئی چیز اپنے قبضہ میں لے لی اور چاہتا ہے کہ اس کو کوچ کر اپنا مکمل دین وصول کر لے تو یہ درست نہیں وہ جو کچھ بھی پیسے اس سامان سے حاصل کرے گا اس سے تمام حق داروں کا حق متعلق ہوگا۔

(۳) دین پر کوئی ایسا معاملہ (عقد) نہیں کیا جاسکتا جس کے

ذریعہ کسی کو مالک بنایا جاتا ہے چنانچہ دین فروخت نہیں کیا جاسکتا اور نہ دین ہبہ کیا جاسکتا ہے۔ البتہ فقہاء نے اس سے ایسی صورت کو مستثنیٰ کیا ہے جس میں خود دیون سے دین کو فروخت کیا جائے یا اس کو دین کا مالک بنایا جائے چنانچہ فقہاء لکھتے ہیں: تسلیک الدین من غیر من علیہ

الدین باطل (۴)

(۴) حوالہ (۵) صرف دیون ہی میں جاری ہوتا ہے میں میں حوالہ نہیں ہوتا اس لئے کہ حوالہ میں واجب شدہ قیمتی کا مکمل ادا کیا جاتا ہے اور دین ہی میں مکمل کی ادائیگی درست ہے، میں میں مکمل کی ادائیگی درست نہیں، بلکہ اس میں عین وہی شی کا ادا کی جاتی ہے۔

(۵) دیون میں "مقامہ" جاری ہوتا ہے یعنی اگر صاحب دین کے ذمہ دیون کی کوئی ایسی چیز باقی ہو جو خود اس کے دین کے مٹاؤ ہو تو اب مطالقہ دین کی نگاہ میں باقی نہیں رہے گی اور سمجھا جائے گا کہ انہوں نے اپنا پانچ وصول کر لیا ہے (۶)

(۶) بری الذکر نہ کرنا (جس کو فقہاء ابراء کہتے ہیں) دین سے متعلق ہوگا میں سے نہیں۔ اس لئے کہ ابراء کے ذریعہ بری کرنے والا صرف اپنا حق ساقط کرتا ہے دوسرے شخص کو اس کا مالک نہیں بناتا البتہ اگر میں موجود ہو تو اس کی واپسی ضروری ہوگی دین ہو یعنی مالک کی چیز عینہ موجود نہ ہو اور اس کا بدلہ ادا کرتا واجب ہو ایسی صورت میں جس شخص کے ذمہ دین ہے

(۱) مجلة الاحکام، رقمہ: ۱۵۹ (۲) تلخیص فی التہذیب، مسان، اجزاء ۱۰۰۰

(۳) دیکھئے: درمختار علی ہاشم ردالمحتار ۱/۱۹۵، کتاب الفیض

(۴) درمختار، علی ہاشم الرد ۲/۲۶۸، کتاب الصلح ۱: دیونہ

(۵) حوالہ فی التہذیب کے لئے، رقمہ: ۱۵۹، دیکھئے: ردالمحتار ۳/۳۸۳، کتاب الاصل

وہ صاحبِ دین کے محنت کرنے کی وجہ سے برحق القہر ہو جائے گا۔ (۱)

(دین اور دین کے معاموں میں کچھ اور جڑی اور اصولی فرق بھی ہے، اہل فلسفہ شہرہ منصفی احمد زکاء ہدیسہ دشتی یونورٹی کا کتاب "الذہن الفقیہ" ۳۷۱ تا ۱۸۱۶ء چاہنے والے افراد نے بھی خاص طور پر اسی تحریر کو پیش نظر رکھا ہے)۔



(۱) انور تھیلر، کتاب: الذہن، منصفی احمد زکاء ہدیسہ دشتی

تہم ثروتن و زین اور دوسرے جانوروں کو کھڑا یا جائے تہب بھی جانور، حوالہ ہوگا، کیوں کہ قصہ دو سدا صدقوں کا جسم سے نکلتا ہے اور حاصل ہو گیا (۱)۔ تین امام مالک کے اہل سنت کو تحریر کرنی ضروری ہے۔ گائے، بکری، کھڑا اور زین دونوں کر سکتے ہیں، نہ کہ تہب سے اور دوسرے جنگلی جانوروں کو زین کرنا ضروری ہے۔ (۲)

ذبیحہ پر اللہ کا نام پڑے

ذبیحہ کے حال میں ہونے کے لئے شرعاً ہے کہ زین کرے وقت اللہ کا نام پڑ جائے۔ اللہ تعالیٰ کو رضا ہے۔ لکھو اعمام ذکور اسم اللہ علیہ السلام اور یہ صراحت بھی کر دی گئی ہے کہ جس چیز پر اللہ کا نام پڑ جائے اس کو کھایا جائے۔ ولانہ لکلوا اعمام بذکور اسم اللہ علیہ السلام (۱) اس لئے اگر ذبیحہ پر زین کرتے وقت اعمام اللہ کا نام نہ ملے تو زید حرام ہوگا، نہ بھول جائے تو زید حلال ہے۔ ایک تو اس لئے کہ کوفہ میں اور بھول چکے ہوں گے تو زید شریعت کا معلوم مزاج و نہ اہل ہے۔ دوسرے قرآن مجید نے یہاں ایسے ذبیحہ کے کھانے سے منع کیا ہے جس پر اللہ کا نام نہ پڑا ہو (۲) چنانچہ اس کو "فشل" سے تعبیر کیا ہے (۳) نفسی (۴) نہ (۵) اور فقر کے الفاظ کی شدت بتاتی ہے کہ یہاں ایسی غلطی مراد ہے جس میں تقدیر، فقر و دوش ہو نہ ہو۔ اللہ کا نام نہ پڑنے کی صورت اس میں داخل نہیں ہے۔

یہ اسے اختیار کی تہ (۱)۔ مالک اور شعبہ کا بھی یہی نقطہ نظر ہے (۲) تاویل نے تو ایک مسلمان کے ذبیحہ پر اللہ کا نام لینا ضروری نہیں۔ جانور جو کہ بھروسے پر اہل ذبیحہ حلال ہو جائے گا (۳)۔ یہ بھی ضروری ہے کہ زین کے وقت صرف اللہ ہی کا نام پڑے کسی اور کا نام نہ پڑ جائے کسی ذبیحہ کا بھی نہیں۔ نیز اللہ کا نام پڑنے سے اللہ تعالیٰ کا شکر و حمد کے طور پر اکر کرنا مقصد ہو، گراں دوزاں کا نام نہ لیا اٹھا "السلام"۔ اصفہانی "کہ تو ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا" (۴) بہتر طریقہ یہ کہ کہ اسم اللہ، اللہ اکبر "یہ کہ زین کرے تو بھری ضروری نہیں، کسی طرح اللہ تعالیٰ کی تحمید کر دے، صبح اللہ اعظم، اللہ اجل، لا الہ الا اللہ وغیرہ کافی ہے۔ نیز عربی، بن علی اللہ سبحانہ تعالیٰ کا نام نہ ملے تو یہ بھی کافی ہے۔ (۵)

کہ زین

ہر ایسی چیز حلال کرنا درست ہے جو حلال اور حلال ہو۔ مطلوبہ، گھنٹا اور ٹائمر کو کہتے ہیں۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ ہاتھ نہ دھوؤں تو اس سے زین کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو چیز بھی خون کو بہا رہے تو اس کو کھاؤ بشرطیکہ اس پر اللہ کا نام نہ پڑا ہو۔ مسلمانوں پر اللہ و ذکر اسم اللہ عنہ لکھو (۱)۔ (۲)۔ بہت رحمتی اللہ تعالیٰ نے وقت اور ٹائمر کے ذریعہ زین کرنا، سب سے منع فرمایا

(۱) ماہنامہ حاکم علی الشرح المصمم ۱۴۲۰ھ

(۲) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

(۳) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

(۴) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

(۵) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

(۶) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

(۷) ۱۹۲۱، مجلہ الشرع والسنن، ۱۶-۱۷، لیس ۱۶۷۹

ہے (۱)۔ اس لئے فقہاء نے دانت و آغز اور جیس سے جانور ذبح کرنے کو رد کیا ہے۔ اگر دانت اور ناخن جسم سے لگے ہوئے ہوں جب تو ذبح کرنے سے بلا جود و حرمت ہوں گے اور ان کا کھانا حلال نہ ہوگا۔ کئے ہوئے ناخن اور جسم سے علاحدہ شدہ دانت سے ذبح کیا تو کراہت کے ساتھ یہ فعلی جائز ہوگا (۲)۔
 یہاں کہہ دیتا کہ علماء و محققین کی مشابہت سے بچنا ہے اور جھٹی لوگ جسم میں لگے ہوئے دانت اور ناخن سے جانور کو ذبح کرتے ہیں اور کرم سے علاحدہ شدہ دانت اور ناخن سے تخریج — دوسرے فقہاء کے نزدیک بہر صورت دانت اور ناخن سے ذبح کئے ہوئے جانور حرام ہی ہوں گے۔ (۳)

نکذ ذبح کا اتنا حار و دار ہو کہ ضروری ہے کہ اس سے رگیں اور تالیوں کی رگیں، ایسی چیزیں جن میں مناسب طور پر دھار نہ ہو لیکن دھار نہ ہو، نہ پھل ہوں نہ زہر جانور ان کے بل بوتے پر جھ سے حرج جائے تو ان کا کھانا حلال نہ ہوگا — مفتی خورشید ذبح کرنے کے لئے جو مٹھن بائی گئی ہو، اگر آلہ ذبح کے اس اصول کو پورا کرتی ہو تو اس سے نہ نور کا ذبح کرنا درست ہوگا ورنہ جس مادے کی تحصیل آئی ہے، (یعنی کاغذ یا تار ہوگا) پائیں؟ اس کے لئے ملاحظہ ہو۔ ”بند و قید“

مستحبات و مکروہات

اسلام سے پہلے جانور کو ہڈی ذبح و ذبح جاتی تھی۔ اسلام

نے اس کے گوشہ کو حلال کیا لیکن ذبح کا یہ اس طریقہ ضروری یا حرام سے کم تکلیف نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ دشمن کو قتل کر تو اس میں بھی احسان کا دامن نہ چھوڑو یعنی یکبارگی قتل کر دو و تکلیف دے دے کہ شاد اور جانور کو ذبح کر تو اس میں بھی ہلا میری اختیار کرو۔ فاذا قتلتم فاحسوا القتلہ و اذا ذبحتم فاحسوا الذبحۃ (۴)۔ اسی لئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے جھری تھ کر لی جائے اور جانور کے سامنے تھوڑی جگہ چائے کہ اس کو خرچہ اذیت ہوگی۔ ان النسیء ﷻ لعن ان یحسد السفار وان یلواری عن البہائم (۵)

یہ بھی مستحب ہے کہ آیت کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے ورنہ یہ مکروہ ہے کہ جانور کے سامنے جھری تھ کر لی جائے (۱)؛ یہ بھی مکروہ ہے کہ جانور کو بھیج کر ذبح نہ کیا جائے (۲)؛ مسنون طریقہ ہے کہ دانت کو کھڑا کر کے فرمایا جائے اور گائے بھری وغیرہ، بایں پیلو پر غا کر ذبح کیا جائے نیز ذبح کے وقت اس کے تین پاؤں باندھ دیئے جائیں اور ایک دایاں پاؤں کھلا چھوڑ دیا جائے (۳)۔ ستر ہائی اور ہڈی کے جانور میں تو ذبح کرتے وقت ذبح کرنے والے کا تیلہ سرٹا دیا سنا ہے اسی مقام حالات میں بھی قبلہ رخ ہو کر جانور کو ذبح کرنا اور جانور کو کبھی قبلہ رخ نہ کرنا بہتر ہے۔ (۴)

(۱) بدائع الصالحین ۲: ۵۰۵ (۲) بدائع الصالحین ۲: ۵۰۵

(۳) دیکھئے شرح مہذب ۱: ۵۵۱، حاشیہ ۲۵۴

(۴) مسلم ۱۵۱۰، مطاب الامم، حسان الخیر، سنن ۳۱۰۲، مطاب الامم، بیعتنا الفجرۃ

(۵) ابن ماجہ ۳۸۲، بدائع الصالحین ۲: ۵۰۵

(۶) سنن ۵۰۵

(۷) شرح مہذب ۱: ۵۵۱

(۸) شرح مہذب ۱: ۵۵۱

(۹) غزوة ۵۰۵

مستقر سے تعبیر کیا ہے اور ایک ہے کہ اس کو طوائف و قماران کے ذریعہ جانا جاسکتا ہے۔ اپنے اپنے ذائقے کے مطابق اس علم نے مختلف طبقات میں پھیلی ہوئی ہیں، کوئی خون کا ٹھکانا مانگے جانے کے بعد جو نور میں کافی حرکت و اضطراب کا پایا جاتا وغیرہ۔ (۱)

موجودہ دور میں سب سے بڑی طریقہ پر حیات و موت کی تحقیق پر بحث کی جا سکتی ہے۔ جس جانور میں تھوڑی سی حیات باقی ہو، ذوق کرنے کے بعد اس سے طحال ہونے کی دیکھ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان کا لکھ کر (۱) کہتا ہے کہ ایک باغی حجام سطح پر کھڑا ہوا تھا تو قحطی اس نے ایک بکری پر موت کے آچر دیکھے۔ اس نے ایک جھڑوا اور اس سے اس کو ذوق کروایا اور رسول اللہ ﷺ سے روایت آیا کہ کیا اس کا کھانا طحال ہے؟ آپ ﷺ نے اس کے کھانے کا تجربہ کیا (۲) اگر ذوق کئے جانے والے جانور نے چھت میں نہیں ہو اور ذوق کرنے کے بعد وہ زندہ نکل آئے تو وہ ذوق کرنے کے بعد ہی طحال ہو گا اور اگر زندہ نہیں نکل آیا تو امام ابوحنیفہؒ نے نزدیک مردار کے حکم میں ہو گا۔ دوسرے فقہاء کے نزدیک اس کی ہاں کو ذوق کرنا اس کے لئے کافی ہو گا اور وہ طحال ہو گا۔ (۳)

(تفصیل کے لئے دیکھئے "تجربین")

ذوق کشندہ کے لئے شرطیں

ذوق کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقی ہو، پھر اسے رائیہ پیکر کا ذوق کرنا ضروری نہیں جو ذوق کرنے کا مستطیع بھی نہ سمجھتا ہو۔ (۱) نہ شکر خوار کا ذوق طحال ہو گا جو طحال ذوق کو سمجھنے سے

(۱) حاشیہ صفحہ ۳۵۰ - شرح مہذب ۹۱۹

(۲) فتح الباری شرح السنن ۳۵۴

(۳) شرح مہذب ۸۹۹ - سنن ابن ماجہ ۱۰۶۵ - کتبہ عہدہ

(۴) کتبہ عہدہ ۳۵۰

جانور اگر ان کی پشت کی جانب سے ذوق کرے گا مرد ہے، تاہم طحال اور طحال پر کون پر چھری پکڑے گا، نو زندہ ہو گا اس کا کھانا مال ہو گا البتہ یہ فعلی کر دہ ہے (۱)۔ روایت بھی کر دہ ہے کہ جانور کو اس طرح ذوق کر دیا جائے کہ گردن اٹک ہو جائے یا گردن کی ہڈی تکٹک جائے جس میں سفید گودا ہوتا ہے۔ (۲) البتہ اس فعلی کے کر دہ ہونے کے باوجود پھر طحال ہو گا اور اس کا کھانا درست ہو گا۔ (۳)

جانور ذوق کرنے سے بعد جب تک جان پوری طرح نکل نہ جائے اور اضطراب کی کیفیت ختم نہ ہو جائے، اس وقت تک چروہ کا بیخیزا کر دینا قانوناً بائسی حد تک کھانا کر دہ ہے (۴) کہ اس میں جانور کو حقیقی ایسا پہنچا ہے۔

ذوق کیا جانے والا جانور کیسے جانے؟

ذوق کے طحال ہونے کے لئے چھت میں وہ ہیں جن کا طحال ذوق کرنے والے سے ہے اور کچھ شرطیں وہ ہیں جن کا طحال ذوق کئے جانے والے جانور سے ہے۔

ذوق کئے جانے والے جانور کے لئے اول تو ضروری ہے کہ وہ انسان یا جانور میں سے ہو جن کا کھانا: شرعاً طحال ہے (۱) "میں" کے تحت اس کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے۔ (۲) دوسری ضروری شرط یہ ہے کہ ذوق کرنے کے وقت جانور میں معمول کی زندگی باقی رہی ہو۔ (۳) موت کے معاہدہ جانور میں جو زندہ ہوئی کیفیت باقی رہتی ہے۔ (۴) حیات میں ہے اس معمول کی حیات (۵) جو ذوق کے طحال ہونے کے لئے ضروری ہے (۶) "حیات

(۱) حوالہ صفحہ ۹۱۹ (۲) حوالہ صفحہ ۹۱۹

(۳) شرح مہذب ۸۹۹ - سنن ابن ماجہ ۱۰۶۵ - کتبہ عہدہ

(۴) کتبہ عہدہ ۳۵۰

الہی کتاب کے ذبح کے حلال ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اس پر اللہ کا اور صرف اللہ کا نام لے (۴۱) اگر وہ ذبح پر اللہ کا نام نہ لے یا اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا نام بھی لے لے گا تو ان کا ذبح حرام ہوگا۔ علامہ سائلی نے اس پر صحیحہ کا قریب قریب اجماع نقل کیا ہے۔ (۴۲)

ان میں شکی کے نزدیک مسئلوں کی طرح کتابی بھی اگر قدر بھی اللہ کا نام نہ لے گا تو ذبح حلال ہے (۴۱)۔ واللہ کے یہاں تو اس باب میں اور بھی توسع ہے کہ اگر یہودی اور یہودی نے کھانے کے لئے ذبح کیا ہو اور ان کا حضرت یحییٰ یا عیسیٰ کے لئے ہو تو ان کا کھانا صرف مکروہ ہو گا نہ بالبت اضر ذبح کرنے کے لئے ہی حضرت مسیح علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کا نام لے گا تو اس کا کھانا جائز ہوگا۔ (۴۲)

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں خنی کی رائے قرآن، حدیث اور روایں کے عمومی اجماع (وفاق) سے زیادہ مخالفت رکھتا ہے، جانوروں کی قربانی اور ان کے ذرا بخار سے ہر قوم کا اعتقاد ہی اور مذہبی رشتہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے جانوروں کے حلال ہونے کے لئے اللہ کا نام لینے کی شرط لگائی ہے اور ہوں کہ علیٰ سبب کسی نہ کسی وجہ سے خدا پر ایمان رکھتے ہیں، اس لئے خصوصی طور پر ان کے ذبح کو حلال قرار دیا۔ اگر ان کے لئے ذبح پر اللہ کا نام لیا ضروری نہ ہو، یہاں تک کہ فی اللہ کا نام لینے کے باوجود ان کا ذبح حلال ہو جائے تو پھر یہ قسم

کا صبر ہو۔ اگر چاہے ہو، لیکن ذبح کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور اس کے طہوم سے وقف ہو تو اس کا ذبح حلال ہے۔ یہی عقائد خوار کے لئے بھی ہے۔ (۴۱)

ذبح کے حلال ہونے کے لئے دوسری شرط نہ ہب کی ہے کہ وہ ہابوہ مسلمان ہو، الہی کتاب میں سے ہو، یعنی یہودی یا یہودی ہو۔ ارشاد باری ہے:

الیوم احل لکم الطہیات وطعام اللہین
او کوا الکتاب حل لکم۔ (۱۰۵، ۱۰۶)

آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور جو الہی کتاب میں ان کا حکم بھی تمہارے لئے حلال ہے۔

مشرکین پر کشت اور مردہ ذبح کا ذبح حرام ہے۔ (۴۱) قرآن مجید نے الہی کتاب کی حیثیت سے یہود و نصاریٰ اور سابقین و تموموں کا ذکر کیا ہے، ان میں یہودی اور نصاریٰ تو جہنم میں، دوسرے کون لوگ ہیں؟ یہ معصوم و جہنم میں۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور غیر مسلم قوم کا ذبح حلال نہیں، جیسا کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے لکھا ہے۔ (۴۳)

یہودی اور یہودی سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا، نبوت اور وحی پر ایمان رکھتے ہوں۔ ایسے لوگ جو ہمارے ہم یہودی اور یہودی ہیں، لیکن حقیقت میں وہ خدا کے مقرر ہیں، ایسے لوگ الہی کتاب کے حکم میں نہیں ہیں، ان کا ذبح حلال نہیں ہے۔

(۴۱) حاشیہ ۱۵۵:۵

(۴۲) شرح صغیر ۸۶:۶

(۴۳) تخریج الصغیر ۱۵۱:۶

(۴۴) حاشیہ ۱۵۵:۵

(۴۵) بدیع الصغیر ۲۶:۵

(۴۶) حاشیہ ۱۵۵:۵

طاہرہ مری وغرض کے لئے اس کا استعمال جائز ہوگا۔ (۱۰)
 ہر جانور کو ذبح کرنے سے پہلے برقی صدمات پہنچا کر مراد
 بنے دماغ سے جانور کو ایسا توڑ دیا جی ہے۔ مگر طاہرہ دماغ کے
 دوران خون کے متاثر ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ اگر برقی
 صدمات اس کے کمرے ہو جائیں گے جانور کا جگر مشکل ہو جائے
 جس کا کھانا حلال نہ ہوگا اور دھارہ کے ٹھہر میں ہوگا۔

(۱۱) اہل حرام جانور کی تکمیل کے لئے "میان" ذبح
 دھڑلہ کی کے احکام کے لئے "مید" "نیز" "چینی" "میت" "میت"
 اور "ال" کتاب" "بدرق" اور "ات" ذبح کے اہل حرام کی
 لئے جانتے ہیں۔ (۱۲)
 معنی ذبیحہ

ذبح کے سلسلے میں انسان کا ایک اہم مسئلہ معنی ذبیحہ کے
 حلال یا حرام ہونے کا ہے۔ معنی ذبیحہ کے سلسلے میں کئی قسم
 کا ہی ذبیحہ ہیں۔ انسان یا دھارہ پر ذبح کرنے سے پہلے
 ایسا نہ ٹانگے ٹانگے جاتے ہیں اس کا کیا قسم ہے اس سلسلے
 میں ابھی ابھی ہر قسم کا ہو چکا ہے۔ دھارہ مسئلہ ہے کہ بعض
 مشینوں کے ساتھ ایک مکان کی ضرورت پڑتی ہے جسے ایسا
 ٹھکانے بنی ہو، اس مشین چلا کر دیا۔ اب دوسرے ٹھکانے کی
 ضرورت پڑتی ہے جو کہ ذبح کے پہلے کے وقت مریوں کی
 گردن کو کاٹ کر ذبح کے سامنے رکھا رہے جس کی حیثیت ذبح میں
 تعاون کرنے والے کی ہے۔ اب دماغ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے
 حکم اس شخص سے بھی تحقیق ہے یا خود انسان کے کہ باہر انھیں ذبح

ہے سچی ہو کر دیا جائے گا۔ اہل کتاب کے حق میں تو اس حکم کو
 مسلمانوں سے زیادہ دیکھنا چاہئے کہ ان سے کم نہیں سمجھ
 ہے کہ اہل کتاب کے ذبح کے جس پر کسی بھی شخص سے خیر اللہ
 کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے وہ حرام ہوگا اور ایسا
 ذبیحہ دراصل کے حکم میں ہوگا۔ واللہ اعلم

موت کا ذبیحہ کا ذبیحہ کا ذبیحہ کا ذبیحہ کا ذبیحہ
 ذبیحہ کی حالت میں ہو، حلال یا جائز ہے۔ اسی طرح غیر جانور
 شخص کا ذبیحہ حلال ہے (۱۱)۔ ذبیحہ کا ذبیحہ حلال ہے اس کی
 چون کہ یہ حقیقی کا ذبیحہ ہے اس لئے ضرورت میں ہے (۱۲)
 کچھ ضروری احکام

مذ ذبح کے وقت ضروری ہے کہ شخص ذبح سے متصل باری
 تعالیٰ کا نام لیا جائے اور نہ باری تعالیٰ سے ترہٹے یا نہ تو
 چھوڑنے کے وقت نام لینا کافی ہے۔ (۱۳)

ذبیحہ بھی ضروری ہے کہ ذبیحہ ذبح کے لئے ایک ایک ہر
 ذبیحہ کیا جائے۔ (۱۴)

مذ یہ بھی ضروری ہے کہ ذبح کرنے والا خود نماز نہ ہے۔
 اگر وہ نماز میں ہو تو اس کی طرف سے کہہ دے تو کافی
 نہیں۔ (۱۵)

مذ جانور ذبح کے جاننے کی وجہ سے جس طرح حلال ہو جائے
 ہے وہی طرح اس کی وجہ سے جانور پاک بھی ہو جائے ہے لہذا
 خیر کے علاوہ کوئی اور جانور جس کا کھانا حرام ہو ذبح کیا جائے
 تو اس کے چھوڑ دینا درست ہے کہ وہ ہر قسم میں سے ہو لہذا

(۱) فقہ حنفی، ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳،

کرنے میں معاون ہو؟ تو اس مسئلہ میں فقہاء کی مراجعت
موجود ہے۔ چنانچہ اصل ذبح کرنے والے کے ساتھ ساتھ ذبح میں
مددگار کرنے والے کا بھی ہمراہ لکھا ضروری ہے۔

اور (الصحية فوضع يده مع يده القصاب في
الذبح وعانه على الذبح مسمي كل وجوب
لفظ ترك احدهما او طين ان نسبة احدهما
تلكى حرمت. (۱))

قریانی کے اردو سے قرآن کرنے والا قصاب کے
ہاتھ کے ساتھ اپنا ہاتھ بھی ذبح میں رکھے۔ اور ذبح
میں معاون کرے تو دونوں ہی کو "بسم اللہ" کہنا
واجب ہے۔ قرآن میں سے ایک "بسم اللہ" نہ کہے یا
گمان کرے کہ ان دونوں میں سے ایک کو "بسم
اللہ" بڑا کافی ہے تو بیجا گمراہ ہوگا۔

لہذا اگر مشکی ذبیحہ میں ہر توجہ میں معاون ہو اس کا
بھی ہمراہ لکھا ضروری ہے۔

تو بانی بعض جگہ یہ صورت بیان ہے کہ "بسم اللہ الرحمن
الرحیم" کی تہذیب کا ذکر کی جاتی ہے، مشین چلتی رہتی ہے اور
نیپ کے ذریعہ آواز مسلسل بجائی جاتی ہے۔ یہ صورت جائز
نہیں ہے کیوں کہ ذبح کرنے والے کا ہر اللہ کہنا ہی معتبر ہے،
کسی اور شخص یا حتیٰ کا ہر کہنا معتبر نہیں۔ چنانچہ تو دینی
عالمگیری میں ہے :

ومن شرائط التسبحة ان تكون التسبحة من
الذابح حتى لو سمى غيره والذابح ساكت

و هو ذكركم غيرو ناس لا يحسن. (۲)
تسبیح کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ تسبیح ذبح کرنے
والا کہے، اگر دوسرا شخص "بسم اللہ" کہے اور خود ذبح
کرنے والا خاموش ہو جائے اس کو یاد دہاؤ
بھونا نہ ہو تو ذبیحہ معافی نہیں ہوگا۔

چنانچہ فقہاء نے ذبیحہ پر بسم اللہ کہنے میں نیابت کو بھی جائز
نہیں رکھا۔ لو سمى له غيره فلا يحسن. (۳)

جب سے انہم مسئلہ یہ ہے کہ مشین کے ذریعے جو جانور
ذبح کئے جائیں، کیا اس کی نسبت طین و کرشین چلا۔ نہ والی کی
طرف ہوگی اور طین و کرشین والے کا بسم اللہ کہنا جائز ہوگا؟
اس مسئلہ میں اعلیٰ مقام کے درمیان اختلاف رائے ہے۔
تو مشین کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے اور اس اعتبار سے احکام
میں بھی فرق واقع ہوگا۔ بنیادی طور پر یہ مشین (ا) طرح کی ہو سکتی
ہے ایک یہ کہ مشین میں نصب آلہ ذبح کے نیچے بہت ساری
مخفیاں موجود ہوں۔ طین دیا جائے اور طین دہانے کے ساتھ
ہی آلہ چلے اور اس آلہ کے نیچے موجود مخفیوں تک وقت ذبح
ہو جائیں اور اس کے بعد وہ دوسریاں اٹھا جائیں۔ لہذا نہ طین
دیا جائے اور نہ طین دہانے کے نیچے موجود مخفیوں
کو ایک دفعہ مشین ذبح ہو جائیں۔

یہ صورت عام طور پر اہل علم کے نزدیک بہتر و درست
ہے۔ اس صورت کے بدلتے میں دو صورتیں قبیح ہیں : اول
یہ کہ کیا یہ طین ذبح بسم اللہ کہتے ہوئے طین دیا جائے والے مسلمان
کی طرف منسوب ہوگا۔ جب کہ ذبح کا طین مشین انجام دے

چلایا یا عجمہ سب حلال ہوں گے اور سب کا ایک دفعہ ہم اللہ پرنا
 تمام جانوروں کے احباب ہونے کے لئے کوئی ذبح —
 لو امر المسلمین علی کل حور بسمۃ واحدة (۱)
 نیز علامہ حنفی لکھتے ہیں
 لو اصبح شبتین احدهما لوقی الاخری
 فذبحهما دفعة واحدة بسمۃ واحدة
 حلا بخلاف ما لو ذبحهما علی التعاقب
 لان الفعل بعد الذبح تعدد التسمية ۲۱۱
 اگر ایک کے اور ایک اور ایک کو لیا اور ان دونوں
 کو ایک ہی دفعہ ایک ہی تسمیہ سے ذبح کر دیا تو یہ
 دونوں حلال ہیں۔ بخلاف اس صورت کے کہ
 دونوں کو یکے بعد دیگرے ذبح کرے۔ اس لئے کہ
 فقہائیں انہما یا یا یا ہے اس لئے تسمیہ بھی صحیح
 ہو گا چاہئے۔

اسی سے یہ ظاہر اس صورت سے جائز ہونے میں کلام نہیں
 مشین کی دوسری صورت یہ ہے کہ من دیانے پر مشین چل
 پڑے اور فاسا آئی، تین روز ذبح ہوئی رہیں، اس سلسلہ میں ان
 علم کی رکیں بکشت ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک جب تک
 مشین بند نہ ہو اور دوسرے الفاظ میں فاسا ذبح متقطع نہ ہو اس
 وقت تک جتنے چاہوں روز ذبح پر اگر ذبح ہو جائیں، وہ مباح
 حلال ہیں۔ کیوں کہ جب تک یہ فعل متقطع نہ ہو۔ جتنے چاہوں
 ذبح ہوں گے وہ اسی جن دن دبانے والے شخص کے فعل ذبح کی
 طرف منسوب ہوں گے اور اس کا کما ہوا نام اللہ ان تمام

دن ہے نہ کہ انسانی؟ دوسرے کہنا: یہ دفعہ ہم اللہ کہہ دینا اتنی
 دھیر رہی عرفیوں کے لئے کافی ہو جائے گا؟ — ان میں سے
 پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ کسی فعل کو روزانہ انجام دینے
 والے کے درمیان "عامل متناہ" یعنی اپنے ارادہ اختیار سے کسی
 فعل کو انہی روزینے والے شخص کا واسطہ نہ ہو تو فعل اسی شخص کی
 طرف منسوب ہوگا ہے۔ جیسے "فعل" سے "ب" کو توح کا لفظ نہ
 پایا تو جس میں "ب" کو "فی" نہ والی تھی "تیر" ہے، ذکر
 "الف" نہیں کیوں کہ تسمیہ وقت و اعتبار سے مکرر ہے اور عامل
 متناہ اس لئے ہی کیا نسبت "الف" کی طرف کی جائے گی
 اور وہی مکرر سمجھایا جائے گا۔ اگر طرح یہاں جس کہ مشین ایک
 "عامل غیر متناہ" ہے وہی فعل ذبح کی نسبت من و نہ والے
 کی طرف ہوگی۔ چنانچہ فقہاء نے "ذبح" مضر وی "یعنی ذبح
 کے بارے میں ایک لکھا ہے کہ فعل ذبح تیر پھٹنے اور سا پھوڑنے
 والے کی طرف منسوب ہوگا۔ والفعل یتلاف علی مستعمل
 الا لا لا علی الا لفظ (۱)

جہاں تک یہ سوال ہے کہ ایک نام اللہ کی ذبحوں کے لئے
 کافی ہو جائے گا؟ تو اس سلسلہ میں اس اصول کو پیش نظر رکھو
 چاہئے کہ اسم اللہ کا تعلق فعل ذبح سے ہے نہ کہ ذبح کئے جانے
 والے جانور سے۔ یعنی اگر ذبح کو فعل اسم ایک بار پایا جائے اور اس
 سے متعدد جانور ذبح ہو جائیں، تو ایک ہی بار اسم اللہ گھبران
 مباح کے حال ہونے کے لئے کافی ہوگا۔ اس سلسلہ میں فقہاء
 کے یہاں سراسر متفق ہوئے ہیں۔ لہذا وہی عاکفیری میں ہے کہ اگر
 ایک ہی دفعہ اسم اللہ کہہ کر ایک وقت کی چاروں پر اگر ذبح کر

اجماع قرار دینا بھی درست نہیں۔ لہذا حضرات شافع کے نزدیک مشنی ذبیح کی صورت کے طحال ہونے میں کوئی کام نہیں واللہ اعلم۔

جہاں تک مشین کے ذریعہ جانور کے چمڑے اتارنے اور گوشت کاٹنے وغیرہ کا عمل ہے یا مشین کے ذریعہ جانور کے نقل و حمل انجام پانے کی صورت ہے تو یہ صورت بالاتفاق جائز ہے اور اس میں کچھ قباحہ نہیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے: راقم الحروف کی تالیف — "عبادات اور چند اہم جدید مسائل" میں مقالہ "مشنی ذبیح")

ذراع

فقہاء کے یہاں پانی کے مسئلہ میں یہ بحث آتی ہے کہ دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ (ذراع) چوڑا اور وہ پانی سے ہو تو اس کو "نیشیر پانی" سمجھا جائے گا۔ اسی ذیل میں فقہاء نے "اراع" کی تحدید کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذراع کی مقدار کی بابت فقہاء کے تین اقوال منقول ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد چھ مشت ہے اور ہر مشت کی چار انگلیاں، اس طرح ایک ذراع چوبیس انگشت کے برابر ہو (۱) اور اقوال ہے کہ سات مشت ایک ذراع ہے، اس قول پر ۲۸ انگشت کی مقدار ہوتی ہے (۲) تیسری رائے ہے کہ سات مشت اور ہر مشت پر ایک انگشت کا اضافہ ہو گا ۳۵ انگشت، ابین نجم نے کاظمی حاکم سے اس رائے کی ترجیح نقل کی ہے (۳) — اور بعض حضرات کا یہ بھی خیال ہے کہ ہر زمانہ اور علاقہ میں وہاں کا مروجہ "ذراع" معتبر ہو گا

جانوروں کے طحال ہونے کے لئے کافی ہوگا۔ دوسری رائے یہ ہے کہ بجلی و فحہ کے بعد جو جانور آتے رہے اور ذبح ہوتے رہے وہ طحال نہیں ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ راقم الحروف کو ان دونوں دلیلوں میں سے کسی ایک پر پورا اطمینان نہیں۔ البتہ زیادہ اور کان بجلی رائے کی طرف ہے۔ کیوں کہ ذبیح میں شریعت کا اصل مقصود تھیں بائیں ہیں۔ اول یہ کہ جانور کے جسم میں پائے جانے والا بہتا ہوا خون پوری طرح نکل جائے، دوسرے کسی مشرک سے فعل ذبح انجام نہ دیا ہو، تیسرے ذبح کے وقت اللہ ہی کا نام لیا گیا ہو، غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ نوکر کیا جائے تو ذبح کی اس صورت میں یہ تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ دم سلوح (بہتا ہوا خون) پوری طرح نکل جاتا ہے، فعل ذبح میں کسی مشرک کی شرکت نہیں، ذبیح پر غیر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے بلکہ جنی و بانے والے نے بسم اللہ کہا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ کوئی فعل شروع ہونے کے بعد جب تک منقطع نہ ہو، ایک ہی فعل سمجھا جاتا ہے اور اسی فاعل کی طرف منسوب ہوتا ہے، اس لئے یہ ظاہر مشنی ذبیح کی یہ صورت جائز معلوم ہوتی ہے۔

یہ تمام تفصیل احناف اور جمہور کے مسلک پر ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ذبیح پر بسم اللہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ذبیح پر غیر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ لہذا اگر کوئی شخص قصد اور عمدہ بھی بسم اللہ نہ کہے تو ذبیح طالح ہو جاتا ہے۔ یہ قول گوویل کے اعتبار سے قوی نہیں لیکن بے دلیل بھی نہیں اور فقہاء متقدمین میں بھی بعض اہل علم اس کے قائل رہے ہیں۔ اس لئے اس کو خلاف

(۱) مختصرات النوار، وری (مطبوعہ) (۲) ردالمحتار، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲

(۱۱) - اختلاف اہل علم نے اس میں سے ائمہ ائمہ قول کو ترجیح دی ہے، بقول علامہ ابن ہمام، "کئی منہا صحیحہ من ذہب اللہ" (۱۲)۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ سید احمد آپ فکیل میں فرق سے سلسلہ میں ۱۰۱۱ کا قول کسی نہیں ہے نہ صرف یہ کہ ہے نہ اثر و اثر و آپ تفسیر کا تفسیر و انداز ہے اور چون کہ حوام کے لئے اس طرح کی تفسیر میں آسانی ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ سہولت بعد کے فقہاء نے اس کا اختیار کیا ہے۔ اس ایک انداز و تفسیر کی بابت اس وجہ تھ کہ یہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ وہ زیادہ تر سماع کا قول ہو۔ جس جگہ جس فقہ کا قول "ابن" کہا جاتا ہو وہ اس کے مطابق لکھنا کافی ہونا چاہئے۔

ذکرہ (مرد ہوتا)

ہر جگہ کہ اسلام نے عورتوں کو امرت اور انکار کا مقام عطا کیا ہے، ان کو ان کے باوجود عورتوں کی جگہ اور ان کے ہر سے میں ہمارے کے مختلف ادوار میں جو افراد و نظریات اور کہا گیا تھا، ان سے دامن چھانے ہوئے ایک معتدل اور متوازن سماج کی تعمیر کی۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان علاقیت یا اور علاقیت کا رے میدان اولی کا جو فرق ہے اس کو نظر انداز کر کے قانون فطرت سے متصفہ سمجھنے کے مترادف ہوگا۔ فقہ اسلامی میں اس کا خوب پاس دل دیکھ گیا ہے، اس

کا مقصد مردوں کی قدر، منزلت و اہم کرنا نہیں ہے بلکہ ان کی گراہیوں سے ان کو نجات دینا مقصود ہے جو ان کی فطری نزاکت و لطافت کے لئے کامرواں اور ان کے فرائض ماورائی کی ادائیگی سرمد کوٹ ہوتا۔

مردوں کے خصوصی احکام

چنانچہ چاروں اول پر فرض ہے عورتوں پر نہیں (۱۳) حدیث ویرت کی کتابوں میں غوا نہیں ہے جہاد میں شرکت کا جواز کرنا ہے، وہ غیر مسلم کی حالات میں غوا نہیں کی رضا کارانہ فطرت کے نہیں ہے نہ کہ باضابطہ جہاد میں شرکت۔ مسلم ملک کے غیر مسلم باشندوں پر ان کی ملک کے بطور "جزیر" ہونا ہوتا ہے، وہ بھی صرف مردوں سے لے جائے گا عورتوں سے نہیں (۱۴) مرد کو ملک کے فرائض مردانہ (۱۵) سے گا، عورتوں کو اس سے اور ان سے ملکہ رکھنا ہے (۱۶)۔

مقامات میں صرف مرد ہی کا فاضل ہو سکتے ہیں، عورتیں نہیں ہوں گی (۱۷)۔ مرد سے مقامات میں جو عورتیں فاضل ہو سکتی ہیں قرآن میں بھی عورتوں کا فاضل ہونا مجوز نہیں، یہ مانع طلب کی ہے۔ (۱۸)۔ فقہاء کے نزدیک عورت مطلقاً فاضل نہیں ہو سکتی (۱۹)۔ تمام حد و آداب شراب نوشی، چرائی، بازی، تہمت تراشی، اور وہ بے قضا کے عقد، یہ میں صرف مردوں ہی کی گواہی مستحکم ہوگی عورتوں کی نہیں (۲۰)۔

تکلیف کی گواہی کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔ حنفیہ کے

(۱۳) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۴) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۵) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۶) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۷) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۸) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۱۹) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۲۰) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

(۲۱) رد المحتار، المصالح، ۱۶۰

علامہ قرطبیؒ نے ”ذمہ“ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے

امہا معنی شوعی ملکہ فی المكلف لہا بل
للانعام والحریم۔ (۱)

ذمہ دو حقیقت شرعی ہے، حج مکلف میں پائی جاتی
ہے اور جہاد اور زکوٰۃ مکلف میں پائی جاتی ہے۔

مومن کی بھی الفاظ کے معنوی قریق کے ساتھ یہی بات

کہی ہے۔ ان تقریحات کا حاصل یہ ہے کہ انسان کا وہ وصف

جس کی وجہ سے وہ اس ان کی ہوتا ہے کہ دوسروں پر اس کے

حقوق عائد ہوں اور اس پر دوسروں کے حقوق واجب ہوں،

”ذمہ“ ہے۔ زکوٰۃ پر مفہوم اور شریعت کی ایک اہم اصطلاح

”الہیت“ کے مفہوم میں عام قریب پائی جاتی ہے۔ علامہ قرطبیؒ

نے بھی اس پر بحث کی ہے اور منطق کی اصطلاح میں دونوں

کے درمیان ”عموم خصوص میں ہوتا“ نسبت بتائی ہے، یعنی کبھی

ذمہ الہیت کے بغیر کبھی الہیت ذمہ کے بغیر ہورہیگی (دونوں ایک

ساتھ پائے جاتے ہیں) (۲) ڈاکٹر مصطفیٰ احمد زکاء نے بھی اس

پر کسی قدر تفصیل سے کام لیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ حقوق و

فرائض کے قائل ہونا ”الہیت“ ہے اور انسان میں اس الہیت

کے نکلے ہونے کی بحلیت ”ذمہ“ ہے۔ (۳)

احکام و خصوصیات

فقہاء کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمہ سے جو احکام

اور خصوصیات متعلق ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ ایک نشان ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے بھی مستند

ہو جاتا ہے اور ثابت بھی ہو جاتا ہے (۴) امام شافعیؒ اور دوسرے

فقہاء کے نزدیک عورتوں کی گواہی نکاح میں ماستر ہے۔ (۵)

۲۔ عورت کی گواہی ضروری ہے (۶)۔ عورت کی جسمانی ساخت

اور فطری لطافت کے تحت امام ابوحنیفہؒ نے عورت کو اہل بیان

سے انکار کیا ہے لہذا ”کرہین“ کی کوئی شہ عورت ہو تو اس پر

راہزنی کی سزا جاری نہ ہوگی بلکہ امام ابوحنیفہؒ اور محدث کے نزدیک تو

اس عورت کی شہادت کی وجہ سے چورا کا بھی مرد اسے نکاح جائے

گا (۷)۔۔۔ لیکن اکثر فقہاء کے نزدیک مرد و عورت کے درمیان

کوئی فرق نہیں ہے اور یہی رائے فقہاء احناف میں امام طحاویؒ

کی ہے۔ (۸)

۳۔ اس مسئلہ میں مزید تفصیلات کے لئے دیکھنا چاہئے۔

”نساء“ (عورت)

ذمہ

لغت میں ”ذمہ“ کے معنی عہد کے ہیں۔ وہ وہ عہد کو ذمہ

اس لئے کہتے ہیں کہ عہد شکنی اور وہہ خلافی ”ذمت“ کا باعث

ہوتا ہے اور مذمت سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے مسلم ملک کے

غیر مسلم شہریوں کو ”ذمہ“ یا ”ذاتی“ کہا جاتا ہے کہ ان سے

جہاد یا جہاد عہد ہو چکا ہے اور اسی کی خلاف ورزی نہ مسلم و

نہ پندہ ہو ہے۔ فقہاء کے یہاں یہ ایک اہم اصطلاح ہے۔

(۱) مدار العباد علیہ ص: ۱۰۷

(۲) اللہ رؤوف ص: ۱۸۳

(۳) الفقہ الاسلامی ص: ۷۷

(۴) اللہ رؤوف ص: ۲۳۱۳ - قرطبی ص: ۱۸۳

(۵) حندیہ ص: ۲۶

(۶) حوالہ سابق

(۷) مختصر المغنی ص: ۶۳ - ۶۴

اس کی طرف سے دین ادا کر دیا جائے۔ اس مائے کے مطابق موت کے بعد بھی مرد کے ذمہ یا خود مرد کے حقوق ثابت ہو سکتے ہیں، مثلاً ایک شخص نے شکار کے لئے ہال پھینکا اور مر گیا، اب جو پرندہ اس ہال میں پھنسیں گے وہ متوفی شکاری کی ملکیت سمجھے جائیں گے اور اس کے مترادف میں محصور ہوں گے یا کسی نے مین راستہ میں کھواں کھودا اور خود اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد کوئی جانور اس میں گر کر مر گیا تو جانور کی قیمت اس کے ترکہ میں سے ادا کی جائے گی۔ یہ دے مائے شائع، مالکیہ اور بعض حنبلیہ کی ہے۔

حنبلہ کا نقطہ نظر ہے کہ اصل میں موت "ہام ذمہ" ہے، لیکن بعض استثنائی صورتیں ہیں جن میں موت کے بعد بھی ذمہ کو باقی تصور کیا جاتا ہے، اسی لئے موت کے بعد اس کے لئے ہبہ و وصیت کا اعتبار نہیں۔ اس طرح امام ابوحنبلہؒ کے نزدیک میت کی موت کے بعد اگر وہ دین کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑ کر نہ گیا ہو، کوئی شخص اس کے دین کی ادائیگی کا کفیل بنے تو اس کا اعتبار نہیں اس لئے کہ موت کے ساتھ ہی اس کا دین ساقط ہو گیا، اگر وہ دین کی ادائیگی کے بقدر مترادف چھوڑ کر جاتا تو دین کی ادائیگی واجب رہتی۔ (۲)

ذہب (سونا)

سونا اور چاندی دو ایسی معدنیات ہیں کہ اسلام کی نظر میں ان کی تخلیق "ذرہ" اور "معدہ" تبادیل بننے کے لئے ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ زمانہ قدیم سے یہ آرائش اور زیبائش کا بھی اہم ذریعہ ہے ہیں، اسی لئے اسلام میں ان کے

(۱) "ذمہ" ایک مستقل انسانی شخصیت کے لئے ہی ثابت ہوتا ہے حیوانات پر نہ حقوق ثابت ہوتے ہیں اور نہ ان کے لئے حق ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص حیوان کے لئے وصیت کر دے تو یہ وصیت معتبر نہ ہوگی (۱)۔ اسی طرح "ذریعہ عمل" یعنی جنین کی مستقل شخصیت نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ماں کے وجود کا ایک حصہ ہے، اسی لئے اس پر کوئی حق ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں خود جنین کے حقوق ثابت ہوتے ہیں مگر وہ بھی ایک حد تک مکمل، یعنی نسب، میراث، وصیت اور وقف کا استحقاق۔ چنانچہ قبل از ولادت اس کے لئے ہبہ یا اس کے لئے کسی چیز کی خرید کرنے کی وجہ سے اس کی ملکیت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲) "ذمہ" کے بغیر کسی مستقل انسانی شخصیت کا تصور نہیں کیا جاسکتا اسی لئے پیدائش کے ساتھ ہی ہر شخص کو "ذمہ" حاصل ہو جاتا ہے، انہوں کو پیدا ہوتے ہی انسان کے حقوق دوسروں پر اور دوسروں کے حقوق اس پر ثابت ہونے لگتے ہیں اور یہ ذمہ حاصل ہونے بغیر نہیں ہو سکتا۔

(۳) ہر زندہ شخص کو "ذمہ" حاصل ہے، یہ کب ختم ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں تین نقطہ نظر ہیں۔ اول یہ کہ محض موت کے ساتھ ہی ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔ اسے شایع کا حق ثابت ہو سکتا ہے اور نہ آپ پر، یہ دے مائے بعض حنبلیہ کی ہے۔ دوسری رائے یہ ہے کہ تا ادائیگی اور تھلیر تک موت کے بعد بھی ذمہ باقی رہتا ہے، کیوں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ متوفی کا ذمہ اس کے دین کے ساتھ رہا کہن ہے تا آنکہ

(۲) ملخص از: المدخل الفقہ العام للقرطبی، ۱/۱۰۹۹، ۱۰۹

(۱) الفقه الاسلامی و التلخیص، ۳/۲۵۸

فی صحاحہما (۱۰)۔

اسی طرح سونے کے لئے بڑے ظلم کا استعمال بھی جائز نہیں (۸)۔ محققوں کے لئے بھی صرف سونے کے زیورات کے استعمال کی غیبت ہے، باقی (۸) امر کی چیزوں میں ان کے لئے بھی وہی حکام ہیں جو مردوں کے لئے ہیں (۱۰)۔ مردوں کے لئے سونے سے بنے ہوئے تار کے کپڑے کا استعمال بھی ناجائز ہے۔ اپنے حلیہ نے پورا نکست تک اجازت دی ہے۔ (۱۱)۔

صحف قرآنی ۳۰ سونے کے پانی سے متعلق کریم سید سر سونے کے پانی سے متعلق تحریر لکھذا امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے۔ (۱۲)۔

اپنے برتنوں وغیرہ کا استعمال جس پر سونے کا پانی چڑھایا ہو، امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے، کیوں کہ اس کی حیثیت نجی ہے۔ دوسرے فقہاء اس سے منع کرتے ہیں (۱۱)۔

ابن ازرداعلا ج سونے کا استعمال جائز ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عروہ بن اسودؓ کو سونے کی معویٰ تاک استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی (۱۰)۔ اسی خط پر فقہاء نے سونے کے تار سے تاجتہ پائے کو جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ اس کا کوئی متبادل نہ ہو۔ (۱۱)۔



بے جا اور مسرفانہ استعمال کو نہ پسند کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "راشعی لبس اور ۱۰۰ میرین قیمت کے مردوں کے لئے ۱۰ ام اور عورتوں کے لئے طار ہے (۱) ایک اور روایت میں ہے کہ سونے کا حلقہ پہن کر گویا گناہ کا حصہ پہننا ہے (۲)۔ عورتوں کے لئے گوئی آپ ﷺ نے سونے کے استعمال کی اجازت دی ہے لیکن آپ ﷺ کے تمام زماناات کو سامنے رکھا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ عورتوں کے لئے بھی سونے کے استعمال میں مہانت اور غلو پدید نہیں ہے۔ (۳)۔

حدیث کی تصریحات کو اسے رکھتے ہوئے فقہاء نے احکام متعین کئے ہیں کہ مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی کا استعمال جائز نہیں عورتوں کے لئے جائز ہے۔ بہت چاندی کی انگوٹھی میں گید کو چوست کرنے کے لئے سونے کی گھٹیا استعمال کی جائے تو اس کی تجاوش ہے۔ (۴)۔

جس طرح خود سونے کا استعمال صحیح نہیں، اسی طرح مایخ بچوں کو بھی سوہا پہنا جائز نہیں۔ (۵)۔

سونے کا برتن استعمال کرنا بھی جائز نہیں اور اس پر قریب قریب فقہاء کا اتفاق ہے (۶) اسی سلسلہ میں خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد موجود ہے کہ سونے اور چاندی کے برتن میں خورد و نوش نہ کرو "لا تشربوا منی انیہ المذهب والقضۃ ولا تاكلوا

(۱) ترمذی ۲۹۱، مات الدہب، رجال، ص ۵۷، حدیث حسن صحیح، سنن ۱۰۶۶، مات ترمذی، شذہب علی اربعہ۔

(۲) لمود لا یشاء، الحدیث ۵۹ (۳) ابن کثیر، ۱۰۰، کتاب الدنم، ج ۱، الذہب، لیسند ۵۹، ۵۹

(۴) والختار، ۲۹۹، ۵، ہدایہ ج الفح ۲۳۸ (۵) در معارف علی حاض فرد ۵ (۶) العیض ۵۸۱، شرح مہود ۳۴۱۰

(۷) سقاری ۹۰، ۵، شرح منی العیض الذہب (۸) بر منظم ۱۵۰ (۹) ر السند ۲۰۵

(۱۰) حوالہ سنن (۱۱) والختار ۳۵۵ (۱۲) العیض ۵۸۱

(۱۳) ابوالدار ۵۸۱، ص ۵۸، حدیث حسن صحیح، سنن ۱۰۶۶، مات ترمذی، شذہب علی اربعہ۔

رابع

فی معاوضۃ مال بمال (۵) — اس کو اردو زبان میں "سود"

اور انگریزی زبان میں "Interest" کہتے ہیں۔

سود کی حرمت

سود کی حرمت پر امت کا اجماع و اتفاق ہے (۶)۔ قرآن

مجید کی کم سے کم تین آیتیں سود کے حرام ہونے پر ناظر ہیں :

الَّذِينَ يَكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ

الَّذِي يَخْضِبُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ، ذَالِكِ

بِمَا نَسِهُمُ قَالَوا أَسْمَا السَّيِّئِ مِثْلَ الرِّبَا وَاحِلَ اللَّهِ

السَّيِّئِ وَحَرَمَ الرِّبَا . (البقرہ : ۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قبروں سے نکل کر اس

طرح کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے کسی کو

چھو کر بدحواس کر دیا ہو، یہ اس لئے ہوگا کہ وہ کہا

کرتے تھے کہ خیرہ و فرودست سود کی طرح ہے

حالانکہ اللہ نے خیرہ و فرودست کو حلال اور سود کو

حرام قرار دیا ہے۔

يَسْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيَرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ

لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ . (البقرہ : ۲۷۶)

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور

اللہ تعالیٰ نافرمانوں اور مجرمہ گاروں کو دوست نہیں

رکھتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَخَرُّوا عَنْ مَاقَالِي

اسلام نے اپنے دشمنوں کے معاملہ میں بھی جس رواداری

کو رد کر رکھا ہے، اس کے تحت عام حالات میں راہبوں اور مذہبی

پیشواؤں کے قتل کو حالت جنگ میں بھی منع کیا گیا ہے، حضرت

ابوبکر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی ہدایت فرماتے تھے (۱) چنانچہ

اگر راہب اور مذہبی پیشوا عملاً جنگ میں شریک نہ ہوں اور

سازشی لوگ ہوں، تو امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے

میں اس سے قتل نہیں کیا جائے گا، امام شافعیؒ سے دونوں طرح کی

رائیں منقول ہیں۔ (۲)

اگر وہ خود شریک جنگ ہوں تو بالاتفاق قتل کئے جائیں

گے (۳)۔ اسی طرح اگر سازشی لوگ ہوں تو ان کو بھی قتل کیا

جائے گا : واهل الصوامع اذا كان لهم راي وقديرو

فصلوا بالاتفاق (۴) اس لئے کہ ایسے لوگوں سے درگزر و خود اپنی

مقامی کے لئے خطرہ کو دعوت دینا ہے!

رَبَا (سود)

لغت میں "ربا" کے معنی "زیادت" اور اضافہ کے ہیں،

ارشاد خداوندی ہے : فَاذْكُوا زَيْدًا عَلَيْهَا الْعَاهُ اهْتِزَّتْ وَرَبَتْ ،

اصطلاح شرح میں ہر اضافہ رہا نہیں۔ بلکہ مالی لین دین کے

معاملہ میں ایسا مالی اضافہ جس کا دوسرے فریق کی طرف سے

کوئی عوض نہ ہو "ربا" کہلاتا ہے، حاصل مال لا یمقابلہ عوض

(۳) المغنی ۲: ۱۹۷

(۴) رحمۃ الہ ۳۸۲

(۱) المغنی ۲: ۱۹۷

(۵) ہدایہ ۳: ۱۱۱ الفصل السادس فی تفسیر الربا واحکامہ

(۳) رحمۃ الہ ۳۸۲

(۶) الفلک الاسلامی والکتاب ۹۷: ۱۰۰ ، باب الربو

ہو گئیں الا ان یسکون جری وہلہ وہیلہ مغل
ذالک (۴)

جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قرض دے اور
مقرض اسے کوئی طشت پیچھے یا اپنا سولہا پر سوار
کرتے تو اسے قبول نہ کرے اور سوار نہ ہو، سوائے
اس کے کہ پہلے ہی ان میں ایسا لین دین رہا ہو۔

"رہا" کے سلسلے میں آپ ﷺ جو اصول اور احکام نقل کیا
کیا ہے، وہ اس طرح ہے :

الطهيب بالطهيب والطهيب بالثمن والطهيب بالثمن
بالبور والشعير بالثمن والشعير بالثمن
والطهيب بالطهيب مالا يعطى به له من زاده
او اسخراة فقد اوبى (۵)

سونا سونے کے بدلہ، چاندی چاندی کے، گھیسوں
گھیسوں اور جو جو کے بدلہ، گجور گجور اور نمک نمک
کے بدلہ برابر اور نقد پچا جائے، جس نے زیادہ دیا
زیادہ کا مطالبہ کر لیا، سو کا مرتکب ہوا۔

نقہء کی ایک جماعت اصحاب خواہر کہلاتی ہے جو حدیث
کے خارجی طہیم پر جموں کے لئے شہداء رکھتے ہیں، یہ جموں کو
لاؤقت ستوریات کی حدوں کو دیکھتا ہے، ان حضرات کے
زوریک سو، چاندی، گھیسوں، جڑ، گجور، نمک، انھیں چھ اشیاہ
میں سو ہے باقی چیزیں میں نہیں (۶)۔ لیکن نقہء وقت
لے ان کی اس رائے کو کمالی قبول نہیں مانتا ہے اور میں چھ چیزیں

لیعنن علی الناس ومان لا یلحق منهم احد الا
اکل الربا لعن کم بکلہ اصحابہ من غیلہ (۷)
لوگوں پر ایک زندہ نہ آئے گا کہ کوئی سود کھائے سے نکلا
نہ سکے گا، اگر سود کھائے تب بھی اس کا قبہ رنگ
نہ بدلتا ہے۔

ایک طرف سود کی حرمت و ممانعت میں یہ ضلالت ہے،
دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ حرمت سود کی آیت آخر آفر
نازل ہوئی ہے اور سود کی افواہ و فساد اور چوری و کلام کی بابت
معاہدہ آپ ﷺ کی افواہ کی تعلیمات حاصل نہ ہو سکیں،
بخود غی کے دوسرے شعبوں سے متعلق مردی و مشغول ہیں، اس
لئے سود کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

ان اسمر ساسر لست اہلہ الربا وان رسول اللہ
ﷺ لعنہ ولم یفسرہا لانا فدعوا الربوا
والربوة (۸)

آخر آفر میں نازل ہوئے والی آیت سود والی آیت
ہے رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی فوراً آپ ﷺ اس
کی تفسیر نہیں فرماتے، فقہ اس دور میں سود سے بچو۔

اس لئے معاہدہ میں باب میں مذکور تھا کہ قرض کا
چ یہ قبول کرتے اور اس کی سودی سے وقتی استفادہ کرنے سے
بھی اجتناب کرتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

اذا اقرض احدکم اخا فمرہا فاعدها الی الہ
طبعہا فلا یطبعہا او حصلہ علی ولینہ فلا

(۱) لم یولد ۴۷۶ھ کشف البیوع، ابن ماجہ ۱۹۵۲ھ عن انس مبرورۃ (۲) ابن ماجہ ۱۹۵۲ھ عن عمر بن الخطاب

(۳) ابن ماجہ ۷۶۲، باب القرض (۴) مسلم بن حنبلہ بن حنبلہ ۲۲۲ (۵) شرح مہذب ۳۵۹

کو ایک ملحقہ غیر، ان امریکی "ملت" اور وقت کی تکرپاں
جس وہ ملت پائی پائے وہاں اپنی سزا کا نام ہو گا۔

بلشویکوں کی عدت کیا ہے اور کئی سوال میں سود کا تعلق
ہو گا؟ اس کی تعین وقت پر ہی ہوتی ہے اور اختلاف ہے، اور

ابھی تک کہ ہر ایک ملک عدت جس سے اور دوسری ملت قدر (د)
اور کسی چیز میں اس کی اصل ایک ایک ملک ہے، جسے گنے کا وقت

اور کرے کا وقت، اس کی بیش ملاحظہ ہوگی۔ اسی طرح
اور اس کی چیز میں اس کا قصور ایک ایک ملک ہے اس کی اصل

ایک کی ہے، علاوہ علاوہ جس بھی جائے گی۔ جیسے عجوبہ کا
لاند اور عجوبہ کا آزادانہ کچھ اور اس کا تکرپاں کے

مقدور استمرار ہر ایک چیز (۱)۔ قدر سے مراد یہ ہے کہ وہ
"کیر" (کیر) کے بعد اپنی باقی ہو یا خود کو اپنی حالت ہو اور

شریت میں نہ اسے خود اپنی صورت پر وہ نصف صاف ہے اور
— جس اور اس کے پانی میں جو جس کی تھیں وہاں اور قدر

جی، شریعہ اور ملت میں اس اور اس کا یہ ہے کہ وہ بھی ضرور ملتا ہے
اور ہر دو جانب سے قدر (۱) کی بھی ضرورت ہے، اور کئی طرف

سے، یہ وہ ہے اور دوسری طرف سے، اور یہ ہے اور اس کو
اصطلاح میں "بوتہ فصل" کہا جاتا ہے، اور اگر ایک طرف سے

قدر اور دوسری طرف سے اور ہر طرف پر بھی سوا ہے اور اس کو
اصطلاح میں "دو تہ" کہتے ہیں۔ اس کی مثال سونے کی

سائے و تپان کی کیوں سے خرچہ خرچہ ہے۔
اور جس کی مختلف ہے اور قدر بھی ہوتی ہے اس کی اور قدر

اور ہر دو طرف سے خرچہ، جیسے سونا، چاندی یا اس کے تکرپاں
مقام رہنے پر ہے جسے ملحقہ تکرپاں کے ہر ایک ملک کی "دو تہ"

ہے اور جس "نئی" اس کے لئے کچھ رفاقت ہے، اور اس کی جس
کا مختلف ہے اور بھی خرچہ ہے، اس میں اور اس کے ہر ایک ملک

میں کی پیش اور قدر (۱) اور اس کی صورت میں ہر ایک ملک
جس کی "سبب" کے بدلے خرچہ اور قدر (۱) ہوتی ہے، اور کئی طرف

کی خرچہ و فروخت ہوا کرتی ہے، اور جس ایک ہر ہر قدر وہ کچھ
یہ قدر ایک ہر ہر جس ہر ایک ملک کے ہر ایک ملک کی ہر ایک ملک

توان کی، اور خرچہ اور قدر (۱) میں سے کچھ، وقت کے لئے
تفصیل چاہئے ہے، ہر ایک طرف سے قدر اور دوسری طرف سے

اور ہر دو طرف سے، "کیر" اور قدر (۱) ہے۔
اس کی تفصیل مقدار "بوتہ فصل" کے ہر ایک ملک میں ہے۔

اور اس کی شریعت کے لئے، ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
اس میں ہر

اور ہر
قدر (۱) ہے۔ (۱)

اندر کا نقطہ نظر یہ ہے کہ شریعت نے "فصل" کو سوا قرار
دیا ہے اور اس کی تفصیل اس میں اس کی ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر

میں سادات و برہمن کی تکرپاں میں جو کچھ ہے، اور اس کی ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
خاصی نمائندہ اور ہر

یہ کہ ہر
کی ایک جس ہو اس کے لئے "قدر (۱) میں" سوا کے لئے

(۱) ان کے استفسار پر جواب دہ ۱۹۴۲ء

(۲) ان کے استفسار پر جواب دہ ۱۹۴۲ء

(۳) ان کے استفسار پر جواب دہ ۱۹۴۲ء

(۴) ان کے استفسار پر جواب دہ ۱۹۴۲ء

(۵) ان کے استفسار پر جواب دہ ۱۹۴۲ء

(۱) ہے۔

امام احمدؒ سے گود اقول مروی ہیں، مگر جس قول کو متاخذ کے نزدیک ترجیح حاصل ہے وہ یہی ہے۔ (۲)

امام شافعیؒ کے نزدیک ہوتا اور چاندی میں ربو کی علت صرف اس کا زر (شمن) ہونا ہے، باقی چار اشیاء جن کا حدیث میں ذکر ہے، ان میں علت ”مطلوم“ یعنی ”خوردنی“ ہونا ہے۔

چاہے وہ خوراک کے قبیل سے ہو یا سائن، ترکاری اور میوے ہوں یا ادویہ ہوں، یہ سبھی ”اموال ربو“ ہیں (۳)۔ اور ان کی باہم خرید و فروخت میں کسی بیشی اور نقد و ادھار کے وہی

أصول رہتے چاہئیں گے، جو اوپر مذکور ہوئے۔ شائع کا نقد نظر یہ ہے کہ چھ چیزوں میں سود کی حرمت والی حدیث مبہم

ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کھانے کی خرید و فروخت کھانے سے ہو تو آپ ﷺ نے برابری کا گھر فرمایا بالسطعہ

بالطعام مثلاً بمثل، یہ روایت اس کے ابہام کی تفسیر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سود اور چاندی کے علاوہ باقی اشیاء میں سود کی

علت اس کا خوردنی ہونا ہے۔ (۴)

فقہاء مالکیہ کے نزدیک رہا کی علت رہا نفسا میں محض کسی چیز کا خوردنی ہونا ہے، چنانچہ میوے، میزیاں، شکر وغیرہ بھی اس

زمرہ میں داخل ہیں اور ان کی بیع بھی باہم نقد و ادھار نہیں کی جاسکتی، البتہ وہ چیزیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو بطور داکے استعمال

کی جاتی ہوں۔ (۵)

رہا فاضل اس وقت حرام ہوگا، جب کہ وہ بیع انسانی خوراک بن سکتی ہو اور یہ تک باقی ہو سکتی ہو، خوراک بننے سے

مراد یہ ہے کہ اگر آدمی صرف اسی کو کھائے، تو خدا کی ضرورت پوری ہو جائے اور اس پر اتکا کرنا کفایت کر جائے، جیسے گہوں،

چاول، گجور، کشمش، انجیر وغیرہ۔۔۔ یہ اشیاء اگر اپنی ہی جنس سے فروخت کی جائیں، تو ان میں کسی بیشی کرنا جائز نہیں، البتہ

ایسی خوردنی اشیاء جو انسانی خوراک کے کام نہ آتی ہوں یا آتی ہوں، وہ پانہ ہو، جیسے میوے و جات وغیرہ ان کی کمی بیشی کے ساتھ

خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔ (۶)

فقہاء مالکیہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ چوں کہ حرمت رہا کا مقصود لوگوں کے اموال کی حفاظت ہے، اس لئے اموال ربو یہ ایسی

چیز کو ہونا چاہئے، جو انسانی زندگی کے لئے بنیادی اہمیت کی حامل ہوں اور وہ ایسی اشیاء ہیں جن پر خوراک کا مدار ہو، نیز

حدیث میں سونے چاندی کے علاوہ جن چار چیزوں کا ذکر ہے وہ سب اسی قسم کی اشیاء ہیں، گہوں اور جو سے اجناس کی طرف اشارہ ہے، ”تمر“ سے ذخیرہ کے لائق یعنی چیزیں کشمش اور شہد

وغیرہ کی طرف اشارہ ہے اور تمک سے ان مالیات کی طرف جو کھانے کو لہنے اور بہتر بنانے کے لئے مطلوب ہیں۔ (۷)

ان علتوں میں اور مختلف فقہاء کے ان اجتہادات میں، کون زیادہ قابل قبول اور قرین صواب ہے؟ اس میں اہل علم کی

راہیں مختلف ہیں۔ خود حافظ ابن رشد نے احناف کے نقطہ نظر کو

(۳) شرح مہذب ۳۹۵:۹

(۲) المغنی ۲۵۰:۴ باب الرما والصرف

(۱) بدائع الصنائع ۱۸۳:۵

(۵) الشرح الصغير ۷۲:۳

(۴) شرح مہذب ۳۹۵:۹

(۷) بدایۃ المجتہد ۳۱

(۶) الشرح الدانی ۲۹۸-۲۹۹، الشرح الصغير ۷۲-۷۳

کرتے ہیں۔ دوسرے حرام اور ناجائز ہیں اور ان کے سود کو لے
لینے کوئی شرعی نہیں۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی نے اس کے سود کو ہٹا دیا ہے
جو مخصوص یعنی شرعاً جائز اجزاء اور مسلمان کے لئے اس کا لینا
مبارک نہ ہو مگر فی کمال خصوصاً نہیں ہے اس لئے دارالحرب میں
مسلمان کا سود لینا جائز ہے جبکہ اس کے حق میں یہ سود چہرے
نہیں (۱)۔ مالکیہ، شافعی، حنبلیہ اور امام ابوحنیفہ کے
نزدیک دارالحرب میں خریدوں سے سود لینا جائز نہیں، اس لئے
تیسرے آن وحدے میں سود کی حرمت کا تصریح ہے اور اس میں
دارافریہ اور دارالاسلام کی کوئی تفریق نہیں، تو جس طرح
دوسری منیبات و محرمات کسی خاص نقطہ و علاقہ کے ساتھ مخصوص
نہیں ہیں، اسی طرح سود کے بھی کسی خاص علاقہ کے ساتھ
تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں، واللہ ہے کہ سود کی حرمت
میں شدت اور اہمیت باہم میں شریعت کی ذکاوت جس اس
دوسرے نقطہ نظر کی تائید میں ہے "مراۃ المفردین" نے "اسلام اور
چھوٹے مسائل" میں اس پر کسی قدر تفصیل کے ساتھ روشنی
ڈالنے کی سعی کی ہے۔ یہاں ازاد و مختصر کی پرکشتا کیا جاتا
ہے۔

موجودہ زمانہ میں روپے پیسہ اور عام دوپٹہ دار کے سود میں
میں لہذا ان میں کی کمی کے ساتھ خرید و فروخت حرام ہے اور
سود میں داخل ہے۔ خود حدیث بخاری میں اس کی طرف اشارہ
موجود ہے ﴿لَا تَبْتَاعُوا الْبَعْبَ﴾

الذہابین ولا التمرہم بالقدحین (۲)۔

یہاں سونے و چاندی کے لئے آپ ﷺ نے "مرہم و
ذہاب" کا لفظ استعمال فرمایا، اس میں اس بات کی طرف واضح
اشارہ موجود ہے کہ جو چیز لوگوں کے لئے ذریعہ تجارت بن جائے
اور ان میں کھل کا وہبہ حاصل کر لے اور جو بن جائے اس
اس میں کی کمی اور نقص، اولا سود ہوجاتا ہے۔

اس میں شرعی نہیں کہ قدر کم قیمتوں سے بعض مواقع پر ایک پیسہ
کی بیچ دہ پیسے کے (اسع النفس بالنفس) بابت قرار
دیا ہے، لیکن وہ اس بات پر مبنی ہے کہ زمانہ قدیم میں یہ سکہ
ذریعہ تجارت بھی تھے اور خدو سامان کے دید میں بھی خریدے اور
بیچے جاتے تھے، لہذا اگر یہ سامان کے اوپر خریدے اور بیچے
جائیں تو اس میں جو یہ میں ان کو شمار نہیں ہوگا اور خدو سامان
موجود حالات میں سکوں کا طرز خاصہ نہیں کی حیثیت سے
ہے اور اس طرز کی حالت سے سود کا اخذ صحیح اور جائز ہے
کی کہ پھر سود کی حرمت کے کوئی معنی باقی نہیں رہا ہے،
اس لئے یہ صورت بلاشبہ اور یقیناً سود ہی کی ہے۔

اسی اور چیزیں جو ایک چیز کی ہوں اور اس میں روپے میں
سے اس میں ایک ٹکڑہ اور ایک معمولی بول تو بھی ان کے تبادلہ
میں برابری ضروری ہے، کی کمی کے ساتھ خرید و فروخت سود
میں داخل ہے اور جائز نہیں۔ (۳)

رکن کے سامان سے استفادہ کرنا، یہ رکن کو ایک مخصوص
وقت کے لئے مال عربوں کی خریدی کا کام چاہو تو نہیں (۴)۔

(۲) مسلم ۱۵۲۱، باب الروا

(۱) مدنی المصالح ۱۱۵۵، المبرور ۵۵/۱۵

(۳) غنایہ ۱۵۴/۲

شرع کے ساتھ شرط ذکر، صحیح نہیں اور انکی صورت میں رجعت نہیں ہوتی (۱)۔ جیسے "اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو میں نے رجعت کی" (۲)۔ اسی پر بھی اتفاق ہے کہ رجعت میں سے گھر کی ضرورت نہیں۔ (۳)

رجعت صحیح ہونے کی شرطیں

رجعت کے لئے شرط ہے کہ عطف موت سے شروع ہونے والا حرام کیا ہو، محض نفوس صیحو کا نہیں، اگر جماع سے پہلے طلاق، اے ولی تو یہ طلاق بائن ہے اور طلاق بائن کی صورت میں رجعت کی گنجائش نہیں (۴)۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ عدت باقی ہو (۵)۔ عدت گزارنے کے بعد طلاق بائن ہو جاتی ہے۔ اسے نکاح کے بغیر دونوں میں ازاد انکی رشتہ کی بحال نہیں ہو سکتی۔ یہی سلسلہ میں حبیب کے یہاں تکمیل یہ ہے کہ اگر تیسرا ایضاً وہی بنوں میں آئے کہ بعد از وفات گزارنے ہی رجعت کی گنجائش نہیں ہو جائے گی اور اس دونوں عملی نہیں ہوئے تو یا تو عورت قسطن کرے یا مکمل ایک نماز کا وقت گزر جائے یا تقیم کر کے کوئی فرض یا نفل نماز پڑھے، ان میں سے کسی یکہ بات کے بعد ہی رجعت کا وقت فتح ہوگا۔ (۶)

ہائے تحریر یا گواہان کے سامنے پہلی رجعت کی جائے اور عورت کو اس سے آگاہ نہ کیا جائے، رجعت کا بغیر ہمز طریقہ ہے اور اسی نے فقہاء اس کو رجعت برقی کہتے ہیں۔ (۷) دوسرے فقہاء کی آراء

مالک کے نزدیک صرف الفاظ سے بھی رجعت اس وقت ہوگی جب کہ بولے اور رجعت کی نیت بھی کرے (۸)۔ شوافع (۹) اور حنبلیہ (۱۰) کے اس سلسلہ میں مقدار تو اہل ہیں کہ زبان سے رجعت کوئی ہوگی یا نہیں؟ البتہ قول مشہور کے مطابق ان معمرات کے نزدیک زبان کا بول رجعت کے لئے ضروری ہے، نیز وہ ایک کافیا کو نیت رجعت کی ہو، مالکیہ کے یہاں جماع اور بوسہ اگر بھی اس وقت رجعت بنا ہے جب کہ رجعت کی نیت سے کیا جائے (۱۱)

گواہان کے سلسلہ میں بھی شوافع اور حنبلیہ کے وہ ہرے اقوال موجود ہیں، مالکیہ یہ کہ گواہان کا وہ سخت ہے دوسرے یہ کہ نکاح کی طرح گواہان کا ہو، واجب ہے اور یہی ان حضرات کے نزدیک زیادہ معروف و جمیل رہے ہے (۱۲) البتہ اس پر اتفاق ہے کہ رجعت کے لئے عدول کی موجودگی ضروری ہے (۱۳) عدت گزرتی کی وجہ سے مرد کا ہے (۱۴) رجعت کو کسی

(۱) حلا جہ لیبانی ۱۲

(۱) فتاویٰ السیوطی ۱۰۷۷، لسانہ لصاوی (۱) تاج نے یہی تذکرہ عدت میں دئی (شرح) ۲۸۹۷

(۲) تاج، تکریم (۱) لسانہ ۱۰۷۷ (۳) شرح جہاد ۲۸۹۷ (۴) لسانہ ۲۸۹۷

(۵) حلا جہ، علی شرح السیوطی ۲۸۹۷ (۶) دیکھار شرح جہاد، ۲۸۹۷، لسانہ ۲۸۹۷

(۷) لسانہ ۲۸۹۷

(۸) حلا جہ، لسانہ ۲۸۹۷، نیز دیکھ لسانہ ۲۸۹۷

(۹) فتاویٰ السیوطی ۲۸۹۷ (۱۰) حلا جہ، لسانہ ۲۸۹۷

(۱۱) جامع الصالح ۲۸۹۷ (۱۲) حلا جہ ۲۸۹۷

آج دوسرے دن صبح اٹھ اٹھ بجے، جس کی سزا کا ناکہ ہے، جیسا کہ
نے ایسا کرنے کا وعدہ تھا، وہ سزا کا سہارا لے کر، اور لکھنا کہ قاتل
آقا ہے۔۔۔ کے متعلق یہ سزا نے کے عار و بخل کی
”غضب اریہ صبر“ اور ”بہشتی“ کا پورا اصول صبر“ کا
معاذ کیا جا رہا ہے۔ اور، بین میں اس صبر و تحمل کی تعریف
ہے، جبکہ اور سزا کا ناکہ ہے، کہ سزا کا قاتل نہ ہو۔
کس قسم کے زانی کو جرم کیا جائے؟

روم کے سنے میں دو دشمنی کا ذکر کریں۔ اول یہ کہ ہم
 کس ذیلی کر کیا جائے گا؟ دوسرے یہ کہ یہ کی کیفیت کیا ہو گی؟
 پہلے نہ کہ پتا نہ کہ ہے وقتہا، نہ کہ ہے کہ روم کے سنے
 ذیلی میں اعلان کا پانچاں شرف ہے اعلان سے مراد یہ ہے
 کہ نہ کرنے والا شخص عامل، بلکہ آزاد اور مسلمان ہو اور نہ
 نکاح صحیح ہو چکا ہو اور ان نکاح صحیح کے ذریعہ زوجین میں
 محبت ہو ہوئی ہو، محبت طلاق کا فیضان نہیں، نیز محبت کے وقت
 زوجین میں سے ہر ایک عامل و باطنی آزاد اور مسلمان، یہ
 ہوں۔ اب دو شخص مسلمان، یہ کہ اور آزاد کا سرخپ ہو تو کسی
 کو نہیں کیا جا سکتا۔ (اعمال کے مسئلہ میں دوسرے
 فقہ کا مسلک اور مزید تفسیراتے قواعد اعلان سے تحت و تنقیح
 کیا گیا)

رجز کے طریقہ

۱۔ ہم کا طریقہ یہ ہے کہ عورت سے لے کر بچے تک ہر شخص کو

\mathcal{F}_1 is \mathcal{F}_2 (1)	\mathcal{F}_2 is \mathcal{F}_1 (2)
Yes	Yes
No	No

(*) خزانہ خانہ

(2) 2013-14

[illegible]

رحم شہادت اور پشت کے حصہ پر چھائی کی ہے۔ لیکن
یعنی ناف سے نرالی تک۔ چرواہوں شرنگوں کے حصہ پر چھائی
رہے جانے لگی۔ ۱۰ — انہوں نے یہ ہے کہ رحم کے
ہفت ٹوک بیچ میں انڑ کو اسی تیرے چھ سات سو تو گوا
رحم کی ہتھوڑا کر لی اور انڑ کو زنی کے نرے رحم کا چھ
تیرے ہتھوڑا ٹوکا یعنی پہلے رحم نرے ہر ماٹھ۔ رحم نرے
سودا حضرت علی علیہ السلام نے رحم کی ہتھوڑا سے ملے
تھیں۔ ۱۱ — رحم کے ہفت چھ ٹوکا یعنی
نرے ہتھوڑا چھ ٹوکا ہے کہ ہم دو گونا کے لئے ہر تیرے ہتھوڑا
ہتھوڑا ہے اور رحم کے لئے مناسب ہے کہ نرے کی طرح وہ
ہتھوڑا ہے کہ ہوں وہ ایک ایک ہتھوڑا کہے اور چھ
آجئے۔ ۱۲

یہ کہہ کر وہاں سے بھاگ گیا۔ وہاں کے لوگ اسے دیکھ کر حیران رہ گئے۔

(٣٠) القرآن الكريم: سورة البقرة، الآية ٢٥٥.

(4) در پایه الفصحی ۱۰۰

2. For (a) and (b):

رخصت

دوسرا وجہ یہ ہے کہ سب حرمت تو موجود ہیں، لیکن حکم کا لحاظ سب سے مؤخر ہو جیسے مسافر اور مریض کے لئے رمضان میں افطار کی اجازت، کہ حرمت افطار کا سبب رمضان کا مہینہ موجود ہے لیکن اس حکم کو شریعت نے سفر کے اعتناء اور بیماری سے صحت پائی تک مؤخر کر دیا ہے۔

مہازی رخصت میں اعلیٰ درجہ کی رخصت یہ ہے کہ سابقہ شریعتوں میں جو بعض عزرات ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے ان کو جائز فرمادیا ہے۔ یہ اپنی اصل اور حقیقت کے اعتبار سے رخصت نہیں ہے کہ رخصت تو سب حرمت کے قائم ہونے کے باوجود اس شئی کو جائز قرار دینے کا نام ہے اور اس امت کے لئے ان عزرات کی حرمت کا سبب ہی باقی نہیں رہا کہ اب پہلی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔

رخصت مجازی کی دوسری قسم یہ ہے کہ کسی بات کو شریعت فی الجملہ حرمت و ممانعت کا سبب مانتی ہو، لیکن کسی خاص صورت میں اس سبب کو غیر مؤثر قرار دیتی ہو جیسے رسول اللہ ﷺ نے غیر موجود چیز کی خرید و فروخت کو منع فرمایا، لیکن بیع سلم کی اجازت دی، جس میں بیچ جانے والی چیز اُدھار ہوتی ہے اور فروختی کے وقت بیچنے والے کے پاس موجود نہیں ہوتی۔ (۴)

احکام کے اعتبار سے رخصت کی قسمیں

رخصت کی دوسری قسم باعتبار احکام کے ہے، حکم کے اعتبار سے رخصت کی چار قسمیں کی گئی ہیں :

اول یہ کہ رخصت پر عمل کرنا واجب ہو کہ اگر وہ رخصت

رخصت کے لفظ میں لغت کے اعتبار سے بنیادی طور پر سکوت اور آسانی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ فقہ کی اصطلاح میں ممانعت کی دہل کے موجود ہوتے ہوئے عذر اور بھڑکی بناء پر اس چیز کی اجازت دے دی جائے، یہ رخصت ہے۔ بقول امام سرخسی "مسالتیح للعلل مع لقاء الدلیل المحرم" (۱)۔ اور امام غزالیؒ کے الفاظ میں : عبارة عما وسع للسکلف فی فعله لعلہ وعجز عنہ مع قیام السبب المحرم. (۲)

الطلاق کے اعتبار سے چار قسمیں

رخصت کی کئی قسمیں کی گئی ہیں لیکن بنیادی قسم دو ہے۔ ایک رخصت کے اطلاق کے اعتبار سے، دوسرے رخصت کے احکام کے اعتبار سے۔ رخصت کے اطلاق کے اعتبار سے امام سرخسیؒ نے اس کی چار قسمیں کی ہیں اور وہ اس طرح کہ رخصت کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور مجازی۔ ایک اعلیٰ درجہ کی دوسرے کم تر درجہ کی۔ اور مجازی کی بھی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو مجاز ہونے میں عمل درجہ کی حامل ہیں، دوسرے وہ جو اس سے کم تر درجہ کی ہیں۔ ان چاروں اقسام کی مختصر توضیح اس طرح ہے۔

اعلیٰ درجہ کی حقیقی رخصت یہ ہے کہ سب حرمت بھی موجود ہو اور حکم حرمت بھی قائم ہو، پھر بھی اس حرام کی اجازت دے دی جائے جیسے حالت اکراہ میں کھڑے کفر کے تھک کا مہاج ہونا یا حالت اکراہ میں روزہ رمضان کے توڑنے کا جواز۔

(۲) المنصلی ۹۸۱

(۱) اصول السرخسی ۱۸۱، فصل فی بیان العزيمة والرخصة

(۳) اصول السرخسی ۱۸۱-۱۸۲، نیز دیکھئے: المنصلی ۹۸۱

سے لاکھ نہ اٹھائے تو اچھا رہو جیسے حالت خطرہ میں نذر وغیرہ کے اٹھانے کی اجازت۔ (۱)

دوسرے اور رخصت سے کہ جس میں کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہے نیز رخصت سے لاکھ نہ اٹھا، بھرے جیسے کھانے کا تھنڈا کر اور کئی ٹھنڈا اپنی جان دے دے اور کھانے کھڑے اپنی زبان کا ٹھنڈا کر کے، اٹھا کر مستحق (۲) کا (۲)

تیسرے اور جس میں رخصت سے لاکھ نہ اٹھا، مستحب اور اونی طریقہ کے خلاف ہو جسے مسافر کے لئے رمضان میں افطار کی اجازت۔

چوتھے اور رخصت جس سے لاکھ نہ اٹھا، مستحب اور بھرے جیسے کھانے کو سڑکی پر سے روزہ میں مشقت اور ہی ہے اس کے لئے روزہ قطع کر لینا۔

رخصت و تحفیف کی سات صورتیں

رخصت کا بنیادی مقصد احکام میں تحفیف اور سہولت بہم پہنچانا ہے۔ اس تحفیف اور سہولت کی علت صورتیں ہوتی ہیں۔ پس تحفیف اور سہولت و آسانی کی تحفیف و سہولت کے لاکھ سے سات صورتیں ہیں۔

(۱) کوئی عذر یا کس عذر کا اور معاف کر دیا جائے جیسے بیماری کی وجہ سے۔ بھانت اور بعد کے وجہ یا نام نہاد۔ اس کا تحفیف شدہ ”کہا جاتا ہے“

(۲) واجب کا مقدار میں کمی کر دی جائے جیسے چار رکعت نماز سفر میں دو رکعت ہو جاتی ہے۔ اس کو ”تحفیف و سہولت“ کہتے ہیں۔

(۳) تحفیف یا ال جیسے وسوسہ اور نفس کی جگہ تکمیل۔ مریض نے نماز میں قیام کی جگہ بیٹھ کر اجازت۔ یعنی ایک عمر کی مسجد اور مکان مسجد سے دیا جائے۔

(۴) تحفیف و سہولت آسانی کے لئے کسی عمل کو مقررہ وقت سے پہلے یا بعد کر دیا جائے جیسے سارے روزہ کے لئے پہلے نماز کرنے کی اجازت اور عرقات میں نماز کے وقت میں نماز عمر کی ادائیگی۔

(۵) تحفیف و سہولت کسی کام کو مقررہ وقت کے بعد بھی کرنے کی اجازت دے دی جائے جیسے روزہ میں مغرب کی نماز کی مشاء کے وقت اور آدھی۔ مریض اور مسافر کے لئے رمضان کے بعد روزوں کی قضا کر کے کی اجازت۔

(۶) تحفیف و سہولت یعنی سب ممانعت موجود ہو چرکھی الزام کیوں ممانعت کا حکم نہ لگایا جائے جیسے نجاست کی تمیزی مقدار سے روزہ اور کسی کا یا روزہ کا صحیح ہو جانا۔

(۷) تحفیف و سہولت یعنی کسی عذر یا پائی رکھنے ہوئے کیفیت میں تبدیلی پیدا کر دی جائے جیسے خوف کی حالت میں نماز چھٹی جائے کی یا کیفیت بدل جائے گی۔ (۸)

رخصت کے اسباب

رخصت و سہولت کے اسباب کیا ہیں اس کو تقابلی طور پر معین کیا جانا دشوار ہے۔ اہلیت عامہ پر سات اسباب ہیں جو رخصت کا باعث بنتے ہیں سفر بیماری، اکراہ، بھول، وجہات، ضرورت، اضطراب اور عوم ہوئی۔ (۹) — فقہاء کے یہاں ان اسباب کے تحت پیدا ہونے والی رخصتوں کے سلسلہ میں بے شمار

۱- اصول و فروع، ص ۱۱۱، ۲- (۴) حوالہ سابق، ۳- (۳) حوالہ سابق، ۴- (۵) حوالہ سابق، ۵- (۶) حوالہ سابق، ۶- (۷) حوالہ سابق، ۷- (۸) حوالہ سابق، ۸- (۹) حوالہ سابق

جراثیم موجود ہیں اور یہ سب دراصل شریعت کے اس غیر دینی حراج پر رکھا ہے کہ وہ انسان کے لئے ناقابلِ برداشت اور تکلیف دہ حرج یعنی ایسا نہیں دینی کہ صاحبِ علیکم فی اللہ من حرج (۱) اور مریض اللہ بکم الوسو ولا یؤید بکم العسر (۲) کے لئے خود ان ہی الفاظ کا

(نصحت کے ذیل اسبابِ کایین ذکر کیا ہے ان سے کہ بعض اور سببیں مطلق ہیں ان کے لئے خود ان ہی الفاظ کا لحاظ کرنا چاہئے)

رسول

رسول کے معنی پیام رسان کے ہیں۔

رسول اور وکیل کا فرق

مسلطات میں رسول ہی سے قریب ایک اور خط و تکلیف کا ہے، جیسے رسول اپنے مرسل یعنی بھیجے والے کے لئے عمل کرتا ہے، اسی طرح وکیل اپنے موکل کے لئے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ وکیل اپنی رائے سے تصرف کرتا ہے اور وہ معاملہ کے احباب و قبول میں اپنی مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ رسول اپنی رائے اور ارادہ سے کوئی تصرف نہیں کر سکتا، وہ مرسل کے ارادہ و رغبت کا محض نقل اور سچ ہوتا ہے۔

کھارج میں اگر کسی شخص کو عقد کھارج کے لئے قاصد بنایا جائے تو اس قاصد کی حیثیت مبرا وکیل کی ہوتی ہے، یعنی اگر کوئی کسی طرف سے کوئی شخص رسول کا حرج بن کر لڑی کے یہاں گیا،

کوئی نے دو شخص کی موجودگی میں اس پیام کو اس شخص میں قبول کر لیا جس میں پیام پہنچایا گیا تھا، عقد کھارج مستفہد ہو جائے گا (۱) اگر رسول نے بجائے جینے والے کے خواہنے آپ سے جس لڑکی کا نکاح کر لیا، تو خود قاصد کا نکاح اس سے مستفہد ہو جائے گا (۲) اگر بحیثیت قاصد (دوسرے کا نکاح کیا اور وہ لڑکی کی طرف سے قاصد قرار سے اختیار نہیں کرے عورت کی اجازت کے بغیر صرف عقد کرے۔ (۳)

اگر وہ بھی قاصد کے درجہ طلاق پیچھے نہ جوئی قاصد اس شخص کے منشاء کے مطابق پیام پہنچائے، عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کا کلام شوہر کے کلام کے درجہ میں ہوگا۔ (۴) رسول اور نبی میں کیا فرق ہے اس کے لئے ملاحظہ ہو: (نبی)

رشد (شعور و آگاہی)

انسان پر اہمیت کے اعتبار سے جو امور آتے ہیں وہ مجموعی طور پر چار ہیں، پہلا وہ درجہ عقل (فطن) ہونے کا ہے، دوسرا اور سمجھنے کا ہے، جس میں خبر و مشورہ کے درمیان تیزری مصلحت بالکل مشہور، مجسم اور قیصر و شعور کا ہے کہ وہ ایسی باتیں ہو جن کا عام معاملات کی ضروری سوچ و چوچ ہو، اور جو عقائد و باطن کا ہے۔ اہل ہونے کے بعد انسان تمام معاملات کا اہل ہو جاتا ہے اور اس کو اپنے نفس اور مال و دولت ہی میں جائز تصرف کا مکمل اختیار حاصل ہو جاتا ہے کیوں کہ جسمانی طور پر اس کے ساتھ انسان عقل و شعور اور معاد فیہ کے اعتبار سے بھی بڑی حد تک

(۳) حوالہ: ابنِ ابراہیم

(۱) ونامحضر مع ہدیر ۱۳۶۳ کتاب النکاح (۲) خاتمہ علی عائشہ المذنبہ ۳۳۶/۱

(۴) مدائع الصلح ۲/۱۳

بلوغ کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

چشم بعض دلع انسان کی جسمانی نشو و نما اور عقل و شعور کی نشو و نما میں قدرتی طور پر خاصا تفاوت ہو جاتا ہے اور بالغ ہونے کے بعد بھی وہ غیر متحرک تیز اور طبع و فطانت کے اندر اک کی صلاطیت سے محروم رہتا ہے۔ اسی کیفیت کا نام لغتہاء کی زبان میں "سقامت" ہے اور ایسے شخص کو "غیر رشید" کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو رشد سے محروم ہے بقول امامہ قادری

لا یستحق صالہ فیما یعمل ولا یمسک عیالہ

یحررم و یعصر ف لہ بالعباد والاسراف (۱)

جو جائز کام میں اپنا مال خرچ نہ کرتا ہو اور حرام

راستہ سے اپنے مال کو بچاتا نہ ہو اور اپنے مال میں

فضول خرچی اور اسراف کے ساتھ تصرف نہ کرے ہو

چوں کہ اس سے شعور کی کیفیت کے ساتھ مال کا حوالہ کرنا خود اس کے لئے نقصان کا باعث ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

واصلوا الی عامی حتی اذا بلغوا النکاح فان

استتم منہم رشداً فادعوا الیہم امواتہم۔

(ان، ۱۰)

تیموں کی تکمیل ہو کر نہ آئے رہو، یہاں تک کہ وہ

نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔ پھر ان میں ہر شادی

دیکھو تو ان کا حال ان کے حوالہ کر دو۔

اس آیت کی روشنی میں ہم باہر پر قیاسی فقہاء کا اعتقاد

ہے کہ رشد و شعور سے محرومی کے ساتھ بالغ ہونے والوں میں ان کا

مال حوالہ نہیں کیا جائے گا۔ البتہ فقہاء کے درمیان اس بارے

میں اختلاف ہے کہ چرکب ان کا مال ان کے سپرد کیا جا سکتا

ہے؟ امام ابوحنیفہ کے نزدیک بچپن میں ان کی محرومی

تک انکار کیا جائے گا اور اس کے بعد اس کا مال ہر طور سے

حوالہ کر دیا جائے گا (۱)۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور

فقہائے احناف میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد کا خیال ہے کہ جو

دو شخص بزرگ ہو جائے پھر بھی جب تک رشد و شعور کی کیفیت نہ

پیدا ہو جائے اس کا مال ان کے والدین کی حوالہ کیا جائے گا کیوں کہ

قرآن مجید میں اس وقت تک مال ان کے حوالہ کرنے کی

ممانعت کی گئی ہے جب تک رشد و شعور کا احساس نہ کر لیں جائے

(۲) امام ابوحنیفہ کا فقہانہ نظریہ ہے کہ مذکورہ آیت میں مال روک

رکھنے کا حکم بطور تادیب کے ہے، اگر بچپن میں اس کی محرومی

یہ تادیب عارض ہو پائی تو اب بظاہر املاط کی توقع نہیں، اس

لئے بحیثیت انسان اس کو اپنی ادائگی میں تصرف کی مجاز ملتی

حاصل ہے وہ محال کر دی جائے گی (۳)۔ امام شافعی

فتویٰ، امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول پر ہے۔ (۴)

رشد سے مراد

قرآن کے اس حکم کے مطابق جب بچے بلوغ کے قریب

پہنچ جائیں تو اسی وقت سے اس کے شعور اور معاملہ فہمی کی

آزمائش کی جانی چاہئے کہ وہ اس کی صلاحیتوں پر نظر کرتے

ہوئے بلوغ کے ساتھ ہی اس کا مال ان کے حوالہ کیا جائے (۵)

(۱) والستمر ۵۵۰

(۲) مشکوٰۃ، نقل القرآن للبحر ۳۳۰

(۳) مجمع الزہد جلد ۳۳۶

(۴) مغنی (مصر) منشور مجمع الزہد ۳۹۴، (۵) مجمع ۳۸۰

(۶) حوالہ سبق ۹۳۵

امام ابوہریرہؓ کے نزدیک جیسے بے شمار شخص کے
تحریرات ان وقت سے بے اثر ہو گئے: جب کہ انھوں نے اس
کے اختیارات دئیے کہ وہ کسی (مذبح) کو قتل کر دے۔ گویا امام
ابوہریرہؓ کے نزدیک کسی حد کو اختیارات سے محروم کرنے کا
حق حاصل ہے: جب کہ وہ خود نے کسی کا حق کے فیصلے کے
بغیر ہی وہ اختیارات سے محروم ہو جائے گا اور اس کے تصرفات
ناقص ہوں گے۔

مستوفى

شعور "رضا" سے باخبر ہے اور اس کے متعلق اس کی ساری
 ہے جس کے بارے میں کچھ جاننا چاہتا ہے۔ پول کو شعور کے
 ذریعہ انسان: حق کو مصلحت کرنا جس کے لئے اس کو شعور کہتے
 ہیں۔ یہ "رضا" کے برعکس اور اس کے برعکس ہے۔ شعور دینے
 والے کو انسانی شعور لینے والے "ترقی" اور انسان کے اس وقت
 واسطہ قرار دیتے ہیں کہ "رضا" کہا جاتا ہے۔
 فطری اصطلاح میں شعور اور اس کے حق کو باطل کرنے
 کے لئے کسی باطل کو مصلحت کرنے کے لئے دیا جائے یا بعض
 اصطلاح حق کو لا معافی باطل۔

دشوت لیا حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے رشوة یعنی کسی بھی مناسبت فرمائی ہے اور رشوة دینے کی بھی پہنچ دینا فرمایا کہ رشوت یعنی مال لے کر

”خدا کے نام اور ایمانی آگہی سدا ہے جو ہر دین کے
واقعہ سے فائز اور اہل ایمان کے انفرادی معاملات میں اوجہ
ہو جو حکام کے ہر اختیارات و تصرفات کے معاملہ میں اور شہ
کچھ ہر ایک کا اپنی شہادت میں ہر زمانہ ہر شہادت
۱۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے طور پر
کہتے تھے اور ان کے پاس ایک کتاب تھی جس میں لکھا تھا کہ میں
رسول اللہ ﷺ ہوں اور میں اللہ کے رسول ہوں۔

سوال :- جب آپ نے فریڈ فیش نے کوئی نعرہ نکالا تو
 اس کے لوگوں کے نعرے نکالنے میں کون سے
 میں تفصیل یہ ہے کہ جو حالات متفقہ ہونے کے بعد
 ہو چکا تھا۔ کچھ ایسے طریق و اقدام کو تو اس دور میں
 نافذ ہونے کی خاطر اسباب سے اس میں کچھ فرق
 تھا۔ یہ بات کا کہ جب وہ اس دور میں تھے اور
 ان اسباب کا انتخاب کرتے تو اس میں کچھ فرق
 ضرورتاً نہ تھا اور اس میں کچھ فرق نہیں ہوتا اور متفقہ ہونے
 کے بعد اس لئے اس کے جس میں یہ فرق نہ تھا اور
 متفقہ ہونے کے بعد اس میں کچھ فرق نہیں ہوتا اور متفقہ ہونے
 اس میں کچھ فرق نہ تھا اور اس میں کچھ فرق نہیں ہوتا اور متفقہ ہونے
 نعرے کو اس لئے اس کے خلاف نہیں کہ وہ اس میں کچھ فرق نہ تھا اور
 نعرے نکالنے میں کون سے اس میں کچھ فرق نہ تھا اور متفقہ ہونے
 میں کچھ فرق نہ تھا اور اس میں کچھ فرق نہیں ہوتا اور متفقہ ہونے

١٢٠: محمد بن الامير، ٢٢٤: ٢٢٥

የጥያቄው ዋና ዋና ክፍሎች

$$p_{\alpha, \beta} = p_{\beta, \alpha} = 1 \quad \text{if } \alpha = \beta, \quad q_{\alpha, \beta} = q_{\beta, \alpha} = 0 \quad \text{if } \alpha \neq \beta.$$

$\frac{d}{dt} \ln \left(\frac{\rho}{\rho_0} \right) = - \frac{1}{\rho_0} \left(\frac{d\rho}{dt} \right)$

ما كتب لكم مرة: ١٢

دیتے وقت یہ شرط طے پائے کہ مال لینے والا بائو اور مردار کے یہاں قبول کرانے میں معاف دہاگا، بٹے گا اس صورت میں لینے کو حرام ہے۔ دینے کے بارے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے حلال اور بعضوں نے حرام قرار دیا ہے اور بعضوں نے اسے حلال کرتے ہوئے لینے کی شرط کی ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ جس حاجت کے لئے وہ درخواست کر رہا ہے شرعی اور فوٹوئی حق نہیں ہے تو اس نے حصول کے لئے جو دیکھا تھا نقد کے نام سے اپنا مال حرام ہی سمجھا ہے۔

۵۔ اگر دینے کا مقصد یہی ہو تو جس لین دین کے وقت کوئی ضرر نہ ہو تو اس صورت کے بارے میں بھی مثلاً اگر کسی رائجی مختلف ہیں ۱۰۔ راقم کا خیال ہے کہ اگر پیسے سے اس نے دیا اور نقد کا لین دین کا قطع نہ ہو تو یہ بھی کراہت سے خالی نہیں کہ کراہت عرف و عادت سے نہیں ہو جاتی ہے نہ شرعی کے اور میں یہ کہتی ہے۔

۱۱۔ کسی نے نے خصوصیت سے اس کے منصب و مقام کی نزاکت اور اہمیت کی وجہ سے یا یہ قبول کرنے میں بھی بڑی احتیاط کا حکم ہے کہ بعض دفعہ شرف و تہذیب کا بھی ایک حصہ ہوتا ہے ۱۲۔ اگر کسی عظم براس شخص کے لئے ہے جس کے ہاتھ میں اختیارات ہیں اور جو کسی ذمہ داری پر فائز ہو ۱۳۔ (تفصیل لفظ "تہذیب" تحت دیکھیں جائے)

دینے والے پر اجنت ہو ۱۰۔ البتہ درخواست تو بذات خود حرام ہے اس لئے پس صورت جائز نہیں۔ لیکن رشوة بڑھ چکی کہ رشوة لینے والے کے لئے حصر لڑائی کا باعث ہے ورنہ کا مقصد حرام کی تکمیل یا دوسرے مقصود کو اس کے جائز حق سے حرام کرنا ہے یا اس نے اس کی مسامتہ فوٹو ہے۔ البتہ رشوة لینا تو کسی طور حلال اور یہ نہیں۔
رسولت دینے کا حکم

۱۔ جس وقت کہ اس وقت ہو رہے، جب اس کا مقصد اپنے آپ کو فخر سے بچاؤ یا صرف انصاف کا حاصل کرنا ہو ہی نہ نہ ہو، اسے اس شخص پر تفصیل کی ہے۔ فوٹو کی عیسوی میں کسی قدر تفصیل سے اس کا تجزیہ کیا گیا ہے جس کا مصلحت من طریق ہے

۲۔ محبت اور باہر تفصیل کے لئے ایک شخص کا دوسرے شخص کو نقد دینا اور لینا بڑھ چکا ہو یہ چند کہ رسولت۔

۳۔ کسی شخص سے جو بنائے کا خوف ہو یا خود بادشاہ سے اس کی افواض یا اسرار کے پیش نظر عظم کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنے کے لئے اسے لینا یا دینا ہے البتہ لینے حرام۔

۴۔ کسی شخص کو اس نے کچھ ایسا دے کہ سلطان اور ذمہ دار کی نگاہ میں وہ اس کی درخواست کو قابل قبول قرار دے اور وہ جو عادت پیش کر رہا ہو یا خود بھی حرام، تو اس صورت میں اس کا لین دین جائز ہے کہ اس کا جائز حلال۔

۵۔ اگر کسی عظم یا کچھ ایسا دے کہ سلطان یا کچھ اور اس کے لئے کرے اور اس

رضا

ضروری ہوگی اور صاحبِ عامہ و خلیفہِ عامین اور کاحمد علی
اس قسم کے "رضا" سے مجرم و ملامت کو کچھ روکے والو جس
شروط لصحة هذه الظروف وكذا الصحة الاخرى فلذا
صار له حق الصبح والاخصاء (۱۰)
الکھار رضا کے ذریعے

رضا مندی کے اظہار کا سب سے اہم وہ ہے طیارہ وسیلہ
"زبان" ہے لیکن کسی کے عہد و تہذیب، بے لطف مداخلت میں
فصل ایشیاء و تجزیہ و سبب کو بھی رضا مندی کی وہی حلیم کیا ہے
خرید و فروخت کی یہ صورت "تعلیمی" کی نسبت زیادہ بڑے
مکان سے ایک عمارت اظہار اور پیسے بڑھانے، بیچنے والے نے
پیسے لئے اور خاموشی اختیار کی یہ صورت ہمارے (۱۱) اسی
طرز میں کالیں دین کو محض خرید و فروخت اور قیمت و سامان پر
رضا مندی کی شکل ہے۔

یہ صریح محض موقع پر اشارہ کو بھی رضا مندی کی شکل
تصویر کیا گیا ہے، چنانچہ تاج جیسے ڈاکٹر مسند میں بھی اگر کوئی
داخل ہو۔ ہر تاج کا ڈاکٹر کو کرتا ہوتا اشارہ کو تاج کے لئے
کافی سمجھا ہے۔ (۱۲)

تو یہ کوئی مداخلت میں رضا مندی کے خد و خد
دعا ہے۔ بہت تاج کے عہد میں ایک شخص کاب کی طرف
سے تو اظہار رضا مندی کے لئے خرید کا کافی ہوئی جو لوگ موجود
ہوں ان کے لئے ضروری ہوگا کہ یہاں تو اپنی رضا مندی کو
الکھار کر ہی (۱۳)

کی چیز کو ملنے سے پہلے کرنا "رضا" ہے۔ رضا سے اور
قریبی لفظ اختیار ہے۔ یہ بطور پر قہار نے ان دونوں الفاظ کو
ایک ہی اور ہم صدق تصور کیا ہے لیکن فقہاء حنفیہ کے نزدیک
فقہاء ہے اور "رضا" اس کے مقابلہ میں اور کمزور ہے۔
عہد عثمانی نے "آرہو" کی بحث میں مغرب عقائد پر اس
طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱۴)

عثمانی دور اور سے صاف کی بحث کا حصہ یہ ہے کہ
"تہذیب و تمدن" کا یہ تصور ہے خدا کی شان کی نشاندہی بھی
ناموں پر اور اور حقیقی خوشنویسی کا نام "رضا" ہے۔ پھر کہتے
ہیں کہ بعض امور وہ ہیں جن کو شرعیہ کے لئے جہن و جہان کی
صورت میں بھی مشفق قرار دیا ہے اور یہ ہیں ان کا حلالی۔
قریبی راحت میں لئے ان میں "اختیار" یعنی زبان سے
ایجاب و قبول کی طاعتی و طہر کے الفاظ کو کہنے کافی ہیں۔ خود یہ
فراہم اعلان کہتے ہیں۔ انرا اور مجبوری کے تحت کہلانے کے
ہوں۔ یہ زبان کی طاقت کے ساتھ کہے گئے ہوں۔ ان
کے ساتھ بھیجے گئے کے لئے رضا مندی نہیں بلکہ مسامتہ وہ
جہاں جن کو شریعت نے حلال کی صورت میں خدا قرار نہیں دیا
ہے جیسے خرید و فروخت، ہمارے اور اپنی ادنیٰ و اکثر مال
مداخلت۔ اگر خرید و فروخت کے ذریعہ ان کا ایجاب و قبول کرنا
جائز تو یہاں کہ "اختیار" پڑ گیا اس لئے یہ مداخلت مشفق
ہوں گے کہ بھیجے نہ ہوں گے۔ ان کی صحت کے لئے "رضا"

(۱) حوالہ کتاب ۲

(۱۵) حوالہ کتاب ۲

(۱) یکین رد المحتار ۱۰۰۰ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶

(۱۶) رد المحتار ۱۰۰۰

(۱۷) رد المحتار ۱۰۰۰

- (۱) دودھ کی نقل مقدار حرمت کو ثابت کرتی ہے۔
 (۲) دودھ کا کس قدر معدہ تک پہنچنا باعث حرمت ہے؟
 (۳) دودھ پینے اور پلانے کی حرمت کیا ہے؟
 (۴) دودھ سے حرام ہونے والے شے کیا ہیں؟
 (۵) اس حرمت کو ثابت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
 بچے میں لاکت پر کھنکھ کی جاتی ہے۔
 دودھ کی مقدار (۲)

(مختلف معاملات میں ائمہ رضاعتی اور اسی معاملہ کے انعقاد کے لئے کثیر اتفاق مطلوب ہوں گے اور کون سے ذرائع اختیار کیے جائیں گے؟ ان کو انھیں اخلاک کے ذیل میں دیکھا جاسکتا ہے)

رضاعت

”رضاعت“ کے زیر اثر وہ کچھ ہے، ”ت“ کے بغیر صرف ”رضاع“ کے ذریعے کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ مگر بعض اہل سنت نے اس لفظ کو بھی اُن کے زیر کے ساتھ درست قرار دیا ہے (۱)۔ — یعنی دودھ پلانے کے چار اثرات میں جن اسباب کی بناء پر دودھ اور حرمت کے درمیان بیڑ کے لئے حرمت کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے دودھ ایک اور سے کے لئے حرام ہو جائے تو ان میں ایک ”رضاعت“ بھی ہے۔ اس لحاظ سے یہ دوسرے نقلی ذکر ہیں۔

المام ابو حنیفہ کے نزدیک حرمت رضاعت پیدا کرنے کے لئے دودھ کی اتنی خاص مقدار تین نہیں۔ دودھ کی قلیل سے قلیل مقدار جو معدہ تک پہنچ سکی ہے حرمت پیدا کرتی ہے (۲)۔
 لیکن کو قرآن وحدیث میں جہاں حرمت رضاعت کا ذکر ہے وہاں مطلق رضاعت کو باعث حرمت بتایا گیا ہے۔ کبھی خاص مقدار کی تحدید نہیں کی گئی ہے (۳)۔ لیکن رائے بالکلیہ کی ہے۔ (۴)

اکثر فقہاء دودھ کی مقدار میں قدر کے قائل ہیں، شوافع اور حنبلیہ کا خیال ہے کہ پانچ دفعہ دودھ پلانے سے حرمت ثابت ہوگی۔ پانچ دفعہ سے مراد یہ ہے کہ عورت دودھ پلانا شروع کرے اور بچہ اس کو کھلا خود پستان چھوڑے اس پر ایک دفعہ ہوا (۵)۔ لیکن کہ مغرب کا نقشہ مروی ہے کہ قرآن میں لاکت عشر رضعات معلومات پھر میں ”دول دفعہ دودھ پلانا حرمت پیدا کرے گا“ کا حکم مائل اور احما بعد کو اس کی

(۱) ابن جوزی رحمہ اللہ ”الانشاء والنظائر مع عمود المصالح“ ۲۳۱، ۱۲۲۔ اری ۲۳۲

(۲) شریعہ مجدد ۲۳۱، ۱۱۸۔ بخاری مجملۃ المصنف ۴۸، ۴

(۳) بدائع الصنائع ص ۴

(۴) شریعہ مجدد ۲۳۱، ۱۱۸

جس کا بچہ کا حکم بزرگ اور اولاد و ولایت نبوی ﷺ تک یہ قرآن میں
ذکر نہ ملتا تھا۔ (۱)

کب درودھ کا محدود تک پہنچنا باعثِ حرمت ہے؟

جس طرح بچہ تن سے درودھ کا پیتا اور پلا، حرمت کا باعث
ہے اسی طرح بچہ کے دودھ سے درودھ کا ذیل دینا مطلق بھی ۱۱۱ھ
ذیل دینا تک کی رو سے درودھ کا پہنچانا بھی سببِ حرمت ہے۔

کانن یا پالکان کے راستہ سے درودھ کا پہنچانا باعثِ حرمت نہیں،

امام غزالی کے نزدیک گوشت سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو سکتی

ہے مگر کسی پالنے والی نہیں ہے۔ اگر درودھ خالص نہ ہو بلکہ کسی

چیز کے ساتھ ملا کر دیا جائے تو تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی چاندنی

چیز کے ساتھ درودھ ملا کر دیا جائے تو چاہے بڑا بزرگ درودھ کی مقدار

غالب ہو یا چھوٹی حرمت ثابت نہ ہوگی، خواہ اسے پکایا گیا ہو یا نہ

پکایا گیا ہو۔ اگر کبھی ہوئی چیز کے ساتھ ملا کر پلا دیا جائے تو اختیار

غیر کا ہے۔ درودھ غالب ہے تو حرمت ثابت ہو جائے گی،

مطلب ہے تو حرمت یہ ثابت ہوگی، چہ حکم کی مشروب کے ساتھ

ملانے کا بھی ہے، پانی کے ساتھ ملانے کا بھی اور درودھ کے ساتھ

ملانے کا بھی، اور غلیظ کا اندازہ مزے، رنگ اور بو سے ہوگا۔ درودھ

مردوں کا درودھ مخلوط کر کے بچہ کو پلایا تو بھی تر توئی کے مطابق

درودھ کی مقدار کی کمی بیشی سے صرف نظر کرتے ہوئے دونوں ہی

خواجین سے حرمت ثابت ہو جائے گی، اگر درودھ اور مخلوط ہو

مقدار میں برابر ہو تب بھی احتیاطاً دونوں سے حرمت ثابت
ہو جائے گی۔ (۱)

شواخ کے نزدیک حصہ سے بھی حرمت رضاعت ہو جائے

گی (۲)۔ اور اسی کے یہاں درودھ کو کسی کے ساتھ مخلوط

کر کے دیا جائے تو — چاکا وغیرہ — باعثِ حرمت ہے۔ (۳)

حدت و رضاعت

رضاعت کی حدت امام ابوحنیفہ کے نزدیک ذہانی سال

اور امام مالک اور اشاعلی مائتہ — نیز خود حنفی امام

ابو یوسف دیکھتے اور اکثر فقہاء کے نزدیک دو سال ہے (۱)۔

ان حضرات کے فقیر نظریاً بیات و روایات ہیں:

الوالدات یرضعن اولادھن حولین مکملین

لکن اولادھن یم الرضاۃ (۲: ۳۳۳)

مائیں بچوں کو پورے دو سال درودھ پلائیں، یہ حکم

اس شخص کے لئے ہے جو بچہ کی دہشت تک درودھ

پلانا چاہے۔

فصل فی علی علیین (۱: ۱۲)

اس کے درودھ پلانا سے قیادت دو سال ہے۔

حصہ و فصل فی الرضاۃ شہرا۔

اس کا بچہ تین ماہ اور اس کا درودھ پلانا تین مہینے

تک ہوتا ہے۔

(۱) بیہق القلری علی الجفری: ۹ ص ۳۰۰۔ باب من نالی الارضاۃ بعد العولین

(۲) مبعثا منبرہ: ۳۳۳ ص ۳۳۳ (۳) کنز الدین: ۳ ص ۳۳۳ (۴) کنز الدین: ۳ ص ۳۳۳

(۵) الشرح لصاحب: ۳ ص ۳۳۳

(۶) اجتہاد: ۱ ص ۳۳۳ (۷) الشرح للشمس: ۳ ص ۳۳۳ (۸) الشرح للشمس: ۳ ص ۳۳۳

(۹) بیہق القلری: ۱ ص ۳۳۳

بوجود، لا مانع من أن نرى ما دام هذا الحرس
أظهركم.

انگریز رعایت کی تحکیم سے پہلے ہی پورٹو کا علاقہ دار
ہو گیا اور ۱۷۰۳ء سے مستغنی ہو گیا، پھر بھی ۱۷۱۳ء کی نو عمریت
تک رہا جو چھائے گی۔ (۱۶)

رضاعت سے حرام ہونے والے اشیاء

وہاں ان کے فرما دیے کہ جو کہتے ہیں کہ نبی سے کلام
ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ سے بھی کلام ہوتا ہے جس
”بحرہ من الرضا“ کا معنی ہے ”الحسب“ اور —
اسلامی نقطہ نظر سے رشتہ کی یہ اہمیت کتنا واضح ہے:
شب (ہم) (مد علی رشتہ) اور در حدت۔ ان میں سے کوئی ایک
سے ماں، باپ پر ماں، بیٹے اور بیٹے کا ماں باپ اور ایک
دوسرے پر ماں، ماموں اور ماموں کے رشتہ اور خیر فرما دیے گئے
ہیں اور یہی ہیں، لیکن، یہ بھی غلط ہے اور اس میں کسی کو برا نہیں
اسی طرح یہ وضاحت کرنے کی ضرورت ہے اس سے بھی صریح
منہنی ہیں۔ ان کے کلمہ کے اس پر تھیں کہ ان کے کلمہ کے یہ ان
جس پر یہی ملامت ہو رہی ہے صریح منہنی ہیں اور یہ کہ وہاں کہیں
ماں سے نکال جائے (نہیں کہیں کہ ماں سے نکال جائے نہیں کہ
یا تو عقلی ماں ہوگی، یا سلیک ماں دوسرے اپنے رشتہ کے
کی کہیں سے نکال جائے، نہ ہی کہیں سے نکال جائے
نہیں کہ یا تو سلیک کی ہوگی یا سلیک (۱۰)

اس آیت میں جس اوراد کی مجموعی مدت ۳۰ ساتھی کی ہے اور کم سے کم ۱۶۶ ہے۔ اس طرح ۳۳ ساتھی رضاعت ہوئی ہے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: لا رجا بعد النجس۔ (۱)
 واتقوا کہ جو میرے لئے ہے مسمر فقہ کی رائے قریب ہے
 ورازی میں امتیاز ہے والله اعلم بالصواب۔

جس سے معاملات کے بعد اور جو اپنے اور اپنے سے حرمت
بہت زیادہ کی۔ محمدؐ میں اسی سلسلہ میں حضرت عائشہؓ کو
کثافت تھا اور وہ کسی بھی مہمان کے آگے کوہِ چادریں
سے حرمت، اعتدال اور جوار کے لیے کھانے کی کھانسی لے
یکہ تو اس کے جوار کو اپنے کھانے کی کھانسی لے لیا۔ —

کی موت کے بعد، وہ پانا جاتا ہے اور انکس سے رحمت
 الخلق ہوگی (۱۲)۔ چنانچہ اگر شریعت میں کسی کا اور جہلی کا لاف
 رحمت تو ثابت نہ ہوئی، البتہ ان لوگوں کا ایک عذاب کے ساتھ
 ایک ایسا عذاب ہے کہ انھوں نے اپنے بھائی کا پستان چومنا تو وہ
 علق سے نیچے کر دیا۔ انھوں نے حضرت ہامزہؓ کی شہریت
 سے اور پادشہاۃ پہنچنے کے جواب میں کہ موت کی سزا
 دے دی جائے گی، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے خلاف علیؓ
 سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ وہ ساری عمر کے بعد رحمت
 نہ ملے یہ انکی جو علیؓ اور سنی شہریت پہنچنے کے ساتھ فرمایا
 کہ جب تک یہ ظلم نہ ختم ہوا، وہ ایمان میں آجھے۔ یہ سلسلہ

(٢) زيادة في السعر من ٢ إلى ٣

١٠٠٠

٤١: يفرى ٤٢: جُبار للظنا.

[4] 李德裕，唐文宗朝宰相。

(2) ١٩٥٠ : قنابل العرسان

For $\frac{1}{2} \leq \alpha \leq 1$

$$-2.75 \times 10^{-4} \text{ m}^2 \text{ s}^{-1} \quad (4)$$
$$4\frac{1}{2} \times 10^{-1} \text{ g/l} = 0.45 \text{ g/l}$$

اسی طرح سرکاری رشتہ کی وجہ سے جو چار مسئلہ ہائے
(شوہر کے اصول و مروج، بیوی کے اصول و مروج) قرابت
حرام ہو جاتے ہیں، رضاعت کی وجہ سے بھی وہ حرام ہو جائیں
گئے (۱)۔ — رضاعت میں زیادہ اہم اصولی یہ ہے کہ شیر خوار بچہ یا
بچی دودھ پلانے والی کے پورے خاندان پر حرام ہو جائے گی مگر
یہ حرمت صرف اس کی ذات علیحدہ ہوگی، اس کے
دوسرے رشتہ داروں تک متعدی نہ ہوگی، مثلاً شیر خوار کا بھائی
دودھ پلانے والی پر مباح اس کی بہن دودھ پلانے والی کے شوہر یا
بھائی پر حرام نہ ہوگی، لیکن دودھ پلانے والی کے رشتہ داروں کی
طرف حرمت متعدی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دودھ پلانے والی
عورت کے بال بچے، شوہر، بھائی، بھتیجے، شوہر اس عورت کے
بھائی، بہن، شیر خوار پر حرام ہو جائیں گے، اسی کو فقہاء نے ایک
شعر میں اسی طرح بیان کیا ہے :

از جانب شوہر ہر خویش خود

از جانب شیر خوار فقط شیر خوار

رضاعت کا ثبوت

حرمت رضاعت دو طریقوں سے ثابت ہو سکتی ہے :
شوہر کا اقراء، اعتزاف، عیث و نفوت، عیث سے مراد عام محاللات
کی طرح دو مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہے،
اس سے کم گواہان کی ذریعہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو سکتی،
کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رضاعت پر دو سے کم
گواہ معتبر نہیں، البتہ اعتزاف اور نفوت و اقواء کا تقاضا ہے کہ اگر

ایک شخص بھی اس کی خبر دے اور یہ ظاہر اس کے جھوٹ ہونے کی
کوئی وجہ نظر نہ آتی ہو تو یا ہم علاحدہ کی اعتبار کر لی جائے، حضرت
عقیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بہت اہل اصحاب سے تلاح کیا تھا،
ایک کالی بھڑی غنٹوں آئی، اور مدعی ہو گیا کہ اس بھڑی نے دھوئیں
کو دودھ پلایا ہے، عقیدہ رضی اللہ عنہ اس خبر کو قبول کرنے کو تیار نہ تھے،
پھر بھی آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ بہت اہل اصحاب کو اطلاع
کر دیں۔ (۲)

امام مالک اسی روایت کی بنا پر ایک عورت کی اطلاع کو
بھی حرمت ثابت ہونے کے لئے کافی قرار دیتے ہیں (۳)۔ امام
شافعی کے نزدیک بھڑی کے یہ مسئلہ انھیں کا ہے، لیکن نوامین
عی دیکھ سکتی ہیں اس لئے چار عورتوں کی گواہی سے بھی حرمت
ثابت ہو جاتی ہے (۴)۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ ایک صاحب نے استدعا کیا کہ ایک عورت کہتی ہے کہ
اس نے ہم زہدین کو دودھ پلایا تو کیا ہم ایک دوسرے پر حرام
ہو گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : وہ تمہاری بیوی ہے، کوئی تم پر اس
کو حرام نہیں کر سکتا، ہاں تم اعتقاد کرو تو بھڑی ہے۔ اسی طرح کی

بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے (۵)۔
یہ حکم ہر دو صورت میں ہے، اس وقت بھی جب نکاح سے
پہلے کوئی دودھ کا دھڑکی کرے اور اس وقت بھی جب نکاح کے
بعد دودھ کا دھڑکی لیا جائے (۶)۔ اگر شرعی ثبوت شوہر کے
سامنے آجائے تو اب اس کے لئے عورت کے ساتھ رہنا جائز
نہیں، ایک دوسرے سے الگ ہو جانا چاہئے (۷)۔ اور نہ قاضی

(۱) آداب علیہ ص ۲۹

(۲) آداب علیہ ص ۳۰

(۳) بدایہ النہای ص ۵۰۴

(۴) احوالہ مشکوٰۃ ص ۷

(۵) آداب علیہ ص ۳۰

(۶) بدایہ النہای ص ۵۰۴

(۷) آداب علیہ ص ۳۰

تقریب کر دے گا۔

رقبہ سے مراد

روضت اگر مرد کے آزار سے بہت ہو تو اگر اہل دخول نہیں ہوا ہو تو نصف مرد اور دخول ہو چکا ہے تو کبھی مرد اور عورت کا عقد اشکی واجب ہو گا۔ (۱) اگر کوہان کے ذریعہ حرمت ثابت ہوئی تو دخول نہ ہونے کی صورت ہلچہ واجب نہیں، محبت کر چکا ہے تو یہ جہنم اور عورت کے ناکہ الی مرد (عروض) میں سے کم تر کی راہی واجب ہوگی نیز دوسرے ناکہ نکاح کی طرح اس میں بھی عورت کا فرج اور رشتہ واجب نہیں ہو گا۔ (۲)

رشتہ

قرآن مجید نے دو صائق پر رشتہ کا ذکر کیا ہے۔ ایک روزے کے متعلق ہے کہ:

احل لکم لیلۃ النکاح الوقت لہی نساء کم
(نساء: ۳۵)

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے جائز کر دیا گیا ہے۔

دوسرے جگہ کے نام سے:

فلانیت ولا فسوق ولا جدل فی الحج
(نساء: ۹۷)

حج کے دنوں میں نہ جوڑوں سے جھگڑائی جائے نہ اور نہ ولی سناہ کا کام اور نہ لڑائی جھگڑاؤ۔

مکمل تہت میں ناکہ الی ہے کہ رشتہ سے نکاح مراد ہے (۳) اور ظاہر ہے کہ جب نکاح جائز ہے تو وہاں نکاح بدوہ لای جائز ہوتا ہے۔ اور یہی آیت میں رشتہ سے نکاح مراد ہے؟ اس میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نکاح الی مراد ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر سے منقول مذمت آجیز کر دے۔ (۱) — اصل میں رشتہ ہر ایک چیز کو کہتے ہیں جس کی مرد عورت سے خواہش رکھے۔ نکاح اگر نکاح اشکی کہلو، بقول: ہانچ "المشیت کلمۃ جامعۃ لکن صاحبہ اللہ جل من بعدہ" (۲) اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ رشتہ صرف وہی فہم کہتے ہیں جو عورتوں کے سامنے کی جائے، یہ رائے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (۳) مطلق فہم کہتے ہیں جو عورت موجود نہ ہو یا کلمہ کوئی رائے ہے اور: فہم کالغوی حتیٰ یجوز فیہ تحریر کاغذ میں ہے۔ (۴)

تاہم فقہاء قریب قریب ان بات پر متفق ہیں کہ عورت احرام میں عورت سے نہ صرف نکاح بلکہ شہمت کے ساتھ لمس اور فہم کہتے ہیں (۵)۔ (۶)

رقبہ

رقبہ کے معنی کروں سے ہیں۔ (۱) وہی کروں کے معنی کا کہ

(۳) احکام النکاح ص ۱۱۰

(۴) الملح لاسکام النکاح (قرطبی) ص ۲۷۲

(۵) حوالہ سابق ص ۱۰

(۶) روح المعانی ص ۱۰۰ حکام النکاح ص ۲۸۵

(۷) احکام النکاح ص ۲۸۵

(۸) فیہ عبیر شبر ص ۵۵

پانی کے قسم میں نہیں ہے۔ جبکہ اسے پانی کے بغیر صبح کر لیا جانی ہے۔ (۶)

واللہ ہے کہ ملازمہ مسکینی کی بات زیادہ قرین صواب و عظم
ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

زنگنه

"رقمی" بیکر ایک خاص صورت تھی، جو زمانہ جاہلیت میں ہر دین تھی۔۔۔ "رقمی" کا مطلب یہ تھا کہ ایک شخص کچھ "بے چیز نہادی ہے، جب تک تم زکوٰۃ اور عمو سے پہلے تمہاری موت ہوگی تو یہ چیز میری طرف لوٹ آئے گی"۔ اس کے لئے اس طرح کی تعبیر بھی اختیار کیا جاتا تھی : هذه النذر لکبر رقیہ اصل من "رقمی" کے لئے نذر سزا کا معنی پانچا تا ہے، بیکر اس صورت میں دونوں فرق کو برحق مقابل ہی سمجھا کر انکار کرتا تھا، اسی لئے اس کو "رقمی" کہتے تھے۔

عالم ہونے کے لئے اور امام بننے کے لئے ایک رقیبی کا عمل ہے۔ یعنی یہ کلام بجا کر ہے۔ اور کسی کے ذریعہ یہ نہیں ہوتا: ان حضرات کا استدلال کاغذی شرح ہے، کی روایت سے ہے۔ آپ ﷺ نے ”عمری“ (چپ کی ایک خاص صورت) کو جائز قرار دیا اور قی کو طے، اجاز، العیوی و اسئل الرقیبی (۱) — جی راسے التبیہ کیا ہے۔ (۲) شوافع اور حنابلہ کے نزدیک رقی ہیہ کے حکم میں ہے اور مکرر ”عمری“ کیا جائے، وہ دیکھ لو جس طرح اس کا ایک

علم ہے؟ اس سلسلہ میں مطاع لکھنویہ کے یہاں بھی اختلاف ہے۔ واقعی علما کا کو خیال ہے کہ یہ نہ سن میں مبتلا نہ وہاب کشا۔ بعضوں نے اوپ۔ بعضوں نے ملت اور بعضوں نے مستحب قرار دیا ہے۔ تاہم مستحب ہونے کو یورپیوں کی گئی ہے (۱) فقہاء مشائخ کے یہاں بھی اختلاف ہے۔ حافظہ حق نے فرمادے ہیں کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں اور یہ درست ہے۔ جب کہ امام بخاری نے مراد کے سر کا مستحب کہا ہے (۲) اور امام غزالی نے بھی اسے مستحب قرار دیا۔ ۱-۲ جن حضرات نے اسے مستحب قرار دیا ہے ان کے قول پر ایک ترجمہ ہے: مؤلفہ انہی مروجہ روایات ہے کہ جس نے وضو کیا اور گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے دن ملوک چرائے جائے گا۔ لیکن اس حدیث کے مصنف ۳ نے یہ محدثین متفق ہیں (۴) بعض حضرات نے اس پر حضرت غزوہ بدر میں مصروف کسی اس روایت سے استدلال کیا ہے جس میں سر کا مسح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گردن کے پچھلے حصے تک ہاتھ لے جانے کا ذکر ہے۔ گو یہ روایت متبادل کلی روایت کے مقیم ہے لیکن یہ بھی مصنف سے خالی نہیں۔ (۵) حذیفہ البعلی کے مصنف نے لکھا ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیوں کے نوپے سے حصہ سے گردن کا مسح کیا جائے، علامہ طینی نے اس پر یہ وضاحت کی ہے کہ ہاتھ کے نوپے سے گردن کا مسح نہ ہوگا۔ (۶) اس کا ثبوت اس کے صحیح استعمال نہیں ہوا ہے اور وہ مستعمل

(۲) مکے احباء العلوم

(٥) ملخص الحبر ٥٢١

(A) رواية الصفاد ٩٢/٤

۴۴۵: (r) کے تاخیر الحیدر

معهم على الاحياء ١٣٩١

(21) $\frac{1}{2} \log 2$ (4)

١٢٠٠ - ١٢٠١ - ١٢٠٢

۱۱) کہیں کہیں

(۴) کہیں نامعلوم الم

$$r = \cos(\theta)$$
[illegible]

اکثر الفقہاء الموسوعیہ لسمع الغناء وهو
مذهب اسانۃ الصوفیہ (۱۱)

رقص بحال کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے،
ایکے کہہ کر مات کے قائل ہے، بعض لوگ اہانت
کے قائل ہیں اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ رقص
لوگوں پر واقعی حار ظاہری ہوتا ہے، البتہ اگر دوسرے
لوگوں کا قہم ثقل ہے، اب حال کے لئے جائز
ہے (۱۲)۔ اور ان کے لئے جائز نہیں، ایسی پسندیدہ قول
ہے اور رقص فقہاء نے اشعار کے ساتھ کی اجازت
دی ہے، ہر ضرورت پر یہ بھی مبنی فقہاء نے اور یہی
مشائخ سنیہ کا مذہب ہے

ہم جو جو دوزخ کے لئے کھڑے ہیں، جس طرح معنی حالت
اپنے اور عطر کی کرتے ہیں، اس کا کوئی اثر نہیں۔ لیکن
مطلے میں قرآنی یہ نصیر کی ہر صحت دینی چشم کشا ہے

السمع والبول والطرف والی بفسلہ
المنصرفة فی زمانہ خوام لا یجوز القصہ
الیہ والبولوس علیہ وهو الغناء والمزاسیر
مواہ رجوڑہ اهل التصرف واحصوا
بقولی المشاہد من سلیم قال: وعدی ان
ملیفعلونہ غیر ملیفعلہ هؤلاء، فان لم
زمانہم رجا بسند واحد شراً فہ معنی

ہو جاتا ہے (۱۱)۔ البتہ اسے امام ابو حنیفہ نے ہے۔ (۱۲) کیوں کہ
پہلے نے اہل رقص کے لئے اس کو ہر قدر اور دے الوسی
جائزہ لاہلہا (۱۳)

رقص

رقص کی مراد کیفیت جس میں غم کرنے اور پھینک دینے کی کیفیت
پائی جاتی ہے، یا مکمل حواس ہائے ارادت کو اس کے طریقہ
سے محو کر دینا ہے۔ غرض رقص کے لئے جو رقص کا یہ عمل نہ ہو
نکاح اور مصیبت ہے (۱۴)۔ ہر دوسرے کے لئے بھی صحیح
یہی ہے کہ اس طرح کا رقص جائز نہیں، اس میں ہر چیز میں بعض
فقہاء نے اسے جائز قرار دیا، ہے لیکن اس سے منع، رقص کی وہ
کیفیت نہیں جو آج کل برزخ ہے۔ علماء قرطبی نے بولا نعمت
فسی الارض سر حساً (۱۵) اس سے رقص کی ممانعت پر
استدلال کیا ہے (۱۶)

فقہاء فقہاء میں علماء سادات نے رقص کے مسئلے میں فقہاء
کے مذاہب اس طرح نقل کیے ہیں:

وأما المرفص للسمع فیہ الفقہاء لذهب
صانعة إلى الکواہ وظانعة إلى الاباحۃ
وظانعة إلى التفریق بین زیاب الاحوال
وغیرہم، فیجوز لا زیاب الاحوال وہ کرہ
لیخبرہم، وهذا القول هو الموضع والعلیہ

(۱۱) ۱۳۰۱ھ سنہ ۲۲۰۱

(۱۲) ۱۲۰۱ھ سنہ ۲۲۰۱

(۱۳) ۱۲۰۱ھ سنہ ۲۲۰۱

(۱۴) ۱۲۰۱ھ سنہ ۲۲۰۱

(۱۵) ۱۲۰۱ھ سنہ ۲۲۰۱

یو اقلی احوالہم فیوالفہ ومن کان لہ قلب
 وقلیلاً وسمع کلمۃ توافقہ علی أمر وہو فیہ
 ویما یفشی علی عقلہ فیلوم من غیر اعتبار
 ولفوج جو کات منہ من غیر اعتبار
 وذلک معاً لا یستعد أن یکون جازراً معاً
 لا یوعدہ ولا یطی فی المشافعی اہم
 لعلوا من مابین نعل ومانا من اہل
 الفسق والذنب لا ینہم فہم بالحکام المشرع
 وایما یضیک بالاعمال اہل الذنب (۱)

نار اقوام اور رقبہ جو ہرے زمانے کے صوفیاء
 کرتے ہیں۔ اہرام ہے اس میں شرکت اور بیعت
 ہاؤنٹن۔ یہ منہ اور منہ اور میرا ہے۔ بعض
 اہل شرف سے ان کو رزق اور دی ہے، پیل کے
 مشائخ کے قول سے استدلال کیا ہے۔ لیکن میرا
 خیال ہے کہ ان لوگوں کا کل ان مشائخ کے قتل سے
 مختلف ہے۔ مگر کہ ان میں بعض اوقات ایک
 شعر پڑھا جاتا، جس میں ان کے موافق مال کوئی
 بات ہوتی ہو، اس شعر سے ہم آہنگی کا حق ہی کرتا
 اور جو لوگ رقی انقلاب ہوئے ہیں، ایسا شعر
 سننے کو بہا اوقات ہوش و حواس کھو دیتے، بے اختیار
 کھڑے ہو جاتے اور غیر اختیار طریقہ ان سے
 مختلف فریتمیں صادر ہوتیں، اور یہ بات مستند نہیں

کہ یہ ان کے حق میں جائز ہوگی اور دوسروں کے لئے
 قاضی اللہ نہ، مثلاً ان کے بارے میں یہ بات نہیں
 ہوگی، یا کھنک کہ وہ ہمارے زمانے کے قاضی اور
 حکام شرع سے اوقات لوگوں کی طرح اس فعل
 کے مرتکب ہوتے رہے ہوں اور اہل رقبہ کی
 قاضی ہوتی ہے۔

رقی کو فقہاء نے مدت اور شرافت کے خلاف بھی مانا ہے
 وایسے شخص کی گواہی کو قاضی قبول فرمادے۔ (۲)

رقیہ

رقیہ کے معنی ایسے جہاز چوک کے ہیں، جس کے ذریعہ
 پریشان ذہن لوگوں کو آفت سے بچا یا مقصود ہو۔ (۳)
 رقیہ کے سلسلہ میں دونوں طرح کی دعا یعنی رقیہ ہیں، بعض
 جو کھوئے کو برتنی ہیں اور بعض نام نہ تو کھوئے کو برتنی
 نے دونوں میں تخلیق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، ایک رائے یہ
 ہے کہ برتنی زبان کا رقیہ درست ہے دوسری زبانوں کا نہیں۔
 بعض حضرات کا خیال ہے کہ اگر رقیہ کو بذات خود بیعت ماننے سے
 اور اسی پر توکل کر لے تو ممانعت ہے ورنہ جائز ہے، بعض
 حضرات کہتے ہیں کہ اگر رقیہ میں شرکائے کلمات ہوں تو جائز
 نہیں، ایسے کلمات نہ ہوں بلکہ دعا ہو، اللہ تعالیٰ کے اسم معنی یا
 قرآن کے ذریعہ رقیہ ہو تو جائز ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ
 نے بعض اوقات رقیہ کے کلمات سننے اور پھر اس کی اجازت مرحمت

(۱) غزالی فی الصبح ۴۰۷، الشرح السعید ۳۸۴

(۲) حاشیہ ۵۵۵

(۳) لہجہ ۱۹۱، نیر ۱۵۰۲

فرہ کی راہیں، تیر کی ممانعت اصل میں اس وقت ہے جب کہ ان میں عقیدۂ اسلامی کے خلاف مشترک نکلمات شامل ہوں اور اگرچہ اصل طہر کی جو چیزات نقل کی گئی ہیں ان سب کا اصل مفہوم صحیح ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: تعویذ)

رکاز

”رکاز“ رکز سے ماخوذ ہے ”رکز“ کے معنی کسی چیز کے رکھنے اور ثابت و موجود کرنے کے ہیں، نیز اسے کوہ میں شیوہ مست کردیا جائے تو کہا جاتا ہے (رکز) (معجم ۱۰)۔ شریعت کی اصطلاح میں رکاز برائے مال کا نام ہے جو کسی زمین کے اندر سے دستیاب ہو، چاہے قدرتی کان کی صورت میں ہو یا انسانی دنیوں کی صورت میں (۳) یہ تعریف فقہی حنفیہ کی رائے پر ہے، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک رکاز صرف دنیوں کا نام ہے زمین میں چھپے ہوئی معدنیات، کاراجس داخل نہیں ہے۔ (۲)

وفیہ کا حکم

زمین میں جو وفیہ دستیاب ہو، فقہاء حنفیہ کے یہاں اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے:

(الف) اگر وفیہ دارالاسلام مسلمان، جس زمین میں ملو، کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں ہے اور دستیاب ہونے والی اشیاء نہ رکاز کی طاعتیں جیسے بیت یا غیر مسلم ملائین وغیرہ کی تصویریں ہوں، تو ایک شخص (۱۵) حکومت کے خزانہ (بیت المال) کا حق ہوگا اور بقیہ

چھ حصوں کا، شخص مالک ہوگا جس نے وفیہ پز ہے۔ اگر وفیہ دارالاسلام کسی ملک کے راضی میں دستیاب ہو تو ایک شخص (۱۵) بیت المال کا حق ہوگا باقی چار حصے امام بیروجنہ مفت کے نزدیک اس شخص کے ہوں گے، جس کو وفیہ ملا ہے، امام وہابیہ وحنبلہ کے نزدیک مملکت اسلامی کے قیام کے بعد ہول اول جس مسلمان کو یہ زمین دی گئی دو مالک ہوگا، اگر مالک ہول اور ان کے ورثہ کا پتہ نہ ملے تو یہ بھی بیت المال کا حق ہوگا۔

(ب) اگر دارالاسلام کی غیر ملک دار، راضی ہی میں وفیہ ملے، وفیہ پر عہد اسلام کی طاعتیں موجود ہوں تو اس کا حکم انھوں کا ہے جو چھٹی پہلے اس کا خوب اعلان کر جائے اور اگر نہ کرے چل چلا گیا تو اس کو حلال کر دیا جائے اور اگر نہ کرے چل چلے تو اگر نہ حسب رشتہ ہو، اور اس پر حدود کر دے اور خود بخود حقیقت صدقہ ہو تو اپنے آپ پر بھی خرچ کر سکتا ہے۔

اگر دارالاسلام میں کسی شخص خاص کی ملکیت میں وفیہ دستیاب ہو اور اس پر عہد اسلام یا ”عہد کفر“ کی کوئی طاقت موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے، ایک رائے جس پر ترقی ہے یہ ہے کہ اس کو وفیہ رکاز تصور کیا جائے گا اور وفیہ دستیاب کرنے والا ایک شخص بیت المال میں جمع کرے گا اور باقی خود اس کی ملکیت

(۱) شرح موطا، ۱۰۱، رد المحتار، ۲۰۱، (۲) شرح موطا، ۱۰۱، رد المحتار، ۲۰۱

(۳) موطا، ۱۰۱، رد المحتار، ۲۰۱

(۴) موطا، ۱۰۱، رد المحتار، ۲۰۱

مطلقاً ہوگا۔ یہ کہیں کہیں اس لئے اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ حد نجات میں کس قسم واجب ہوگا کہ نہیں؟ اس سلسلہ میں تفصیل خواہ لفظ ”مہر“ میں مذکور ہوگی۔

رکن

رکن لٹ میں ایسے منہرہ کنارہ کو کہتے ہیں، جس کا سہارا لیا جائے، جودائبرہ البسی بستد البھا وعلوم بھا (۱) بطور علامہ طبری کے الفاظ میں ”المناب الاولیٰ“ (۲)۔ اصطلاح فقہ میں رکن ہے جس پر کسی شئی کا وجود موقوف ہو اور وہ خود اس میں حصہ اور جزء ہو جیسے نماز میں رکوع و قرأت یا قنار میں اصحاب و قبول وغیرہ (۳) اگر کسی بات پر اس حدت یا معاملہ کا وجود موقوف ہو، لیکن وہ اس کی حیثیت سے باہر ہو جیسے شرط کہیں کے ختم ہونے کے بعد رکن اور شرط کے درمیان پر فرق کیا گیا ہے، دوسرے فقہاء کے نزدیک ہر وہ چیز رکن کہلاتی ہے، جس پر کسی کا وجود موقوف ہو، خواہ وہ اس کی حقیقت میں داخل ہو یا اس سے خارج۔ (۴)

رکن کے قوت ہونے سے وہ عبادت یا معاملہ فوت ہو جاتا ہے (مختلف عبادات و معاملات کے ارکان خود ان الفاظ کے ذیل میں دیکھے جائیں گے)

ہوگی، دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بھی ”مطلوبہ“ ہی کے قسم میں ہوگی۔

(۱) اگر دینہ دار الحرب میں دستیاب ہوا اور غیر مملوکہ زمین میں یا مملوکہ بنی زمین میں دینہ ملا کر دار الحرب میں داخل ہونے والا مسلمان اجازت و اذن کے بغیر داخل ہوا تھا تو تمام معاملہ دینہ فوراً اس کی ملکیت ہوگا اور اس میں قسم بھی واجب نہیں ہوگی۔

(۲) اگر دار الحرب میں اجازت لے کر گیا اور کسی کی مملوکہ زمین میں دینہ دستیاب کیا تو اس دینہ کو مالک زمین کو دینا اور دار الاسلام میں لے آیا ہو تو حدت پر واجب ہوگا (۳) دینہ کے منتقل ہونے کے بعد کو دار اسلام میں تمام لوگوں کے لئے ہیں جو اسے دستیاب کریں خواہ وہ ہائے مول یا باغیچہ، بازار ہوں یا غلام، مسلمان ہوں یا مسلم غلام، اگر غیر مسلم ملک کا باشندہ مسلم حکومت کی اجازت سے دستیاب کرے تو یہ بھی حکم اس کے لئے بھی ہے۔ (۴)

دوسرے فقہاء کا منہرہ ٹکڑی کنارہ ان احکام میں بڑی حد تک فقہاء مختلف کی رائے کے مطابق ہی ہے۔ (۵)

معاون میں کس قسم کا مسئلہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکاز میں ایک قسم (۱)

واجب ہے (۲)۔ چوں کہ ختماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہے کہ حد نجات اور زنجی کا لڑی پر بھی رکاز کا

(۱) مخلص از حداب مع الفتح، وفتح القلیب ۲۶۷-۲۶۸، ہندیہ ۸۵۴-۸۵۳، وصالستقر ۲۵۰-۲۴۹، بدائع الصنیع ۶۰۶-۶۰۵

(۲) ہندیہ ۸۵۸ (۳) دیکھئے المعنی ۲۴۹-۲۵۰، شرح مہذب ۹۵۶-۹۵۷

(۴) ترمذی ۲۵۰ باب ما ملکہ ان المصاد حرھا حیث وئی الفرقۃ الفخس (۵) کتاب ۲۱۶۶

(۶) کبیری ۴ (۷) حوالہ سابق (۸) فقہ الاسلامی واملتہ ۵۳۱

رکنِ بھائی

حجر اسود کے مقابل میں (جس طرف عظیم واقع نہیں ہے) کعبہ منکر کا جو کونہ ہے، وہ "رکنِ بھائی" کہلاتا ہے۔ اس رکن کا معنی ہے، ہر ایک پر قائم ہے۔ رسول نے ﷺ عرفہ کے درمیان اس حجر کا تھام سے استواء فرمایا کرتے تھے، وہیں حجر بھائی راہت ہے کہ آپ ﷺ حجر اسود اور رکنِ بھائی کا استواء کرتے تھے۔ (۱)

چنانچہ رکنِ بھائی نے استقام کے مستون ہونے پر فقہاء کا اجماع ہے، (۱)۔ فقہاء متفقہ کے یہاں کوئی حدیث، اجتہاد، غلط نہیں، ملامت صاحبِ آقاؤں مشہور یہی کہ رکنِ بھائی کا استقام مستحب ہے، لیکن امام محمد کے نزدیک مستون ہے، اور ملائکہ کی قوت اور عزت کے پیش نظر عقیدتیں نے نام محمد کے قول کو ترجیح دیا ہے۔ (۲)

اپنے رکنِ بھائی کا پورے لڑے بہت نہیں، (۱) اور نہ بیانیہ استقام کی جگہ اشارہ کرتا ہے، لہذا اگر آدمی حج سے استقام نہیں نہ ہو تو یہی گذر جائے، اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)۔ استقام کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ یا کھنکھاتے سے استقام کیا جائے، صرف بائیں ہاتھ سے استقام نہ ہوگا۔ (۱) رکنِ بھائی اور حجر اسود کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ یہ لڑے نہ لڑے

وَمَا أَدْنَاهُ إِلَّا لَمْ يَدْنِهَا حَسَنَةً وَلِئَلَّا الْأَحْرَاءُ حَسَنَةً

(۱) مسلم ۱۱۱۱، کنز الدین، ابواب الادب ۱۶۹، ص ۱۶۹، ص ۱۶۹، ص ۱۶۹

(۲) ص ۱۶۹، ص ۱۶۹

(۳) دوسنڈ علی الف ۱۹۹۲ (۴) حواہ سابق، بدائع الصالح ۲: ۵۱، داسنڈ ۱۹۹۲

(۵) حواہ متکون (۶) حواہ القامور المصنوع ۱۳۳ (۷) حواہ القامور المصنوع ۱۳۳

(۸) شرح السنہ للمصنوع ۱۹۹۲، ص ۱۹۹، ص ۱۹۹

وَلَمَّا عَذَابَ الْمَطَرِ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴

عمرؓ سے اس کی تائید نہیں کی ہے (۱)۔ آپ ﷺ سے
 گفتگو کرنے والوں میں سے ان طرح پکارنے پر اہمیت ہے کہ اہل
 انبیاؑ ایک ہی دور ہاتھوں کو پہلوؤں سے ایک رکھنا چاہتے (۲)۔
 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ تعلق کیا
 کرتے تھے (۳) تعلق سے مراد یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں
 دوسرے ہاتھ میں رکھ کر دونوں ہاتھوں کو گفتگو کے درمیان
 رکھتے تھے، لیکن یہ فقہ و حدیثی دور کا تھا، حضرت سعد بن ابی
 وقاصؓ کی روایت ہے کہ یہ بعد کسوف ہوئی (۴)۔

دکھائی کی حالت میں چنچہ اور سر کی سب سے بالوں پر ہوتی
چاٹنے پر آید۔ یہ تھیر ہے کہ کوسوں پر سے لے کر ناک کے سرے
طریق "تسوع" سے قطع کیا گیا۔ تسوع ۱۹۱۱ء سے مراد یہ ہے
کہ روکاؤ کا کھلا ہوا ناکہ روشنی سے بہت بڑھ جائے۔

کوئٹہ میں تعذیل

دکھ کر کاغذ پر طریقہ یہ ہے کہ وہی کم سے کم کرنی دیر دیکھ کر
کی کیفیت میں رہے کہ اعضاء ساکن ہوجائیں اور ہر طرف کی جگہ
لے لیں فقہاء نے اس کی کم سے کم مقدار ایک تہیہ مندرجہ کی ہے،
وتمہدہل الارکان ہر نصیکن العجول و حتی قطعہ
مفاصلہ و ان اقدو تسبیحۃ اے ہر جگہ سے ہر ہر کرکری

طرح پر رو بہ رو ہوا ہے (۱۰) اسی کیفیت کا نام فقہاء کی زبان میں "تعدیل" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تعدیل کے ساتھ نوحہ کرنے کی بات کی کہ فرمائی ہے: "وایک یہاں آئے اور انھوں نے جلت کے ساتھ لہذا دو کی بنا پر اہمیت کی وجہ سے تعدیل اور نہ ہو پایا، تعدیل فرمائی اور ارشاد ہوا کہ دوبارہ پڑھو۔ تم نے لہذا نہیں پڑھی، اور جمع فصل فصلک لہ تعلل کہ کہ ہلا نہ ہو کہ تعلیل کیفیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ نہ کہ وہ پڑھو اور تعلیمات کو کون روکنا کی حالت میں، جو "توسیع حسی نظمیں" رکھنا" (۱۱) میں کے علاوہ دوسری روایات بھی ہیں جو کہ کج طرح سے تعدیل اور اہمیت کی کیفیت پر زور دیتی ہیں۔ (۱۲)

ماہیکہ، اشخاص اور مقابلہ ان روایات کی بنیاد پر رکھ کر
 اہل علم کو غرض قرار دیتے ہیں۔ (احمد رضا، امام ابو حنیفہ کے
 نزدیک بھی عقیدہ اہل دین کی تہذیبی ہے) (۱۰۰)۔ امام ابو حنیفہ کی
 رائے کی بات مختلف روایتیں ہیں، امام احمد اسی نے امام ابو حنیفہؒ
 سے بھی نہایت نقل کی ہے، یعنی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا
 ہے جو جہاں نے کہا ہے کہ طبع ہمارے کو عقل ہے کہ واجب
 ہے، اسی کی طرف ہم حاکم، ان کے شاگردین، احمد، الحاکم اور
 دوسرے متفقین صاحب درمعارف، ابن عجمہ اور شافعی وغیرہ کا

(1) نومبر 2011ء تا مارچ 2012ء: جمع الہدیٰ علی ترکمین، اراک و

(٢) لم يرد في 341 باب صلوة من انه يحذف جريه عن حنيفة في الذكر

(٣) بحمد الله تعالى، في روضة الأئمة على الركب في البحار،

[illegible]

μ_1, μ_2 : شعيرات (1) و (2) على التوالي

(١) من غير أن يكون له حق في الميراث (٢) من غير أن يكون له حق في الميراث

[illegible][illegible]

نے سات وافر شیعہ پڑھنے کو اعلیٰ، پانچ (پندرہ سو) سالہ عمر والے کو
 اوّلیٰ درجہ قرار دیا ہے (۵۱)؛ علامہ علی نے لکھا ہے کہ شیعہ سے زیادہ
 جس تعداد میں چاہے پڑھے مگر طاق عدد میں، اپنی ماسہ کوفہ کا
 فضیل رکھنے چاہئے کہ متقدمی کے لئے گزراں نہ طرہ ہو جائے (۵۲)۔
 رکوع کی حالت میں قرآن مجید کا پڑھنا مکراہ ہے۔ حضرت
 علی ؓ سے مروی ہے کہ ”جب ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ نے اس سے منع فرمایا
 ہے۔ (۵۳)“

مشرق و اسلام

☆ اگر بیٹھ کر قریب ادا کرو، تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ چھٹائی کو
گھٹنے کے مقابل بیٹھ کر لے۔ (۱۸)

۲۰ خواتین کے لئے چوں کہ ستر بارہ سے زیادہ مطلب ہے اس لئے کسی مذکر تکھے، آنکھیاں کھول کر نہ دیکھے، غصوں کو ہانک دینا، حد سے بچائے کسی قہر، غم، دیکھے اور بارہ کو پہلے سے الگ کر کے نہ دیکھے۔ (۱۰)

☆ گودہ پشت، جس کی چھتہ اس قدر خم ہو کہ گودہ کی کتا
کینٹ محسوس ہوتی ہو، اس کے زور کے لئے یہ کافی ہے
کہ کرکرتھوڑا اور جھکا کر اسے ۱۰ یا ۱۲ انچوں پر نہ لے۔ ۱۹۲
مکاشفہ ج ۲۰۰۰ کے بغیر کئی چاہتے، یہی معمول نبوی
ﷺ تھا! حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ
ہر گئے گئے تھے (۱۹۲) کی سی نمٹا لے، نکھار کے گھسنے کے

روایت ہے: ایمان تک کہ مشائخِ کبار میں اس صحابیؓ نے تو نہیں
تبیحات کی مقدار کو رکھیں تو فقہ کو فرض قرار دیا ہے اور امام
صاحب کے شمار اور مطلع فقہی کے نزدیک خود تین تبیحات کا
بڑا حصہ بھی فرض ہے اور امام ترمذی حلیہ کے یہاں یہ ہے کہ
"الاحوال فی الفرض ہے اور مستونہ بلکہ واجب ہے۔ بحولِ کر
چھوٹ جائے تو بھگدوار واجب ہے، قصداً بھگدوار نہ تو بھگد
نہایت ہے اور نہ آزاد عادی واجب ہے مثالی کے الفاظ میں
الحاصل لی الاصح رواۃ و تریایہ وجوب تعذیل
الاکمال (۳۱)۔" اسی امام صاحبؒ نے روایات سے قبل کا
واجب ہو ثابت کرتے ہیں اور مطلع کو فرض قرار دیتے
ہیں کہ فرض میں مطلق کو رکھنا کس قسم ہے، مقدار و اوقات کی کمی ہے
نہیں۔
رکوع کی تبیحات اور اس کی مقدار

دکتر محمد کرم، کلمہ محمدیہ "سبحان و ہدیٰ العظیم"
 پڑھنا سنتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں سے جو کلمہ مانگے، اس میں
 بارہ تصحیح پڑھو، جس نے ایسا کیا اس نے دو گنا اجر کرا لیا اور یہ
 کلمہ ہے کہ تَعَدَّوْا، یہ دو الفاظ (تَعَدَّوْا) — چل کر آگے
 چلنے کے معنی میں تَعَدَّوْا کلمہ زعفران قرار دیا ہے اور ایک
 روایت میں کہ ملائکہ طاق (دھڑاکی ہوئے فرشتے) اس کی ترغیب

(١) : السجل (٢) : كسري (٣) : الحظي (٤) : السجل

(٣٠) ت. غزالي، *الروح المعاني*، في تفسيره من (الوحي والهدى).

(١) هوالة من

٢٤٢-٤٧ (١٠) ٢٤٣-٤٧ (١١) ٢٤٤-٤٧ (١٢)

(١١) مؤلفه: د. ه. آغا، نشر: انتشارات دانشگاه تهران، ۱۳۸۵ خ.

بھی وہ ناپاک ہی رہے گی، ناپاک نہیں ہوگی۔ البتہ بعض شوافع اور امام احمد کا ایک قول وہی ہے جو حنبل کا ہے۔ (۱)

راکھ چول کہ جنس زمین سے نہیں ہے، اس لئے اس سے حیم درست نہیں ہوگا۔ قناری قاضی خاں اور علامہ الفتاویٰ میں اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ (۲)

ری

رج کے تمام ہی افعال اصل میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور تذکار ہے، رمی جرات ان ہی میں سے ایک ہے، روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قربانی کے لئے نئی کی طرف چلے تو دورانِ راوشیطان حارث ہوا اور اس نے آپ کو اس عظیم الشان قربانی سے باز رکھنے کی کوشش کی، مگر آپ نے استقامت کا ثبوت دیا اور سات سات ننگریاں ماریں، اللہ تعالیٰ نے اس کے اثر سے شیطان کو دھنسا دیا۔ (۳)

رمی جن مقامات پر کی جاتی ہے وہ جرات کہلاتے ہیں آج کل اس جگہ پر ستون بنادینے لگے ہیں، اصل میں یہ ستون جرات نہیں ہیں بلکہ ان کے گرد و پیش کا حصہ اصل میں جرات ہے جہاں ننگری کرنی چاہئے۔

رمی ہمارے سلسلہ میں کئی اہم بخشیں ہیں: رمی کے ایام و اوقات، رمی کی کیفیت اور آداب، رمی کی شرطیں اور خود رمی کا حکم

آٹماز کے ساتھ ہی تعمیر شروع ہو جانی چاہئے اور رکوع کی کیفیت مکمل ہونے کے وقت تعمیر کی تکمیل۔ (۱)

رکوع سے اٹھتے ہوئے امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور مقتدی "ربنا ولك الحمد" پڑھے گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولك الحمد" کہو (۲)۔ البتہ تہا نماز پڑھنے والا دونوں ہی پڑھ سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا ذکر موجود ہے کہ آپ ﷺ رکوع سے اٹھتے ہوئے یہ دونوں ہی گھات پڑھا کرتے (۳) اس لئے "سمع اللہ لمن حمدہ" رکوع سے اٹھتے ہوئے اور "ربنا ولك الحمد" کھڑا ہونے کے بعد پڑھا کرتے۔ (۴)

رہاد (راکھ)

امام محمدؒ کے نزدیک جب کسی ناپاک چیز میں ایسا تعمیر ہو جائے کہ اس کی حقیقت و ماہیت ہی تبدیل ہو کر رہ جائے تو اس کا حکم بدل جاتا ہے، اسی اصول پر اگر فضلات اور نجاستیں جلا دی جائیں اور وہ جل کر راکھ ہو جائیں تو اب ناپاک شکاری جائیں گی، امام محمدؒ ہی کے قول پر فتویٰ ہے۔ (۵)

بالکلیہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک تعمیر کی حقیقت کی وجہ سے احکام نہیں بدلتے ہیں۔ اس لئے ان حضرات کے نزدیک کسی ناپاک چیز کو جلا یا جائے یہاں تک کہ وہ راکھ ہو جائے جب

(۱) ہندیہ ۶/۱، ترمذی ۹/۱، باب منہ آخر

(۲) ترمذی ۹/۱، باب من یقول انارفع رأسہ من الرکوع

(۳) ہندیہ ۳۳/۱، (۴) دیکھئے: شرح مہذب ۵۷۹/۲، المغنی ۵/۱

(۵) دیکھئے: فتاویٰ ثنائیہ ۳۳/۱، (۶) صحیح ابن خزمہ

ایام و اوقات

۱۲/۱۲ روز و الحجہ کی رمی

مہار، اور بارہ ذوالحجہ کو آپ ﷺ نے زوال آفتاب کے بعد رمی فرمائی ہے، چنانچہ مالکیہ، شافعی اور حنابلہ کے یہاں ان تینوں میں زوال آفتاب سے پہلے ہی نہیں کی جاسکتی (۱)۔ امام بڑھنید کا قول غلط رہی ہوگی ہے، لیکن امام صاحب کا ایک قول یہ بھی ہے کہ زوال کے بعد رمی کرنا مستحب ہے، لیکن اگر زوال سے پہلے بھی رمی کرنے کو کہی ہو جائے گا (۲)۔ بڑھنید کے یہاں گیارہ اور بارہ دنوں میں بھی رمی کا وقت آٹھ دنوں کی گنج طلوع ہونے سے پہلے تک ہے (۳)۔ دوسرے فقہاء کے نزدیک غروب آفتاب تک (۴)۔ لیکن حنفیہ کے یہاں بھی افضل وقت زوال آفتاب سے پہلے اور اس کے بعد کے اوقات میں دلی بکرا ہے، نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا، بعد از پختہ شدن اوقات میں بھی رمی کرنے میں کفایت نہیں۔

۱۲۔ حج میں چوبیس ثمرات رمی کرنی ہے، پہلے جرہ اولیٰ پر، چوبیس خف کی سمت میں واقع ہے، پھر جرہ وسطیٰ پر، آخر میں جرہ عقبہ پر چوبیس چوبیس۔ (۵)۔

۱۳/۱۲ ذوالحجہ کی رمی

۱۳۔ ذوالحجہ کو رمی کرنا واجب نہیں، لیکن اگر سلا تیرا ہے پانچ ارشاد باری ہے :

من تعجل لمي يومين الا لالم عليه ومن فاعل

اس کی تفسیر اور بارہ تاریخوں میں رمی کرنی اپنا جملہ واجب ہے (۱)۔ تیرہ ویں رمی کی جاسکتی ہے فقہاء حنفیہ نے رمی کے نہیں قسم کے اوقات بتائے ہیں، وقت جواز وقت مسنون اور وقت ضروری۔

دس ویں الحجہ کو نام ابو حنیفہ کے نزدیک طلوع تک سات دن سے رمی کا وقت شروع ہوتا ہے اور گیارہ ویں کی گنج طلوع سے پہلے تک دن کی رمی کا وقت، چنانچہ البیرونی مسنون طلوع آفتاب سے زوال آفتاب سے پہلے تک ہے (۲)۔ ان کے علاوہ دوسرے اوقات میں رمی کر دے، لیکن ان میں سے کھانا کھا کر یہ ثابت اس وقت ہے جب کہ کوئی ضرر نہ ہو، اگر ضرر کی وجہ سے دلت کر دے رمی کرے تو جہات نہیں۔ (۳)۔

بیکہ راتے مالکیہ کی بھی ہے (۴)۔ شام اور صبح کے نزدیک رمی ذوالحجہ نصف شب ہی سے رمی کا وقت شروع ہو جاتا ہے، البتہ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فصل دلت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے (۵)۔

رسول اللہ ﷺ نے آج صرف جرہ عقبہ پر رمی فرمائی تھی (۱)۔ چوبیس کی جانب واقع ہے اس میں آج صرف جرہ عقبہ ہی پر دلی کی جاسکتی ہے اس پر تمام فقہاء متفق ہیں۔ (۲)۔

(۱) واصل حزب - اجتماع - قول رسول اللہ - معجم - مناقب الصحابہ ۱۳۹۲
(۲) فتح الباری ۳ (۳) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۴) (۱) شرح بہار ۳۶۸ - (۲) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۵) (۱) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۲) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۳) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۴) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰
(۵) حاشیہ الفقہاء علی شرح الترمذی ۱۶۰

فَلَا تَحْزَنُوا عَلَيْهِ لِمَنْ اتَّخَذَ (۱۱: ۱۲)

تمام امام پر حریفان کے نزدیک آج دی کو وقت طلوع صبح تا غروب آفتاب ہے، بالکل اگر زوال آفتاب سے پہلے دی کرے تو بھی ٹھیکہ کر جائے (۱)۔ دوسرے فقہاء کے نزدیک ۱۲ روز و النحر کو بھی زوال شمس کے بعد ہی دی کی جاسکتی ہے۔ (۲) اگر کوئی شخص ۱۲ صبح طلوع ہونے تک بھی سنی میں غم نہ کیا اور حد و مکی سے باہر نہ نکل پایا تو اس پر حیرت و ترقی کی رہی و اذہب ہو جائے گا، اس سے پہلے تک سنی سے نکل جائے تو حیرہ کی رہی واجب نہیں، ۱۲ روز و النحر کو غروب آفتاب کے بعد مکی سے نکلنا مکروہ ہے (۳) دوسرے فقہاء کے نزدیک اگر باہر کے غروب آفتاب تک سنی سے نہیں نکل سکا تو حیرہ کو سنی میں رک کر رہی کہ ضروری ہے (۴)۔ اصل میں امام پر حریفان کا عقد نظر یہ ہے کہ حیرہ کو طلوع صبح سے پہلے تک مکی سے نکل جانا گواہ تیرہ شروع سے پہلے سنی سے نکل جانا یہ کہیں کہ "الہا شرعی" طلوع صبح سے شروع ہوتا ہے، دوسرے فقہاء کا خیال ہے کہ ۱۲ کو غروب آفتاب کے ساتھ ہی تیرہ صبح شروع ہو جاتی، لیکن کہ اسلامی عقد نظر سے غروب آفتاب سے شروع تبدیل ہوتی ہے، حیرہ شروع ہونے کے بعد بغیر دی کے نکلنا درست نہیں۔ دی کا مسنون طریقہ

رہی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ حجرہ عقبہ کی دی کے وقت اس طرح حجرہ کو کھینچی، انہیں جانب باہر رکھ دینے جانے پڑے،

یعنی داری میں کھڑا ہو، اس مقام کی نشان دہی آج کل سائنس پرورد سے زور پر کر دی گئی ہے، ہر نگرانی مارے ہوئے ٹھیکہ کرے، اگر ٹھیکہ کرے ساتھ یا اس کے بدلے بیچ ڈالیں گے، نتیجہ بھی جانتا ہے (۵) مسنون بن دو سے اس موقع پر "اللہ اکبر و غدا للشیطان و حشرہ" کہنا مستحب ہے (۶)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پڑھا جانتی ثابت ہے اللہم اجعلہ صحابہ مسرورا و اولیاء معفورا و اعملا مشکور (۷) البتہ اگر حیرہ کو حجرہ عقبہ کی دی کر کے بھونڈا ہوا دی پر رکے اور نہ جاکر (۸)۔ مگر رواد باہر و باہر کو حجرہ لاتی لا، حجرہ وسطی پر دی کر کے بھونڈا بیچ ڈالیں ٹھیکہ کرے، حیرہ رواد و حشرہ پڑھتے ہوئے قومی دی کو وقت کرے، اس وقت کی مقدار فقہاء نے بت دی ہے کہ سورۃ بقرہ کی مقدار تک مقرر کیا ہے، نیز ان دونوں حجرہ پر دی کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی مسنون ہے، بالکل قول مشہور کے مطابق ہاتھ اس طرح اٹھائے کہ پھیلوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، البتہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پھیلوں کا رخ آسمان کی طرف ہونا چاہئے۔ (۹)

نگرانی شہادت کی آنکھ (مسبحہ) اور انکھ کے دی سے پکارے اور جہنم انکھوں کو بوزلے، باہر دی کر کے دی کر کے دھانے کے درمیان اور جہاں نگرانی کرے ان جگہ کے درمیان پاکی ہاتھ اٹھا لیتا چاہئے، نیچے سے دی کر کے بہتر ہے،

(۱) رد المحتار ۱/۱۵۲

(۲) شرح صواب ۳۸۴

(۳) در مختار رد المحتار ۱/۱۵۲

(۴) رد المحتار ۱/۱۵۲

(۵) خلاصۃ الفناوی ۱۵۹۱، حدیث ۱۵۹۱

(۶) مجمع ۲/۳۳

(۷) در مختار رد المحتار ۱/۱۵۲

(۸) المغنی ۲/۸۸

(۹) الفہم الاسلامی و الفہم ۳/۳۰۳

عذر کی بناء پر اوپر سے بھی رہی کی جا سکتی ہے، عام طور پر لوگ ستون پر ننگری مارتے ہیں، یہ بھی نہیں ہے، بلکہ ستون کے چاروں طرف جو دیوار بنادی گئی ہے، اس کے اندر ننگری کرنی چاہئے، اگر اس سے پہلے گر جائے، یا کسی آدمی کے جسم پر لگ جائے اور اس کے اندر نہ چٹکی پائے تو یہ کافی نہیں ہوگا (۱)۔ یہ بھی مستون ہے کہ ننگری دائیں ہاتھ سے چٹکی جائے۔ (۲)

کچھ ضروری اور اہم احکام

ری ضروری ہے کہ ہاتھ ہی سے کی جائے، اگر تیر و غیرہ سے ننگری پینک دی تو یہ کافی نہیں، یا پھینکے بغیر ننگری مقام رمی میں رکھ دی جائے تو کافی نہیں (۳)۔ یہ بھی ضروری ہے کہ سات ننگریاں الگ الگ ماری جائیں، اگر ایک ساتھ سات ننگریاں چٹکی جائیں تو وہ ایک ہی ننگری کے حکم میں ہیں (۴)۔ چنانچہ بچے کی طرف سے اس کے دنی کر سکتے ہیں، اسی طرح جو شخص بیمار ہوئے کی وجہ سے رمی کے لائق نہ ہو اس کی طرف سے بھی نیلہ رمی کی جا سکتی ہے، عذر کی بناء پر مقام رمی فقہاء کے یہاں اس کی گنجائش ہے۔ (۵)

ہمارے زمانے میں کھم و از دام کو دیکھتے ہوئے بعض فقہاء نے کبریٰ اور حمل کی وجہ سے بھی رمی میں نیابت کی اجازت دی ہے، چنانچہ اکثر وہ یہ زعمی سمجھتے ہیں:

وَلَجُوزُ الْإِنَابَةِ فِي الرَّمْيِ لِمَنْ عَجَزَ عَنْ
الرَّمْيِ بِنَفْسِهِ لِمَنْ جَسَّ أَوْ جَسَّ أَكْبَرُ

اَوْ حَمَلَ الْعَرَاءَ، فَجُوزَ لِلْمَرِيضِ بَعْدَ
لَا يَرُوحِي ذَوَالِهَا قَبْلَ انْتِهَاءِ وَقْتِ الرَّمْيِ
وَلِلْمَجْجُوسِ وَكَبِيرِ السِّنِّ وَالْحَامِلِ اِنْ
يُؤْكَلُ عَنْهُ مِنْ يَوْمِي عَنْهُ الْحِمَارَاتُ كُلُّهَا (۶)

جو شخص بیماری، قید یا کبریٰ کی وجہ سے یا عورت، حاملہ ہونے کی وجہ سے خود رمی کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے رمی میں کسی اور کو نائب بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ رمی کا وقت ختم ہونے سے پہلے اس سے صحت یاب نہ ہونے کی توقع نہ ہو تو اس کے لئے نیز قیدی، من رسیدہ بہت بڑھے اور حاملہ خواتین کے لئے تمام عیال جہرات پر رمی کے سلسلہ میں نائب و وکیل بنانا جائز ہے۔

لیکن بڑھے مرد اور خواتین اگر رات کے وقت رمی کرنے پر قادر ہوں، جب کہ کھم کافی چھٹ چکا ہوتا ہے تو ایسا کرنا واجب ہوگا۔

گیا روا اور بارہ تاریخ کوری کی جو ترتیب ہے کہ پہلے اولیٰ، پھر وسطیٰ پھر عقبیٰ رمی کی جائے، یہ بالذکر دشانہ فیہ اور محتاجہ کے یہاں واجب ہے، ایک قول امام ابوحنیفہ کا بھی اسی طرح منقول ہے، اس قول کے مطابق اگر خلاف ترتیب رمی کر لی تو اعادہ واجب ہوگا (۷)۔ فقہاء حنفیہ کے قول کے مشہور کے مطابق ترتیب

(۳) حذیبہ: ۲۳۳، الفقی: ۲۱۸، ۲

(۴) حذیبہ: ۲۳۳

(۵) حذیبہ: ۲۳۳

(۶) بدائع الصنائع: ۱۳۷، ۴، شرح مہذب: ۱۳۸

(۷) الفقی: ۲۳۳، ۳

(۸) الفقه الاسلامی وادلتہ: ۱۴۳، ۳

مرتب مسنون ہے، اگر خلاف ترتیب دی کرے تو گناہ (مبہتر
ہے، واجب نہیں۔ (۱)

اگر رتی فوت ہو جائے؟

اگر کسی شخص نے کسی دن کی رتی نہیں کی تو تیرہ ذی الحجہ تک
اس کی قضا کر سکتا ہے اور تاخیر کی وجہ سے صدقہ یا دم واجب
ہوگا، اگر اس دن کی مطلوبہ رتی یعنی رتی زکی بخیر کو سات اور
۱۱ رتی بدی میں کسی شخص کے نصف سے کم ٹکڑیاں نہ رہ سکا
تو یہ ٹکڑی کے بدل نصف صاع یعنی ایک صدقہ نعر کے مواکیف
صدقہ کرے، چہ و اگر اکثر ٹکڑیاں نہ رہ گئیں، یا ایک دن کی
مطلوبہ ٹکڑی فوت ہو گئی تو ایک "دم" واجب ہوگا، اگر متواتر ہر
سہ روز کی ٹکڑیاں نہ مادی تو بھی ان سب کے بدل مجموعی طور پر
یک دم (۴۰) واجب ہوگا۔ (۲)

طرحان مغبوطیہ، (دلیل: ۲۳۳)
اگر تم سر میں اور کوئی لکھنے والا نہ لے تو کوئی چیز
بظہر رکھ کر بعد میں دے دو۔

رکن حدیث سے بھی ثابت ہے، آپ ﷺ نے یہودی
سے کہا: خرید اور اپنی ضرورتوں کے لئے اس کے پاس رکھی (۳)۔
چنانچہ اس پر تمنا کی فقہاء کا اجماع (اختلاف ہے۔ (۴)

اور کان

رکن کا کہن "ایجاب و قبول" ہے، یعنی جس شخص پر دین
باقی ہو وہ رکن کی پٹلی کش کرے اور دوسرا شخص قبول کرے (۵)۔
بعض فقہاء کا خیال ہے کہ رکن اپنی اصل اور روح کے اعتبار
سے خمر ہے، لہذا اس میں ایک کب کا پی ہے تو چون ضروری نہیں (۶)۔
شرطیں

رکن کے درست ہونے کے لئے جو شرطیں ہیں، وہ چار
مخرج کی ہیں: اول خود رکن سے حلق، دوسرے رکن رکھے
والے اور اس شخص سے حلق، جس کے پاس رکن رکھا جائے،
فقہاء کے یہاں رکن رکھے والا "رکن" اور جس کا رکن باقی اور
وہ "مخرج" کہلاتا ہے، تیسرے وہ شرطیں جو خود رکن کی جانے
والی چیز مثلاً ماں سر ہونے سے متعلق ہوں اور چوتھے وہ رکن
کے مقابلہ میں رکن رکھا جاتا ہے، یعنی "مخرج" ہے، حلق
شرط نہیں، رکنی چار قصوں کی شرطوں کے ذیل میں رکن کے
ضروری احکام بتاتے ہیں۔

رحمن

رحمن کے اصل معنی ہیں اور روک، رکھنے کے ہیں، ارشاد
ہے "کل نفس یبعا کسبت رھونہ" (۱)۔ (۲۹) یہاں
رکن کا فقہاء ہی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ فقہاء اصطلاح
میں کسی حق کی وجہ سے کسی شئی کو روک رکھا جس کے ذریعہ اس
حق کو وصول کرنا ممکن ہو "رحمن" ہے رکن کا ثبوت قرآن سے
بھی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وإن کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتباً

(۱) حذیبہ ۳۳۲ (۲) جامع الصغیر ۱۳۸، ۱۳۹

(۳) بخاری ۲۲۲۱ باب من رزقہ، بشر ۲۵۴، البدیع

(۴) جامع الصغیر ۳۵۶ (۵) مجمع القیوم ۳۱۰

(۶) مدارج النفع ۲۵۰۰، بعض ۱۵۴

الحجاب وقبول کا مینہ

خود رکن یعنی الحجاب قبول کے میٹوں میں ضروری ہے کہ اس کو کسی شرط سے مشروط نہ کیا جائے اور نہ زمانہ مستقل میں رکن کا الحجاب قبول ہی لایکون مطلقاً بشروط ولا مضافاً (۱) وقت (۱) — شرط سے اسکی شرط مراد ہے جو مصلحت رکن کے قصصوں کے خلاف ہو مثلاً یہ کہ مال مرہون کی قیمت سے صاحب دین کا پادارین وصول کرنے کا نہیں ہوگا دیا یہ کہ اتنی مدت تک عیال دین صاحب دین کے پاس رہے گا، وغیرہ۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسی قسم کی شرطوں سے رکن عیال باطل ہو جائے گا امام شافعیؒ کے نزدیک یہ شرط غیر مستبر ہوگی لیکن خود رکن درست ہوگا اور امام احمدؒ سے دونوں طرح کے اقوال منقول ہیں (۲) مگر رائے فقہائے مالکیہ کی بھی ہے۔ (۳)

فریقین سے متعلق شرط

رکن کے معاملہ میں فریقین سے متعلق شرط یہ ہے کہ وہ صاحب عقل ہو، چنانچہ پاگل اور کم عمر پر حصہ بھی عقل نہ آئی ہو، رکن کا معاملہ نہیں کر سکتا، البتہ بالغ ہو تا ضروری نہیں، بجا ہر عمر صاحب عقل رکن کا معاملہ کر سکتا ہے، زیادتی طور پر فقہاء نے اس معاملہ کو دبی وجہ دیا ہے جو خرید و فروخت کا ہے (۴) امام شافعیؒ کے نزدیک بالغ کی طرف سے معاملہ رکن صحیح نہیں (۵) یہ ضروری نہیں کہ رکن کا معاملہ کرنے والے سفر کی حالت میں ہوں، قرآن مجید میں جو رکن کے ساتھ سفر کی قید مذکور ہے

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

آپ ﷺ سے حدیث میں یہودی سے رکن رکنا ثابت ہے۔ (۱) مال و رکن سے متعلق شرط

جس مال کو رکن کے طور پر رکھا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مالکی چیز ہو جس کی خرید و فروخت درست ہے۔ حنفیہ کے یہاں مال مرہون کے سلسلہ میں یہ خیادی اصول ہے "صاحب عجزو بیعہ یعجزو رحنہ وما لا یجوز بیعہ لا یجوز رحنہ" (۲) اچھا غچا مالکی چیز جو جوچہ نہ ہوں یا جنس کے جوچہ نہ ہوں (۳) انہوں کا اکتان ہو ان کو رکن رکنا درست نہیں، مثلاً یہ کہ "اس سال ہونے والی کھجور کی بیہ اور کو رکن رکنا ہوں" صحیح نہیں۔ اسی طرح مالکی چیزیں جن کو شریعت مال تسلیم نہیں کرتی، جیسے مردار اور خون وغیرہ، ان کو بھی رکن نہیں رکھ سکتے، معاملہ کے دونوں فریق مسلمان ہوں تو شرب اور خوراک کا بھی مالکی حکم ہے۔ (۴)

البتہ یہ ضروری نہیں کہ مال مرہون رکن کی ملکیت بھی ہو، بحیثیت ولی اپنے بچہ کا مال بھی رکن رکھ سکتا ہے، عاریت پر لی ہوئی چیز بھی رکن رکھ جائسکتی ہے، البتہ جس سے وہ چیز لی ہے اس پر واضح کر دے کہ وہ اس مسلمان کو رکن رکھے گا۔ (۵)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ مال مرہون ختم اور و سروں کی ملکیت سے فارغ اور طلاق و مٹاؤ ہو (۶) — یعنی مشترک نہ ہو، جس کو فتویٰ اصطلاح میں "مطابق" کہا جاتا

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک ایسی مشارع حج کو بھی
راہنہ رکھا درست ہوگا، مگر داخل نہیں ہوگا۔ (۱)

دین میں ہوں سے متعلق شرطیں

راہنہ دراصل بوقتِ احرام کا ایک ذریعہ ہے، جس کا مقصود
یہ ہے کہ دوسرے شخص کے یہاں احرام کا جو دین باقی ہے وہ
اُڑ جے نہ پائے اور اگر وہ یوں یاد دہندہ بنے گا محنت دے گا بے
مربہ ہون کو فروخت کر کے اس کے ذریعہ پرہیز و محنت کر لیا
جائے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے فقہاء نے اس چیز کے
لئے جس کے بے لہذا دین کا سامان ہوا ہو، کچھ شرطیں لگائی ہیں:

پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مطمئن ہو، یعنی اس کا عمل یا اس کی
قیمت بڑا کرنی واجب ہو، اس کی تحصیل یہ ہے کہ راہنہ کے ذریعہ
یا تو دین باقی ہوگا جیسے قرض، سامان کی قیمت، مہر، سامان
مقصودہ کی قیمت وغیرہ، تو دین جس قسم کا بھی ہو، اس پر دین رکھا
جا سکتا ہے، یا جو چیز باقی ہے، وہ "میتان" کے قبیل سے ہوگی،
جیسے امین کے پاس سامان امانت، عاریت لینے والے کے پاس
سامان عاریت، کرایہ پر رہا ہوا سامان، مضاربت اور شرکت کا
مال وغیرہ۔ یہ میتان تین طرح کے ہیں، ایک وہ جن کا کوئی حلال
واجب نہیں ہو، جیسے امانتیں جو امین کے قبضہ میں ہوں،
دوسرے وہ جن کے خالص ہونے کی وجہ سے اصل میں تو حلال
واجب نہ ہو، لیکن وہ قابل طہارت صورت سے مماثلت رکھتی ہو،
جیسے فروخت کیا ہوا سامان جو ابھی بیچنے والے کے قبضہ میں
ہو، تیسرے جس کا حلال واجب ہو، جیسے مال مقصوب، مہر یا

بدل طلع کے طور پر، اور الا سامان وغیرہ، راہنہ اس قسمی قسم کے
میتان کے بدلہ رکھا جا سکتا ہے۔ (۲)

قرض، راہنہ ایسے حق کو حاصل کرنے کے لئے رکھا جا سکتا
ہے، جو ہم خود واجب ہوگا عوارض علی حلقان ہو۔ اسی سلسلہ میں
ایک اہم سوال یہ ہے کہ اگر ابھی دین باقی نہ ہو، لیکن قرض کا
وعدہ کیا جائے تو کیا قرض دینے سے پہلے مستغنی کے قرض
وہندہ کے پاس کسی سامان کا راہنہ رکھا جائز ہوگا؟ حلال کیا بھی
دین کا جو دین نہیں ہے، قیاس کا قائل ہے کہ یہ صورت جائز نہ ہو۔
لیکن لوگوں کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے فقہاء متنبہ نے اس کی
اجازت دی ہے (۳) ایسی رائے فقہاء مالکیہ کی بھی ہے (۴)۔
دوسرے فقہاء "ابن" سے پہلے راہنہ کا معاملہ کرنے کو جائز نہیں
کہتے۔ (۵)

جس حق کے مقابلہ میں راہنہ رکھا جائے اس کے لئے
دوسری شرط یہ ہے کہ مال مرہون سے اس کو وصول کیا جانا ممکن
ہو، یا یہ حقوق جن کی وصولی مال مرہون سے ممکن نہ ہو ان میں
راہنہ کا معاملہ درست نہیں، جیسے: جان یا کسی عضو کا قصاص، حق
شہد، یہ ایسے حقوق ہیں کہ اگر ان کی طرف سے قصاص
اور شہد کا حق دار دوسرے فریق سے کوئی مال مرہون رکھا لے
تب بھی وہ اس مال سے قصاص یا شہد کا حق حاصل نہیں کر سکتا۔
(۶) — اسی حکم میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ مخفی کی اجرت
کو مال مرہون طلبا جائے۔ (۷)

(۱) شرح المنہج ۳۶۳، المغنی ۳۶۳ (۲) دیکھئے بدائع الصنائع ۱۳۶، رد المحتار ۳۸۵

(۳) رد المحتار علی مجلس الرد ۳۸۵ (۴) الشرح المصنوع ۳۲۲ (۵) دیکھئے: الفتاویٰ اسلامیہ دارالافتاء ۴۹۵

(۶) بدائع الصنائع ۳۶۳ (۷) رد المحتار ۳۸۵

رمین قبضہ سے لازم ہوگا؟

پس رہے گا نہ رمین کو اس سے لینے کا حق ہوگا اور نہ رمین کو۔
 اگر مال ضائع ہو گیا تو رمین کے زیر قبضہ ضائع شدہ سمجھا جائے
 گا اور اگر رمین نے دین کی مدت چلی ہوئے پر مال رمین بیچ
 کر قیمت ادا کرنے کی اجازت دی ہو اور رمین کا معاملہ ہونے
 کے وقت تکلیف اس کا ادا بھی ہو تو مدت چلی ہوئے پر وہ سب
 قصص سامان بیچ کر رمین کا حق ادا کر سکتا ہے۔ (۱)

رمین کے احکام

رمین کا معاملہ ہو جائے اور مال رمین پر سراسر قبضہ
 کر لے اس کے نتیجے میں جو احکام آتا مرتب ہوتے ہیں وہ یہ
 ہیں۔

(۱) رمین کو حق سراجا ہے کہ وہ دین کی مدت مفرد کے پورا
 ہونے یا دین کے وصول ہونے تک اس رمین پر قبضہ قائم
 رکھے۔ (۲)

(۳) رمین کو یہ حق ہوتا ہے کہ مفرد مدت کی تکمیل پر وہ اس
 کے ذریعہ اپنا حق وصول کر لے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ
 مدت مکمل ہونے پر رمین دین سے دین کا مطالبہ کرے گا،
 دین نہ کرے اور معاملہ طے کرتے وقت دین نے اس کو
 مال رمین کے بیچنے کا اختیار دے دیا تھا تو خود اس کو
 فروخت کر کے حق وصول کرے گا ورنہ قاضی سے رجوع
 کرے گا اور قاضی اسے لکھ کرے گا کہ امام ابو یوسفؒ نے
 نزدیک دور دین کو قہر کرنے کا اور امام ابو یوسفؒ اور امام

رمین کے لازم ہونے کے لئے مال رمین پر قبضہ ضروری
 ہے۔ الفحص شرط الزوم، اگر غیر متعلق اشیاء ہو جبکہ
 فقہاء کا اتفاق ہے کہ سوانح قبضہ کا ہمارا بیچانے خود قبضہ منصور
 ہوگا اور حلیہ کے نزدیک جی علی کی بات قبضہ کے لئے کافی
 ہوگی۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک متعلق اشیاء جب تک مقام
 قبضہ سے تعلق نہ کی جائیں، قبضہ تحقق نہیں ہوگا، لہذا پہلے قول پر
 ہے۔ (۴)

رمین پر قبضہ کے درست ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ
 دین کی اجازت سے ہو، اچھے صراط قبضہ کی اجازت دے
 دے یا بلائے، جیسے: انہما کے سامنے ہی رمین مال رمین پر
 قبضہ کر لے اور دین خوشی اختیار کر لے (۵)۔ یہ بھی شرط ہے
 کہ مال رمین پر مسلسل رمین کا قبضہ قائم رہے، اگر رمین نے
 مال رمین دین سے حوالہ کر دیا تو اب دین کا معاملہ ختم ہو گیا
 اور وہ دین کا مال رمین کی اجازت پر بیچ کر بیچ کر سکتا۔ (۶)

مال رمین پر یا تو رمین خود قبضہ کرے گا یا قبضہ اس کی
 طرف سے دوسرا شخص بھی قبضہ کر سکتا ہے، جیسے: باپ یا بی
 بی بی بی کی طرف سے یا رمین کا قبضہ کر لے (۷)۔ یہ بات بھی
 درست ہے کہ اگر ان یا رمین یا بی بی رضامندی سے کسی
 تیسرے شخص (دھل) قبضہ کر لیں کہ اس کے پاس مال
 رمین رکھا جائے، ایسی صورت میں مال رمین دین کی قبضہ کے

(۱) شمس، ۸۸/۸

(۲) وفتیہ بین لرمین ورمین، نفس منہ علی غلغلہ، فی ظاہر الروایۃ وهو الاصح (درمختار، رد المحتار ۳۹۰۵)

(۳) منابع الصنائع ۱۳۶۹ (۴) بیچنے، منابع الصنائع ۱۳۶۹ (۵) منابع الصنائع ۱۳۶۹

(۶) درمختار علی غلغلہ، ۱۳۶۹ (۷) بیچنے، منابع الصنائع ۱۳۶۹

موت کے نزدیک خواہی فرشتہ کدے گا۔ (۱۱)

(۳) مرتحن پر رادب ہوگا کہ دین ادا ہونے کے بعد رادبن کو مال مرہون واپس کر دے۔

(۴) مال مرہون کی حفاظت مرتحن کے ذمہ ہوگی، چنانچہ حفاظت سے متعلق اخراجات مرتحن کو ادا کرنے ہوں گے۔ (۱۲)

(۵) وہ چیزیں جو مال مرہون کے بنائے متعلق ہیں، جیسے ہاتھ کا پانا، برقع کی سرپالی، دائرہ مال مرہون کی سنوت کے لئے جگہ مطلوب ہو تو اس کا کرایہ، ان سب کی ذمہ داری رادبن پر ہوگی۔ (۱۳)

(۶) مال مرہون رادبن کی ملکیت ہوتا ہے، لیکن مرتحن کی اجازت سے بیچ دیا جائے۔ سوائے اس کے کہ سوا دینی ہے تو اس پر سوائش ہو سکتا، مکان ہے تو اس میں رہائش نہیں کر سکتا، بکڑے ہیں تو اس کو ممکن نہیں سکتا۔ (۱۴)

(۷) اسی طرح غلام مرتحن کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ مال مرہون سے فائدہ غنائے دینا چاہے، مادہ کاسالی کا پیمانہ ہے :

وكتب البس سمر نه ان ينفع باسمرهون
حنس لو كان البسهن فبه البس له ان
يستخدمة وان كان دابة لبس له ان يركبها
وان كان ثوباً لبس له ان يلبسه وان كان
داراً لبس له ان يسكنها وان كان مصعفاً

لبس له ان يقدّر البس لان عقد البس بعد
ملك البس لملك الاتباع لان انقطع به
لهلك في حال الاصله من بضم کل
فیمنه لانه صار خاصاً۔ (۱۵)

مرتحن کے لئے مال مرہون سے نفع اٹھانا جائز نہیں، یہاں تک کہ اگر غلام رادبن رکھا یا ہو تو مرتحن کے لئے اس سے خدمت لینا جائز نہیں، اسی طرح رادبن کے جالور پر سواری، رادبن کا کپڑا پہننا، رادبن کے مکان میں رہنا اور رادبن کے قرآن میں پڑھنا بھی جائز نہیں اس لئے کہ رادبن سے صرف مال مرہون کو روک دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے، نفع اٹھانا جائز نہیں ہوتا ہے، اگر مرتحن نے اس سے نفع اٹھا لیا اور بحالت استعمال مال مرہون ضائع ہو گیا تو وہ چوری قیست کا فاسد ہوگا، کیوں کہ اس کی حیثیت اس مال کے غاصب کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر رادبن نے خود مرتحن کو اجازت دے دی کہ وہ مال مرہون سے استفادہ کر سکتا ہے تو ایسی صورت میں مرتحن کے لئے اس سے نفع اٹھانا جائز ہوگا یا نہیں؟ — حنفیہ کے یہاں اس مسئلہ میں تین طرح کے اقوال موجود ہیں، ایک یہ کہ بڑے مال سے استفادہ جائز ہونے کا، کہن کہ یہ این پر نفع حاصل کرنا ہے جو جو ہے، تیسرے یہ کہ معاملہ کے وقت نفع کی شرط لگانا ہی صحیح ہے تو جائز ہے اور اگر شرط نہ لگائی ہو تو

(۳) مدائن مسلمہ

(۱۱) منہجہ ۵۵۵

(۱۲) ص ۶۶

(۱۳) جامع ص ۱۰۰

(۱۴) منہجہ ۵۵۵

جائز ہے، اس سلسلہ میں علامہ شامی نے کسی قدر تفصیل سے مشکوٰۃ کی بنیاد پر مضمون لکھا ہوتا ہے کہ دعائیں کو مطلقاً ناجائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامی نے اس سلسلہ میں اپنی بحث کو اس فقرہ پر ختم کیا ہے:

والصالح من احوال الناس انهم لما يريدون عند الشئ الاتصاف ولو لا لهما اصطفا الصالح وهذا بمنزلة الشرط، لان المعروف كالمشروط وهو معا حين التصح والله تعالى اعلم. (۱)

عام طور پر لوگ قرض سے کر بخش افغانی کی نیت رکھتے ہیں، اگر یہ نیت نہ ہو تو وہ درجہ ہی نہیں ملتا، لہذا یہ فقہ جدید شرط کے ہے، کیونکہ کچھ چیز معروف درجہ پر ہر وہ شرط کے ختم میں ہوتی ہے اور یہ وہ پہلو ہے جو ایازت کے باوجود مال دکان سے احتیاط کے ناجائز ہونے کو مستثنیٰ کر دیتا ہے۔

والله اعلم

حکایت یہ ہے کہ مال مرہون سے مرچمن کو مستثنیٰ کی اجازت دلی جائے تو اس سے سود کا رونا دل جل جائے گا تو قریٰ نہ ملے گا آج کل مکان اور زمین دکان سے مرچمن کو جس طور اس میں رہائش اور زراعت کی اجازت دلی جاتی ہے، وہ جائز نہیں۔

(۱) رد المحتار ۳۱۵

(۲) عن ابن عمر: رعا: الظهور بركب، فنفقة: الاكلان، مرهونا: ولين، والشرط: متفق، انا كلن مرهونا (صحيح مطبوع)

رد المحتار ۳۱۵ - باب القرض، بركب: وسقط

(۳) رد المحتار ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰

جائے گا کہ یہاں اور جہاں دوسروں نے کی ذمہ داری نہیں
 پر نہ ہوگی (۱) دوسرے فقہاء کے نزدیک اگر کسی کی
 تعدی کے بغیر مال مرہون ضائع ہوا ہے تو مطلقاً مرتکب پر
 اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی (۲)
 اگر مال مرہون کے ضائع ہونے میں مرتکب کی تعدی کو
 پیش ہو تو اس کا قصہ نہ کر دیا جی چاہے وہ اس کی قیمت واجب
 ہوگی۔ (۳)

(۱۰) مال مرہون میں ہونے والا ایسا اضافہ جو خود اسی سے پیدا
 ہوا ہو، مرتکب ہی میں شمار ہوگا اور اس سے بھی مرتکب کا حق
 متعلق ہوگا اور ایسا اضافہ جو خارجی طور پر حاصل ہوا ہو،
 جیسے اجرت و کرایہ، ضمانتی پیداوار، سود وغیرہ، مرتکب کا حق
 ہوگا اور اس سے مرتکب کے کام متعلق نہ ہوں گے۔ (۱۱)

فاسد مرہون اور اس کا حکم

(۱۲) دین کے صحیح ہونے سے متعلق جو شرطیں ذکر کی گئی ہیں اگر
 ان میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مرہون فاسد ہو جاتا ہے اور
 اسکی صورت میں مرتکب پر واجب ہے کہ وہ اسے دین کو
 واپس کر دے، اگر اس نے واپس نہیں کیا اور دین کے
 مطالبہ کے باوجود سے نہیں دیا، اور دین مرہون ضائع
 ہو گیا تو اس کو اس کا مکمل بادل کی قیمت دین کرنی
 ہوگی۔ (۱۳)

دائین اور مرتکب کے درمیان اختلاف
 دین کے مسئلہ میں، دین اور مرتکب کے درمیان اختلاف
 ہو جائے تو اس کی چھ صورتیں ہیں
 (۱) دائین کے اور مرتکب کی دین کے بارے میں اختلاف
 ہونے کی صورت میں دائین کو واجب ہے کہ اس کی قیمت دے گا۔

(۲) اگر مال مرہون کے تلف ہو جائے کے مسئلہ میں اختلاف
 ہو، مرتکب کہتا ہو کہ مال مرہون تلف ہو گیا اور دین کا
 کہتا ہو کہ مرتکب کی بات مستحکم ہوگی۔

(۳) اگر مال مرہون پر قبضہ کے مسئلہ میں اختلاف ہو، مرتکب
 کہتا ہو کہ قبضہ کے قبضہ دین نے قبضہ نہیں کیا اور
 دین کہتا ہو کہ قبضہ کے قبضہ کے ساتھ دین کی بات مستحکم
 ہوگی۔

(۴) اگر قیود مال مرہون کے بارے میں اختلاف ہو، مرتکب
 جس مال کو مال مرہون کے طور پر پیش کرتا ہو، دین کو اس
 سے انکار نہ ہوتا کی صورت میں مرتکب کی بات مستحکم ہوگی۔

(۵) اگر تلف شدہ مال مرہون کی قیمت کے متعلق اختلاف پیدا
 ہو، مرتکب کو مرہون کا قرض مستحکم ہوگا۔ (۱۴)

ریق (تھوک)

”ریق“ غلاب و مین کا نام ہے جن میں نبات کا گوشت

(۱) بدائع الصنائع ۱/۱۰۱

(۲) مذاہب المجتہد ۲/۳۲

(۳) بدائع الصنائع ۱/۱۰۲

(۴) بدائع الصنائع ۱/۱۰۳ - نصابہ ۱۷۲

(۵) بدائع الصنائع ۱/۱۰۴

(۶) بدائع الصنائع ۱/۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

پاک ہے ان کا لعاب بھی پاک ہے اور چھینا کا لعاب پاک ہے
 نہ کا تھوہا بھی پاک ہے۔ اسی لئے بھونے کے پانی نہ پاکی اور
 کراہت سے اس کے لعاب کا ضمیر بھی معلوم ہو سکتا ہے، آدمی کا
 لعاب بنیادی طور پر پاک ہے، اسی لئے انسان مسلمان ہو یا
 کافر اس کے بھونے کے پانی پاک نہ مایا ہے، البتہ فقہاء نے اس پر
 بحث کی ہے کہ سوائے برے شخص کے نہ سے جڑ لعاب نکلتا ہے۔
 کیا کیا حکم ہوگا؟ مہد الرقید غامد غازی نے مطلق پاک نکھسا
 ہے۔ ماء طعم اللسان ایلوی یسہیل عن لحدہ طاهر ہو
 صحیح (۱)۔ حاشیہ ملکی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے، مگر بعض
 فقہاء نے نقل کیا ہے کہ اگر مسودہ کی طرف سے آیا ہو جس کا
 نمازہ ہوا اور نگہ سے اٹھا کر: پاک ہے اور نہ پاک (۲)۔
 اس طرح اب تعہد یہ ہوا کہ دماغ کی طرف سے آئے والا لعاب
 پاک ہے اور مسودہ کی طرف سے آئے والا پاک و اگر لعاب
 شکر یا اور زردی ہو تو مسودہ کی طرف سے نکھسا جائے اور سر کی
 طرف سے۔ واللہ اعلم

□ □ □ □